UNIVERSAL
LIBRARY
OU_232812
UNIVERSAL
LIBRARY

بہ برکت عون صنایع معین و مکارم فضل خلاق زمین و آسمان سبحانہ و تعالی

از نون کتاب مستطاب فادت انتساب حاوی مطالب طبیہ مطاوی مآرب جلبہ
مخزن عوائد بعد ان فوائد مستند حکما مقبول اطبا اعنی جلد اول

بزبان اردو ترجمہ قدوہ ارباب تحقیق زبدہ اصحاب تدقیق یگانہ متضمار ہمہ دانی
مولوی حکیم سید غلام حسنین صاحب مدرس و مہتمم مدرسہ ایمانی حسب الایماء منشی نولکشور لکھنؤ

مطبع منشی نولکشور میں بہ طبع تین بار مطبوعہ جہانی ہوا

فہرست مضامین ترجمہ کتاب اول از کلیات قانون شیخ الرئیس

صفحہ	مضمون
۲	خطبہ ترجم . . . .
۷	خطبہ اصل کتاب . . .
۸	کتاب اول میں کلیات میں چار فن ہیں . .
״	فن ۱ میں چھ تعلیمیں ہیں . . .
״	تعلیم پہلی میں دو فصلیں ہیں . .
״	فصل اول علم طب کی تعریف . .
۹	فصل دوسری موضوع علم طب .
۱۱	تعلیم دوسری ارکان کے بیان میں اور اس میں ایک ہی فصل ہے . . .
۱۳	تعلیم تیسری مزاجوں کا بیان اور اس میں فصل ہیں
״	فصل اول عام بیان مزاج کا .
۱۹	فصل دوسری مزاج اعضا میں . .
۲۰	فصل تیسری سنین اور جنسوں کا مزاج
۳۳	تعلیم چوتھی در بیان اخلاط چار گانہ اور اس میں دو فصلیں ہیں . . . .
״	فصل اول ماہیت و اقسام خلط
۲۹	فصل دوسری کیفیت تولد اخلاط کا بیان
۳۱	تعلیم پانچویں تشریح اعضاء بدن انسانی کی اور اس میں ایک فصل و پانچ جملہ ہیں .
״	فصل مفرد ماہیت و اقسام عضو کا بیان
۳۷	جملہ پہلا ہڈیوں کی تشریح اور اس میں ۱۰ فصلیں ہیں
״	فصل پہلی بیان عام ہڈیوں اور مفاصل کا
۳۹	فصل دوسری تحف یعنی کھوپڑی کی تشریح
۴۰	فصل تیسری تشریح اعضاء قفائی یا تحف . .
۴۱	فصل چوتھی دونوں فک یعنی جبڑوں اور الف کی تشریح . .
۴۲	فصل پانچویں دانتوں کی تشریح
۴۳	فصل چھٹی لثت کی تشریح . . .
.	. . . لثت کا بیان . .
۴۴	فصل ۸ گردن کی تشریح

صفحہ	مضمون
۴۵	فصل ۹ تشریح فقرات صدر و منسخت آن
۴۸	فصل ۱۰ تشریح فقرات قطن کا بیان
״	فصل ۱۱ تشریح عجز کا بیان . .
۵۹	فصل ۱۲ بیان تشریح عصعص . .
״	فصل ۱۳ خاتمہ تشریح و منافع آن . .
۶۰	فصل ۱۴ پسلیوں کی تشریح . .
۶۱	فصل ۱۵ سینہ کی تشریح . .
۶۳	فصل ۱۶ ہنسلی کی تشریح . . .
״	فصل ۱۷ شانوں کی تشریح .
״	فصل ۱۸ عضد یعنی بازو کی تشریح
״	فصل ۱۹ ساعد یعنی بہو بچی کی تشریح
״	فصل ۲۰ تشریح مرفق یعنی کہنی کی
״	فصل ۲۱ تشریح رسغ یعنی سر دست
۶۵	فصل ۲۲ تشریح منسط کف یعنی مٹھی کی
״	فصل ۲۳ انگلیوں کی تشریح . .
״	فصل ۲۴ ناخن کی تشریح
۶۶	فصل ۲۵ تشریح حانہ یعنی پیڑو کی .
״	فصل ۲۶ مجلی کلام پانوں کی ہڈیوں میں
״	فصل ۲۷ ران کی تشریح . .
״	فصل ۲۸ ساق یعنی پنڈلی کی تشریح . .
״	فصل ۲۹ زانو کی تشریح . .
״	فصل ۳۰ قدم کی تشریح
۶۷	جملہ دوسرا عضلات کی تشریح میں اور اس میں بھی ۳۰ فصلیں ہیں .
״	فصل پہلی بیان عام عضلہ عضل و تر و رباط کا . . .
۶۸	فصل دوسری عضل وجہ کی تشریح . .
״	فصل تیسری عضل ہنوائی کی تشریح
״	فصل چوتھی تشریح . . .
״	فصل پانچویں تشریح . . .

صفحہ	مضمون
۶۸	فصل ۶ رخسار کی عضل کی تشریح . .
״	فصل ۷ فصل تسنت یعنی مونٹھ کی تشریح
۶۹	فصل ۸ تشریح عضل نحرین . . .
״	فصل ۹ فصل فک سفل کی تشریح . .
۷۰	فصل ۱۰ عضل راس یعنی سر کی تشریح . .
۷۱	فصل ۱۱ تشریح عضلہ حنجرہ . . .
۶۳	فصل ۱۲ عضل عنق و قفا کی تشریح .
״	فصل ۱۳ عضل حلقوم ہامی کی تشریح . .
״	فصل ۱۴ تشریح عضل زبان کی . . .
״	فصل ۱۵ عضل عنق و رقبہ کی تشریح
״	فصل ۱۶ عضل سینہ کی تشریح . .
۶۵	فصل ۱۷ بیان عضل حرکت عضدکا .
۶۶	فصل ۱۸ بیان عضل حرکت ساعد کا . .
״	فصل ۱۹ بیان عضل حرکت رسغ کا
۶۷	فصل ۲۰ بیان عضل حرکت دہندہ انگشتہا کا
۶۹	فصل ۲۱ بیان عضل حرکت پشت کا . .
״	فصل ۲۲ عضل بطن کا بیان . . .
۷۰	فصل ۲۳ بیان عضل انثیین . . .
״	فصل ۲۴ عضل مثانہ کا بیان . . .
״	فصل ۲۵ تشریح عضل ذکری
״	فصل ۲۶ تشریح عضل مقعد کی . . .
״	فصل ۲۷ بیان عضل حرکت فخذ . .
۷۱	فصل ۲۸ عضل ساق و زانو کی تشریح . .
۷۲	فصل ۲۹ تشریح عضل معصل قدم کی . .
۷۳	فصل ۳۰ عضل اصابع رجل کی تشریح
۷۴	جملہ تیسرا عصب کی بیان میں جسمیں چھ فصلیں ہیں . . . .
״	فصل پہلی امور تشریح عصب کا بیان
۷۵	فصل دوسری عصبہ ماغ کا بیان اور اور سکے منافع وغیرہ . .

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۷۹	فصل تیسری تشریح عصب نخاع حسن کی	۹۸	فصل پہلی سبب مرض وعلامات کی تعریفین	۱۳۴	فصل ۱۹ - موجبات استحمام وتعفنی کا بیان
۷۹	فصل چوتھی بیان اوس عصب نخاعی کا جو سینہ مین تقسیم ہوتا ہے	۹۸	فصل دوسری احوال بدن اور اجناس امراض کا بیان	۱۳۶	جملہ دوسرا شمار ایک ایک سبب عوارض بدنیہ کا اس جملہ مین ۹ فصل ہین
۸۰	فصل پانچوین تشریح عصب نخاعی قطن کی	۹۹	فصل تیسری امراض ترکیبی کے بیان مین	۱۳۶	فصل پہلی مسخنات کا بیان
۸۱	فصل چھٹی عصب عجزی وعصعصی کا ذکر	۱۰۰	فصل چوتھی امراض تفرق اتصال کا ذکر	۱۳۷	فصل دوسری بیان مبردات کا
۸۲	جملہ چوتھا بیانین شرایئن کی اوسمین پانچ فصلین ہین	۱۰۱	فصل پانچوین امراض مرکبہ کا بیان	۱۳۷	فصل تیسری بیان مرطبات کا
۸۲	فصل پہلی صفت شرایئن کا بیان	۱۰۳	فصل چھٹی امور مشمولہ یا مراض کے بیانمین	۱۳۷	فصل چوتھی مجففات کا بیان
۸۳	فصل دوسری تشریح شرایین ماعدہ کی	۱۰۴	فصل ساتوین مرض کے دقتونکا بیان	۱۳۷	فصل پانچوین مفسدات شکل
۸۴	فصل چوتھی ہر دو شرایین قلبانی کا حال	۱۰۵	فصل آٹھوین تمامی قوای احوال امراض مین	۱۳۷	فصل ۶ - اسباب تولد سدہ وضیق مجاری
۸۴	فصل پانچوین خبر ملف نامل کی تشریح	۱۰۵	تعلیم دوسری بیان اسباب کا جسمین دو جملہ ہین	۱۳۸	فصل ۷ - اسباب کشادگی مجاری کے
۸۵	جملہ پانچوان اوردہ کے بیان مین اوسمین پانچ فصلین ہین	۱۰۵	جملہ پہلا بیان اون چیزونکا جو اسباب عام سے پیدا ہوتے ہین اس جملہ مین ۱۹ فصلین ہین	۱۳۸	فصل ۸ - اسباب خشونت ودرشتی
۸۵	فصل پہلی تعریف اوردہ	۱۰۵	فصل پہلی بیان کلی اسباب کا	۱۳۸	فصل ۹ - اسباب ملاست
۸۵	فصل دوسری در بیوسوم بابکیہ کی تشریح	۱۰۷	فصل دوسری تاثیرات ہوا کا بیان	۱۳۸	فصل ۱۰ - اسباب ضلع ومفارقت موضع
۸۶	فصل تیسری تشریح وریدا جوف کی	۱۰۹	فصل تیسری طبایع فصول کا بیان	۱۳۸	فصل ۱۱ - اسباب مخالفت ایک عضو کو دیگر اپنی قرب سے
۸۷	فصل چوتھی تشریح اوردہ بدین کا بیان	۱۱۳	فصل چوتھی احکام فصول تغایر آثار کا بیان	۱۳۸	فصل ۱۲ - اسباب ممانعت اعضاء عضو قریب را از مباشرت
۸۷	فصل پانچوین تشریح اجوف نازل کی تشریح	۱۱۴	فصل پانچوین ہوای جید کی بیان مین	۱۳۸	فصل ۱۳ - اسباب حرکت غیر طبعی
۸۹	تعلیم چھٹی قوتون اور کیفیت صدور افعال کے بیانمین اوسمین ایک جملہ اور ایک فصل ہے	۱۱۵	فصل ۶ - افعال مصدرہ از کیفیات ہوا کا	۱۳۹	فصل ۱۴ - اسباب زیادتی استخوان اور غذا ومقدار
۹۰	جملہ بیان مین قوی کی اوسمین چھ فصلین ہین	۱۱۶	فصل ۷ - سال کی احکام مرکبہ کا بیان	۱۳۹	فصل ۱۵ - اسباب نقصان استخوان وغیرہ کا بیان
۹۰	فصل پہلی اجناس قوی کا بیان بطور عام	۱۱۶	فصل ۸ - ارضی تغیرات ہوا کی تاثیرات	۱۳۹	فصل ۱۶ - تفرق واتصال کی اسباب
۹۰	فصل دوسری قوای طبعیہ مخدومہ کا بیان	۱۱۷	فصل ۹ - ہوا کی تغیرات رویہ کی تاثیر ونکا بیان	۱۳۹	فصل ۱۷ - قرحہ کے اسباب
۹۱	فصل تیسری بیان قوای طبعیہ خادمہ کا	۱۱۸	فصل ۱۰ - ہوا کی اصلی طبیعت	۱۳۹	فصل ۱۸ - ورم کے اسباب
۹۲	فصل چوتھی قوای حیوانی کا بیان	۱۱۹	فصل ۱۱ - موجبات طبایع مسالک کا بیان	۱۴۰	فصل ۱۹ - وجع یعنی درد کی اسباب عام
۹۲	فصل پانچوین قوی [illegible]	۱۲۴	فصل ۱۲ - موجبات حرکت وسکون کی بیانمین	۱۴۱	فصل ۲۰ - اسباب جملہ اقسام وجع کے
۹۷	فصل چھٹی قوی نفسانی محرکہ کا بیان	۱۲۵	فصل ۱۳ - بیان موجبات فواق پیدا ہونیکا	۱۴۲	فصل ۲۱ - تسکین درد کی اسباب
۹۷	فصل ہفتم بیان کیفیت صدور افعال کا	۱۲۸	فصل ۱۴ - موجبات حرکات نفسانی کا بیان	۱۴۲	فصل ۲۲ - امورات محدثہ از درد
۹۸	تحقیق [illegible] اسباب اعراض	۱۳۲	فصل ۱۵ - بیان موجبات ماکول ومشروبکا	۱۴۲	فصل ۲۳ - لذت کے اسباب
۹۸	تعلیم پہلی امراض مین جسمین آٹھ فصلین ہین	۱۳۳	فصل ۱۶ - پانی کی تسمونکا بیان	۱۴۲	فصل ۲۴ - حرکت سوکاینیت وقوع الم کا بیان
			فصل ۱۷ - موجبات احتباس واستفراغ کا بیان		
			فصل ۱۸ - کلام کلی اسباب تفاقیہ مین		

سنہ	مضمون	صفحہ
۱۴۳	فصل ۲۵ — کیفیت الم — فی اقاطیطوریاس	۱۶۷
″	فصل ۲۶ — الم رسانی رایح کی	۱۶۹
″	فصل ۲۷ — احتباس و استفراغ کے اسباب	۱۷۰
″	فصل ۲۸ — تخمہ و امتلا کے اسباب	″
″	فصل ۲۹ — ضعف اعضا کی اسباب	″
۱۴۴	تعلیم تیسری اعراض کے بیان مین اوسمین گیارہ فصلین اور دو جملہ ہین :	۱۷۱
″	فصل پہلی ذکر اعراض و دلائل مین کلام کلی	۱۷۲
۱۴۷	فصل دوسری علامات فارقہ درمیان اعراض متجانسہ و متشارکہ کے	″
۱۴۸	فصل تیسری علامات امزجہ کا بیان	″
۱۴۹	فصل چوتھی علامات حدیہ کا بیان	″
″	فصل پانچوین علامات تغیر اعتدال	۱۷۳
۱۵۰	فصل ۶ — علامات امتلا	۱۷۸
″	فصل ۷ — علامات غلبہ اخلاط اربعہ	۱۷۹
۱۵۵	فصل ۸ — علامات دالہ بر حدوث سدہ	″
″	فصل ۹ — علامات دلالت کردہ الی رایح	۱۸۰
۱۵۶	فصل ۱۰ — اورام کے علامات	۱۸۲
۱۵۷	فصل ۱۱ — تفرق اتصال کی علامتین	۱۸۷
″	جملہ پہلا نبض کے بیانات مشتمل ۱۹ فصلون پر	″
″	فصل پہلی بیان کلی نبض کا	″
۱۶۲	فصل دوسری نبض مستوی و مختلف کا بیان	۱۸۸
″	فصل تیسری اقسام مرکبہ نبض کی جنکے لیے جداگانہ نام مشہور ہین	″
۱۶۳	فصل چوتھی نبض کے اقسام طبعی	۱۹۰
″	فصل پانچوین اسباب انواع مذکورہ نبض کے	
۱۶۶	فصل ۶ — بیان اسباب مسکہ	″
۱۶۷	فصل ۷ — چاروں سنون کی نبضین	۱۹۳
″	فصل ۸ — مزاجون کی نبضین	″
۱۶۸	فصل ۹ — فصول کی نبضین	۱۹۵
″	فصل ۱۰ — شہرونکی نبضین	۱۹۸

مضمون	صفحہ
فصل ۱۱ — اختلاف نبض در ماکول و مشروب	۲۰۲
فصل ۱۲ — تغیرات نبض از خواب و بیداری	۲۰۳
فصل ۱۳ — احکام نبض ریاضت	″
فصل ۱۴ — نہانے والون کے احکام نبض	″
فصل ۱۵ — زنان حاملہ کے احکام نبض	۲۰۴
فصل ۱۶ — نبض اوجاع	۲۰۶
فصل ۱۷ — نبض اورام	۲۰۷
فصل ۱۸ — احکام نبض از قبیل عوارض نفسانی	۲۰۸
فصل ۱۹ — بیان تغیرات نبض کا اختلاف از طبیعت	۲۰۹
جملہ دوسرا بول و براز کا بیان مشتمل بر ۱۳ فصل	۲۱۰
فصل پہلی بیان عام بول کا	۲۱۷
فصل دوسری دلائل الوان بول	۲۲۰
فصل تیسری قوام بول اور اوسکی صفائی و کدورت	۲۲۱
فصل چوتھی دلائل رائحہ بول	″
فصل پانچوین بیان دلائل ماخوذہ از زمد کا	۲۲۲
فصل ۶ — دلائل اقسام رسوب	۲۲۳
فصل ۷ — دلائل ماخوذہ از مختلف کثرت بول	″
فصل ۸ — بول صحیح المزاج کا بیان	″
فصل ۹ — اسنان اربعہ کے احکام بول	۲۲۵
فصل ۱۰ — زن و مرد کے احکام بول	۲۲۶
فصل ۱۱ — حیوانون کا بول	۲۲۹
فصل ۱۲ — اشیاء مشتبہ ببول کا بیان	″
فصل ۱۳ — دلائل براز کا بیان	″
فن چہارم حفظ صحت کا بیان مشتمل اوپر فصل سفر اور تعلیمون کے	″
فصل سبب صحت مرض و ضرورت ہونیکا بیان	۲۲۹
تعلیم پہلی تدبیر مواد کا بیان اوسمین چار فصلین	۲۳۰
فصل پہلی تدابیر بروقت تولد کا بیان	″
فصل دوسری رضاعت کا بیان	″
فصل تیسری معالجہ امراض اطفال کا بیان	″

مضمون	صفحہ
فصل چوتھی اوسکی تدبیرین	۲۳۱
تعلیم دوسری بیان اوس تدبیر مشترک کا جو بالغین کو کار ہے اسمین ۱۰ فصلین ہین	۲۳۲
فصل پہلی مجملی بیان ریاضت کا	″
فصل دوسری ریاضت کے اقسام	۲۳۴
فصل تیسری وقت ابتدا ترک ریاضت کا	۲۳۷
فصل چوتھی مالش کا بیان	۲۳۷
فصل پانچوین بیان استحمام و حمام کا	۲۳۸
فصل ۶ — سدد یا نی سوء نہانیکا بیان	۲۴۱
فصل ۷ — ماکول کی تدبیر	۲۴۱
فصل ۸ — تدبیر تعال آب و شراب	۲۴۷
فصل ۹ — خواب و بیداری کا بیان	۲۴۰
فصل ۱۰ — جماع کا بیان مجمل	۲۴۱
فصل ۱۱ — اعضا ضعیف کا قوی اور قریب کرنے کا بیان	″
فصل ۱۲ — ماندگی جو بعد ریاضت کے عارض ہوتی ہے	۲۴۲
فصل ۱۳ — بیان تمطی و تثاوب کا	۲۴۳
فصل ۱۴ — اعسار یعنی تعب یا ضعف کا علاج	″
فصل ۱۵ — احوال محدثہ بعد از ریاضت کا بیان	۲۴۵
فصل ۱۶ — بیان ماندگی کا جو خود بخود پیدا ہوتی ہے	۲۴۶
فصل ۱۷ — ابدان علیل المزاجون کی تدبیر	۲۴۹
تعلیم تیسری منتائج کی تدبیر و نکا بیان اوسمین چھ فصلین ہین	″
فصل پہلی عام تدبیر منتائج کا بیان	″
فصل دوسری بیان غذاہی منتائج کا	″
فصل تیسری شراب منتائج کا ذکر	۲۵۹
فصل چوتھی تفتیح سدد منتائج کا بیان	۲۶۳
فصل پانچوین منتائج کی مالش	″
فصل چھٹی منتائج کی ریاضت	″
تعلیم چوتھی بیان تدبیر اورام ابدان کی	″

صفحہ	عنوان	صفحہ	مضمون
	پہلا مزاج درست کرنے کی تدبیر کا بیان	۲۴۸	فصل چھٹی حفاظت لون کا بیان	۲۵۹	فصل ۱۳ - منافع قے کا بیان
۲۳۱	پہلی درست کرنا اس مزاج کا جسمیں حرارت بڑھ گئی ہو	۲۴۹	فصل ساتوین حفاظت از مضرت آبہای مختلفہ کا بیان	۲۶۰	فصل ۱۴ - بیان مضرت قے مفرط کا فصل ۱۵ - تدارک احوال عارض بعد قے
۲۳۲	فصل دوسری اصلاح مزاج بارد از حد اعتدال	۲۴۹	فصل آٹھوین مسافرین دریا کی تدبیر	۲۶۰	فصل ۱۶ - تدبیر قے باسہال کی
۲۳۳	فصل تیسری تدبیر مدنون کی بوزن مسہل قبول کرنیں	۲۵۰	فصل نوین بیان اقسام وجوہ معالجات کا موافق امراض کلی کہ اوسمیں ۱۴ فصلیں ہیں	۲۶۰	فصل ۱۷ - بیان حقنے کا فصل ۱۸ - طلا کا بیان
۲۳۴	فصل چوتھی تدبیر مرکبہ کرنیں غرون کی	ایضاً	فصل پہلی بیان عام معالجہ کا	۲۶۱	فصل ۱۹ - بیان نطولات کا
۲۳۵	فصل پانچوین تدبیر غذائی قوتیہ کی	۲۵۲	فصل دوسری معالجہ امراض سوء مزاج کا	۲۶۲	فصل ۲۰ فصد کا ذکر
۲۳۶	تعلیم پانچوین بیان احتمالات کا اسمیں ایک فصل و ایک جملہ ہے	۲۵۷	فصل تیسری ادویہ مسہلہ و کیفیت استفراغ کا	۲۶۱	فصل ۲۱ - حجامت کا بیان
		۲۵۹	فصل ۴ بیان مشترک قوا اسہال کا	۲۶۳	فصل ۲۲ - جونک لگانے کا بیان
۲۳۷	فصل چھٹی اصول اربعہ کی تدبیر کا بیان	۲۶۱	فصل ۵ - بیان قواعد اسہال و سہل کا	۲۶۴	فصل ۲۳ - حبس استفراغات کا بیان
۲۳۸	جملہ تدبیرین مسافر کی اوسمیں ۹ فصلیں ہیں	۲۶۴	فصل ۶ - بیان اقراط مسہل و وقت قطع کا	۲۶۵	فصل ۲۴ - سدوں کا علاج
۲۳۹	فصل پہلی تدبیر اون اعراض کی جو مسافر کو امراض ہوں	۲۶۵	فصل ۷ - تدبیر اوا اسہال کی اور وقت ترک اسہال کا بیان	۲۶۶	فصل ۲۵ - معالجہ اورام کا بیان فصل ۲۶ - حاک کرنے کا بیان
۲۴۵	فصل دوسری مسافرونکی عام تدبیر	۲۶۵	فصل ۸ - تدبیر اوکی کہ دوا مسہل پی اور قے نہ ہو	۲۶۷	فصل ۲۷ - فساد عضو اور اوسکا کاٹنا
۲۴۶	فصل تیسری حفاظت حرارت کا بیان	۲۶۶	فصل ۹ - ادویہ مسہلہ کے حالات	۲۷۰	فصل ۲۸ - معالجات تفرق اتصال
۲۴۷	فصل چوتھی حفاظت برد کی تدبیر	۲۶۶	فصل ۱۰ احوال ادویہ مسہلہ و ملینہ کا فراہم کرنا	۲۸۱	فصل ۲۹ - داغ لگانے کا بیان
۲۴۷	فصل پانچوین اطراف کی حفاظت برودت سے حالت مسافرت ہیں	۲۶۷	فصل ۱۱ - قے کرنے کا بیان	۲۸۳	فصل ۳۰ دردمین تسکین پیدا کرنا
		۲۶۹	فصل ۱۲ - فکر کرنیوالے کو جو امور کرنی چاہئیں	۲۸۳	فصل ۳۱ - خاتمہ کتاب

بہ عون ثنا مع مکین و مکان و فضل خلاق زمین و آسمان

اندنون کتاب مستطاب افادت انتساب حاوی مطالب طبیہ مطاوی آرب حکیمیہ
مخزن عوائد معدن فوائد مستند حکما مقبول اطبا اعنی جلد اول

قانون شیخ

بزبان اردو مترجمہ قدوۂ ارباب تحقیق و زبدۂ اصحاب تدقیق یکہ تاز مضمار یمہ دانی
مولوی حکیم سید غلام حسنین صاحب مدرس و مہتمم مدرسہ ایمانی لسب الایمانی منشی نولکشور ادام اللہ فیوضہ

مطبع منشی نولکشور بہ طبع مزین مطبوعہ ہمایونی ہو

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد اسکی جو لائق اوسکی شان کے شئون غیر متناعیہ سے ہو بشر سے محال ہے اور اوس کی ثنا اور توصیف مین بقدر لائق بہ شان ممدوح کی زبان گویائی

اہل ایجاد اگر فقط ایک خاص قسم کی نعمت کا حمد خواہ اوسی خاص حکمت بالغہ اور صنعت عجیبہ کی نظر سے محامد اور اوصاف بیان ہون یعنی خلقت انسانی مین جو بوجہ مہ اور حکمت غیر متناہی صانع غیر سبحانہ و تعالی برہانہ فی بفاد وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ کہ مخلوق کو اوس سے زیادہ تر معتدل طبع ہی حیوان مخلوق نفرمایا اور نہ اوس سے زیادہ شریف مخلوق کوئی اور براہ کمالات غیر بدنی کے ایجاد فرمایا وَلَقَدْ کَرَّمْنَا بَنِیْ اٰدَمَ سے اس کا پتا بخوبی لگتا ہے اور علم تشریح اعضا اور اسکے بعد علم علاج یعنی طب جسمانی اور بعد اوسکے علم اخلاق جو طب روحانی ہے اکثر وجوہ فضیلت انسانی کو بچشم قطرہ از دریا ہے ان کرتے ہین بالجملہ اگر فقط اسی ایک نعمت کا حمد اور شکر کیا جائے تو کیونکر ہو سکتا ہے اسلیے کہ ایک ایک نعمت ان نعمتہائے غیر متناہی سے ایسے ہے کہ دونو عالم کا حمد اوسکے مقابل مین بہت کم و ن معلوم ہوتا ہے بہرحال حمد اور شکر کے بعد نعت بر گزیدہ کونین باعث ایجاد نشاتین مقدم الایجاد خاتم الوجود محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کرتا ہون جو درحقیقت علۃ غائی ہماری ایجاد اور آفرینش اور فی الواقع ذریعہ ہماری شرافت اور کرامت اور حسن تقویم کی ذات مقدس اوسی جناب کی ہے اور درود نامحدود اوپر اور اون ارواح مقدسہ پیغمبرانے ابواب مدینہ علم نبوی کے ہین ن علیہم الی یوم الدین صلوات نامیہ زاکیہ مادام یدوم الدوام و یکون اولا یکون کون الاکوان بعد اسکے بیچدان بحث العبد الراجی الی رحمۃ رب الثقلین سید غلام حسنین کنتوری نجد مت ارباب فطنت و ذکا و صاحبان ذہن رسا کی گزارش کرتا ہے کہ اس خاکسار کو بعد تحصیل علوم درسیہ عقلیہ اور بعد تحصیل علوم دینیہ کے جسقدر اس نے تا دیر صحبت دی تھی جب متوجہ بطرف فن طب کی ہوا اور جو مبادی از قسم علوم اور فنون کی بطور مقدمات اس علم کی ہین از قسم ریاضیات و طبعیات خواہ اونکی مسائل کلیہ خواہ اعمال جزئیہ اور نیز کسیقدر فن کیمیا جسکا جاننا طبیب کو بنظر ترکیب اور تحلیل اجزا کے بہ ضرور ہے اور ن مشاقی اعمال کیمیائی و قسم حل عقد و تصفین و تقطیر وغیرہ چارہ نہین ہے کسیقدر حاصل کر چکا تب خیال اسکا ہوا کہ ہمارے اہل اسلام مین باوجودیکہ علم طب کی کتابین ایسی عمدہ اور قواعد ایسے صحیح اور بیخطر اور بہ برہن اور مدلل ہین اسکی کیا وجہ ہے کہ اس فن خاص کے ماہر اور عامل بہت کم لوگ ہوتے ہین اور کیا وجہ ہے کہ باوجود کثرت دین مندرس

مسب طب کو اونے ادنے مسائل سے اعلی اعلی درجہ کے لوگ واماندہ رہجانی ہین بعد کمال غور و تامل کے ایسا گمان ہر اکہ جسقدر غلط سمجھت اور ہمارے اور فنون
متاخرین اہل اسلام نے کردیا ہے فن طب مین بھی جسکی بنا اکثر تجربات پر کیا ہے گو زمانہ جالینوس وغیرہ سے قیاس کے ذریعہ سے تقویت اون احکام کی گئی ہو مگر
کار بالکل قیاس فاسد الاساس پر نہین ہو سکتا اور اگر کچھ قدر ہے تو اتنا نہین ہے کہ بس اوسی کے پیچھے پڑے کے اصل غرض سے دور رہین پھر درس تدریس مین یہ
کیفیت ہے کہ جو کتب بالفعل مروج ہین اکثر کیا بلکہ جمیع کا ماخذ قانون شیخ بوعلی سینا ہے اور اوسیکا حوالہ کتابی اور زبانی دونو طرح سے دیا جاتا ہے اور جو جو نقصانات
اوس کتاب مین بوجہ غلطی کتاب اور ناقلین کے خواہ جو جو تناقض اور اغلاط اصل مولف سے اوسکی خاص تحقیق مین یا بوجہ اغلاط مترجمین کے بہنون نے یونانی سے عربی
مین ترجمہ کیا تھا اوسکی اصلاح اور درستی مین انبار کتب کے طیار ہین اور اسکی خبر نہین ہے کہ شیخ کو محقق کامل ہے مگر خطا دیکھو ما معصوم ہو سکتا ہے
قرشی کی شرح دیکھیے تو عجب گل کھلا ہوا ہے ایک مسئلہ نہین چھوڑتے جو مخدوش نہو اور گیلانی اور آملی کو دیکھیے تو اونکی توجیہات نسبت مباحثہ لاطائل
کی دفعاً عن الشیخ وحمایۃ عنہ کیا ہو رہے ہین مین ان کاملین کی توہین اور تجہین نہین کرتا ہون بلکہ مین اقرار کرتا ہون کہ یہی ایک فن نہایت دقیق ہے
اور شاغنہ اس کا چرچا خوب ہی مگر میرا مطلب یہ ہے کہ اصل غرض طبیب کی ایسی نزاع لفظی اور تحقیقات منطقی خواہ طبعی اور الہی سے شاید پوری نہین
ہو سکتے اور شاید شیخ بھی جسوقت کسی مقام پر ترجیح قول بفرط اور جالینوس مین ایسی تقریر باضطرار اس کتاب مین کرتا ہے اوسکی نظر مقصور
نزاع لفظی پر نہین ہوتی چنانچہ ناظرین کتاب قانون پر بخوبی واضح ہوگا ✦ علاوہ برآن اس اختلاف نسخ قانون ایسی عمدہ کتاب کو ایسا بیکار کردیتے
کہ ابنیہ وضوح اور سلاست بیانی جو خاص طریقہ برہانی ہے پھیلی اور چیستان سی بھی زیادہ دقیق ہوگئی ہے ✦ اور اب اس زمانہ کے اطبائے محققین اور
ماہرین جو منحصر چند انفاس مین سمجھے جاتے ہین اگرچہ لفظ طبیب اور محقق کامل کلی غیر محصور ہے اونکا قول تو یہ بلا ہی ہے کہ شاید قانون کسیکی سمجھ مین نہین
آسکتا ہے گو شفا اور اشارات جو بہ نسبت قانون کے علوم کلیہ مین تصنیف ہوئی ہین سمجھ مین آجائے ✦ اور اگر کوئی بیچارہ طالب علم مرتے کھپتے اس
درجہ تک پہونچے تو اوسکو درس قانون مین جو جو سختیان جھیلنی پڑتی ہین اوسکا بیان کیا ضرور ہے کہ عیان راچہ بیان ایک خاندان کے
عقیدہ کی بات مین نے یہ بھی سنی ہے کہ شیخ نے عمداً مقامات قانون کو مغلق کردیا ہے جسمین ہر کس وناکس کی سمجھ مین نہ آئے اور وہ رموز
سینہ بسینہ اونہین لوگون کو پہونچتے ہتے ہین جو حامل اسرار شیخ کے ہین جیسے ارباب تصوف اور علم باطن کے غوامض اسرار کا یہی حال ہے وہ کو
بھی کہتے ہین کہ جب شراح متقدمین با اینہمہ علم وکمال جو اس زمانہ مین قریب بمحال ہے غرض اصلے شیخ کو نہ سمجھی تو اب کون سمجھ سکتا ہے ✦
بہرحال اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اب علم طب کا حاصل ہونا قطعاً محال ہے اسلئے کہ مدار کار جس کتاب پر ہے وہ تو بطور رموز اوپر چیستان کی ایسی ہے
جیسے مصنفات جابر اور جلد کی علم کیمیا مین خواہ مصنفات ابن عربی وغیرہ تصوف مین خواہ مصنفات علما وحروف جفر اور جمل اور اوفاق مین پھر کس طرح سے
یہ علم حاصل ہو سکے ✦ رہتم خاکسار کو یہ ظن فاسد بطرف شیخ کے جو معلم علوم طبعی اور الہی اہل اسلام مین تما نہین ہو سکتا اور کبھی ان اوہام باطلہ کو صحیح نہین
تصور کر سکتا ہے خصوصاً جب اوسکی عادت برہانی دیگر مصنفات مین بخوبی دیکھی جاتی ہے کہ ہر جگہ تخلیط جدل اور خطابت سے بہاردن جان ناراض
ہوتا ہے اور خاص قانون کے اکثر مباحث مین جو مسئلہ منجر بحث طبعی خواہ منتہی کیطرف نظر اوس سے کبھی ذہن کشی اور اعراض کرتا ہے تو پھر ایسے
شخص کو جو درپے توضیح و ایضاح اور تعلیم اور ارشاد کے ہو مین حتیان کو کیونکر تجویز کرون ✦ بایں لحاظ میری رائے اسکی مقتضی ہوئی کہ اصل
کتاب قانون کو جو درحقیقت ایک نہایت اعلی درجہ کی کتاب ہے اور بہ اعتبار اوسکی نکات اور غوامض اسرار کے سمجھنے کا نہین ہے اور نہ مجھے
ہوی اور نہ اپنی ہمہ دانی کا اور نہ مجھے ہوس لن ترانی کی ہے فقط اس غرض سے کہ جو مطالب ظاہری اوس کتاب کے ہین اونکو ایسی عبارت سلیس
رسلیس بطور ترجمہ کے لکھون جس پر اکثر اذہان متوسط کی رسائی بآسانی ہو اور شاید طالب علم جو درجہ اوسط پر اس فن کے پہونچا ہو اوسی پر ترجمہ کسی

ق رمفہم عبارات قانون کا ہوجائے اور کسی قدر زحمت ان بیچارونکی کم ہو اور شاید میری سعی اور کوشش منافی اصل غرض مصنف قانون
کی نہو جسنے اسکو واسطے افادہ عام کے تصنیف کیا ۔ اگرچہ یہ ہیچمدان گمان کرتا ہے کہ اس زمانہ کے ارباب علم کے اذہان مین جو مقدمات
مشہورہ غیر بدیہیہ بہ نسبت افشاخواہ اسرار علوم کے ٹھہری ہین اونسے نتایج بہ نسبت میرے نکالین گے اور میرا حال اس ترجمہ کی نسبت
وہی ہوگا جو اوائل اسلام مین بہ نسبت فارابی وغیرہ دیگر مترجمان کتب یونانی کا زبان عربی مین ہوا ہے اور جسطرح یونانی دان عربی کیطرف
ان علوم کو مترجم ہونے سے مدعی اسکی تھے کہ اب علم کی قدر کم ہوجاویگی اور اسکا مرتبہ گھٹ جاویگا وہی حال میرا بھی ہے بہ نسبت اس
ترجمہ کے اور ظاہر ہے چونکہ زبان شریف سے کم مرتبہ زبان کیطرف مین اس کتاب کا ناقل ہون اسوجہ سے مجھے ملامت زیادہ ہوگی لیکن مین
اپنے خدائی یگانہ کی قدرت یاد دلانیکی غرض سے جس نے اختلاف السنہ اور اختلاف الوان کو اپنی عجایب قدرت مین شمار کیا اور فرمایا کہ ✣
مِنْ اٰيٰتِهٖ اخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ وَاَلْوَانِكُمْ اسکا مرتکب ہوا ہوں اور مین جانتا ہون کہ شاید مجھسے پہلے حکیم ارزانی وغیرہ نے فارسی مین اکثر کتابین اس علم کا ترجمہ
کرکے اون گوانکے معاصرین چین پر چین رہے اور اونکے ترجمہ کو نظر حقارت سے دیکھا کیونکہ آج ہندوستان مین لاکھون نہین تو ہزارون بلکہ
بذریعہ انہین ترجمہ کے ہوے ہین اور لاکھون مریض اونکی کتابونکے پڑھنے والونکے علاج سے شفا پاتے ہین کہ شاید اتنی برکت اور اتنا فیض عربی زبان کی
کتاب پڑھنے والے نصیبونکو میسر نہین ہے علاوہ بران ہمیشہ سے یہی عادت مستمر ہے کہ جب کوئی عمدہ شی کسی ولایت مین ایجاد ہوئی اور وہان کی زبان
کی کتب مین درج ہوئی دوسری ولایت کے اہل علم پہلے اوس زبان کو بغرض تحصیل اوسی شی کو سیکھکر اپنی ولایت کو متعلمین کیواسطے اپنی زبان خاص
مین اوسکا ترجمہ کرتے چلے آتے ہین کیا اطبا ہند کی اوستادی اور فیثاغورس کی شاگردی مین کسیکو شک ہے اور کیا یہ فعل بالکل خلاف اوضاع سلف
بہ نسبت انتقال علوم کے ایک زبان سے بطرف دوسری زبانکی پہلے چل ہوا ہے ۔ اور کیا پہلے مترجمین کو نتیجہ اپنی جانفشانی اور دماغ سوزی کا نہین لا جو مین
اوسکے شریک رہونگا اور کیا میرے معاصرین مجھ بوجہ ہمعصر ہونیکے آج مجھپر تخطیہ کرینگے آیندہ آنیوالے زمانہ مین ایسے منصف پیدا نہونگے جو میری معاصرہ پر
بان ایک بات کا لحاظ ضرور ہے کہ اگر بطبق لازمہ بشری مجھسے نقل اور ترجمہ مین کسیطرح کی خطا واقع ہوئی ہو خواہ مین اصل مطلب مرموز کا جو بقول
بعضے ماہران چیستان پہیلی ہے خوب نسمجھا ہون اوس مقام پر اگر کوئی میری خردہ گیری کرے وہ امر واقعی ہے مگر اس عیب کی تخصیص کچھ مجھ پر نہین
ہے اگر مین خواہ کوئی اور معاصر خواہ کوئی اور متقدم جسنے مطلب غلط سمجھا ہو اگر زبان عربیمین اوسی بیان کرے گا تو کیا یہ زبان محض براہ عربیت
کی اس خطا کو دور کردیگی مجھے تو یہی گمان ہے کہ مطلب غلط کسی عبارت مین بیان کیا جائیگا ضرور غلط ہوگا اور زبان عربی مین اگر گنجایش غلطی کی
نکلی ہے تو شاید منشی امیر احمد صاحب لکھنوی کو تاویل اقوال شاہجم جاہ دین پناہ کج کلاہ خاقان ابن الخاقان ابن الخاقان اعنی جناب واجد علی شاہ بہادر
دام اقبالہ کی بہت آسانی ہوتی ہوگی بہرحال اون اغلاط کے رفع کی امید مین معاصرین اور آیندہ کاملین سے ہر طرح یکسان رکھتا ہون شاید اگر
میرے عذر کمفہمی کو قبول فرمائین گے تو اوسکی اصلاح ضرور کردینگے اور شاید جن مقامات مین سپت عبارات اور بے تکلف ترجمہ جو آمد طبیعت بر دلالت
کرے گا اگر بسند خاطر ارباب نظر ہوگا اوسکی عوض یہ زحمت اختیار نرماکر اصلاح فرمائینگے اسلیے کہ گھوڑیسے گھوڑیکا سوار کرتا ہے اور آگ سے
لوہار اور آتشبار زیادہ جلتا ہے اور پانیمین اکثر ملاح ہی ڈوبتا ہے اور تلوار سے اکثر سپاہی مرتا ہے اور علاج مین اکثر طبیب ہی خطا کرتا ہے
تصنیف مین مصنف ہی غلط کرتا ہے جو جو نقصانات اس ترجمہ مین باوجود اجتماع نسخ عدیدہ اور شروح کثیرہ کے باقی رہگئی اوسکی واقعیت جسقدر راقم
خاکسار کو ہے اوتنی اگر ناظر کتاب ہذا کو ہوگی تو شاید میرے عذر کو زیادہ قبول کریگا اور جسقدر نامساعدت زمانہ نسبت راقم الحروف کی بروقت
تحریر اوراق ہذا کی ہے اوسکو اگر تجانب ناظرین بالتمکین جانینگے شاید میرے ایک عذر کو ہزار عذر کے برابر تصور فرمائینگے تاہم چونکہ قدردان علم و ہنر

فیضرسان کرم گستر کیتائی عصر وحید الدہر مجمع بذل وعطا کان جود وسخا فارس میدان جود وکرم الی گو ہر تاجدار جہانبانی فرہنگ پرور دشمن اول الخ جو بانی مبانی اسکی بین نہایت مستعجل اتمام ہوئے امذا بحالتہ یہ مذراق عیہ بتحریر مین آئے اور اگرچہ بعض احباب نے ثانیہ رجوع کرنیکی ترجمہ پر بھی کیا شریف خان دہلوی کی کیا تہا مگر قسم الحروف کو کسی جلد کا اوس ترجمہ کی اسوقت تک کہ اتمام جملہ کلیات کر چکا ہون اور حمیات کی بھی تا ہز مباحث بحران کی ترجمہ سے فارغ ہو گیا ہون پتہ نہین ملتا اور کچھ مجھے زیادہ پابندی بھی ایسی نہین ہے بان اگر تا اختتام کتاب مذاکرہ کوئی جلد ملی گی دیکھا جائیگا وکم ترک الاول للآخر + اب مین مختصر بیان اون چیزون کا کرتا ہون جو وسطے تسہیل کتاب ہذا کے تمام کتاب کی ترجمہ مین ملحوظ رکھی گئے ہین اول یہہ ہے کہ ہر ایک فقرہ بعد تمام ہونیکے آئیند فقرہ لیسے بخط عرضی جدا کیا گیا تاکہ ناظر کتاب ہذا کو وسطے سمجھنے اس ترجمہ ونیز سمجھنے اصل کتاب کی بوجہ افراز فقرات کی مدد کامل ملتی رہے دوسری جس لفظ کی ترجمہ سے محاورہ اردو خراب ہوتا تہا وہ لفظ بعینہ لکھکر اوسکے سامنہ اوسکا ترجمہ بعد لفظ یعنے خواہ لفظ اور خواہ لفظ یا نے کے جو حروف عاطفہ سے ہے اور اکثر ترجمہ مین علوم جدیدہ از قسم فروع علم ہیئت وہندسہ ونسبت وفروع طبیعیات فی زبان انگریزی سے بطرف اردو مہہ ایک اصطلاح خاص قبل ازین مقرر کر لی ہے اونکی پیروی سے یہہ اتفاق ہوا ہے + + + تیسری جو معلومات علم طبعی خواہ ہیئت کی زیادہ معروف تھے اونمین بنظر توضیح واضحات کے چھیڑ یا اور جو زبان زد عام وخاص تھے حاشیہ خواہ متن مین اونکی بھی توضیح کر دی چوتھی وسطے زیادہ آسانی کے جو اوقات معالجہ خواہ تدبیرات مین مہینہ فارسی ترکی وغیرہ مذکور تھے اونکی تحویل تخمینی بطرف ماہ ہائے مروجہ ہندوستان کی کر دی گئی پانچوین اکثر آلات فصد اور حجامت خواہ قدیم اور جدید خواہ حمام کی آلات خواہ بچھونا اور فرش مرضا کی اور ازین قبیل اور آلات اور ظروف وغیرہ جو مروج ولایت عرب خواہ وسط ایشیائی جہانکا شیخ الرئیس متوطن تہا اونکی عوض جو مروج ہندوستان مین مروج ہین اونکی بھی تصریح کر دی ہے چھیٹی دوائین جو بزبان عربی ویونانی درج کتب طبی مین حتی الوسع اونکی مبدی بھی لکھدی اگرچہ یہہ التزام اکثر جگہ نہین مگر کاملوا الباس علی قدر خفوتہم کی بھی معنی ہین ساتوین امراض کے اسامی بھی جہانتک ممکن ہے زبان اردو بلکہ ہندی کی لکھدی گئین اور جو امراض جدید ہندوستان کے اطبا نے دریافت کی ہین اور اونکے معالجات بھی بحسب اونکی تجارب کے جدید ہین اونکا اضافہ کر دیا ہے تاکہ اصلی غرض اس کتاب کی پوری ہوئے آٹھوین مجملہ ابواب خاص مولف کی جو بہ نسبت امراض کے ہین اور وہ مجملہ اسالین اطبائے ہند ونیز کامل بید اور ماہران اہل تجربہ سے مجھے پہونچے اور معمول بہ فقیر کے ہین وہ بھی اضافہ کر دیے ہین نوین اکثر مقامات پر تخمینہ قیاسی بنسبت اصول کیمیائی خواہ ضبط اوزان صنعتی خواہ اندازہ کیفیات کی ضرورت ہوئی ہے مثلاً وزن پانی کا خواہ وزن حرارت اور جوش دینیکا اوسی بسبب تحقیق حال کے جو آلات اوسکے وسطے طیار ہوئے ہین اور جو قواعد بالفعل مروج ہین جیسے مقیاس الحرارت یعنے تہرمامیٹر وغیرہ حتی الوسع اونسے اوسکی مقدار کو ضبط کر دیا ہے دسوین حساب اوزان اور تخصیص اور جمع تفریق ضرب اور قسمت وغیرہ کی اگر کہین ضرورت پڑی ہے جو علامات بالفعل باختصار آتہیل مروج ہین اور جن قواعد سہل سے اب اعمال سابق کئے جاتے ہین اوسی طور پر لکھا ہے چنانچہ علامت جمع کی + اور علامت تفریق کی − اور علامت ضرب کی × اور علامت قسمت کی ÷ اور علامت مساوی خواہ حاصل حمل کی = لکھدی ہے گیارہوین کسی مقام پر اگر ضرورت زیادہ توضیح کی ہوئی تو بذکر مثلہ خواہ عبارت جداگانہ جسمین پابندی ترجمہ کی وجہ سے زیادتی اور کمی کا اختیار ہے کچھ عبارت بڑہا دی ہے اور اضافہ اور اصل کا تفرقہ یہہ رکھا ہے مترجم کتابہی اور پھر جب عبارت زاید تمام ہو چکی جلی قلم سے لفظ متن کی لکھدی ہے بارہوین اگر کسی مقام پر قیاس منطقی کی کسی مقدمہ پر شیخ کی کچھ نظر کی ہے خواہ عکس مستوی خواہ عکس نقیض خواہ تلازم شرطیات سے کوئی مقدمہ ثابت خواہ منع کیا ہے بالاجمال اشارہ اوسی قاعدہ میزانی کیطرف بھی کر دیا ہے کہ طالب علم کو جودت زیادہ ہو اور خود شیخ کی اصدلال

بہ مانی خواہ جدلی ہیں جو نقصان اور خلل تہا اسکو ذکر نہیں کیا اسلئے کہ یہ سب ترجمہ اور توضیح کا درستی اصل اور متن کی مہما امکن ہر نہ اوسکو
خراب کرنا چاہیے تشریح وغیرہ کا شعار ہے **تیرہویں** جس سے اوسکا اشارہ یا تبریر علاوی خواہ اور کسی قسم کا حوالہ اجمالی شیخ نے دیا ہے اوسکی تصریح من نشان
فصل اور جملہ اور قیاس اور فن کی بخوبی کردی ہے تاکہ دقت نہ ہو **چودہویں** امور مفصلہ بالا کے سوا اور امور بیرونی جو غرض ترجمہ و توضیح کے
کسی خاص مقام پہ مناسب معلوم ہوے کہ اونکی تفصیل مشعر ہے مرعی ہیں ناظرین باتمکین کو خود ہی بروقت ملاحظہ مقامات لاحقہ کے رفع
ہونگے ۔ اب میں بطور تعدد تقصیر سے رجوع کرتا ہوں اور کہتا ہوں کہ امت سے خلقت سے آجتک نسبت ایک امر غریب کی یہی معاملہ چلا آیا
ہے کہ جبتک اوس سے متنفر نہ ہو اغرابت بوجہ تجدد کے باقی رہتی ہے جہلی انسان یہی ہے کہ اوسکی نسبت تعصب کرتے ہیں اور یہ طریقہ کچھ خاص ہندوستانیوں
لوگوں کا نہیں ہے بلکہ علی العموم یہی قاعدہ مستمرہ ہے اس نفرت سے اگر کوئی تعمد ترک ایجاد اور اخفائی مافی الضمیر کا کرے سلسلہ تحقیقات اور ایجاد کا
قلع قمع ہو جاوے ۔ اور اگر یہ خیال ہو کہ ہما یا فعل جدید صحیح عام اور مقبول انام ہو یہ تو اوس سے بھی زیادہ دشوار بلکہ بنظر عادت محال
ہے ۔ بایں خیال میں ناظرین کتاب ہذا سے درخواست ہوں اسکی نہیں کہ یہ آکہ بالفور میرے اس فعل کو پسند کریں لیکن اتنا خیال ضرور فرمائیں
کہ تالیف کوئی شے نہیں ہے مگر وہی ہوگی جو مصنف اپنی مافی میں کہ اسکو تصنیفات کی رفع کیے بسیط زمانہ ہزاروں خواہ سیکڑوں برس کا درکار ہو
اسی طرح اگر یہ ترجمہ تمامات حدیدہ سے خالی خواہ کسی اور وجہ سے نہ ہو تو اسکی عدم تامہ پہ میرا عذر ہے برآمد ہوا امید کریں کہ آئندہ جب
کثرت انظار سے اسکی ناہمواری دست ہوتی رہی گی آخر کو یا ک داستان ہو کر جیسا چاہئے ویسا ہی ہو جاوے گا اور میری گزارش خاص بنسبت طبقہ
اولیٰ ناظرین کے ہے اگر کوئی ایسا غلطی جسمیں کہ اسکی اور مقدم شارحین ہر دو ناظرین خواہ مخواہ ناقض حواصل کتاب ہیں بموجب بیان مندرجہ
بالا تبدیل سے جو ہو زائیں تو یا فرض کرلیا ہے ناظرین کو التزام کا نہ ہو تو اسکا بھی لحاظ فرمائیں کہ ایسی کوئی غلطیات نہیں ہے
کہ تا ایجاب سہو یعنے علاوہ تعلیمی کی ہیں شاید جوابات اونکی قیاسات کے ذریعہ سے غلط ہوتی ہے کسی اور کی مقدمات برہانی خواہ جدلی
کے ذریعہ سے صحیح ہی ہو جاوے ۔ تاہم میں اسبات کا امید ہوں کہ اگر ایسے غلطیات بھی ہیں تو بلا اصلاح دیگیں اور اسکی غلطی کی اصلاح مہما امکن فوراً
بعد الاطلاع دونگا اور اوقات اسکی بفضلہ تعالیٰ ہمیشہ ہی ہونگے اور خاص اہل علم خصوصاً ناظرین سے گزارش ہے کہ چونکہ اختلاف نسخ اصل کتاب کا اسدرجہ
تہا کہ اگر میں بمقتضی حوالہ اون اختلافات کا جو تا جم کتاب زیادہ ضخیم ہوتا اسلئے سوا مقامات غیر ضروری خواہ ایسے مقامات کی جنکا اختلاف
نسخ مثل اختلاف وقف اشکال ہندسہ کے ہے یعنی باوجود تغیر الفاظ کے اصل معنے میں چنداں فرق نہیں ہوتا ہے ۔ اور قسم کی اختلاف کا تا امکان
تعرض نہیں کیا ہے ۔ اور جہاں کی علامت یہ قرار دی ہے کہ جو نسخہ تحقیق مترجم میں انسب تہا پہلے اوس کا ترجمہ کرکے بلفظ ترد دوسری نسخہ کا
ذکر کیا ہے گا اور یہ میں رعایت اسکی ضرور رہے ہے کہ مطلب کتاب میں خبط پیدا نہو ۔ چونکہ خطبہ اور دیباچہ قانون کا مختلف طور پر دیکھا گیا
ایک دیباچہ کا نسخہ ہے کہ فہرست ہر جملہ کی داخل اوسی حصہ میں مذکور ہوتے ہیں ۔ فہرستہ خاکسار نے فہرست حصہ اول کا ترجمہ دیباچہ ہے اور بہت توضیح
اور تصحیح کی ہے نشان مقامہ وغیرہ کا لگا دیا ہے ۔ ہر فصل اور جملہ اور تعلیم اور فن کے دیکھنے کی ضرورت کیوقت زیادہ وقت نہو اور جہاں کہیں
اوسکی ضرورت ہو فقط فصل مقام کی نظر سے اوسکا فصل جدا لگانا نہ ہونا مناسب تہا جیسے اکثر مقامات میں کتاب امراض جزویہ خواہ
تعلیمات کی ہیں وہاں اوقات اختلاف کا معمول غلط پہ نظر رہیں گی اسلئے کہ خاکسار نے جو تہذیب مناسب تعلیم کی ہی
سے اوسکی ترتیب نو کی ہے اور مزا لفظی کے رعایت ہی بہت نشان تحقیق و تعیین اور خلاف و سایائی متقدمین اور کاملین کی
ہو فصل ہو گیا اور جہاں ذکر ہوا لو کیا اصل مطلب اور نفس مسئلہ سمجھنا چاہئے ۔ اور اگر اس تبدیل سے کوئی خرابی معنوی جیسے اقلیدس

کی اشکال اور مقالات کی اولت لیت خواہ از رفروع مذہب کی اشکال کے علیہ اور تبدیل ہے لازم آتی ہو اور میں نے براہ غلطی نظمی کمسن تر تب کر دیا ہو اوسکی اصلاح فرمائینگے اور معذور جانینگے۔ میں نشتا بنیہ بالبابت لواوسیہ وقت نمی چوچا حبیب بسم اللہ وکھیے کے بعد شہ دع تسرید اوراق ہوا تا کیا ہے۔ ا بعد مت تحاریر دانان لکھنو اور فصحائے دہلی سے گزارش ہے اگر بیہ ہو اور مہ طبن خا ۔ ار عا ۔ تور تسہل ہر ام گمان تحصیل فیض ضلع اوات بجہ بارہ نبکی معاملات لکھنو سے ہو اوسس برس کی عمر سے خدمت اما ۔ شہر لکھنو میں حاصل اہون اوک قدر شواہد اور نظائر مفردات کو سوے کاملین کے ازبر بھی رکھتا ہون اور بارہا میرے روبرو تصنیف کتاب ہذا کی اہل ۔ ان شہر سے مشاورہ کر ۔ الفاظ کی تصفیہ بھی کرتا رہا ہون تاہم میں کسیطرح قادر اوس فصاحت اور دست گاہ نہیں ہو سکتا جو لکھنو اور دہلی کے ہمارہا ۔ سکے ۔ وصف فصاحت کے حاصل ہے بیت بجز ادراک رشمینہ بود ✦ آب و رایش بلعینہ بود ۔ ۔ ۔

کمی تشریح اور جو منفعت اوسکی تعلق ہین ہے تکمکر بعد ازان اکثر مقامات مین اوس عضو کی حفظ صحت کے اسباب بھی لکھونگا مگر یہہ تشریح اعضاے مرکبہ کی ہے جو کتاب امراض جزئیہ مین درج ہوگی اور اعضاے مفردہ کی تشریح کتاب اول یعنی فن کلیات مین درج کی ہے اور اسی طرح منافع اعضاے مفردہ کی اسی کتاب اول مین بیان کرونگا پھر کتاب امراض جزئی مین بعد ذکر حفظ صحت عضو خاص کے بطور عام امراض عضو مخصوص اور اسباب امراض اور طرق استدلال اوپر انہین امراض کے اور معالجہ اون امراض کا بطور کلی اور عام طریقہ سے لکھونگا جب اسباب امور سے فراغت ہوجاے امراض جزئیہ اوس عضو کے مذکور ہونگے اور اس مقام پر بھی اکثر حکم کلی تعریف مرض اور اسباب عام اور دلائل کلیہ کا پہلے ذکر کرنے کے اوسکے بعد خاص احکام جزئی کا ذکر کرونگا پھر معالجہ کا قانون عام پہلے ذکر کرکے معالجہ جزئی کو دوائی بسیط خواہ مرکب سے بیان کرونگا اور معالجہ تمام خواہ علاج خاص مین اگر اونمین دوا کا استعمال مناسب ہے تبکا ذکر کتاب ادویہ مفردہ کی حد ذیل اور نقش جات مین کرلیا ہے جنسے طالب علم اوس مقام پر پہونچکر واقف ہوسکتا ہے بہرحال ایسے اوسکو مکرر ہر ایک مقام پر بیان نکرونگا بلکہ اوسی مقام کا حوالہ کردیا جائیگا مگر کوئی ضروری دوا کہ جسکا ذکر ضرور ہے البتہ مکرر لکھی جائیگی اور جو دوائے مرکب ایسی ہے کہ اوسکے منافع اور اوسکے بنانیکا طریقہ لائق اسکے ہے کہ اوسکا ذکر ترادین مین کیا جائے اوسکی نسبت بھی یہی طریقہ ملحوظ ہے۔ پھر اس کتاب مین امراض جزئی کے اتمام کے بعد مجھے ایسا مناسب معلوم ہوا کہ ایک اور کتاب اون امراض کے بیان مین لکھون جو امراض خصوصیت کسی خاص عضو کی نہین رکھتے جیسے حمیات وغیرہ اور انہین امراض کے بعد قواعد زینت کے بھی ذکر کرونگا اور اس کتاب مین بھی وہی طریقہ بیان کا مرعی ہے جو ترتیب امراض خاصہ کے باب مین مذکور ہوا ہے۔ پھر اگر خدا ہی تم توفیق اتمام اس کتاب کی دے اوسکے بعد قرابادین مین مرکبات ادویہ کو حسب خواہش جمع کرون۔ اور یہہ تمام کتاب اول سے آخر تک جو کہ شامل بیان ضروری اور لابدی مسائل اور احکام طب پر باختصار ہے باین نظر ایسی نہین ہے کہ جو طبیب قصد معالجہ امراض کا بالفعل کرے اوسکو اکثر مسائل مندرجہ کتاب ہذا معلوم خواہ یاد نہون یعنے کم سے کم بمقدار علم طبیب کو ضرور ہے اوسپر یہ کتاب شامل ہے اور اس سے زیادہ جو اور چیزین بکار آمد طبیب کی ہین اونکا حصر دشوار ہے لیکن اگر بحکم خدا تعالی مرگ نے مجھے مہلت دی بعد اتمام اس کتاب کے دو باب ایک اور کتاب جو زوائد پر شامل ہو تصنیف کرونگا اور اب اسی کتاب کے ابواب اور فصول کو جمع کرتا ہون۔ اس کتاب کو پانچ کتابون پر قسمت کرتا ہون **کتاب اول** مین طب کے امور کلیہ کا بیان ہے **کتاب دوم** مین ادویہ مفردہ کا بیان ہے ✣ ✣ ✣ **کتاب سیوم** مین امراض جزئیہ جو انسان کے اعضاے جسمانی مین سر سے لیکر پاؤن تک عارض ہوتے ہین وہ اعضاے ظاہری ہون خواہ باطنی اونکا بیان ہے **کتاب چہارم** مین اون امراض کا بیان جو کسی خاص عضو سے تخصیص نہین رکھتے اسی کتاب مین احکام زینت کے بھی مذکور ہونگے **کتاب پنجم** مین ادویہ مرکبہ کا بیان ہے اور یہی قرابادین ہے **کتاب اول** مین چار فن ہین ✣ ✣ ✣

فن اول مین جو تعلیم ہین **تعلیم پہلے** مین دو فصلین ہین **فصل اول** علم طب کی تعریف ــ طب ایسا علم ہے کہ جس سے انسان کے بدن کے حالات از قبیل صحت اور زوال صحت دریافت ہوتے ہین فائدہ اس علم سے یہ ہے کہ صحیح آدمی کی صحت کا حفظ کیا جاے اور بیمار کی صحت جو زائل ہوچکی ہے وہ پھر لائی جاے۔ اس تعریف پر یہ اعتراض ہوسکتا ہے کہ علم طب کی دو قسمین ہین ایک قسم نظری دوسرے عملی اور سب سے کہا کہ طب ایک علم ہے یعنی ایک ادراک ہے تو تمام علم طب نظری کو شہرا متہ جسم کہتا ہے علم نظری اوس کو کہتے ہین کہ آدمی کی قوت باطنی اوسمین کارگر ہو اور قوت جو اس خمسہ ظاہری کی کوئی تصرف اوسمین نکرسکے جیسے منطق خواہ فلسفہ اولی خواہ اصول طبعیات اور علم عملی وہ علم ہے کہ جسمین جو اس خمسہ ظاہری سے کام لیا جاے جیسے فلاحت جر ثقیل کیمیا وغیرہ **جواب** اس اعتراض کا یہہ ہے کہ ہر ایک صناعت

ہین نظری اور عملی دونو قسمین ہوتی ہین اور ہر علم مین لفظ نظری اور عملی سے جو مراد ہوتی ہے وہ اور اون سب کی بابت کی ہمکو اس مقام پر کوئی ضرورت نہین ہے البتہ علم طب مین جو دو قسمین نظری اور عملی کی بتلائی گئی ہین اونسے جو غرض ہے وہ ہم بیان کرتے ہین - جب کوئی کہے کہ طب کی جو قسمین نظری ہین اور بعض علماء تو یہ خیال کرنا چاہیئے کہ قسم نظری طب کی وہ ہے کہ جسکا سیکھنا مفید اور کارسے ہو اور قسم عملی وہ ہو کہ جسمین مباشرت عمل کی بھی درکار ہے جیسا اکثر لوگ خیال کرتے ہین بلکہ اس مقام پر یہ سمجھنا لائق ہے کہ یہ نظری اور عملی سے کچھ اور مراد ہے اور وہ یہ ہے کہ حقیقت دونو قسمین علم طب کی علمی باتین ہین اور عملی اور نظری مین فرق یہ ہے کہ جس قسم کو ہم نظری کہتے ہین اوسمین بیان اصول قواعد کا ہوتا ہے اور دوسری قسم جسکو عملی کہتے ہین اوسمین بیان کیفیت مباشرت اور استعمال اونمین قواعد کا ہوتا ہے پہر ایک کو نظری اور دوسرے کو عملی جو قرار دیتے ہین مراد یہ ہے کہ قسم نظری وہ ہے کہ اوسکی تعلیم فقط مفید اعتقاد اور ادراک قواعد کی ہوتی ہے اور کیفیت عمل کی بیان سے تعرض نہین کیا جاتا ہو **مثلاً** کہتے ہین کہ امہات کی تین تمیز ہین یا مزاج انسانکی نو قسمین ہین اور عملی قسم ہین علم طب کی یہ مقصود نہین ہوتا ہے کہ بالفعل یہ عمل کرنا چاہیئے یا مزاولت حرکات بدنیہ کی بالفعل اسمین درکار ہے بلکہ اوسمین بیان ایک قسم کی رہے اور تجویز کا ہوتا ہے کہ یہ تجویز اور رائے متعلق بایں کیفیت اور عمل سے ہوتی ہے جیسے طب مین بیان کرتے ہین کہ جتنے ورم گرم ہین ابتدای علاج مین ضرور ہے کہ ایسی چیزین استعمال کیجائین کہ جو دافع ہون امر بروت یہ کہ ریزہ اور تکثیف مسامات کریں اور بعد ازان تلیین مرخیات ملائی جائین اوسکے بعد انتہا مین بوقت انحطاط ورم مرخیات محلله پر اقتصار کیا جائے سو اون ورمونکی جنکے مادے کو اعضائے رئیسہ نے اعضائے خسیسہ کیطرف دفع کیا ہو - پس تعلیم ایک رائے اور تجویز کا فائدہ دیتی ہے کہ وہ بیان کیفیت عمل کی ہے نہ کہ نفس عمل - پس جب ان دونو قسمونکو متعلم جانا تو ایکسی علم نظری اور دوسرے سے اسکو علم عملی حاصل ہوگا گو کبھی عمل نکرے **دوسرا اعتراض** اس مقام پر یہ بھی وارد ہوتا ہے کہ حالت بدن انسانکی تین ہین صحت اور مرض اور حالت متوسطہ کہ نہ وہ صحت ہے اور نہ مرض اور یہ علم طب کی تعریف مین فقط وہی حالتونکا ذکر کیا گیا یہ اعتراض اگر معترض بخوبی غور کرے ہماری عبارت پر وارد نہوگا اسلیئے کہ جب وہ فکر کریگا تو یہ تین حالتونکا ہین انمین قابل ہونا اوسی دو حالت کا معلوم ہوگا اور نہ یہ بات اوسی صحیح معلوم ہوگی کہ اگر واقع مین کوئی حالت ثالثہ بدن انسان مین ہوتی ہے اور ہمنے اوسکو تعریف علم طب مین ترک کر دیا اور ذکر نہین کیا - سو ہم فرض کرتے ہین کہ اگر مذہب تثلیث صحیح بھی ہو تو ہمارا قول (زوال صحت) شامل ہے مرض اور حالت ثالثہ دونونکو اس لیئے کہ حالت ثالثہ جو ہمارے اوپر کون ذہنی نکالی ہے اوس پر تعریف صحت تو صادق نہین آتی یعنی حالت ثالثہ کو صحت نہین کہہ سکتے کہ وہ ایک حالت ہے یا ایک ملکہ ہے کہ اوسکے موجودگی مین افعال سلیمہ موضوع خواہ صاحب حالت سے صادر ہون اور نہ حالت ثالثہ کی تعریف فیضیاً تعریف صحت کی کر سکتے ہین جیسے کہ مرض کی تعریف کیجاتی ہے ہان اگر صحت کی تعریف مین ایسی قیدین اور شرطین بڑہائین جنکی کچھ حاجت نہین ہے اوقت ہماری تعریف علم طب کی البتہ حالت ثالثہ کو شمول کیجاہی کریگی مگر ہمکو اوسوقت اطبا سے کسیطرح کا منازعہ نہوگا اس لیئے کہ تجویز تعریفات اور حدود ایک امر اصطلاحی ہے اور نزاع لفظی سے کوئی فائدہ طبیبونکو نہین ہے نہ نزاع لفظی مناسب اونکی شان کے ہے اور نہ علم طب مین نزاع لفظی کچھ فائدہ دے سکتی ہے - حالت ثالثہ کا موجود ہونا بدن انسانمین یا نہ ہونا یہ امر علم طب مین محقق نہین ہو سکتا ہے بلکہ طبعیات مین اسکی تحقیق بخوبی کی گئی ہو وہان سمجھنا چاہیئے **فصل دوسری علم طب کے موضوع کے بیان مین** چونکہ علم طب مین بدن انسانکے حالات سے بنظر حصول صحت وزوال صحت بحث ہوتی ہے اور ہر ایک چیز کا علم جبھے پورا حاصل ہوتا ہے جب اوسکے اسباب جانے جائین لہذا طبیکو اوسکے واقع ہونے کے اسباب بھی جاننے چاہیئے اسی جہت سے طب مین ضرورت اس بات کی ہے کہ اسباب صحت و مرض کو پہلے دریافت کیا جائین - صحت و مرض کے اسباب ظاہر بھی ہوتی ہین اور پوشیدہ بھی ہوتی ہین کہ اونکو حس نہین دریافت کر سکتی ہو بلکہ استدلال عقلی عوارض سے کرکے وہ اسباب دریافت کئے جاتے ہین

اسی سبب سے طب مین پہچاننا اون عوارض کا جو صحت و مرض کو مخصوص ہین بھی ضرور ہے علوہ بکیہ مین یہ بات بھی ثابت ہو چکی ہے کہ جس شے کا ادراک اور علم اوسکے اسباب اور مبادی پر موقوف ہوتا ہے اوس شے پر علم اسباب اور مبادی کا مقدم ہوتا ہے اور اگر اوس شے کو اسطے اسباب اور مبادی نہون تو اوسکے عوارض اور لوازم ذاتیکے دریافت کرنیسے اوس شے کا علم پورا ہوتا ہے - اسباب کی اس مقام پر چار قسم کہین مادی صوری فاعلی غائی مادی کے اسباب وہ چیزین ہین کہ جنمین صحت یا مرض حاصل ہوتی ہے تو اوسکا موضوع قریب ہو جیسے عضو یا روح یا بوضع بعید ہو جیسے اخلاط یا اوس سے زیادہ تر بعید قیاس کیا جائے جیسے ارکان اربعہ - ارکان اور اخلاط کو بسبب ترکیب موضوعات مین سے علم طب کے ٹہرایا ہے اگرچہ بعد ترکیب کے جو استحالہ ہوتا ہے اور کیفیت ارکان اور اخلاط کی بدل کر ایک نئی کیفیت پیدا ہوتی ہے تو اوس استحالہ کو بھی انکی موضوع علم طب کا ہو نمیز دخل ہے اور جو چیز بعد ترکیب و استحالہ موضوع کسی علم کی قرار دیجاتی ہے وہان اوس ترکیب اور استحالہ کے بعد جو وحدت حاصل ہوتی ہے اوسکا بھی لحاظ کیا جاتا ہے اور یہانپر وہ وحدت کہ جو ان اخلاط اور ارکان کثیرہ کو عارض ہوتی ہے یا تو وہ مزاج ہے یا ہیئت ہے مزاج تو بعد استحالہ کے ہوتا ہے اور ہیئت بحسب اجتماع و ترکیب پیدا ہوتی ہے اسباب فاعلی صحت و مرض کی دو قسم ہین متغیرہ و حافظہ متغیرہ وہ چیزین ہین کہ جو کیفیات اور حالات بدن انسانی کو تغیر دیا کرتے ہین اور حافظہ وہ چیزین ہین کہ محافظت کرتی ہین بدن انسانکی خواہ اقسام ہوائونکی ہین یا وہ چیزین کہ جو قریب بعنصر ہوا ہین خواہ کھانیکی چیزین اور پانی یا اور پینے کی چیزین اور جو قریب بمزاج ان چیزونکے ہو خواہ استفراغ یا احتقان یا مخصوص بلاد و مساکن اور نیند مفصل بفوائد اور چیزین خواہ حرکات و سکونات بدنیہ یا نفسانی حرکات و سکون کہ جسمین خواب و بیداری بھی داخل ہے یا ایک سن کے لوگ جو ہنچا مثلاً ترکیب سے جوان ہونا خواہ ایک ہی سن مین اختلاف نظر اوقات اربعہ کے پیدا ہونا یا اجناس اور صناعات اور عادات مین استحالہ پیدا ہونا یہ سب اسباب متغیرہ و حافظہ شمار کئے جاتے ہین اور اسیطرح وہ چیزین جو بدن انسان پر وارد اور اوسکو متصل ہوتی ہین مثل ضماد اور طلا خواہ آگ اور پانی اور برف اور روئی وغیرہ کے خواہ طبیعت کے مخالف نہون یا مخالف ہون - اسباب صوری صحت و مرض کے وہ قوتین ہین کہ جو بعد حاصل ہونے مزاج کے حادث ہوتے ہین اور بعد ترکیب کے پیدا ہوتی ہین - اسباب غائی صحت و مرض کے وہ افعال ہین جو بدن انسان سے صادر ہوتے ہین جنکے شناخت مین معرفت قوی اور شناخت اون ارواح کی جو حامل قوی کی ہین ضرور داخل ہے چنانچہ ہم اسکے بیان کرینگے - یہ چند موضوعات علم طب کے اوپر بیان کئے گئے فقط اس نظر سے موضوع قرار دیے گئے ہین کہ علم طب بیان کرتا ہے کہ بدن انسان کیونکر صحیح رہتا ہے اور کیونکر مبتلائے مرض ہو جاتا ہے اب اگر تمام و کمال مباحث علم طب کو خیال کئے جائینگے اور قواعد حفظ صحت و ازالہ مرض کے - موضوعات کا بھی لحاظ کیا جائے تو ضرور موضوعات مین کچھ اور چیزین نظر اسباب و آلات حفظ صحت و ازالہ مرض کے بڑہینگے - حفظ صحت و ازالہ مرض کی اسباب جیسے تدبیر یا کوئی مشروب یا اغتذیہ کرنا ہوائی مناسب کا خواہ مقدار معین پر حرکت و سکون کرنا خواہ کسی دوا سے علاج کرنا یا علاج بعمل ید کرنا یہ سب چیزین ایسی ہین کہ انکو اطبا تینون قسم حالات بدن انسان کی اسباب تجویز کرتے ہین یعنے صحت و مرض اور تیسری وہ قسم ہے کہ جو حالت ثالثہ سے موصوف ہے کہ اوسکا ہم آگے ذکر کرینگے اور یہ بھی بیان کرینگے کہ باوجودیکہ حقیقتاً وہ بیان صحت و مرض کی واسطہ نہین ہے پھر کیونکر یہ لوگ تیسری قسم کی قرار دی جاتی ہے اور کیا سبب ہے کہ ہم انکو متوسط درمیان صحت و مرض کی قرار دیتے ہین - یہ تھوڑی سی تفصیل جو اوپر بیان کی گئی اس سے ہوا اجمالاً اسقدر دریافت ہوا کہ علم طب مین اتنی چیزین پر نظر کیجاتی ہے ارکان مزاج اخلاط اعضائے بسیط اعضائے مرکبہ ارواح قوائے طبعی قوائے حیوانی قوائے نفسانی افعال حالات ثلاثہ بدنیہ - یعنی صحت و مرض و حالت ثالثہ اور ان تینونکے اسباب ماکولات اور مشروبات یا ہوائیز اور پانی یا مخصوص بلاد اور مساکن اور استفراغ اور احتقان اور صناعات اور عادات اور حرکات بدنی و نفسانی اور اسیطرح سکون اور نہان اور جماع اور جو چیزین بدن پر وارد ہو کر بمنزلہ امور غریبہ ہے اور تدبیر طعام اور مشروبات اور اختیار کرنا ہوائے مناسب کا اور مقرر کرنا حرکات اور سکونات کا اور استعمال دواونکا اور عمل ید اور احتقان اور ضمادات اور عادات واسطے

واسطے حفظ صحت کے اور علاج کرنا ایک ایک مرض کا جداگانہ۔ نہین ہے بعضے چیزونکا جاننا طبیب پر فرض منصب طبابت اسطرح پر واجب ہے کہ ان چیزونکی ماہیات کا تصور اور تصدیق اونکے وجود کی کرلی اور انکو واقعی معلوم کرلیا ہو سمجھے کہ ان چیزونکا ماننا ہمکو ضرور ہے اور یہ چیزین ہمارے اصول موضوعہ مین داخل ہین علم طبعی مین یہ چیزین مبدل ثابت کیجاتی ہین اور اسکا اعتقاد ان چیزونکے وجود کا اس بنا پر کرنا چاہیے کہ گویا کسی معتمد کیم طبعی نے اسکے واسطے یہ موضوعات مقرر کیے ہین۔ ان موضوعات مین کچھ ایسی چیزین ہین کہ جنپر دلیل و برہان لاماطب کو اسی فن مین درکار ہے ان موضوعات مین جو چیزین اقسام مبادی سے ہین انہی جاہین اونکی نسبت طبیب کو بھی لازم ہے کہ تقلیداً اونکے وجود کو مانے اسلیے کہ مبادی جمیع علوم جزئیہ اون علوم مین مسلمات قرار دیے جاتے ہین اور علوم کلیہ مین اونپر برہان لمی ہوتی ہے اور اسیطرح ہر علم جو بہ نسبت کسی دوسرے علم کے فرع یا جزئی قرار دیا جاتا ہو اوسکی مبادی کا ثبوت جو علم اوسپر متقدم ہو یا جنکا یہ علم جزئی یا فرع قرار دیا گیا ہو اوس مین بیان کیا جاتا ہو یہانتک کہ پہنچتے پہنچتے جمیع علوم کو مبادی فلسفہ اولی مین ثابت کیے جاتے ہین اور اسپر علم کو علم مابعد الطبیعہ بھی کہتے ہین۔ بعض طبیبونکا یہ طریقہ جو ٹھہر گیا ہو کہ اوائل علم طب مین اعضا کے اثبات عناصر اور مزاج وغیرہ مبدلائل طبعیہ ذکر کرتے ہین اور اسیطرح وہ باتین کہ جو طبیب کیواسطے طبعیات مین اصول و وضوع قرار دیدی گئی ہین اونکا ثبوت بھی علم طب مین مبدلائل کرنے لگتے ہین اون لوگونکو اس طریقہ مین دو قسم کی غلطیان درپیش ہوتی ہین ایک تو یہ کہ جو باتین علم طب مین داخل نہین ہین اونھین بطور خلط مبحث طب مین ذکر کرتے ہین اور دوسری غلطی یہ ہوتی ہے کہ اپنے گمان مین وہ یہ جانتے ہین کہ ہمنے ان چیزونکو مبدلیل ثابت کردیا حالانکہ اونسے کوئی چیز ثابت نہین ہو سکتی ہو۔ اسی بحث سے طبیب پر واجب ہو کہ اون چیزونکی ماہیت کا تصور کرے جو باتین اونمین سے بھی خواہ بین الثبوت نہین ہین اونکے وجود کو تقلیداً مانے اور اونکا اثبات حکیم طبعی کو سپرد کرے۔ موضوعات علم طب مین جو بین الثبوت ہوتے ہین منجملہ اونکے ایک تو ارکان اربعہ ہین کہ آیا یہ موجود ہین یا نہین اور وجود مین تو کہتے ہین اور انکی تعداد کیا ہے دوسرے مزاج ہو کہ اسکا وجود بھی ثابت ہو یا نہین اور ہے تو کسطرح کا ہے اور کتنی قسمین ہین تیسرے اخلاط ہین کہ انکا وجود اور تعداد اور کیفیت اور سبب تولد کا وجود اور مقدار اور مکان وجود انکا خواہ اور انکا وجود اور تعداد اور محل وجود یہ سب باتین طبیب کو اصول موضوعہ مین داخل کرنی چاہئین اور یہ بھی کہ ہر ایک تغیر حال کو خواہ ثبات اور استمرار شے کو بحال واحد ایک سبب درکار ہوتا ہو پھر وہ سبب آخر بین یہ بھی اصول موضوعہ مین داخل ہی۔ لیکن اعضا منجملہ اون کے منافع اور فوائد کو بطور حس تکیہ اجمالی ہو اور بذریعہ تشریح کے دریافت کرنا چاہئے۔ وہ چیزین کہ جنکا تصور کرنا طبیب پر واجب ہو اور اوسکی بعد اون کا وجود مبدلیل ثابت کرنا بھی لازم ہے وہ اسباب اصلی اور اسباب جزئیہ اور علامات امراض کے ہین اور کیفیت طریقہ ازالہ مرض اور حفظ صحت کہ ان باتونمین جو بھی نحو طبیب کو اوسی بدلیل اور برہان تفصیلے ثابت کرنا چاہیے اور اسکی مقدار اور وقت مقرر کرنا چاہئے۔ جالینوس کا دستور ہے کہ جب وہ قصد کرتا ہو کہ قسم اول پر اقامت برہان کرے جسنے چیز پر دلیل لانا ہمنے علم طب مین ناجائز قرار دیا ہو جالینوس جب اونکی دلائل کا ذکر کرتا ہو اوسوقت اپنے تئین طبیب نہین سمجھتا ہو بلکہ وہ حکیم فیلسوف بنکر اون دلائل کو ذکر کرتا ہو اور اوسے اوسوقت ایسا خیال ہوتا ہو کہ علم طبعی مین بحث کر رہا ہو اور طب سے بالکل الگ ہو گیا ہو جیسے کوئی فقیہ کامل جسوقت قصد کرتا ہے کہ وجوب متابعت اجماع کو صحت ثابت کرے تو اوسوقت وہ فقیہ اپنے کو فقیہ نہین سمجھتا ہو بلکہ اپنے تئین متکلم جانکر دلیل اثبات اس مسئلہ کی ہوتا ہو اسلیے کہ طبیب بحیثیت طبیب ہونیکی اور نقطۂ نظر فقیہ ہونیکے اسکی قدرت نہین رکھتا ہو کہ ان باتونکو بدلیل ثابت کرے اور اگر باوجود لحاظ اپنے اپنے منصب کے یہ دونو دریے اثبات اپنے اپنے امور کے ہون بے شک دور محال لازم آئیگا **تعلیم دوسری ارکان کے بیان مین** اور وہ ایک ہی فصل ہے ارکان جمع رکن ہے اجسام بسیطہ کو کہتے ہین جو بدن انسانکی اجزاے اولیہ ہین اونکی تقسیم مختلف صورتونکی اجسام کی طرف ممکن نہین ہے اور اونکے ملنے اور مرکب ہونیسے انواع مختلفہ کائنات کی پیدا ہوتی ہین

طبیب اس لئے کہ مسلم مانی گئی ہے چار ہین زیادہ نہین دو اونمین سے سبک اور خفیف اور دو ثقیل اور بھاری ہین خفیف تو آگ اور ہوا اور ثقیل پانی اور مٹی زمین کی - زمین ایک جسم بسیط ہے کرہ کے الشکل موضع طبعی اوسکا ٹھیک بیچ مین عالم کے ہے کرہ اوس مقام مین بالطبع ٹھہری ہوئی ہے اور اگر بیچ مین کل کے نہوتی تو البتہ حرکت کرتے اوسی مقام پر آجاتی بسبب ثقل مطلق اپنی کی طبیعت اوسکی مدور خشک ہے مراد یہ ہے کہ اگر طبیعت اوسکی بحال خود باقی رہے اور کوئی سبب خارجی مغیر اوسکے اصل طبیعت مین پیدا نکرے تو اوس سے برودت اور یبس محسوس ہوگا - زمین کا وجود کائنات کیواسطے چسپیدگی اور ثبات اور حفظ اشکال اور ہیات کا فائدہ دیتا ہے - پانی جسم بسیط ہے موضع طبعی اوسکا یہ ہے کہ زمین کو وہ شامل ہو اور ہوا اوسکو شامل ہو جیسے وہ سطح جو کہ سطح مقعر باندرونی اوسکی متصل ہو سطح محدب یا بیرونی زمین ہے اور سطح محدب پانی کی متصل سطح مقعر غیر سے بشرطیکہ کرہ زمین اور ہوا و نار اپنی اپنی وضع طبعی پر باقی ہون اور یہ وضع خصوص پانی کی ثقل اضافی کملاتی ہے متجرم کھتا ہی زمین کیونکہ سطح از روی قیاس اور مشاہدہ کے دور سے پانیگے گے ہین ایک مرکز جرم جو بسط ثقل مطلق کے ہے اور ایک مرکز ثقل کہ وہ مرکز جرم سے ہٹا ہوا ہے یہ اوسکا ثقل اضافی ہے بنسبت اتصال کرہ آب و ہوا کے پیدا ہوتا ہے تفصیل اس مسئلہ کی اور مقدار خاصہ اسکے بیان دونو مرکزونکی فروع طبعیات مین دیکھنے چاہیے اور ملاحظہ ہیئت کرات عالم سے بخوبی دریافت ہوسکتا ہے کہ مرکز ثقل مرکز جرم سے کتنا ہٹا ہوا ہے **ملس** پانیکی طبعیت سرد و تر ہے یعنی جسوقت پانی کے ساتھ کوئی دوسری چیز نہو اور نہ کوئی سبب خارجی مخالف طبعیت کو پانی مین اثر کرے برودت اوسکی محسوس ہوگی اور ہمراہ برودت کے ایک حالت جسے ہم رطوبت کہتے ہین محسوس ہوگی رطوبت اوس حالت کا نام ہے کہ پانی اپنی اہل خلقت مین اس کیفیت پر ہے کہ ادنی سبب سے جو مختلفہ کو بسہولت قبول کرتا ہے اور بہت آسانی سے اوسکی اجزا کا اتصال زائل ہو جاتا ہے اور آسانی پر متصل واحد ہو جاتا ہے اور ہر ایک شکل کو بآسانی قبول پھر کر لیتا ہے اور اوس شکل کی حفاظت نہین کر سکتا ہے بلکہ بسہولیت اوسی ترک کر دیتا ہے - پانی جو ایک جزادی کائنات کا ٹھہرانے سے فائدہ اوسکا یہ ہے کہ بسہولت و بآسانی ہیات کو قبول کرین جو اوسکے اجزا مین بوجہ تشکیل اور تخطیط اور تعدیل درکار ہے اسلئے کہ جسم رطب اگرچہ بسہولت ہیات تشکلیہ کو قبول کر سکتا ہے لیکن قبول اشکال ہی بآسانی کرتا ہے جسے کہ جسم یابس بدشواری قبول ہیات تشکلیہ کرتا ہے مگر بعد قبول کسی شکل کے پھر اوس شکل کو چھوڑتا ہے اور بدشوار ہوتا ہے **متجرم** کہتا ہے لوہار خوب جانتا ہے کہ لوہے کی گولہ سے کیل یا پہیہ بنانا کتنا دشوار ہے کہ اوس دشواری کی نسبت جو موم یا لوہے سے صورت کیل اور پہیہ کی بنانی بہت کم وقت رکھتی ہے **متن** جب کبھی جسم یابس کو جسم رطب کا ساتھ میسر کرین تو جسم یابس جسم رطب سے ملکر بسہولت قابلیت تدبیر اور تشکیل کو پاتا ہے اور جسم رطب کو یہ فائدہ ہوتا ہے کہ بنسبت اپنی ذاتی خاصیت کے اوسمین حفظ شکل کی قوت زیادہ دیتا ہے یعنی کہ جسم رطب کو ایک ساختاری اور تعدیل قوی حاصل ہوتی ہے اور جسم یابس بحکمت آمیزش جسم رطب کی اپنی پراگندگی اجزا سے محفوظ رہتا ہے اور جسم رطب بسبب آمیزش جسم یابس کے ایک چسپیدگی پیدا کر کے اپنے تئیں اسی محفوظ رہتا ہے - ہوا ایک جسم بسیط ہے اوسکا موضع طبعی پانی کے اوپر اور آگ کے نیچے ہے اور یہ خفت ہوا کی اضافی ہے طبعیت اسکی گرم تر ہے اوسیطرح جیسے طبعیت زمین اور پانی کی بیان ہوئی یعنی بدون آمیزش کسی دوسری جسم کے یا بدون حادث ہونے کسی سبب خارجی کے اسکی حرارت اور رطوبت محسوس ہوتی ہے - ہوا جو کائنات کا ایک جزو مادہ قرار دیا گیا فائدہ یہ ہے کہ پانی اور مٹی کے جو اجزا نہایت متصل ہین اونکا اتصال دور کر کے تخلخل پیدا کرے اور مسامات نباتی رہین اور لطافت اور خفت جو حیوان سے حاصل ہے یہ ہے کہ جسم جسقدر قلیل المسامات ہوتا ہے مثل سونے وغیرہ کے اوتنا ہی ثقیل اور بدلی ہوتا ہے اور جسقدر مسامات زیادہ ہوتی ہین اوسیقدر سبک ہوتا ہے جیسے دھنی ہوئی روئی - آگ جسم بسیط ہے اوسکا موضع طبعی کل اجرام عنصریہ کے اوپر ہے اور مکان اوسکا بسط مقعر اوس فلک کی ہے جہان تک کون و فساد منتہی ہوتا ہے اور یہ مکان اوسکا بنظر خفت مطلقہ کے ہے - طبعیت آگ کی گرم و خشک اور اوسکی موجودگی کائنات مین جزو مادی

ہوکر فائدہ نضج اور تلطیف کا دیتی ہے اور عنصر کو اسمین ملا دیتی ہے۔ اگر حیات آگ کی معین و مددگار نہو تو لغو و جو ہر ہوا کا جو ہر ارض اور ماء مین نہو سکے۔ آگ سے ایک یہی فائدہ ہوتا ہے کہ مرودت ارض اور ماء کی ٹوٹ جاتی ہے یا کم ہو جاتی ہے اور اس کا سبب مرودت کا فائدہ یہ ہی ہے کہ وہ دونو جسم ثقیل محض عنصریت سے نکلکر قابلیت آمیزش کی پیدا کرتی ہین۔ پانی اور مٹی یہ دونو ارکان بوجہ ثقل کے خلقت اعضاء مین بہت بکار آمد ہین اور سکون اعضا کو انسے مدد ملتی ہے اور ہوا اور آگ بوجہ خفت کے ارواح کی پیدائش کی معین ہے اور اونکو متحرک ہونے مین فائدہ دیتی ہین اور اعضا کا حرکت دینا انہین دونو سے متعلق ہے اگرچہ محرک اول اعضا کا نفس ہے۔ یہ چیزین جو اوپر مذکور ہوئین ہم ارکان اربعہ ہین **تعلیم ثالث** اور اسمین تین فصلین ہین **فصل اول مزاج کا بیان** مزاج ایک نئی کیفیت ہے جو کیفیات متضادہ کی ترکیب سے پیدا ہوتی ہے یعنے جسوقت عناصر جنکے اجزا جوڑے جوڑے ہوئے ہین اسمین ملتے ہین اور اکثر جزم ہر ایک عنصر کا اکثر جزم دوسری عنصر سے مماس ہوتا ہے اور اپنے اپنے قوتونسے ایک کو ئی فعل پیدا کرتا ہے نتیجہ اس فعل و انفعال کا یہ ہوتا ہے کہ ایک کیفیت متشابہ جو مناسب جمیع عناصر کے ہو پیدا ہوتی ہے اسی کیفیت کا نام مزاج قرار دیا گیا ہے۔ از آنجا کہ اوپر کی قولین ارکان اربعہ مذکورہ کے حرارت و برودت و یبوست و رطوبت ہین اسی سے صاف ظاہر ہے کہ مزاج اول جسم جو ان ارکان سے مرکب ہو انہین کیفیات کا ہوگا۔ ہم اگر بحسب قسمت عقلی مزاجکو سوچین اور کسی چیز کا سوے ارکان مخصوصہ کے تصور نکرین تو مزاج کی دو قسمین نظر آتی ہین + **پہلی قسم** یہ ہے کہ مقدار کیفیات اربعہ کی برابر ہو اس صورت مین کیفیات متضادہ متساوی ہوکر مقاومت ایک دوسرے کی علی السویہ کرے جس کسر و انکسار سے وہ کیفیت متوسطہ واقعے جسے معتدل حقیقی کہتے ہین پیدا ہوگی اور اس قسم کا مزاج معتدل حقیقی کہلاتا ہے + **دوسری قسم** یہ ہے کہ مقدار کیفیات اربعہ کی برابر ہو اس صورت مین کیفیات متضادہ کی فعل و انفعال سے مزاج وسط علی خواہ معتدل حقیقی پیدا نہو گا بلکہ جس کیفیت کی مقدار زیادہ ہے مزاج مین وہی کیفیت غالب ہوگی خواہ رطوبت و یبوست مین سے کوئی کیفیت غالب ہو خواہ حرارت و برودت مین سے ایک کیفیت زائد ہوگی خواہ مہذا و ارجح مزاج سے دو کیفیتین یکجا زائد ہونگی **متر جم کہتا ہے** تساوی کیفیات اربعہ سے جو معتدل حقیقی پیدا ہوتا ہے عسر ہے دو صورتین **پہلی صورت** یہ ہے کہ مقادیر ارکان اربعہ کے برابر ہو **دوسری صورت** یہ ہے کہ مقدار ارکان اربعہ کے برابر نہو مگر دو دو رکن جو اضداد حقیقے ہین وہ اثنین برابر ہون جیسے نار اور ماء اثنین برابر ہون اور ہوا اور ارض اثنین برابر ہون مگر یہ نسبت نار اور ماء کی ہوا اور ارض کی مقدار کم ہو خواہ زیادہ **مثال اول** جیسے کسی مرکب عنصری کو اجزا نار ی اور ماء اور اجزا ہوا اور ارض سے برابر ہون اور اجزا نار و ترابی اور ہوائی ایک یک سہم صورت مین بھی کیفیات چہارگانہ متساوی ہونگی کیونکہ حرارت ناری و ہوائی اور حرارت ہوائی ایک مجموع مقدار حرارت کی تین ہے اسیطرح برودت مائی و ترابی اور برودت ارضے ایک ملکر تین ہو اور یبوست ناری اور ارضی ہی ملکر تین ہین اور رطوبت مائی اور ہوائی ہی ملکر تین ہے پس باوجود اختلاف مقادیر ارکان عناصر اربعہ کی کیفیات اربعہ برابر پیدا ہین اسلئے یہ مرکب معتدل ہوگا اسطرح تو صحیح ہے مثال فرضی کو ایک طرف رکھو جسم مرکب کی بموجب تصحیح نمبرہ جلد کے مصنف رسالہ دقایق الحیوان کے لکھتے ہین **مثلاً** سونا اور چاندی جسوقت معدن سے برآمد ہوتے ہین اور بعد تصفیے غیر مصفے اوسوقت سونے مین اجزاے ناری تین اور ترابی دو اور مائی دو اور ہوائی تین ہوتی ہین اور چاندی مین اجزاے ناری ایک اور ترابی چہار اور مائی دو اور ہوائی تین ہین بعد ترکیب ان دونو کے مجموع اجزاے ناری چار اور مائی چار اور ترابی چھ اور ہوائی چھ ہونگے پس چونکہ اجزاے ناری اور مائی اثنین برابر ہین اور ترابی اور ہوائی بھی برابر ہین اور مجموع اجزاے چہارگانہ ناری اور ہوائی دس ہین اسطرح مجموعہ اجزاے ترابی اور مائی بھی دس ہین اور مجموعہ اجزاے رطوبہ ہوائی اور مائی بھی دس ہین اور مجموعہ اجزاے یابسہ ناری اور ترابی بھی دس ہین اس سبب سے کیفیات اربعہ اس مرکب کی متساوی ہین پس یہ معتدل ہے اگرچہ مقدار بسائط کی متساوی نہین جیسا اس پہلے سے واضح ہوا

۔اور جسوقت کیفیات اربعہ متساوی ہون معتدل حقیقی ہوگا اوسکی پانچ صورتین ہین

پہلی صورت یہ ہے کہ زیادتی خواہ کمی عنصر واحد مین ہو اس صورت مین مزاج یقیناً غیر معتدل ہوگا اور اس صورت کی ایک مثال یہ ہے کہ ہم ایک سم مرکب حدید اور قلعی سے فرض کرین جو کہ حدید یا اجزا ناری ایک اور مائی دو اور ترابی تین اور ہوائی ایک ہو اور قلعی یا اجزا ناری دو اور مائی دو اور ترابی ایک ہو تو ہین تمام اجزا ناری تین اور مائی چار اور ترابی چار اور ہوائی دو ہونگے یہ مزاج بارودی ہوگا

نام	نار	تراب	ماء	ہوا
حدید	۳	۲	۲	۲
قلعی	۱	۴	۲	۳
میزان	۴	۶	۴	۶

پہلی صورت

دوسری صورت یہ ہے کہ زیادتی خواہ کمی دو عنصر مین علی السویہ ہو مگر وہ دونون عنصر اضداد حقیقی نہون بلکہ اضداد مشہورے ہون جیسے سونا کہ اجزائی ناری اور ہوائی اس کی دو دو ہین اور اجزائے مائی اور ترابی ایک ایک ہین جیساکہ جدول ذیل سے واضح ہوگا +

نام	نار	تراب	ماء	ہوا
حدید	۱	۳	۲	۱
قلعی	۲	۱	۲	۳
میزان	۳	۴	۴	۴

دوسری صورت

تیسری صورت یہ ہے کہ ربا ئی دو عنصر مین ہو جو اضداد حقیقے نہین ہین مگر زیادتی غیر متساوی ہو اسمین بھی اعتدال متصور ہوگا جیسے تانبا کہ اجزائے ناری اس کی تین اور مائی ایک اور ترابی تین اور ہوائے دو ہین ۔

نام	نار	تراب	ماء	ہوا
نحاس	۲	۱	۱	۲

تیسری صورت

چوتھی صورت یہ ہے کہ زیادتی خواہ کمی دو عنصر مین ہو جو اضداد حقیقے ہین مگر زیادتی غیر متساوی ہو اور اس صورت مین بھی مزاج غیر معتدل ہوگا ۔

نام	نار	تراب	ماء	ہوا
نحاس	۳	۳	۱	۲

چوتھی صورت

پانچوین صورت یہ ہے کہ زیادتے تین عنصر مین بمقدار غیر متساوے ہو اوس کی مثال اس جدول سے واضح ہوگی ۔

نام	نار	تراب	ماء	ہوا
نحاس	۳	۳	۱	۲
کاہی	۳	۴	۱	۱
میزان	۶	۷	۲	۳

بسیطہ یا مرکبہ مین کیا جائیگا یہ معتبر فن طب مین معتدل اور غیر معتدل سے بلکہ طبیب کو واجب ہے کہ

۔اور تفصیلے بیان اس قاعدے کا انشا اللہ تعالے بحث استخراج مزاج ادویہ مقام استطرادی ہے زیادہ تفصیل کی گنجایش نہین ہے ۔ متن ۔ معتدل سے یہ دو قسمین جو اوپر بیان ہوئین انمین سے کوئی نہین ہے بلکہ یہ مسمیات اول اصول موضوعہ مین یہ بھی داخل کرے کہ معتدل حقیقی کا موجود ہونا محال ہے چہ جائکہ کسی انسان کا مزاج یا انسان کی کسی خصوصاً خاص کا مزاج معتدل حقیقی ہو ۔ یہ بھی جاننا چاہئے کہ لفظ معتدل جسے اطبا اپنے فن مین استعمال کرتے ہین وہ مشترک تعاول سے نہین ہے جسکے معنی ہونین اور برابر ہونیکے ہین بلکہ معتدل مشتق ہے عدل سے بالقسمت کے یا بمعنی کہ وہ مرکب جسے اطبا معتدل کہتے ہین خواہ تمام بدن فرض کیا جائے یا عضو مخصوص اوسکے عناصر کی کیفیات اور کمیات موریا پر احصہ ملا ہو جو نہایت مناسب بدن انسانی کے ہو ۔ اسی بین قسمت معتدل اور نسبت مناسب جو انسان کے حصہ مین آئی ہے نہایت تر ہو جاتی ہے اور اعتدال حقیقی سے جسکا اوپر ذکر کیا گیا اور یہ بات تا ذو نادر بعض افراد انسان مین پائی جاتی ہے ۔ یہ اعتدال جسکا طب مین اعتبار ہے بہ نسبت بدن انسانے یہی اعتدال اضافی ہے یقیناً بسبب اطراف غیر انسان کے کہ جسمے یہ اعتدال حاصل نہین ہے اور نہ مزاج اوسکا قریب مزاج انسان سے بہ نظر اعتدال حقیقی کے اس اعتدال اضافی انسان کی آٹھ صورتین معتبر ہوتی ہین **پہلی صورت** یہ ہے کہ نوع انسانی مین یہ معتدل قیاس کیا جاوے اور جس بنایا جاوے بہ نسبت اون پیرے کہ جو مختلف الاعتدال مین ہے اور خارج از نوع انسانی ہے **دوسری صورت** یہ ہے کہ یہ مزاج مین گردانا جاوے بہ نسبت اپنی نوع کے اون اشخاص سے جنکے مزاج کا اعتدال مختلف ہے **تیسری صورت** نوع انسانی کی ایک صنف ہے اس کا اعتدال قیاس ہو بہ نسبت اون لوگونکے جو اوس صنف سے خارج ہین اور نوع انسانی مین داخل ہین +

چوتھی صورت ایک صنف خاص نوع انسانکا مزاج مقیس ہو بہ نسبت اون لوگونکے جو اوسی صنف مین داخل ہین اور مختلف الاعتدال ہین - **پانچوین صورت** ایک شخص خاص ایک صنف نوع انسانی مین سے ایسا معتدل ہو کہ مقیس کیا جاسکے نسبت مختلف الاعتدال کے جو خارج ہے اوسشخص سے اور صنف اور نوع مین داخل ہے **چھٹی صورت** شخص واحد باعتبار اختلاف احوال اور اوقات اپنی کے کبھی معتدل ہو اور کبھی غیر معتدل **ساتوین صورت** ایک ہی شخص بہ نسبت ایک عضو خاص کے معتدل ہو بہ نسبت اون اعضا کے جو اوس عضو سے خارج ہین اور اوسکے بدن مین داخل ہین غیر معتدل ہو **آٹھوین صورت** ایک ہی شخص بحسب عضو خاص کے معتدل ہو اور مقیس ہو اپنی ذاتی احوال اور می عضو کی نسبت مین **پچھلی صورت** یعنی انسان کا اعتدال مزاج بہ نسبت سائر موجودات کائنات کے ایک ایسی بات ہے کہ اوسکو بجہت گنجائش ہے اور کسی حد خاص مین محدود نہین اور کبھی کوئی امر اتفاقی نہین ہے بلکہ اس صورت کی حدین افراط اور تفریط کے ہین کہ اونمین سے جس کسی حد کو تجاوز کرے مزاج انسانی باطل ہو جائیگا ایک جانب تفریط کے ہو اور دوسرے کنارے پر شمار کیا جائیگا دوسری جانب افراط اعتدال کی ہے کہ بسائط اور تجرد عن المادہ کے خواص اوس حد کے تجاوز سے پیدا ہوتے ہین عالم کون فساد سے نکلکر روحانیات اور ملکوتیات مین داخل ہو جائیگا - پھر ان دو حدون افراط اور تفریط کے متوسطات بیشمار ہین کہ تفاوت مراتب انسانی اون مراتب کو ظاہر کرتا ہے **دوسری صورت** وہ درمیانی مزاج ہے اعتدال کے ہین دو حدون افراط اور تفریط کے جسکا پہلے صورت مین بیان کیا گیا مگر یہ اعتدال ایسے شخص مین پایا جاتا ہے جسکا مزاج نہایت معتدل ہو اور وہ صنف بہ نسبت اوراصناف کے غایت اعتدال پر ہو اور سن بھی ایسا ہو کہ اوس سے بڑھ کر نشو و نما اور سن مین نہ ہو سکے - اگرچہ یہہ معتدل وہ اعتدال حقیقی نہین رکھتا جسکا وجود ابتدے فصل مین ہم محال بیان کر چکے تاہم ایسا معتدل نہایت عزیز الوجود ہے اگر بالفرض کسی اقلیم کے کسی شہر مین ایسا انسان کسی اقلیم کے کسی شہر معتدل مین پایا جائے تو اوسکا اعتدال قریب بہ اعتدال حقیقی بطور قضیہ اتفاقیہ کے ہوگا بلکہ اوسکے اعضا حارہ مثل قلب و اعضائے بارد مثل دماغ و طیب مثل جگر و یابس مثل استخوان کی آپسمین متکافی ہونگے اور جتنا ان اعضا کی موازنہ مین تعادل زیادہ ہوگا اوسیقدر شخص مزاجمین معتدل حقیقی کے قریب ہوگا - ایک عضو خاص کے اعتبار سے کوئی آدمی ایسا معتدل نہین ہو سکتا بان جملہ ایک ایسا عضو ہے کہ وہ کبھی اس درجہ اعتدال کو پہونچ سکتا ہی چنانچہ ذکر اسکا ہم باب تشریح مین اور کچھ آخر فصل ہذا مین بھی کرینگے - ارواح اور اعضائے رئیسہ کو اعتبار سے بھی کوئی فرد بشر قریب بہ اعتدال حقیقی نہین ہو سکتی بلکہ ان دونوکے اعتبار سے مزاج اعتدال سے ہو کر مائل بجانب حرارت و رطوبت ہوگا اسلئے کہ مبدا حیات قلب اور روح ہے اور یہہ دونو نہایت گرم اور بافراط مائل بجانب حرارت ہین بقائے حیات بجہت حرارت کی اور نشو و نما بوجہ رطوبت کی ہے بلکہ بواسطہ رطوبت سے قوام باقی رہتا ہے اور غذا پہنچتی ہے اعضائے رئیسہ تین ہین جنمین سے ایک دماغ ہے جو مزاج ہے مزاج اوسکی بوجودت اسقدر نہین ہے کہ حرارت قلب و جگر کی تعدیل کرے اور خشک مزاج اعضا سے ہے لیکن اوسکی خشکی اتنی نہین ہے کہ رطوبت دماغ و جگر کے تعدیل کرے اور دماغ بھی اسقدر بارد نہین ہے اور قلب بھی اسقدر یابس نہین لیکن قلب بہ بہت دماغ و جگر کے یابس ہے اور دماغ بہ نسبت قلب و جگر کے بارد ہے - **تیسری صورت** معتدل کی بجہت گنجائش کم رکھتا ہے بہ نسبت قسم اول کے معتدل نوعی کو ملکر دس سے ایک عرض صحیح اور سودمند نکلتی ہے کہ وہ مزاج مصالح ہے ایک گروہ کا چند گروہونسے بقیاس طرف ایک اقلیم کے اور اقالیم سے یا بہ نسبت ایک ہوا کی باقی ہوا اون سے مثلاً اہل ہند کا ایک مزاج ہے کہ وہ تمام ہندوستانیون مین پایا جاتا ہے اور اونکی صحت اوسی مزاج سے قائم رہتی ہے باعتبار یہ کہ ہر ایک

ہندوان مناسب ہے کہ اونکی صحت اوسی پر موقوف ہے ہر ایک مزاج ان دونو اقلیموں کا بقیاس اپنی صنیف کی معتدل ہے اور بقیاس دوسری صنف کے غیر معتدل ہندوستانی کسی آدمی کے بدن کی کیفیت مزاجی اگر مثل مزاج مقابلہ کے ہو جاوے تو وہ شخص بیمار ہو گا یا مر جائی گا اسیطرح صقلابی کے مزاج کی کیفیت اگر مثل مزاج ہندی کے ہو تو وہ بھی بیمار یا مریض ہو گا یا ہلاک ہو گا - یہانسے یہ معلوم ہوا کہ ہر ایک صنف سکان معمورہ کیواسطے ایک مزاج خاص ہے کہ وہا کی ہوا کی موافق وہی مزاج ہے اور اس مزاج کیواسطے عرض اور گنجایش بھی ہے اور اس عرض کیواسطے دونو جانب افراط اور تفریط کے بھی ہین **چوتھی صورت** وہ ہے درمیانی مزاج ہوا اور درمیانہ ہے جمین عرض مزاج اقلیم کے جسکا تیسری قسم مین ذکر ہوا اس چوتھی قسم - کہ مزاج کے معتدل سے یہ مراد ہے کہ اس صنف مین اوس سے زیادہ کوئی معتدل نہین ہے - **پانچوین صورت** نہایت تنگ تر ہے بہ نسبت قسم اول اور ثالث کے اوس سے وہ مزاج مراد ہے کہ ایک شخص معین کیواسطے تا وقتیکہ وہ زندہ اور صحیح موجود ہے اوسکے واسطے ایسے مزاج کی ضرورت ہے - اس مزاج کے لیے بھی عرض ہے جیسے دو طرفین افراط - تفریط کی محدود کرتے ہین بہت ضروری اس مقام پر یہ امر جاننا چاہیئے کہ ہر ایک شخص ایک مزاج خاص کا مستحق ہے کہ اوسمین دوسرے کی شرکت ممکن نہین ہے یا ندر ہے **چھٹیں صورت** وہ مزاج درمیانہ ہے درمیان دو حدون افراط و تفریط اصنوبت پنجم کے وہ مزاج ایسا ہوتا ہے کہ جب کسی شخص کو حاصل ہو تو افضل حال پر اون حالات سے ہو گا جن حالات پر اوسے ہونا چاہیے یعنی جتنے حالات اوسکے لائق بحالی ہین اونمین سے افضل حالات سے متصف ہو **ساتوین صورت** یہ وہ مزاج ہے کہ ہر ایک نوع عضو اور عضا کے اوپر ہونا واجب ہے اور دوسری نوع کو اوسکے مخالف مزاج درکار ہے مثلاً استخوان کو واجب ہے کہ اوسکا مزاج یابس زیادہ ہو اور دماغ کو مزدوج ہے کہ اوسمین رطوبت زیادہ ہو اور قلب مین حرارت کی زیادہ ضرورت ہو اور رئہ مین برودت کی ضرورت زیادہ ہے اس مزاجی درمیانی کی عرض ہے جیسے دو طرفین افراط و تفریط کی محدود کرتے ہین مگر یہ عرض بہ نسبت عرض امزجہ مقدمہ کی کمتر ہے **آٹھوین صورت** یہ مزاج درمیانہ ہے ساتوین صورت کی افراط و تفریط کے درمیان مین یہ مزاج ایک خاص عضو کا ہے ایسا کہ جسوقت اوس عضو کو یہ مزاج حاصل ہو تو اوسکا حال افضل حالات الفضہ پر ہو گا - جب لحاظ انواع کائنات کو مزاجونکا کیا جاوے تو اونمین سے نوع انسان کا مزاج اقرب باعتدال حقیقی ٹھہرا پھر اگر اعتبار اصناف عالم کا کرین تو ہمارے فریق یہ ثابت صحیح ہو کہ جو آبادی معدل النہار کی واقع ہے وہ اوس آبادی سے جو اسباب ارضیہ کے سبب سے کوئی امر مخالف باعتدال نہین عارض ہوا مثلاً پہاڑ یا دریا وغیرہ اونمین واقع نہین اوس مقام کے رہنے والونکا مزاج اقرب ہے کہ قریب باعتدال حقیقی ہو - اور ہماری تحقیق مین یہ بھی ثابت ہوا ہے جو لوگ گمان کرتے ہین خط استوا پر بہ سبب قرب شمس کے چونکہ حرارت زیادہ ہوتی ہے اعتدال حقیقی باقی نہین رہتا ہے اوز علیہ گمان فاسد ہے ہم نے یہی ثابت کیا ہے کہ مسامتت شمس کی اس مقام پر کمتر عرضہ ہے اور کمتر ہوا کو تغیر دیتی ہے بہ نسبت اون مقامات کے کہ جنکا عرض بلد اس مقام سے زیادہ ہے اگرچہ وہان پر مسامتت شمس نہین ہوتی ہے لیکن جسوقت آفتاب اونکی سمت الراس کے قریب آتا ہے اونکو تکلیف زیادہ ہوتی ہے اور ہوا مین رطوبتونکے تغیر زیادہ ہوتا ہے - خط استوا کے رہنے والونکو سب حالات اچھے ہوتی ہین اور اونکے حالات کی فضیلت کیا ان رہتی ہے اور کسی فصل کی ہوا اونکے مزاج کی ایسی مخالف نہین ہوتی ہے بلکہ اونکا مزاج ہمیشہ یکسان رہتا ہے اسی مسئلہ خاص مین ایک رسالہ تصنیف کیا ہے جسمین اپنی اس رائے کو بدلیل ثابت کیا ہے - بعد سکان خط استوا کے معتدل مزاج اصناف انسان مین چوتھی اقلیم کے رہنے والے ہین اسلیئے کہ وہ لوگ ایسی جگہ مین ہمیشہ مسامتت آفتاب چونکہ اونکے سر پر نہین ہوتی ہے اور اسکی گرمی سے وہ نہین جلتے ہین جیسے رہنے والے آخر اقلیم ثانی اور اقلیم ثالث کے اور بھی ہمیشہ لوگ یعنی اقلیم رابع کے رہنے والونکے خلاط مین خامی اور بدن مین زیادتی جرباتی کی نہین ہے بجہت ہمیشہ دور رہنے آفتاب کی اونکی سمت الراس سے جیسے آخر اقلیم پنجم کے رہنے والے یا جو

اقلیم اوس سے زیادہ عرض رکھتی ہے۔ ایک شخص خاص معتدل نہیں ہوتا ہے جو فی نفسہ معتدل ہو اور اوسکی صنف بھی سب سے زیادہ معتدل ہو اور نوع سے کہ جو سب انواع سے معتدل ہے۔ اعضای انسانی کا حالی تو اوپر ظاہر ہوا کہ اعضائے رئیسہ بھی ترتب اعتدال حقیقی سے نہین رکھتے بلکہ یہہ بات جاننی ضرور ہے کہ جملہ اعضا کی بہ نسبت گوشت اعتدال حقیقی سے قریب ہی اوسی سے زیادہ جلد معتدل ہے جلد کا تو یہہ حال ہے کہ اگر ایک پانی بین برابر برف اور کھولتا ہوا پانی ملائین اور اوسکا اثر جلد تک پہونچائین شاید اوسکا کچھہ اثر جلد تک نہ پہونچیگا شاید کہ جلد مین بسقدر گرمی خون اور رگونکی پہونچتی ہے اور جتنی سرد عصب کی پہونچتی ہے برابر ہو جاتی ہے اور اسیطرح اگر ایک جسم نہایت خشک اور دوسرا نہایت مرطوب برابر بخوبی ملاکر جلد سے ملائین تو اوسکا اثر جلد پر کچھہ بھی اثر نہوگا اسبات کی شناخت کہ جلد متاثر نہین ہوتی ہے یہہ ہے کہ وہ اپنے حس سے اون چیزونکا ادراک نہین کرتی ہے۔ یہ دو معتدل صورتین اجسام کی جو اوپر لکھی گئین کہ جنکا جلد احساس نہین کرتی اور بنسبت عدم انفعال کا تھنے اول جامد کا تہمہ اپایا اور دعوی کیا ہمنے کہ جسمثل نہین چیزونکے معتدل نہے اوسکی وجہ یہہ ہے کہ اگر جلد معتدل نہوتی بلکہ ان معتدل چیزونکے مخالف ہوتی تو تب اسکا کچھہ اثر جلد کو پہونچتا اور محسوس ہوتا اس لئے کہ جو چیزین متفق عناصر سے مرکب ہوتی ہین اور طبیعۃ ہین مخالف نہین ضرور ایک غیر ضرور سے منفعل ہوتا ہے۔ ایک چیز دوسری چیز سے اوسی وقت متاثر اور منفعل نہین ہوتی ہے جب کہ دونو کسی ایک کیفیت مین شریک ہون اور یہہ مشارکت کیفیت کی اونمین متشابہ ہو **مترجم کہتا ہے** اکثر امتحان ہوا ہے کہ طبیب اور مریض جسوقت دونو ایک درجہ کی نبض رکھتے ہین اوسوقت مریض کا لمس طبیب کو گرم نہین معلوم ہوتا ہے یا کسی سبب خارجی سے اگر ہتھیلیان سرد ہو جاتی ہین تو صحیح آدمی بذریعہ ملس کے محموم تجویز کیا جاتا ہے غرض اس سے یہہ ہے کہ دو چیزین جس کیفیت مین برابر ہوتی ہین اونمین سے ایک دوسرے سے متاثر نہین ہوتا اختلاف کیفیات مین البتہ انفعال بھی ہوتا ہے اور احساس بھی **متن** جلد کا بھی یہہ حال ہے کہ مختلف مقامات کی جلد مختلف قسم کا اعتدال رکھتی ہے ہاتھہ کی جلد تمام جسم کی جلد سے زیادہ معتدل ہے، دہانہ مین کف کی جلد سب سے زیادہ معتدل ہے اور اوس سے زیادہ راحت کی جلد معتدل ہے اوس سے زیادہ انگلیون پر جتنی جلد ہے وہ معتدل ہے اوس سے زیادہ سبابہ کی جلد معتدل ہے اور اوس سے زیادہ سبابہ کے اوپر کا جو پور ہے اوسکی جلد معتدل ہے۔ اور انگلیونکے پور گویا کہ بالطبع حاکم ہین ملموسات کی مقدار دریافت کرنیمین بسطرح حاکم کو واجب ہوتا ہے کہ دونو جانبین افراط اور تفریط رعایا کو مستبعاد رہے تاکہ جو کوئی توسط اور میانہ روی سے باہر ہو فوراً اوسے پہچان لے اسیطرح ان انگلیون کا حال ہے کہ جو شے از قسم ملموسات اعتدال سے خارج ہو اوسے فوراً پہچان لیتی ہین۔ جو چیزین اوپر بیان ہو چکین اونکے جاننے کے بعد یہہ بھی جاننا ضرور ہے کہ ہم جسوقت کسی دوا کو معتدل کہین تو ہماری یہہ مراد نہین ہوتی ہے کہ وہ دوا معتدل حقیقی ہے اس لئے کہ یہہ تو غیر ممکن ہے اور نہ یہہ مطلب ہے کہ جیسے انسان اپنے مزاج مین معتدل ہے اوتنی یہہ دوا بھی معتدل ہو نہین تو یہہ دوا خاص جوہر انسانی سے غنیت رکھتی بلکہ ہماری غرض اعتدال دوا سے یہہ ہے کہ جسوقت حار غریزی یعنی روح یا خون انسانکے بدن سے یہہ دوا منفعل ہو تو ایک ایسی کیفیت اسے لاحق ہوگی کہ وہ کیفیت مخالف اعتدال اور خارج ایک درطرفون مساوات بدن انسانی سے نہوگی یعنی حار غریزی سے وہ دوا کچھہ متاثر نہوگی کہ جسمین انسان کی کیفیت کا پس گویا کہ یہہ دوا بھی معتدل ہے بہ نسبت اوس اثر کے جو بدن انسان کی نسبت ذکر کیا گیا اسیطرح کسی دوا کو جب حار یا بارد کہین تو یہہ غرض نہین ہے کہ وہ اپنے جوہر ذاتی مین نہایت حرارت و برودت رکھتی ہے یا اوسکا جوہر ذاتی بدن انسان سے زیادہ حار یا زیادہ بارد ہے بلکہ وہ دوا معتدل سے پھر یہہ مراد ہوگی کہ اوسکا مزاج مثل مزاج انسان کے معتدل ہو بلکہ حرارت و برودت مزاج دوا سے یہہ مراد ہے کہ [illegible] حرارت خواہ برودت انسانکے بدن مین پیدا کرتی ہے حرارت اور برودت اصلیہ بدن انسانی سے زیادہ ہوتی ہے اسی جہت سے [illegible] اس مزاج انسان کی [illegible]

اور عضو کے مزاج مین وہی دوا گرمی پیدا کرتی ہے یا ایک دوا بہ نسبت مزاج انسان کے گرم ہوتی ہے اور سانپ کے مزاج کی نسبت وہی دوا سرد قرار دیجاتی ہے بلکہ انسان مین خاص ایک دوا بہ نسبت زید کے جسقدر گرم ہوتی ہے اوتنی گرم بہ نسبت عمرو کے نہین ہوتی اسی فائدہ پر بنا کرکے معالجین کو حکم دیا جاتا ہے کہ جب کسی شخص کی تبدیل مزاج کرنا چاہین ایک دوا پر اقتصار نکرین جسوقت کہ اسکا ظاہر نہونا ہو بلکہ دوسری دوا بدل دین

- مزاج معتدل مین ہمکو جو کچھ بیان کرنا تھا جب کر چکے تو اب غیر معتدل کا بھی بیان کرنا چاہیے تاہم کہتے ہین کہ غیر معتدل مزاج خواہ جیا کسی نوع کے فرض کیا جائے یا کسی صنف یا شخص یا عضو سے نسبت دیا جائے اوسکی بھی آٹھ صورتین ہوسکتی ہین مگر یہہ آٹھون صورتین اس بات مین تو مساوی اور مشترک ہین کہ مزاج معتدل کے مخالف اور مقابل ہین اور خروج اعتدال مین مختلف ہین اونکا اختلاف اسیطرح پر واقع ہوتا ہے کہ یا تو خروج اعتدال سے بوجہ بساطت ہو اور علی الاطلاق غیر معتدل ہو یہہ بات اوسی صورت مین ہوتی ہے کہ بسیط معتدل سے ہو پس مزاج کو نسبت دیجائے اوس سے اسکو ایک ہی طرح کی مخالفت خواہ مضادت واقع ہو مثلاً فقط حرارت مین تضاد ہو یا فقط برودت بین اور علی ہذا القیاس **دوسری صورت** یہہ ہے کہ اس مزاج کا خروج اعتدال سے بسیط نہو بلکہ مرکب ہو کہ دو کیفیتون متضادہ مین خروج اعتدال سے ہو۔ اور بسیط غیر معتدل جو ایک ہی قسم کی مضادت رکھتا ہے یا وہ مضادت کیفیت فاعلہ مین رکھتا ہو اور اوسکی دو قسمین ہین یا زیادہ گرم ہو مقدار مناسب سے مگر رطوبت اور یبوست مقدار مناسب سے زیادہ نرکھتا ہو یا زیادہ سرد ہو مقدار مناسب سے مگر رطوبت اور یبوست مقدار مناسب سے زیادہ نرکھتا ہو۔ اور اگر مضادت کیفیت منفعلہ مین رکھتا ہو اوسکی بھی دو قسمین ہین یا خشکی اور یبس مقدار مناسب سے زیادہ رکھتا ہو لیکن حرارت اور برودت اوسکی مقدار مناسب سے زیادہ نہین ہے خواہ رطوبت اور مین مقدار مناسب سے زیادہ ہے اور برودت اور حرارت مقدار مناسب سے زیادہ نہین ہے۔ یہہ جارون قسمین مضادت بسیطہ کی ایسی نہین ہین کہ ایک زمانہ معین تک انکی کیفیت کا اثر واحد باقی رہے اور جو اثر انمین مانع اثر اصلی کا ہوتا ہے پیدا نہو مثلاً غیر معتدل بسیط جسکی حرارت مقدار مناسب سے زیادہ ہے اگرچہ بعد استعمال کے کسی بدن مین پہلے حرارت ہی پیدا کرتا ہے تھوڑے زمانہ کے بعد مین بھی پیدا کرتا ہے اسیطرح غیر معتدل بسیط جو بارد زیادہ ہو مقدار مناسب سے بعد تھوڑے زمانہ کے بدن مین رطوبت بھی مقدار مناسب سے زیادہ پیدا کرتا ہے اور یہہ رطوبت غریبہ کہلاتی ہے اور اسیطرح غیر معتدل بسیط جسمین یبس اندازہ لائق سے زیادہ ہو وہ بھی برودت غیر مناسب پیدا کرتا ہے اور غیر معتدل بسیط جسمین رطوبت غیر مناسب ہو اگر یہہ رطوبت بافراط ہے تو بہ نسبت غیر معتدل یابس کی تبرید زیادہ کرتا ہے اور اگر بافراط رطوبت نہو البتہ حفاظت بدنکی دیر تک کرکے آخر کو پھر ایسی برودت پیدا کرتا ہے جو مقدار مناسب سے زیادہ ہو **فائدہ** ان بیانات سے اتنا تو ضرور سمجھ مین آتا ہے کہ اعتدال اور صحت کو جسقدر مناسبت حرارت سے ہے اتنی برودت سے نہین ہے۔ غیر معتدل بسیط کی تو یہہ چارون قسمین بیان ہوچکین اب باقی رہا غیر معتدل جو دو کیفیتون مین مضادت کسی مزاج معتدل سے رکھے اوسکی بھی چار صورتین ہین **پہلی صورت** یہہ ہے کہ حرارت اور رطوبت ساتھ ہی حد اعتدال سے زیادہ ہون **دوسری صورت** کہ حرارت اور یبوست دونو مین اعتدال سے خارج ہو **تیسری صورت** کہ برودت اور رطوبت مین ساتھ ہی غیر معتدل ہو **چوتھی صورت** برودت اور یبوست مین معا خارج از اعتدال ہو۔ اب چونکہ حرارت اور برودت کی زیادتی معا خواہ رطوبت اور یبوست کی زیادتی معا ایک مزاج مین جمع نہین ہوسکتی اسلئے یہہ دونو صورتین ترکیب و اجتماع دو کیفیتون متضادہ کی ثمر اقسام سے ساقط کردی گئین اگرچہ قسمت عقلی اونکو شامل تھی۔ ان آٹھون صورتون مین ہر ایک صورت کا یہہ حال ضرور ہے کہ یا بلا مادہ ہوگی یا مع مادہ ہوگی بلا مادہ ہونے کے یہہ معنی ہین کہ مزاج اس غیر معتدل کا بدن انسان مین محض ایک کیفیت پیدا کرے وہ کیفیت اسدرجہ کی نہو کہ اوسکی جہت سے کسی خلط

کی تفوذ کی قابلیت اس بدن کو حاصل ہو کہ بہرہ وہ خلط اسی کیفیت غیر معتدلہ سے متکیف ہو کر بدن انسان کو متغیر کرے جیسے حرارت مدقوق کی خواہ برودت نمرگ زدہ یا برف زدہ کی کہ یہہ غیر معتدل بلا مادہ کی پوری مثال ہے - اور بامادہ ہونیکے یہہ معنے ہین کہ بدن انسان کی اسی کیفیت یہہ غیر معتدل کردے کہ اوس سے ایک خلط مناسب اوسی کیفیت کی اس بدن مین نافذ ہو اور یہی کیفیت غیر معتدلہ اوسپر غالب ہو جیسے بلغم زجاجی سے تبرید جسم انسانی کو حاصل ہوتی ہے خواہ صفراء گرانی وزنجاری سے جو تسخین پیدا ہوتی ہے اور سکے بعد جو ان دو خلطونکے جو کیفیت ہوتی ہو وہ ظاہر ہے اور کتاب ثالث وکتاب رابع مین انشاء اللہ تعالی ہر واحد مزاج سازندہ گانہ کی مثالین بتفصیل بیان کیجائینگی - جاننا چاہیے کہ مزاج مادہ کی ساتھہ دو طرح سے خیال کیا جاتا ہے اس لیے کہ یہہ عضو کبھی تو تر ہوتا ہے کہ مادہ مین بھیگ جاتا ہے اور کبھی مجاری اور بطون مین یہہ مادہ محتبس ہو جاتا ہو اور یہہ احتباس بھی کبھی تو اوس عضو مین ورم پیدا کرتا ہے اور کبھی نہین پیدا کرتا ہے اس مقام کے مناسب مزاج مین بحث اسیقدر تھی جو اس فصل مین کی گئی ان بیانات مین جو باتین غیر واضح ہین طبیب کو چاہیے کہ اونکو مسلم جانے اور اونکا دلیل ثابت کرنا حکیم طبعی کے سپرد کرے

فصل دوسری تعلیم ثالث مزاج اعضا کے بیان مین

خالق تبارک وتعالی نے ہر حیوان اور ہر عضو حیوان کو ایک مزاج خاص عطا فرمایا ہے جو اوسکے لائق اور مناسب تھا اور جسمین اوس مخلوق کے احوال اور افعال کی مصلحت تھی اور عقبا اوس حیوان یا عضو کو تحمل ممکن تھا تحقیق اس مسئلہ کی حکیم فیلسوف پر واجب ہے طبیب کو اس سے کچھہ واسطہ نہین ہے - انسان کو خالق عالم نے ایسا مزاج معتدل عطا فرمایا جو معتدل اس عالم کون وفساد مین ممکن تھا اور باوجود اعتدال مزاج کے اس مزاج کو مناسبت اوسکی قوی سے ایسی عطا فرمائی کہ اونکا فعل و انفعال تمام ہوتا ہے اور ہر عضو خاص کو جو مزاج اوسکے لائق تھا عطا فرمایا اسی بنا پر بعض اعضا کا مزاج نہایت گرم اور بعض کا نہایت سرد اور بعض کا نہایت خشک اور بعض کا نہایت تر پیدا کیا - نہایت گرم مزاج بدن انسان مین روح اور دل ہے کہ جو منتا روح کا ہے اور سکے بعد خون اگرچہ وہ جگر مین پیدا ہوتا ہے لیکن بوجہ اتصال قلب کے استفادہ اس قدر حرارت کا کرتا ہے جو کبد مین نہین ہے خون کے بعد حرارت مین مرتبہ کبد کا ہے اس سے کہ جگر مثل خون بستہ کے ہے اوسکے بعد عضو حار یہ یعنی بعد اوسکے گوشت ہے کہ اوسکی گرمی یہہ کی گرمی سے بھی کم ہے اس جہت سے کہ ریشہ ہاے عصب جو سرد مزاج ہے گوشت مین لپٹے ہوتے ہین اوسکی بعد حار مزاج عضل یعنے پٹے کہ وہ گوشت سے بھی بہتر گرم ہے اسلیے کہ اوسمین عصب اور رباط کی آمیزش ہوتی ہے اوسکے بعد طحال یعنی تلی کی حرارت ہے کہ اسمین دردخون کا ہوتا ہے اوسکے بعد گردونکی گرمی ہے کہ اونمین خون کم ہوتا ہے اوسکے بعد گوشت دونو پستان اور انثیین کا اوسکے بعد طبقات جو رگہاے جمہندہ مین ہوتے ہین نسبت اونکے جو ہر عصبی کے جسکے بذریعہ اوس خون اور روح کے جو انمین رہتے ہین گرمی پہونچتی ہے بعد اوسکے طبقات اون رگونکے جو سا کن ہین اور اونمین فقط خون موجود ہے بعد اوس کی جلد تمام بدن کی بعد اوسکی جلد کف دست کی جسے ہم اوپر معتدل لکھہ چکے ہین - سب سے زیادہ سرد چیز بدن انسان مین ملغم ہے اوسکے بعد بالونکی سردی ہے بعد اوسکے ہڈی اوسکے بعد غضروف یعنی کرتی اور اوسکے بعد رباط اوسکے بعد وتر لیزوردہ اوسکے بعد غشاء یعنے جھلی بعد اوسکے عصب یعنی پٹھہ بعد اوسکے نخاع یعنی حرام مغز بعد اوسکی دماغ یعنے بھیجا بعد اوسکے مخ یعنے چربی بعد اوسکے سمین یعنے دہنیت بدن انسانکی اوسکے بعد جلد سب سے رطب چیز بدن انسان مین ملغم ہے اوسکے بعد خون بعد اوسکے دہنیت اوسکے بعد چربی بعد اوسکے دماغ اوسکے بعد حرام مغز بعد اوسکے گوشت پستان وانثیین اوسکے بعد پھیپھڑا بعد اوسکے جگر پھر طحال بعد اوسکے گردے اوسکے بعد عضل اوسکے بعد کرتی بعد اوسکی جلد - یہہ ترتیب وہ ہے جسے جالینوس نے مقرر کیا ہے لیکن اس بات کا جاننا مہمت ضرور ہے کہ پھیپھڑا اپنے جوہر ذاتی خواہ طبیعت مین زیادہ تری نہین رکھتا اسلیے کہ ہر عضو اپنے مزاج اصلی مین مشابہ اپنی غذا کی ہوتا ہے اور

مزاج خاصہ مین مشابہ اوس چیز کے ہوتا ہی جو اوسکی غذا ہی جو اوسکی غذا سی برفی پہر خونکہ پہیپھڑے کی غذا نہایت گرم خون ہے جسمین صفرے کی آمیزش زیادہ ہوتی ہے یہ بات ہمکو قول جالینوس سے ظاہر ہوئی کہ اس غذا کا مقتضا تو یہی تہا کہ مزاج پہیپھڑے کا گرم مائل بخشکی ہوتا لیکن چونکہ بہت سی فضول رطوبت کی اون بخارات سی جو بدن مین اوٹہتے ہین اور پہیپھڑے کیطرف اقسام نزلات گرتے ہین اس جہت سے اسکی یبوست جاتی رہی اور شدید الرطوبت بہی نہ رہا — جگر بہ نسبت دل کے زیادہ رطب ہے اور اوسکی رطوبت غریزی بہ نسبت دل کے بہت زیادہ ہے اور دل یہ رطوبات سے بھیگتے اور تر رہتے ہین جگر سے زیادہ ہی اور اگرچہ ہمیشہ تر رہنا اسکا رطوبت ذاتی کو بہی بڑہاتا ہے — اسیطرح ضرور ہے کہ حال بلغم کا سمجھا جاوے اور خون کا بہی لحاظ کیا جاوے ایک خاص جہت ہی وہ یہہ ہے کہ بلغم جو کسی چیز کی ترطیب کرتا ہے اکثر یہی اور یہہ سود دیتا ہے اور ترکرتا ہے اور خون کی ترطیب جس چیز مین ہوتی ہے اوسکا یہ جوہر ذاتی مین رطوبت بڑہتی ہی علاوہ ازین بلغم طبعی جائی کہی فی نفسہ رطوبت مین زیادہ ہوتا ہے اسلئے کہ خون چونکہ نضیج اوسکا پورا ہوتا ہی یا نضیجت بہت سی رطوبت اسمین کی تحلیق ہوجاتی ہے یعنی بلغم جائی سے جو رطوبت خون بنتے سے بوجہ نضیج کے اوسکی رطوبت تحلیل ہوجاتی ہے — آیندہ بہت قریب معلوم ہوگا کہ بلغم طبعی در حقیقت خون ہے کہ بعض قسم اسکا بوجہ بلغم ہوگیا ہی — سب سے زیادہ خشک انسان کی بدن مین بال ہے جو بخار و غائی سے پیدا ہوتا ہے اسطرح پر کہ غلظ بخاری تحلل ہوکر جو لطیف و غائیت بستہ ہوجاتی ہے بعد اوسکے ہڈی کی یبوست ہے کہ وہ سب اعضا مین سخت اور صلابت زیادہ رکہتی ہے لیکن ہڈی بال کے بہ نسبت رطوبت زیادہ رکہتی ہی اسلئے کہ اوسکی پیدائش خون سے ہوتی ہے اور اوسکی ساخت ایسی ہے کہ رطوبت اصلی کو جذب کرلیتی ہے اور اوسپر قدرت رکہتی ہے اسی جہت سی بعض ہڈیون سے اکثر حیوانات کو غذا سے کثیر ملتی ہے اور بالونکو کسیقدر غذا بہی نہین ملتی ہے ہان شاذ و نادر شاید کسی حیوان کو اس سے تغذیہ ہوتا ہی جیسا بعضون نے گمان کیا ہے کہ شپرہ بالونکو ہضم بہی کرلیتا ہے اور بآسانی حلق سے اوتار لیتا ہے مگر ہم جسوقت دو مقدارین برابر ہڈی اور بال سے ہموزن لیکر فرع آہنی مین تقطیر کرین ہڈی سے پانی اور جہیت زیادہ ٹپکیگی کہ اونی بالونسے نہ ٹپکیگی اور ثفل ہڈی کی تقطیر مین کم رہیگا اور بالونکی تقطیر مین زیادہ اس تجربہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ہڈی مین بالونسے زیادہ رطوبت ہی بعد ہڈی کی یبوست عضروف کی ہی اوسکی بعد رباط اوسکے وتر کی بعد اوسکی جلدی کی اوسکے بعد شرائین اوسکی بعد اوردہ اوسکے بعد اون پٹہونکی جو آلہ حرکت ہین بعد اوسکے یبوست قلب کی ہے اوسکے بعد یبوست اون پٹہونکی ہے جو کہ آلہ حس ہین اسلئے کہ جو پٹہے آلہ حرکت ہین اونکی برودت اونکی حار زیادہ ہے معتدل سے اور اعصاب جس کے برودت مین تو زیادہ ہین مگر یبس مین بہ نسبت معتدل کے انکو رطوبتی نہین ہے بلکہ شاید یبوست مین قریب بمعتدل ہین اگرچہ برودت تمیز بہی معتدل ہے انکو بہقدر بعد نہین ہے بعد ان پٹہونکی یبوست جلد کی ہے

فصل تیسری تعلیم ثالث ہے امزجہ انسان اور اجناس کے بیان مین

انسان کی عمر طبعی کے جو چار حصہ مقرر کیے گئے اونمین سے ہر ایک حصہ کا ایک نام جدا گانہ ہے اور لفظ اسن کی ہر ایک حصہ پر ایک ہی معنی مین بولی جاتی ہے — پہلا حصہ سن نمو اور سن حداثت کہلاتا ہے تیس برس تک قریب تک اسکا زمانہ ہے اسکے بعد سن وقوف جسے سن شباب بہی کہتے ہین اوسکی میعاد پینتیس یا چالیس برس تک ہے بعد اوسکے سن انحطاط ہے مگر اوس سن مین قوت اصلی باقی رہتی ہے یہہ سن ارباب کمال کا ہے ستر یا ستہتر برس تک اسکی نہایت ہے اور یہہ سن انحطاط کا کہ جسمین ضعف قوت کا بہی ہوتا ہے اور یہہ سن مشایخ کا ہے آخر عمر تک مگر سن حداثت کی پانچ قسمین کی جاتی ہین اونمین سے پہلا حصہ سن مفعولیت جو بچہ تک لڑکے کی اعضا مستعد حرکات لذت و خباست کی نہین ہوتے ہین سن طفولیت کہلاتا ہے دوسرا حصہ سن صبی ہے کہ لڑکا چلنے پہرنیلگتا ہے مگر ابہی اعضا مین

شدت نزاکت کی نہین ہوتی اس سن کی زمانہ کی حد جب تک ہو کہ سب دانت نہین نکلے ہین اور اونکی عوض + نئے دانت سب نہ نکل آہین تیسرا سن ترع ہے جو بعد شدت اور درشتی اعضا اور سب دانت نکلنے کے اور قبل بلوغ کے ہوتا ہے چوتھا سن غلامیت اور بلوغ ہے اوسکا زمانہ جبتک ریش و بروت برآمد ہوتے رہتا ہے پانچوان سن فتی ہے اسکا زمانہ جب تک کہ نمو ٹھہر جاتا ہی باقی رہتا ہی۔ صبیان یعنی سن طفولیت سے لیکر سن حداثت تک انکا مزاج حرارت مین قریب باعتدال ہوتا ہے اور رطوبت مین گویا کہ اعتدال سے زائد ہوتا ہے

مترجم کہتا ہے اگرچہ اس سن مین حرارت بہت زائد ہوتی ہے مگر زیادتی رطوبت کی جسے برودت لازم ہے اس حرارت کا کسر اور انکسار کرکے اوسکو قریب باعتدال کر دیتی ہے متن قدمائے اطبا مین صبی اور شاب کی حرارت مین اختلاف واقع ہے بعضونکی یہہ رائے ہے کہ صبی کی مزاج مین حرارت زیادہ ہے اسی جہت سے اوسمین نمو بھی زیادہ ہوتا ہے اور اوسکے افعال طبیعیہ مثل خواہش طعام اور ہضم وغیرہ بھی اکثر اور ہمیشہ بالمقدار رہتے ہین یہہ دلیل زیادتی حرارت کی سن صبی مین انہی نے ہے۔ اور بعضی دلیل یہہ ہے کہ اس سن مین چونکہ حرارت عزیزی اصلی جو مادہ منی سے اونکو ملتی ہے تازہ اور مجتمع ہوتی ہے اس جہت سے اونکی حرارت بہ نسبت شباب کے زیادہ ہوتی ہے۔ بعضونکی یہہ رائے ہے کہ حرارت عزیزی حیوانون مین بہت قوی ہوتی ہے اور خون اونمین زیادہ اور سنین یعنے پختہ اور معتدل الطعوم ہوتا ہے اور اسی جہت سے اونکی تکسیر زیادہ ہوتی ہے۔ ایک یہہ بھی دلیل کثرت حرارت حیوانون کی تجویز کرتے ہین کہ مزاج اونکا مائل بصفراویت ہوتا ہی اور لڑکونکا مزاج مائل بہ بلغمیت ہوتا ہے اور چونکہ حیوانونکی حرکات قوی تر ہوتے ہین اور حرکت کو حرارت لازم ہی اور استحالہ اور ہضم طعام اونکا قوی ہوتا ہے اسکا بھی منشا حرارت ہے لڑکونمین زیادتی شہوت طعام کی جو منشا حرارت ٹھہرائی ہے یہہ بات صحیح نہین ہے بلکہ کثرت شہوت طعام کا منشا برودت ہوتی ہے اسیوجہ سے اکثر شہوت کلبی بوجہ برودت کے پیدا ہوتی ہے حیوانون مین جو ہمنے شدت ہضم طعام کا دعوے کیا دلیل اوسکی یہہ ہے کہ اونمین متلی اور قے اور تخمہ کمتر عارض ہوتا ہے جیسا لڑکونکو اکثر بوجہ سوء ہضم عارض ہوتا ہی۔ مزاج حیوانونکا ہمنے جو مائل بصفراویت کہا اوسکا ثبوت یہہ ہے کہ اکثر امراض حارہ مین مبتلا ہوتے ہین مثل حمائے غب کے اور قے اونکی اکثر صفراوی ہوتی ہے بخلاف اسکے لڑکونکے امراض بارد رطب ہوتے ہین کہ اونکے تبین بلغمی ہوتے ہین اور اکثر اونکی قے مین بلغم برآمد ہوتا ہی۔ نمو کی زیادتی لڑکونمین بھی بوجہ قوت حرارت نہین ہوتی بلکہ اوسکا منشا کثرت رطوبت ہی اور بھوک کی زیادتی اونمین نقصان حرارت پر بخوبی دلالت کرتی ہے یہہ خلاصہ دلائل مذہب فریقین کا ہے مگر جالینوس ان دونون گروہ کا مذہب کو رد کرتا ہی اور اوسکی رائے یہہ ہی کہ دونون کی حرارت قوت مین برابر ہے اور اصل فرق مختلف یہہ ہے کہ لڑکونمین مقدار حرارت زیادہ ہے اور کیفیت یعنی حدت اور لذع مکتر اور حیوانونمین بمقدار حرارت کم ہوتی ہے اور کیفیت یعنی حدت و لذع بیشتر توضیح قول جالینوس کی یہہ ہے کہ ہمنے کہا کہ ایک ہی حرارت مقدار واحد مین خواہ ایک ہی جسم لطیف حار مقدار واحد کا یہ کیفیت واحد کبھی تھوڑے جسم مین پھیلی اور منتشر ہوتی ہے جسکا جوہر رطوبت زیادہ رکھتا ہے مثل پانی کی اور کبھی جسم کثیف مین مثل پتھر وغیرہ کے پھیلی اور منتشر ہوا اس فرض خاص مین ہم یقینا پانی کی مقدار مین گرمی زیادہ پائینگے اور کیفیت حدت مین زیادہ اور کمی محسوس ہوگی بخلاف پتھر کے کہ اوسکی مقدار حرارت کو کم ہوگی مگر حدت کی کیفیت بدارج زیادہ ہوگی اسیطرح سے لڑکی اور حیوانونکی حرارت تصور کرنی چاہیے چونکہ لڑکونکی پیدائش سنی کثیر الحرارت سے ہوئی ہے اور ابھی اس حرارت کو وہ اسباب بہم نہین پہونچے جو اوسے بجھاوین یعنے لڑکا مثل اسپ تیزرو کے تزدید مین چلا جاتا ہی اور رفتہ رفتہ منو پیچھے آتا ہے ابھی ٹھہرا نہین ہی کسی حد یا مقدار مین انطار ثلثہ کو پس کمی حرارت کیطرف رجوع کرنیکا کیا مذکور ہے۔ اور حیوانونکو اگرچہ کوئی ایسا سبب بہم نہین پہونچا جو حرارت غریزیہ کو بڑہاوے اور نہ ایسا کوئی سبب واقع ہوا جو اوسے بجھاوے

بلکہ وہ حرارت محفوظ ہے بہ نسبت رطوبت کے جو کیفیت اور کمیت میں بہت ہی کم ہے اور اسیطرح محفوظ ہے کی مدتتک کہ حرارت زمانہ انحطاط کو پہونچے ۔
رطوبت جوانون میں اگرچہ بہ نسبت لڑکون کے کم ہو جاتی ہے مگر اتنی کم نہیں ہوتی ہے کہ حفاظت حرارت غریزیہ کر سکے بلکہ بہ بنایس نمو کم ہوتی ہے۔
شاید یہ بات سمجھ میں آئے کہ جوانون کی رطوبت اتنی زیادہ ہوتی ہے کہ نمو میں بھی بکار آمد ہوتی ہے اور بحفاظت حرارت غریزیہ بھی کرتی ہے بعد اسکے
جوانون میں اتنی باقی نہیں رہتی ہے کہ دونون باتونکو تو کافی نہیں ہو سکتی ہے مگر ایسا نہیں کہ ایک بات کو بھی کافی نہو سکے اسی جہت سے ہے
ہوا کہ رطوبت جوانونکی بہ بنسبت اوسط ہونیکے ایک بات کو بکار آمد ہوتی ہے یہ بات تو محال عقلی ہے کہ رطوبت کی مقدار اتنی ہو کہ تمیہ کو تو کفایت
کرے اور حفظ حرارت غریزیہ نکر سکے اسلیے کہ جو چیز اصل کی حفاظت نہیں کر سکتی وہ اوسپر کسی چیز کو بڑہانیکی کیا طاقت رکھے گی پس یہی بات
باقی رہی کہ جوانونکی رطوبت اسقدر کم ہوتی ہے کہ حفظ حرارت کر سکتی ہے اور نمو کیواسطے کافی نہیں ہوتی ۔ یہہ بھی معلوم رہے کہ جس سن
کا ذکر ہو رہا ہے وہ سن شباب ہی جیسے ہم اوپر بسن وقوف کہہ آئے ہین شیخ رئیس کھتا ہی اس فقرے سے شیخ یا دوہی کرتا ہے کہ سن وقوف
مین چونکہ نمو ٹھہر جاتا ہے اور انحطاط کسی قوت کا نہین ہوتا یہہ بات صریح دلیل ہے کہ حرارت غریزی اپنی اصل پر محفوظ رہتی ہے بستن
بر یق ثانی کا یہہ قول ہے کہ نمو نہایان مین بوجہ رطوبت ہونہ بسبب حرارت کی یہہ قول محض باطل ہے اسلیے کہ رطوبت واسطے نمو کی بمنزلہ
مادہ کی ہے اور مادہ کبھی خود بخود منفعل ہوتا ہی نہ متحلل ہوتا ہے جب تک کہ کوئی قوت فاعلہ اوسمین اثر نکرے اور قوت فاعلہ نمو کیواسطے بالفعل
ہے یا طبیعت ہے باذن پروردگار تعالی شانہ کے مگر نفس یا طبیعت بلکسی آلہ کے کچھ فعل نہین کر سکتی وہ آلہ یہی حرارت غریزیہ ہے اس سے
ظاہر ہوا کہ نمو کا سبب فاعلی حرارت ہو سکتی ہے نہ رطوبت ۔ یہہ بات جوان لوگون نے کہی کہ قوت اشتہائی طعام لڑکونمین بوجہ برودت مزاج کے
ہوتی ہے یہہ بھی محض باطل ہے کہ وہ شہوت فاسد جو بوجہ برودت مزاج کے ہوتی ہے اوسکو ساتھ ہضم جید اور غذا لیمی جزو بدن کب
ہوتی ہے بلکہ لڑکونمین اکثر اوقات استرا بہت ہی طرحپر ہوتا ہی اگر یہ بات نہوتی تو اوسکی غذا سے جس قدر جزو بدن ہو کر نمو مین کام آتی ہے
وہ بہ نسبت جزو متحلل کے زیادہ نہوتی کبھی لڑکونکو جو سوء ہضم عارض ہوتا ہے اوسکا سبب یہہ ہے کہ حرص اونکی غالب ہوتی ہے اور ترتیب
طعام مین بداطواری کرتے ہین اور بقاعدہ تقدیم وتاخیر غذا اونکی مراعی ہوتی ہے اور اکثر وہ غذائین جو بدی الکیموس خواہ مرطوب ہین بمقدار
کثیر کھاتے ہین اور اونکا بعد حرکات فساد انگیز اوسے سرزد ہوتے ہین باینوجہ بکثرت چونکہ فضول اونکی معدے مین مجتمع ہوتے ہین کہ
محتاج کثرت تنقیہ کے ہوتی ہین خصوصا اونکے پھیپھڑے مین اجتماع فضول بہت ہوتا ہے اس جہت سے اونکی سانس مین بشدت تواتر اور سرعت پیدا
ہوتی ہے اور اونکی نبض بین عظم نہین ہوتا کیونکہ اونکے تو تین ابھی تمام نہین ہوئین ۔ یہان تک بیان مزاج صبی اور شباب کا تھا جس طریقہ
پر جالینوس نے کیا اور ہمنے اپنی عبارت مین اوسکی مطابق تحریر کیا ۔ اب یہہ بھی جاننا بہت ضرور ہے کہ حرارت غریزی بعد مدت سن
وقوف کی نقصان شروع کرتی ہے اس سبب سے کہ اوسکی مادہ رطوبت کو وہ ہوا کہ جو محیط بدن انسان ہے جذب کرتی ہے اور حرارت غریزی
ہوا کے جذب کو اندر سے معین ہوتی ہے اور اوسکی ساتھہ حرکات بدنی اور نفسانی جو ضروری ہین یہہ بھی مدد گار ہوتے ہین اور طبیعت اس
سن مین بمقابلہ ان سب باتونکے عاجز ہوتی ہے اسواسطے کہ بہت سا زمانہ اسکو مقابلہ مین ان امور کے گذر چکا اور قوت جسمانی
متناہی ہے اسکی برہان علم طبیعی مین مذکور ہو چکی ہے ۔ ہر قوت کا فعل خواہ طبیعت کا ایراد بدل یا تحلل نکیسان نہین ہو سکتا ۔ ہان اگر یہہ قوت
غیر متناہی ہوتی اور ہمیشہ ایراد بدل تحلل برابر مقدار واحد پر کرتی (یہ مراد ہماری نہین ہے کہ تحلل ہمیشہ بمقدار واحد ہوتا بلکہ زیادتی تحلل کی ہر روز
برابر ہوتی جب ایسا ہوتا تو بدل مقاومت اور مقابلہ تحلل کا نکر سکتا بلکہ تحلل بالکل فنائی رطوبت کر دیتا اور جبکہ فقط تحلل فنائی رطوبت کرنے

کافی ہے پس جب کہ اوسکے ساتھہ حرکات بدنی ونفسانی ملحین اور وہ فعلونکمیں نقصان قوت پر آمادہ اور مستعد ہون ہر نقصان قوت کی کیا کیفیت ہوگی اوسوقت ضرور ہوگا کہ مادہ فنا ہو جائے اور حرارت منطفی ہو خصوصاً جبکہ قوت کے انطفاء کو حرارت پر علاوہ کمی مادہ کے ایک سبب دوسرا معین ہو کہ وہ رطوبت غریبہ ہے جو ہیئۃ بسبب غیر منہضم ہونے غذا کے پیدا ہوتی جاتی ہے اور اطفاے حرارت پر معین ہوتی ہے وہ وجوہ یہ ہین ایک وجہ یہہ ہے کہ اس رطوبت کی وجہ سے حرارت کی مکان مین تنگی ہوتی ہے گویا کہ حرارت اس رطوبت غریبہ مین دبتی جاتی ہے دوسری وجہ یہہ ہے کہ یہ رطوبت اپنی کیفیت مین حرارت کی ضد واقع ہے اسواسطے کہ یہہ رطوبت طبعی بارد ہے یہی نقصان حرارت کا رفتہ رفتہ موت طبعی تک پہونچتا ہے بقا زمانہ ہر شخص کیواسطے بحسب اوسکے مزاج اولی کے مقدر ہے جسکا حد اعلا جبتک ہے کہ قوت طبعی حفظ رطوبت کر سکے انسان مین ہر شخص کیواسطے اجل مسمی مقرر کی گئی ہے کہ وہ اشخاص انسانی مین باعتبار فضل وغیرہ کے مختلف ہوتی ہے اور یہہ اجلین طبعی ہین اور اس عالم بجلبیبی بھی اجل واقع ہوتی ہے کہ وہ طبعی ہر ایک سے پہلے ہر ایک کی کیفیت حاصل اس بیان سے یہہ ہوا کہ بدن صبیان اور شبان کا حار بالاعتدال ہے اور بدن کہول اور مشائخ کے بارد ہین لیکن صبیان سے کے بدن مین رطوبت حد اعتدال سے زیادہ ہے کہ نمو کی ضرورت ہے اور اس زیادتی پر تجربہ دلالت کرتا ہے کہ انکی ہڈیان اور اعضا سے آسانی اور قیاس عقلی بھی زیادتی رطوبت پر اعانت کرتا ہے اسلیے کہ انکے اجسام کا استحالہ سی جسام ہی ہونیکو تھوڑا زمانہ گذرا ہے اور جوان اور شیخ کی حرارت ابھی انسے بخوبی برطرف نہین ہوئی ہے۔ کہول اور خصوصاً مشائخ جسطرح انکی مزاج یبوست زیادہ ہے یوست بھی زیادہ ہے اسپر تجربہ شاہد ہے کہ انکی ہڈیان سخت ہوتی ہین اور جلد انکی سمٹی ہوئی کہ اوسپر جھریان پڑی ہوتی ہین اور قیاس عقلی بھی یہی تجویز کرتا ہے کہ زمانہ دراز دیکھا ہے اور خون اور روح بخاری سے انکی جسم کے استحالہ کا۔ اجزاے ناری شبان اور صبیان مین بہ نسبت اجزاے مائی اور ہوائی صبیان مین زیادہ ہیں اجزاے ارضی کہول اور مشائخ مین زیادہ ہین اور شباب کا مزاج بہ نسبت مزاج صبی کے زیادہ معتدل ہے لیکن یبوست انمین بہ نسبت مزاج کہل اور بہ نسبت مزاج شیخ اور کہل کے جوان حار مزاج ہے اور شیخ بہ نسبت جوان اور کہل کے اپنے اعضاے اصلی کے مزاج مین یبوست زیادہ رکھتا ہے اور بنظر رطوبت غریبہ کہ شیخ ان دونون سے مرطوب زیادہ ہے۔ انسان کا منظر اصناف کی یہہ حال ہے کہ ذکور انکا مزاج بہ نسبت مرد انکی سرد زیادہ ہے اسی وجہ سے صفت مردی سے اصل خلقت مین قاصر رہی ہین اور رطوبت بھی اسکے مزاج مین بہ نسبت مرد انکی بہت ہے بسبب برودت مزاج کے عورتون مین فضول بکثرت ہوتی ہین اور قلت ریاضت بھی اسکا ایک سبب تجویز کیا گیا ہے اور جو ہر لحمی عورتون کا صنعت ترکیب زیادہ رکھتا ہے باین لحاظ کہ تفعل اور نرم ہوتا ہے اگرچہ جوہر لحمی مرد کا بجہت ترکیب اور مخالطت کے زیادہ کثیف ہے اسلیے کہ اوسکا گوشت بوجہ کثافت کے زیادہ برودت سے متاثر ہوتا ہے کہ اوسمین رگین اور ریشہ ہاے عصب نفوذ کیے ہوتے ہین سکان بلاد شمالی کا مزاج نہایت مرطوب ہے اور پانیمین رہنے والے ملاح اور دہولی وغیرہ جنکے پیشے پانیمین رہنے سے تمام ہوتے ہین یہہ بھی مرطوب المزاج ہین اور جوان دونون تمونکے خلاف ہین یعنی خواہ بلاد جنوبی مین رہتے ہین یا خشکی کے پیشہ ور ہین اونکے مزاج بخلاف مزاج ان دونو قسمون کے یابس ہین۔ علامات ہر قسم کے مزاج کی قریب ہے کہ ہم ذکر کرین جہان ذکر علامات کلیہ اور جزئیہ کا ہوگا **تعلیم چوتھی** مین دو فصلین ہین **فصل پہلی ماہیت خلط اور اقسام خلط کی بیان مین** خلط ایک جسم تر روان ہے کہ پہلے استحالہ غذا کا اونکی طرف ہوتا ہے اقسام خلط مین ایک خلط محمود ہوتی ہے وہ ایسی چیز ہے کہ عزیز ہو جاتی ہے جو ہر مغتذی سے خواہ تنہا خلط ہو یا اوسکے ساتھہ کوئی دوسری چیز اور مشابہ ہو جاتی ہے جو ہر مغتذی سے تنہا یا دوسری چیز سے الغرض یہہ خلط قائم مقام بدل شے کا ہوتی ہے اوس چیز سے کہ جو تحلل ہوتی ہے اور اوسی مین فضول بھی پیدا ہوتے ہین اور ایک خلط ردی ہوتی ہے جسمین یہہ لیاقت نہین ہے

جو خلط نمودہ بیان کی گئی شاد و نادر کبھی خلط ردی سے خلط نمودہ بنتی ہے خلط ردی کی حقیقت لائق تبیان ہی کہ اگر خلط نمودہ نہ بنے تو بدن سے دفع ہوجائے اور متفرق ہو کر بدن سے دور رہو۔ ہم کہتے ہین کہ رطوبات بدن کی بعض اقسام اولی ہین اور بعض ثانوی اقسام اولی ہین اخلاط اربعہ جنکا ہم ذکر کرتے ہین اور اقسام ثانوی کی دو قسمین ہین فضول ہین یا غیر فضول فضول کو بھی عنقریب ذکر کرینگے غیر فضول وہ چیزین ہین کہ حالت ابتدائی سے مستحیل ہو کر اور صورت بدلکر اعضا مین نفوذ کرتی ہین لیکن ابھی جزو عضو مفردہ کی جزو نہین ہوتی پاتی ہین اور حد نفوذ کا تمام ہوجاتا ہی انکی چار قسمین ہین **ایک** وہ رطوبت ہی جو اندرون اطراف چھوٹی رگونکے جو گرد اعضائے اصلیہ کے واقع ہین محصور ہوتی ہے اور یہہ رگین بوجہ اس رطوبت کی اعضائے اصلی کو رطوبت پہونچانیوالی ہین **دوسری** وہ رطوبت ہی کہ جو اعضائے اصلی مین مثل شبنم کے پھیلی ہوئی ہے اسکو یہہ استعداد ہی کہ غذا اعضا کی ہو جاوے جسوقت بدن کو کوئی اور غذا نہ پہونچے اور اوسکی بھی استعداد رکھتی ہے کہ اعضائے اصلی کو تری پہونچاوے جسوقت بسبب کسی درشت حرکت وغیرہ کے رطوبتی عارض ہو **تیسری** وہ رطوبت ہی جسکے بستہ ہونے کا زمانہ قریب ہوتا ہی اور یہہ رطوبت غذا ہی کہ جو مستحیل بجوہر اعضا ہوتی ہے بہت مشابہت مزاج کی لیکن ابھی بطور تمام استحالہ تمام نہین پاتی ہے آیندہ کہ تمام کے بعد تو اعضا مین شمار کی جاوینگی پھر رطوبت اسکو نہ کہہ سکین گے **چوتھی** وہ رطوبت ہی جو اعضائے اصلی مین داخل ہے ابتدائی نشو سے اسی رطوبت کی جہت سے اتصال اجزاء کا اعضا مین ہوتا ہے سب رطوبت کا نطفہ سے ہی اور سب رطوبت نطفہ کا اخلاط سے۔ اب ہم کہتے ہین کہ رطوبات خلطیہ نمودہ اور وہ رطوبات جنکو ہمنے فضول تجویز کیا ہی اونکا بھی چار قسمون مین انحصار ہے **ایک** جنس خون ہے کہ جو چار قسمون مین افضل ہے اور بلغم اور صفرا اور سودا ہے خون بالطبع حار رطب ہی طبعی اور غیر طبعی طبعی سرخ رنگ کہ اوسمین بد بو نہین ہوتی ہے شیرین ہوتا ہی اور غیر طبعی کی دو قسم ہین **ایک قسم** وہ ہی کہ اسکا مزاج باعتبار کیفیت ملموسہ کسی چیز کے بدل گیا ہو مگر اسطرح پر کہ اوسمین سوء مزاج پیدا ہوا مثلاً بارد ہو گیا خواہ حار ہو گیا **دوسری قسم** وہ ہے کہ اوسمین کوئی خلط ردی پیدا ہوئی اسکی دو صورتین ہین یا تو خلط ردی خارج سے وارد ہو کر اوسمین نافذ ہوئی اور اوسکے مزاج کو فاسد کر دیا یا کہ خلط ردی اوسی خون سے پیدا ہوئی مثلاً اوسمین صفونت بڑھ گئی ہی اوسکا جو لطیف مستحیل مرہ صفرا کیطرف ہو گیا اور کثیف مرہ سودا کیطرف مستحیل ہوا اور یہہ دونو اوسمین باقی رہے خواہ ایک امین کا باقی رہا اس بہت سے اوس خون کا مزاج متغیر ہوا یہہ دوسری قسم دو قسمون غیر طبعی کی کیفیت مین مختلف ہوتی ہے بسبب اختلاف اوس چیز کے جو اسمین ملتی ہے خواہ اصناف بلغم سے ملے یا مرہ سودا خواہ صفرا کی خواہ مائیت اوسمین داخل ہو کبھی یہہ خون بمنزلہ مرد کے ہو جاتا ہے کبھی رقیق اور کبھی سیاہ ایسا ہوتا ہی کہ جسکی سیاہی شدید ہوتی ہے کبھی سپید رنگ ہوتا ہی اور اسیطرح اسکی بو اور مزہ بھی متغیر ہوتا ہے اور کبھی تلخ ہو جاتا ہی اور کبھی نمکین اور کبھی ترش ہوتا ہی۔ بلغم بھی طبعی اور غیر طبعی دو نو طرح پر ہوتا ہی بلغم طبعی وہ ہے جسمین سلامتی اس بات کی ہو کہ وہ کسیوقت خون ہو جائے اس لیئے کہ وہ درحقیقت خون ہی ہے کہ ابھی اوسکا نضج پورا نہین ہوا وہ ایک قسم بلغم شیرین کی ہے جسمین شدت سے برودت نہین ہے بلکہ وہ بقیاس طرف بدن کی قلیل البرودت ہے اور بقیاس طرف خون اور صفرا کی بارد ہے کبھی قسم بلغم شیرین سے غیر طبعی بھی ہوتا ہی وہ بلغم ایسا ہوتا ہے کہ جو ذائقہ ہم آگے ذکر کرینگے وہ ذائقہ اوسمین نہین ہوتا ہی اگرچہ اتفاقاً اوسمین خون طبعی بھی مل جاوے اور اکثر یہہ بلغم بروقت خروج نزلہ کے خواہ نفث مین محسوس ہوتا ہی بلغم طبعی جو شیرین ہے جالینوس اوسکی نسبت ایسا گمان کرتا ہی کہ طبیعت نے اوسکے واسطے جو کوئی عضو خاص مثل سانچے کے ڈھلا ہوا ہو نہین آلہ دیا مخصوص جیسے کہ صفرا اور سودا کیواسطے ہے اسکی وجہ یہہ ہی کہ بلغم نہایت قریب ہی خون سے کل اعضا اسکے محتاج ہین اسلیئے قائم مقام خون کے کر دانا گیا اور کوئی عضو خاص اسکی فقط یہی غذا ہو نہین مخلوق ہوا۔ مین جالینوس کے قول کی شرح اسطرح پر کرتا ہون کہ اسکا

بلغم کیطرف حاجت دو وجہونسے ہی ایک تو ضرورت ہی اور دوسری منفعت سے ضرورت وجہ سبب ہی ہے ایک سبب اون مین سے یہہ ہے کہ بلغم قریب اعضا کی موجود رہے جسوقت غذا جسم پہونچے وہ غذا جو آتا وہ خون صالح ہوسکے ہوتی ہے اور مفقود ہونا اوس غذا کا یا بوجہ ضیق اعتباس معدہ اور جگر مین خواہ بذریعہ اور اسباب عارضیہ کہ ایسی وقت فقدان غذا مین قوتین اعضا کی بذریعہ اپنی حرارت غریزی کی متوجہ بطرف اس بلغم کے ہوکر اسی نفع دیگر ہضم کرینگی اور اس بلغم سے غذائے صالح بنائینگی اور جسطرح حرارت غریزی اس بلغم کو نفع دیکر منہضم کرکے خون صالح بناتی ہے اسیطرح حرارت غریبہ کبھی اسکو متعفن کرکے فاسد بھی کردیتی ہے اور اس کی ضرورت مرہ سودا اور صفرا کیواسطے نہین ہے اسواسطیکہ یہہ دونو بلغم کی اس بات مین شریک نہین ہین کہ حرارت غریزی اونکو خون صالح بنادی اگرچہ اس بات مین اونکو شرکت ضرور ہے کہ حرارت غریبہ دونو کو مثل بلغم مذکور کے فاسد اور متعفن کردیتی ہے دوسرا سبب یہہ ہے کہ یہہ بلغم خون سے ملے تاکہ تغذیہ اون اعضا کا جو بلغمی مزاج مین کرے وہ اعضا کہ جو خون اونکی غذا ہوتا ہی اوسمین ایک معلوم حصہ بلغم کا ہونا واجب ہی مثل دماغ کے اور یہہ بات مرہ صفرا اور سودا کیواسطے بھی موجود ہے۔ اور منفعت اصل بلغم کی یہہ ہے کہ اعضا اور مفاصل کو کثیر الحرکت ہین بذریعہ اس بلغم کے تر رہین اور اونکو بسبب حرارت اور احتکاک کی یعنی تکرر کی خشکی عارض نہو اور یہہ منفعت در اصل منتہائے ضرورت پر واقع ہے ۔ بلغم جو غیر طبعی ہوتا ہی کبھی ادسمیز سے فضلہ مختلف الاقوام ہوتا ہی یہانتک کہ حس بھی اوسکے قوام کا اختلاف دریافت کرلیتی ہے یہی بلغم مخاطی کہلاتا ہی اور بعض بلغم غیر طبعی مستوی الاقوام حس مین معلوم ہوتا ہی مگر حقیقت مین مختلف الاقوام ہے اسکو بلغم خام کہتے ہین اور بعض قسم بلغم کی نہایت رقیق ہوتی ہے وہ مائی کہلاتی ہے اور بعض نہایت غلیظ ہوتی ہے وہ بلغم ابیض ہے جو جبنی کہلاتا ہے یہہ بلغم ہے کہ جسکا جزو لطیف متحلل ہوگیا ہے اس جہت سے کہ اوسکا مسافذ اور مداخل مین بہت دیر تک احتباس رہا ہے یہی بلغم سب سے زیادہ غلیظ تر ہے اور بلغم کی ایک قسم مالح یعنی شورہ ہے اوس سے زیادہ گرم مزاج اور خشک کوئی بلغم نہین ہوتا ہے اور جو ملوحت پیدا ہوتی ہے اوسکا سبب یہی ہے کہ تہور طبیعی رطوبت مائی کم رقت خواہ بالکل بے ذائقہ اوسکے ساتھ ارضیہ محترق خشک مزاج تلخ مزہ باعتدال ملتے ہین اس لئے کہ اگر وہ بکثرت ملین تو ملوحت نہ پیدا ہو بلکہ تلخی پیدا ہو جمیع املاح کے پیدا ہونیکی یہی صورت ہی اور پانی کی شوریت کی بھی یہی وجہ ہے راکھہ یا بیجی یا چونے وغیرہ سے جو نمک بنایا جاتا ہی اوسکی بھی یہی ترکیب ہی کہ بہت سی پانی مین اوس شے کو پکاتے ہین جبتک نمک بنانا منظور ہوتا ہے پھر اوس پانی کو صاف کرکے جوش دیتے ہین یہانتک کہ نمک جم جاتا ہی کبھی اس پانیکو بعد صاف کرنیکے بحال خود رہنے دیتے ہین کہ وہ بستہ ہوجاتا ہے اسیطرح بلغم رقیق بے طعم خواہ کم مزہ اوسمین بھی بسوقت مزہ مایلہ جو بتسبع محترق ہے بوزن معتدل ملتا ہے اوسکو نمکین اور گرم کردیتا ہی یہہ بلغم صفراوی ہی مگر جالینوس کا کہنا ہی کہ یہہ بلغم اپنی عفونت سے نمکین ہوتا ہے یا کوئی مائیت اسمین ملکر نمکین کردیتی ہے مین اس قول کی شرح کرتا ہون عفونت اسکو اسطرح نمکین کردیتی ہے کہ اوسمین احتراق پیدا کرکے رطوبت موجود کرتی ہے اور جب رطوبت سے ملتا ہے پھر وہی صورت نمک بنانے کی جو اوپر بیان ہوئی پیدا ہوجاتی ہے اور مائیت کو جو جالینوس نے کہا ہی کہ اسمین ملکر شوریت پیدا کرتی ہے ۔ مجھے ایسا گمان ہے کہ تنہا مائیت احداث ملوحت مین کافی نہین ہوسکتی ہے ظاہر عبارت جالینوس سے معلوم ہوتا ہی کہ بجای لفظ او کہ بمعنے تقسیم کے معنے پیدا کرتا ہے اصل عبارت جالینوس مین لفظ واو تھی اب اسوقت معنی عبارت کی یہہ ہونگے کہ یہہ بلغم بجہت اپنی عفونت کے مع ایک مائیت کی جو اسمین ملتی ہے نمکین ہوجاتا ہی اسوقت کلام جالینوس کا صحیح المعنی اور تام ہوجاتا ہے ۔ ایک بلغم ترش بھی ہوتا ہے جیسے بلغم خلطی دو قسمین بیان ہوئین ایک تو وہ کہ حسی حلاوت لذاذہ ہوتی ہی دوسرا وہ کہ اوسکی حلاوت کسی امر خارجی کیوجہ سے ہوتی ہی اسیطرح ترش بلغم کی بھی دو قسمین ہین ایک قسم

تو بسبب ملنے ایک شی غریب کی حاصل ہوتی ہے یعنی سودا ۷ حاصل جسکا ذکر ہم آگے کرینگے وہ ملتا ہے دوسری قسم مین ترشی کسی امر ذاتی کی وجہ سے ہوتی ہے وہ امر ذاتی یہہ ہے کہ اس بلغم شیرین کو یا جو بلغم کہ شیرین ہونیوالا ہے پہلے ایک قسم کا غلیان اور جوش عارض ہو جیسے اور عصارات شیرین مین جوش آتا ہے بعد اوسکے ترشی پیدا ہو — ایک قسم بلغم کی عفص یعنے گچھی ہوتی ہے یہہ موصوفت کبھی بسبب برودت ذاتی کے جو بلغم کو عارض ہوتی ہے پیدا ہوتی ہے اوسکا مزہ مائل بعفوصت ہوجاتا ہے اس لئے کہ اوسکی مائیت منجمد ہوکر بحیثیت پیر کے اوسکا استحالہ تھوڑا سا ارضیت کی طرف ہوجاتا ہے اور اسوقت حرارت اتنی ضعیف تو ہوتی نہین جو اوسکو جوش مین لاکر ترش کردے اور حرارت ایسی قوی ہوتی ہے جو اوسکو نضج تام دیسکے اس جہت سے وہ عفص رہ جاتا ہے — بلغم کی ایک قسم زجاجی بھی ہے جو ثخین اور غلیظ مثال زجاج گداختہ کی ہوتا ہے لزوجت اور ثقل مین اور کبھی ترش ہوتا ہے اور کبھی نہایت بیمزہ اور شاید اس بیمزہ بلغم مین سے غلیظ وہی بلغم خام ہے اوسکی طرف تحلیل ہوجاتا ہے یہہ قسم بلغم کی وہ ہے کہ پہلی مائی اور بارد تھی اور عفونت اسمین پیدا نہین ہوئی تھی اور نہ اسمین کوئی اور چیز ملی تھی بلکہ الگ ایک جگہہ بند پڑا تھا یہانتک کہ غلیظ گاڑھا ہوگیا اور برودت اوسکی بڑھ گئی — اوپر کے بیان سے یہہ معلوم ہوا کہ بلغم فاسد کی بلحاظ طعم کے چار قسمین ہین مالح حامض عفص یعنے نمکین ترش یکمٹھا بیمزہ اور بحیث قوام کے بھی بلغم کی چار قسمین ہین مائی زجاجی مخاطی حبقی اور بلغم خام مخاطی مین داخل ہے — صفرا بھی طبعی ہوتا ہے اور ایک بطور فضلہ کے غیر طبعی بھی ہوتا ہے صفرا طبعی خون کا رغوہ یعنے کف ہے سرخ رنگ ناضع یعنے خالص اور سبک اور تیز ہوتا ہے جسقدر اس خلط مین گرمی زیادہ پہونچتی ہے سُرخی زیادہ بڑھتی ہے جسوقت جگر مین پیدا ہوتا ہے اسکی دو قسمین ہوتی ہین ایک قسم اسکی ہمراہ خون کی رگون مین چلی جاتی ہے دوسری قسم صاف ہوکر مرارہ کو پہونچتی ہے اور جو حصہ خون کی ساتھہ جاتا ہے اوسکے جانے کی ایک ضرورت ہے اور ایک منفعت ضرورت تو یہہ ہے کہ خون کی ساتھہ ملکر جو اعضا بنظر اسکے مزاج کے مستحق اس بات کے ہین کہ اونکی غذا مین ایک جزو صالح صفرا کا داخل ہو اون اعضا کا یہہ جزو تغذیہ کرتا ہے جسقدر کہ تقسیم مین اوس عضو کو اس سے حصہ پہونچتا ہے مثل رہیہ کے — اور منفعت اسکی یہہ ہے کہ خون کو لطیف کرکے اوسکو تنگ راہو نہین نفوذ کی قابلیت بخشے — جسقدر صفرا صاف ہوکر مرارہ کیطرف متوجہ ہوتا ہے اوسکا جانا بھی بنظر ضرورت اور منفعت کے ہے ضرورت بہ نسبت تمام بدنکی تو یہہ ہے کہ فضول صفرا اوی سے تمام بدنکے تخلیص ہوجاتی ہے اور محفوظ رہتا ہے اور بجسب عضو خاص کے یہہ ضرورت ہے کہ مرارہ کا تغذیہ کرتا ہے — منفعت اسکی مرارہ مین جانیکی دو ہین ایک یہہ ہے کہ معا کو تفتح اور بلغم لزج سے دھوکر صاف کردیتا ہے دوسری یہہ ہے کہ معا مین لذع یعنی خلش پیدا کرتا ہے اور اسیطرح عضل معقد مین لذع پیدا کرتا ہے تاکہ اوسکو حاجت براز کی محسوس ہو اور اوسکے قضائے حاجت کی اوسے حاجتمند کرکے اوسکے — اسیوجہ سے اکثر حُب سدہ اوس مجری مین پڑتا ہے جو مرارہ سے معا تک اوتارتی ہے قولنج عارض ہوتا ہے — صفرا غیر طبعی اوسکی ایک قسم یہہ ہے کہ خروج اوسکا طبیعت سے بسبب کسی غریب شی کے ہو جو اوس سے ملی اور ایک قسم یہہ ہے کہ سبب اوسکی خروج کا مزاج طبعی سے خود اوسکی ذات ہو بانیطور کہ وہ اپنے جوہر ذات مین غیر طبعی ہو پہلی قسم تو بہت مشہور و معروف ہے کہ شے غریب جو اوس سے ملتی ہے وہ بلغم ہے اس صفرے کی پیدائش اکثر جگر مین ہوتی ہے — اسی قسم اول سے ایک طرح کا صفرا وہ ہے جو بہت کم مشہور ہے اوسمین جو شے غریب ملتی ہے وہ سودا ہوتا ہے مشہور و معروف یا تو مرہ صفرا ہے یا مرہ مخیہ ہے اس لئے کہ جو بلغم اوسمین ملتا ہے اگر رقیق ہو تو اوس سے مرہ صفرا پیدا ہوتا ہے اور اگر بلغم غلیظ اوس سے ملے تو مرہ مخیہ پیدا ہوتا ہے یعنے وہ صفرا کہ مشابہ ہے انڈے کی زردی کے اس صفرائے غیر طبعی کی جو غیر مشہور قسم ہے اوسکا صفرائے محترقہ نام ہے اوسکی پیدائش دو طرح سے ہوتی ہے ایک یہہ ہے کہ صفرائی نفثہ سوختہ ہوجائے اور اوسمین رمادیت پیدا ہو کہ

اوسکا ۔ بلکہ اس رطوبت سے جدا ہو بلکہ رطوبت اسمین مختلط ہو جاتی ہے اور یہہ بدترین اخلاط ہے اسیکو صفرائے محترقہ کہتے ہین دوسری صورت اس کی پیدایش کی یہہ ہے کہ سودا خارج سے وارد ہو کر اسمین ملجائے یہہ بہ نسبت قسم سابق کے اسلم ہے اور رنگ اس قسم کا سرخ ہے مگر خالص نہین ہے اور نہ اسمین چمک ہوتی ہے بلکہ نہایت مشابہ ہے خون سے ہر فرق اتنا ہے کہ رقیق ہوتا ہے اور کبھی اپنی اس رنگ سے متغیر بھی ہو جاتا ہے جیسے اسباب رنگ بدلنے والے پیدا ہون ۔ وہ صفرا جو اپنی طبیعت سے خود بخود خارج ہوتا ہے ایک قسم اوسمین کی اکثر جیب پیدا ہوتی ہے تو جگر مین پیدا ہوتی ہے اور دوسری قسم کی پیدایش جب ہوتی ہے تو معدے مین ہوتی ہے وہ قسم صفرا کہ جسکا تولد اکثر جگر مین ہوتا ہے صنف واحد ہے کہ لطیف خون بسوقت محترق ہوا وس سے یہہ صفرا پیدا ہوتا ہے اور جو مقدار خون کی احتراق سے کثیف ہو جاتی ہے اوس سے سودا بنتا ہے اور جو قسم کہ اکثر معدے مین پیدا ہوتی ہے اوسکی دو قسمین ہین کراثی و زنجاری شاید کہ صفرائے کراثی نمی کے احتراق سے پیدا ہوتا ہے اس لیئے کہ نمی بسوقت محترق ہوتا ہے تو احتراق اوسمین ایک سواد پیدا کرتا ہے اور یہہ سیاہی بسوقت زردی سے ملتی ہے درمیانی رنگ ان دونو کا سبز پیدا ہوتا ہے زنجاری کی پیدایش غالبًا اسطرح پر ہوتی ہے کہ جب صفرائے کراثی کے احتراق مین شدت ہوتی ہے یہانتک کہ اوسکی رطوبات جلکر فنا ہو جاتی ہین اور مائل بیاض کی طرف اوسکے خشکی کے ہو جاتا ہے اس لیئے کہ حرارت پہلے جسم تر مین یہہ اثر کرتی ہے کہ اوسکی سیاہ کر دیتی ہے پھر جتنی تعفن حرارت بڑہتی جاتی ہے سیاہی کو کم کرتی جاتی ہے اور اوسکی رطوبت کو فنا کرتی ہے یہانتک کہ سفید کر دیتی ہے ۔ اس مسئلہ کی ثبوت مین ترلکڑی کی مثال سمجھنی چاہیئے کہ پہلے اوسکا کوئلہ بنتا ہے اوسکی بعد راکھ ہو جاتی ہے وجہ اسکی یہی ہے کہ حرارت جسم تر مین سیاہی پیدا کرتی ہے اور خشک مین سپیدی اور برودت جسم تر مین سفیدی پیدا کرتی ہے اور خشک مین سیاہی یہہ دونو حکم جو ہمنے کراثی اور زنجاری مین کہے ہین محض تخمینی ہین ۔ صفرائے کی زنجاری قسم جمیع اقسام صفرا مین بہت گرم اور نہایت ردی اور بڑی قاتل ہے یہہ بھی کہتے ہین کہ یہہ قسم جوہر سمی سے ہے ۔ سوداء چوتھی خلط ہے طبعی بھی ہوتا ہے اور غیر طبعی طبعی دیم محمود کاذب رد ہے اور ثفل اور عکر الدم ہے مزہ اسکا شیرین اور عفص کے درمیان مین ہے جگر مین جب پیدا ہوتا ہے تو اوس کی دو قسمین ہو جاتی ہین **ایک** قسم خون کی ساتھ اعضا مین نفوذ کرتی ہے **دوسری** قسم طحال کی طرف چلی جاتی ہے اور جو قسم کہ خون کی ساتھ نفوذ کرتی ہے اوسکی ایک ضرورت ہے اور منفعت بھی ہے ضرورت یہہ ہے کہ خون سے ملکر بمقدار واجب تغذیہ مین ہر ایک ایسے عضو کے اعضای بدن سے بکار آمد ہو جسکی غذا مین جز صالح سودا کا پڑنا ضرور ہے مثل ہڈیونکے ۔ اور منفعت یہہ ہے کہ خون کو مضبوط کرے اور تقویت دے اور کثیف کرے ۔ طحال کیطرف سودا کی جو قسم جاتی ہے وہ اوسیقدر رہوتا ہے کہ جسے خون اپنے ہمراہ لینے سے چھوڑ دیتا ہے اور اوس سے مستغنی ہوتا ہے اوسکا نفوذ بھی طحال مین بنظر ضرورت اور منفعت دونونکے ہوتا ہے ۔ ضرورت بجہ نام بدنگ تو یہہ ہے کہ تفیہ فضول کرے اور بہ جسب ایک عضو خاص کی یہہ ہے کہ طحال کی غذا ہو اور منفعت اسکی جب ہوتی ہے کہ جب طحال سے کھچکر فم معدے پر پہونچے یہہ منفعت دو طرح کی ہے **ایک** تو یہہ ہے کہ فم معدے کو مضبوط کرتا ہے اور تکثیف و تقویت اوسکی کرتا ہے **دوسری** یہہ ہے کہ فم معدے مین بوجہ اپنے مزہ خاص کی خارش پیدا کرتا ہے اوسوقت معدہ متنبہ گرسنگی پر ہوتا ہے اور بھوک معلوم ہوتی ہے یہ بھی ضرور جاننا چاہیے کہ جو صفرا مرارہ کیطرف کھچتا ہے وہی ہے کہ جس سے خون مستغنی ہوتا ہے اور اوسکو اپنی اصلاح مین صفرائے کیطرف کچھ حاجت نہین ہوتی ہے اور جو صفرا مرارہ سے معا کیطرف کھچکر جاتا ہے اوسکی مرارہ کو کچھ پروا نہین ہوتی ہے اسی طرح سودا بھی جسقدر طحال کیطرف کھچکر جاتا ہے وہی ہے کہ جسکی خون کو کچھ ضرورت نہین ہے اور جو سودا طحال سے کھچکر فم معدے کی طرف جاتا ہے اوس سے طحال بے پروا ہوتی ہے اور جسطرح وہ صفرا کہ مرارہ سے معا کو جاتا ہے قوت دافعہ پر آگاہی دیتا ہے اسی طرح یہہ سودا جو فم معدے کیطرف کھچتا ہے قوت جاذبہ پر اوسے آگاہی دیتا ہے فسبحان اللہ احسن الخالقین ۔ سوداء غیر طبعی وہ ہے کہ جو بطریق رسوب اور ثفل

حرارت جسم تر مین پہلے سیاہی پیدا کرتی ہے اور خشک مین سپیدی اور برودت جسم تر مین سفیدی پیدا کرتی ہے اور خشک مین سیاہی

کی نہین ہوتا ہے بلکہ بطور خاکستر اور احتراق کی ہوتا ہی اس لئے کہ ترچیرین ممنین ارضیت ملتی ہے اور سمین اجزاے ارضیہ کی تمیز دو طرح پر ہوتی ہے یا بطریق رسوب اور تہ نشینی کے مثال اکی واسطے خون کی سوداے طبعی سے دیجاتی ہے یا تمیز بکیفیت احتراق کے ہوتی ہے کہ لطیف متحلل ہوجائے اور کثیف باقی رہے مثال الکی واسطے خون اور اخلاط کے سوداے فضلی سے دیجاتی ہے جسکا نام مرہ سودا ہے - رسوب سواے خون کے جو اور کسی خلط کیواسطے نہوا اسکی وجہ یہہ ہے کہ بلغم مین بوجہ لزوجت کے کوئی چیز قابل نشین نہین ہوتی مثل تیل کے اور صفر مین رسوب بکیفیت لطافت اور قلت اجزاے ارضیہ کے نہین ہوتا اور بھی چونکہ صفرا ہمیشہ متحرک رہتا ہے اور زیادہ اجزاء سکے خون سے ملی ہوی تمام بدن مین ہوتے ہین اونکی تمیز اونکے انفصال خون سے دشوار ہے اور بھی اوسکا رسوب بقدر معتد بہ نہین دریافت ہوسکتا اور اگر متمیز بھی ہو تو رسوب اتنا نہین ثمرتا ہی کہ مشخص ہو اور کیفیات دفع ہوں پس جسوقت متخص ہو لطیف اوسکا متحلل ہوا اور کثیف اوسکا سوداے حراقیہ ہوکر باقی رہے کہ جسمین رسوب نہو - سوداے فضلیہ کی تین قسمین ہین **ایک قسم** خاکستر صفراے حراقیہ کی ہے اور وہ مزہ مین تلخ ہوتی ہے اس سودے تیز اور دوس بیغر مین جسکا ہمنے صفراے محترقہ نام رکھا ہی فرق یہہ ہے کہ صفراے محترقہ مین خاکستر مخلوط نہین ہوتی ہے اور یہہ سودا خود خاکستر ہے بذات خود متمیز ہے اور اسکی اجزاے لطیف متحلل ہوتے ہین **دوسری قسم** سوداے فضلیہ کی رماد بلغم ہے اور بلغم نے اجزاے احتراقی سے پیدا ہوتی ہے اگر بلغم نہایت لطیف مائی ہو اوسکی رمادیت نمکین ہوگی ورنہ ترش خواہ عفص ہوگی **تیسری قسم** سوداے فضلیہ کی وہ ہے کہ خاکستر خون اور اوسی خون کی حراقت سے پیدا ہوتی ہے یہہ قسم نمکین مائل باندک حلاوت ہوتی ہے **چوتھی قسم** سوداے فضلیہ کی خاکستر سوداے طبعیہ کی ہوتی ہے اگر سوداے طبعی رقیق ہو تو اوسکی خاکستر خواہ اوسکے اجزاے محترقہ بہت ترش ہونگے جیسے سرکہ جب زمین پر گرتا ہی جوش مین آکر ایسی ترشش بو دیتا ہی کہ اوسکی بو سے کھیان وغیرہ بھاگتی ہین اور اگر سوداے طبعی غلیظ ہو تو اوسکی رماد اور حراقت مین ترشی کم ہوتی ہے بلکہ کسیقدر عفوصت اور تلخی اوس کی مزہ مین ہوتی ہے - اب معلوم ہوا کہ قسم سوداے ردی کی تین ہین **ایک قسم** سودا کی وہ ہے جو رماد ہی صفرا کی جسوقت صفر مین احتراق ہو اور لطیف اوسکا متحلل ہوجائی - اور دو قسمین وہ ہلیز کہ جو اسکے اوپر مذکور ہوئین وہ سودا جو احتراق بلغم سے پیدا ہوتا ہی دیر مین ضرر کرتا ہے اور اوسکی ردائت بھی کم ہوتی ہے اور بہت جلد فساد انگیز سوداے صفرا وی ہوتا ہی مگر بوجہ لطافت کے علاج پذیر سب قسمون سے زیادہ ہے باقی دو قسمین جلی ردائت اور پر زیادہ تجویز کی گئی اومین جو زیادہ ترش رکھتا ہے اوسکی ردائت بھی زیادہ ہے لیکن ابتدا مرض مین اگر اوسکا ندارک کیا جائے تو علاج پذیر ہونیکی قابلیت زیادہ رکھتا ہی تیسری قسم انمین کی جسکا جوش زمین پر گرنے سے کم ہوتا ہے اور رنگ اور قیام اوسکا اعضا مین کم ہوتا ہی اور مدت دراز مین منتہی طرف اہلاک کی ہوتا ہے مگر تحلل اوسکا بہت دشوار ہے اور نضج پانے مین اوسکے نہایت وقت ہی علاج پذیر ہونیکی بہت مشکل سے ہوتا ہی یہی سب قسمین ہین اخلاط طبعیہ اور فضلیہ کی جو اوپر بیان ہوئین - بالینوس کہتا ہے کہ رائے صائب نہین ہے اوس شخص کی جسنے گمان کیا کہ خلط طبعی فقط خون ہے اور سب اخلاط فضول ہین اسکی احتج باقین ثابت نہین ہے دلیل اس رائے کی غلط ہونیکی یہہ ہے کہ اگر تنہا خون ہی خلط طبعی ہوتا کہ تغذیہ اعضا کا دیتا کرتا تو سب حیوانات کے ایک ہی مزاج کے ہوتے اور قوام اونکا متشابہ ہوتا پھر ہڈی مین بہ نسبت گوشت کی سختی زیادہ نہوتی اور چونکہ ہڈی مین سختی زیادہ ہے اوسکی اور کوئی وجہ نہین ہے مگر یہہ کہ اوسکے خون مین آمیزش سودا کی ہوئی ہے کہ جو جوہر اسلابت اور سخت ہی اسیطرح اگر فقط خون سے تغذیہ فرض کیا جائے تو دماغ بہ نسبت گوشت کے زیادہ نرم نہوگا چونکہ نرم ہے اسکا سبب بجز اسبات کے کہ اسکی غذا مین خون کے ساتھ جو ہر نرم بلغم کا بھی ملتا ہے اور کچھ نہین ہے - خون کو یہ صفت تو ضرور حاصل ہے کہ جمیع اخلاط کے ساتھ ملا رہتا ہے جب اسکا امتزاج کرین تو اخلاط

سے متصل ہو کر غلاظت ہے ۔ اکی امثال جاروں خلطوں کے محسوسات جو ہم بیان کرتے ہین ہر تن مین ایک چیز بہری ہوئی ہے کہ اوسمین بطور ظرفیت اور بھی کے بوجھ اور پر نظر آتی وہ صفرا ہے اور ایک چیز بمثل سپیدی بیضۂ مرغ کے جسکو بلغم کہتے ہین اور ایک چیز نیلگون ہے وہ سودا ہے اور ایک چیز پانی سی ہے کہ جسمین رطوبت محسوس ہوتی ہے اور جسکا فضلہ قول مین دفع ہوتا ہے یہ مائیت داخل اخلاط مین نہین ہے کیونکہ مائیت کی پیدائش شروبات سے ہوتی ہے جو غذاے بدن نہین ہوسکتے ماعت مشروب کیطرف اس وجہ سے ہے کہ غذا کو رقیق کرکے اوسکو نفوذ کے قابل کردے اور خلط کی پیدائش ہضم ثانی کا اور مشروب دونو سے ہوتی ہے مگر دودھ شروب جو غاذی ہو غاذی کے یہ معنی ہین کہ بالقوہ مشبہہ ہو اجزاے بدن کی جو چیز بالفعل مشبہ بدن انسان کی ہے وہ جسم مرکب ہے بسیط اور بالقوہ بسیط سے اسمت سے یہہ غاذی نہین ہوسکتا ہے ۔ بعض لوگ آدمی ایسا گمان کرتے ہین کہ قوت بدن کی کثرت خون کی تابع ہے اور ضعف بدن تابع قلت خون کہ رہے حال آنکہ یہہ بات صحیح نہین ہے بلکہ معتبر یہ ہے کہ بدنکو خون سے کسقدر فعیل اور ہمہ پہنچتا ہے اور بعض لوگ ایسا گمان کرتے ہین کہ اخلاط مین جسوقت زیادتی کمی ہو بعد ازینکہ جو مقدار مناسب انکے رنگ واسطے ہے اوس نسبت پورے ہوجائین جب بھی صحت محفوظ رہتی ہے یہہ خیال بھی صحیح نہین ہے بلکہ ضرور ہے ہر غلط کیواسطے کہ باوجودیکہ وہ مقدار مناسب پر ہو اوسکو واسطے ایک مقدار مخصوص ہونی چاہیے جسکی نسبت کسی دوسری غلط سے نہ جاے بلکہ اوسکی مقدار فی نفسہ چاہیے ۔ اخلاط کے بیان مین بہت سی مباحث ایسی باقی رہگئی ہین کہ جو طبیبونکے واسطے ضرور نہین ہین اونسے فلاسفہ بھی بحث کرتے ہین

فصل دوسری تعلیم چوتھی کیفیت قولہ اخلاط

کے بیان مین جاننا چاہیے کہ ہضم تغیر کا سبب ہضم یعنے پچانیکی ہوتا ہے اسکا سبب یہہ ہے کہ معدہ کی سطح سے متصل ہے یا کہ معدہ اور غذا مین ایک چیز واسطہ ہے اور معدہ کی سطح سے معدہ کی سطح مین بجہت شدت اتصال کے قوت ہاضمہ وجود ہوتی ہے اگرچہ اوسکا نسبت ہے جو معدہ مین ہے باہم موافقت کے چاہیے ہو لیکن یہہ کیفیت ہاضمہ کی ہاتھ سے کیسقدر اوسمین تغیر پیدا کرتی ہے اس تغیر کا بیان [illegible] پچانیکی ہوئی چیز مین کسقدر مضغ قبل از انحدار شروع ہوجاتا ہے یعنے پچانیکی اوسکا اصلی مزہ اور باقی نہین رہتی بہرحال اوسکا معدے مین جانا اور وہان جاکر ہضم تام ہوتا ہے یہہ ہضم فقط حرارت معدی سے نہین ہوتا ہے بلکہ اور بھی کسقدر حرارت معدہ کی ہر ہی نظر جگر سے یا بائین طرف طحال سے پہونچتی ہے ۔ طحال بھی کچھ فائدہ حرارت دیتی ہے نہ بنظر اپنے عضو اصلی کے بلکہ باعانت کبد کے اور معدے کو طرح مین غذا کے تمام ہضم پیش رو ہے بھی حرارت پہونچتی ہے وہ حرارت تیسری ہے جو ایک جزو بھی ہے قابل حرارت کا بریعت ہر بسیط باشتراک کے حرارت کو حرارت نہین ہوتا ہے معدہ کو بھی سب فوقانی سے حرارت پہونچتی ہے اسلیے کہ قلب جسکو گرم کرتا ہے اس ذریعہ سے معدہ کو گرم کرتا ہے جسمین غذا ہضم ہوتی ہے تو پہلے بذات اکثر حیوانات مین کلیجہ سے بنتی ہے زیادہ بعد شرکت مشروب کی صورت کیموسی اوسپر طاری ہوتی ہے ۔ کیلوس ایک جوہر سیال جو مشابہ ہے آشجو غلیظ کے پہر بعد کیلوس ہونے کے لطیف اسکا معدے سے اور امعا سے جذب ہوکر طرف عرق کے دفع ہوتا ہے ان رگونکا ساریقا نام ہے اور یہہ پتلی رگین مین سخت سخت انتڑیونکی متصل جب غذا دفع ہوکر انمین پہونچتی ہے انمین سے ایک رگ جسکا باب کبد یا دروازہ کہتے ہین نام ہے اوسمین ہوکر جگر مین نافذ ہوتی ہے کہ اوسکے اجزا اور شاخین باب کبد کی جو داخل اور چھوٹی چھوٹی اور مخیف مثل بال کے باریک ہین اور اونکے موئہ سے ہوتے ہین انہی سے آخر اوسکے رگ منہ سے جو پشت جگر سے نکلی ہے اور کوئی چیز ان چھوٹی چھوٹی راہونکے اندر ہوکر نافذ نہین ہوتی ہے مگر استعداد بانی کوئی چیز مشروب زائد جسکا

علم استعمال کرتے ہیں اسلئے کہ بدنکو تعوڑے سے پانیکی ضرورت ہے اور باقی جسقدر پیا جاتا ہے غذا کی تنقیہ کیواسطے تاکہ غذا رقیق ہوکر باریک رگونمین داخل ہے ۔ جب ان چھوٹی چھوٹی رگونکے اندر داخل ہوتی ہے ایسا ہوجاتا ہے کہ گویا سارا جگر اس تمام کیلوس کو ملاقی ہوتا ہے اور ملتا ہے اسی نسبت سے فعل جگر کا اس کیلوس مین شدید اور سریع ہوتا ہے اسوقت اس کیلوس کا پرتو طبع ہوتا ہے اور ہر طبع مین ایک چیز مشترک کف کی اور پر ہوتی ہے اور ایک چیز نہ نشین مثل رسوب کی ہوتی ہے اور کبھی ان دونو کے ساتھ اگر طبع مین افراط ہوجائے ایک چیز محترق اور اگر یہ طبع مہنو تو ایک چیز خام بھی پیدا ہوتی ہے ۔ کف تو بلغم ہے اور رسوب سودا اور بہیہ دونو طبعی خلط ہین اور سوختہ چیز مین لطیف صفرا ہے یعنی صفرا بھی اور کثیف سودا بھی یہ دونو غیر طبعی ہین اور خام وہ بلغم ہے اور جو شے صاف ہوکر خوب نضج پاتی ہے وہی خون ہے جو مدتتک جگر مین رہتا ہے نہایت نضج پاتی ہے غلاظت خون کو لائق نہین ہوتی ہے اس لیئے کہ وہ مائیت جسکی طرف تمثیل نہین ہے اسمین ملی ہوتی ہے اور اسکا سبب جسنے تنقیہ غذا اور تبرہ کو دور کیا ۔ پھر بہیہ خون جگر سے جب الگ ہوتا ہے تو اوس رطوبت زائدہ سے پاک اور صاف ہوجاتا ہے جسکی حاجت ہے اسلئے تنقیہ غذا کے تھی اور اب وہ حاجت مرتفع ہوگئی بہیہ یطوبت جگر سے کیچڑ اوس رگ مین آتی ہے جو گردونکی طرف اوتری ہے اور اسکے ہمراہ خون اسقدر آتی ہے کہ جو مایہ کمیت اور کیفیت گردونکے غذا کی لائق ہو اسی رطوبت کی چکنائی اور دسویت دونو گردونکی غذا ہوتی ہے اور جو کچھ اس رطوبت مین باقی رہتا ہے وہ بطرف مثانہ اور اخلیل کے آجاتا ہے ۔ خون جسکا قوام اچھا ہوتا ہے ایک مزی گی لیمفرت سے جو پشت کبد سے نکلی ہے اور وہ مین آتا ہے اور وہ وہ رگین مین کہ جو کبد سے نکلی ہین اور وہ سمت خون عبد اول ورا مین آتا ہے اور اول اور وہ سے ہوکر سواقی عبد اول مین آتا ہے سواقی سے وہ اضع سواقی مین آتا ہے [illegible] باب تشریح جگر مین دیکھنا چاہیے بیان اوسکی تفصیل مین طول ہوگا ملتمس یہ ہے کہ اضع سے [illegible] آتا ہوا دون رگون کی موتہ ہے عضائے ہضم مین مترشح ہوتا ہے یہہ اندازہ مقرر کیا ہوا اوس چکی کا ہے جسکا [illegible] کا سبب ذاتی حرارت معتدلہ ہے اور سبب مادی غذا مین جو معتدل جسمہ نکلے اور سبب صوری نضج کامل ہے اور اسکی [illegible] غذا دینا ۔ صفرا ہے لیکن جو کف خون کا ہوتا ہے اوس کا سبب فاعلی حرارت معتدلہ اور صفرا کو جو مرتہ کا سبب فاعلی حرارت [illegible] وہ حرارت جو جگر مین ہوتی ہے اور سبب مادی غذا مین جو چیز لطیف اور جار اور حلو اور چرب اور تیز ہے اور سبب صوری نضج کا بحد افراط پہنچ جانا اور علت غائی ضرورت اور منفعت دونو نکا ذکر فصل اول مین ہوچکا ہے ۔ بلغم کا سبب فاعلی مقتضائے حرارت ہاضمہ ہے اور سبب مادی اوسکا جو غذا کہ غلیظ بارد رطب بارد وجب ہو اور سبب صوری بلغم کا کمی نضج کی ہے اور علت غائی ضرورت اور منفعت ہوا پر بیان ہوئی ہے ۔ سودا کا سبب فاعلی حرارت معتدل اور سودائے محترقہ کا حرارت حد اعتدال سے بڑھ جانا اور سبب مادی سودا کا ہر غذا کہ غلیظ ہو اور طبیعت ہو جسمین سودا ہو اگر گرم مزاج ہو واسطے تولد سودا کی سبب قوی ہوتی ہے اور سبب صوری اوسکا نضج ناقص جو تہ نشین ہوتا ہے دوسرے یا اوسمین سیلان نہین ہوتا ہے یا تحلل نہین ہوتی ہے اور علت غائی اوسکی وہی ضرورت اور منفعت ہے جنکا ذکر اوپر ہوچکا ۔ سودا اکثر بحرارت جگر کے پیدا ہوتا ہے یا بحال میں منفعل ہوجانے یا برودت ایسی ہو کہ اخلاط مین انجماد پیدا کرے یا زمانہ دراز احتقان مین گذرے یعنے اخلاط ان مین محتقن اور بستہ رہین کہ اونکا خروج سی استفراغ کے ذریعہ سے نہو یا امراض سمت پیدا ہون اور مدت مین اونکی طول ہو کہ اخلاط کو خاکستہ کردین ۔ جسوقت سودا مین کثرت ہو اور درمیان جگر اور معدے کے ٹھہرے خون اور اخلاط صفرا کا تولد کم ہوتا ہے اسی سمت سے بدن مین خون کم نکلنے آتا ہے ۔ اس بات کا جاننا ضرور ہے کہ حرارت اور برودت تولد اخلاط کی سبب فاعلی مین مع دیگر اسباب کے مگر حرارت معتدلہ

خون کو پیدا کرتی ہے اور افراط حرارت سے صفرا پیدا ہوتا ہے اور نہایت افراط حرارت سے سودا پیدا ہوتا ہے کیونکہ فرط احتراق کرا اور برودت بلغم کو پیدا کرتی ہے زیادہ برودت سے سودا پیدا ہوتا ہے اسواسطے کہ زیادتی انجماد کی ہوتی ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جو قوتین منفعلہ ہیں بمقابلہ قوتون فاعلہ کے انکی رعایت بھی کرنی چاہیے اور اس بات پر اعتقاد قائم کر دینا واجب نہیں ہے کہ ہر مزاج اور مرکب سے دو سل شبیہ بالاصالت پیدا ہوتی ہے اور ضد اوس مزاج کی بالعرض اوس سے نہیں پیدا ہوتی ہے اسلیئے کہ مزاج کو ایسا اکثر اتفاق ہوتا ہے کہ اپنے ضد کو بالعرض پیدا کرتا ہے چنانچہ بارد یابس مزاج رطوبت غریبہ کو پیدا کرتا ہے جو اوسکے ضد ہے اور یہ فعل اس مزاج کا بوجہ مشاکلت اور مشابہت کے نہیں ہے بلکہ برودت اور یبوست کی وجہ سے جو کہ ضعف ہضم پیدا ہوتا ہے اور طبخ کامل بسبب سے جذب رطوبات ہونہیں ہونے پاتا اسمیت سے رطوبت غریبہ پیدا ہوتی ہے بالاصالت یا بالعرض یہ لازم ہے عدم نضج کو جو لازم ہے برودت اور یبوست کو مثال اسکی ایک آدمی کثیف و ضخیف ہوتا ہے جسکے جوڑ بند و میلے اور بال بدن پر کم اور ملمس سر اور نرم نازک اور رنگین تنگ اور اسی الغرض کو مشابہ ہے جو بسبب شخونت بلغم پیدا ہوتا ہے اسلیئے کہ مزاج شحوحت کا درحقیقت بارد یابس ہے اور بلغم کی طرف بلحاظ تاثیر مزاج کے رطوبت غریبہ معلوم ہوتی ہے یہ بھی جاننا بہت ضرور ہے کہ اوسلیئے خون کی اور جو غلظ ہمراہ خون کر رگون میں جاری ہوتا ہے ایک ہضم تیسرا بھی ہے علاوہ اون دو ہضمونکے جو اوپر بیان کیئے اور جسوقت یہ خون مع دیگر اخلاط کے اعضا پر تقسیم ہوتا ہے تب جیلہ ہر عضو کو حصہ خاص ہو پہنچتا ہے اوسوقت ایک ہضم چوتھا بھی ہوتا ہے۔ **پہلا ہضم** جو معدہ میں ہوتا ہے اوسکا فضلہ براز ہے جو براہ امعا دفع ہوتا ہے **دوسرا ہضم** جگر میں ہوتا ہے اوس کا فضلہ پیشاب ہوا ہوا دفع ہوتا ہے اور باقی باطرف طحال اور مرارہ جاتا ہے **تیسرا اور چوتھا ہضم** کا فضلہ یعنی تعلل کے دفع ہونا کہ بعضہ میں سے پسینہ اور میل اور بعضہ میں سے دفع ہوتا ہے جو منافذ محسوسہ مثل ناک اور کان کے یا منافذ غیر محسوسہ سے کہ مسامات کہلاتے ہیں دفع ہوتا ہے جو مادہ تعفنی مثل نکلا ہوا اور ام متقیحہ یا مادہ بیز یا مادہ سنگ اوگی ہیں مثل بال اور ناخن کے اونکی راہ سے دفع ہوتا ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جسکی اخلاط رقیق ہو جانیں اوسے اخلاط کو غلیظ اور استفراغ بانوسے ضعف ہوتا ہے اور بجہت وسیع ہونے مسامات کے ذہیہ یا بہ ضعف قوت کا اس سبب سے کہ تحلل بسقدر زیادہ ہو ضعف قوت اور سکا تابع ہوتا ہے اور یہ بھی سبب ہے کہ اخلاط رقیقہ کا تحلل [illegible] دفع انسان ہو اور سب چیز کا تحلل اور استفراغ آسان ہوتا ہے اوسکے ہمراہ تحلل روح کا بھی بہت ہوتا ہے پس دفع تحلل سے ضعف پیدا ہوتا ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جسطرح ان اخلاط کیوسطے اسباب پیدائش اور قبول میں اور کار میں بسیطہ اخلاط کیوسطے بھی اسباب ذکر کیئے ہیں حرکت جسمانی اور دیگر اشیا جو مادہ خون اور صفرا کی حرکت دینے کی اسباب ہیں ذکر کیئے ہیں اور سودا کو بھی حرکت دیتے ہیں اور اوسکی تقویت بھی کرتے ہیں مگر سکون اور آرام بلغم کو تقویت دیتے ہیں [illegible] اقسام کو اور ہم نوع مرکب اخلاط میں مثلاً سر خ جیز و کلی و لیلنا مرکب خون ہر ہیولے بسیطے جو شخص رعاف میں مبتلا [illegible] اور چاہا اوسکا خلط کرنا [illegible] اخلاط اور کیفیت رنگ قوام

تتمہ پانچویں مقالہ کے پہلے ایک فصل اور پانچ جملہ میں فصل میں بیان اسمیت عضو اور اسام عضو کا

اعضا اون اجسام کا نام ہے جو اول آمیزش امزجہ سے پیدا ہوتے ہیں جیسے اخلاط اوہ اجسام ہیں جو از آمیزش ارکان سے متولد ہوتے ہیں بعض اعضا کی اولی قسمیں ہیں مفرد اور مرکب اعضا مفرد وہ ہیں کہ جو جزو اخیر ہوں اون اعضا میں سے کسی عضو کا لیا جاوے اوسکا نام اور اوسکی حد ذاتی اور کل کا نام ایک ہی ہوگا مثلاً گوشت اپنے اجزا میں بھی کیفیت کہتا ہے پارہ گوشت بھی گوشت کہلاتا ہے اور عصب یعنی پٹھے اپنے اجزا میں بھی کیفیت

رکھتے ہین اور ہڈی بہ نسبت اپنے اجزا کے اسی صفت پر ہے اور جو عضو مثل ان اجزا سے مرکب ہووے غیر ہے اور ان اعضائے مفردہ کو اعضائے متشابہ الاجزا بھی کہتے ہین — اور اعضائے مرکبہ وہ اعضا ہین جنکے جزو اور کل کا نام مختلف ہو اونکی مثال ایک سی نہو جیسے ہاتھ پاؤن وغیرہ کہ موضع کی ہر جزو کو ہاتھ نہین بولتے اور ہاتھہ کے جزو کو ہاتھ نہین کہتے ان اعضائے مرکبہ کو اعضائے آلیہ بھی کہتے ہین اس واسطے کہ یہہ اعضا آلہ ہین واسطے نفس کے اوسکی حرکات اور افعال کے تمام ہونیکے واسطے — اول اعضائے متشابہ الاجزا سے ہڈی ہے یہہ سخت پیدا کی گئی اسواسطے کہ بنائے قیام بدن اور ستون اوسکی حرکات کا ہووے اور اوسکے بعد غضروفی یعنی کرتی وہ بہ نسبت ہڈی کے نرم ہے اور لچکتی ہے اور بہ نسبت تمام اعضا کے سخت ہے فائدہ اوسکی خلقت کا یہ ہے کہ ہڈیونکا اعضائے نرم سے متصل ہونا بوجہ اوسکے انجام پائے ایسا نہو کہ سخت اور نرم دو چیزین بے کسی درمیانی کے ترکیب پائین کہ نرم کو سخت سے اذیت پہونچے خصوصاً جبکہ قوت کہ جوڑ لگی یا تنگ جگہہ مین دباؤ پہونچی بلکہ ترکیب مناسب یہ ہے کہ درجہ بدرجہ سختی گھٹتی جاوے اور نرمی بڑھتی جاوے جیسی ترکیب شانہ کی ہڈی مین اور غضروفیہ کی اضلاع خلف مین اور جیسی نرم ہڈی منجرہ کے نیچے قص یعنی استخوان سر سینہ — ایک یہ بھی فائدہ خلقت غضروف سے ہے کہ اوسکی جہت سے مفاصل جو اپس مین قریب قریب ہین اور ایک دوسرے کو صدمہ بہ گرگر کا پہونچتا ہے اچھی طرح انتظام پیدا ہووے کہ وہ بجہت صلابت کے ریزہ ریزہ نہ ہوجاوین اور ایک یہ بھی فائدہ خلقت غضروف سے ہے کہ صدمہ قوی کوئی عضل کسی ایسے عضو کیطرف کھینچتا ہو کہ جسمین ہڈی نہو تو غضروف پر اعتماد کرتا ہے اس کشش مین غضروف سے قوت پاتا ہے جیسے عضل اجفان عینے پلکونکے کونے اسجگہہ پر غضروف انکی مضلات کیواسطے ستون اور دعامہ عینے اوٹا بنکے واسطے لگائے گئے ہین — کبھی اکثر مقامات مین احتیاج ہوتی ہے کہ ایک ثمہ بہت قوی سا ہو جیسے ہڈی اوسکے واسطے ایک [illegible] کہ جسمین [illegible] جیسے [illegible] ہوجاوے اور جو [illegible] ہووے [illegible] ہووے [illegible] ہووے

اوس حرکت اور رگ پٹھے نے سے جو بکثرت اسکو لازم ہی ربا طا کی منفعت اوپر کے بیان سے معلوم ہو چکی - اسکے بعد شریانات ہین یہہ اجسام دل سے اوگتے ہین اور کھچے ہوئے بطرف اعضا کے اور محبوف بطولانی ہوتے ہین اور عضلانی ہین کہ جنکا جوہر ربا طی ہی انکی واسطے حرکت انساطی اور انقباضی دونون ہین ان دونون حرکتون کا فصل اور جدائی سکونات سے ہوتا ہی انکی خلقت کا فائدہ یہہ ہے کہ قلب مین ہوا پہونچا کر ترویح کرین اور بخار دخانی جو قلب مین پہونچتا ہی اوسے دفع کرین اور روح کو تمام اعضا پر تقسیم کرین - انکو بعد اوردہ ہین یہہ رگین خلقت اور شابہت مین مثل شریان کی ہین لیکن یہہ جگر سے اوگتی ہین اور ساکن ہین انکی خلقت کا فائدہ بھی ہے کہ خون کو تمام اعضا پر تقسیم کرین - اونکے بعد عصبیہ ہین جنکی بناوٹ غیر محسوس عصبانی ریشون سے جنکا حجم باریک ہی ہوتی ہے یہہ جہلیان ہین دا محلوق ہوئی ہین کہ اور اجسام کی سطحونکو ڈھانپ لین اور اون سب کی اوپر پہونچ جائین اسمین کئی منفعتین ہین ازانجملہ یہہ منفعت ہے کہ احسام اپنی شکل اور ہیئت پر باقی رہین ازانجملہ یہہ بھی ہے کہ ایک عضو کو دوسرے عضو سے تعلق ہو جائے اور ربط پیدا کرے یہہ جہلی ربا طہ عصلی اوس ربا ط کو جو فراہم ہوا ہی ان اعضا کے ریشون تک پس اوسکی بناوٹ اسی ربا ط سے پوری ہوگئی ہے جیسے گروہ اعضائی پیچھے ازانجملہ یہہ منفعت ہی کہ جو اعضا اپنے جوہر ذاتی مین فاقد الحس ہین یعنے حس نہین رکھتے ہین اونکو بواسطے یہہ جہلی بالعرض ایک سطح حساس بذات ہو کہ جو چیز اوس عضو عدیم الحس کو ملے خواہ جو بات اوس جسم مین حادث ہو جسمین یہہ جہلی لپٹی ہی (؟) بالفور دریافت کرلے اور جن اعضا کو ہمنے فاقد الحس کہا ہے اور اونپر یہہ جہلی لپٹی ہے وہ یہہ ہین نہ یہہ جگر طحال دونون کہ یہ سب ذاتی حس نہین رکھتے ہین جن چیزونکی حس انہین ہوتی ہے بذریعہ اونہین جہلیون کے ہوتی ہے جو ان پر لپٹی ہین جب ان اعضا مین کوئی ریح یا کسی قسم کا درم پیدا ہو فوراً محسوس ہوجاتا ہی ریح کو تو جہلی بالذات ادراک کرلیتی ہے بذریعہ تمدد کے جو جہلی مین اوسوقت پیدا ہوتا ہے اور ورم کا احساس جہلی تو بالذات نہیں کرتی ہے مگر بسبب رجہلی کا یعنی متعلق ہوتا اوسکا یعنی جہانسے وہ لپٹک رہی ہے اوسکے ذریعہ سے بالعرض کرتی ہے اسواسطے کہ جس عضو مین ورم ہوتا ہی بوجہ ثقل کے اوسمین ایک رجحان اور میل اپنا پیدا ہوتا ہی کہ جو مبدء غائی اوسکا اثر پہونچتا ہے - بعد جہلی کے گوشت ہی وہ ایک پہرتی ہے روزن دار - یہہ سب اعضا مدبنین رکھے گئے اور قوتین اونکی جن پر اعتماد بدنکا ہی بدن مین مقرر کی گئین - ہر عضو کو ایک قوت اصلی اور غریزی ہی کہ اوسکے ذریعہ سے ہر عضو کی تغذی ہوتی ہے اوس عضو کا غذا پاتا تمام ہوتا ہے اور تغذی جذب غذا کرنا اور اوسکا ٹھہرالینا اور اوسکی صورت بدلکر اپنے مشابہ کرلینا اور اوس مشابہ صورت کو اپنے مین ملا لینا اور فضلہ کو دفع کردینا اتنے افعال سے تمام ہوتی ہے - اور بعد تغذیکے اعضا کی قوتون مین اختلاف ہے بعض اعضا کو علاوہ تغذی کے اور ایک قوت ہی کہ وہ قوت اوسکی غیر سے بطرف عضو کے پہونچتی ہے اور بعض اعضا ایسے ہین کہ اونمین یہہ قوت نہین ہے - جسوقت یہہ اعضا اتنمین مرکب ہوتے ہین کبھی ایک عضو قابل اور معطی پیدا ہوتا ہی اور کبھی معطی غیر قابل پیدا ہوتا ہے اور کبھی قابل غیر معطی پیدا ہوتا ہی اور کبھی ایسا عضو پیدا ہوتا ہے کہ نہ قابل ہوتا ہی اور نہ معطی **مسئلہ** قابل کسی عضو کو اس لحاظ سے کہتے ہین کہ کسی چیز کو یا کسی وصف کو اپنے غیر سے قبول کرے اور معطی اوسکو کہتے ہین جو کسی قوت یا وصف کو دوسرے کو عطا کرے، اور بلحاظ ان دو وصفونکے ثبوت اور سلب کے اور دو تقسیم عقلی یہی چار صورتین نکلتی ہین مگر پیدا ہوتا عضو قابل معطی کا ایسا بدبھی ہے کہ اسمین کسیکو شک نہین ہے اسلیئے کہ دماغ اور جگر دو ایسے عضو ہین کہ بالاجماع یہہ دونون قابل قوت حیات اور حرارت غریزی اور روح کی قلب سے ہین یعنی قلب جو مبدء قوت حیات اور حرارت غریزی اور روح کا ہی اوس سے ان قوتون کو قبول کرتے ہین اور اسیطرح دماغ اور جگر مبدء ایک قوت کی ہین کہ اوس قوت کو اپنے غیر کو عطا کرتے ہین پس دماغ مبدء حس کا ہی علی الاطلاق

ایک قوم کے نزدیک اور ایک قوم کے نزدیک علی الاطلاق مبدء حس کا نہین ہے - اور جگر تغذیہ کا مبدء علی الاطلاق ہے ایک قوم کے نزدیک اور بعضے کہتے ہین کہ جگر مبدء تغذیہ کا علی الاطلاق نہین ہے - وہ عضو کہ جو قابل ہے اور معطی نہین ہے اوسکی وجود مین شک کرنا اس سے بھی زیادہ بعید تر ہے کہ کوئی شخص عضو قابل معطی کی وجود مین شک کرے - گوشت ایسا عضو ہے کہ قابلیت قوت حس و حیات کی رکھتا ہے اور کسی قوت کا مبدء نہین ہے جو اور کسی عضو کو عطا کرے اور اوسکا معطی کہلائے - اب دو قسمین جو باقی رہین اونمین سے ایک کی وجود مین یعنے معطی غیر قابل کے درمیان اطبار اور کبرا فلاسفہ کی اختلاف واقع ہے اکبر فلاسفہ یعنی ارسطاطالیس کہتا ہے کہ یہہ عضو قلب ہے اور اصل اول ہر قوت کی ہے اور سب اعضا کو قوت تغذیہ اور حیات اور ادراک اور حرکت کی دیتا ہے اور خود قابل کسی قوت کا دوسرے عضو سے نہین ہے یہہ غیر قابل اور معطی ہے - اطبار اور بعض متقدمین فلاسفہ - نے ان قوتونکو اعضا مین برسہ تجویز کیا ہے ان لوگونکا یہہ قول ہے کہ قلب معطی ان قوتونکا ان اعضا کو نہین ہے اور ایسا کوئی عضو نہین ہے جو معطی غیر قابل ہو - ہمارے نزدیک قول اول براہ تحقیق اور تدقیق نظر کے اصح معلوم ہوتا ہے اور قول اطبا کا بادی النظر مین ظاہر ہے - پر تیسری قسم کہ جو نہ قابل ہو نہ معطی اسکے وجود مین بھی مابین اطبار اور فلاسفہ کی اختلاف ہے ایک گروہ کا یہہ مذہب ہے کہ ہڈیان اور گوشت بی حس اور جو پنہ مثل انکے بدن مین ہے انکی بقا اسی قوت سے ہے کہ اوسمین خاص پائی جاتی ہے وہ قوت اور اعضا معطیہ سے ان کو نہین پہونچتی مگر یہہ اعضا بوجہ ان قوتونکے اسحالت پر ہین کہ جب انکی غذا ان تک پہونچتی ہے اوسکی تصرف اور استحالہ کو خود یہی اعضا کافی ہوتے ہین پس یہہ اعضا ایسے ہین کہ نہ کسی کو کچھہ دیتے ہین اور نہ کسی عضو سے کوئی قوت حاصل کرتے ہین یعنے یہہ اعضا نہ معطی ہین اور نہ قابل ہین - ایک گروہ کی رائے یہ ہے کہ یہ اعضا جو ابھی مذکور ہوئے انکی قوتین ذاتی نہین ہین بلکہ جگر یا قلب سے یہ قوتین انکو پہونچتی ہین اول خلقت مین اور جب یہ قوتین پہونچ چکین اور انمین جاگزین ہوئین پھر ہمیشہ قایم رہتی ہین - طبیب پر یہ بات واجب نہین ہے کہ ان دونو مذہبونمین سے مذہب حق کی تلاش کرے اور برہان عقلی سے اس اختلاف کو مٹاوے اوسکو بنظر طب کی اسقدر گنجائش نہین ہے اور نہ اوسکی مباحث مین پڑے اس اختلاف کے مٹے ہوئے کوئی ضرر پہونچیگا اور نہ اوسکے اعمال مین بے رفع اس اختلاف کے کوئی مضرت ہے مگر اتنا جاننا اور اعتقاد کرنے مین نسبت اختلاف اول کے طبیب کو کچھہ ضرر نہین ہے کہ قلب مبدء حس و حرکت کا واسطے دماغ کے اور مبدء قوت مغذیہ کا واسطے کبد کے ہوا یا نہو مگر دماغ خواہ نخواہ بعد اعطائے قلب کے مبدء افعال طبیعیہ مغذیہ کا ہے بہ نسبت تمام اعضا کے - اور دوسرے اختلاف مین بھی طبیب کو اسقدر اعتقاد مین کچھہ ضرر نہین ہے کہ حصول اولی قوت غریزی کا ہڈی وغیرہ مین جگر سے ہو خواہ ہڈی وغیرہ بذاتہ اس قوت کی مستحق ہو یا ان دونون صورتونسے کوئی صورت نہو مگر اب اتنا اعتقاد کرنا ضرور ہے کہ بعد تمام خلقت ان اعضا کی فیضان اس قوت کا جگر سے نہین ہوا کرتا ہے اسطرح کہ اگر راہ آمد و شد قوت کی جگر اور ان اعضا کی درمیانی بند ہو جائے اور ہڈی کیوسطے ایک غذا موجود ہو فعل تغذیہ کا ہڈی نکر سکے جسطرح حس و حرکت جسوقت کہ وہ پٹھہ جو دماغ سے آیا ہے بند ہو جائے باطل ہو جاتی ہے - بلکہ اب یہ قوت واسطے ہڈی کے بمنزلہ قوت اصلی کی ہو گئی ہے جبتک ہڈی اپنے مزاج پر باقی ہے - اب اسوقت ہم طبیب کیوسطے مشرح کیفیت اقسام اعضا کی بیان کرتے ہین اور بشرح و بسط حال اعضائے رئیسہ اور اعضائے خادمہ رئیسہ اور اعضائے مرئوسہ بلا خاصیت کا اور حال اون اعضا کا جو نہ رئیسہ اور نہ مرئوسہ ہین بیان کرتے ہین **اعضائے رئیسہ** وہ ہین کہ جو مبدء ہین اولی قوتون کے بدن مین اسلئے کہ بدن بنظر اضطرار اونکے صرف بقائے شخص اور نوع مین حاجتمند ہے بسبب حاجت بقائے شخص کے اعضائے رئیسہ تین ہین **قلب** مبدء قوت حیات کا و **دماغ** ہے مبدء قوت حس و حرکت کا **جگر** ہے مبدء تغذیہ کی قوت کا اور بسبب بقائے نوع بھی یہ تینون اعضائے رئیسہ ہین اور جو تھا عضو جو خاص بقائے نوع کا محتاج ہے وہ **انثیان** ہے کہ اونکیطرف ایک طرح کا اضطرار بھی ہے اور ایک قسم کا اونسے نفع بھی حاصل ہوتا ہے اضطرار بوجہ

تولید منی کے ہو کہ اوس سے محافظت نسل کی قائم ہے اور نفع یہ ہے کہ تمام ہیئت اور مزاج ہر واحد عورت کا بہ عوارض لازمۂ نوع حیوان کا ہی
اور اجزائے ہیئت حیوان مین داخل نہین ہے اعضائین سے ہوتا ہی اعضائے خادمہ رئیسہ بعض اونمین کے خدمت تولید کرتے ہین یعنی اوس
خدمت سے کسی دوسری بات پر آمادگی ہوتی ہے اور بعض اعضائے خادمہ خدمت مؤدیہ کرتے ہین خدمت تولید کا منفعت تام ہے اور خدمت
مؤدیہ کو خدمت علی الاطلاق کہتے ہین خدمت تولید عضو رئیس پر مقدم ہوتی ہے اور خدمت مؤدیہ فعل رئیس سے موخر ہوتی ہے اور قلب
کیونکر واسطے خدمت تولید کرنے والا رئیس ہی اور خادم مؤدی شرائین ہین - دماغ کیونکر واسطے خادم مؤدی کبد ہے اور تمام اعضائے غذا کی اور حنجرۂ روح کا
اور خادم مؤدی دماغ کا عصب ہے اور جگر کا خادم مؤدی معدہ ہی اور خادم مؤدی اورده ہین اثنین کے خادم مؤدی وہ اعضا ہین جو تولید منی کی ان
اثنین سے پہلے کرتے ہین اور خادم مؤدی اثنین کا مرد و نین اخیلیل ہے اور وہ رگین جو درمیان اثنین اور اخیلیل کے واقع ہین اسیطرح عورتون
مین خادم مؤدی وہ رگین ہین جنکی طرف سے منی ہو کر محیل یعنی مکان حمل تک پہونچتی ہے عورتونکیواسطے رحم ایک عضو زائد ہے جسمین منی کی
منفعت تمام ہوتی ہے - جالینوس کہتا ہی کہ اعضا مین کوئی ایسا عضو ہے کہ اوسکے واسطے فقط فعل ہے اور کوئی عضو ایسا ہی کہ بسکے واسطے
منفعت ہی فعل نہین ہے اور کسی عضو کیواسطے فعل و منفعت دونو مین پہلے کی مثال قلب ہر دوسرے کی ریہ تیسرے کی جگر مین اس قول کی
شرح کرتا ہون کلام جالینوس مین فعل سے یہہ مراد ہی کہ جو بات تنہا ایک ہی چیز سے تمام ہو جنبی باتین خواہ افعال حیات شخص خواہ بقائے نوع
مین داخل ہین مثال اس بات کی اسیطرح قلب کیواسطے تولید روح کی کہ یہ بات فقط قلب سے تمام ہوتی ہے اور اون چیزونمین داخل ہے
جو بقائے نوع یا حیات شخص مین درکار ہین اور منفعت سے جالینوس کی قول مین اجملہ وہ چیز مراد ہی یعنی چاہیے کہ جو آمادہ کرے ایک فعل کی قبول
کرنے پر کسی دوسرے عضو کو میانتک کہ فعل تمام ہو جائے فائدہ دینے مین حیات شخص یا بقائے نوع کیلیے رہے ہوا کو آمادہ کرتا ہی کہ قلب کی
ترویح کرکے بقائے شخص کا فعل تمام ہو جائے اور جگر پہلے ہضم ثانی کرتا ہی اور ہضم ثالث اور رابع کیواسطے آمادہ کرتا ہی اوس چیز کو جو ہضم اول
کی فعل کو تمام کرتی ہے تاکہ صلاحیت رکھے یہہ شے منہضم یعنی خون واسطے غذا دینے اوسی جگہ کے اوسوقت کہ یہہ جگہ اپنا فعل تمین کر چکے
اور وہ فعل تمام ہو چکے اور ایک معین ایسا کرے جس سے ایک فعل آئندہ ہونیوالی کا انتظار ہو اور اس فعل معین کو منفعت مین داخل
کرنا چاہیے اور اس سے منفعت مراد لینی چاہیے - پھر ہم از سر نو بیان اعضا کا شروع کرتے ہین اور کہتے ہین کہ منجملہ اعضا کے کچھ ایسے
اعضا ہین کہ منی سے پیدا ہوتے ہین یہی اعضا متشابہہ الاجزا ہین سوائے لحم اور شحم کے اور کچھ اعضا ایسے ہین کہ خون سے پیدا ہوتے ہین
جیسے لحم اور شحم کہ انکے سوا ہر ایک چیز مرد اور عورت دونونکی منی سے پیدا ہوتی ہے مگر بنا بر قول حکمائے محققین کے نر و مادہ دونکی منی سے
اعضا پیدا ہوتے ہین اسطرح کہ جنین کیلیے پنیر کہ انفحہ اور لبن سے پیدا ہوتا ہی اور جیسے مبدء بستگی پنیر کا انفحہ مین ہے اوسیطرح بستگی
صورت اعضا کا نر کی منی مین ہے اور جیسے مبدء قبول کرنے بستگی یا انعقاد کا دودھ مین ہے اسیطرح مبدء انعقاد صورت اعضا کا یعنی
قوت منفعلہ مادہ کی منی مین ہے پھر جسطرح ہر واحد پنیر پایہ اور لبن سے جزء ذاتی بنین کے ہین جو اسسے بنتا ہی اسطرح دونو منی نر و مادہ
کے جنین کے جزو واقع ہین - یہ قول تمہور کیسے مخالفت بلکہ بہت سے قول جالینوس سے رکھتا ہی اسلیے کہ جالینوس کی یہ رائے ہی کہ ہر ایک منی
نر و مادہ کیواسطے قوت عاقدہ اور منعقدہ دونو مین اور بایں ہمہ یہہ بات ناجائز نہین ہے اگر ہم کہین کہ قوت عاقدہ نر کی منی مین قوی
ہی اور منعقدہ مادہ کی منی مین اقوی ہی چونکہ ظاہر قول جالینوس سے یہہ بات برآمد نہین ہوتی ہے کہ نر کی
منی مثل پنیر پایہ کے سبب استحالہ انعقاد کا ہوتی ہے اسلیے شیخ نے قول اول کو جالینوس کے قول کی مخالف تجویز کیا ہے لیکن تحقیق اس مسئلہ کی تفصیل

تمام حیوانی کتابوں جو علوم طبعیہ میں ہیں اور جن میں اصول طبعیات مبرہن ہوے ہیں ملاحظہ کرنی چاہیے - خون عورتوں سے ایام حیض میں جدا ہوتا ہے اور اوسکو حمل غذا تجویز کرتے ہیں اوسمیں سے کسیقدر مستحیل ہوکر شابہ جوہر منی اور اون اعضاے اصلیہ کے ہوتا ہے جو منی سے پیدا ہوتے ہیں اور اونمیں اعضاے مغذیہ کو بسطے غذاے مفوذ بہنچتا ہے اور کسیقدر خون اس بات کی تو صلاحیت نہیں رکھتا مگر اسکے لائق ہوتا ہے کہ اون اعضا کو اندر رستہ ہوجاے اور جس قدر جگہہ خالی درمیان اعضاے اولی کے ہو اوسے بھر دیتا ہے کہ اسسے لحم اور شحم پیدا ہوتا ہے اور کسیقدر اس خون سے ایسا ہوتا ہے کہ ان دونو باتونمیں سے کسیکی صلاحیت نہیں رکھتا ہے پس وقت نفاس تک باقی رہتا ہے کہ طبیعت اوسکو بطور فضلہ کے دفع کرتی ہے جسوقت جنین پیدا ہوتا ہے جو خون اوسکے جگر کو پیدا کرتا ہے اسی خون نفاس کے قائم مقام ہوتا ہے اور اوسکے جگر سے وہ چیز پیدا ہوتی ہے جو اس خون سے پیدا ہوتی ہے اور گوشت جنین کا پیدا ہوتا ہے خون صاف اور پختہ سے اور حرارت اور یبوست اوسکو بستہ کرتی ہے شحم کی پیدایش اس خون کی مائیت اور رطوبت یعنی چکنائی سے ہے اور برودت اوسکو منعقد کرتی ہے اسیواسطے جب گرمی ہوتی ہے تو پگھل کر نکل جاتی ہے اور جو اعضا ایسے ہیں کہ مزوجہ مادہ دونو کی منی سے پیدا ہوتے ہیں جسوقت وہ ٹوٹے جائیں بہر بستہ اور درست نہیں ہوتے اور انفعال حقیقی بھر اونمیں نہیں پیدا ہوتا مگر بعض عضو کسی حالت میں درست ہوسکتا ہے اور سن صبی میں اوسکے انجبار اور بستگی کی امید ہوسکتی ہے اُن اعضا کی مثال جیسے ہڈیاں اور چھوٹے چھوٹے شعبہ اور وہ سے بڑے شعبے اور شرائین کا یہ حال نہیں ہے - ان اعضا میں سے اگر کوئی چیز کم ہوجاے پھر اوسکی عوض کچھہ نہیں اوگتا ہے جیسے ہڈی اور پٹھہ - جو عضو خون سے پیدا ہوتا ہے وہ بعد فوت جانیکے پھر درست ہوجاتا ہے اور متصل ہوجاتا ہے جیسے گوشت اور جو عضو خون سے پیدا ہوا اور کسی قدر اوسمیں منی کی بھی شرکت ہو جبتک زمانہ اوسکی خلقت کی بعد زیادہ نہیں گذرتا ہے اگر اوسمیں کوئی نقصان ہو تو وہ پھر سے پیدا بھی ہوسکتا ہے اور درست بھی ہوسکتا ہے جیسے دانت لڑکے کے مگر جب زمانہ بعید ہوجاے کہ خون کی مزج پر دوسرا مزج غالب ہوا وسوقت دوبارہ نہیں اوگ سکتا ہے - یہ بھی ہم کہتے ہیں کہ جتنے اعضا ذی حس اور متحرک ہیں انمیں سے کبھی کسی عضو کا مبدا حس و حرکت کا ساتھ ہی عصب واحد ہوتا ہے جیسے آنکھہ کا پٹھہ کہ مبدا حس و حرکت دونو کا ہے اور کبھی ہر ایک قوت کا مبدا ایک عصب جداگانہ ہوتا ہے - یہ بھی ہم کہتے ہیں کہ جتنے اعضا پھیلی میں لپٹے ہوئے ہیں اونکی غشا کا منبت اور جا بجا پیوستگی ایک وہ جھلیونمیں سے ضرور ہے یا پھیلی سینہ کی یا پھیلی شکم کی اور یہ دونو جھلیاں اندرونی ہیں - سینہ کی اندر جتنی چیزیں ہیں جیسے حجاب اور وہ شرائین جو اونکی جھلیونکا منبت وہ پھیلی ہے کہ وہ مستبطن یعنی اندرونی ہے واسطے اضلاع اور پسلیوں کی - اور جو چیز جوف میں اعضا اور عروق کی ہے منبت اوس کی جھلیونکا اندرونی پردہ عضل بطن کا ہے جیسے صفاق کہتے ہیں - یہ بھی ہم کہتے ہیں کہ جتنے اعضا ظاہر ہیں وہ بطور لیف کے ہیں جیسے گوشت عضلہ میں خواہ اول میں لیف نہیں ہے مثل جگر کے - جتنی حرکتیں اعضا کی بدن میں ہوتی ہیں کوئی حرکت بلا مدد لیف کے نہیں ہوتی حرکت ارادی بسبب لیف کے ہوتی ہے اور طبعی حرکت جیسے رحم کی خواہ عروق کی اور اسیطرح جو حرکت مرکب طبعی اور ارادی سے ہے جیسے حرکت ازدراد کی یعنی لقمہ اختیار لینے کی یہ سب حرکتیں لیف مخصوص سے تمام ہوتی ہیں کہ جنکے واسطے ہیئت خاص ہے طول اور عرض اور قوریب سے جذب اور کشش بسبب اوس لیف کے پیدا ہوتی ہے جو دراز ہے اور دفع اوس لیف سے پیدا ہوتی ہے جو عرض میں چلی گئی ہے جو عاصر یعنے نچوڑنے والی ہے اور امساک کیواسطے وہ لیف بنائی گئی ہے جو مورب ہیں - جو اعضا میں ایک ہی طبقہ ہے مثل اوردہ کے اوسکی تینوں قسم کی لیف یعنی لیف جاذب اور ماسک اور عاصر ایک وہ سر میں بنی ہوئی ہیں اور جو اعضا دو طبقہ رکھتے ہیں اونکی طبقہ خارجی میں وہ لیف ہوتی ہے جو عرض میں چلتی ہے اور طبقہ داخلی میں اور وہ لیف طبقہ داخلی میں ہوتی ہے مگر طولی سطح باطن کیطرف زیادہ مائل ہوتی ہے - اس وضع پر انکی خلقت کا یہ سبب ہے تاکہ لیف

جذب اور لیف دفع کیجا نہون بلکہ لیف جذب اور ہاضمہ کا کیجا ہونا بقیہ مناسب اور اعلیٰ گذاشتریون مین چونکہ حاجت ہاضمہ شدید نہین ہوتی ہر اس جہت سے لیف جذب اور دفع کو یکجا مخلوق ہوئی ہین کہ ہاضمہ کو ضرورت شدید جذب اور دفع کی ہے - ہم یہ بھی کہتے ہین کہ جنکو اعضائے عصبانی دون اجسام کو محیط مین جنکا مادہ عصبانی ہو سو جذب ہے اون عصبانی اعضا مین سے بعض ایسے ہین کہ ایک ہی طبقہ رکھتے ہین اور بعض دو طبقے رکھتے ہین - و طبقتین کی منفعتون مین سے پہلے کی **پہلی منفعت** یہ ہے کہ جو عضو کے اندر گہرا ہوتا ہے نہایت قوت سے حرکت کرتا ہو اوسکی محافظت شق ہو جاوے سے - بھی چیز کریگی جو خود ہی جسم مین نہایت مضبوط ہو مثلاً استریان جو ہر وقت بقوت متحرک ہو - کا محیط وہی عضو عصبانی ہو سکتا ہے جو دوسرے طبقے رکھتا ہو دوسری **منفعت** یہ ہے کہ احتیاج شدید سہرا یہ کی ہے کہ عضو اندرونی جسم عصبانی متحلل نہو اور نکل نجائے تحللی کا خوف اس نظر سے ہے کہ اگر ایک ہی طبقے کا جسم محیط ہوتا بسبب نحافت اور کم زوری کے تحلل سے بڑھ خوف نہوتا اور نکل جانے کا خوف اس سبب سے ہے کہ ایک طبقے کا جسم اگر محیط ہو تو پھٹ جانے سے محفوظ نہو گا وہ جسم جسکی تحلل اور خروج کا خوف ہمنے ذکر کیا روح اور خون ہی جو شرائین مین رہتا ہے اور یہ دونو روح اور خون الہی چیزین ہر آنکھ کے بقا مین کمال احتیاط درکار ہے اور اونکی ضائع ہونے مین نہایت خوف ہے روح تو اگر جسم عصبانی محیط مضبوط نہو گا بذریعہ تحلیل کے دفع ہو جاوے گی اور خون اوسکی نا مضبوطی کی وجہ سے شق ہو کر نکل جائیگا ان دونو باتون مین خطرہ عظیم ہے تیسری **منفعت** یہ ہے کہ جسوقت کوئی عضو بحرکت ارادی یا غیر ارادی اوسمین جذب اور دفع زیادہ ہوا اور اوسکو حاجت جسم محیط کی ہو تو اوسکو واسطے ایک آلہ بے آمیزش درکار ہے جیسے معدہ اور امعا چوتھی **منفعت** یہ ہے کہ جب کوئی عضو ایسا ہو کہ اوسکے ہر طبقہ سے ایک فعل خاص صادر ہوتا ہو اور وہ چند فعل ایسے ہین کہ مخالف مزاج طبقہ سے صادر ہو سکین تو اوسکو طبقات مین جدائی اور اختلاف مناسب ہو گا مثلاً خالق عزوجل کا یہ ارادہ ہوا کہ معدہ مین دو فعل ایک حس دوسرا ہضم موجود ہو اور حس بدون عضو عصبانی نہین ہو سکتی اور ہضم بے عضو لحمی ممکن نہین تھا انہین دونو فائدہ نکلنے واسطے معدہ مین دو طبقے پیدا کیے گئے ایک طبقہ عصبی جس سے حس صادر ہوتی ہے اور دوسرا طبقہ لحمی جس سے ہضم صادر ہوتا ہے ان دونو طبقون مین طبقہ اندرونی عصبانی ہے اور بیرونی لحمی اسواسطے کہ ہاضم کا اتصال شے منہضم سے بالقوۃ جائز ہے اور ملاقات یعنی اتصال بالفعل جائز نہین اور حساس کا فعل حس لمس مین بدون ملاقات اور اتصال کے تمام نہین ہو سکتا - یہہ بھی ہم کہتے ہین کہ اعضا مین کچھ ایسے عضو ہین کہ جنکا مزاج قریب بخون ہے پس اونکی غذا ہونے مین خون کو اسکی حاجت نہین ہے کہ بہت سے استحالات اور تبدلات اختیار کرے تب اونکی غذا بنے جیسے گوشت اسواسطے گوشت مین بہت سی تخالیف اور سوراخ نہین کیے گئے کہ اوسمین غذا دیر تک ٹھہرے بعد اوسکے گوشت اوسکے منتدی ہو بلکہ غذا جسوقت گوشت تک پہونچتی ہے فوراً بحمیت کیطرف مستحیل ہو کر گوشت بنا جاتی ہے - بعض اعضا ایسے ہین کہ اونکا مزاج خون کے مزاج سے بہت بعید ہے جیسے ہڈی پس خون کو ایسے اعضا کی طرف مستحیل ہونے مین بہت سے استحالے اور تبدیلات کی حاجت ہوتی ہے تا کہ رفتہ رفتہ مشابہہ صورت ہڈی کے ہو سو اسواسطے کسی ہڈی مین براہ خلقت ایک تجویف رکھی گئی جسمین اوسکی غذا دیر تک ٹھہر کر ہڈی کی ہمصورت ہو کر اوسکا غذا بنے جیسے ہڈی ساق اور ساعد کی - اور بعض ہڈیون مین کئی تجویفین رکھی گئین جیسے ہڈی فک اسفل یعنی جبڑے کی اور جو اعضا ایسے ہون یعنی جنکی غذا دیر مین ہو یعنی جنکو حاجت طرف امتیاز غذا کی زیادہ ہے اس لیے کہ غذا کو اپنی صورت کیطرف رفتہ رفتہ پہیرتی ہین پس جتنی دیر انکو احالۂ غذا مین درکار ہے اوتنی دیر تک امتیاز اجزاے غذا مین بھی درکار ہے - جو اعضا قوی ہین وہ اپنی غذا کی فضول کو اپنے قرب و جوار کے اعضاے ضعیف کیطرف دفع کر دیتے ہین جیسے قلب اپنی غذا کے فضول کو بطین کیطرف دفع کر دیتا ہے یا دماغ خلف اذنین کیطرف یا جگر اوتین یعنی کثرا کیطرف دفع کر دیتا ہے **جملہ پہلا تعلیم پانچوین کا ہڈیون کے بیان مین** اور اسمین تین فصلین ہین **فصل پہلی** عام طور کا بیان ہڈیون اور مفاصل کا - ہم کہتے ہین کہ بعض ہڈیون کی نسبت بدن سے

ایسی ہے جیسے اساس اور مبنی شے کو ہے طرف اوسی شے کے کہ جیسے تعرے نشت کہ کہ وہ اساس ہین بدنکے اور اونپر بنا بدن کی ہے جیسے بناکشتی کی اوسکے اوس لکڑی پر ہوتی ہے کہ جو سبسے پہلے لکڑی کی جاتی ہے کہ اوسکو بعد سب لکڑیان ملائی جاتی ہین - بعض ہڈیان بدن سے نسبت پوشش اور وقایہ کے کہتی ہین جیسے ہڈی یا فورع یعنے تالوکی - اور بعض ہڈیان ایسی ہین کہ جنکی نسبت بدن سے مثل تہیارکے ہے جس سے ترے ترے صدمے اور گرنے اور ٹھوکر سے اشیاء مؤذیہ دفع کی جاتی ہین جیسے وہ ہڈیان جنکا اساس نام ہے - مدبرہ وہ ہڈیان ہین جو پشت کی فقران پر مثل کاہتو نکے نکلی ہوئی ہین - اور بعض ہڈیان وہ ہین جنسے بہرتی مہاصل کے سوا خوبی ہوتی ہے جیسے عظام سمسانیہ جو درمیان سلامیات کے ہوتی ہین - بعض وہ ہڈیان ہین کہ جو اجسام اونکے طرف جلاقہ محتاج ہین اونکو متعلق کیے ہوئے ہین جیسے ہڈی لام کی صورت کی عضل متخیرہ اور زبان وغیرہ کیواسطے - اور کل ہڈیان دعامہ اور قوام بدنکی ہین جو ہڈی ان ہڈیونمین سے ایسی ہے کہ اونکیطرف بدن فقط بوجہ آرایا حفاظ کے محتاج ہے اور تحریک اعضا مین اونکی طرف حاجت نہین رکھتا وہ ہڈیان سمت یعنی شوس پیدائی گئین اگرچہ انمین مسام اور چھوٹے چھوٹے سوراخ ضروری بھی ہین - اور جو ہڈیان کہ اونکی طرف بدنکو بوجہ تحریک اعضا بھی حاجت ہے اونکی مقدار تجویف مین زیادتی کی گئی اور اونکی تجویف ٹیک وسط مین ایک ہی بنائی گئی تاکہ جرم اونکا غذا کے متفرق مقامات پر سہنیکا محتاج نہو نہین تو یہہ ہڈی نرم ہوجاتی بلکہ اوسکا جرم سخت ہوا اور اوسکی غذا یکجا ہوئی اور مخ اوسکی غذا تجویز ہوئی جیسے حرام مغز کہتے ہین وہ اوسکے حشو مین بھری گئی زیادہ تجویف ان ہڈیونکی اسواسطے رکھی گئی جسمین بھاری نہوں اور سبک زمین اور ایک ہی تجویف بنانے کا یہ فائدہ ہے کہ جسمین حرم انکا سخت رہے اور سختی جرم کی اس غرض سے ہے کہ جسمیں بروقت حرکات عنیفہ کے قوت نجائین اور حرام مغز اسواسطے رکھا گیا کہ انکی غذا اپنے بموجب اوس طریقہ کے جو ہم فصل اول مین بیان کرچکے ہین اور یہ بھی فائدہ حرام مغز کا ہے کہ انکو ہمیشہ رطوبت دیا کرے تاکہ بکبت تصلب حرکت کی انمین تضرر عارض نہو یعنے بارہ بارہ نہوں یہ بھی ایک فائدہ حرام مغز کا ہے کہ انکی تجویف کی اندر داخل ہوکر انکو مثل اجسام سمنہ کے کردے اور تجویف کم ہوجائے - جتنی حاجت مضبوطی کی زیادہ ہوتی ہے اوتنی تجویف کم ہوتی ہے اور جتنی حاجت استواری کی کم ہوتی ہے اوتنی تجویف زیادہ ہوتی ہے - نرم ہڈیان اسواسطے پیدا کی گئین کہ امر غذا سے مذکور تمام ہو اور ایک حاجت زیادہ اونکی طرف یہ ہے کہ اونمین ایک شے اسطرح نفوذ کرے جیسے بوجہ راہ ہوا کے بروقت سونگھنے کے اور ہڈی مین نفوذ کرتی ہے جسکا مصفات نام ہے اور جیسے فصول جنکو دماغ دفع کرتا ہے اونمین نفوذ کرتے ہین - سب ہڈیان قریب قریب ایسمین ملی ہوئی ہین اور کسی دو ہڈی کے درمیان مین سے بہت مسافت نہیں ہے بلکہ بعض ہڈیونمین اتنی مسافت کم ہے کہ لواحق عنصر وفیہ خواہ شبیہ بعنصر وفیہ اون ہڈیونکی درمیانی جگہہ کو بھر دیتے ہین ان لواحق کی خلقت اوسی منفعت کی راہ سے ہے جس منفعت کیواسطے عنصر وفیہ کی خلقت ہوئی ہے اور جہان رعایت اس منفعت کی نہو اونکی ہڈیونکے درمیان مین ایک منفصل پیدا کیا گیا ہے بدون لاحقہ عنصر وفیہ کے جیسے فک اسفل مینے نیچے کا جبڑا - قریب قریب ہڑین جو درمیان ہڈیونکے ہین اونکی کئی قسمین ہین کسی مین اسقدر بُعد ہے کہ جتنا منفصل نرم مین ہوتا ہے اور کسی مین اسقدر بُعد ہوتا ہے کہ جتنا بُعد منفصل تنگ غیر مضبوط مین ہو اور کسی مین اسقدر فاصلہ ہے جتنا منفصل مضبوط مین ہو خواہ وہ منفصل گرا ہوا ہو خواہ درزدار ہو خواہ چسپندہ - منفصل سلس یعنے نرم وہ منفصل ہے کہ جسکی دو ہڈیونمین سے ایک ہڈی بآسانی حرکت کرے اسکے کہ اوسکے ساتھ دوسری ہڈی کو حرکت ہو جسطرح منفصل رسغ کا یعنی جوڑ کلائی اور بازو کا - اور منفصل عسر غیر موثق وہ جوڑ ہے جو درمیان پیوند سر دست اور استخوان کتف کے واقع ہے یا وہ جوڑ جو درمیان دو ہڈیون منجملہ استخوانہائے پشت کے واقع ہے اور عسر غیر موثق اسیواسطے ایسے جوڑ کو کہتے ہین کہ ایک دو ہڈیونکی حرکت اسمین دشوار اور کم ہے - اور منفصل موثق وہ جوڑ ہے جسکی

دو ہڈیونمین سے ایک ہڈی کو تنہا بالکل حرکت نہو جیسے سینہ کی ہڈیونکے جوڑ۔ اور مفصل مرکوز وہ جوڑ ہے کہ اوسکی ایک دو ہڈیونمین زیادتی پائی جائے اور دوسرے کیواسطے نقرہ ہو جسمین یہ زیادتی گری ہوا اسیطرح جیسے گرب کہ اوسے حرکت نہو جیسے دانتونکی جڑین۔ اور مفصل مدور وہ جوڑ ہے جسکی ہر ہڈی کیواسطے دو نوہڈیونمین سے تخاریز یعنی قاصلے ہین دندانہ دار جیسے ارہ ہوتا ہے اور دندانہ اس ہڈی کی تیز ہوتے ہین شکافونمین اوس دوسری ہڈی کے جیسے روئین گریبے ٹھہیرے تا ہی کے پتر دنکو جوڑتی ہین اور اس جوڑکا نام سیان اور دررکتا ہی جیسے جوڑ کھوپڑی کے۔ اور مفصل ملزق ایک تودہ جوڑ ہے جسے ملول مین لغزش ہے جیسے جوڑ درمیان دو ہڈیون کے اور دو برابر ملزق وہ جوڑ ہے جو عرض مین لغزش کرے جیسے ہڈیان پشت کی نیچے کہ فقرونکی اواسطے اور برکے فقرون کی ہڈیان مقاصل غیر موثق ہین فصل دوسری تشریح مخلف اور اوسکی منفعت کے بیان مین کھوپڑی کی سب ہڈیونکی منفعت یہ ہے کہ وہ دماغ کی سپر ہے اور اوسکو جیسا کہ آفات سے محفوظ رکھتی ہی مختلف قسمونکی تعدد ہڈیان کھوپڑی کی اواسطے ہوئی کہ تقسیم وسکی دو جلو پر ہو ایک جلہ کا اعتبار نظر اون فوائد کے ہو جو خاص ہڈیونسے متعلق ہے دوسرے جلہ کا اعتبار نظر اون فوائد کے ہو جو کہ ہڈیان گھیرے ہین اوس سے متعلق ہو پہلے جلہ کی منفعتین دو قسم کی ہین ایک منفعت تو یہ ہے کہ اگر کبھی اتفاق کھوپڑی کی کسی جزو مین کوئی آفت پہونچے مثلاً ٹوٹ جائے یا عفونت آجائے یہ ضرور نہو کہ تمام کھوپڑی کو یہ آفت شامل ہو جائے جیسے اگر ایک ہی ہڈی ہوتی دوسری منفعت یہ ہے کہ ایک عضو مین اختلاف ابزا کا سختی نرمی تخلخل تکاثف رقت غلظ نہین ممکن تھا اور کھوپڑی مین یہ اختلاف درکار ہے بنظر اوس حاجت کے جس کو عنقریب ہم ذکر کرینگے پس اختلاف اقسام ہڈیون سے یہ سب باتین حاصل ہوئین۔ دوسرا جملہ اسکی منفعت مختلف طور پر تمام ہوتی ہے کوئی منفعت بقیاس نفس دماغ کے ہے باین طور کہ جسوقت بخارات غلیظ ہو جائین کہ نفوذ اونکا ہڈیونسے دشوار ہو بہت تخلخلات راہ اور مسلک کے مختلف اقسام کی ہڈیون سے یہ فائدہ ہوا کہ وہ بخارات دماغ سے جا ہو جائین تاکہ تنقیہ دماغ کا بوجہ تحلل بخارات کے ہو جائے اور ایک منفعت اسکی بقیاس اوس لیف عضو کے ہے جو اعضا سر مین پراگندہ ہی اختلاف سے ان ہڈیونکے اوسکے واسطے راہ بن گئی۔ دو منفعتین اسکی مشترک ہین دماغ اور دواور چیزونمین پہلی منفعت بقیاس عروق اور شرائین داخلی سر کے ہے تاکہ اونکے واسطے طریق اور منفذ بنے دوسری منفعت بقیاس ظرف اوس محاب کے جو غلیظ اور ثقیل ہے کہ اوسکے اجزا طرح طرح متفرق ہین اسوجہ سے اوسکا بوجہ دماغ پر نہین ہے۔ شکل طبعی اس ہڈی کی یعنی کھوپڑی کی گول ہے دو منفعتونکی وجہ سے ایک منفعت بنظر اشیاے داخل کے ہو وہ منفعت یہ ہے کہ شکل مستدیر مساحت اندرونی مین بڑی ہوتی ہے بہ نسبت اشکال مستقیمۃ الخطوط کے جسوقت احاطہ دو دو تونکا برابر ہو اور جب مساحت اسکی بڑی ہوئی تو اسکے اندر بڑی چیز کے سمانے کی گنجایش بھی ہوگی دوسری منفعت بہ نسبت امر خارجی کے کہ شکل مستدیر پر صدمہ چوٹ وغیرہ کا بوجہ قلت مصادمت کے بہت کم پہونچتا ہے اسواسطے کہ اسمین قلت مصادمت ہوتی ہے بہ نسبت شکل مستقیمۃ الخطوط کے کہ جسمین زاویہ مستقیمہ پیدا ہو۔ کھوپڑی گول بھی ہے اور ملولانی بھی اسکا فائدہ یہ ہے کہ مناسبت اعصاب دماغی ملولانی وضع رکھتے ہیز اوسی وضع اونکے واسطے واجب ہے تاکہ اونمین تنگی اور انضغاط واقع نہو۔ کھوپڑی کیواسطے دو برآمدے آگے پیچھے ہین تاکہ دونو جانب سے جسقدر پٹھے اوتر ہین وہ بحال مناسب باقی رہین اور اسی شکل کیواسطے تین درزین حقیقی ہین اور دو کاذب حقیقی درزونمین سے ایک درز مشترک ہے پیشانی کے ساتھ بشکل قوس جسکی صورت اسطرح پر ہے ۔ اور اسکا اکلیل نام ہے اور ایک درز ملول سر کی منصف ہو وہ مستقیم ہے اوسکو سہمی کہتے ہین اور جب اوسکا اتصال اکلیل سے اعتبار کیا جائے اوسکو سفودی کہتے ہین اوسکی صورت ایسی ہے کہ جیسے کسی قوس کی بیچ مین اوپر

کی جانب ایک خط مستقیم مثل عمود کے واقع ہو بانیصورت) ——— اور تیسری درز مشترک ہے درمیان سر کے پیچھے سے اور اوسکی قاعدہ مین اوسکی شکل ایسی ہے کہ جیسے کسی زاویہ سے کنارا اعظم متصل ہوا اسکو درز لامی کہتے ہین اسواسطے کہ یونانیون کی لام سے کتابت مین مشابہ ہے بانیصورت

(اور دو درزین کاذب طول مین سر کے بطور رمواز ات سہم کے دونو جانب سے واقع ہین اور ہڈی مین سر کے پیوست نہین ہوگئی ہین - اسیواسطے اونکا نشہ یمن نام ہے اور صحیح تر حقیقی تینون درزون سے ملتی ہین اونکی شکل ایسی ہوتی ہے (یہ شکل طبعی تام الدرز ہے لیکن سر کی تکلمین غیر طبعی تین ہین پہلی یہ ہے کہ دو برآمدونمین سے پیش سر برآمدہ نہوا ہمین درز اکلیلی نہین ہوتی ہے دوسری شکل غیر طبعی یہ ہے کہ بجانب پشت سر کے برآمدہ نہوا ہمین درز لامی نہین ہوتی تیسری شکل غیر طبعی یہ ہے کہ دونو برآمدے نہون اور سر مثل گرے کے گول ہو کہ جسکا طول و عرض برابر ہو - افضل اطبا یعنی جالینوس نے کہا ہے کہ صحیح ابعاد برابر ہین عدل قسمت اسکا مقتضی ہے کہ اسمین قسمت درون کی برابر ہو اور چونکہ شکل طبعی مین قسمت درون کی اسطرح پر تھی کہ طول مین ایک درز تھی اور عرض مین دو اب یہان پہ چاہیے کہ طول مین ایک درز ہو اور عرض مین بھی درز واحد ہو اور درز عرضی وسط عرض تہو ایک کان سے دوسرے کان تک جسطرح سہمی درز طول وسط طول مین - فاضل جالینوس کہتا ہے کہ چوتھی شکل غیر طبعی سر کی نہین ہوسکتی ہے کہ مثلاً طول کم ہو عرض سے اسواسطے کہ طول عرض سے جب ہی کم ہوگا کہ کوئی بطن بطون دماغ کم ہو یا جرم دماغ سے کسیقدر کم ہو اور یہ فرض مخالف حیات اور مانع صحت ترکیب ہے - مقدم اطبا بقراط نے بھی اصابت رائی کی ہے اسلیئے کہ سر کی چار ہی شکلین تجویز کی ہین ایک طبعی اور تین غیر طبعی اس مسئلہ کو خوب سمجھنا چاہیے

فصل

تیسری پہلے جملہ سے تشریح مین اون چیزون کی جو قحف سی پیچے ہین

سر کیواسطے بعد اون چیزون کے جو اوپر کی فصل مین بیان ہوئین پانچ ہڈیان اور تین چار مثل دیوارون کے کڑی ہین اور پانچوین مثل قاعدے کے رکہی ہوئی ہے یہ دیوارین یافوخ کی بہ نسبت سخت بنائی گئین اسواسطے کہ صدمہ چوٹ وغیرہ کے ان دیوارونپر زیادہ پہونچتے ہین دوسرا فائدہ یہ ہے کہ حاجت تخلخل قحف اور یافوخ کی دو وجہونسے پڑتی ہے ایک تو اس وجہ سے تاکہ وہمین بخار متحلل فضول ذکر کیے دوسری وجہ یہ ہے کہ دماغ پر گرانی پیدا نہو - ان چار دن دیوارونمین سب سے زیادہ سخت وہ ہڈی ہے جو پشت سر کیطرف واقع ہے اسلیئے کہ وہ نگہبانی حواس سے پوشیدہ ہے - پہلی دیوار ہڈی پیشانی کی ہے اوسکے اوپری حصہ مین درز اکلیلی ہے اور نیچے کی حد ایک دوسری درز ہے کہ جو درز اکلیلی سے کنارے سے آنکھون پر چلی آتی ہے اور قریب نیچے ہوکر اور اوس درز کا آخر درز اکلیلی کے دوسرے کنارے سے متصل ہے - دو دیوارین جو بین دیوارین اونہین دونو نمین دونو کان بنائے گئے ہین اونکا نام محجر ہین ہے کہ مثل تیر کے سخت ہین اوپر سے ان دونو نکو درز قشری محدود کرتی ہے اور نیچے کی جانب ایک درز ہے جو کنارہ سے درز لامی کے آکر اوسکا منتہا درز اکلیلی تک پہونچتا ہے اور پیچھے سے ان دونون کو ایک جزو درز اکلیلی کا اور پیچھے سے ایک جزو درز لامی کا محدود کرتا ہے - چوتھی دیوار پشت سر کی اوسکو اوپر کی جانب سے درز لامی محدود کرتی ہے اور نیچے کی جانب سے وہ درز جو درمیان قحف اور درز سہمی کے مشترک ہے اور درز لامی کی دونو کنارون مین دانو وہ ہوکر غائب ہوگئی ہے - پانچوین ہڈی جسے جملے قاعدہ دماغ کہا ہے وہ ہڈی سب ہڈیونکا نچوڑ اوٹہائی ہوئے ہوا اسکو ہڈی کہتے ہین اسکی خلقت مین سختی و منفعتون کیواسطے ہوا ہے ایک منفعت تو یہ ہے کہ بوجہ سختی کے نچوڑ اوٹہائی برمد دیتی ہے اور دوسری منفعت یہ ہے کہ سخت چیز فضول کی عفونت کم قبول کرتی ہے یہ ہڈی اسلیے مقام برنصب کی گئی ہے کہ اسپر عمدہ فضول دماغی گرتے رہتے ہین اسیواسطے اسکو سخت کرنے مین احتیاط کامل کی گئی - ہر ایک دو جانبون عین

یعنے کنپٹیون مین دو ہڈیان سخت واقع ہین کہ جو مہمہ صدغ مین جاتا ہے اوسے چھپاتی ہین اور اونکی وضع طول صدغ مین بطور تورب کے ہے اور اونکا زوج نام ہے **فصل چوتھی پہلے جملہ سے فکین اور انف کی ہڈی کے بیان مین** ہڈیان فک اعلی اور صدغ کی اونکے شمار کو ہم بیان کرتے ہین اوسکے بعد روز جو فک اعلی مین ہین اونکا بھی ذکر کرینگے پس ہم کہتے ہین کہ فک اعلی کو اوپر سے ایک درز مشترک تحدید کرتی ہے جسکی شرکت درمیان فک اعلی اور پیشانی کی ہے اور وہ درز ابرو کی جانب سے طرف کنپٹی کی جاتی ہے اور نیچے سے فک اعلی کی حد بردانتونکی جڑین ہین اور دونو جانب سے ایک درز فک اعلی کی حدہ ہے جو از دارف گوش آتی ہے اور فک اعلی اور عظم وتدی مین مشترک ہے وہ عظم وتدی جو نیچے اضراس کے واقع ہے پھر اسکی اخیر کا کنارا وہ اسکی منتہا پر واقع ہے یعنی وہ کنارا دوبارہ جکتا ہے طرف انسی فک اعلی کی تھوڑا سا پس ایک درز سی ہوجاتی ہے جو فرق کرتی ہے درمیان اس فک کی اور درمیان اوس درز کے جسکو ہم ذکر کرتے ہین وہ درز ایسی ہے کہ جو قطع کرتی ہے اعلائی حنک کو طولاً یہ حد ود اربعہ فک اعلی کی ہین لیکن وہ درزین جو اسکی حدود مین داخل ہین اونمین سے ایک وہ درز ہے جو قطع کرتی ہے اعلائی حنک کو طولاً اور ایک درز دوسری سے جو شروع ہوتی ہے درمیان دونو ارجاء ثنیہ لیکر تا محاذات مابین ثنیتین کے یعنی اوپر کے اگلے دو دانت اور ایک درز اور ہے جو شروع ہوتی ہے دوسری درز کی مبدء سے اور مائل ہوتی ہے اوس مقام سے اوترتی ہوئی محاذات مین مابین رباعیہ اور ناب کے وہ اپنی جانب سے چونتھی اسکی مثل ہے مابین طاحن - ان تینون درزون کے درمیان مین اور درمیان محاذات مناب اسنان مذکورہ کے دو ہڈیان جو بالکل مثلث ہین محدود ہوتی ہین لیکن قاعدے ان دونو مثلثون کی نزدیک مناب اسنان کے نہین ہین بلکہ درآتی ہے قبل اسکے ایک درز قاطع جو قریب قاعدہ منحرف کرتی ہے مابین صورت اس لیے کہ تینون درزین اس درز قاطع سے مواضع مذکورہ تک تجاوز کرتی ہین اور نزدیک دونو مثلثونکے دو ہڈیان ایسی حاصل ہوتی ہین جنکو محیط ہوتی ہین دو نو قاعدے مثلثین کے اور مناب اسنان اور دونو قسمین کنارے کی درزون سے ان دونو ہڈیونمین سے ایک کو دوسری سے جدا کرتی ہے وہ چیز جو اوترتی ہے درز اوسط سے بجہت سمی ہر ایک ہڈی مین دو زاویہ قائمہ پیدا ہوتے ہین نزدیک اس درز کے جو بطور عمود فاصل اوتری ہے اور ایک زاویہ حادہ نزدیک مابین کے اور ایک زاویہ منفرجہ نزدیک منحرفین کے پیدا ہوتا ہے درز فک اعلی سے ایک وہ بھی درز ہے جو اوترتی ہے درز مشترک اعلی سے یہ درز شروع ہوتی ہے کنارے چشم سے اور جسوقت پہونچی ہے نقرہ کے یعنی مغاکچہ قفا تک تین شعبون پر منقسم ہوتی ہے ایک شعبہ تو گذرتا ہے نیچے درز مشترک کی اور بر نقرہ چشم کے تا اینکہ متصل ابرو کے ہوجاتا ہے اور ایک درز یعنی دوسرا شعبہ اسکی قریب یوہین متصل ہوتا ہے بدلے اسکے کہ نقرہ مین داخل ہو اور تیسری درز یعنی تیسرا شعبہ وہ بھی اسیطرح متصل ہوتا ہے مگر نقرہ مین داخل ہوکر اور جو درز ان تینون سے اسفل ہے بقیاس اوس درز کے جو زیر ابرو ہے پس وہ دو درزین ہے اوس مقام سے کہ مماس ہوتا ہے اوا کو اعلائی حنک مگر وہ ہڈی جسے درز اول ان تینون درزین سے جدا کرتی ہے وہ سب سے بڑی ہے اور اسکے بعد وہ ہڈی بڑی ہے جسکو درز ثالث جدا کرتی ہے **شرح انف** ناک کی منفعتین ظاہر ہین اور وہ تین ہین **پہلی منفعت** یہ ہے کہ وہ معین ہوتی ہے بسبب اور ترکیب کے جسپر یہ شامل ہے استنشاق یعنی سونگھنے مین یہان تک کہ جمع ہوتی ہے اوسمین ہوائے کثیر اور قبل ازانکہ دماغ مین پہونچے ہوا معتدل بھی ہوجاتی ہے اسواسطے کہ جو ہوا سونگھی جاتی ہے اکثر اوقات بخور یہ مین پہونچتی ہے لیکن کسیقدر مقدار صالح اوسمین سے دماغ مین بھی نفوذ کرتی ہے اور بھی اوس استنشاق کیواسطے جس سے سونگھنا کسی قدر ہوائے صالح کا مطلوب ہوتا ہے ایک مقام خاص مین جو اگلے آلہ شمہ کے واقع ہے جمع کی جاتی ہے تاکہ ادراک زیادہ ہو اور موافق رائحہ مشموم کے ہو پس یہ تین منفعتین ایک منفعت مین **مجتمع** ہوتا ہے ایک منفعت جمع ہونا ہوا کا دوسرے

معتدل ہونا اوسکا قبل اسکے کہ دباغ تک نافذ ہو تیسرے جمع ہونا کسیقدر ہوا کا اگر آلہ شم کے بعد تو دوسری منفعت یہ ہے کہ تقطیع حروف اور تسہیل اخراج حروف تعین ہوتی ہے تاکہ ہوا کل اوس مقام پر جمع نہ ہو جائے جس جگہہ سے تقطیع حروف مطلوب ہے پس یہ دو منفعتین ایک ہی منفعت ہیں ہزیعد ازان جو فائدہ مقدار معین کرنے میں حروف کی دیتی ہے اوسکی نظیر ایسی ہے کہ جیسے وہ نقب منصوب جو بچے مزمار کے واقع ہے تقدیر اس ہوا کی کرتی ہے اور اوس ہوا کے روکنے سے متعرض نہیں ہوتی ہے تیسری منفعت یہ ہے کہ جو فضول طرف سر کے دفع ہوتے ہیں اونکیو اسطے ناک بنزلہ پرونے اور محافظ کے ہے کہ وہ فضول دیکھنے سے پوشیدہ رہتے ہیں اور بھی اوسکے نکال ڈالنے پر بذریعہ نفخ کے ناک مددگاری کرتی ہے یہ دو منفعتین اسی تیسری منفعت میں داخل ہیں۔ ناک کی ہڈیوں کی ترکیب دو مثلث ہڈیوں سے ہے جن دونوں کے زاویہ اوپر سے ملجاتی ہیں اور اون کی قاعدے قریب ایک زاویہ کے متماس ہوتے ہیں اور اون دونوں مثلثوں میں بجہت دو زاویوں کے جدائی ہوتی ہے اور دونوں ہڈیاں ہر ایک انمیں کی ایک اون دو درزوں کنارے والی سے جو مومنہ کی درزوں میں مذکور ہو چکی ہیں مرکب ہوتی ہے ان دو ہڈیوں کے۔ نیچے کی کنارے پر دو غضروف نرم واقع ہیں کہ اونکے بیچ میں طول درز وسطانی ہر ایک غضروف ایسا ہے کہ جسکا جزو اعلی جزو اسفل سے زیادہ سخت ہے اور حاصل یہ ہے کہ یہ غضروف اون دونوں غضروفوں سی صلابت میں زیادہ ہی منفعت اس غضروف درمیانی کی یہ ہے کہ ناک کو جدا جدا دو نتھنے بنا دیتا ہے تاکہ جب دماغ سے کوئی فضلہ اوترے تو اکثر ایک ہی نتھنے کی راہ سے نکلے اور راستہ استنشاق کا جدہر سے ہوا ترجیح دماغ کیواسطے جاتی ہے بند نکرے اسواسطے کہ اس ہوا سے روح دماغی کی تازگی ہے۔ وہ دو غضروف کنارے والے جو ہیں اونکی تین منفعتیں ہیں پہلی منفعت ایسی ہے کہ جو متمسک ہو جملہ اون غضروفوں میں جو کنارے ہڈیوں کے واقع ہیں اور اوسکے بیان سے ہمکو مراعت ہو چکی ہے دوسری منفعت یہ ہے کہ کشادگی اور بخوبی گنجائش پیدا ہو اگر زیادہ استنشاق اور نفخ کی ضرورت ہو تیسری منفعت یہ ہے کہ معین ہو گرا دینے بخار دماغی کی اسطرح پر کہ بروقت نفخ کے دونو غضروف کھل جائیں اور جدا جدا ہو جائیں اور کم ہو جائیں اور لرزنے لگیں۔ دونو ہڈیاں ناک کی باریک اور سبک پیدا کی گئیں اس لیے کہ احتیاج طرف خفت کی زیادہ ہے بہ نسبت مضبوطی کے خصوصا باین لحاظ کہ اونمیں ایسے اعضا نہیں ملتے جو امور و آفات اور صدمات ہیں اور بھی موضع مس سے یہ دونو ہڈیاں دور تر واقع ہیں۔

فک اسفل نیچے کا بیڑا صورت اوسکی ہڈیوں کی اور بیڑے کی منفعت بخوبی معلوم ہے کہ وہ دو ہڈیوں سے مرکب ہے ان دو ہڈیوں کو نیچے ذقن کے ایک مفصل موثق جمع کرتا ہے اور دو کنارے ان ہڈیوں کے جو باقی رہے اونمیں سے ہر ایک کنارے پر ایک ہڈی خمدار بلند ہوتی ہے جو ترکیب پاتی ہے ایک زیادتی درست اور ہموار کی ہیولی کی سانہ جواد کتی ہے اوس ہڈی سے جو اس کنارے تک منتہی ہوتی ہے اور ایک دوسرے پر بوجہ بندش رباطات کے گر نہیں سکتی **فصل پانچویں پہلے جملہ سے دانتوں کی تشریح میں** دانت کل تیئیس ہیں اور جن دانتوں کا تو آجد نام ہے بعض آدمیوں میں نہیں بھی ہوتے ہیں اور یہ نواجذ وہ چار دانت ہیں جو کناروں پر ہوتے ہیں سمیں یہ چار دانت نہیں ہوتے اوسمیں اٹھائیس دانت ہوتے ہیں۔ دانتوں میں دو دانت دو ہرے بنکو ثنیتان کہتے ہیں اوپر کی طرف اور دو دانت چوہرے جنکو رباعیتان کہتے ہیں یہ بھی اوپر ہوتے ہیں اور اسیطرح دو دو نیچے کیطرف ہیں دو دانت واسطے کاٹنے کے پیدا کیے گئے اور دو دانت اوپر اور دو دانت نیچے ہیں کہ اونکو ناب کہتے ہیں واسطے توڑنے کے پیدا ہوئے چار پانچ دانت نیچے اور برجنکو امراس کہتے ہیں واسطے پیسنے کے مخلوق ہوئے یہ سب تیئیس یا اٹھائیس دانت ہیں۔ نواجذ اکثر اوسط زمانہ نوجوان اوگتے ہیں اور وہ زمانہ بعد سن بلوغ کے وقوت تک ہے اس لئے کہ سن وقوت تیس برس کے قریب تک رہتا ہے اور چونکہ یہ دانت اسی سن میں اوگتے ہیں انکو اسنان حلم کہتے ہیں دانتوں کے واسطے جڑیں ہیں اور سر ہیں نیز جو گڑھتے ہیں اون ہڈیوں کو

سوراخون مین جو دو نو جبڑونمین اگے ہوئے ہین اور ہر ایک سوراخ کے گرد ایک زیادتی استخوانی گول پیدا ہوتی ہے جو شامل ایک دانت کو ہوتی ہے اور اوسکو مضبوط کرتے ہین اس مقام پر نومی رباط اور ہوے اضراس کی ہر دانت کو ایک ہی سر ہوتا ہے لیکن اضراس نیچے کے جبڑے مین ہوتے ہین کم سے کم اونکے دو سرے ہوتی ہین اور کبھی تین بھی ہو جاتے ہین خصوصاً دو نو ناجذونکے درمیانے اور یہ وہ اضراس جو اوپر کے جبڑے مین ہین کم سے کم اونکے درمیانی تین سرے ہوتی ہین اور کبھی چار بھی ہو جاتے ہین خصوصاً دو نو ناجذ کے درمیانے اور کبھی اضراس کے سرے اس سے بھی زیادہ ہوتے ہین بجہت اونکے بڑے ہونیکے اور کام زیادہ متعلق ہونیکے اور زیادہ سرے اوپر کے اضراس مین اسواسطے ہوتے ہین کہ وہ مہلق ہین - ثقل کا یہ حال ہے کہ اضراس کی میل کو خلاف جہت رؤس یعنی طرف بن دندان کے کر دیتا ہے - نیچے کے اضراس کا ثقل مخالف اونکے گرنیکے نہین ہے **مترجم کہتا ہے** چونکہ اوپر کے اضراس کا جبڑا نوقانی ہے یعنی فک اعلی مین واقع ہے اور ثقل اوسکا بالطبع مائل بطرف فک اسفل ہے جدہر اونکا سر ہے اوسیطرف تاجم بوجہ ثقل طبعی کے زیادہ ہوا اور سرے بھی مستدیر ہوئے تحتانی اضراس کا حال بخلاف ثقل طبعی کے مخالف اضراس نوقانی کے ہے کہ اونکے ثقل کا میل طبعی اونکی جڑون کی طرف ہے اسی جہت سے یہ ثقل اونکے گرنیکا مخالف نہین ہے بلکہ اونکے سر و نکا بوجہ مائل جڑونکی طرف ہے اس سے انمین سرے زیادہ نہین ہوئے مگر کسی بندے مین جس یقیناً نہین ہے کہ وہ بات خورد حوت وغیرہ کے معدہ کو دریافت کرے مگر دانتونمین جو از قسم ہڈیونکے ہین البتہ جس سے جالینوس نے بھی کہا ہے اور تجربہ بھی شاہد ہے کہ دانتون مین جس ہے ایک قوت جو دماغ سے آتی ہے اوسی دانتونکی جس پر اعانت کی ہے تاکہ انکو درمیان سرد اور گرم اور دیگر مضرات کے تمیز حاصل رہے ++

فصل چھٹی جملہ اولی سے پشت کی منفعت کے بیان مین پشت کی خلقت جار منفعتون کیواسطے ہے پہلی منفعت یہ ہے کہ وہ راہ ہے نخاع کی جسکیطرف حیوان اپنی بقا مین محتاج ہے اسکا تفصیلی بیان نوخاص اسکے مقام پر کرینگے مگر یہان اتنا مجملاً کہتے ہین کہ اگر سب پیٹے دماغ سے نکلتی پس جتنی مقدار اسوقت سر کی ہے اس سے بہت بڑی ہوتی اور بدنپر اوسکی بوجھ کا اوٹھانا بہت دشوار ہوتا اوپر سے کونتہائے اطراف تک پہونچنے مین مسافت بعید قطع کرنی پڑتی اور ہمیشہ سر من آفات اور انقطاع رہتے - پٹھونکا طول اونکی قوتون کو اعضای شفیلہ کے جذب کرنیمین طرف مبادی اور اصول اونمین اعضا کی سُنست کر دیتا بنظر ان قباحتونکے خالق جل جلالہٗ نے اتمام نعمت کرکے دماغ سے ایک برز وجیسی ہم نخاع کہتے ہین اوتار اسفل بدن تک مثل نہر کے تاکہ اوسکے دزیعہ سے قسمت عصب کی اوسکے منبات اور اطراف مین پوری ہو جاوے اور مؤخر کی جانب یعنی بطرف پشت اوسے رکھا اسلیے کہ اوسکی موازات اور سامنا اور قربت اعضا کی جسب مناسب باقی رہے بعد اوسکے پشت کو گذرگاہ محفوظ اوس نخاع کیواسطے مقرر فرمایا دوسری منفعت یہ ہے کہ پشت دزیعہ محافظت اور سپر ہے واسطے اعضای مشرفہ کے جو اوسکے سامنے رکھے ہین اسیواسطے پشت مین کانٹے اور گریبان پیدا کیگئے تیسری منفعت یہ ہے کہ پشت پیدا کیگئی اسواسطے کہ بنے ہوکل ہڈیونکیواسطے جیسے دو لکڑی جوڑنیکی جڑ مین پہلے لگائی جاتی ہے اوسکے بعد اور لکڑیان گاڑی اور باندہی جاتی ہین اسیواسطے پشت خلقت مین سخت اور مضبوط بنائی گئی چوتھی منفعت یہ ہے کہ بدن انسان کا قوام اور استقلال پشت سے حاصل ہوتا ہے اور تحقیق بہات مین حرکت کرتا ہے جھک کر اور پھیل کر اسپر قدرت بذریعہ پشت کی ہوتی ہے اسیواسطے پشت مین فقرہ گندھے ہوئے پیدا کیگئے ایک بڑی بڑی مقدار کی نہین پیدا کی گئی اور جوڑان فقرونکے نہ بہت نرم بنائے گئے کہ قوام بدن مین سستی پیدا کرین اور نہ بہت مضبوط بنائے گئے کہ پھرنیکو منع کرین **فصل ساتوین جملہ اولی سے فقرات پشت کی بیان مین** فقرہ اوس ہڈی کو کہتے ہین کہ جسکے بیچ مین ایک روزن ہو جسمین نخاع نفوذ کرے فقرہ مین چار زیادتیان ہوتے ہین دو داہنے اور بائین دو جانبون روزن مین ہوتی ہین اور دو زیادتیان نیچے اور اوپر ہوتی

ہین اوپر کی زیادتی کا نام شاخص فوقانی اور نیچے کی زیادتی کا نام شاخص تحتانی ہے اور ہکو متکلمہ بھی کہتے ہین اور کبھی چہ زیادتیان بھی ہوتی ہین چار ایکطرف اور دو ایکطرف اور کبھی آٹھ بھی ہوتی ہین - منفعت ان زیادتیونکی یہ ہے کہ اتصال مفصلی مین انتظام پیدا ہوجائے کسی جگہہ پر بذریعہ فقرہ یعنی مفاکچہ تھا کہ اور کسیجگہہ پر بذریعہ اون سر دنکے جو رؤس لقمیہ کہلاتے ہین - ان فقرونکی واسطے زوائد ہین اونکی یہ منفعت نہین ہے جو اوپر بیان ہوئی بلکہ یہ زوائد واسطے حفاظت کی مخلوق ہوئی اور قائم مقام سپر کے ہین کہ اپنے اوپر لیتے ہین اوس صدمے کو جو اون اعضائے شریفہ کیطرف متوجہ ہوا اور لیتے ہین اونپر رباطات آور یہ زوائد چوڑے اور سخت ہڈیان ہین کہ جو طول فقرات پر رکھی گئی ہین انمین جو فقرہ کہ نیچے رکھی گئی ہے اوسکو شوکی اور سناس کہتے ہین اور جو فقرہ کے یمین ویسار مین ہے اوسکو احجہ کہتے ہین اور ان زوائد سے حفاظت کی منفعت جو چیز کہ طول بدن مین رکھی ہے اوسکے زیادہ ہوتی ہی عصب اور عروق اور عضل سے بعض احجہ جو متصل اضلاع کے ہین اونمین ایک منفعت خاص اور بھی ہے وہ یہ ہی کہ اون احجہ مین نقرے پیدا کیے گئے ہین اس لیے کہ اون احجہ سے جب رؤس اضلاع کی محدب ہوکر مرتبط ان فقرات یعنی مفاکچونمین متہدم یعنی درست ہوجائین کہ اوپر انکا کہ جسم نمایان نہو ہر بناج کیواسطے ان احجہ مین دو دو نقرے ہین اور ہر ہر کیواسطے دو دو زیادتیان محدب ہین جو ان فقرونمین پیوست ہوتی ہین بعض جانہ جو ہنکے دوسر ہین کہ وہ مشابہ بمناج مضاعف یعنی دوہرے مانند کے ہوتے ہین اور یہ بات گردن کی ہڈیونمین ہے اوسکی منفعت آگے بیان ہوگی - نقرات کیواسطے سوائے بیچ کی ثقبہ کے اور بھی سوراخ ہین اسلیے کہ اوسمین ہوکر عصب داخل ہوتا ہے اور نکلتا ہے اور رگونکی درآمد برآمد اونمین سوراخون سے ہوتی ہے کوئی ثقبہ پورا ایک فقرہ مین پایا جاتا ہے اور کوئی فقرہ و ثقبہ دونون مین اشتراک تمام ہوتا ہے اوسکا مقام مشترک ہے درمیان دونو فقرونکے اور کبھی فقرہ کے نیچے اور اوپر دونو جانب ثقبہ ہوتا ہے اور کبھی ایک ہی طرف اور کبھی ایک فقرہ مین پورا النصف دائرہ اس ثقبہ کا ہوتا ہے اور کبھی ثقبہ ایک فقرے مین نصف دائرہ سے زیادہ ہوتا ہے اور دوسرے مین چھوٹا - ثقبہ کی پیدائش دونو جانب فقرہ مین ہوئی اور پیچھے فقرہ کے نہوئی اسلیے کہ جو پیچھے ثقبہ ہوتا تو محافظات اوس چیز کی جو داخل اور خارج اوس مقام سے ہوتی ہے نہوسکتی اور یہی چونکہ نقرہ جانب خلف سے مورد صدمات ہے وہان پر ثقبہ ہونا مناسب نہین تہا اور فقرہ کے آگے ثقبہ اسواسطے نہوا کہ اگر پیش رو ہوتا تو اون مقامات مین واقع ہوتا جن پر میل بدن کا از روئے ثقل طبعی اور حرکت ارادی کی ہے اور یہ حرکات اوسکو ضعیف کردیتے اور یہ بات نرہتی کہ ثقبہ کے نہر جو چیزین گذر کر ربط دیتی ہین اوس بندش مین استواری باقی رہی اور میل طبعی بھی ان اعصاب کی مخرج پر تنگی پیدا کرتا اور اسجگہہ پر سستی واقع ہوتی - یہ زوائد جو واسطے حفاظت کے ہین کبھی ان کے محیط رباطات اور عصب ہوتے ہین اور رباطات انکے گرد محیط ہوکر چکتا اور نرم کردیتے ہین تاکہ جو گوشت انسے مماس ہو اوسکو انکی سختی کی اذیت نہ پہونچے - زوائد منفصلہ بھی ایسے ہی ہین کہ وہ بھی مضبوط ہین اور بعض اونکا بعض سے نہایت مضبوطی سے ملاکر رکھا گیا ہے تعقیب اور ربط سے ہر طرف لیکن انکی تعقیب اگے سے زیادہ مضبوط ہے اور پیچھے سے نرم اور نامضبوط کیونکہ حاجت جھکنے اور دوہرے ہونیکی اگے زیادہ ہے بہ نسبت پیچھے ہونے اور اولاً دوہرا ہوا نیچے کیطرف سے اور جب رباطات پشت کی جانب نرم ہوئی جو قضاً اوس مقام پر واقع ہے اوسکو اگرچہ کم ہو طول بات لازم آویگی - نقرات پشت کی چونکہ اونکی تعقیب مین بافراط مضبوطی کی گئی ہے مثل استخوان واحد کے ہوگئے ہین اس خلقت کا فائدہ ثبات اور سکون مین ہوتا ہے اور نرمی انکی جو چند ہڈیونکی پیدائش سے حاصل ہوئی ہے وہ حرکت مین فائدہ دیتی ہے

فصل آٹھوین از جملہ اولی گردن کی تشریح مین اور اوس کی ہڈیون کی بیان مین گردن کی پیدائش واسطے قصبہ ریہ کے ہے اور قصبۂ ریہ کی پیدائش مین جو منفعتین ہین اونکو اپنے مقام مین ذکر کرینگے - چونکہ فقرے گردن کی اور خصوصاً اوپر کا فقرہ معمول ہے

اوس چیز پر جو اوسکے ماتحت پشت مین ہے واجب ہو کہ یہ فقرہ چھوٹا ہو اسواسطے کہ معمول کا سبب ہونا چاہیے ضرور ہے جسوقت ارادہ حرکات کا اوپر نظم طبعی کے کیا جائے۔ اور جسوقت کہ سینے نخاع کا غلیظ اور عظیم ہونا مثل اول نہر کے واجب ہوا کیونکہ جو چیز جزو اعلی کو اقسام عنف سے خاص ہو وہ بہ نسبت اوس چیز کے جو اسفل کو خاص ہو بڑی ہونی ضرور ہے اسیواسطے واجب ہوا کہ ثقبہ فقرات عنق کے بہت وسیع ہون بہ اور جبکہ چھوٹا ہوتا اور رتجویف مین وسعت نہوتی ان دونو وجہون سے جرم فقرہ کا رقیق ہوگیا اس جہت سے ضرور ہوا کہ سیان قوت اور مضبوطی پر ایک چیز ایسی معین ہو جو اوس ضعف کا تدارک کرے جسکا ذکر اوپر کی فصل مین ہو چکا ہے یعنے ثقل طبعی اور حرکات ارادی۔ پس وہ معین اس فقرے مین سلامت کی زیادتی مقرر کی گئی یعنے فقرہ عالیہ سب فقرون سے زیادہ مضبوط پیدا کیا گیا۔ اور چونکہ جرم ہر فقرہ کا گردن کی فقرون مین سے قریب ہے اسیواسطے اونکی سناسن چھوٹے پیدا کیے گئے اسواسطے کہ اگر یہ بڑے پیدا کیے جاتی تو فقرات کو آماوگی ٹوٹ جانی اور آفت رسیدہ ہونیکی زیادہ ہوتی تسنسنونکی وجہ سے اور جب سنسنے چھوٹے ہوئے تو انمخہ بڑے پیدا کیے گئے جنمین دوہرے سرے ہین چند بہ نسبت اور جناحونکے۔ اور چونکہ حاجت فقرونکو طرن حرکت کی زیادہ ہے بہ نسبت ثبات اور سکون کی اسواسطے کہ اونہانا فقرونکا عظام کثیرہ کو اسقدر نہیں پڑتا جتنا فقرونکی ماتحت چیزونکو اوٹھانا پڑتا ہے اسی سبب سے مفاصل گردنکے مہرونکے نرم پیدا کیے گئے بہ نسبت مفاصل تحت گردن کی۔ اور چونکہ جو چیز بوجہ نرمی کی انکی مضبوطی مین سے فوت ہو گئی تھی اوسکے مثل خواہ اوس سے زیادہ بسبب احاطہ عصب اور عضل اور عروق کی وثاقت اور استواری پیدا ہوگئی اسوجہ سے مفاصل کی وثاقت مین زیادہ تاکید نہین کی گئی اور نہ مفاصل کی شدت توثیق مین بوجہ اسکے نرم ہونیکے کمی ہونے پائی بلکہ مفت بار محتاج الیہ کو انکی نرمی اور احاطہ عصب اور عضل وغیرہ کا کافی ہوگیا بہ تحکم کہتا ہے جسقدر ضرورت مضبوطی مفاصل کی تھی بسبب مہرونکے نرم ہونیکے اوسسے زیادہ ضرورت کا احتمال تھا لیکن چونکہ مہرونکے گرد عصب اور عضل اور عروق اسقدر مجتمع ہوئے کہ مہریکی مضبوطی جسقدر بحالت صلابت ہونی چاہیے اب باوجود نرم ہونیکے اوسیقدر بلکہ اوس سے زیادہ پیدا ہوگئی اسیوجہ سے مفاصل کی مضبوطی مین زیادہ اہتمام نہین کیا گیا بلکہ جتنی مضبوطی مفاصل کے مناسب تھی اوسی قدر باقی رہی۔ متن زوائد مفصلیہ شاخصہ گردنکے اوپر اور نیچے بڑے بڑے اور بہت چوڑے نہین پیدا کیے گئے جیسے گردنکے نیچے کے زوائد کی خلقت ہوئی ہے بلکہ گردن کی زوائد مفصلیہ کے قاعدے طولانی اور رابط نرم بنائے گئے اور مخارج اونکے عصب کو مشترک رکھے گئے جسطرح کہنے اوپر ذکر کیا وجہ اسکی یہ ہے کہ چونکہ ہر فقرہ کا جرم تبلا اور حجم صغیر تھا اسکو عمل وسعت مجاری نخاع نہین تھا کہ خاص طور کے ثقبہ آمین رکھے جاتی سوائے اوس فقرے کے انمین سے جسکو ہم آگے متعلق کرینگے اور اوسکی مفصل کیفیت ذکر کرینگے۔ اب ہم کہتے ہین کہ مہرہ گردنکے شمار مین سات ہین اور اونکی مقدار عدد اور طول مین معتدل ہے اور ہر ایک فقرے کے اسطے اونمین سے سوائے فقرہ اولی اور ثانیہ کے کل گیارہ زوائد مذکورہ ہین کہ ایک شوکہ اور دو جناح اور چار زوائد مفصلیہ شاخصہ اوپر اور چار نیچے یہ سب گیارہ ہوئے اور ہر جناح کے دو شعبہ اور ایک دائرہ ہے پس مخرج عصب ہر دو فقرونکے درمیان مین نصف پر قسمت پاتا ہے لیکن پہلے اور دوسرے کیونکہ واسطے چند خواص ایسے ہین کہ وہ اونکے غیر مین نہین پائے جاتے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ حرکت سر کی یمین و یسار ترکیب پاتی ہے اوس مفصل سے کہ بودرمیان سر اور فقرہ اولی کی ہے اور حرکت سر کی اوپر نیچے ترکیب پاتی ہے اوس مفصل سے جو درمیان سر اور فقرہ ثانی کی ہے اب واجب ہوا کہ پہلے ہم مفصل اول کو بیان کرین سو مفصل اول کی یہ صورت ہے کہ دونو شاخصہ فقرہ اولی پر اوپر کیطرف دونو جانبون یمین و یسار سے دو فقرہ پیدا کیے گئے کہ اونکے دونون مین دو زیادتیان استخوان سر کی داخل ہوتی ہین جسوقت ایک زیادتی اونمین کی بلند ہو اور دوسری اندر ہو جائے تو سر اندر والی کی

طرف مائل ہوتا ہے اور اس فقرہ پر دوسرے مفصل کا ہونا ممکن نہیں ہے اس بہت سوا اوسکے دوسطے دوسرا فقرہ علٰحدہ بنایا گیا کہ وہی فقرہ ثانیہ ہے اور اوسکے جانب مقدم سے جو بطرف باطن ہے ایک زیادتی طویل اور سخت روئیدہ ہوئی جسکا گذار اور نفوذ ثقبہ فقرۂ اولی میں آگے نخاع کی ہوتا ہے اور ثقبہ ان دونوں میں مشترک ہے اور یہ ثقبہ پیش و پس زیادہ طول رکھتا ہے بہ نسبت دہنے اور بائیں کے اسلیے کہ مابین پیش اور پس کے دو چیزیں نفوذ کرنے والی ہیں کہ یعنی مکان میں گنجایش بہ نسبت نافذ احد کی زیادہ درکار ہے۔ اندازہ عرض کا موافق بڑے نافذ کے اون دونوں سے مقرر کیا گیا ہے اور اکبر نافذ نخاع ہے اور اس زیادتی کا نام سن ہی نخاع سے زیادتی سے بسبب رباطات قویہ کے پوشیدہ کر دیا گیا ان رباطات کی پیدائش کے واسطے ہوئی کہ ناحیہ سن کو ناحیہ نخاع سے جدا کر دیں تاکہ سن نخاع کو شکستہ نکرے اپنی حرکت سوا اور نہ اوسکے مکانین تنگی پیدا کرے ۔ یہ زیادتی فقرہ اولی سے برآمد ہوتی ہے اور استخوان راس کے فقرہ میں ڈوب جاتی ہے اور اسکے گرد وہ فقرہ بھرتا ہے جو استخوان سر میں ہے اور اسی سے حرکت سر کی آگے اور پیچھے ہوتی ہے ۔ یہ سن آگے کی جانب دو منفعتوں کے واسطے پیدا کیا گیا ایک تو یہ کہ نہایت محافظت کرے دوسری منفعت یہ کہ قبلی جانب مہرہ کو داخلی ہونا رجی نہو۔ فقرۂ اولی کی خاصیت یہ ہے کہ اوسمیں سن نہیں ہے اسواسطے کہ اگر ہوتا تو اوسمیں ثقل پیدا ہوتا اور اوسکے سبب سے معرض آفات ہوتا اسلیے کہ جو زیادتی سی ضرر قوی کی دافع ہوتی ہے وہ اکثر کسر اور آفات کو ضعیف میں پیدا بھی کرتی ہے اور یہ بھی سن نہونیکی وجہ ہے کہ اگر ہوتا تو عضل اور عصب کثیر جو اسکے گرد رکھے گئے ہیں اوسکے سر شکستہ ہونیکا خوف تھا بآنکہ حاجت اس مقام پر ایسے شوک نگاہدارندہ کی کم ہے اسلیے کہ یہ فقرہ مثل ایک مدفون اور پوشیدہ چیز کی ہے فقرہ بعید کی محافظات کے اندر جو کہ پہونچنے آفات سے محفوظ ہے اور انہیں وجوہ سے اسمیں انجنہ بھی مخلوق نہیں ہوئے خصوصاً جسوقت عصب اور عضل کی اکثر مقدار اونکی اسر فقرہ کی دونوں پہلوؤں میں تنگی رکھی گئی اسلیے کہ اسکو سبد سے نہایہ قرب ہے پر انجنہ کیواسطے مکان میں گنجایش باقی نرہی ۔ فقرہ اولی کو ایک یہ بھی خصوصیت ہے کہ عصبہ اسکے جانبین اور ثقبہ مشترکہ ہی نہیں نکلتا بلکہ اون دو ثقبوں سے نکلتا ہے جو اسکے اوپر کی دونوں جانبوں سے متصل ہیں بطرف پشت کی اسلیے کہ اگر مخرج عصب کا وہ مقام ہوتا کہ بس جگہ پر سے دونوں زیادتیان سر کی برآمد ہوتی ہیں اور فرورفتہ ہو جاتی ہیں اور جسجگہ اون دونوں کی حرکات قوی ہوتی ہیں ہر آئینہ عصب کو اس سے مضرت شدید پہونچتی اسی طرح اگر مخرج عصب کا اوس مقام پر ہوتا جسجگہ پر دوسرے فقرہ میں دونوں زیادتی فقرہ اولی کی دراتی ہیں وہ زیادتیان فقرہ اولی کی جو دونوں فقروں فقرہ ثانیہ میں بذریعہ مفصل نرم کے جو متحرک آگے پیچھے ہو داخل ہوتی ہیں تب بھی مضرر ہونا ۔ مخرج عصب کا اس لائق نہیں تھا کہ آگے اور پیچھے سے نکلتا بنظر اون اسباب کی جو اور مہروں کی بیان میں ذکر کیے جائینگے اور نہ اس لائق تھا کہ جانبین سے آگے کیطرف ہوتا اسواسطے کہ جانبین کی ہڈی پتلی ہے بہ سبب واقع ہونے اوس زیادتی کے جسکا نام سن ہے پس چارہ کار یہی ٹھہرا کہ نزدیک مفصل راس کی تھوڑا سا اور طرف پشت کی جانبین سے اسکی جگہ فراربائی یعنی جہاں سے یہ عصب وسط میں فرار پائے اور نسیان خلف اور جانب کر۔ بنظر ضرورت کی یہ بھی واجب تھا کہ دونوں ثقبے چھوٹے ہوں پھر یہ بھی ضرور ہوا کہ عصب دو طبق ہوں ۔ نہ اور دوسرے یہ ہیں جب آیات ممکن تھی کہ فرج عصب کا اوسمیں اوپر سے ہو جیسا پہلے مہرہ میں ہوا اس لیے کہ اوسمیں خوف تھا کہ اگر دوسرا مخرج عصب بھی مثل فقرہ اولی کی ہو تو بجہت حرکت فقرہ اولی کی عصب ٹوٹ جائے اور ریزہ ریزہ ہو جائے اس حرکت فقرہ اولی سے وہ حرکت مراد ہے کہ جو اسطے جھکانے سر کے آگے کیطرف یا پلٹنے سر کے پیچھے کیطرف ہوتی ہے ۔ اور یہ بھی ممکن تھا کہ مخرج عصب کا آگے یا پیچھے ہو بسبب اس وجہ کے جو ابھی ذکر ہوئی اور نہ یہ ممکن تھا کہ مخرج عصب یمین و یسار میں ہو ورنہ یہ مخرج عصب فقرہ اولی کی مخرج عصب سے

شرکت رکھتا اور ہر آئینہ عصب نابت بنظر ضرورت کی باریک ہوتا اور نابت اول کی کمی کی تلافی نہوتی اور حاصل ان اعصاب سے ازواج ضعیفہ یلجا ہوتے اور فقرہ اولی کی شرکت بھی بدستور نہوتی - اور فقرہ اولی مین اگر دونو جانب سوراخ ہوتے اسکا فساد حال تو اوپر بیان ہو چکا ان وجوہات سے واجب ہوا کہ ثقبے فقرہ ثانیہ کے دونو جانب سینہ مین ہون اوس مقام پر جہان محاذات دونو ثقبہ فقرہ اولی کی بھی باقی رہے اور جرم فقرہ اولی کا دونو کی مشارکت کا متحمل ہو - زیادتی سن کی جو دوسرے فقرہ مین تکلتی ہے بذریعہ ایک رابطہ قوی کے فقرہ اولی سے بندھی ہوئی ہے - مفصل سر کا فقرہ اولی کے سابہ اور مفصل سر ضلع فقرہ اولی کا فقرہ ثانیہ کے ساتھ ہو اور یہ دونو مفصل کل فقرات مفاصل کے نسبت نرم ہین اسلیے کہ ان دونون کو طرح اون حرکات کی حاجت شدید ہے جو ان دونون سے ہوتی ہین یعنے سر سے اور فقرہ اولی سے فقرہ ثانیہ کی اور یہ بھی حاجت ہو کہ بہ نسبت اور حرکات کے یہ حرکات پوری ہو اور ظاہر نہون اور بسوقت سر کو مع مفصل ایک دونو فقرون کے حرکت ہوتی ہے دوسرا ان دونو کا اپنے مفصل کے سابہ لازم ہو جاتا ہو اور مفصل مع اس فقرہ لازم کے بمنزلہ شئے واحد کی ہو جاتا ہو یہانتک کہ اگر سر کو آگے اور پیچھے حرکت دو اوسوقت سر فقرہ اولی کی بمنزلہ استخوان واحد معلوم ہوتا ہو اور اگر سر کو طرف جانبین کی بلا تاریب حرکت ہو تو فقرہ اولی اور ثانیہ بمنزلہ استخوان واحد کے ہو جاتے ہین اسیقدر ہمارے ذہن مین کیفیت گردن کی فقرون کی اور اونکے خواص کے جو لکھے گئے **فصل نویں از مقالہ اولی سینہ کی فقرات اور اون کی منفعت کی بیان مین** فقرے سینہ کے جن سے اضلاع متصل ہوتے ہین اور بعد اتصال کے اعضائے تنفس کو گھیرتے ہین یہ گیارہ فقرے ہین جنمین سناسن اور اجنحہ ہین اور ایک فقرہ ہے اوسکے واسطے دو جناح نہین ہین پس سب بارہ فقرے ہوئے اور ان فقرون کے سناسن متساوی نہین ہین اسواسطے کہ جو سنہ متصل اعضائے شریفہ کے ہے وہ بڑا اور قوی تر ہے - اجنحہ مہرہ ان صدر کے سخت ہین اور مقام کے مہرہ سے اس لیے کہ اتصال اضلاع کا اونمین مہرون سے ہوتا ہے سات فقرے اوپر والے فقرات صدر کے سناسر بڑے ہین اور اجنحہ غلیظ ہین تاکہ قلب کی نگہبانی بطور کامل کیجائے اور جبکہ سناسن کو سر سے شکل سمین دیکھے تو اونکی زوائد مفصلیہ چھوٹی اور عریض بنائی گئی تو تک اسلیے کہ اونکی زوائد مفصلیہ شاخصہ اوپر کیطرف وہی ہین کہ جنمین فقرے التقام[1] کے ہین یعنے وہ مناک جنکے اندر مہرے چھپ جاتے ہین اور مفصلیہ شاخصہ جو نیچے کی جانب ہین اونمین سے نکلتی ہین وہ حدبہ کہ جو فقرہ نمین متصدم ہوئی ہین اور اوسکی سناسر کا انحدار اسفل کیطرف ہوتا ہے - اور دسوین زیادتی مفصلی کے اوپر یعنی نوین زیادتی اوسکی سناسن کمر کے ہوئی اور مضبوط ہین اور اسکی زوائد مفصلیہ کیواسطے دونو طرف سے مناک ہین بے لقمہ کے اسلیے کہ اوسکا التقام اوپر اور نیچے دو نو جانبون سے ہوتا ہے پھر جو دسویں مفصل کے نیچے ہوا اوسکا التقام اوپر سے ہوا اور فقرہ اوسکا نیچے سے اور سناسن اوسکے مخدب اوپر کیطرف اور قریب ہے کہ ان سب کی منافع ہم ذکر کرین - بارہوین فقرہ کیواسطے جناح نہین ہین اسلیے کہ شدت حاجت بحبت اضلاع کی کم ہے اور نگہبانی کی منفعت کیواسطے ایک دوسری تدبیر کی گئی ہے کہ جو سابہ منفعت وقایہ کی ایک اور منفعت کو جامع ہے بیان اوسکا یہ ہے کہ جوہر قطن یعنی میان دوران کی اونمین حاجت عظیم زیادہ ہے اور مفاصل کی مضبوطی بھی زیادہ درکار ہے اسلیے کہ وہ اپنے اوپر کی چیزونکا بوجھ اوٹھائے ہوئے ہین اسواسطے حاجت ہوئی کہ فقرہ اور بقیہ مفاصل مین بعد کثیر ہون پس اونکے مفاصل کی زوائد دو چند کیے گئے اور اسکی بھی حاجت ہوئی کہ جسطرف سے کہ خرزہ یعنی مہر قطن متصل بارہوین فقرہ صدر کا ہو اوسکے مشابہ ہو لہذا اوسکی زوائد مفصلیہ مضاعف کئی گئے اور جو چیز قابل جناح کی نہین تھی ان زوائد مین خرچ ہوگئی بعد اوسکے زیادہ تعریض لاحق ہوئی بہ ترتیب ہی جو چیز کہ عریض ہوئی ہے بمشابہ جناح کی ہو جائے اسطرح کی خلقت مین دو نو منفعتین جمع ہوگئین یعنی جناح کا بھی کام نکل آیا اور استواری بھی پیدا ہوئی یہ بارہوان فقرہ وہی ہے کہ جسکے منفصل کنارہ حجاب صدر کا ہی اور اس بارہوین مہرہ کو

[1] التقام کو گنبد ۱۲

اوپر جتنے مہرے ہین اونکا چوڑا ہونا اس طور کی مضبوطی ہو کہ اونکی زوائد مفصلیہ زیادہ کیجائین مستغنی ہے بلکہ بزرگی اوسقدر کہ جو سناسن اور اجنحہ سے پیدا ہوتی ہے تکثیر زوائد سے اونکو پیدا کرتی ہے - اور چونکہ مہرے سینہ کے گودنکے مہرونسے بڑے تھے اس لیے ثقبہ مشترکہ دو مہرہ پر برابر تقسیم نہوا بلکہ تھوڑی تھوڑی کمی وبیشی اسطرح پر ہوئی کہ اوپر کے مہرہ کیواس ثقبہ سے بڑا حصہ ملا اور نیچے کے مہرہ کو کم اور یہ کمی وبیشی درجہ بدرجہ ایسی نسبت پر واقع ہوئی کہ ایک ثقبہ پورا ایک ہی مہرہ کے واسطے مقرر ہوا جو دسّوان مہرہ ہے اور باقی مہرے سینہ اور قطن کے اکثر جرم متحمل اس بات کا ہوا کہ پورے ثقبہ کو برداشت کرلے لہذا مہرۂ قطن مین ایک داہنا اور ایک بانیان رکھا گیا واسطے خروج عصب کے

فصل دسّوین جسمۂ اولی سے فقرات قطن کی بیان مین

فقرات قطن لینے میانہ دوران بجانب پشت فقرات قطن سناسن اور اجنحہ چوڑے ہوتی ہین اور زوائد مفصلیہ اسفل کی جانب کو ایسے عریض ہین کہ مشابہ اجنحہ واقعہ کے ہین اور یہ پانچ فقرہ ہین اور قطن من عجز کے بمنزلہ قاعدہ کے ہے واسطے کل پشت کے اور تنہا قطن دعامہ اور حامل ہے واسطے استخوان عانہ کے اور بنیت ہموار ان کے پٹھونکا

فصل گیارھوین تشریح مین عجز کے بیان

عجز مین تین ہین اور وہی نہایت مضبوط فقرے ہین از روے تہذم یعنی درستی اور استواری متصل کی اور اجنحہ کے عریض ہونے مین بھی یہ فقرے سب فقرون سے زیادہ ہین بسبب اون عصبون سے ان فقرون کے نکلتا ہے حقیقتاً انکی جانبین پر نہین واقع ہین تاکہ مفصل ورک کی مزاحمت اونکو نہ پہونچے بلکہ مفصل سے ورتر اور بہت داخل بطرف قدام اور خلف کو ہین اور ہڈیان عجز کی مشابہ ہڈیون قطن کے ہین

فصل بارھوین تشریح عصعص مین

عصعص کی ہڈی جسکا عصعص نام ہے مرکب تین فقرون خضروفی سے ہے کہ اونکیواسطے زوائد نہین ہین عصب کی پیدایش اونکے ثقبہ مشترکہ سے ہوتی ہے جسطرح گردن مین ہے بوجہ چھوٹے ہونے فقرات کے اور تیسرے فقرے کنارے سے ایک عصب مفرد نکلتا ہے کہ وہ زوج نہین ہے

فصل تیرھوین عمل خاتمے منفعت پشت مین

پشت کی ہڈیون کی نسبت کلام مناسب جدا جدا کرچکے اب مجموع پشت کی منفعت مین ایک کلام جامع ہم کرتے ہین - ساری پیمہ بمنزلہ شے واحد کے ہے اور جو افضل اشکال تھی یعنی شکل مستدیر اسکو ملی ہے اس لیے کہ شکل مستدیر بنسبت سب شکلونکے قبول آفات بروقت صدمات کی کم کرتی ہے اسپر واسطے قیدار بنائی گئی اوپر کے فقرون کی سرے نیچے کیطرف اور نیچے کی سرے اوپر کیطرف اور جمع ہوگئے نزدیک واسطے کے جو دسّوان فقرہ ہے اور یہ دسّوان فقرہ قیدار نہوا اگر کیطرفون مین قعب ہوتا تو دونو خدار سرے نیچے اوپر کے آپس مین مہدم نہوتے - اور باندازہ نہ جمکنے اور جگہ نہ بناتے کہ درست بیٹھین - دسّوان فقرہ واسطے ہے واسطے مناسن کے عدد مین واسطہ نہین مجموع ہے بلکہ طول مین - ہرگاہ کہ پشت محتاج حرکت دوہری ہونے اور جھکنے کی طرف جانبین کے ہے اور یہ بات اسطور پر تمام ہوتی - ہے کہ واسطہ جبت مندسس حرکت مین زائل ہوتا ہے اور واسطہ کی فوقانی اور تحتانی چیزین بطرف اس جہت حرکت کی مائل ہوتی ہین گویا کہ دونون کتاب پشت کی مائل ہوتی ہین ملجاتی ہر اسلیے پشت کیواسطے نقرہ نہین پیدا کیے گئے بلکہ نقرہ مخلوق ہوتا بعد واسطے کے لقمہ تحتانی اور فوقانی متوجہ کیے گئے سے واسطہ کیطرف فوقانی تو نازل اور تحتانی صاعد تاکہ زوال اوسی واسطہ کا سخت جہت میل مین آسان ہو اور فوقانی کو یہ بات حاصل ہو کہ طرف اسفل کے کچھ جائے اور تحتانی کو یہ بات حاصل ہو کہ بطرف فوق کی منجذب ہوجائے

فصل چودھوین منافع کی تشریح مین

اضلاع یعنی پسلیان حفاظت کرتی ہین آلات تنفس کو جنہین گھیرے ہوئے ہین اور آسیب سے بچاتی ہین اسکوت تدابیر عمل تنفس کی اور پہلی آلات جیسے نم معدہ اور پتی سب مل کر ایک استخوان واحد نہین بنائی گئین ورنہ حرکت پیدا ہوتی کسی جگہ آفت پہنچتی تو تمام عضو ماؤف ہوجاتا یہی ایک فائدہ تعدد پسلیون کا ہے کہ صورت حمایت زیادہ ہوتی ہر بالطبع

خواہ غذا سے ممتلی ہون یا فضع ہو اور مکان وسیع کیواسطے ہوئے مجتذب کی ضرورت ہو تو انبساط اضلاع کا سہل ہو جاتا ہے اور یہ بھی
ایک فائدہ ہے کہ اگر پسلیان ستعد دہون تو ان کو درمیان مین عضل مندرج سے وہ متصل کہ جو فعال تنفس کا اور جو چیزین کہ متصل نافحالہ تنفس
ہین انکا معین ہے - ہر گاہ سینہ محیط ریہ اور قلب کا ہو اور ان دونو کی ہمراہ جو چیزین ہین اونکا ہی احاطہ کیے ہوئے ہے پس ضرور ہوا
کہ اون دونو کی حفاظت اور نگہ بانی مین نہایت احتیاط کیجائے انواسطے کہ تاثیر اون آفتون کی جو ریہ اور قلب کو عارض ہوتی ہین بہت بڑی ہے
اور بایہ منضبوطی اونکی بجمیع جہات سے ایسی ہونی چاہیے کہ قلب و ریہ پر تنگی اور کچہ ضرر نہ پہونچنے پائے اسواسطے سات پسلیان اوپر کی جمیع اون چیزون
جسپر وہ مشتمل ہین اسطرح بنائی گئین کہ تنزکیہ سینہ کو ملتقی ہوئین اور محیط ہوئین عضوئین کی جمیع جوانب سے اور جو پسلیان متصل آلات غذا کے
ہین اونکی پیدایش مثل مخروط یعنی بیضی شکل کے بچہے ہے کہ اوسکو حاسہ بصر نہین دریافت کرسکتا اور آگے سے متصل نہین ہوا بلکہ درجہ مدرجہ اوسمین
انقطاع پیدا ہوا اب سے اوپر جو پسلی ہے اوسکی مسافت مابین اطراف ظاہرہ کمتر ہے اور سب سے نیچے کی مسافت مابین اطراف سے زیادہ ہے
یہ بات اس غرض سے کی گئی کہ حفاظت اعضائے غذا کی مثل کبد و طحال وغیرہ پر مجتمع ہو جائین امین گنجایش اور وسعت مکان معدہ کو بھی ملتی ہے
جسوقت غذاؤن سے پر ہوا اوسمین تنگی نہ آنے پائے اسیطرح بحالت تخمر بھی کے - مات پسلیان کہ جو اوپر ہین اونکا نام اضلاع صدر ہے اور
یہ ہر جانب سے سات ہین دگیچ والی انمین کی بڑی اور طولانی ہین اور کنارے کی چھوٹی اور بھی شکل کمسال احتیاط پر ہے باعتبار اس کہ مذرونی
شے کو بخوبی شامل ہون اور پسلیان اولا اپنی خمیدگی پر مائل بطرف اسفل ہوتی ہین پھر پلٹ کر دوسرا سرا انکا مائل بجانب فوق ہو کر متصل بسینہ
ہو جاتا ہے جیسے ہم اگے ابھی بیان کرینگے تاکہ اشتمال ان پسلیون کا وسیع تر مکان مین ہو - ہر واحد مین ان اضلاع کے دو زیادتیان داخل ہوتی
ہین دو مغاک اندرونی مین جو ہر بار و پر واقع ہین اور جہت سے ایک فصل دوہرا پیدا ہوتا ہے اور یہی حال ہے سات پسلیون خلفانی کا سینہ کی
طرفون سے ہے پانچ چھوٹی پسلیان جو باقی رہین وہ بھی ہڈیان پیچھے کی اور اضلاع دورسینے چھوٹی پسلیان کہلاتی ہین اسواسطے کہ یہ پوری
پسلیان ہین اور انکے سرے متصل بغضاریت پیدا کیے گئے تاکہ بروقت صدموں کے ٹوٹنے سے محفوظ رہین اور اعضائے نرم سے نہ ملین اور حجاب سے بھی
انکو اتصال نہو کہ یہ سخت ہین بلکہ ملین اون اعضا کو لیکن جو سخت اور نرمی مین متوسط ہے **فصل پندرھوین تشریح مین قص یعنی**
سر سینہ کی قص یعنے سر سینہ مرکب ہے سات ہڈیون سے اور گل کی ایک ہڈی نہین پیدا کی گئی اوسی منفعت سے جسکا اوپر بیان کر چکا ہے اور یہ بھی
منفعت ہے کہ نرم ہو مساعدت یعنی قوت دینے مین اوس چیز کے جو اسکے گرد ہے اعضائے تنفس سے بیچ انبساط کے اور اسیواسطے نرم پیدا کیے گئے بغضاریت
سے ملے ہوئے تاکہ جو حرکت بوشیدہ انکی ہے اوسپر معین رہین اگرچہ مفاصل انکے موثق ہین اور سات ہڈیان بشمار اضلاع کے اسواسطے پیدا کی
گئین کہ اونسے اتصال ایک ایک کا باقی رہے - اسفل قفس کے متصل ہوتی ہے ایک استخوان غضروفی چوڑی جسکا کنارا نیچے کا مائل باستدارت ہو
اور اسکا نام خنجری رکھا گیا ہے اسلیے کہ شابہہ بہ خنجر ہے اور یہ ہڈی فم معدہ کی حفاظت کرتی ہے اور درمیان سر سینہ اور اعضائے نرم کے واسطے
ہے کہ اتصال سخت کا نرم سے اچھی طرح انجام پاتا ہے جیسا کہ ہم کہہ چکے ہین **فصل سولھوین تشریح ترقوہ یعنی ہنسلی** مین ہنسلی
کی ہڈی دونو جانب پر سینہ کے رکھی ہوئی ہے بیچ مین نزدیک نحر کے خالی ہے جہان گڑہا سا معلوم ہوتا ہے اور محدد کیے ہوئے ہے
ایک فرجہ یعنی گہرائی جگہہ جسمین نفوذ کیے ہوئے ہین وہ رگین جو دماغ کو چڑہنے والی ہین اور وہ پٹہہ جو دماغ سے اترتا ہے بعد اوسکے جانب وحشی
کی طرف مائل ہوتا ہے اور سر شانہ سے متصل ہوتا ہے اوسی پٹہہ سے شانہ کا ارتباط ہوتا ہے اور شانہ اور پٹہے دونو سے مل کر عضد بنتا ہے ✣
فصل سترہوین کتف کی تشریح مین شانہ کی خلقت دو منفعتونکے واسطے ہے **ایک** تو یہ کہ عضد اور بازو اوس سے متعلق ہون -

تاکہ عضد سینہ کی متصل نہو پس وہ ہوتی حرکت ہر ایک بازو کی طرف دوسرے کی اور منگی ہوتی بلکہ پیدا کیا گیا پسلیون سے جدا اور رجعات حرکات مین اوسکو واسطے وسعت رکھی گئی کہ ہر طرف پہنچے دوسری منفعت یہ کہ نگاہبان ہین اون اعضا کی جو سینہ مین محصور اور گہرے ہوئے ہین اور قائم ہون مقام سناسن فقرات اور اضجعہ فقرات کی جس مقام پر نہ فقرے ہین کہ مقاومت عمدات کی کرسکین اور نہ حواس ہین کہ اون صدمات پر آگاہی دین اور شاہ جانب وحشی سے باریک ہوتا ہی اور غلیظ ہوتا جاتا ہے تا انیکہ کنارہ وحشی پر ایک نقرہ یعنی مغاکچہ غائر نہین ہوتا پیدا ہوتا ہے اوسمین مدور کنارا عضد کا داخل ہوتا ہی اور اوس نقرے کو واسطے دو زیادتیان ہین ایک تو فوق اور رخصت کی طرف اوسکا نام اخرم ہے اور منقار الغراب بھی کہتے ہین یعنی کوے کی چونچ اسی زیادتی سے رابط شانہ کا ترقوہ سے ہی اور یہی زیادتی انحلاع یعنی باہر نکلنے عضد کو اوپر کی جانب سے منع کرتی ہے دوسری زیادتی داخل اور اسفل مین ہے سر عضد کو باہر نکلنے سے منع کرتی ہی پہر شانہ چوڑا ہوتا جاتا ہی جہت انسی مین جسقدر قصد میلان کا کرے تاکہ شمول اوسکا محافظت اضلاع پر زیادہ ہو یعنی جسقدر یہ زیادتی پسلیو سے قریب ہوتی جاتی ہے منفعت حفاظت کی بخوبی ظاہر ہوتی جاتی ہے - پشت پر کتف کی ایک زیادتی مثلث شکل ہی جسکا قاعدہ بجانب وحشی اور زاویہ بطرف انسی واقع ہے تاکہ مسطح اور ہموار ہو نی پشت مین خلل نہو اسواسطے کہ قاعدہ اگر جانب انسی مین ہوتا جلد کو اوٹھا دیتا اور اذیت پہونچاتا بروقت مصادمات کی اور یہ زیادتی بمنزلہ سنسنہ کے واسطے فقرات کے ہے اسکی خلقت لغرض محافظت ہوئی ہے اور اس کا نام عویر الکتف ہی یعنی تیزی سر کتف - اور نہایت عریض ہونا کتف کا نزدیک اوس عضروف کے ہی جہان پر کول پر متصل ہوتا ہی اور متصل ہونا انکا عضروف سے بنظر اوسی علت کے ہے جو سب غضاریف کے بیان مین ذکر کیجاتی ہے **فصل اٹھارہوین تشریح عضلہ مین بارہوین** ہڈی گول پیدا کی گئی تاکہ قبول آفات سے دور رہے اور اوسکے اوپر کا کنارا مدرب ہی کہ نقرہ کتف مین داخل ہوتا ہی وہ کنارا ساتہ ایک جوڑ نرم کے جو نہایت نامضبوط ہی اور اسی مفصل کی نرمی کی جہت سے اکثر بازو کو خلع عارض ہوتا ہی یعنی یہی جوڑ اکثر اوتر جاتا ہی اس نرمی سے دو کام نکلتے ہین ایک حاجت ہی اور دوسرے امان - **حاجت** آسانی حرکت کی جمیع جہات مین - **امان** یہ ہے کہ اگرچہ بازو محتاج قدرت چندہ حرکات کا مختلف جہات مین ہے لیکن یہ حرکات چونکہ دائمی اور اکثری نہین ہین کہ خوف بازو کی رباطات ٹوٹنے کا یا اوسکے اوتر جانیکا ہو بلکہ بازو اکثر حالات مین ساکن رہتا ہی اور سارا بانہ متحرک رہتا ہی اسواسطے اور سب مفاصل سے زیادہ مضبوطی کی گئی اور عضد کا خاص مفصل اتنا مضبوط نہین بنایا گیا - مفصل عضد کو چار رابطہ شامل ہین **ایک** اونمین کا عزیمین غشائی ہے کہ مفصل کو گھیرے ہوئے ہے جسطرح اور مفاصل مین یہی صورت رابطہ کی واقع ہے **دوسرا اور تیسرا** رابطہ یہ دونو اجزم سے اوترتے ہین ایک اونمین کا جسکا کنارا عریض ہے کنارہ عضد کو شامل ہے اور دوسرا انمین کا بڑا اور سخت ہی ہمراہ چوتھے رابطہ کی انہین ایک بطہ سے اوترتا ہوا اوس زیادتی سے جو نزدیک ہی حزم کے یعنے اوس ستے کی جو بطور زیادہ از اران دونو کیواسطے بنا لی گئی ہے اور شکل ان دونو کی چوڑی سی ہے خصوصاً ابروقت تکسر ہونے عضد کے انکی اس وضع خاص کی جہت سے یہ بات ہوتی ہے کہ مستبطن عضد ہوتے ہین یعنے باطن عضد مین داخل ہین پس متصل ہوتے ہین اوس عضل کے جو باطن عضد پر رابطہ بنا گیا ہی - **بازو مین تقعیر** یعنے گڑہا بجانب انسی ہی اور تحدب یعنی کوز پشت بطرف وحشی تاکہ پوشیدہ ہو جو عضل اوسپر بنا جاتا ہی اور جو عصب اور عروق اس بانہ کی تا بانی مین داخل ہین اور وہ کبھی چبھے جائین تاکہ خوب دست ہو عضل مین لینا اوس چیز کا جسی انسان بغل مین لیا چاہتا ہی تاکہ درست ہو اوٹھا کر رکھنا ایک بانہ کا دوسرے بانہ پر - کنارا بازو کا بیچ والا اوسپر زیادتی مثلا جلبی مرکب ہوئی ہین اون مین جو متصل باطن کی ہی طولانی اور رقیق ہی اور اوسکے واسطے کسی چیز سے متصل نہین ہی بلکہ یہ زیادتی واسطے نگہبانی عصب اور عروق کی

مقرر کی گئی ہے اور دوسری زیادتی جو متصل ظاہر کے ہے اوس سے متصل مرفق تمام ہوتا ہے اسطرح پر کہ ایک نقرہ زند اعلی کا اور ایک نقمہ اسی نقرہ کا بسطر چہارم آگے بیان کرینگے ان دونوں کے بیچ میں مزور ایک شکل بطور نیفہ آزاد کے ہے اور دو نوکنارے سیر آسا نیفہ کے ہیں اور اوپر سے ایک نقرہ اور نیچے اور پیچھے سے دوسرا نقرہ ہوتا ہے اور نقرہ اسی اور پروالا ان دونوں میں سے برابر اور چکنا ہے کوئی ناقع اوسپہ نہیں ہے اور نقرہ وحشی ان دونوں سے بڑا ہے اور جو چیز نقرہ اسپہ سے ملتی ہے نگینی نہیں ہے اور نہ اوسکا گڑھا مستدیر ہے بلکہ مثل سدید ہی دیوار کے ہے جو قبت ادھین زائدہ صاعد بطرف جانب وحشی حرکت کرتا ہے اور اوس تک پہونچتا ہے ٹھہر جاتا ہے اور ہم عنقریب بیان اوس حاجت کا جو ان دونوں کی طرف ہے کرینگے ۔ اور بقراط نے ان دونوں کا عقبتین نام رکھا ہے یعنے ہر ایک کو عقبہ کہتا ہے **فصل اونیسویں تشریح ساعدین** ہیں پہونچا کہ دو ہڈیوں سے مرکب ہے بطولا آپسمیں ملی ہوئی ہیں ہر ایک کا نام زند ہے اور پروالی جو متصل انگوٹھے کے ہے اور باریک ہے اسکو زند اعلی کہتے ہیں اور نیچے والی کہ متصل خنصر کے ہے وہ موٹی ہے اسو سطے کہ وہ اوپر والی کا بوجھ اوٹھاتی ہوئے ہے اور زند اسفل اوسکا نام ہے ۔ زند اعلی کی منفعت یہ ہے کہ اوسکے ذریعہ سے حرکت بازو کی الت یعنی لپٹنا اور انبطاح یعنی گر پڑنیکی ہے اور منفعت زند اسفل کی یہ ہے کہ اوس سے حرکت بازو کی انقباض یعنی کھینچنا اور انبا یعنی پھیلنے کی تمام ہوتی ہے اور وسط دونو زندوں کا باریک ہوا اسلیے کہ جو عضل غلیظ ہر ایک کو گھیرے ہوئے ہے اوسکی گندگی نو انکو اپنی گندگی سے مستغنی کیا ہے اور یہ ثقیل بھی نہوئے پائے بلکہ سبک ہے ۔ کنارے ان دونوں کی اسو سطے گندہ ہوئے کہ حاجت اوسکے رباطات کی ان دونوں سے زیادہ ہے چونکہ بکثرت حرکت دینے والی اور صدمہ پہونچانے والی سخت چیزیں ان تک پہونچتی ہیں جسوقت کہ مفاصل متحرک ہوتی ہیں اسلیے انکا غلیظ ہونا ضرور تھا اور یہ بھی ایک ضرورت ہے کہ یہ گوشت اور عضل سے خالی ہیں ۔ زند اعلی ترچھا ہے گویا کہ جہت انسیہ سے ترچھا ہونا شروع کرکے تھوڑا سا منحرف جانب وحشی میں لپٹ کر ہو جاتا ہے اس اعوجاج یعنی کجی کی منفعت یہ ہے کہ استعداد حرکت التوائی کی بخوبی ہو جاتی ہے ۔ اور زند اسفل سیدھا ہے اسلیے کہ وہ زیادہ تر صلاحیت انقباض اور انبساط کی رکھتا ہے **فصل بیسویں مرفق کی تشریح** میں مرکب ہے متصل زند اعلی اور متصل زند اسفل سے مع عضد کے زند اعلی کے کنارے پر ایک نقرہ ہے منثلم یعنی درست کیا ہوا جسمیں ایک نقمہ طرف وحشی عضد سے آکر مرتبط ہو جاتا ہے اور گھوم جاتا ہے اور اسی نقرہ سے حرکت انبطاح اور التوا پیدا ہوتی ہے ۔ اور زند اسفل کہ اوسمیں دو زیادتیاں ہیں جنکے بیچ میں ایک چیز بطور نیفہ کے مشابہ حرف شین کتابت یونانی اسطرح پر ہے ⊂ اور یہ نیفہ محدب اسطرح ہے جو سطح اسکی تقعیر میں ہے تاکہ درست بیٹھے وہ چیز جو نیفہ میں کنارے پر اوس عضد کے جو مقعر ہے مگر شکل اوسکی تقعیر کے مشابہ مدبہ یعنی پشت دائرہ کی ہے پس انہدام سے اس نیفہ کی جو چیز درمیان دونو زیادتی زند اسفل کی اس نیفہ میں ہے ملتی ہے متصل مرفق سے جسوقت دونو سرے نیفہ کی ایک دوسرے پر حرکت کرکے پیچھے اور نیچے سپرین ہاتھ کو کھینچتا ہے جسوقت آڑ کرے نیفہ دونو دیواروں نقرے عاسے وہ اطی لقمہ کے روک لیگا اور منع کرے گا ہاتھ کو زیادتی انبساط سے پس ٹھہر جائیگا پہونچا اور بازو سیدھا ہو کر اور جسوقت ایک سرا نیفہ کا دوسرے پر آگے اور اوپر کی جانب حرکت کرتا ہے ہاتھ کو پیچھے کر ایسا ہوتا ہے کہ ساعد اور عضد جانب انسی اور قدام میں حاس ہو جاتے ہیں ۔ دونو کنارے زندین کے نیچے سے یکجا مجتمع ہوتے ہیں مثل شے واحد کے اور بیچ میں ایک مغاکچہ وسیع پیدا ہوتا ہے جسکا اکثر مشترک زند اسفل میں ہے اور جسبقدر غار ہونے سے باقی رہتا ہے وہ محدب اور چکنا ہوتا ہے تاکہ دور ہو جائے پہونچنے آفات سے ۔ خلف نقرہ زند اسفل سے ایک زیادتی پیدا ہوتی ہے طول میز اور قریب ہے کہ منفعت اوسکی ہم بیان کرینگے **فصل اکیسویں رسغ کی تشریح** میں رسغ باریکی پیوندگاہ کو کہتے ہیں اور یہ عضو مرکب

ہے بہت سی ہڈیون سے تاکہ آفت عادتاً کل ہیونہ کرسکے اگر کسقدر پہونچے اور ہڈیان رسغ کی ثابت ہین اور ایک ہڈی زائد ہے اصلی سات ہڈیون کی جو مفصلین ہین ایک صفت متصل پہونچنے کے ہے اور اسکی تین ہڈیان ہین اسواسطے کہ وہ متصل پہونچے کم ہے پس ضرور ہے کہ باریک ہون اور ہڈیان دوسری صف کی چار ہین اس لیئے کہ وہ متصل پاشت کف دست کی اور انگلیون کی ہے اسی جہت سے ضرور تھا کہ وہ صف زیادہ چوڑی ہو اور تینون ہڈیون مذکورہ مین داخل ہون ان ہڈیونسے جو دوسرے متصل پہونچے کی ہین باریک اور بہت درست اور متصل ہین اور جو دوسرے کی متصل دوسری صف کی ہین پہونچے ہین اور درستی اور اتصال مین کم ہین — آٹھوین ہڈی بوزائد ہے وہ دونون صفون مین رسغ کی داخل نہین ہے بلکہ یہ ہڈی پیدا کی گئی ہے تاکہ محافظت کرے اوس چھوٹے عصب کی جو کفدست مین آیا ہے — صف ثلاثی یعنی پہلی صف جسمین تین ہڈیان ہین حاصل ہوتی ہے رسغ کیواسطے بجہت اجتماع سر ہائے استخوان رسغ کے پس داخل ہوتی ہے اوس فقرہ مین جسمین ہمنے ذکر کیا بیان مین دونونکنا بر زندین کی اس جہت سے حاصل ہوتا ہے مفصل انبساط اور انقباض کا — اور یہ آٹھوین ہڈی زائد رسغ مین داخل ہوتی ہے اوس فقرے مین جو ہڈیون یعنی رسغ کے پس اسکے ذریعہ سے مفصل التواء و انبطاح پیدا ہوتا ہے

فصل بائیسویں مشط کف کی تشریح مین

مشط کف بھی بہت سی ہڈیون سے مرکب ہے تاکہ اگر کوئی آفت اس مقام مین پہونچے شامل تمام عضو کو نہو اور ممکن ہو تقصیر کف کیواسطے جسقدر درکار ہے بروقت قبض کے اوپر اوبھانے گول چیزون کے اور ضبط کرنے والی چیزونکے — یہ ہڈیان مفاصل موثق رکھتی ہین اور ایک دوسری سے بندہی ہوئی ہے تاکہ متفرق نہو جائے پس ضعیف ہو جائے بوقت ضبط کے کفدست اوس چیز کی جسپر شامل ہو اور جس کو گھیرے اور بندکرے یہانتک کہ اگر جلد کفدست کی چھیل ڈالی جائے یہ ہڈیان ایسی نظر آئین گی گویا کہ متصل ہین اور اسکے فصول جس سے بعید ہین اور باوجود اسکے بندشنے ایک دوسرے کو ضبط کرکے کہا ہے مگر ان ہڈیون مین تھوڑی سی اطاعت اوس انقباض کی ہے جو باطن کف کی تقصیر تک پہونچتا ہے — ہڈیان مشط کی چار ہین اسواسطے کہ یہ چارون انگلیون سے متصل ہین اور یہ قریب قریب ہین اوس جانب سے جو رسغ سے ملتی ہے تاکہ خوب اتصال ہو انکا ہڈیون سے جیسے ایک ہی مین ملی ہوئی ہڈیان متصل ہوتی ہین اور کشادہ ہین یہ ہڈیان تھوڑی سی انگلیونکی طرف تاکہ ابھرا ہوا اتصال انکا اون ہڈیون سے جو کشادہ جدا جدا ہین اور باطن سے اونمین گڑھا پڑا ہوا ہے جسکی منفعت تو نہیچان لی ہے

مفصل رسغ کا مع مشط کے بیان مین

جو ہڈیان فقرہ مین جو کنارے ہڈیون رسغ کے ہین اور داخل ہوتا ہے اون فقرہ مین لقمہ ہڈیون مشط سے جو پہنسی ہوئی ہین

فصل تیئیسویں انگلیون کی تشریح اور انکی منفعت کے بیان مین

اعضا ریف سے انگلیان آلات مقرر کی گئی ہین انیت مین چیزونکے اور گوشت محض سے نہین پیدا کی گئین جسمین ہڈی نہو اگرچہ مختلف حرکات کا واقع ہونا اس صورت مین بھی ممکن تھا جیسے اکثر کیڑے اور مچھلیان جو بے استخوان کی مخلوق ہین وہ حرکت کرتی ہین اور ان حرکات مختلفہ کا اونسے صدور ضعیف و سست خاص ہوتا ہے اور انگلیان ہڈیان اسواسطے بنائی گئین کہ انکی حرکات اور افعال سرعت اور ضعیف نہون جیسے صاحبان رعشہ کی اور پھر ہر انگلی ایک ہی ہڈی سے نہین بنائی گئی تاکہ افعال اونکے بدشواری نہون جسطرح سے انگلیان اون لوگون کی کہ بوجہ خلقت اصلی خواہ بوجہ بہر جائز کسی حادثہ کے ایجاد مین اور قبض و بسط نکر سکین — اور تین ہڈیونپر اسواسطے اختصار کیا گیا کہ اگر تین سے زیادہ انگلیون مین جوڑ ہوتے تو زیادتی حرکات کی بھی انکے واسطے پیدا ہوتی اور یہ بات ضرور اونمین سستی اور ضعف پیدا کرتی گرفت مین اوس چیز کے جسکو پکڑنے مین زیادہ مضبوطی درکار ہے — اسیطرح اگر تین سے کم مثلاً دو جوڑون سے انگلیون کی خلقت ہوتی تو مضبوطی بڑھجاتی اور جتنی حرکات مین کفایت مطالب کی ہے اونمین نہوتی اور احتیاج طرح طرح کی حرکات کرنیکی زیادہ ہے بہ نسبت مضبوطی زائد از حد اعتدال کے — ایسی ہڈیون سے جنکے قاعدے عریض

اور سرے تپلا اور نیچے کی ہڈیونسے جوڑائی بتدریج کم ہوتی ہے یہانتک کہ سرے اونگلیونکے نہایت پتلے ہوگئے ان اونگلیون کی پیدائش اسواسطے ہوئی تاکہ نسبت درمیان حامل اور محمول کے درست اور بہتر پیدا ہو اور استواری جو شکل مخروطی مین منحصر ہے کسی قدر اونگلیون کو حاصل ہو۔ ہڈیان اونگلیون کی گول پیدا کی گئین تاکہ آفات سے محفوظ رہین اور سخت بلا تجویف اور بے مخ کی بنائی گئین تاکہ حرکات بآسانی اور بکرنے اور کھینچنے مین استوار رہین۔ باطن کیطرف انمین تقعیر اور ظاہر کیطرف تحدیب پیدا کی گئی تاکہ بخوبی گرفت کرین جو شے قابل گرفت ہو اور ملین اور دبائین اوس چیز کو جو قابل۔ نے اور دبانے کے ہو۔ ایک اونگلی کی تقعیر یا تحدیب دوسرے کے پاس نہین بنائی گئی تاکہ اتصال انگلیون کا درست رہے اور جسوقت ضرورت ہو سب ملکر استخوان واحد ہوجائین۔ مگر کنارے کی اونگلیان جنسے انگوٹھا اور خنصر اونکی تحدیب اسی جہت بنائی گئی کہ اوس جہت مین کوئی انگلی ملاقات نہین کرتی تاکہ بروقت یکجا کرنیکے کل اونگلیون کی صورت شبیہ ہیئت استدارت ایسی کہ جو آفات سے محفوظ رکھتی ہے ہوتا ہے۔ باطن اونگلیونکا لحمی بنایا گیا تاکہ آرام دہ ہو اور انگلیون کو اونچے نیچے والی چیزون کو ملجائے بروقت گرفت کی جہت خارج مین انگلیون کی گوشت نہین رکھا گیا تاکہ ثقل انکا زیادہ نہو اور سب ملکر ایک سلاح یا ہتھیار گزند پہونچانیوالا نہین۔ پورونمین اونگلیونکے پوست زیادہ رکھا گیا تاکہ درست ہوجائین بخوبی بروقت ملنے کی مثل ملنے والی شے کی۔ بیچ کی اونگلی کے مفاصل سب سے زیادہ طولانی ہین اوسکے بعد منصر کے اوسکے بعد سبابہ کی اوسکے پیچھے خنصر کے بہ ترتیب چھوٹے بنائے گئے تاکہ سرے اونگلیون کو بروقت گرفت کی برابر ہوجائین اور بیچ مین کوئی فصل اور انفراج باقی نرہے اور باایںہمہ چارون اونگلیان اور ہتیلی ملکر ایسی تقعیر پیدا کرین تاکہ گول چیز کی گرفت مین کام آسکے۔ انگوٹھا عدل یعنی شبیہ ہر سب اونگلیونکے واسطے اگر اسکا مقام جہان اب ہے وہان نہوتا تو اسکی خلقت سے جو منفعت ہے وہ باطل ہوتی اس لیے کہ اگر اندر ہتیلی کی رکھا جاتا تو اکثر کام جو ہم ہتیلی سے لیتے ہین نہوسکتے اور اگر بطرف خنصر کے بنایا جاتا تو دونو ہاتھ جیسے ایک دوسرے کی سامنے اب ہین نرہتے دونو ہاتھونکا برابر سامنے ہونا کبھی کسی چیز کے اوٹھانے مین بوجہ یکجا کرنے دونو ہاتھون کے بہت بکار آمد ہوتا ہے۔ اس سے زیادہ بعید صورت انگوٹھے کی یہ تھی کہ انگوٹھا پشت دست پر رکھا جاتا۔ ابہام کا ربط منطے کے ساتھ نہین کیا گیا تاکہ بعد درمیان انگوٹھے اور سب انگلیون کو کم نہوجائے۔ جسوقت چارون اونگلیان کسی طرف ایک شے کے لینے پر متوجہ ہون اور انگوٹھا اونکی مقاومت دوسری جانب سے کرے تو لینا کف کا بڑی چیز کو ممکن ہوتا ہے اور انگوٹھا دوسرے مثل ڈاب کے ہے اوس چیز پر جسکی گرفت کرے اور چھپائے۔ منصر اور خنصر مثل پردے کے نیچے ہوجاتی ہین۔ سلامیاب یعنی ہڈیان اونگلیون کی سب مین وصل اور پیونہ کیا گیا ہے بذریعہ حروف یعنی تیز نوکونکے اور نقرے یعنی گڑھونکے جو ایک دوسرے مین متداخل ہے اونکے بیچ مین ایک رطوبت چسپندہ ہے اسواسطے کہ ان جوڑون مین تری ہمیشہ رہے اور حرکت یا تہ کی اس تری کو خشک نکردے۔ اونگلیونکے مفاصل اربطہ قویہ پر شامل ہین اور عضروفی جھلیون سے ملتے ہین اور مفاصل کو گرد سے اسی پر کیے جاتے ہین واسطے زیادتی مضبوطی کے چھوٹی ہڈیون جنکا سمسانیات نام ہے

فصل چونتیسوین ناخن کی تشریح اور اونکی منفعت کا بیان

ناخن کی پیدائش چار منفعتون کے واسطے ہوئی ہے پہلی منفعت تکیہ ہو اونگلی کی پورکا تاکہ مست نہوجائے جسوقت زیادہ زور کرے کسی چیز کی گرفت مین دوسری منفعت قادر ہوجائین اونگلیان چھوٹی چیزونکے چننے پر تیسری منفعت قادر ہوجائین اونگلیان بذریعہ ناخن کے چیلنے اور صاف کرنے مین کسی چیز کے چوتھی منفعت بعض اوقت ناخن بمنزلہ ہتیار کے ہوجاتے ہین۔ پہلی تین منفعتین نوع انسانی کیواسطے مناسب ہین اور چوتھی اور حیوانات کیواسطے ہے ناخن ذکر کیا ہے گول پیدا کیے گئے جیسا معلوم ہوچکا اور ہڈیان ناخن کی نرم بنائی گئین تاکہ اطمینان پائے نیچے ناخن کے سرانگشت صدمے سے اوس چیز کے جو اوسکو

ٹھونکتا ہو پس پہٹ سمانی اوسکے مدد سے ہو۔ ماخن کی پیدائش ہمیشہ مقرر کی گئی اس لیوکہ وہ ایسے مقام مین ہے جہان شگافتہ ہونا اور ریزہ ریزہ ہونا ہمیشہ ہوتا ہے **فصل پچیسویں عانہ** یعنی پیڑو کی ہڈیون کی تشریح مین، نزدیک سرین کی دو ہڈیان داہنی بائین ہین کہ جو مین ایک مفصل موثی سے ملتی ہین اور وہ دونو مثل بنا کر ہین کل اوپر کی ہڈیون لیوہ سکے اور حامل اور نا قل نیچے کی ہڈیونکے واسطے ہر ایک ہڈی ان دونون مین سے چار حصون پر تقسیم کی گئی ہین جو حصہ جانب وحشی یعنی بیرونی کے متصل ہے اوسکا حرقفہ اور عظم خاصرہ کہتے ہین اور جو حصہ متصل ہے گے کی ہے وہ استخوان عانہ ہے اور جو حصہ متصل خلف کی ہے وہ عظم الورک ہے اور جو حصہ متصل اسفل انسی کی ہے اوسکا نام حق الفخذ یعنی کشن ران ہے اسلیوکہ وہ گڑہا کہ جسمین ران کا گول سر داخل ہوتا ہے اسی جوتے حصہ مین ہے۔ اس ہڈی پر شریف شریف اعضا رکھے گئے ہین جیسے مثانہ اور رحم اور اورعیہ منی مردونکی اور مقعد اور سرم یعنی دہان روودہ کہ جو مخرج ثفل ہے **فصل چھبیسویں کلام مجمل پاؤن** کی منفعت مین خلاصہ کلام پاؤن کی منفعت مین یہ ہے کہ پاؤن سے دو فائدے ہین ایک تو ٹہرنا اور قائم ہونا یہ قدم سے متعلق ہے دوسرے جگہ بدلنا برابر جگہ ہو چوا دانچی نیچی ہو یہ ران اور ساق سے متعلق ہے۔ قدم مین جب کوئی آفت پہونچتی ہے ثبات اور قوام دشوار ہوتا ہے چلنا دشوار نہین ہوتا مگر وہ چلنا جسمین کسی ایک پاؤن کا ٹہرانا دیر تک درکار ہو وہ مشکل ہوتا ہے اور اگر عضل ران یا ساق مین کوئی آفت پہونچے ٹہرنا آسان ہوتا ہے اور چلنا دشوار **فصل ستائیسویں ران کی ہڈیون کی تشریح مین** پہلی ہڈی پاؤنکی ران کی ہڈی ہے جس سے بڑی تمام ہڈی نہین کوئی ہڈی نہین ہے اسلیوکہ وہ بارکش ہے کل اوپر کی چیزونکی اور اوٹھا لیجانیوالی ہے نیچے کی چیزون کی اوسکے اوپر کا کنارا قعیدا ہوا تا کہ پیٹھہ جائے حق الورک مین اور یہ ہڈی محدب ہے وحشی کیطرف اور پیالہ دار یا تقعیر ہے جانب انسی اور خلف مین اس لیوکہ اگر وہ سیدھی اور متوازی حق الورک کی رکھی جاتی ایک قسم کا فج عارض ہوتا یعنی ترچھے پاؤن چلنا اسطرح کہ دونو ایڑیونکا بعد بہ نسبت اونگلیوکے زیادہ رہتا جسطرح افج چلتا ہے کہ جسکی خلقت مین یہ بات ہے اور اسی طرح نگہداشت بڑی عضل اور عصب اور عروق کی اس شکل مین نہوسکتی اور مجموع اجزا، بادیکی شکل مستقیم پر نہ بنتی اور بیٹھنے مین خوبصورتی نہوتی۔ پھر اگر دوبارہ جہت انسی مین یہ ہڈی نہ آتی ایک دوسری قسم کی کجی پیدا ہوتی اور قوام کے لیے اسکی طرف اور اس سے واسطہ میل نہ پیدا ہوتا پس قوام معتدل نہوتا نیچے کے کنارہ مین اس ہڈی کی دو زیادتیان ہین واسطے مفصل رکبہ کے۔ اب ہم پہلے ساق کا بیان کرکے پھر مفصل کا بیان کرینگے **فصل اٹھائیسویں ساق کی ہڈی کی تشریح مین** پنڈلی مثل ساعد کے دو ہڈیونسے مرکب ہو ایک ہڈی بڑی اور طولانی اور یہ انسی ہے اسکو قصبہ کبرے یعنی بڑی نلی کہتے ہین دوسرے چھوٹی اور تنگ ہو کہ ران سے نہین ملتی بلکہ دہان تک پہونچنے مین کمی کرتی ہے مگر نیچے سے یہ ہڈی اور بڑی ہڈی دونو ایک ہی جگہ پر تمام ہوئین اسلو قصبہ صغرے یعنی چھوٹی نلی کہتے ہین۔ ساق بھی جانب وحشی متحدب ہے پھر نیچے کے کنارہ مین دوسری تحدیب ہو جانب انسی تا کہ قوام اچھی طرح ہو اور معتدل رہے۔ قصبہ کبری درحقیقت وہی ساق ہے ران سے چھوٹی بنائی گئی اسلیے کہ جب جمع ہوئی اوسکے واسطے دو نو سبب زیادتی کبر کے کہ وہ ثبات اور اوٹھانا اوپر کی چیزونکا اور سبب زیادتی صغر کے اور وہ سبک ہو تا حرکت مین، اور دوسرا سبب یعنی خفت اول کی غرض مقصود مین بیچ ساق کے پس یہ چھوٹی پیدا کی گئی اور پہلا سبب اولی ہے غرض مقصود مین بیچ ران کی اور وہ بڑی پیدا کی گئی اور ساق کو ایک قدر معتدل ایسی عطا کی گئی کہ اگر زیادہ عظیم ہوتی تو حرکت مین دشواری پیدا ہوتی جیسے صاحب دارالفیل اور دوالی کو دشواری ہوتی ہے حرکت مین اور اگر کم عظیم ہوتی تو ضعف عارض ہوتا اور عاجز ہوتا اوٹھانے مین اوپر کی چیزونکے جیسے پنڈلی والے اور ان سب مضبوطیون کے ساتھ اسکے واسطے تکیہ بنایا گیا اور تقویت دی گئی چھوٹے قصبہ سے

اور اس قصہ صغرے کیواسطے اور بھی منفعتین ہین کہ عصب کو اور جوڑ گھٹنے کے بیچ مین اون دونون کی ہین ڈھانپتا ہے اور قصبہ کرہی کے مفصل قدم مین مشارکت کرتا ہی تاکہ مضبوط اور قوی ہوجائے و مفصل جس سے انبساط قدم اور اوسکا دوہرا ہونا پیدا ہوتا ہے **فصل اونتیسوین** ۲۹ **زانو کی مفصل کی تشریح** مین زانو کا جوڑ پیدا ہوتا ہے دخول سے اون دو زیادتیونکے جو کنارے پر ران کے اون دو نقرہ مین پیدا ہوتی ہین جو کہ سامنے پر استخوان ساق کے واقع ہین اور اون دونون کی مضبوطی ایک رباط چیدہ اور ایک رباط جو اندر جا ہوا ہے اور دو رباط قوی دونون جانب سے جنکا مقدم درست پیٹھ گیا ہے بذریعہ ضفہ کے جو عین کعب ہے اور نقرہ گول ہڈی ہے مثل سنگریزہ کے اوسکی منفعت یہ ہے کہ جس چیز کا خون بوقت زانو پر بیٹھنے کے یا بروقت ٹیک کر بیٹھنے کے پست جانب اور اوتر جانب سے ہوتا ہی اوسے بچاوے کی مقاومت کرتا ہی اور ستون دیا گیا مفصل ممنوکہ نقل بدن اپنی حرکت سے کرتا ہی اور اوسکا مقام آگے کی جانب مقرر کیا گیا اس لیے کہ اکثر وشواری چیدگی کی اسی طرف عارض ہوتی ہے اور پشت کیطرف چیدگی سخت نہین ہوتی اور دونو طرف تھوڑی سی چیدگی ہوتی ہے لیکن ساری چیدگی آگے کی طرف ہے اور ہنگامہ درشتی بروقت برخاست کرنے اور زانو پر بیٹھنے وغیرہ کے ہوتی ہے اور خدا کو بہتر معلوم ہر **فصل تیسوین قدم کی تشریح** مین قدم کی خلقت اسواسطے ہی کہ وہ آلہ ہے ثبات اور ٹھہرنیکا اور اوسکی شکل آگے کی جانب لانبی بنائی گئی تاکہ کہ ہو ہونیمین اعتماد پر اعانت دی اور اوسکے واسطے اخمص یعنی تقعیر کف پا کی پیدا کی گئی کہ متصل ہے جانب پس کہ تاکہ میل قدم کا بروقت کہ ہو ہونیکے خصوصا وقت مشی کی خلاف جہت مین پاؤن اگر بڑھے ہوئے کے ہو کہ مقاومت اوس اعتماد کی جو ہے پاؤن کی استقلال مین بروقت آگے بڑھانیکے واسطے نقل مکان کی حاصل ہو اور قوام مین اعتدال بھی ہو جائی یہ بھی ایک منفعت ہی دیگر کی چیزون کی پاس جانا ہو سکے اور کچھ گزند نہ ہو پنجے اور شامل ہونا قدم کا اون چیزون پر جو مثابہ درع یعنی زرہ کے ہین اور اون تیزیون پر موصوف کے مقامات پر بنائی گئی ہین اچھی طرح سے ہو۔ قدم بہت سی ہڈیون سے ملکر پیدا کیا گیا اور اوسکے بہت سے فائدے ہین اونمین سے ایک یہ ہی کہ قدم درمیان خوب ہوتا ہی اور زمین جسقدر قدم کے نیچے آتی ہے خوب جم جاتی ہے اگر اوسکے چھپانیکی ضرورت ہو اسلیے کہ قدم کبھی اپنے مانگنے کی چیز کو ایسا چھپتا ہے جسطرح سے ہاتھ کی مٹھی مین کوئی چیز بند کرلی جائی اور جب ایسی چیز پاؤن کے نیچے آئی جسکے ابزا مین حرکت کی آمادگی ہو اوسکے تھامنے اور روکنے مین یہ صورت جو قدم کی ہے بہت بکار آمد ہوتی ہے اور خوب کام دیتی ہے بہ نسبت اسکے کہ ایک ہی ٹکڑے سے اسکی ساخت ہوتی۔ اور ایک منفعت یہ ہے جو بابا بربیان کی گئی کہ بہت سی ہڈیون مین سے اگر ایک ٹوٹ جائے تو سب بیکار نہین ہوتیں **چھبیس** ۲۶ **ہڈیون سے قدم مرکب ہے** کعب ہی کہ جس سے جوڑ کی تکمیل ساق کے ساتھ ہوتی ہے اور عصب ہی کہ ثبات مین اوسپر اعتماد ہوتا ہے اور زورقی ہے کہ وہ اخمص سے متعلق ہے اور چار ہڈیان رسغ کی اونسے مشط مین اتصال ہوتا ہی اور ایک ہڈی نردی بشکل مدس کہ بجانب وحشی موضوع ہے اسکی جہت ہی اس جانب ثبات قدم کا زمین پر اچھی طرح ہوتا ہی اور پانچ ہڈیان مشط کی ہیں سے کعب انسان کی قدم مین بہ نسبت دیگر حیوانات کے زیادہ تکعیب یعنی چیدگی رکھتا ہے گویا کہ یہ ہڈی گلی سب ہڈیون مین اشرف ہی کہ اسکی منفعت حرکت مین سب سے زیادہ ہے جسطرح سے عقب رجل کی ہڈیون مین اشرف ہے ثبات کی منفعت مین۔ کعب رکھا ہوا ہے بیچ مین دو کنارون کے جو آنیوالا ہین دونو قصبون سے اور وہ دونو شامل ہین کعب پر جمیع اطراف یعنی اوپر نیچے اور دونو جانبون وحشی اور انسی سے کعب کی دونو کنارے عقب کی دونو نقرہ مین داخل ہوتے ہین اسطرح پر کہ جسطرح گھر کے کوئی چیز داخل ہو۔ کعب ساق اور عقب مین واسطہ ہی کہ اوسکے ذریعہ سے انکا دونو مین اتصال بخوبی ہوجاتا ہی اور جو مفصل ان دونو کے درمیان مین ہے اوسکی مضبوطی

بھی حاصل ہوتی ہے اور اضطراب اور تغرش سے امن ہو جاتی ہے۔ حقیقت میں کعب بیچ میں رکھا ہوا ہے اگرچہ بسبب اخمص کے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ بجانب وحشی منحرف ہے۔ کعب کو ساقہ استخوان زورقی اگلی کی جانب سے ربط مفصلی پاتی ہے اور یہ زورقی عقب سے آگے اور پیچھے کی طرف سے تینوں ہڈیوں رسغ کو ذریعہ سے متصل ہے اور وحشی کی جانب مین بذریعہ استخوان نردی کے عقب سے متصل ہے نردی ایسی ہڈی ہے کہ چاہین اوسے ایک استخوان مفرد قرار دین اور چاہین اوسے چوتھی ہڈی رسغ کی شمار کرین۔ عقب کو کعب نیچے موضوع ہے اور سخت ہی اور خلف کیجانب اوسمین استدارت ہوتا کہ صدمے اور آفات کی مقاومت کرے نیچے سے مکبی ہے تاکہ چلنے مین برابر قدم اچھی طرح رہے اور جہان پہ قدم ٹھہرایا جاتا ہے وقت کھڑے رہنے کے اچھی طرح منطبق ہو اور مستدار اوسکی بڑی پیدا کی گئی تاکہ برسنکے اوٹھانے مین مستقل رہے اور بشکل مثلث مائل بکعب پیدا کی گئی پھر رفتہ رفتہ پتلی ہوتے تمام ہو جاتی ہے اور نزدیک اخمص کے بجانب وحشی پھر بیچ کر مضمحل ہو جاتی ہے تاکہ تقعیر اخمص کی درجہ بدرجہ پیچھے سے اوسکے درمیان تک گھنتی بڑھتی جائے۔ رسغ کی چارون ہڈیان باقہ کو رسغ کی بہ نسبت مخالف ہین اس طرح پر کہ باقہ کے رسغ بمنزلہ صف واحد کے ہین اور قدم کو رسغ مین دو صفین ہین اور یہی اختلاف ہے کہ قدم کی رسغ کی ہڈیان چار ہین اور باقہ کی رسغ کی سات ہین اس کمی و بیشی مین یہ منفعت ہے کہ باقہ مین حاجت حرکت کی اور شامل ہونیکی بہ نسبت قدم کے زیادہ ہے اس لیے کہ اکثر منفعت قدم یہی ہے کہ ثبات اچھی طرح ہو اور کثرت اجزا اور مفاصل استمساک مین بھی مؤثر ہوتی ہے اور جس چیز پہ قدم جمتا ہے بجہت حصول استرخا اور انفراج بیش از حد کے اوسمین بھی ضرر پیدا ہوتا ہے جیسے اگر بالکل بے جوڑ ایک ہی ہڈی رسغ کی ہوتی ہے تو نہایت معتدل اور ملائم قوت ہونیکی وجہ سے دوسرا ضرر پیدا ہوتا۔ یہ بات معلوم ہو چکی۔ ہے کہ پسٹے کر شامل ہونا اوس عضو سے اچھی طرح بنتا ہے جسکے اجزا بہت اور چھوٹے چھوٹے ہون اور استقلال اور ثبات اوس عضو سے خوب ہوتا ہے جسکے اجزا کم اور مقدار مین بڑے ہون۔ منشط قدم پانچ ہڈیون سے بنایا گیا ہر ایک ہڈی سے ایک انگلی متصل ہوتی ہے بس قدم مین پانچ انگلیان ہون اور ایک ہی صف مین بنی ہوئی یعنی کوئی انگلی تلے اوپر خواہ صف سے الگ نہو اس لیے کہ حاجت مضبوطی کی پاؤن کی انگلیون مین زیادہ ہے جسطرح قبض و اشتمال کی حاجت باقہ کی انگلیون مین زیادہ ہے سوائے انگوٹھے کے پاؤن کی ہر ایک انگلی تین سلامیات سے مرکب ہے اور انگوٹھا دو سلامیات سے۔ اب ہمنے کل ہڈیون کا حال اور اونکی تشریح بقدر کفایت بیان کر دی یہ سب ہڈیان اگر شمار کی جائین تو دو سو تیتالیس ہونگی ان مین سمسمانیات اور عظم لامی جو شصیہ یونانیون کی لام سے ہے داخل نہین ہے۔ یہان تک ہڈیون کی تشریح تمام ہوئی **جملہ دوسرا تشریح عضل مین** اور اسمین اونیس فصلین ہین **فصل پہلی**

جملہ دوسرا تعلیم پانچوین بیان عام عصب اور عضل اور تر اور رباط کا۔ چونکہ تمام ہونا حرکت ارادیہ کا اعضا سے بدون ایک قوت نفسانی کی جو دماغ سے بذریعہ عصب کے پیدا ہوتی ہے نہین ہو سکتا ہے اور عصب کا یہ حال ہے کہ اوسکا متصل ہونا ہڈیون سے جو در حقیقت اصول اعضا متحرکہ حرکت مین بقصد اول ہین بخوبی درست نہین ہو سکتا اس لیے کہ ہڈیان سخت ہین اور عصب نرم اور لطیف ہی بایں نظر لطف حق تعالی نے شامل حال ہو کر ہڈیون سے ایک ایسی چیز پیدا کی جو مشابہ عصب کے ہے اور اوسکا عصب ہائے ربط نام رکھا جاتا ہی ہڈیون کے ساتھ اوسکو جمع کیا اور ہر طرح سے درست کیا اور بنا دیا کہ ہڈیان اور ربط بمنزلہ شے واحد کے معلوم ہوتی ہین۔ اور چونکہ وہ جرم جو عصب اور ربط مین پیوند کرتا ہے ہر حال مین باریک ہوتا ہی اس لیے کہ پٹھے کی زیادتی حجم بحالت وصول طرف اعضا کے مقام روئیدگی مین مقدار عقدہ کو نہین پہونچتی اور نہ اوسکی محافظت بمقدار کافی ہوتی ہے اور جسم پٹھہ کا نزدیک منبت ایسا ہوتا ہی کہ جرم دماغ اور نخاع اور حجم [illegible] مخارج عصب اوس جرم کی تحمل ہرگز نہین اگر تحریک اعضا کی عصب کے متعلق ہوتی اور پٹھہ اپنے حجم لائق پر بھی باقی رہتا خصوصًا اوس جسم پہ جو بوقت تقسیم اور شاخ دار

ہوتی عصب کے اعضا مین انکا حجم پیدا ہوتا ہی کہ یہ پٹہ بمنزلہ ایک حصہ کرہ اسلیے پستھوان بازیک کی ہوجاتا ہی اور جتنا اپنی اصل اور صدر سے دور تر جاتا ہی اسمین دقت اور باریکی پیدا ہوتی جاتی ہے بالجملہ اگر باعث باریکی ونزاکت تحریک اعضا کیا اس سے متعلق ہوتی اسمین فاعل ظاہر پیدا ہوتا اسی حکمت سے خالق تعالی نے ایسی تدبیر کی کہ پٹھے کی جرم کو غلاظت اور گندگی عطا فرمائی اسطرح پر کہ جو جرم اس سے پیوند کی جاتی ہے اوسکو رباط کی ساتھ بٹ دیا بطور ریشہ کی اور دونون کی لپٹنے مین جو جگہ خالی تھی اوسپر گوشت اوگا دیا اور جہلی سے اوسکو ڈھانپ دیا اور اوسکو بیچ مین مثل عمود کی اسطرح پر جگہ دی کہ وہ مثل محور کے جو ہر عصب سو قرار دیا جاتا ہی اور ان سب چیزون سے ملکر ایک عضو پیدا ہوتا ہی جسکی ترکیب عصب اور عقب اور ان دونونکی لیف اور وہ گوشت جو بہر نیوالا خالی جگہونکا اور جہلی جو اوسکو ڈھانپے ہوئے ہے اتنی اجزا سے ہوتی ہے اسیکا نام ہم عضل رکھتے ہین اور یہی وہ عضو ہے کہ جب سکڑتا ہی اوسوقت جو وتر کہ مرکب رباط اور عصب نافذ عضلہ سے ہے بجانب عضو کی کھنچا ہی پھر شیخ پیدا ہوکر عضو کیچ جاتا ہے اور جب عضل مین انبساط پیدا ہوتا ہی وتر مسترخی ہوکر ڈھیلا ہوجاتا ہے اور عضو منبسط و دور ہوجاتا ہی **فصل دوسری تشریح مین عضل وجہ کے** ظاہر ہے کہ عضل وجہ کی تعداد مین برابر اعضائے متحرک کی جو وجہ بین ہین و رکار ہین اور اعضائے متحرک وجہ مین اتنے ہین - پیشانی اور دونو گوشہ چشم اور اوپر کی دو پلکین اور دونو رخسارے بشرکت دونو ہونٹونکی اور دونو ہونٹہ اور اون دونون کی حدین اور دونون کنارے نتھنون کی اور نیچے کا جبڑا **فصل تیسری تشریح مین عضل پیشانی کے** پیشانی حرکت کرتی ہے بذریعہ ایک عضلہ باریک کی جو چوڑا اور جہلی دار ہے اور نیچے پیشانی کی جلد کے پھیلا ہوا ہے اور خوب جلد سے ملا ہوا ہی گویا تمام جلد مین داخل ہے اور اوسکا جزو ہے اسی جہت سے جلد کا چلنا بسبب عضلہ کے نہین ہوتا اور یہ عضو متحرک اوس عضلہ سے بدون وتر کے ملتا ہی اسلیے کہ متحرک اس مقام پر فقط ایک چوڑی جلد ہے جو سبک ہی ایسی چیز کا ہلانا وتر سے ایسا نہین ہے اسی عضلیہ کی حرکت سے دونو ابرو بلند ہوتے ہین اور آنکھہ کو بھی بند ہونیمین اسی عضلہ سے مدد پہونچتی ہے کہ یہ ڈھیلا ہوکر گر پڑتا ہی **فصل چوتھی تشریح مین عضل مقلہ کی** گوشہ چشم کی حرکت دینوالے چھہ عضل ہین پانچ اونمین سے نیچے اور پر اور دونو مائلین یعنے کوئی ہین ہر ایک انمین کا جہت خاص مین حرکت کرتا ہی اور وہ عضل بوضع تورب یعنی ترچھے واقع ہین جن سے حرکت دوری پیدا ہوتی ہے اور مقلہ کی پیچھے ایک عضلہ اور ہے جو عصبہ مجوفہ کیوسطے جسکا ذکر ہم آگے کرینگے دعامہ اور ستون بنتا ہی اس لیے کہ وہ عضلہ اوسی عصبہ سے اور جو چیز اوس عصبہ مین ہے متعلق ہوتا ہے اور اوسی پھیر لاتا ہی اور اوسکے ایسے استرخا کو جسکی وجہ سے وہ عصبہ باہر نکل آئے منع کرتا ہی اور ہر وقت تیز دیکھنے کی اوس عصبہ کو ضبط کرتا ہی یہ عضلہ ایسا ہے کہ اسکی ریاطی جہلیون کیوسطے گوشہ دار ہوتا ایسا پیدا ہوا ہے کہ اسکی صورت مین شک پیدا ہوا بعض علمائے تشریح اسکو عضلہ واحد جانتے ہین اور بعضے اوسکو دو قرار دیتے ہین اور بعض تین کے بھی قائل ہین بہرحال سر اسکا ایک ہی ہے **فصل پانچوین تشریح مین عضل نیفن** نیچے کی پلک چونکہ محتاج حرکت کی نہین ہے اس لیے کہ غمض پوری اور تمام ہوجاتی ہے اور پر کی پلک کی حرکت سو اسوسطے کہ آنکھہ کا بند کرنا اور تیز دیکھنا دونون اسیکی حرکت سے تکمیل پاتے ہین اور توجیہ خداوند تبارک و تعالی کی آلات کی کمی پہ جسقدر ممکن ہو مصروف ہے جب تک کہ کمی آلات سے کوئی خلل نہ واقع ہو اسلیے کہ جہت آلات ہونے مین جو فائدین ہین وہ بخوبی معلوم ہین - اگرچہ یہ بھی ممکن تھا کہ اوپر کی پلک ساکن رہتی اور نیچے کی متحرک ہوتی مگر عنایت صانع بیچونہ کی مصروف اسی بات پر ہوئی کہ جو افعال جن مبادی سے لیے جائین اون افعال کو اپنے مبادی سے قرب حاصل ہو اور توجیہ اسباب کی طرف غایات کی نہایت معتدل طریقہ پر اور نہایت استوار و مضبوط راہ پر ہو اور چونکہ اوپر کی پلک منبت اعصاب سے قریب تر ہے اور عصب

جب اوپر کی پلک کیطرف چلے تو محتاج پیدگی اور اور سیلنے کا نہوگا - پھر چونکہ اوپر کی پلک محتاج دو حرکتون کی تھی یعنی کھلنے مین آنکھہ کے محتاج ارتفاع اور بلند ہونیکی اور تہ ہونے مین محتاج انخدار اور پست ہونیکی اور بند ہونا محتاج ایک ایسے عضلہ کا ہے جو نیچے کیطرف جذب کرے اس ضرورت سے چارہ کار نہین تہا کہ عصب پلک مین اسفل کیطرف ترجما ہو کر جائے اور پھر بلند ہو جائے - اور اسوقت بھی دو حال سے خالی نہین یا تو ایک مٹہہ کنارے پلک کی متصل ہو یا بیچ میز پلک کے پہونچے اگر بیچ مین پلک کے پہونچتا تو جو حد تہ جڑ رہنے والا ہے طرف وسط کے اوسرد ہانب نیتا اور اگر کنارے پر پہونچتا تو فقط ایک ہی طرف سے متصل ہوتا اور اسی طرح پلک بند نہو سکتی بلکہ قوریب پیدا ہوتی جسطرف مٹہہ ملاتی و تر ہوتا اور دوسری تقسیص زیادہ ہوتی اور دوسری جانب کم ہوتی پس اسی طرح چسپیدگی پلک کی برابر نہوتی بلکہ چسپیدگی پلک کی مثل صاف لقوہ کے ہوتی اسیواسطے دو عضلہ پیدا کیے گئے ہو دونو کو یونکی طرف سے اگر پلک کو نیچے کیطرف برابر جذب کرتے میز - کھلنا پلک کا چونکہ ایک ہی عضلہ سے ہو سکتا تہا جو وسط پلک سے اگر اوسکے وتر کا کنارہ پلک کی بارہ پر پہیل جائے اور جب اسمین تشنج پیدا ہو تب پلک کھل جائے اسیواسطے ایک ہی عضلہ پیدا کیا گیا کہ بخط مستقیم درمیان دونو حبلیونکے اوتر تا ہے اور چوڑا ہو کر اوسر جرم سے متصل ہوتا ہے جو شبیہ غضرون کی پیچھے منبت فرہ کی بجا ہے

فصل چھٹی تشریح عضل رخسارہ کی

رخسارہ کے واسطے دو حرکتین ہین ایک حرکت اوسکی نیچے کو جبڑے کی تابع ہے دوسری بشرکت ہونٹہہ کے ہوتی ہے جو حرکت رخسارہ کی جبڑے کی تابع ہے اوسکا سبب عضل اوسی جبڑے کی ہین اور جو حرکت بشرکت ہونٹہہ کے ہو اوسکا سبب یہ ہے کہ ایک عضلہ رخسارے اور مونہہ مین مشترک ہے اور یہ عضلہ مشترک ہر ایک رخسارے مین چوڑا ہو کر پہیلا ہے اور اسکا نام موجنہ ہے - یہ دونو عضل چار چار جز سے مرکب ہین اسلیے کہ لیف ان مین چار مقام سے آتی ہے ایک لیف کا جائے نشو ترقوہ یعنی ہنسلی ہے اور اوسکی نہایات دونو ہونٹہونکے کنارے سے اسفل تک متصل ہوتی ہین اور مونہہ کو نیچے کیطرف بصورت توریب جذب کرتی ہین - دوسرے لیف کا مقام نشو تہامہ سینہ اور ہنسلی دونو جانبون سے ہے کہ انکے لیف بشکل مورب چلتی ہے اور داہنے طرف جو پیدا ہوئی ہے اوس لیف کو جو بائین طرف سے نکلی ہے تقاطع کر کے در آتی ہے پس لیف داہنے طرف والی ہونٹہہ کے نیچے کے بائین کنارے سے ملتی ہے اور بائین طرف والی اسکے برعکس ہے یعنی ہونٹہہ کی نیچے کے داہنے کنارے سے ملتی ہے بصوقت اس لیف مین تشنج پیدا ہوتا ہے مونہہ تنگ ہو کر آگے کیطرف نکل آتا ہے جیسے دور اتہیلی کے سوراخ مین کینچے سے اوسکا مونہہ بند ہو کر کہچ جاتا ہے - تیسرے لیف کی پیدائش کا مقام وہ کنارا شانہ کا ہے جسے اخرم کتف کہتے ہین اور یہ لیف متصل ہوتی ہے اوپر جائے اتصال انہین عضل کے اور ہونٹہہ کو دونو جانبونمین اچھی طرح جھکاتی ہے - چوتھے لیف سناسن رقبہ سے پیدا ہوتی ہے اور کانونکے سامنے گذرتی ہوئی رخسارے کے اخیر سے متصل ہوتی ہے اور رخسارکو حرکت ظاہری دیتی ہے کہ ہونٹہہ بھی اوسکی تبعیت سے متحرک ہوتے ہین کبھی بعض آدمیون کی خلقت مین کان کی جڑ سے قریب ہو جاتی ہے اور متصل ہو کر اوسکے کان کو حرکت دیتی ہے

فصل ساتوین تشریح مین عضل شفت کی

ہونٹہہ کے عضل ایک تو مشترک ہونٹہہ اور رخسارہین ہے جسکا ذکر ابھی ہو چکا اور عضل خاص اسکے چار ہین دو انمین سے کانون کے اوپر کیجانب سے آتی ہین اور قریب کانونکے کنارے سے ملتے ہین اور دوسرے کیطرف سو ان چارون مین ہونٹہہ کے ہلانیکی کفایت ہے اسلیے کہ انمین کا اگر ایک متحرک ہوتا تو ایک جانب ہونٹہہ کی ملتی اور جب انمین سے دو ملکر دو طرف متحرک ہوتے ہین ہونٹہہ کی چارون طرف کی حرکت تمام ہوتی ہے اور ان چار حرکتونکے سوا ہونٹہہ کیواسطے اور کوئی حرکت نہین ہے - یہ چارون لیف اور کنارے عضل مشترک کے جرم مین ہونٹہہ کے اسطرح مل گئے ہین کہ ہونٹہہ

کے اصلی اجزا سے انکی تمیز نہین ہوسکتی اسلیے کہ ہونٹہ خود عضو لحمی نرم ہے کذا دہن ہڈی نہین ہے **فصل آٹھوین تشریح مین**
عضل منخرین کے کنارے نتھنون کو اونہین دو عضل چھوٹے قوت دار متصل ہوتے ہین چھوٹے ہونیکی یہ منفعت ہے تاکہ
تنگی نہ واقع ہو جگہہ مین اور عضلات کے جنکی طرف حاجت زیادہ ہے اس لیے کہ حرکات اعضائے رضارہ اور لب کی عدد مین بھی زیادہ ہین اور دواد شوار
بھی اونکو زیادہ ہے اور ہمیشہ حرکت رہتی ہے اور حاجت اونکی حرکت کی بہ نسبت نتھنونکی حرکت کو زیادہ ہے - قوی ہونا ان عضلات کا
اس جہت سے ہے کہ جو تری نتھنے مین ہڈی نہونیکی وجہ سے پیدا ہوئی ہے اوسکا ندارک کرین اور کسیقدر سختی آجاے اونکی آمد گالون کی
طرف سے ہے اور گال کی لیف سے پہلے ملتے ہین گالونکیطرف سے اونکی آمد کا فائدہ یہ ہے کہ حرکت نتھونکی اوسیطرف سی ہوتی ہے +
فصل نوین تشریح مین عضل فک اسفل نیچے کے جبڑے کو خاص کر جو کہ حرکت ہوئی اور اوپر والے جبڑے کو حرکت نہوئی
اسمین چند منافع ہین **ایک** تو یہ ہے کہ نیچے کا جبڑا بہ نسبت اوپر کے سبک ہے یعنی اوپر کے اعضا کا بوجھہ اوپر نہین ہے اور سبک کو حرکت دینا بہ نسبت
گرانبار کے آسان ہے **دوسری منفعت** یہ ہے کہ چونکہ اوپر کا جبڑا اعضاے شریفہ پر شامل ہے مثل ناک اور آنکھہ کے اوسکی حرکت
سے ان اعضا کو تکلیف ہوتی اور نیچے کا جبڑا چونکہ ان اعضا سے الگ ہے اوسکی حرکت ان اعضا پر کسیطرح کا گزند نہین پہونچاتی -
تیسری منفعت یہ ہے کہ اگر اوپر کے جبڑے کی تحریک آسان بھی ہوتی تو اسکا جوڑ جو سر کے جوڑ سے ملا ہوا ہے اسمین مضبوطی کی
احتیاط کامل باقی نرہتی - مرکتین نیچے کے جبڑیکی محتاج اسکی نہین ہین کہ تین سے زیادہ ہون مونہہ کھولنا اور پھیلانا اور مونہہ بند کرنا
اور چبانا اور پیسنا - مونہہ کھولنے کی حرکت جبڑیکو نیچے اوتارتی ہے اور بند کرنیکی حرکت جبڑیکو اونچا کرتی ہے اور پیسنے کی حرکت جبڑے
کو پیرتی ہے اور دونو طرف جھکاتی ہے - اس بیان سے ظاہر ہوا کہ حرکت اطباق یعنی بند کرنیکی حرکت کیواسطے عضل ایسے چاہیے
جو اوپر سے اوترتے ہون بجانب فوقانی متشنج ہون اور کھلنے کی حرکت اسکے خلاف ہو اور پیسنے کی حرکت بالتوسیط حاصل ہوتی ہو
اسیوجہ سے حرکت اطباق کیواسطے دو عضل پیدا کیے گئے اور اونکی شناخت اسطرح ہوتی ہے کہ دو عضل کنپٹی کے نام سے پہچانے جاتے ہین
اور بلشقین اونکا نام ہے - انسان مین ان دونو کی مقدار چھوٹی مقرر کی گئی اسلیے کہ جس عضو کی تحریک اسسے متعلق ہے وہ بھی چھوٹا ہے
اور ایسی نرم ہڈی کا ہے کہ چبانیکے قابل ہے اور وزن مین سبک ہو اسلیے کہ جو حرکات اسی عضو سے بذریعہ ان دونو عضل کے صادر ہوتی
ہین وہ بھی سبک ہین - اور حیوانات مین نیچے کا جبڑا بہ نسبت انسان کی جبڑیکے بڑا اور گران پیدا کیا گیا اور تحریک جو متعلق حیوانات کی جبڑیسے ہے
اوسکی اتنی قسمین ہین - نہش یعنی کاٹ کہاتا اگلے دانتون سی اور قطع یعنی کاٹنا جس سے ٹکڑے ہو جائین اور کسم یعنی ایسا کاٹنا کہ اوسکا
اثر نہ معلوم ہو اور قلع یعنی اوکھیڑنا اوس اوکھیڑنیکی حرکت مین جبڑے کو ایک درشتی کرنی پڑتی ہے - یہ دونو عضلے نرم ہین اسلیے کہ انکا
مبدا یعنی دماغ جو ایک جرم بغایت نرم ہے ان دونو عضلے سے نہایت قریب ہو اور ان دونو مین اور دماغ کے بیچ مین سوے ایک ہڈی کے اور کوئی
ہڈی نہین ہے باین لحاظ اور بھی اس خوف سے کہ چونکہ ان دونو کو دماغ سے آفات اور اوجاع مین مشارکت ہے ایسا نہو کہ کوئی آفت ان پر
پہونچے اور بوجہ مشارکت کے دماغ تک منتہی ہو کر سخت بسام ہو جاے خواہ اوکسیطرح کا گزند پہونچائے اس مصلحت سے خالق تعالی نے اون کو
نزدیک محل نشو کے مخفی کیا اور دماغ کی شرکت سے انکو ایسا رکھا زور بھی دو ہڈیونمین اور وار پار کر دیا انکو ایک پوشش مین جو شابہ ایک طاق کی ہی
جو دو ہڈیوں کے بیچ مین اور بلند یون دون ٹھیون سے ملتہم ہوتی ہے جو وار پار ان دونونکے سایہ گذرتا ہی اور اوسکے گرد ان دونو پر لپٹا ہوا
کٹھہ ہوے ہین اور نوسکی گذرگاہ ایک مسافت صالحہ پر ترتیب بین زمیج کے واقع ہے تاکہ جو ہر اون دونو کا کم کم قوت ہو جائے اور اون دونونکے بیچ

اول سے تھوڑا تھوڑا دور ہو جاتا ہے ہر ایک ان دونو عضلو نکیو اسطے ایک وتر عظیم پیدا ہوتا ہے جو بیچ کے جبڑے کے گرد و پیر شامل ہوتا ہے جب اس وتر مین تشنج ہوتا ہے نیچے کے جبڑے کو اوٹھا دیتا ہے۔ ان دونو عضل کی اعانت کیجاتی ہے۔ دو اور عضل سے جو منہ کے اندر رہتے ہین اور نیچے کے جبڑے کی طرف وتر رہتے ہین بیچ مین ایک پست مقام کر اسلیے کہ پڑھانا گران چیز کا اوسمین نہ ہو اور نگاری زیادہ قوت کی درکار ہے جو وتر ان دونو عضلون سے اوگتا ہو وہ انکی بیچ سے اوگتا ہو کنارو نسے نہین اوگتا واسطے مضبوطی کے جس عضل سے مونہہ کھولنا اور جبڑے کا نیچے اوتارنا متعلق ہے اون دونون کی لیف پیدا ہوتی ہے۔ ان زوائد غدا دار سے جو پس توش ہین اوتر کر عضلہ واحدہ کی حد ہو جاتی ہے بعد اوسکے خالص وتر بجاتی ہے تاکہ مضبوطی اوسکی زیادہ ہو پھر ایک صورت بشکل کرہ کے منقش ہو کر گوشت سے بہر جاتی ہے اور اوسی کا عضلہ بجاتا ہے جسکا نام عضلہ بکرہ ہے فائدہ اسکا یہ ہے کہ بروقت ہونے آفات کے استدادہ سے عریض نہو جاوے۔ پھر یہ عضلہ ملتا ہے مقام چھید گی فک اسفل سے ذقن تک اور جسوقت اسمین تقلص یعنی انقباض پیدا ہوتی ہے لحی یعنی جانور کو پیچھے کیطرف جذب کرتی ہے پس بالعرض نیچے کیطرف جبڑا اوتارتا ہے اور چونکہ ثقل طبعی نیچے اوترنے پر معین ہے وہی عضل اس حرکت مین کافی ہوتے کسی تیسرے معین کی ضرورت نہوئی۔ چنانچہ دو عضل ہین ہر طرف ایک ایک بشکل مثلث واقع ہے اسلیے کہ سر اونکا وہ زاویہ ہے جو رخسار کی زاویون سے پیدا ہوتا ہے اور دو ساقین ہر ایک عضل کیو اسطے دراز ہوئین ایک اونمین کی نیچے کے جبڑے تک اوترتی ہے اور دوسرے کنارے زنخ تک چڑھتی ہے اور ایک قاعدہ خط مستقیم سے ان دونون مین متصل کیا گیا اور ٹھہر گیا ہر ایک زاویہ اپنے متصل کو لیکر ٹھہر گیا ہے تاکہ اس عضلہ کیو اسطے جہات مختلفہ ہون حال تشنج مین اور اوسکی حرکت مستقیم نو بلکہ اوس عضلہ کیو اسطے طرح طرح کی میل پیدا ہون جن سے پیسنے اور چبانیکا فعل درست بنے **فصل دہسوین تشریح مین عضل راس کی** سر کیو اسطے پندرہ حرکتین خاص ہین اور چند حرکتین مشترک ہین پانچ گردن کی سر و نکے ساتھ اون حرکتو نسے حرکت منتظم پر اور گردن کے جھکنے کے ساتھ ہی پیدا ہوتی ہے۔ اور ہر ایک حرکت دو نو حرکت خاص اور مشترک سے بسبیل انتکاس اور سر نگون ہونیکی ہو بسبیل انعطاف یعنی چیدہ ہوتے پیچھے کیطرف ہو یا رہنے اور بائین کیطرف جھکنے کی ہو اور ان دونون کو چھین حرکت التفات یعنی پلٹ کر دیکھنے کی پیدا ہوتی ہے بشکل استدارت یعنی سر ایک قوس کسی دائرہ کی طے کرتا ہے اوس مکان سے جو سر کا محیط ہے۔ جو عضل سر کو خاص راز نگون کرتے ہین دو ہین کہ دونو جانب سے وارد ہوتے ہین اسلیے کہ یہ دونو اپنی لیف کو لیے ہوئے ہوتے ہین پس گوش انکی جانب نوقانی ہے اور استخوان سر سینہ انکی جہت تحتانی ہے اور اسطرح متصل ہو کر چڑھتے ہین کہ اکثر گمان کیا جاتا ہے کہ ایک ہی عضلہ ہے اور کبھی دو کا دھوکا ہوتا ہے اور کبھی تین کا اسلیے کنارہ ایک ان دونو کا شاخدار ہو کر اوسمین دو سر پیدا ہوتے ہین جب ایک عضل متحرک ہوتا ہے تو سر نگون ہو کر کسی شق کیطرف جھک جاتا ہے اور جب دونو عضل متحرک ہوتے ہین تو سر آگے کیطرف مائل ہوتا ہے بے اسکے کہ کسی طرف کج ہو۔ جو عضل سر اور گردن دونو کو سر نگون کرتا ہے وہ ایک نوع ہے مری کی نیچے رکھا گیا پہلے اور دوسرے فقرے کیطرف خالص ہو کر آتا ہے اور ان دونون سے بلکہ بر گوشت ہوتا ہے اگر اس نوع کا وہ جزو متحرک ہو جو متصل مری کی ہے فقط سر جھکے گا اور اگر وہ جزو کچھ کر مقام التحام کو بھی جو دونو فقرو نپر ہے مستعمل کرے تو سر اور گردن دونون آگے کیطرف جھکین گے۔ فقط سر کے پیچھے پلٹانیوالے عضل چار نوع ہین چھپے ہوئے مدفون نیچے اون انواع کے جنکا ذکر اوپر ہو چکا ہے ان انواع کا مقام روئیدگی مفصل کے اوپر ہے کوئی انمین سے سر تک آتا ہے اوسکا مقام روئیدگی وسط نلف سر کے اور ترقوہ واقع ہو کوئی انمین سے ہمجنہ تک آتا ہے اوسکا مقام روئیدگی وسط اضلاع مین ہے۔ ان چار نوع مین سے ایک وہ نوع ہے جو فقرہ اولی کی دونو بازوؤن تک آتا ہے اور پر اوس نوع کی ہو کر جو دوسرے سنسنہ تک پہونچتا ہے اور

ایک زوج کی لیف فقرۂ اولی کے دونو بازوؤں سے نکلکر سلسلۂ ثانیہ تک پہونچتی ہے اس زوج کی خاصیت ہے کہ سر کا بھکنا بہت پٹھے کی حال طبعی قائم کرتا ہے بھجت اپنے مورچہ ہونیکے۔ چوتھا زوج اوپرست شروع ہوکر نسبر سے کو نیچے شکل ذو میں جانب وحشی تک پہونچتا ہے اور فقرۂ اولی کی بازو سے لازم ہو جاتا ہے۔ پہلے دو زوج سر کو پشت کیطرف پھیرتے ہیں مگر ان میں ایک سے ہوا تھوڑا جھک کر اور تیسرا زوج جھکنے کی کمی کو قائم کرتا ہے اور چوتھا پیچھے سر کو لپیٹتا ہے پورا لپیٹتا جو ملتا ہے ہوتا ہے اور تیسرا اور چوتھا ان دونو میں سے جو جھکے گا سر کو کسی طرف جھکائیگا اور اگر دونوں میں تشنج پیدا ہو سر کی حرکت پیچھے کیطرف منقلب ہوتی ہے بدون کسی تبدیل کے۔ سر اور گردن کو پٹھے وہ عضل تیس زوج ہیں اندر پیٹھ ہوئے اور ایک زوج باہر خود ہے ہر ایک اس زوج کی شکل مثلث ہے جسکا قاعدہ استخوان پشت سر ہے اوسکی دو ساقین گردن کی تل اور ترقوی ہیں۔ تیسرا زوج پشت سے نیچے اوسکے پھنکتا ہیں اور ترقوہ اور جانب میں فقرہ سینگ اور ایک زوج نہایت مائل سے طرف تشنج کے اور ایک زوج متوسط ہیں دونو جانبوں فقروں کے اور اوسکے اخیر سے سر کے بھکانیوالے دونو جانبوں کی طرف دو زوج ہیں کہ متصل رہتے ہیں ایک زوج انہیں کا اوسکی جگہ سے۔ وہیں زوج قفا سے درمیان سر اور دوسرے فقرہ تک اسطرح پہ کہ ایک ضرو اوسکی طرف یمین اور دوسرا اوسکی یسار ہوتی ہے اور دوسرا زوج کا مقام پیچھے ہی تشنج ہوتا ہے درمیان پہلے فقرہ اور سر کے اوسکی مزہ بھی ایک دو اپنے اور ائمین ہوتی ہے ان پارون میں سے جس عضل میں تشنج ہو سر کسی جانب پر جھکے گا اور جو دو عضل ایک جانب کو تشنج ہوں اور تیسرے کیطرف سر پیچھے کا مائل ہوگا اگلے دونو عضل متوحش ہوں تو سر نگون کرتے ہیں اعانت کرینگے اور پچھلے دونو کی حرکت سر کو پیچھے پلٹ دیتی ہے اور پارون کی حرکت ملائم کو سیدھا برابر کرتی ہے۔ یہ پارون عضل ہے عضل میں ہوتے ہیں مگر جو یہ اپنی طبعی محل اور بجز شدید اور تقوا ہوئے تو عضل دوسرے کے اوپر حصے کا یہ عضلہ ایک کر لیتے ہیں جو بڑے عضل جو بوجہ اپنے بڑے ہونیکے برداشت کرسکے ہیں **بحث ششم** لکھتا ہے یعنی جب عضل کو جو قوت برداشت عدات کی بوجہ بڑے ہونیکے ہو چھوٹے پارون عضل یا وصف ہو پہلے ہونیکے اپنے اوپر محیط مقام پر واقع ہیں کہ بوجہ عدم کی مقاومت کے تحمل اون عدات کو جو ہوا سے ہیں اور تدارک اوسکا کرنیمیں عضل یا قوت کا محتاج تھا اور وہ دو امر محتاج دو معین اور مددگار تقاضا کے ہیں **ایک** تو مضبوطی ہے اور متعلق ہونے کی مضبوطی سے ہے ایسا مضبوط ہو کہ حرکات کی اطاعت کم کرے **دوسری** کثرت عدد حرکات کی ہے اور متعلق اسکی ہے کہ مفاصل زمردیں اور زمردیں سے ہوتی ہو لہذا تجویز یہ ہوئی کہ مفاصل میں زمی پیدا کی جاوے اور اوس مضبوطی میں آرام اور آسانی ہو جو حرکت مائل پر مفاصل ہوتی ہے پس دو نوع عضلہ متخالفت حاصل ہوگئیں ہے اللہ احسن الخالقین **فصل گیارھویں تشریح یکم عضل تحت ہا** کا اعضو فوق ہوا اوسکے نکلنے کا آلہ بنایا گیا اسکی ترکیب تین عضروف سے ہے **ایک** تو وہ عضروف ہے کہ اوس تک پہونچتی ہے اور جس یعنی جس کا مقام ہے حلق اور نیچے ذقن کے ہے جسے ذقنی اور ترسی کہتے ہیں اسوا سطے کہ اندر اسکے گھرا اور اوپر محدب مثل سپر کے اور بعض سپر ہے **دوسرا** عضروف اسکے پیچھے متصل گردن کے رکھا ہوا ہے اور اوسکے سایہ بند ہوا ہے اوسکی پہچان یہی ہے کہ کوئی نام خاص اوسکا نہیں ہے **تیسرا** عضروف ان دونو پر اولٹا پڑا ہوا ہے بہت متصل اوس عضروف کے ہے جسکا کچھ نام نہیں ہے اور ذقنی کی ملاقات اس تیسرے عضروف سے بواتصال کے ہوتی ہے تیسرے اور دوسرے بے نام عضروف کے درمیان میں ایک جوڑ ہے وہ ہوا سے میں دو فقرے ہیں اون دونو میں [illegible] ایک پیوست ہوتی ہے اون دونو عضروف کی جانب سے جسکا کچھ

کچھ نام نہیں ہے بہ دو نور زیادہ تیاں بند ہی ہیں چند ربا طات ۔ ۷ اور اس عضروف کا سلبی اور طرحبالی نام ہے ۔ درقی اور وہ عضروف جسکا کچھ نام نہیں ہے ان دونوں کے ملنے اور ایک دوسرے کی بعید ہونے سے جو شکل پیدا ہوتی ہے اوس سے کشادگی اور تنگی حجرہ کی حاصل ہوتی ہے اور طرحبالی کے درقی پر اوندھے گرنے سے اور ہمیشہ اسکے رہنے سے اور یہی طرحبالی کو درقی کے اوپر بلند ہونے سے حجرہ کا کھلنا اور بند ہونا حاصل ہوتا ہے ۔ حجرہ کو ہٹانے اور اسکے نزدیک تین ہڈیاں متصل مثلث واقع ہیں جنہیں عظم لامی کہتے ہیں جو بشکل لام یونانیوں کے اسطرح پر ع ۔ اس ہڈی کی خصوصی کا فائدہ یہ ہے کہ قیام گاہ اور تکیہ گاہ ہو اسی مقام سے ایک لف پیدا ہوتی ہے حجرہ تک پس حجرہ محتاج ایک ایسے عضلہ کیطرف ہے جو درقی کو اوس عضروف سے ملائے جسکا کچھ نام نہیں ہے اور ایک اور عضلہ کا محتاج ہے جو طرحبالی کو ملا کر بند کر دے اور ایک اور عضلہ اسکو درکار ہے جو طرحبالی کو ترسی اور اوسکے نام کے عضروف سے دور کر دے تاکہ حجرہ کھل جائے ۔ حجرہ کے کھولنے والے عضل اوپر تین سے ایک زوج وہ ہے جو عظم لامی سے پیدا ہوتا ہے اور آگے درقی کی اگر گوشت آور ہو کر اوسی درقی پر پھیل جاتا ہے جب اس زوج میں تشنج پیدا ہوتا ہے درقی کو آگے اور اوپر کیطرف ظاہر کر دیتا ہے پس حجرہ کھل کر وسیع ہو جاتا ہے ۔ ایک دوسرا زوج اور ہے جسکا شمار عضل حلق میں کیا جاتا ہے کہ وہ نیچے کیطرف جذب کرتا ہے ہماری رائے یہ ہے کہ اس زوج کا شمار شرکات حجرہ اور شق میں کریں ۔ مقام نشوان دونو زوج کا باطن قص یعنی سرسینہ سے درقی تک ہے اور اکثر حیوانات میں اسکے ہمراہ ایک زوج اور ہوتا ہے اور دو زوج اور ہیں اونمیں سے ایک کو دو عضل طرحبالی کے پیچھے سے آتی ہیں اور اوسکے سانہ گوشت آور ہو جاتے ہیں جسوقت ان دونو نمیز تشنج ہوتا ہے طرحبالی کو اوٹھاتے ہیں اور پیچھے کیطرف جذب کرتے ہیں اوسوقت طرحبالی بکجائی درقی سے جدا ہو جاتی ہے اور حجرہ کھل جاتا ہے اور دوسرا زوج انمیں کا اوسکے دو نو عضل طرحبالی کو دونو کنارو سے آتے ہیں جب ان دونو میں تشنج پیدا ہوتا ہے طرحبالی کو درقی سے جدا کر دیتے ہیں اور عرض میں اوسکو دراز کر کے انبساط حجرہ میں اعانت کرتا ہے ۔ تنگ کرنیوالی عضل حجرہ کی اونمیں سے ایک تو زوج ہے جو جانب عظم لامی سے آتا ہے اور درقی سے متصل ہو کر چوڑا ہو جاتا ہے اور جس عضروف کا کچھ نام نہیں ہے اوسپر لپٹ جاتا ہے یہانتک کہ متحد ہو جاتے ہیں دونوں کنارے اسکے دونوں مزدوں کے پیچھے اوس عضروف کی جسکا کچھ نام نہیں ہے پس جب اس زوج میں تشنج پیدا ہوتا ہے حجرہ تنگ ہو جاتا ہے ۔ چار عضل اور ہیں جنہیں بعض دو ہی گمان کرتے ہیں اور دونو جڑے ہوئے اور مائل ہیں بیچ میں درقی اور اوس عضروف کی جسکا کچھ نام نہیں ہے متصل ہوتے ہیں جب انمیں تشنج پیدا ہوتا ہے اسفل حجرہ کا تنگ ہو جاتا ہے کبھی یہ بھی گمان کیا جاتا ہے کہ ایک زوج انمیں کا پوشیدہ ہے اور دوسرا اظہر ہے ۔ گلے کو بند کرنیوالے عضل عمدہ وضع اونکی یہی تھی کہ اندر حجرہ کے پیدا کیے جائیں تاکہ جسوقت انمیں تشنج پیدا ہو عضل کو مضبوط کر کے حجرہ کو اسقدر بند کرتا ہو کہ وہ عضل صدر اور حجاب کی تنگی نفس میں مقاومت کرتا ہے یہ دونوں عضل چھوٹے پیدا کیے گئے تاکہ داخل حجرہ میں تنگی نہ واقع ہو اور قوی بنائے گئے تاکہ اپنی قوت سے تدارک کریں اوس تکلف کا جو حجرہ کے بند کرنے میں اور سانس کے روکنے میں اونمیں کرنا پڑتا ہے اسیلیے کہ انکے چھوٹے ہونے سے اس فعل کے انجام میں کمی پیدا ہوتی تھی انکے قوی ہونے سے اوسکا تدارک ہو گیا ۔ سیدھی راہ سے گذرتے ہیں چڑھتے ہوئے اسقدر انحراف البتہ ہوا ہے تاکہ وصل درمیان درقی اور اوس عضروف کی

جسکا کچھہ نام نہین ہے حاصل ہوا ور کبھی دو فصل نیچے طرحہ ہالی کے پائے جاتے ہین و اس زوج مذکور کے معین ہوتے ہین **فصل بارہوین**

تشریح مین عضل حلقوم کے کل حلقوم کے عضل دو زوج ہین جو اوسکے نیچے کھینچتے ہین ایک تو وہی زوج ہے جو فصل چودہ مین مذکور ہوچکا ہے دوسرا زوج قص یعنے استخوان سر سینہ سے نکلکر چڑھتے بڑھتے متصل ہالی سے ہوکر سر متصل حلقوم کے ہوتا ہوا کہ حلقوم کو نیچے کیطرف جاذب کرتا ہے - حلق کے دو عضل ہین جنکا نام نقتقان رکھا گیا ہے یہ دونو عضل نزدیک حلق کے موضوع ہین اور لقمہ اوتارنے پر اعانت کرتے ہین **فصل تیرہوین تشریح مین عضل عظم لامی کے**

عظم لامی کی لیئے دو قسم کے عضل ہین ایک خاص ہے اور دوسرا مشترک ہے مین عظم لامی اور عضو کے خاص عضل عظم لامی کی تین زوج ہین ایک زوج دونو جانبون لحی سے آتا ہوا اور اوس خط مستقیم کے متصل ہوتا ہے جو اس ہڈی پر واقع ہے یہ وہی زوج ہے جو عظم لامی کو لحی تک کھینچتا ہے دوسرا زوج ذقن کے نیچے سے پیدا ہوتا ہے زبان کی نیچے گزر کر اس ہڈی کے اوپر کے کنارے تک پہونچتا ہے اور یہ بھی نوع اس ہڈی کو بطرف لحی کھینچتا ہے تیسرا زوج زوائد سہمیہ جو ترقوہ کے دونو کان کے ہین وہان سے نکلتا ہوا نیچے کے کنارے پر اس ہڈی کے جو خط مستقیم ہے اوس سے ملتا ہوا - جو عضل بشرکت اس ہڈی اور دوسرے عضو کے ہو اوسکا ذکر اوپر بھی ہوچکا اور آگے بھی ہوگا **فصل چودہوین تشریح مین عضل زبان کے** زبان کے حرکت دینے والے عضل نو ہین دو جوڑے ہین جو زوائد سہمیہ سے اگر زبان کے دونو کنارون سے متصل ہوتے ہین اور دو طرف ہین اونکی جائے نشو اوپر کے مقامات عظم لامی سے ہوا ور بیچ مین زبان کے وہ دونو ملجاتے ہین اور دو ویسے عضل ہین جو بشکل مورب بیچ سے متحرک ہوتے ہین اونکا محل نشو ایک پہلو ہے اضلاع عظم لامی سے اور زبان مین یہ دونو نافذ ہوتے ہین بیچ مین دونو عضل طولانی اور دونو عضل عریض کے اور دو عضل زبان پر چڑھے ہوئے ہین اوسکو پھیرتے ہین اونکا مقام ان چار عضل کے نیچے ہے جو ابھی مذکور ہوئے ان دو نو عضل کی لیف زبان مین عرضاً وارد ہوئی ہے اور تمام استخوان فک اسفل سے متصل ہوکر ہے - ایک عضلہ تنہا زبان کیواسطے ذکر کیا جاتا ہے وہ متصل ہوتا ہے درمیان زبان اور عظم لامی کے اور اُنمین سے ایک کو طرف دوسرے کو کھینچتا ہے - یہ بات بعید از قیاس نہین ہے کیونکہ عضلہ زبان کو طول مین مونہہ کی باہر تک کھینچتا ہے وہی اسکو اس قسم کی حرکت بھی دیتا ہو اسلیے کہ اوسی عضلہ کیواسطے بجائے خود یہ بات جائز ہے کہ حرکت استدادی کرے جیسے اس عضلہ کیواسطے یہ بھی ممکن ہے کہ بجائے خود کم ہوجائے اور اونچہ جانیکی حرکت کرے **فصل پندرہوین تشریح مین عضل عنق اور رقبہ کے**

تنہا عنق کی حرکت دینے والے دو زوج ہین ایک داہنے اور ایک بائین انمین سے بس زوج مین تشنج پیدا ہو تو رقبہ اوسی کی جہت مین بشکل تورب یعنی ترچھی ہو کر کج جاتی ہے اور اگر ہر ایک زوج کسی دو نو طرف کا ساتھ ہی کھینچے رقبہ اوسیطرف بے تورب کی مائل ہوتی ہے بلکہ بالاستقامت جھکتی ہے اور جب جائرون عضل ساتھ ہی متشنج ہون رقبہ سیدھی کھڑی ہوجاتی ہے بدون میل اور کجی کے **فصل سولھوین تشریح مین عضل سینہ کی**

سینہ کے حرکت دینے والے عضل کچھہ تو ایسے ہین جو اوسکو کشادہ کرتے ہین اور ایک قسم وہ ہے جس سے تنگی سینہ کی پیدا ہوتی ہے اور ایک قسم وہ ہے جس سے قبض اور بسط دونو پیدا ہوتے ہین - کشادگی سینہ کی پیدا کرنیوالے نو عضل ہین اونمین سے ایک عضل حجاب ہے یعنے وہ حجاب جو درمیان شکم تنفس اور اعضائے غذا کے حاجز اور مانع ہے اوسکی تشریح آگے بیان کرین گے - اور ایک زوج انمین نو مین کا ترقوہ یعنی ہنسلی کے نیچے رکھا ہوا ہے اوسکا

مہ تمام نشو۔ ایک ایسی جزسے ہوکہ جو کنف کو ہمرے سے ترقوہ تک درازہے ہم آگے انکی توضیح کرینگے اور وہ جز متصل ہے پہلے پسلی کے دہنے اور بائین سنے ایک اور زوج ہے کہ ہر فرد اوسکی دوہری ہے اوسمین دو جز ہین کہ اوپر کا جز رقبہ کے متصل ہے اور اوسکو حرکت دیتا ہے اور نیچے کا جز سینہ کو حرکت دیتا ہے اور اس سے ملا ہوا ایک اور عضلہ ہے جسے ہم قریب ذکر کرینگے یعنی جو عضلہ متصل ہے بانچوین اور چھٹی پسلی کے۔ ایک اور زوج ہے جو چپا ہے کنف کی تقدیر مین کہ اوسرسے متصل ہوتا ہو وہ زوج جو اوترتا ہے فقرہ اول کنف کیطرف پہنچ دو دو زوج مثل عضلہ واحد کے ہوکر پیچھے کی پسلیون سے متصل ہو جاتے ہین۔ ایک زوج اوسے جسکا مقام نشو گرونکے مانوین فقرہ سے ہو اور سینہ کو پہلے اور دوسرے فقرہ پسے اور یہ زوج متصل سینہ کی پسلیون سے ہوتا ہے یہی تو عضل سینہ کو کشادہ کرتے ہین۔ سینہ کو تنگ کرنیوالے عضل کہ تو اسے ہین کہ اوامر اوسمین تنگی پیدا کرتے ہین وہ حرکت سے جسوقت حرکت سے ٹھہر جاتی ہے کہ جو بقاعدہ ہے ہین جو بالذات سینہ مین تنگی پیدا کرتے ہین انمین سے ایک زوج ہے جو نیچے اوپر والی پسلیونکے جوڑ سے پیدا ہوا ہے اوسکا فعل یہ ہے کہ سینہ کو نیچا ہوتا اور اوسکے اجزا کو جمع کرے۔ ایک اور زوج ہے نزدیک کنارے کی پسلیون کے واقع ہے کہ سینہ سے درمیان خنجرے اور ترقوہ کی ملتا ہے اور سہ باعضلہ عضلات بطن مین سے اوس سے بھی ملتا ہے۔ دو زوج اور ہین کہ اس زوج کی اعانت کرتے ہین۔ جس عضل سے قبیض اور بسط دو نو پیدا ہوتے ہین وہ درمیان پسلیون کے واقع ہین مگر بخوبی تامل کرنے سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ عضل قابض ہوے عضل ابسط کے ہے یعنی دو نو فعل ایک قسم کے عضل سے پیدا نہین ہوسکتے اسواسطے کہ حقیقت مین درمیان ہر ایک دو پسلی کے چار عضل ہین اگرچہ بادی النظر مین ایسا معلوم ہوتا ہو کہ یہ ایک ہی عضلہ ہے اور جس عضلہ کو ایک گمان کرتے ہین وہ بنا ہوا ہے چند لیفاے سے جنمین سے کچھ پوشیدہ ہین اور کچھ ظاہر ہین لیف والے ہی اوسمین سے ایک تو وہی ہے جو پسلی کے کنارہ عضروفی سے ملی ہے اور ایک وہ ہے جو پسلی سے دوسرے کنارہ سے متصل ہے وہ کنارہ قوی ہے اور پوشیدہ لیف سب لیفہاے ظاہری کی منفعت رکھتے ہین اور جو لیف کنارہ عضروفی پر ہین وہ سب اپنی منفعت مین مخالف ہین اور لیف کی جو دوسری کنارہ پر ہین اور جسوقت لیف کی چار عدد ہون تو مناسب یہی ہے کہ فصل بھی چار ہون کہ تو اوپر موضوع ہون جن سے پہلا متعلق ہو اور کچھ پیچھے موضوع ہون جن سے قبیض متعلق ہو۔ اس قیاس سے بھی تجویز کیا جاتا ہے کہ شاید عضلات عضلہ کا ہمارے تک پہونچے۔ سینہ کو عضل کی اعانت دو عضل اور کرتے ہین جو تہ قوہ سے رأس کتف تک آتے ہین اور پہلے پسلی سے ملکر اوسے اوپر کو اوٹھاتے ہین تب وہ پسلی سینہ کی کشادگی پر معین ہوتی ہے مترجم کہتا ہے کہ اصل کتاب مین ذکر ہے زوج عضل کا جو کتف کی تحریک کے واسطے خاص مین رکھیا اونکی تفصیل یہ ہے۔ دو اونمین سے پشت سر سے اوٹھتے ہین اونمین سے ایک اعلاے کتف سو ترقوہ تک متصل ہوتا ہے اور کتف کو کسی قدر کھینچ کر کے طرف سر کے اوٹھاتا ہے۔ اور دوسرا زوج انمین کا بیچ کتف سو ملتا ہے اور وہ شانہ کو مقابلہ مین سر کے بلند کرتا ہے۔ اور ایک زوج فقرہ اولی سے آتا ہوا اعلاے کتف سے متصل ہوکر اوسکو نزدیک گردن کے کھینچتا ہے۔ چوتھا زوج عظم لامی سے پیدا ہوتا ہے یہ بھی اعلاے کتف سے متصل ہوتا ہے اور کتف کو بلند کرتا ہے۔ دو زوج اور گزرے اون سا سن سے جو سینہ اور گردن کے فقرون مین ہین وہ دو زوج شانہ کو پیچھے اور آگے کیطرف حرکت دیتے ہین۔ ساتوان زوج قطنی سے پیدا ہوتا ہے اور شانہ کو پیچھے اور آگے کیطرف اسطرح کھینچتا ہے کہ پیچھے اور اسفل مین بھی جاکر کھینچے۔ متن

فصل سترہوین تشریح عضل حرکت عضد کے

عضد کے عضل و مفصل کتف کی حرکت دینے والے تین عدد ہین کہ سینہ سے آکر اوسکو نیچے کیطرف جذب کرتے ہین اونمین سے ایک عضلہ وہ ہے جسکا مقام نشو پستان کے نیچے ہے اور مقدم عضد سے متصل ہوتا ہے نزدیک بارہ نقرے کے اور یہ وہی عضلہ ہے جو مقدم ہوتا ہے عضد کو سینہ سے نزدیک کرتا ہوا اوتارتا ہوا اور اوسکے پیچھے کتف اور اوسکے عضلہ کو لاتا ہے - مقام نشو اس عضلہ کا اعلای سینہ ہے اور گرد پھرتا ہوا یہ عضلہ جانب اندسی راس عضد کے بس یہی عضلہ نزدیک کے نیچے الا ہے عضد کو سینہ سے کچھ تھوڑا اوپر اٹھا ہوا - ایک عضلہ دوہرا بڑا ہے تمام نشو اوسکا کل سینہ سے ملتا ہے یہ عضلہ نیچے سے مقدم عضد کے جسوقت یہ اپنے کام مین مع اوس لیف کے جو اوسکے جزو نوقانی مین ہے مصروف ہوتا ہے سامنے لاتا ہے عضد کو سینہ تک اوٹھاتا ہوا اور جب دوسرے جزو کے ساتھ بلکر کام دیتا ہے سامنے لاتا ہے عضد کو اوتارتا ہوا اور جب دونو جزو سے بلکر اپنے کام مین مصروف ہوتا ہے سامنے لاتا ہے عضد کو سیدھا کرکے - دو اور عضل ہین جو ہتے ہین خاصرہ یعنی تہیگاہ کیطرف سے اور اونکا اتصال زیادہ ہے بہ نسبت اوس عضل عظیم دوہرے کے جو سینہ سے چڑہنے والا ہے ایک انمین کا بڑا ہے آتا ہے خاصرہ کے نزدیک سے اور پیچھے کی پسلیون سے عضد کو جذب کرتا ہے پیچھے کی پسلیونکی طرف اور اسکا جذب مفید ہوتا ہے اور دوسرا باریک ہی آتا ہے جلد خاصرہ سے نہ کہ اوسکی ہڈی سے مگر مائل بطرف وسط خاصرہ کے ہوتا ہوا اور متصل ہوتا ہے و ترصاعدہ کی جانب پستان سے درآنحالیکہ اندر پیٹھا ہوا ہے اور یہ وہی کام کرتا ہے جو پہلا عضلہ کام کرتا ہے بطریق معاونت کے لیکن یہ عضلہ پیچھے کیطرف تھوڑا جھکا رہتا ہے - پانچوان اور عضل ہین جنکا منشا استخوان کتف ہے ایک عضلہ انمین سے اوسکا منشا استخوان کتف کے اوپر کی جانب سے ہے وہ بھر دیتا ہے اوس تجویف کو جو درمیان حاجز اور ضلع اعلی کے کتف سے ہے اور نفوذ کرجاتا ہے عضد کے سر کے اوپر کے جز تک وہ سرا جو بجانب وحشی راقع ہے اندکے بجانب انسی مائل ہے یہ عضلہ مدور لیجاتا ہے عضد کو انسی کیطرف جھکاتا ہوا - ان پانچون مین سے دو عضلے ایسے ہین جنکا محل منشو کتف کے اوپر کی پسلی - ہے ایک انمین کا بڑا عضلہ ہے جسکی لیف نیچے کے حصہ ثانی حاجز تک پھیلی ہوئی ہے اور یہ عضلہ اوس مقام کو بھرتا ہے جو درمیان حاجز اور نیچے کی پسلی کے ہے اور متصل ہوتا ہے عضد کے سر سے جانب وحشی مین پورا پس دور لیجاتا ہے عضد جانب وحشی مین جھکاتا ہوا اور دوسرا متصل ہے اسی پہلے سے گویا کہ وہ اسکا جزو ہے اوسکے ساتھ نفوذ کرتا ہے اور جو کام وہ کرتا ہے وہی کام یہ بھی کرتا ہے مگر یہ دونو عضل تعلق اعلای کتف سے زیادہ نہین رکھتے اور اتصال انکا بشکل توریب ظاہر عضد سے ہے اور اوسکو بجانب وحشی جھکاتے ہین - چوتھا عضلہ ان پانچون مین کا بھر دیتا ہے استخوان کتف کے مقام تقعیر کو اور اوسکے وتر کے جزو داخلی سے بجانب انسی متصل ہوتا ہے سر پر استخوان عضد کے اسکا کام یہ ہے کہ عضد کو پیچھے کیطرف گھماوے - اور ایک عضلہ اور ہے اوسکا مقام نشو نیچے کا کنارہ ضلع اسفل سے کتف کے ہے اور اوسکے وتر کا اتصال عضلہ عظیم جو خاصرہ سے چڑہنے والا ہے اوسکے بہ نسبت زیادہ ہے اسکا کام یہ ہے کہ عضد کے اعلای راس کو اوپر تک جذب کرے - عضد کیوسطے ایک اور عضلہ ہے جسکے دو میدے ہین اوس سے دو کام نکلتے ہین اور ایک کام مشترک پیدا ہوتا ہے اور یہ نیچے سے ترقوہ کے اور نوک سر کتف سے آتا ہے اور عضد کے سر پر مین پیوستہ جاتا ہے اور مقام اتصال مین وتر سے ہیں عضلہ عظیمہ کے جو سینہ سے چڑہنے والا ہے قریب ہوتا ہے - یہ ہی بلاگوں نے لکھا ہے کہ ایک سرا اسکا اندر ہے اور بجانب داخل تھوڑی سی توریب کے ساتھ جھکا ہوا ہے اور دوسرا سرا ظاہر مین ہے پشت کتف کی جانب اسفل ہین اور بطرف خارج تھوڑی سی توریب کے ساتھ جھکتا ہے جب دونو جزو سے بلکر حرکت کرتا ہے بلند کرتا ہے عضد کو سیدھا کرکے جذب آوے

نے دو عضل اور زیادہ کیے ہین ایک پھوٹا عضلہ جو پستان سے آتا ہی اور دوسرا وہ ہے جو چھپا ہوا ہے یہ عضل کتف ہین اور اکثر عضل مرفق کی اسکے ساتھ شرکت تجویز کی گئی ہے

فصل اٹھارہوین تشریح مین عضل حرکت ساعد

ساعد کو حرکت دینے والے عضل کئی قسم کے ہین ایک قسم تو وہ ہے جو قبض کرتی ہے اور ساعد کو کھینچتی ہی۔ اور دوسری قسم وہ ہی جو ساعد کو بسط اور دراز کرتی ہے اور یہ عضل عضد کے اوپر رکھے ہوئے ہین اور ایک قسم وہ ہے جو ساعد کو بکاتی ہے اور ایک قسم وہ ہے جو ساعد کو مونہہ کے بھل ڈالدیتی ہے اور یہ عضل عضد کے اوپر نہین واقع ہین۔ عضل باسطہ ایک زوج ہے جسکی ایک فرد ساعد کو بسط کرتی ہے اندر جھکا کر اسوسطے کہ مقام نشو اوسکا نیچے مقام عضد اور منفلع اسفل شانہ سے ہے اور یہ عضل متصل مرفق کو اوسجگہ پر ہوتا ہی جہان پر اوسکو اجزائے داخلی ہین اور دوسری فرد اس زوج کی ساعد کو بسط کرتی ہے باہر جھکا کر اسلیے کہ وہ عضد کے پیچھے سے آتی ہے اور اجزائے خارجیہ مرفق سے متصل ہوتی ہے جب یہ دونو فرد ین اپنے کام پر یکبارگی مستعد ہوتی ہین بالضرور ساعد کو سیدھا پھیلاتی ہین یہ عضل قابضہ ساعد بھی ایک زوج ہے جسکی ایک فرد جو بڑی ہے کھینچتی ہے ساعد کو اندر جھکا کر اسلیے کہ مقام نشو اوسکا کتف کی نیچے کی بارہ اور منقار غراب سے ہے جو کہ ہر شانہ اس کو خاص ہے اور باطن عضد کیطرف جھکاتا ہی اور اوسکو تر عصبانی سے متصل ہوتا ہے جو مقدم زند اعلے کی ہے۔ دوسری فرد اسکی قبض کرتی ہے ساعد کو نیچے کیطرف جھکاتی ہوئی اسلیے کہ مقام نشو اسکا ظاہر عضد مین پیچھے کیطرف سے ہے یہ عضلہ ایسا ہی کہ جسکے دو سر ہے لحمی ہین ایک سر اعضد کے پیچھے ہی اور دوسرا آگے ہے اور اپنی گذرگاہ مین تھوڑا سا چپٹا ہوا جاتا ہی تاکہ جب مقدم زند اسفل تک پہونچتا ہی بالکل پوشیدہ ہوجاتا ہے جو چیز کہ جھکا کر بطرف خارج کو قبض کرتی ہے بجانب اسفل ملتی ہے اور جو چیز کہ جھکا کر بطرف داخل قبض کرتی ہے بطرف اعلے ملتی ہے تاکہ جذب مین استواری پیدا ہو جب یہ دونو عضل اپنے کام پر ساتھ ہی مستعد ہون بالضرور ساعد کو سیدھا قبض کرتے ہین۔ دونو عضل باسط کے اندر ایک عضلہ اور پوشیدہ ہوتا ہی جو استخوان عضد سے محیط ہے ایسا معلوم ہوتا ہی کہ یہ پوشیدہ عضلہ ایک جزو ہے عضلہ قابضہ کا جو خیر مین بیان کیا گیا۔ عضل باطمہ ساعد کا یعنی جو ساعد کو نیچے گراتا ہے پھیلا کردہ بھی ایک زوج ہے ایک فرد اوسکی باہر سے دونو زند کی موضوع ہے اور زند اعلی سے بلاواسطہ ملتی ہے اور دوسری فرد کہ باریک اور دراز ہے مقام نشو اوسکا عضد کے سہ یکے جزو اعلی سے ہے اوجگہ سے کہ جو اوسکے ظاہر سے متصل ہے اور اشتر اجزا اسکے ساعد مین جاتے ہین اور نفوذ کرتے ہین تا اینکہ قریب مفصل رسغ کے ہوکر جھکا اوپر کے کنارہ زند اعلی کے اندر کے جزو تک آتا ہے اور اوس جزو سے بذریعہ ایک وتر غشائی کے ملتا ہی۔ عضل لکب یعنی ساعد کو مونہہ کے بھل گرانیوالا ایک زوج ہے جو خارج مین موضوع ہے ایک فرد اوسکی جانب اعلی کے اعلے سے شروع ہوئی ہے جہانپر عضد کا سر ہے اور زند اعلی سے متصل ہوتی ہے مفصل رسغ سے نہین اور دوسری فرد اوس سے چھوٹی ہے اوسکی لیف عریض ہے اور کنارہ اوسکا نہایت مضبوط اور عصبانی ہے یہ عضلہ خاص زند اسفل سے شروع ہوتا ہے اور نزدیک مفصل رسغ کے طرف اعلے سے ملتا ہی

فصل اونیسوین تشریح عضل حرکت رسغ

رسغ کی تحریک مفصل رسغ کی عضل بھی چار قسم کے ہین قابضہ باسطہ مکبہ باطحہ یا جانب قفا۔ باسطہ یعنی جو رسغ کو پھیلاتی ہین اونمین سے ایک تو وہ عضلہ ہے جو دوسرے سر سے متصل ہے کہ یہ دونو ملکر ایک ہی معلوم ہوتے ہین مگر ایک اونمین کا وسط زند اسفل سے نکلتا ہی اور اوسکا وتر انگوٹھے سے متصل ہوتا ہے اسی وتر کے ذریعہ سے سابہ سے دور ہوتا ہے اور دوسرا عضلہ زند اعلے سے ہے اوسکا وتر پہلے ہڈی رسغ کی ہڈیون مین سے یعنی جو ہڈی سامنے انگوٹھے کی ہے اوس سے ملتا ہی جب یہ دونو ملکر حرکت کرتے ہین رسغ مین

بسط پیدا ہوتا ہے تھوڑا سا جھکاؤ لیے ہوئے اور جب دونہرا تنہا حرکت کرتا ہے رسغ کو نیچے گراتا ہے اور اگر پہلا تنہا حرکت کرتا ہے انگوٹھے کو سبابہ سے دور کر دیتا ہے - ایک عضلہ زند اعلی کی جانب وحشی سے ملتا ہے اوسکا مقام منشو عضد کے نیچے کے سرون سے ہے اور ایک وتر دو سرنکا اوس سے چھوٹتا ہے جو وسط مشط مین آکر انگشت سبابہ کے متصل ہوتا ہے اور اوسکے وتر کا سرا زند اعلی کے نزدیک رسغ کو تمکہ کرتا ہے اور رسغ کو نیچے گراتا ہے اور از کرتا ہے - عضل قابض کا ایک رو جانب وحشی پر ساعد کے اور دونو جانب انسی اور وحشی کے بیچ مین بطرف اسفل واقع ہے اسکی ابتدا اندرونی سرا و سرون عضد سے ہوتی ہے اور انتہا مشط تک آگے مخضر کے ہوتی ہے جو ان دونون مین اوپر ہے وہ ان دونون مقامون مین سے جو اوپر کا مقام ہے وہان سے شروع ہوتا ہے اور اوسجگہ پر منتہی ہوتا ہے - اور ایک عضلہ شروع ہوتا ہے عضد کے نیچے کے جزو سے بتوسط دونو مقامون مذکور کے اسر عضلہ کے دو کنارے ہین کہ بیچمین بتقاطع صلیبی متقاطع ہین بعد تقاطع کے اوس مقام پر متصل ہوتے ہین جو بیچمین سبابہ اور وسطے کے ہے جب یہ دونو ساعد ہی متحرک ہوتے ہین ساعد کو قبض کرتے ہین یہ عضل جتنے مذکور ہوئے عضلات نائبہ ہین - اور جو عضل رسغ کے بسط کرنیوالے ہین اونمین سے فعل کت یعنی نیچے گرانیکا اور فعل بسط یعنی گرا کر پھیلانیکا صادر ہوتا ہے جسوقت دونو متقابل انمین سے بشکل تقریب متحرک ہون بلکہ جو عضلہ متصل مشط کے ہو آگے منحصر کے جب تنہا وہی متحرک ہوتا ہے کف کو بلند کرتا ہے اور اذراعانت اوسکی انگوٹھے کا عضلہ جو آگے مذکور ہوتا ہے کف کو تمام کر دیتا ہے اس طرح پر کہ بطم بھی پیدا ہوتا ہے - اور جو عضلہ متصل رسغ کے آگے ابہام کے ہے اگر وہ تنہا متحرک ہو تھوڑا سا کب پیدا کرتا ہے کف مین اور اگر مع عضل منحصر کے متحرک ہو جسکا ذکر ہم آگے کرینگے فعل کت بڑھا ہوا ہو جاتا ہے

فصل سیوین شرح مین عضل حرکت انگشتان دست

کے اونکلیو نکے حرکت دینے والے عضل کتنے تو کف دست مین ہین اور کتنے ساعد مین ہین اگر یہ سب عضل کف دست مین بھی ہوتے تو کثرت لحم سے بوجھ ہو جاتا اور چونکہ رسغ اونگلیو نسے دور دور واقع ہوئی تو اونکی بضرورت طولانی بنائی گئی اور اونکی مضبوطی اون جلیو نسے کی گئی جو ہر طرف سے آتی ہین - یہ اوتا گول اور قوی پیدا کیے گئے اور دبکر چوڑے نہین ہوئے جہانتک عضو کو پورے ملتے ہین پھر اوس مقام سے اندک چوڑے ہو جاتے ہین تاکہ اشتمال اونکا عضو متحرک پر بخوبی ہو - جمیع عضل اونگلیو نکو بسط دینے والے ساعد پر موضوع ہین اور اسیطرح جو عضل کہ اونگلیو نکو نیچے کیطرف حرکت دیتے ہین بسط دینے والے عضلات مین سے ایک وہ عضلہ ہے جو ظاہر ساعد پر وسط مین موضوع ہے اور نیچے کا سرا عضد کا اوسمین جو بلند جزو ہے وہان سے یہ عضلہ اوگتا ہوا اور چار دان اونگلیو نکے تک چندا وتار گراتا ہے جو اون اونگلیون کو بسط دیتے ہین - اونگلیو نکے نیچے جھکانیوالے تین عضل ہین ایک اونمین سے ایسا ہے کہ بعضر اوسکا متصل بعض سے ہو اسکی جانب مین پس ایک عضلہ اوگتا ہوا جزو اوسط سر یسے عضد وحشی کے جو بطرف وحشی واقع ہے اور میان اوسکی دونون زیادتیو نکے اس سے دو وتر خنصر اور بنصر تک چھوٹتے ہین - ایک عضلہ منجملہ دو عضل دو ہر و نکے ہے وہ دو عضل جو ان تین مین کے دو ہین منشا اون دونون کا دو زیادتیون عضد کی داخلی کا اسفل اور گروہ زند اسفل کا ہے اور یہ دونو دو وتر طرف وسطی اور سبابہ کے چھوڑتے ہین اور دوسرا عضلہ جو ان تینو نکا تیسرا ہوا اوسکا مقام منشو زند اعلی کے اوپر ہے اسسے ایک وتر ابہام تک جاتا ہے اور اس عضلہ کے نزدیک ایک اور عضلہ ہے جو اون دو مین کا ایک ہے جو تحریک رسغ مین بیان ہو چکے اوسکا منشا زند اسفل کے وسط سے ہے اور اوسکا وتر ابہام کو سبابہ سے دور کرتا ہے قبض کرنیوالے اونگلیون کے عضل

کچھ اونمین سے ساعد پر واقع ہین اور کچھ بطن کف مین ساعد پر مین عضل واقع ہین بعض ان کا بعض کے اوپر بنا ہوا ہے اور وسط مین رکھے ہوئے ہین اون سب مین اشرف وہی ہے جو اصل مین فون ہے نیچے سوا سخوان زند اسفل کے متصل ہے اسلیے کہ اوسکا فعل اشرف ہے پس ضرور ہے کہ مقام اوسکا نہایت محفوظ ہو ابتدا اوسکی عضد کے رأس وحشی وسط سے داخل تک ہوتی ہے پھر آمیز پٹھہ جاتا ہے اور وتر اوسکی عریض ہوتے ہین اوسکے وتر کی پانچ قسمین ہین ہر وتر باطن مین اونگلیون تک آتا ہے جو اوتار چار اونگلیونمین جاتے ہین ہر واحد اونکا پہلے اور تیسرے کو عضل قبض کرتا ہے اور کمینچتا ہے پہلے کو تو اس لیے کہ وہ اوس مقام پر بند ہوا ہے ایک رباط سے جو اون دونو پر لپٹا ہوا ہے اور تیسرے کو اس سبب سے کہ اوسکا سر اس تک پہونچتا ہے اور اسی سے متصل ہوتا ہے اور جو وتر ابہام تک درآتا ہے وہ مفصل ثانی اور ثالث کو قبض کرتا ہے اسلیے کہ اونمین دونون سے اسکا اتصال ہے ۔ دوسرا عضل جو اسکے یعنی عضلۂ اشرف کے اوپر ہے یہ اوس سے چھوٹا ہوا اور اوسکی ابتدا ایک سرے اندرونی وسیرون سی عضد ہوتی ہے اور زند اسفل سے تھوڑا سا چپٹتا ہوا اور جانب وحشی اور انسی کے حد مشترک پر گذرتا ہے اور وہ حد مشترک سطح نوقانی زند اعلی سے جب قریب ابہام کے پہونچتا ہے اندر کیطرف مڑ جاتا ہے اور چند وتر مفاصل انگشت وسطے کیطرف چھوڑتا ہے تاکہ اوسے قبض کرے اور ابہام تک نہ آئے باقی ایک شعبہ جو اوسکے وتر کے نزدیک نہین ہے مگر اور جگہہ سے پیدا ہوتا ہے یعنی موضع آخر ابہام سے ۔ مقام منشو عضلۂ اولی کا بعد ابتدا سے مذکور کے سر لیے زند اسفل اور اعلی کے ہے اور مقام منشو دوسرے عضلہ کا سر لیے زند اسفل کے ہے ۔ انگوٹھے کیوسطے حرکت انقباضی ایک ہی عضلہ پر انتصار کی گئی اور سب اونگلیونکیواسطے یہ حرکت دو عضل سے تمام ہوتی ہے اسکی یہ وجہ ہے کہ اشرف فعل چارون اونگلیونمین انقباض ہے اور ابہام کا اشرف فعل آسانی اور سہولت سے سر دور ہو جانا پس جسمین جو فعل اشرف تھا اوسکے متعلق دو عضل کیے گئے ۔ تیسرا عضلہ وسطے قبض کے نہین ہے بلکہ وہ مع وتر اپنے کے باطن کف مین نفوذ کرتا ہے اور اوسپر چوڑا ہو کر پھیل جاتا ہے تاکہ کف کو فائدہ جس کا ہے اور بال کی روئیدگی ہتیلی پر نہونے دی اور باطن کف کو قابل چسپکنے کی کرے اور اوسکو اپنے افعال مین قوت دے اور جس چیز کی اصلاح باطن کف سے متعلق ہو بقوت عضلہ کے کرسکے یہ وہ عضل ہین جو رسغ کے اوپر واقع ہین لیکن جو عضل خاص کف مین ہین وہ سب اشتار ہین بعض اونکا بعض سے نیچے اور بنا ہوا اور صفو نمن سے ہے نیچے کی صف اندر کے جانب اور اوپر کی صف خارج کف مین جلد تک ہے ۔ نیچے کی صف مین سات عضل ہین اونمین سے پانچ عضل اونگلیون کو بجانب فوق مائل کرتے ہین اور عضل ابہامی اسمین سے اوگنے ہین اول عظام رسغ سے اور چھوٹا عضلہ ابہام کا چھوٹا ہے اور چوڑا اور لیف اوسکی محدب اور سرا اوس عضلہ کا متعلق منشط کف سے ہے اسطرح کہ محاذی انگشت وسطے کے ہو اور وتر اس عضلہ کا انگوٹھے کی متصل ہے اور انگوٹھی کو بطرف اسفل جھکاتا ہے ۔ ساتوان عضلہ خنصر کے نزدیک ہے اوسکی ابتدا اوس ہڈی سے ہے جو ملتی ہے خنصر کو جانب منشط سے پس خنصر کو بطرف اسفل مائل کرتا ہے ان ساتون مین کسی عضلہ سے قبض نہین پیدا ہوتا ہے بلکہ پانچ عضل وسطے اونھا نیکے ہین اور دو وسطے جھکانیکے ۔ جو عضل اوپر کی صف مین ہین نیچے اوس عضلہ کے جو بتیلی پر بچھا ہوا ہے بنا بر قول جالینوس کے فقط پس یہ گیارہ عضل ہین آٹھہ اونمین سے ایسے ہین کہ دو دو ملکر مفصل اول سے مفاصل جا بجا ان اونگلیون سے ملتے ہین ایک کی اوپر ایک تاکہ اس جوڑ مین قبض پیدا ہو ان اٹھون مین جتنے عضل نیچے ہین اونکا قبض بذریعہ گرہنے اور جھکانے کے ہے اور اوپر والون کا قبض تھوڑے اونھانے اور بلند کرنے سے

ہوتا ہے اور دونو ملکر بالاستقامت قبض کرتے ہین - تین اونمین ہنسے اسجام کیواسطے خاص ہین ایک تو مفصل اول کو قبض کرتا ہے اور دو مفصل ثانی کے قبض کیواسطے ہین جیا پہچانا تو ہے پس پانچون اونگلیونکے واسطے پانچ عضل بسط دینے والے ہین اور نیچے جھکانیوالے سوائے ابہام اور جنصر کے ہر ایک کیواسطے ایک ایک ہے اور ابہام اور جنصر کیواسطے دو دو اور قبض کرنیوالے ہر اونگلی کیواسطے جدا جدا ہین اور اوپر کیدیارت مائل کرنیوالے ہر اونگلی کیواسطے ایک ایک ہے

فصل اگیسوین تشریح مین عضل حرکت پشت کی پشت کے

عضل محرک کہتے تو ایسے ہین کہ اوسے پیچھے کیطرف دوہرا کرتے ہین اور کتنے ایسے ہین جو اوسے آگے کی طرف جھکاتے ہین انمین دونو قسمونکے عضل سے سب حرکتین پشت کی متفرع ہوتی ہین - پیچھے کو دوہرا کرنیوالے پشت کے دو عضل ہین جنکا خاص عضل صلب تام رکھا جاتا ہے بہت جلد یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ ہر ایک عضل ان دونو عین کا تمیس عضل سے مرکب ہے اور یہ بھی قیاس کیا جاتا ہے کہ ہر فقرے سے انکے واسطے ایک لیف سورب نکلتی ہے سوا ئے فقرۂ اولی کے یہ عضل بسبوقت باعتدال سے کھینچے ہین پشت کو سیدھا کردیتے ہین جب بافراط انمین تمدد ہوتا ہے تو پشت کو پیچھے کیطرف دوہرا کردیتے ہین بسبوقت ایک طرف کا عضل متحرک ہوتے ہین پشت کو اوسیطرف جھکا دیتے ہین - عضل حانیہ یعنی وہ عضل جو پشت کو آگے کیطرف جھکا کر کوز پشت پیدا کرتے ہین وہ دو زوج ہین ایک زوج اوپر کیطرف موضوع ہے اور یہ زوج سر اور گردن کے عضل محرک سے نکلتا ہے جو دونو پہلوؤن مین مری کی نفوذ کرتا ہے اسکا نیچے کا کنارہ پانچ اوپر کے فقرون سینہ سے متصل ہوتا ہے بعض آدمیون کی خلقت مین اور چار فقرون سے اکثر آدمیونکی خلقت مین تصل ہوتا ہے اسکا اوپر کا کنارہ سر اور گردن سے آتا ہے - اور ایک زوج اسکے نیچے موضوع ہے اور ان دونو کا نام مُنبِّہ رکھا جاتا ہے اور یہ دونو عضلین یا گیارہ ہوین فقرے سینہ کے شروع ہوتے ہین اور نیچے کو اوترتے ہین اور خم دیتے ہین پشت کو پست کرکے اور وسط پشت کو اپنی حرکات کو پیدا ہونیمین بھی عضل کافی ہین اسلیے کہ وسط تابع ہوتا ہے منحنی ہونے اور پھیلنے اور دوہرا ہونیمین حرکت طرفین کی

فصل بائیسوین تشریح مین عضل اطن کے

بطن کے آٹھ عضل ہین اور یہ چھ منفعت آپس مین شریک ہین اونمین سے ایک یہ منفعت ہے کہ جو چیز احشا یعنی اوجہ مین بول و براز سے ہوتی ہے خواہ جسم مین جنین وغیرہ کی قسم سے ہوتی ہے اوسکے نچوڑنے اور الگ کرنیمین سبکے سب معین ہوتے ہین - اور ایک یہ منفعت ہے کہ حجاب کیواسطے بمنزلۂ دعامہ اور ستون کے ہوتے ہین اور اوسکی اعانت کرتے ہین بعد نفخ کے جب سکڑنے لگے - اور ایک یہ منفعت ہے کہ معدے اور امعا کو گرم کرتے ہین خم و یکر باد را زکرکے - ان آٹھون مین سے ایک سید باز وج ہے وہ سید با اوترتا ہے نزدیک عضروف خنجری کے اور اوسکی لیف ورا ز ہوتی ہے طول مین عانہ تک اور پھیلتا ہے کنارہ اوسکا درمیان عضروف خنجری اور عانہ کے جو ہر اس زوج کا اول سے آخر تک لحمی ہے اور دو عضل تقاطع کرتے ہین ان دونو عضروفون کو عرض مین اونکا مقام اوپر کا جھلی کے ہر جو تمام شکم پر کھچی ہوئی ہے اور نیچے دو عضل طولانی کے اور جو تقاطع درمیان ان دو عضل اور اولین کے لیف مین واقع ہے وہ تقاطع روایائے قائمہ پر ہے - دو زوج مورب ہین ہر ایک انمین کا دونو جانب داہنے اور بائین واقع ہے اور ہر زوج انمین کا مرکب ہر دو عضل سے جو متقاطع ہین تقاطع صلیبی شکل سوم عانہ تک اور خاصرہ سے خنجرے تک پس ملتے ہین دونو کنارے دو فردون کے دو عضل جانب یمین اور یسار سے نزدیک عانہ کے اور وہ دو کنارے جو اور باقی ہین اور دو عضل سے نزدیک خنجری کے

لئے ہین اور وہ وہ نو موضوع ہین ہر جانب مین اور پر اسی طرح کے اون دو عضل سے جو عرض مین واقع ہین اور یہ دو زوج ہر مقام پر
ملے رہتے ہین تا آنکہ مماس ہون عضل مستقیم کو جو پرے اور تا پرے گویا کہ وہ اوتار جلیان ہزاوی ہین وہ نو زوج کے ہوئے ہین اور پرے عضل
طولانی سے وہ طولانی عضل جو کہے ہین اور پرے دو عضل عرضی کے **فصل تیئیسویں تشریح مین عضل امین** کے مردوے کے
واسطے خصیہ کے عضل چار مقرر کیے گئے تاکہ حفاظت کرین وہ نو خصیہ کی اور مہا مین اونکو تاکہ مستدیر تنو بن اور ہر ایک خصیہ کو
ایک زوج عضل کا لازم ہے - عورتونکی بھیے چونکہ لٹکتے اور کھلے ہوئے مثل مردونکے نہین ہین اونکو ایک ہی زوج عضل کا بس ہے ہر خصیہ کیواسطے
ایک فرد مقرر کی گئی **فصل چوبیسویں تشریح مین عضل مثانہ** کی مثانہ کے مونہہ پر ایک عضلہ ہے جو مثانہ کو مبسوط ہے اور اوسکی لیف
چوڑی بچھی ہوئی ہے مثانہ کے مونہہ پر منفعت اوسکی بول کا روکنا اور سوقت تک کہ ارادہ گرانی کا ہو اور جب گرانیکا ارادہ کیا جاتا ہے تب کھلجاتا ہے
سے ڈھیلا ہوجاتا ہے اوسوقت مثانہ عضل بطن مین تنگی پیدا کرتا ہے پس ہکتا ہوا بول بمدد قوت دافعہ کے **فصل پچیسویں تشریح**
مین عضل ذکر کے عضل محرک ذکر دو زوج ہین ایک زوج ایسا ہے جسکے دو نو عضل دونو جانب ذکر کے دراز ہوتے ہین اور جو قوت
دونو عضل مساوی پیدا ہوتا ہے مجموعہ سے قوی مین سیدھا کرتے ہین اور اوسکو مبسوط کرتے ہین پس منتصب پیدا ہوجاتا ہے اور اوسمین
منہار بسولت جاری ہوتی ہے - اور ایک زوج استخوان عانہ سے پیدا ہوتا ہے اور بیچ ذکر سے متصل تو ریب ملتا ہے جسوقت اس
زوج کا مدد معتدل ہو قضیب سیدھا کھڑا ہوتا ہے اور جسوقت کہ مدد مین شدت ہو پیچھے کی طرف ذکر کو جھکا دیتا ہے اور جب ان دونو زوجون مین
سے ایک مین تشدد پیدا ہوا وہ اوسیکی جانب قضیب کو کھینچتا ہے **فصل چھبیسویں تشریح مین عضل مقعدے**
مقعد کے عضل چار ہین ایک عضلہ اوسکے مونہہ پر ہے اور گوشت سے نہایت محافظت کرتا ہے شبیہ ہے بعضل محافظت مین
عضلہ ہونٹہ کے اور یہ عضلہ قبض پیدا کرتا ہے اوس کنارے پر جو سمتا ہے اور اوسمین ضغط کرتا ہے اور وہ پہنچتا ہے مجموعہ کر
بقیہ ہر ایک کو جو کنارہ پر معا مستقیم یعنی مشرج مین باقی - بجائے - ایک عضلہ اس سے اوپر بجانب داخل ہے یعنی نسبت ان
کے مستقیم مثانہ کے اور یہ عضلہ نیچے ہے اور یہ عضلہ نیچے ہے ایسا گمان ہوتا ہے کہ اسکے دو کنارے ہین اور اسکا کنارہ بیچ سے قضیب
کے بالحقیقت متصل ہوتا ہے - اور ایک زوج موجب ہے ان سب کے اوپر اور اوسکی منفعت مقعد کا اوپر کیطرف - اور
عزوج مقعد جب ہی عارض ہوتا ہے جب اس عضلہ مین استرخا پیدا ہو **فصل ستائیسویں تشریح مین**
عضل حرکت فخذ کے سب سے بڑا عضلہ ران کا وہ ہے جو ران مین بسط پیدا کرتا ہے اور پھیلاتا ہے اوسکے بعد
وہ عضلہ ہے جو اندر قبض پیدا کرتا ہے اسلیے کہ اشرف افعال ران کی یہی دو نو قسمین ہین اور انمین بسط نسبت قبض
کے افضل ہے اس لیے کہ تمام بسط کی حرکت سے حاصل ہوتا ہے اوسکے بعد اشرافت اوس عضل کو ہے جو ران کو دور کرنیوالا
ہے اوسکے بعد اشرافت ران کے نزدیک کرنیوالے عضلے کی ہے اوسکے بعد ران کے گھومانیوالے عضلہ کی - بسط دینے والا
عضلہ ران کے جوڑ کا ایک تو وہی ہے جو تمام بدن کے عضلات مین سب سے بڑا ہے یہ وہ عضلہ ہے جو استخوان عانہ اور وک
کو اوپر لیتا ہے اور مل ران پر اندر اور پیچھے سے لیتا ہے تاکہ زانو تک پہونچتا ہے اسکی لیف کیواسطے مختلف سمتون مین ہیں
بہت سے طرح طرح کے اتصال مختلف اوس سے پیدا ہوتے ہین چونکہ بعض لیف کا منشا اعضل استخوان عانہ سے ہے اس لیے
ران کو جانب اندر جھکا کر بسط دیتی ہے اور چونکہ بعض لیف کا منشا رستوا سا اسکے اوپر ہے لہذا وہ لیف ران کو فقط اوپر بلند کرتی ہے

اور چونکہ منشا بعض لیف کا اس سے زیادہ بلند ہے اسلیئے وہ لیف ان کہ بجانب انسی جھکا کر بلند کرتی ہے - اور چونکہ بعض لیف کا منشا استخوان ورک سے ہے اسلیئے وہ لیف ران کو بشکل استقامت بسط دیتی ہے بہت اچھی طرح سے - اونمن سے ایک وہ عضلہ ہے جو کھولتا ہے کل مفصل ورک کو پیچھے سے اوس مین تین سر ہین اوپر دو کنارے ہین اور ان سر ونکا مقام نشو تہیگاہ اور ورک اور عصص سے ہے دو سرے انمین کے لحمی ہین اور ایک غشائی ہے اور دو نو کنارے متصل ہوتے ہین پیچھے ران کے سر یکے - وہ جزو سے ایک طرف کو جذب کرکے تو ران مین بسط پیدا ہوگا اور سیطرف کو جھکا ہوا اور اگر دو نو کنارون سے جذب کرے ران کو بشکل استقامت مبسوط کرتا ہے - ایک عضلہ اور ہے جسکا مقام نشو ظاہر استخوان حاجرہ کے کل سے ہے اور زائدہ گہری کے اوپر سے متصل ہوتا ہے جسکا نام طروخ ہے یعنی بڑے حصل کو اوڑاتا ہے اور دو ہپہ نکلتا ہے اور تھوڑا سا آگے کی جانب ورا کرتا ہے اور وسمین بسط پیدا کرتا ہے تھوڑا سا بجانب انسی جھکا کر - ایک اور عضلہ مثل اسکے ہر پہلے تو متصل ہوتا ہے اسفل سے زائدہ صعر کے بعد اوسکے نیچے اوتا ہے اور اپنا کام کرتا ہے لیکن بسط اسمین تھوڑا سا ہے اور جھکاتا زیادہ ہے مقام نشو اوسکا اسفل ظاہری استخوان حاجرہ سے ہے - ایک اور عضلہ ہے جو اوگتا ہے اسفل عظم ورک سے پیچھے کو جھکا ہوا ران کو امد کے بجانب پشت مائل کرکے بسط دیتا ہے اور بجولی بطرف انسی مائل کرتا ہے - قبض کرنیوالے عضل ران کے جو ہڑے اونمین سے ایک وہ عضلہ ہے جو اندر کے بجانب انسی جھکا کر قبض کرتا ہے یہ عضلہ سیدھا ہر دو جگہ سے اوتا ہے ایک جگہ اسکے نشو کی متصل ہوتی ہے آخر پشت سے اور دوسرا مقام نشو اسکا استخوان حاجرہ سے ہے یہ وہ عضلہ ہے جو متصل جانب انسی کے زائدہ صعر کے سے ہے اور ایک عضلہ کا منشا استخوان عانہ سے ہے اور متصل ہوتا ہے اسفل زائدہ صعر کے سے - ایک اور عضلہ ہے کہ جو ممتد ہے اوس زائدہ کی جانب مین بشکل ہوبہو گویا کہ وہ جزو ہے زائدہ کبرے سے - چوتھا عضلہ اوگتا ہے اوس پیر سے جو استخوان حاجرہ مین قائم اور کھڑی ہے اور یہ عضلہ ساق کو بھی جذب کرتا ہے ران کو قبض کرتا ہوا - جو عضل ران کے جھکانیوالے بطرف داخل ہین اونمین سے بعض کا ذکر بیان مین بسط اور قبض کرنیوالے عضلات کے ہو چکا اگر اس قسم کی تحریک کیواسطے ایک اور عضلہ ہے کہ استخوان عانہ سے اوگتا ہے اور اسقدر طولانی ہوتا ہے کہ زانو تک پہونچتا ہے - باہر کے جھکانیوالے ران کے دو عضل ہین ایک اونمین کا چوڑی ہڈی سے آتا ہے اور گھمانیوالے ران کے بھی دو عضل ہین ایک کا مخرج جانب وحشی استخوان عانہ ہے اور دوسرے کا مخرج جانب انسی اوسی استخوان کے ہے اور دونو موہر ہو کر ملجاتے ہین اور قریب اوس موضع کے جو غال دار ہے ہوبہو زائدہ کبرے مین گھوس جاتے ہین انمین کا جو عضلہ تنہا فعل جذب کرے پیٹنے کا ران کو اپنی جہت مین تھوڑا سا بسط دیا کرکے

فصل ۲۸ تشریح بیان عضل ساق اور زانو کے

متصل رکبہ کے حرکت دینے والے عضل پانچ قسم کے ہین اونمین سے تین عضل دو ہیز ہوسکے ران کی موضوع ہین اور خاص ران مین تینے عضل موضوع ہین اونمین سے بڑے حصل یہی ہین فعل انکا بسط ہے انمین سے ایک مثل دو رہے کے ہے اوسکے دو سر ہین ایک سرا زائدہ کبرے سے شروع ہوتا ہے اور دوسرا مقدم ران سے اور اوسکے دو کنارے مین ایک لحمی ہے جو متصل عضلہ کے ہے یعنی وہ بڑی جو متصل سنگریزہ کے ہے قبل اسکے کہ وہ کنارہ وتر ہو جائے دوسرا کنارہ غشائی ہے ران کی جانب انسی سے ملتا ہے - دو اور عضل ہین ایک تو اونمین سے وہی ہے جسکا ذکر قوابض ران مین ہو چکا ہے یعنی وہ عضلہ جو اوگتا ہے اوس حاجرہ سے جو استخوان حاجرہ مین ہے اور دوسرا عضلہ اوسکا ہمدرد ہے ران کا زائدہ جو بجانب وحشی واقع ہے

بہمہ دو عضل متصل ہوتے ہین اور اوترتے ہین ان دو قونین سے ایک وتر چوڑا پیدا ہوتا ہے جو رضفہ کو احاطہ کرتا ہے اور مضبوط کرتا ہے اوس چیز سے جو رضفہ کے نیچے ہے اور اسکا مضبوط کرنا استواری کے ساتھ ہوتا ہے اور سر متصل ہوتا ہے عضلہ اول ساق سے بعد اونکے رکبہ کو بسط دیتا ہے ساق کو دراز کرکے ۔ بسط کیو اسطے ایک اور عضلہ ہے جسکا منشا ملتقائے استخوان عانہ ہے اور جانب انسی مین گہرا ہوا ران سے بشکل تو یب اوترتا ہے پھر کذات خالی گوشت سے ہوا ہے اوس جزو سے جو رگ دار ہے اعلی عظم ساق سے اور ساق کو بسط دیتا ہے انسی کیطرف جھکاکر ۔ بعض کتب تشریح مین ایک اور عضلہ مذکور ہے جو اس عضلہ کے مقابل ہے جانب وحشی مین مبدا اوسکا استخوان ورک ہے اور تو یب پاتا ہے جانب وحشی مین تا این کہ پہونچتا ہے مقام معرق یعنی زگوشت تک اور کوئی عضلہ اس سے زیادہ تو یب نہین رکھتا اس عضلہ سے بسط پیدا ہوتا ہے تو ترا جھکاکر بطرف وحشی کے جو وقت دو نو عضل مین ساتھ ہی بسط پیدا ہو دراز کرنیکے ساق کو سیدہا کرے ۔ قبض کرنیوالے ساق کے کئی عضل ہین ۔ ونمین سے ایک عضلہ تنگ ہے طولانی اوگتا ہے استخوان خاصرہ اور عانہ سے اسکا محل نشو متصل مقام نشو باسطہ داخلی کے ہے اوس حاجز سے جو بیچ وسط خاصرہ کے ہے بعد اوسکے نفوذ کرتا ہے مورب ہوکر داخل مین دو نو طرف زانو کے بعد اوسکے ظاہر ہوتا ہے اور پہونچتا ہے اوس برآمدے تک جو موضع معرق مین زانو سے ہے اور اوس سے متصل ہوتا ہے اسی عضل کے سبب سے ساق کا جانب قدم کو میل دیتا ہوا طرف بیچ ران کے مائل ہوتا ہے ۔ تین عضل انسی اور وحشی اور وسطی مین وحشی اور وسطی قبض کرتے ہین ساق کو جانب وحشی جھکاکر اور انسی قبض کرتا ہے انسی کی طرف میل دیکر انسی کا مقام نشو قاعدہ استخوان ورک سے ہے پھر مورب ہوکر بیچ ران کے گذرتا ہوا تا انیکہ پہونچ جاتا ہے اوس مقام کو جو ساق کی جانب انسی مین معرق ہے پس اوس سے ملجا تا ہے اور اسکا رنگ مائل بسبزی ہے اور وحشی اور وسطی کا مقام نشو بھی قاعدہ استخوان ورک سے ہے مگر وہ دو نو میل کرتے ہین یہانتک کہ متصل ہو جاتے ہین جزو معرق سے جانب وحشی مین ۔ زانو کے جوڑ مین ایک عضلہ ہے مثل مدفون کے مقام پیچیدگی مین زانو کے اوسکا فعل وہی ہے جو عضلہ وسطی کا ہے ۔ کبھی یہ گمان کیا جاتا ہے کہ جو جزو نکلتا ہے عضلہ باسطہ سے جو دو بہرا ہے اور متصل حاجز کے ہے کبھی زانو کو وہی قبض کرتا ہے بالعرض اسلیے کہ اوسکے مقام اتصال سے ایک وتر برآمد ہوتا ہے جو ضبط کرتا ہے مین اور شکن ورک کو اور پہونچتا ہے اوسی شکن کو اوس عضو تک جو متصل ورک کے ہے

فصل اونتیسوین[۲۹] تشریح مین عضل مفصل قدم

عضل مفصل قدم کو حرکت دیتے ہین اونمین سے ایک قسم وہ ہے جو قدم کو اونچا کرتی ہے اور ایک قسم وہ ہے جو قدم کو جھکاتی ہے ۔ بلند کرنیوالے عضل اونمین سے ایک بڑا عضلہ وہ ہے جو ساق کے قصبہ انسی کے موضوع ہے مبدا اوسکا جزو وحشی ہے قصبہ انسی کے سر سے پر جسوقت یہ عضلہ ظاہر ہوتا ہے ساق پر جھک کر طرف ابہام کے گذرتا ہوا متصل اوس چیز کے ہوتا ہے جو جزو ہے بیچ ابہام کے اور قدم کو اوپر کیطرف اوٹھا دیتا ہے ۔ دوسرا عضلہ اوگتا ہے سر سے قصبہ وحشی کے اور اوس سے وتر نکلتا ہے جو متصل ہوتا ہے اوس چیز کے جو قرب مین خنصر کی جڑ کے واقع ہے اور اسی انگلی کو وہ اوپر کیطرف بلند کرتا ہے خصوصًا جسوقت اسکی حرکت کے ساتھ پہلا عضلہ بھی مطابقت کرے اوسوقت اسکا اوٹھانا خنصر کو بطور استوا اور استقامت کے ہوتا ہے ۔

جھکانیوالے عضل کا ایک زوج ہے مثنا اوسکی دو نو فرد ون کا سر ران کا ہے بعد اوسکے وہ دو نو اوترتے ہین پس مائل کرتے ہیز یا بہر دیتے ہین موخر ساق کے باطن کو گوشت سے اور اونمین سے ایک ایسا وتر پیدا ہوتا ہے جو سب وترون مین بڑا ہے وہ وتر عقب

کہلاتا ہے متصل ہوتا ہے استخوان عقب سے اور اوسکو پیچھے کیطرف جذب کرتا ہے بشکل نوک تیز جانب وحشی تک پس سہ ضلعی
نبات قدم کا زمین پر سبب ہوتا ہے ہنسکی اعانت کرتا ہے ایک اور عضلہ پیدا ہوتا ہے قصبۂ وحشیہ کے سر سے اوسکا رنگ
بینجنی ہے اور اوترتا ہے تاکہ بلجاتا ہے بنفس خود ایک وتر سے جسپر بھی عضل صورتا ہے بلکہ اسکی تحمیت باقی رہتی ہے پس موخر
عقب سے بلجاتا ہے خوب لپٹ کر اوس عضلہ سے جو قبل موخر عقب ہے جسوقت ان دونون عضل نواسکے وترون کو
کوئی آفت پہونچتی ہے قدم کو اپنی جگہ پر ٹھہرا دیتی ہین - ایک عضلہ اور ہے جس سے دو وتر پیدا ہوتے ہین ایک اونمین سے
قدم کو قبض کرتا ہے دوسرا ابہام کو پھیلاتا ہے یہ باعتبار سبب ہی ہے کہ اس عضلہ کا منشا قصبۂ انسیہ کا سر ہے جہان قصبۂ وحشیہ
سے ملتا ہے اور اون دونون سے نیچے اوترتا ہے اوسکے دو شعبہ دو وترون سے ہوجاتے ہین ایک اون وترونکا متصل انصل وضع
سے آگے ابہام کے ہوتا ہے اور اس وتر سے جھکنا اور بسبب ہونا قدم کا پیدا ہوتا ہے دوسرا وتر پیدا ہوتا ہے اس عضلہ کے
جزء سے اور منجاوز ہوتا ہے عمل انشو وترا ول سے اور کعبالاول تک ابہام سے - وتر ہوجاتا ہے پس اوسکو بسط دیتا ہے بشکل تقریب
جانب انسی تک کہ کبھی ران کے سر وحشی سے ایک اور عضلہ پیدا ہوتا ہے اور متصل ہوتا ہے ایک دو عضل عقبی سے بعد اوسکے
جدا ہوتا ہے اوسی عضلہ سے جسوقت محاذی ہوتا ہے باطن ساق کے اوا وس سے ایک وتر نکلتا ہے جو پوشیدہ ہوتا ہے سفل
قدم مین اور گسترده ہوتا ہے نیچے کل قدم کے جسپر وہ عضل موکبا ہوا ہے باطن راحت پر - اوسکی منفعت وہی ہے جو عضل
راحت کی منفعت ہے

فصل تیسیعون در تشریح مین عضل اصابع رجل کے

پاؤن کی انگلیون کی حرکت دینے
والی عضل جنسی کے فیض حاصل ہوتا ہے وہ بہت ہین اونمین سے ایک وہ عضلہ ہے جسکا مقام منشو قصبۂ وحشیہ کا سر ہے
کہ اوسپر وارد ہوکر اوترتا ہے اور ایک وتر اوس سے جو ہوتا ہے جسکے دو وتر بنجاتے ہین ایک سے انگشت وسطی کو قبض کرتا ہے
اور دوسرے سے بنصر کو - ایک عضلہ اس پہلے عضلہ سے چھوٹا ہے اوسکے پیدا ہونیکا مقام پشت ساق ہے جب اسمین
سے وتر پیدا ہوتا ہے اوسکے دو وتر ہوجاتے ہین ایک خنصر کو اور دوسرا سبابہ کو قبض کرتا ہے ہر ہر واحد دونو قسمون سے ایک
وتر اور پیدا ہوکر دوسری قسم سے جو وتر پیدا ہوتا ہے اوس سے ملکر وتر واحد ہوجاتا ہے اور یہ وتر واحد ابہام تک وارد ہوکر
پہونچتا ہے اور اوسمین قبض پیدا کرتا ہے - تیسرا عضلہ اور ہے جسکا ذکر ہم کرچکے ہین یہ نکلتا ہے جانب وحشی دونو کنارے
قصبۂ انسیہ سے اوترتا ہے درمیان دونو قصبون کے اور ایک جزو پھوڑتا ہے واسطے قبض کرنے قدم کے اور ایک جزء اوسکا
ابہام سے کعب اول تک آتا ہے یہ سب عضل انگلیونکے حرکت دینے والے ہین جنکی وضع ساق کے اوپر اور اوسکے پیچھے ہے -
اور وہ عضل جنکی وضع ظہر قدم مین ہے اونمین سے دس عضل ایسے ہین کہ بہت سے علمائے تشریح نے اونکو دریافت نہین کیا ہے
سب سے پہلے جالینوس نے اونکو دریافت کیا اور یہ دسون پانچون انگلیونکے اضلاع سے ملتے ہین ایک انگلی کیواسطے دو دو
ایک داہنے اور ایک بائین اور حرکت قبض کی پیدا کرتے ہین کبھی قبض سدید ہے جلد پر اگر دونو ساتھ ہی متحرک ہون اور کبھی
ایک طرف جھکا کر اگر انمین کا ایک متحرک ہو - چار اور عضل نلوے مین رسغ پر واقع ہین ہر انگلی کیواسطے ایک عضلہ اور
دو عضل خاص ہین ابہام اور خنصر کے قبض کیواسطے اور یہ سب عضل ایسمین ملے ہوئے ہین یعنی انمین سے اگر کسی ایک کو آفت
پہونچتی ہے دوسرے کے فعل مین بھی ضعف پیدا ہوتا ہے خواہ وہ فعل خاص اوسکا ہو اور خواہ بنا بتا کسی دوسرے عضل سے وہ فعل

پیدا ہوتا ہو اور اسی سبب سے بہت دشوار ہے کہ پاؤن کی ایک انگلی سے اور سب نہ حرکت جائین - پانچ عضل انگلیون کے واسطے
اور ہین کہ قدم کے اوپر رکھے ہوئے ہین اونکا فعل یہ ہے کہ یہ جانب جنبش جھکاتے ہین اور پانچ عضل نیچے قدم کے ہین ہر ایک انگلی
کو ایک عضلہ متصل ہے جس سے جو قریب ہوا ہے جانب انسی ہین اوسکو بجانب انسی حرکت دیتا ہے اور جھکاتا ہے اور یہ پانچ
عضل مع اون دو عضل کے جو ابہام اور خنصر کو خاص ہین مثل اون سات عضل کے ہین جو واسطے ہتیلی کے بیان کیے گئے اور
اسیطرح یہ وہ بارہ عضل جو پہلے ذکر ہوئے - بنا برا اوس حساب کے جو اوپر کی فصل نمبر ۱۲۹ سو اونتیس میں مذکور ہوا ان ہین پانچ سو ستاسی عضل ہوئے ہیز

جملۂ تدبیر تعلیم پانچوین عضو کے بیان مین اس مین چھ فصلین ہین فصل پہلی بیان مین خاص امور عضو کے

منفعت پٹھہ کی بالذات بھی ہے اور بالعرض بھی - بالذات تو یہ منفعت ہے کہ بتوسط پٹھونکے دماغ کل اعضا مین حس و حرکت پیدا
کرتا ہے - اور بالعرض یہ منفعت ہے کہ مضبوطی گوشت مین اور قوت بدن مین پٹھہ سے پیدا ہوتی ہے اور یہ بھی منفعت بالعرض
ہے کہ جن اعضا مین ذاتی حس نہین ہے جیسے کبد طحال رئہ اونمین بذریعہ پٹھہ کے آگاہی آفات اور صدمات کی ہوتی ہے اسلیے کہ
یہ اعضا اگرچہ بے حس ہین مگر انکے اوپر ایک لفافہ عصبی چڑھا ہوا ہے اور ایک عصبانی جھلی سے متصل ہوئے ہین جسوقت ان مین
ورم پیدا ہو یا بیج خارجی سے تمدد عارض ہو تقل ورم کا یا تفریق بیج کی لفافہ عصبی اور اوسکی جڑ تک پہونچتی ہے اور ثقل کی وجہ سے
ان اعضا مین انجذاب پیدا ہوتا ہے اور بیج کی وجہ سے تمزق یعنی پارہ پارہ ہونا پیدا ہوتا ہے اس بہت سے اوس عضو کو حس ہوتی
ہے - کل پٹھونکا مبدء بوجہ معلوم وہی دماغ ہے اور منتہی ظاہر سے متفرق ہوتے پٹھون کا جلد ہے اس لیے کہ جلد سے ملی ہوئی
ایک لیف باریک ہوتی ہے جو ہین پٹھے اعضائے قریبہ سے اوس لیف کے اوگتے ہین - دماغ مبدء عصب کا دو طرح پر ہے اسلیے
کہ دماغ بعض اعصاب کا بالذات مبدء ہے اور بعض اعصاب کا اسوجہ سے کہ نخاع جو دماغ سے روان ہوکر آتا ہے کچھ اعصاب اوسمین
سے پیدا ہوتے ہین جو اعصاب خاص دماغ سے پیدا ہوتے ہین اونسے حس و حرکت کا استفادہ ہوئے اعضائے سر اور مونھہ
اور احشا اندرونی کے اور کسی عضو کو نہین ہوتا اور باقی سب اعضا استفادہ حس و حرکت کا اونمین اعصاب سے کرتے ہین جو
نخاع سے پیدا ہوئے ہین - جالینوس نے صانع بیچون کی ایک عنایت عظیم پر ہدایت کی ہے جو متعلق اوس پٹھہ کی خلقت سے
ہے جو دماغ سے حرف اخاکے اوترتا ہے اس لیے کہ صانع تعالی نے اس پٹھہ کی نگہبانی مین نہایت احتیاط کی ہے کہ ویسی احتیاط
اور پٹھون کی نسبت عمل مین نہین لائی اسلیے کہ وہ پٹھہ چونکہ اپنے مبدء یعنی دماغ سے بہت دور تھا ضرور تہ بمقتضی اسکی ہوئی
کہ اوسکی بناوٹ نہایت مضبوطی سے کیجائے پس چھپایا اوسکو صانع تعالی نے ایک ایسے جرم سے جو متوسط درمیان قوام پٹھے اور
عضرون کے ہے اور ہم صورت اوس پیزرۂ سے جو پیدا ہوتی ہے جرم مین پٹھے کے بوقت لپیٹنے کے اور یہ پوشش پٹھہ کی تیسرے
مقام پر ہے ایک تو زیر یک مجوزہ کے دوسری زیر یک پسلیون کی جڑون کے تیسری جب یہ پٹھہ موضع صدر سے گذر جاتا ہے -
دماغی اعصاب جو ہے اس پٹھے کے جنکے ہین اگر ارنسے منفعت افادۂ حس کی مطلوب ہو تو اپنے مقام اصل سے سیدھے
عضو مقصود تک آتے ہین اسلیے کہ خط مستقیم کی راہ اقرب سب راہون سے ہے درمیان دو چیزون کے اسی وجہ سے جس مقصود
پٹھے کے مستقیم ہو یعنی مبدء تک جلد نہ پہونچیگی اثر تاثیر مبدء کی یعنی احساس تو تیز ہوگا - اور چونکہ حس کے پٹھون مین اس
قدر سختی مطلوب نہین ہے جتنی حرکت کے پٹھون مین مطلوب ہے اسلیے کہ حس کے پٹھے دماغ سے دور نہین ہین بوجہ سیدھے ہونیکے

اور حرکت کے پٹھے بوجہ ترچھے ہونیکے دماغ سے دور ہین اور اسواسطے دونہین تاکہ رفتہ رفتہ دماغ کی نرمی کی مناسبت سے بھی دور ہوجائین لہذا حس کے پٹھے نرم پیدا کیے گئے بلکہ جسقدر اسمین نرمی زیادہ ہوگی قوت حس کی زیادہ ادا ہوگی - اور پٹھے حرکت کے چونکہ طرف عضو مقصود مرکز کے ترچھے راہون سے گئے ہین تاکہ مبدء سے دور ہوجائین رفتہ رفتہ سخت پیدا کیے گئے - دونو قسم کے پٹھون کی سختی اور نرمی مین بقدر مناسبت کے کیفیت راغنا جو ہر دماغ سے بھی ہوئی ہے جو دونو کا منبت ہے اسواسطے جتنے پٹھے جس کو مفید ہین اوسکا محل نشو و مقدم دماغ ہے اور ترکیب کے پٹھون کا موخر دماغ ہے اور مقدم دماغ قوام مین نرم ہے بہ نسبت موخر دماغ کے کہ وہ غلیظ ہے **فصل دوسری تشریح مین عصب دماغی کے اور اوس کے مسالک اور راہون کے بیان مین** سات زوج پٹھے دماغ سے پیدا ہوتے ہین **پہلے** زوج کا مبدء اندر سے دبطن مقدم دماغ کے ہے جہان پر دو زایدہ تیان گذرتی ہین جو مشابہ دو سر پستان کے ہین جن سے سونگھنا متعلق ہے اور یہ زوج چھوٹا اور جون دار ہے داہنی طرف جاتی ہے اسکے وہ فرد وجو بائین طرف سے نکلی ہے اور بائین طرف جاتی ہے وہ فرد وجود اہنی طرف سے نکلی ہے بعد اوسکے دونو ترچھے ہوکر بھاگے ہین مگر اہنین تقاطع صلیبی بنا بر قول اور طبا کے ہوتا ہے اور بنا بر قول جالینوس کے نہین ہوتا پھر جو فرد وہ اہنی طرف سے آئی ہے وہ اہنی آنکھ کے حدقہ مین نفوذ کرتی ہے اور بائین طرف کی فرد بائین حدقہ مین اور اسکے منہ کے وہ ہوجاتے ہین تاکہ رطوبت زجاجیہ کا ذکر آگے ہوگا انہین بھرے - سوائے جالینوس کے اور جن لوگون نے کہا ہے کہ انکا نفوذ محل ملاقات سے بعد تقاطع صلیبی کے ہوتا ہے انعطاف اور پیچیدگی انہین نہین ہے اور اس تقاطع صلیبی کی تین منفعتین بیان کین ہین **ایک منفعت** یہ ہے تاکہ روح آنیوالا طرف ایک دو حدقون کے پوشیدہ نہو سیلان سے طرف دوسرے حدقہ کے جسوقت کہ واسطے ایک حدقہ کے کوئی آفت عارض ہو اسیوجہ سے ہر ایک حدقہ دیکھنے مین موثر ہوتا ہے جسوقت دوسری بند کر دی جاوے اور اس سے زیادہ تر صفائی اوسوقت ہوتی ہے کہ جب ایک ہی آنکھ بینا ہو اور دوسری سے نظر ہٹائے اسیوجہ سے ثقبہ عنبیہ کی وسعت زیادہ ہوتی ہے جسوقت دوسری آنکھ بند کر دی جائے یعنی قوت امتلاع روح کی طرف اوس ثقبہ کے دونی ہوجاتی ہے پس ثقبہ بھی بڑہ جاتا ہے **دوسری منفعت** یہ ہے کہ دونو آنکھون کے واسطے مووی ایک ہی ہو اسطرح پر کہ دونو آنکھین ایک ہی مقام پر مسبح منبصر سے پہونچا ہے اسجگہ پر دونو شبح ملکر ایک ہی ہوجائین اور دیکھنا دونو آنکھون سے بھی بمنزلہ دیکھنے ایک آنکھ کے ہے اسواسطے کہ شبح مدرکہ کی مین ایک ہی جگہ متمثل اور قائم ہوتی ہے اصول کو جو ایک چیز کی دو نظر آتی ہین یہ آفت اس سبب سے عارض ہوتی ہے کہ واہنا خواہ بائین حدقہ اپنی جگہ سے ہٹکر نیچے خواہ اوپر ہوجاتا ہے بائین وجہ استقامت نفوذ مجری کی تقاطع صلیبی تک باطل ہوجاتی ہے اور قبل حدمشترک کے ایک حدقی اور عارض ہوتی ہے اسلیے کہ عصب مجوف ہے لہذا مین انکا پیدا ہوتا ہے **تیسری منفعت** یہ ہے کہ ہر ایک عصبہ دوسرے کو بمنزلہ ستون کے بنائے اور اوپر تکیہ کرے اور ایسا حال ہوجائے گویا ہر ایک عصبہ بہت قریب سے پیدا ہوا یعنی محل تقاطع صلیبی جو مقام نشو کے بہ نسبت قریب ہے بمنزلہ محل نشو کے ہو فرد کیواسطے ہوجائے - **پھر** زوج اوجاوے عصب دماغی سے محل نشو اوسکا پیچھے منشا زوج اول کے ہے اور پیچھے اوس چیز کے جو وراء ہو کر جانب وحشی جاتی ہے اور نکلتا ہے سوراخ مین سے اوپنین نقرہ کے جو نہایل ہے اوپر قحف کے پس تقسیم پاتا ہے یہ زوج عضل مقابہ مین اور یہ زوج نہایت غلیظ ہے تاکہ مقاومت کرے اوسکا غلیظ ہونا اوسکی نرمی کو نوبت قرب موضع کے مزور ہے اور بعد مقاومت کے قادر ہو اوپر تحریک کے خصوصا جسوقت اوسکا کوئی معین نہو اسلیے کہ زوج ثالث چونکہ مصروف ہے فک اسفل کی تحریک مین جو بڑا عضو ہے اوسمین اسقدر قوت نہین بچتی جو دوسری زوج کی اعانت کرے بلکہ وہ خود محتاج اعانت کا غیر سے ہے **چوتھا** زوج اوسکا مقام نشو مدمشترک مقدم دماغ اور موخر دماغ کی سے ایک قاعدہ دماغ کے اوپر جو تتے زوج سے پہلے نمودار ہوا ملکر پھر الگ ہوجاتا ہے اور اسمین سے چار شعبے نکلتے ہین -

ایک شعبہ نکلتا ہے مدخل رگ سباتی سے جسکا ہم ذکر کرآئے ہین جبکہ اور جھلتا ہوا رقبہ سے نکلتا ہے تا انیکہ حجاب حاجز سے گذرکر تقسیم ہوجاتا ہے اسکی اثنا مین جو حجاب کے نیچے ہین دو شعبہ اسکا مخرج صدغ کی ہڈی کے سوراخون سے ہوکر جس وقت یہ جدا ہوتا ہے ملجاتا ہے اوس پٹھہ سے جو زوج خامس سے جدا ہوا ہے جسکا حال ہم آگے ذکر کرینگے تیسرا شعبہ نکلتا ہے اوس سوراخ سے جس سے دوسرا زوج نکلتا ہے اسلیے کہ مقصد اس شعبہ سے وہ اعضا ہین جو وجہ کے سامنے کیے ہوئے ہین اور یہ بات اچھی تھی کہ اسکا نفوذ منفذ زوج اول سے ہوتا جو مجوف تھا پس اشرف عصب کی مزاحمت کرکے اوسمین تنگی پیدا کرتا اور تجویف بند ہوجاتی - یہ جزو یعنی تیسرا شعبہ جسوقت اپنے مخرج سے جدا ہوتا ہے اوسکی تین قسمین ہوجاتی ہین ایک قسم میل کرتی ہے گوشہ چشم بیرونی کیطرف اور تنہا چلی آتی ہے عضل صدغین اور ماضغین یعنی دونون فکی کی طرف اور حاجب اور پلک اعلی جبہہ کیطرف دوسری قسم نفوذ کرتی ہے اوس سوراخ مین جو نزدیک ومقابلہ چشم کے مخلوق ہے تاکہ خالص ہوکر باطن بینی تک چلی جائے اور وہان جاکر طبقہ اندرونی بینی مین متفرق ہوجاتی تیسری قسم اس شعبہ کی چھوٹی شاخ ہے اور ترقی سے تجویف پر بھی متعلق رخسار مین ہے پس اس قسم کی دو شاخین ہوتی ہین ایک شاخ اوسمین سے تجویف اندرونی فم مین جاکر یہ اسنون پر تقسیم جاتی ہے اخر اس کا حصہ تو اوسمین سے ظاہر اور محسوس ہے مگر اور دانتونکا حصہ گویا بافکر سے پوشیدہ ہے اور اوپر کے مسوڑہ مین بھی اس شاخ کا حصہ پہونچتا ہے +

دوسری شاخ پھیلتی ہے اعضائے ظاہر مین جو اوس مقام پر ہین جیسے رخسارے کی کہال اور کنارہ بینی اور اوپر کا ہونٹہ یہ اقسام تیسرے شعبہ سے زوج ثالث سے ہین چوتھا شعبہ تیسرے زوج کا تنہا جاتا ہوا گذرتا ہوا اوس سوراخ مین جو اوپر کے جبڑے مین ہے اور زبان تک پہونچتا ہے اور زبان کے طبقہ ظاہری مین پراگندہ ہوجاتا ہے اور زبان کو ذوق کی حس دیتا ہے جو اوس سے خاص ہے اور زبان پر پھیلنے سے جسقدر رہجاتا ہے اوسکا پہلا نیچے کے دانتون کے عمود اور مسوڑہے مین اور نیچے کے ہونٹہ مین ہوتا ہے - جو حصہ پٹھہ کا زبان مین جاتا ہے بہ نسبت اوس پٹھہ کے جو انگمہ مین جاتا ہے باریک تر ہے اسواسطے کہ سختی انگمہ کی اور نرمی زبان کی ایک کی گندگی اور دوسرے کی باریکی کو معاوضہ کرتی ہے اور مناسبت ہوجاتی ہے چوتھا زوج اوسکا مقام منشو تیسرے زوج کے پیچھے ہے اور قاعدہ دماغ کیطرف ہٹا ہوا اور تیسرے زوج سے کسیقدر ملکر پھر الگ ہوجاتا ہے جیسا ہم اوپر لکھ چکے ہین اور یہ زوج تنہا حنک تک جاتا ہے اور اوسکو حس دیتا ہے اور یہ زوج چھوٹا ہے کہ تیسرے زوج سے سخت ہی اسلیے کہ یہ زوج حنک تک آتا ہے اور کنارہ پوست حنک کا سخت تر ہے کنارہ پوست زبان سے پانچوان زوج اسکی ہر فرد پھٹ کر آواز ہوجاتی ہے جیسے کوئی دوہری چیز ہو بلکہ اکثر علمائے تشریح ہر فرد کو ایک زوج خیال کرتے ہین مقام اسکی رگ گردن کا دونو جانبون دماغ سے ہے پہلی قسم ہر ایک دو تکرون اسی زوج سے جدا ہوتی ہے اندرونی مہلی سماخ تک اور اسی جگہہ سارہی متفرق ہوجاتی ہے اور اس قسم کا منبت حقیقت مین جزو موخر دماغ کا ہے اسی سے حس سماعت متعلق ہے دوسری قسم پہلی قسم سے چھوٹی ہے اس لیے کہ اوسکا مخرج وہ ثقبہ ہے جو استخوان منخری مین واقع ہے جسکا نام اعور اور اعمر کہا گیا ہے اس لیے کہ اوسکا پیٹ اور کجی راہ کی زیادہ ہے کہ مقصود تطویل مسافت اور دوری اوسکی مبدء سے ہے تاکہ عصب قبیل اپنے خروج کے مبدء سے استعداد بعد کا حاصل کرے اور صلابت بہ تبعیت بعد کے حاصل ہو پھر جب باہر نکلے عصب زوج ثالث سے مختلط ہوکر اکثر حصہ ان دونو کا بجانب زیادہ چوڑے عضلہ کے پہونچے اور باقی جو ماضغین سے رہجائے عضل صدغین تک پہونچے - چوتھے شعبہ مین زوج ثالث کے قوت ذوق اور پانچوین مین قوت سمع اسواسطے مخلوق ہوئی کہ آلہ سمع کا محتاج اسکا تھا کہ ملا ہوا ہو اور پردہ ہوا جانے کی اوس سے بند ہو اور آلہ ذوق کا واجب تھا کہ محفوظ اور پوشیدہ ہو اسسے جہت عصب سمع کا سخت ہونا ضرور ہوا کہ مقام رویدگی اوسکا موخر دماغ سے قریب تر پھر ہٹا گیا عضل مین کیواسطے ایک ہی عصب پر اقتصار کیا گیا اور پہنچے عضل صدغین

کے کثیر ہوتے اسکی وجہ یہہ ہے کہ سوراخ آنکھ کا محتاج زیادہ گنجایش کا تھا اسواسطے کہ یہہ جو قوت بصر پہنچانیوالا ہے غلوزائد کیطرف بوجہ تجویف کے محتاج ہے اسیواسطے وہ بڑی جو سوراخ ہے واسطے ضبط کرنے مقدار کے بلدبصر اخون کی تحمل نہوسکی اور عصہ نین کے مجھے چہ کہ زیادہ صلابت کے محتاج تھے اور گیندگی کی انمین ضرورت نتھی بلکہ اگر اونمین گندگی ہوتی حرکت مین تسہل پیدا ہوتا اسلیے اور بھی اسیوجہ سے ان پٹھونکا مجرح جو استخوان مجرے مین سخت تھا تحمل چند سوراخون کا ہوا چھٹا زوج نکلتا ہے سو خروج مع متصل پانچوین زوج کے اور پانچوین کے ساتھ چند رباطات اور جھلی سے ایسا بندہا ہوا ہوتا ہے کہ یہ دونون بمنزلہ ایک عضو کے معلوم ہوتے ہین پھر پانچوین زوج سے الگ ہوکر اوس نقبہ سے نکلتا ہے جو منتہائے درزلامی مین واقع ہے اور اس نکلنے سے پیشتر اسکی تسمت تین حصہ پر ہوتی ہے یہ تینون حصہ اس نقبہ سے ساتھ ہی نکلتے ہین ایک حصہ انمین کا ایک راہ بجانب عضلۂ حلق اور بیخ زبان کے لپٹا ہے تاکہ قوت دے ساتوین زوج کو اوسکی تحریک پر دوسرا حصہ اسکا عضلۂ کفت تک اور جو چیز کہ قریب اوس عضلہ کے ہے وہان تک اوتر تا ہے اور اسکے اکثر کا پھیلاؤ اوس چوڑے عضلہ مین ہوتا ہے جو شانہ پر واقع ہے اس قسم کی مقدار اپنی ہے اور معلق ہوکر نفوذ کرتا ہے تاکہ مقام مقصود تک پہونچا ہے تیسرا حصہ تینون حصون مین بڑا ہے یہ اوترتا ہے اس تک معدہ گرگابی مین اور اوسکے ساتھ رباطات سے بندہا ہوا ہوتا ہے جسوقت یہ حصہ مقابل مخروط کے ہوتا ہے اوس سے چند شعبہ پیدا ہوتے ہین اور عضلہ مخروط تک آتے ہین جنکے سرے اوپر ہین اور مخروط اور غضاریف مخروط کو اونچا کرتے ہین اور جسوقت نخرہ سے گذرجاتا ہے چند شعبہ اوس سے چڑھکر عضلۂ تکہ تک پہونچتے ہین وہ عضلہ جنکے سرے نیچے ہین اور جنکا وجود طرجہالی کے بند کرنے اور کھولنے کیواسطے ضرور ہے اسلیے کہ جذب کیواسطے اسفل کی ضرورت ہے اور اسی سبب سے اسکا نام عصب راجع ہے - دماغ سے یہ زوج اسیواسطے اوترتا ہے کہ عصب نخامی اگرچہ قوتے توشکل توریب اپنے مبدء سے مستقیم ہوتے پس جذب بطرف اسفل کے باستحکام اونسے نہوتا - یہ شعبے چوتھے زوج سے اسواسطے برآمد ہوئے کہ اونمین اعصاب السنہ اور مائل بطرف لبن کے اتنے ہین کہ اسکے پہلے جتنے اعصاب مذکور ہوئے اونمین نتھی اسیواسطے تقسیم اسکی عضل وجہ اور راس اور جوچیزان دونونکے اعضامین تھی ہوئی - اور ساتوان زوج مستقیم ہوکر نہین اوترتا ہے مثل چوتھے کے بلکہ اوسکو توریب ضرور ہوئی ہے اور رہگا کہ جو چیز چڑھکر اوترے اوسکو ایک مستند اور تکیہ گاہ مضبوط حاضر رہے جو کہ شعبہ کو نہین کے چڑھیگے ہوتا کہ سہرے اوس پر چڑھنے والی چیز اوس سے قوت پاکر اور مع ذلک موضع اوسکی سیدھی سخت قوی چکنی اور قریب رکھی گئی پس نتھی کوئی شے مثل شریان عظیم کے جو لائق اس استناد و مدلول کے ہو - چڑھنے والا حصہ ان شعبون سے بطرف یسار کے مقابل اس شریان کے ہوتا ہے کہ وہ سیدھا بھی ہے اور غلیظ بھی اوسپر لپٹ جاتا ہے اور زیادہ مضبوطی کی ضرورت نہین ہے لیکن چڑھنے والا حصہ بطرف یمین کے اس سہ شریان اوسکے قریب نہین ہوتی جیسے پہلی صورت مین قریب تھی بلکہ اوسکے قریب ہوتی ہے ایسی حالت مین کہ اوسکو باریکی عارض ہوجاتی ہے بجہت برآمد ہونے شعبون کے جسقدر اوس سے برآمد ہوئے ہین اور اوسکی استقامت قوت ہوجاتی ہے جسوقت کہ یہہ مورب ہوکر بطرف بغل کے جھکتا ہے چاہیے اسکا مضبوط کرنا رباطات سے ضرور ہوا کہ جسپر تکیہ کرے اور شعبون کی مضبوطی بھی اوس سے ہوجائے تاکہ جس قدر غلط اور استقامت اسکی فوت ہوئی ہے اوسکا تدارک ہوجائے - حکمت ان شعبون راجعہ کی دور ہونے مین مبدء سے یہہ ہے کہ دوسری قسم کے شعبہ مبدء سے نزدیک ہوجائین اور یہہ شعبہ جسپر بوجہ دور ہونے راجعہ کے مبدء سے قوت اور سلامت کا استفادہ کرین - عصب راجع مین سے زیادہ وہی قوی پٹھہ ہے جو متفرق ہوتا ہے دو قوی بند کرنیوالے عضل مخروط مین اون شعبون کے جو مخروط کے بند کرنے مین معین ہین بعد اوسکے باقی تمام یہہ پٹھہ اوترتا ہے پس اسکی شاخین جلیون مین محاب اور مبدء کے اور اون دونون کی لپایون مین اور قلب اور ریہ اور

اور وہ اور شرائین مین جو اس مقام پر مین متفرق ہوتی ہین اور اس تفرق سے جس قدر باقی رہتا ہے حجاب موروب مین نافذ ہوتا ہے پس یہ جزو نافذ شریک ہوتا ہے اوس مقدار متحد کے جو بزو ثالث سے اوپر تا ہوا اور دونون مین جدائی اتصال کی جھلیون مین ہوتی ہے پھر اس شبہ کی انتہا اوس مستحوان عریض تک ہوجاتی ہے جو عضلہ ذہرہ ہے ساتوان زوج اوسکا مقام نشوء عمل مشترک درمیان دماغ اور نخاع کے ہے اور زیادہ مقدار اسکی باقی ہے متفرق ہوکر اوس عضلہ مین جو زبان کی حرکت دینے والا ہے اور اوس عضل مین جو مشترک ہین درمیان درنی اور بطن لامی کے اور باقی ماندہ تمام یہ زوج کبھی بحسب اتصاف اور بعضل مین ہی متفرق ہوتا ہی جو قریب ان عضل محرک وغیرہ کے ہین مگر یہ بات ہمیشہ نہین ہوتی ہے - پھر گاہ کہ اوپر پہنچے اور جانبین مین واسطے کارہائے ضروری کے گئے ہین اور یہ بات ابھی نہین کہ سوراخ جہت سے مقدم ہین خواہ تحت مین اس مقام کے واقع ہون بہتر ہے ہوا کہ زبان کی حرکت کا پٹھہ اسی مقام سے اوترے اسلیے یہ اسکی مس دوسرے مقام سے آتی ہے

فصل تیسری تشریح مین عضلہ عین کے اور اوسکی راہون کے بیان مین نخاع سے جس قدر نکلکر گردن کے فقرون مین گئے ہین کل آٹھ خروج ہین پہلا زوج دو سو رانون فقرہ اولی سے نکلکر عضل رس مین تنہا متفرق ہوتا ہے اور اوسکی مقدار چھوٹی اور باریک ہے اسلیے کہ احتیاط اسکی مقتضی تھی کہ وہ باریک ہو دوسرا زوج اوسکا مخرج درمیان فقرہ اولی اور ثانیہ کے ہے یعنی وہ ثقبہ مخرج ہے جسکا ذکر باب تشریح مقام مین ہوچکا ہے اکثر مقدار اس زوج کی مس مس کو سر تک پہونچاتی ہے اس طرح پر کہ بشکل ترنیب چڑھکر اوپر والے فقرہ تک جاتا ہے اور وہان سے آگے ذہاب پھر کر پلٹ آتا ہے اور پہیلتا ہے طبقہ خارجی پر دونو کانون کے پس جسقدر کہ زوج اول مین بجہت چھوٹے ہونے کے ہوئی ہے اور جو قصور اوسکو پراگندہ ہونے اور پہیلنے مین اون اطراف کی جو تمام اوسکے متصل ہین رہا تھا اوسکا تدارک کرتا ہے اور باقیماندہ اس زوج کا آتا ہے اوس عضلہ مین جو گردن کے پیچھے ہے اور چوڑا ہے پس اوس مین حرکت پیدا کرتا ہے

تیسرا زوج مقام نشوء اور مکمنہ نکلنے کی وہ سوراخ ہے جو درمیان دو فقرے اور تیسرے فقرہ کے ہے اسکی ہر فرد کی دو فرعین ہوتی ہین **ایک فرع** اسکی متفرق ہوتی ہے عمق مین اون عضل کے جو اوس مقام پر ہین اور جس مین پند شعبہ ہین فصوصاوہ شعبہ جو سر کو گردن کے سانہ لپٹنے والے ہے بعد اوسکے یہ فرع چڑھتی ہے فقرون کے کانٹون تک جب اونکے سامنے پہونچتی ہے اون کے چڑون مین درآمد ہوتی ہے بعد اوسکے اونکے سرون تک بلند ہوتی ہے اور ملتے ہین اس فرع کو راجات غشائی جو اوڑھتے ہین انہین سناسر سے بعد اوسکے یہ فرع اور رباط دو نو نفوذ کرکے پیچیدہ ہوکر کانون کے پاس تک پہونچتے ہین اور سوے انسانی اور حیوانات مین خاص کانون تک پہونچتی ہین اور دونو کانون کے عضل کو حرکت دیتی ہین **دوسری فرع** اگلی کی جانب سے شروع ہوتی ہے اور عضلہ عریضہ تک آتی ہے اور اسکے اول مین پند رگین اور عضل اس سے لپٹتے ہین اور اسے گھیر لیتے ہین تاکہ یہ فی نفسہ قوی ہوجائے اور کبھی بہائم مین عضل صدغین اور عضل اذنین بھی اس سے ملتے ہین اور زیادہ پہیلاؤ اسکا دونو رخسارون کے عضل مین ہے

چوتھا زوج اوسکا مخرج وہ سوراخ ہے جو تیسرے اور چوتھے کے بیچ مین ہے اور مثل زوج ثالث کے ایک جزو مقدم اور ایک جزو موخر پر تقسیم پاتا ہی جزو مقدم اسکا چھوٹا ہوتا ہے اسی جہت سے زوج پنجم سے ملتا ہے - بعض نے یہ بھی کہا ہے کہ اس جزو سے ایک شعبہ مثل نسج عنکبوت کے نکلکر گردن کی سانی پر دراز ہوکر جناب جانبین تک آکر گذرتا ہے محاذی کے دونو جانبون پر جو سینہ کی تنصیف کرتے ہین - اور بڑا جزو اس زوج کا پیچیدہ ہوتا ہے پیچھے کی جانب اور پہنچ جاتا ہے اندرون عضل کے تا انکہ تنا سناسن تک پہونچتا ہے پھر اس مقام سے اسمین شعبے نکلتے ہین اوس عضل تک جو مشترک درمیان سر اور گردن کے ہین پھر اپنی راہ لیتا ہے کہ پیچیدہ ہوکر آگے کی جانب آتا ہے اور مہائم

مین رسمارے اور دونو کانون کے عضل سے متصل ہوتا ہے۔ بعض کہے یہ بھی کہا ہے کہ کہ ہمین سے صلب تک نہیں رہوتا ہے
پانچوان زوج اسکا مخرج اوس سوراخ سے ہے جو درمیان نوتھے اور پانچوین فقرے کے ہوا ور اسکی تین زمین ہین ایک فرع اول دوسری
جو مقدم ہے اور چھوٹی ہے دونو رسمارون کے عضل تک اور اون عضل تک جو سر کو گھمون کرتے ہین اور تمام عضل جو مشترک سر اور گردن ہین اون
تک آتی ہے دوسری فرع دو شعبو پر منقسم ہوتی ہے پہلا شعبہ جو متوسط درمیان فرع اول اور شعبہ دوسرے کے ہوتا ہر اعلائے کتف پر
اور کسیقدر حصہ چھٹے اور ساتوین زوج سے اعصاب ملتا ہے دوسرا شعبہ پانچوین اور چھٹے اور ساتوین زوج کے شعبون سے ملتا ہے اور
نفوذ کرتا ہے وسط حجاب تک چھٹا اور ساتوان اور آٹھوان زوج یہ تینون نکلتے ہین بانی ماندہ سورانون سے بہ ترتیب مگر آٹھوین
زوج کا مخرج وہ نقرہ ہے جو مشترک ہے درمیان آخر فقرون رقبہ کے اور اون فقرون پشت کے اور اوسکی شعبہ اختلاط شدید رکھتے ہین مگر
اکثر حصہ زوج ساتوس کا کتف کے مقام مسطح پر آتا ہے اور بعض حصہ چھٹے زوج کا جو چوتھے زوج کے حصہ سے زیادہ ہے اور پانچوین زوج کے حصہ سے کم ہے
آتا ہے حجاب تک۔ اور ساتوین زوج مین سے اکثر عضد تک آتا ہے اگرچہ اوسکے شعبون مین سے وہ بھی مقدار ہے جو ہمراہ ایک شعبہ آٹھوین زوج
تاسس سے عضل سس اور عنق اور صلب تک پہونچتی ہے اور حجاب تک بھی آتی ہے۔ اور آٹھوان زوج بعد ملنے اور مصاحبت کے کل اوسکا جلد یا مدار
ایک تک آتا ہے اور اوسمین سے کسیقدر حجاب تک نہین پہونچتا مگر چھٹے زوج سے جسقدر حصہ طرف اعلا کے آتا ہے شانہ سے آگے نہین بڑہتا۔ اور
ساتوین زوج کا حصہ عضد سے آگے نہین بڑہتا اور جو چیز اوسکے عصب شانہ سے ساعد تک آتی ہے وہ آٹھوین زوع سے ہوتی ہے بلی ہوتی
سینہ کے اون فقرون سے جو پہلے روئیدہ ہوئے ہین۔ حجاب کے وسطے ان پٹھون سے جو حصہ مقرر کیے گئے اور اون نخاعی پٹھونسے جو
نیچے اوسکے تھے اوسمین سے نہ لیے گئے اسکا یہ سبب ہے تاکہ حجاب پر جو حصہ عصب کا وارد ہوا وہ پہلے نیچے اوترتا ہو اور تقسیم اوسکی حجاب مین
درست ہو خصوصاً جب وقت کہ اولی مقصد اون حصون کا وہ پہلی تھی جو منصف صدر ہے اور ممکن تھا کہ اوس پہلی تک کوئی عصب نخاعی سیدھا
پہونچے جو اسکے کہ ٹوٹ کر زاویہ بنے اور اگر تمام پٹھہ اوترنے والا حجاب کا دماغ سے نازل ہوتا ہر آئنہ راہ اوسکی دراز ہوتی۔ مقام اتصال
ان اعصاب کا وسط حجاب مین اسواسطے مقرر کیا گیا کہ اگر کنارہ حجاب کا مقام اتصال تجویز کیا جاتا تو بخوبی پہیلتا اور پراگندہ ہوتا ان پٹھونکا
معتدل اور برابر حجاب مین نہوتا یا یہ کہ یہ سبب سے متصل ہوتے کل محیط سے اور یہ بات مجرے مستقیم کی توڑنیوالی تھی اسواسطے کہ عضل تحریک
بذریعہ اطراف کے پیدا ہوتی پھر چونکہ محیط وہی چیز ہے جو مقدار کو حجاب سے متحرک ہوتی ہے ضرور ہوا یہ کہ انتہا پٹھہ کی اوسی محیط تک ہو اور
ابتدا پٹھہ کی اوس تک نہو اور جب یہ بات واجب ہوئی کہ پٹھہ وسط حجاب تک آوے تو اوسکا متعلق ہونا اور نکلنا بھی ضرور ہوا بنظر اسی ضرورت
اوسکی حمایت اور نگہبانی بھی ضرور ہوئی پس چھپایا گیا ایسی ہلی سے اسطرح کہ اسکی حمایت اور نگہبانی کرے کہ اوسکے ہمراہ کسیقدر ہلی منصف صدر
کی بھی ہوتی ہے اور اوسپر تکیہ کیے ہوئے حجاب تک اوترتی ہے۔ ہرگاہ کام اس عضو کا بزرگ تھا اسکے پٹھہ لیواسطے بہت سے مبادی مقرر
کیے گئے تاکہ اگر ایک مبدء کو کوئی آفت پہونچے اوسکا فعل باطل نہو جائے **فصل چوتھی تشریح مین اوس عصب نخاعی کے**
جو سینہ کی فقرون مین جاتے ہین یہ بارہ زوج ہین **پہلا زوج** اوسکا مخرج اوس سوراخ سے ہے جو درمیان سینہ کے فقرہ
اولی اور ثانیہ کے ہے اور اسکے دو حصہ ہوتے ہین بڑا حصہ عضل مین لبلبون اور پشت کے متفرق ہوتا ہے اور چھوٹا حصہ آتا ہے دراز
ہوکر اولی اضلاع پر لبلبہ قریب ہوتا ہے آٹھوین پٹھہ گردن پر اور پھر یہ دونو ساتھ ہی دراز ہوکر دونو ہاتھون تک آتے ہین تاکہ تمام ساعد
اور کف تک پہونچ جاتے ہین **دوسرا زوج** اسکا مخرج اوس سوراخ سے ہے جو متصل سوراخ مذکور سے ہے جو اسمین کا ایک بڑا متوجہ ظاہر ہے عضد ہوکر اوسکو فائدہ

حس کا دیتا ہے اور باقی جزو اسکا مع تمام مزاج باقیہ کے ملکر بطرف عضل کتف کے متوجہ ہوتا ہے وہ عضل کتف جو اوسپر رکھے ہوئے ہین
اوداو سکے مفصل کو حرکت دیتے ہین اور صلب کے عضل کی طرف بھی وہی جزو آتا ہے پس جو عصب انمین سے فقرون صدر سے اوگتا ہے
اوسکے جو شعبہ غدہ مین نہین جاتے ہین عضل صلب تک جاتے ہین اور اون عضل تک پہونچتے ہین جو درمیان خالص پسلیون کے ہین یعنی
اون عضلات تک جو موضوع ہین خارج صدر مین - اور جس پٹھہ کا منبت نقرے اضلاع سینہ کے ہین یہہ پٹھے ہوتے ہین اوس عضل تک
جو درمیان اضلاع دو عضل بطن کے ہین اور انکے شعبونکے ہمراہ رگین جانے والی اور بھری ہوئی ہی چلتی ہین اور داخل ہوتا ہے یہ
پٹھہ مخارج مین اون عروق کے مخارج تک **فصل پانچوین تشریح مین عصب منخاع قطن کے** قطن کے پٹھے سب اس بات
مین شریک ہین کہ ایک جزو اوازکا عضل صلب تک آتا ہے اور ایک جزو عضل بطن تک اور اوس عضل تک جو پوشیدہ ہے صلب مین مگر
تین پٹھے اوپر دہنے ملتے ہین اوس پٹھے سے جو دلع سے اوتا ہے اور باقی پٹھہ نہین ملتے ہین اور دو زوج نیچے دہلے بہت سی شعبہ
بڑے بڑے طرف دو دو اقوان کے پھوٹتے ہین اور ان شعبون سے ملتا ہے ایک شعبہ تیسرے زوج کا اور ایک شعبہ اول اعصاب عجز کا
شعبہ دونو تنیے عضل ورک سے اگے نہین بڑھتے ہین بلکہ یہہ دونو شعبے متفرق ہوتے ہین ایک عضل مین اور یہ شعبے بہ بکرات نک
پہونچتے ہین - دونو ران اور دونو پانون کا عصب دونو بامتہ کے عصب سے اوسطے جدا ہے کہ یہہ سب یکجا ہوکر بطرف باطن کے خارج
ہوکر سیل نہین کرتے ہین اسلیے کہ ہیات متصل ہونے عضد کی ساتہ کتف کے مثل ہیات متصل ہونے ران کے ساتہ ورک کے نہین ہے
اور نہ متصل ہونا اسی عضد کا منبت اعضاء کتف سے مثل اتصال ران کے منبت اعضائے ورک سے ہو پس یہہ سب پٹھے بطرف
ساق کے مختلف طور پر متوجہ ہوتے ہین کوئی اندر چپ جاتا ہے اور کوئی ظاہر رہتا ہے اور کوئی ڈوب کر نیچے عضل کے چہپتا ہے - اور
جبکہ واسطے اوس عصب کے جواز جانب استخوان عانہ کے اوگتا ہے کوئی راہ بطرف دونو پانون کے پیچھے سے بدن کے اور اندر سے دونو
رانون کے نہین تہی اسلیے کہ اس مقام مین عضل اور عروق کی کثرت ہے لہذا ایک جزو عصب خاص سے اوس عضل کے جو دونو
پانون مین ہے نکالا گیا اور نافذ کیا گیا اوس بجرے مین جو اوترتا ہے بطرف مقعدتین کے تاکہ متوجہ ہو کر بطرف عضل عانہ کے پہر بطرف
عضل رکبہ کے اوترے **فصل چھٹی تشریح مین عصب عجزی اور عصعصی کے** پہلا زوج عصب عجزی ملتا ہے عصب قطن سے
جیسا لوگون نے کہا ہے اور باقی ازواج اور وہ فرد جو کنارے سے عصعص کے اوگتی ہے متفرق ہوتے ہین بعضل مقعد اور عضل قضیب اور
نفس قضیب اور عضلہ مثانہ اور رحم اور مہبل مین بطن کے اور جہاز ہضمیہ اندرونی مین استخوان عانہ کے اور اوس عضل مین جو استخوان
عجز مین پیدا ہوا ہے **جملہ چوتھا تعلیم پانچوین شرائین کے بیان مین** اسمین پانچ فصلین ہین **فصل پہلی صفت مین شریانات کے**
حرکت کرنیوالی رگین جنکو شرائین کہتے ہین سوائے ایک رگ کے انمین سے اور سب کی خلقت مین دو صفاق یعنی دو پوست تنک بنائے گئے
اون دونو مین سخت پوست اندرونی ہے اس لیے کہ وہ ملا ہوا ہے زبان اور حرکت جوہر روح کو جو قوی ہوتی ہے اور اوسکی حفاظت اور
تقویت مقصود اور غایت ہے اور اسی روح کا محفوظ رہنا مطلوب ہے یہہ مقام اوگتے شرائین کا اوپر کیجانب بائین تجویف دوم بطون قلب سے ہے یعنی
کہ وہ بائین تجویف قلب کی متصل جگر کے ہے اوسکے واسطے واجب ہوا کہ مشغول رہے جذب غذا اور استعمال مین اوسی عضو کے - **فصل**
دوسری تشریح مین شریان وریدی کے پہلے سب کا بائین تجویف قلب سے دو شریان پیدا ہوتی ہین ایک انمین
سے یہ داہنی ہے اور دوسری بائین تقسیم باقی ہے واسطے استحقاق ہوائی تنفس کے اور پہونچانے اوس خون کے جو یہہ کو غذا دیتا ہے قلب سے اوسطے

کہ گذرگاہ غذا سے ریہ کی وہی قلب ہے اور اوسی قلب سے طرف ریہ کے غذا پہونچتی ہے - مقام ورید کی اس قسم شریان کا نہایت پتلا اجزو سفید اجزائے قلب سے اور وہ مجلہ ہے جہان پر اور وہ اوسمین نفوذ کرتی ہین اور یہ شریان ایک ہی طبقہ رکھتی ہے اسی واسطے اسکا نام شریان وریدی رکھا گیا - ایک طبقہ پر اسکی خلقت اسواسطے ہوئی تاکہ اوسمین نرمی اور سلاست بخوبی ہو اور انبساط اور انقباض کی اطاعت بہت کرے اور جو خون لطیف بخاری مناسب جوہر ریہ کے ہو اوسکے ترشح یعنی ٹپکانے مین اطاعت کرے اور وہ خون ایسا ہوتا ہے کہ کمال نضج کو قلب مین پہونچ جاتا ہے اور اسکو زیادہ نضج کی حاجت اسقدر نہین ہوتی جیسی اوس خون کو ہوتی ہے جو ورید اجوف مین جاری ہے اور اوس ورید کا ذکر ہم کے آتا ہے خصوصاً چونکہ مکان اس خون کا قلب سے نزدیک ہے قلب کی قوت حارہ نضج اسکو اور ورید تک باسانی پہونچاتی ہے - ایک یہہ بھی دلیل اس شریان کے طبقہ واحد ہونے پر ہے کہ جو عضو اس شریان مین ملتا ہے یعنی ریہ وہ عضو خفیف یعنی ہلکا ہوا ہے اوس عضو خفیف سے بروقت ہلنے کے خون صدمہ پہونچنے کا اس شریان کو نہین ہے اسطور پر کہ اس عضو کی صلابت اور تین کبر سے اسی وجہ سے اس شریان کی جرم کے گندہ کرنے کو استثنا ہوئی کہ ایسی استثنا اور شرائین مین قابل نہین ہے اس لیکہ اور شرائین متصل اعضائے سخت کی ہین - اور ورید شریانی جسے ہم آگے ذکر کرینگے اگرچہ وہ بھی متصل ریہ کے ہے مگر اوسکا اتصال موخر ریہ سے جو قریب سخت پنیر کے ہے ہوتا ہے اور یہ شریان وریدی متفرق مقدم ریہ مین ہوتی ہے اور اوسمین درآتی ہے کہ اسکے اجزا اور شعبہ ہوجاتے ہین - بلکہ جس وقت قیاس کیا جاوے اس شریان وریدی کی مضبوطی اور نرمی کی جسکی رمہ سے انبساط اور انقباض سہل ہوتا ہے اور ٹپکنا خلط مترشح کا آسان ہوتا ہے پھر بعد اس قیاس کے بھی صحیح معلوم ہوتا ہے کہ حاجت اسکے نرم ہونیکی زیادہ ہے بہ نسبت اسکے مضبوط اور گندہ ہونیکے - دوسری **شریان** جو بہت بڑی ہے اور جسکا اسطاطالیس **اورطی** نام رکھتا ہے پہلے قلب ہی سے نکلتی ہے دو شعبہ پھوٹتی ہے بڑا شعبہ پھرتا ہے گرد قلب کے اور اوسکے اجزا مین متفرق ہوتا ہے اور چھوٹا شعبہ گھومتا ہے باطن مین قلب کے اور متفرق ہوتا ہے وہان تجویف مین اور جو کچھ شریان سے بعد نکلنے شعبون کے باقی رہتا ہے جس وقت خالی ہوتا ہے اوسکی دو قسمین ہوجاتی ہین ایک قسم بڑی ہے جو مرشح یعنے مقام رسنے کا واسطے انحدار کے اور دوسری قسم چھوٹی جو مرشح ہے واسطے امعاء کے - مرشح انحدار کا بڑا مرشح اسواسطے ہوا بنایا گیا کہ مرشح انحدار اون اعضا کیطرف قصد کرتا ہے جو عدد مین زیادہ اور مقدار مین بڑے ہین اور یہ وہ اعضا ہین جو موضوع ہین نزدیک قلب کے اور مخرج اور علی پرتین مہلیان سخت ہین اندر سے باہر تک پس اگر ایک یا دو مہلیان ہوتین اوس منفعت کو پہونچو جو انکی خلقت مین مقصود ہے مگر یہہ کہ مقدار اوسکی بڑہائی جاتی یا دونون کی مقدار بڑہائی جاتی تو حرکت مین ثقل پیدا ہوتا اور اگر چار مہلیان ہوتین تو چھوٹی چھوٹی ہوتین اور انکی منفعت باطل ہوجاتی اور اگر مقدار انکی بڑی ہوتی تو راہون کو تنگ کرتی - شریان وریدی کی دو مہلیان ہین جو متوجہ یا آنیوالی ہین اندر کیطرف دو پر اقتصار ہوا سواسطے ہوا کہ اسجگہ پر حاجت مضبوطی کی زیادہ نہین ہے جیسی وہان تھی بلکہ حاجت اسکے تخفیف یعنی کم زور کرنیکی زیادہ ہے تاکہ موضع ہو نازک دخانی کا اور جو خون طرف ریہ کے جاتا ہے سہل ہو

**فصل تیسری تشریح مین شریان صاعد کے جو پہنچتا ہے حصہ اجزائے اورطی سے جسکی دو قسمین ہوتی ہین چھوٹی اور بڑی بڑی قسم راہ صعود کی لیتی ہے طرف لبہ گردن مقام ملنے دو نوں سلسلون کے جسکو منحر کہتے ہین پھر مواجب ہوکر طرف یمین کے جاتی ہے تاکہ مسبوقت پہونچے گوشت نرم تک جو بشکل توت کے ہے وہ گوشت جو وسط سینہ پر ہے اس رگ کی تین قسمین ہوجاتی ہین دو شریان اونمین سے جنکا نام سباتی ہے پڑھتی ہین دہنے بائین ہمراہ دو ورید ہین غائر یہ کے جنکا ذکر ہم کرینگے اور انہین دو ورید ہین کے ہمراہ انقسام مین بھی ہوتی ہین جیسا ذکر کرینگے اور تیسری قسم متفرق ہوجاتی ہے بہ سینہ مین اور جلس اولی اضلاع اور اوپر کے چھ قطرے گردن سے اور اطراف مین ترخوہ کے تا اینکہ پہونچتی ہے یہی قسم ثالث غائر کی سے بلکہ وہانسے بڑھکر ہاتھون کے

اعضا تک جاتی ہے اور ہر قسم سے جو ہضم یعنی چربی ہونے والی ہے جاتی ہے جس طرح کہ اوپر کے اور مثل اقسام تیسری قسم کے قسم اکبر سے نقسیم پاتی ہے

فصل پانچوین تشریح مین دو نو شریان سباتی کے

ہر ایک شریان سباتی اصل سے اپنی رقبہ تک پہونچتی ہے اور مثل دو قسمون ہو جاتی ہین ایک مقدم رقبہ کی اور ایک موخر جو مقدم کی بھی دو قسمین ہوتی ہین ایک قسم مستبطن یعنے پوشیدہ ہو کر بطرف دماغ اور عضل باطنی تک اسفل کے جاتی ہے اور دوسری قسم ظاہر ہوتی ہے اور چربی ہے جاکے دونو کانکے عضل صدغین تک اور ان مقامات سے برہنے کی جلد سے شعبے پہونچتی ہے سر کی چوٹی تک اور اوسکے دونو شعبے کنارے بائین شعبے کے کنارے سے ملجاتے ہین اور حنجرہ موخر اس رگ کا اوسکے بھی دو بڑے اور چھوٹے ہوتے ہین چھوٹا جزو اوسمین سے اکثر متہا ہی پیچھے کی طرف اور متفرق ہوتا ہے اوس عضل مین جو محیط ہے مفصل راس کو اور کچھ قدر اس چھوٹے جزو سے متوجہ ہوتا ہے طرف قاعدہ موخر دماغ کے داخل ہوتا ہوا بڑے سوراخ مین نزدیک درز لامی کے اور بڑا حصہ اسکا داخل ہوتا ہے اس سوراخ کے آگے سوراخ مین استخوان حجری کے شبکہ تک اور اسی سے شبکہ بنا جاتا ہے اسطرح کہ رگون مین رگین اور شعبون مین شعبے اور پوست اوپر پوست کے ممکن نہین ہے کہ ایک انمن سے کوئی لے اور سب کا سب آپنے مثل جال کے نہ دیکھے اور یہ رگ آگے اور پیچھے اور داہنے اور بائین جاتی ہے اور شبکہ مین منتشر ہوتی ہے پھر اوسمین سے ایک نوع ایسا مجتمع ہوتا ہے جیسا پہلے بتلاوے سوراخ ہو جاتا ہے واسطے اوسکے جھلی مین اور چرہ جاتا ہے دماغ تک اور باریک جھلی تک متفرق ہوتا ہے بعد اوسکے جرم دماغ مین بطون دماغ تک اور صفاق بطون تک پھیلتا ہے اور اوسکے شعبونکے منہ ملجاتے ہین اون شعبون کے منہ سے جو نہایت چھوٹے ہین عروق وریدی کے اور شریانی شعبون کے منہ سے - بہہ اتمام اسواسطے چربی گئین اور وہ قسمین وریدی کی اسواسطے اوتاری گئین کہ قسمین گرانے والی خون کی ہین اور بہہ وضع طرف ساقی کے یہ ہے کہ سرنگون ہو اور اطراف اوسکے ممکن اور وہ رگین مفید روح کی ہین اور روح خود لطیف ہے کہ بصعود کی حرکت مین محتاج طرف کے واژگون ہونیکی نہین ہے تاکہ اوسکا انصباب آسان ہو بلکہ اگر بطرف اوسکا واژگون کیا جاے اس سے افراط استفراغ اوس خون کی ہوگی جو ہمراہ روح کے رہتا ہے اور روح کی حرکت مین دشواری پڑیگی اسلیے کہ حرکت روح اوپر کی جانب آسان ہے اور روح مین جس قدر حرکت اور لطافت ہے اوسمین کفایت ہے اس بات کی کہ پراگندہ ہو دماغ مین بقدر محتاج الیہ کے اور گرمی پہونچاے دماغ کو اسی واسطے شبکہ بچھایا گیا نیچے دماغ کے کہ شریانی خون اوسمین آمد و شد کرے اور روح کی بھی آمد و رفت ہو اور مشابہ مزاج دماغ کے بعد نضج کے ہو جاے بعد اوسکے خالص ہو کر بتدریج دماغ تک پہونچے اور شبکہ رکھا ہوا ہے درمیان ہڈی اور سخت جھلی کے

فصل پانچوین تشریح مین شریان نازل کے جو قسم

نازل ہے پہلے سے یہی گذرتی ہے تا اینکہ تکیہ کرتی ہے اوپر پانچوین فقرے کی پہلے کہ وضع اوسکے سامنے فلک سرکے ہے اور اس مقام پر ایک شے بشکل نوک کے مثل تکیہ ہے رسن کیواسطے اوسی رگ کے ہے تاکہ حائل ہو درمیان اوسکے اور پشت کے اور مری جسوقت اس مقام پر پہونچتی ہے اوس سے داہنی طرف دور ہو جاتی ہے اور اوس مقام کی مجاور یعنے قریب نہین رہتی اور پھر منقسم ہو کر چند بھلیون سے متعلق ہوتی ہے ایک بھلی مین پہونچے اس جھلی کے محاذ مین تا کہ اوسمین تنگی نہ واقع ہو - بہہ اوترنے والی شریان جسوقت پانچوین فقرے پر پہونچتی ہے منحرف ہوکر بطرف اسفل کے اوترتی ہے پشت پر دراز ہوتی ہوئی تا اینکہ استخوان عجز تک پہونچ جاتی ہے اور جیسے محاذی سینہ کے ہوتی ہے اور اوسمین گذرتی ہے ایک شعبہ پتلا باریک پیچھے جھوڑتی ہے جو ظرف مین ریہ کے متفرق ہوتا ہے سینہ سے اور اس شریان کے اطراف قصبہ ریہ تک ہے ہین اور ہر فقرے کے نزدیک یہ شریان گذرتی ہے اون فقرون مین ایک شعبہ اسکا گذرتا ہے کہ پھیلا جاتا ہے درمیان اضلاع اور نخاع کے پھر [illegible] سے تجاوز کر جاتی ہے اس سے دو شریان اور پیدا ہوتی ہین جو حجاب تک آتی ہین اور اوسکے داہنے اور بائین متفرق ہوتی ہین بعد

ازان ایک شریان اور نیچے چھوڑتی ہے جسکا شعبہ صعدہ اور ہبدا وسطا میں متفرق ہوتا ہے اور خاص جگر سے ایک شعبہ ناف تک جاتا ہے بعد اسکے ایک اور شریان پیدا ہوتی ہے جو جدا اول تک آتی ہے وہ جدا اول جو گردہ بارہ پہلو آنتوں اور قولون کے ہیں پھر اسکے بعد اس سے تین شریانیں اور جدا ہوتی ہیں تینوں میں چھوٹی وہ شریان ہے جو بائیں گردہ کو جاتی ہے اور اوسکی پیچیدگیوں میں اور اون اجسام میں جو محیط ہے گردہ میں متفرق ہوتا ہے اور اونکو عطا حرارت کرتی ہے دوباقی شریان پہونچتی ہیں دو گردہ دہان تک اسلیے کہ ماہیت خون کی اون دونوں سے گردے جذب کریں آخر ہستہ کہ دونو گردے اکثر مقعد اور اسمعار سے وہ خون جذب کرتے ہیں جو پاک اور خالص نہیں ہوتا بعد اوسکے اوسی شریان نازل سے دو شریان اور پیدا ہوتی ہیں جو ثخینہ میں تک آتی ہیں بائیں حصہ میں جو شریان ان دونوں میں سے آتی ہے اوسکے ہمراہ ہمیشہ ایک نکرا اوس شریان سے ہوتا ہے جو بائیں گردے تک آئی ہے بلکہ یہ شعبہ مقام نشو اوس شریان کا جو بائیں خصیہ تک آئی ہے یہی رگ ہوتی ہے جو بائیں گردے تک آئی ہے فقط اور جو رگ دہنے خصیہ تک آئی ہے اوسکا مقام نشو ہمیشہ بڑی شریان یعنی شریان اعظم سے ہوتا ہے اور کبھی مبدرت اوس شریان سے بھی اسکے ہمراہ ایک جزو آتا ہے جو متصل دہنے گردے کے ہے

۔ پھر اس بڑی شریان نازل سے دو شریان اور نکلتی ہیں جو اون جداول عروق میں متفرق ہوتی ہیں جو گرد جانے سے تیم کے ہیں اور چند شعبہ نخاع نز متفرق ہوتے ہیں اور فقروں کے سوراخ میں داخل ہوتے ہیں اور اون رگوں میں جو خاصرہ تک پہونچتی ہیں کچھ اوتر جاتے ہیں تحلیل ہوتے ہیں تحلیل اون شعبوں کے ایک چھوٹا شعبہ جو قبل تک پہنچا ہے سو اوس زوج کے جسکا ذکر آگے آتا ہے اور معدہ بات مردوں میں اور عورتوں میں کسان ہے اور یہ زوج اور دو سری ملحاتا ہے ۔ پھر یہی بڑی شریان جسوقت آخر فقروں تک پہونچتی ہے اوسکی تقسیم ہمراہ اوس وریدکے ہو جاتی ہے جو اسکے ہمراہ ہے جسکا ہم ذکر کرینگے اور اس تقسیم میں اس شریان کی دو شعبہ بشکل لام یونانی کے اسطرح ہو جاتی ہیں ⟨ ۔ ایک شعبہ داہنی طرف جاتی ہے اور ایک بائیں جانب ہر ایک ان دونو شعبہ میں سے چربی ہے اور پر استخوان عجز کے رانوں تک قبل پہونچنے ان دونو عضو کے ران تک ہر ایک شعبہ ایک رگ اور چھوڑتی ہے جو آتی ہے مثانہ اور ناف تک اور ناف پر دونو گر ملجاتی ہیں اور جنبین میں ان دونوں کا ظہور بخوبی ہوتا ہے مگر جو پورے نو مہینے کے بعد پیدا ہوں چونکہ اطراف اوسکے خشک ہو جاتے ہیں چربی ان دونو رگوں کی باقی رہجاتی ہیں کہ اون جڑوں سے چند شاخیں برآمد ہو کر اون عضل میں متفرق ہوتی ہیں جو استخوان عجز پر موضوع ہیں ۔ اور جو رگیں اونمیں سے مثانہ میں آتی ہیں اونکی تقسیم اسطرح ہو جاتی ہے کہ اطراف اوسکے قضیب میں جاتے ہیں اور باہمیاندگی دون رسم میں عورتوں کے اور یہ چھوٹا شعبہ ہے ۔ دو شریان جو بائیں کمر اترتی ہیں اونکے دو شعبہ دو ران میں بڑے بڑے ہوتے ہیں ایک بجانب وحشی دوسرا بجانب انسی اور وحشی کی جانب کا شعبہ وہی اندر کے بجانب انسی مائل ہوتا ہے اور اوس سے چند شعبے نکلتے ہیں اور جو عضل اوس مقام میں ہے اوسمیں پہونچتے ہیں پھر یہ شعبہ اور تنکے اور جلکتا گے کی جانب اسی شعبے سے ایک بڑا شعبہ نکلتا ہے درمیان ابہام اور سبابہ کے اور دوسرا شعبہ چپ جاتا ہے کہ اکثر پانوں کے اجزا میں نفوذ کرتا ہے اور باوسکا امتداد شعبہ ہائے وریدی کے نیچے ہوتا ہے جیسا ہم آگے ذکر کرینگے ۔ یہ عروق صوارب ایسے ہیں کہ انمیں سے کچھ رگیں متصل اور وہ کے نہیں ہوتی ہیں جیسے وہ شریان جو مگر سے ناف تک مبدء سے آتی ہیں خواہ وہ شعبہ شریان وریدی کی خواہ وہ شریان جو پانچویں فقرہ تک نافذ ہے اور وہ شریان جو لبہ یعنی متوسط چربی ہیں اور وہ شریان جو قبل کیطرف ہیں اور وہ دونو سباتی جب شبکہ شعبہ میں متفرق ہوتی ہیں اور وہ شریان جو حجاب تک آتی ہے اور وہ شریان جو شانہ تک نافذ ہوتی ہے اپنے شعبے اور وہ شریان جو معدے اور جگر اور طحال اور امعا میں آتی ہے اور وہ شریان جو مراق اعظم سے اوترتی ہے اور اون رگوں سے مخدر رہتی ہے جو استخوان عجز میں ہیں ۔ جسوقت شریان پشت پر اگر وریدکے متصل ہوتی ہے شریان وریدیہ سوار ہو جاتا ہے تاکہ کم رتبہ چیز بلند رتبہ کا بوجھ اوٹھائے لیکن اعضائے ظاہری میں شریان نیچے وریدکے ہوتی ہے تاکہ صدمات ظاہری پوست یدہ سے اور وریدیہ مثل سپر کے اوسکیواسطے ہے شریانیں ہمراہ اور وہ کے دو سطح دو فائدے ہیں ایک فائدہ یہ ہے کہ بسط اور دو کا شیہ مجللہ شریانیں سے ہو جائے پس چپ جائے شریان وریدیہ

معنا کے دوسرا فائدہ یہ ہے کہ ہر ایک غرائین اور اور دہوا کا ایک دوسرے پر ثبوت پانی ہے غرائین کا بیان تمام ہوا جملہ پانچوں تعلیم پانچوں تشریح مین اور دہ کے اور اسمین پانچ فصلین ہین فصل پہلی تعریف مین اور دہ کے ساکن رگونکو اور دہ کہتی ہین سب اور دہ جگر سے نکلتے ہین پہلے دو رگین جگر سے نکلتی ہین ایک جانب مقعر سے جدہر ہوت ہے اس رگ کی زیادہ منفعت غذا کا جذب کرنا جگر کیطرف ہے اور اوسکا باب کبد نام ہے اور دوسری رگ اوگتی ہے مجدب کبد ہے اور اوسکی منفعت ہونچانا غذا کا جگر سے اعضا کیطرف ہے اسکا نام اجوف ہے فصل دوسری تشریح مین اوس ورید کے جسکا باب کبد نام ہے باب کی تشریح سے ہم کلام شروع کرتے ہین اور کہتے ہین کہ آب کبد پہلے اوسکا کنارہ یعنی بطیخ کبد مین پیدا ہوا ہے پانچ قسمون پر منقسم ہوتا ہے اور یہہ شعبے نکلکر یہان تک چلتے ہین کہ اطراف مجدب کبد تک پہونچتے ہین انمین سے ایک ورید مرارہ تک جاتی ہے اور ان شعبون کی مثال ایسی ہے کہ جیسے درخت کی جڑین نکلکر پھر اندر پیٹھ جائین - ہوکنارہ متصل تقعیر کبد کے ہے وہ ایک جگہ سے جدا ہوکر اور اوسکی آٹھ قسمین ہوگئین دو قسمین چھوٹی چھوٹی اور چھ قسمین بڑی بڑی ایک چھوٹی قسم خاص اوس آلہ سے ملتی ہے جسکا اثنا عشری نام ہے تاکہ غذا کو اوس سے جذب کرے اور اوس رگ سے چند شعبے نکلکر اوس جرم مین متفرق ہوتے ہین جس کا انقعر اس نام ہے اور دوسری قسم چھوٹی دو قسمون سے متفرق ہوتی ہے اسافل معدہ مین اور نزدیک نواب کے جو فم معدہ سے نیچے کیطرف تاکہ نزدیک آوے کے - چھ قسمین باقی اونمین سے ایک قسم جاتی ہے طرف وسط معدے کی تاکہ ظاہر معدہ کو غذا دے اسواسطے کہ باطن معدہ کیطرف ملاقی ہوتا ہے اوس غذا ے اول سے جو اوسمین جاتی ہے اور ابھی سے بروقت ملاقات کے غذا پاتا ہے - دوسری قسم ان چھ مین سے طرف طحال کے جاتی ہے تاکہ طحال کو غذا دے اور قبل ازانکہ طحال تک پہونچے اوس سے چند شعبے برآمد ہوتے ہین جو غذا دیتے ہین جرم انقعر اس کو اوس غذا کو صاف کرکے جو طحال سے اوس جرم تک پہونچتی ہے بعد اوسکے یہ قسم طحال کے متصل ہوجاتی ہے اور باوجودیکہ طحال سے متصل ہے ایک شعبہ باہا ہی قسم سے پھر پلٹ جاتا ہے معدہ کی باہنی طرف کہ اوسکا تغذیہ کرے اور صورت اس قسم سے نفوذ کرنیوالی مقدار طحال مین نافذ ہوجاتی ہے اور اوسکے بیچ مین آجاتی ہے اسمین سے ایک جزو اوپر کو چڑھتا ہے اور ایک نیچے کو اوترتا ہے چڑھنے والا جزو اوس سے ایک شعبہ نصف نوقانی طحال نیز رگ بڑا کو غذا دیتا ہے اور اوترنیوالا جزو ظاہر ہوجاتا ہے تا اینکہ مجدب معدے تک پہونچکر پھر اسکے دو جزو ہوجاتے ہین - ایک جزو معدے کے ظاہری باہنی حصے مین متفرق ہوتا ہے کہ اوسکو غذا دے دوسرا جزو فم معدے تک اوترآتا ہے تاکہ فضول سودا وی بچے کھچے اوسپر گرے اور اس وضع فضول سے دو فائدے ہوتے ہین فضول نکل جاتے ہین اور فم معدے کو دغدغہ جس سے خواہش طعام کا تنبیہ ہو پیدا ہوتا ہے اور اس بات کو ہم پہلے بھی بیان کرچکے ہین - دوسرا جزو اوترنیوالا انمین سے اوسکے بھی دو جزو ہوتے ہین ایک جزو سے ایک شعبہ طحال کے نصف اسفل مین دوسرے تغذیہ کرکے متفرق ہوتا ہے اور دوسرا جزو باہر نکلکر پیٹ تک پہونچتا ہے اور اوسمین متفرق ہوجاتا ہے تاکہ اوسکو غذا دے تیسری قسم ان چھ مین سے شروع ہوتی ہے باہنی جانب سے اور جداول مین اون عروق کے جو گرد معاے تقسیم کے ہین متفرق ہوجاتی ہے تاکہ فضل ہو غذا سے حاصل ہوا ہے اوسے چوس لے چوتھی قسم ان چھ مین سے مثل بال کے متفرق ہوتی ہے پس طحال اوسکا وہنی جانب ظاہری معدہ یمین تقسیم پاتا ہے مقابل اوس جزو کے جو طحال سے معدہ کی باہنی طرف آیا ہے اور کسیقدر جزو اسکا قرب کردہنے جانب متوجہ ہوتا ہے اور اوسمین متفرق ہوتا ہے مقابل اوس جزو کے جو باہنی جانب طحال کی رگونکے شعبے سے وارد ہوا ہے - پانچوین قسم ان چھ مین سے اون جداول مین متفرق ہوتی ہے جو گرد معاے قولون کے ہے تاکہ غذا کو حاصل کرے چھٹی قسم ان چھ مین سے اسطرح پر ہے کہ اکثر وہ گرد معاے صائم کے ہے اور باقی گرد اون باریک پیچیدگیون کے جو اعور سے متصل ہین جاتی ہے اور جذب غذا کرتی ہے فصل تیسری تشریح مین مجدد یا جوف کے

اور جو چیز کہ اوس سے چڑھتی ہے انہوں کی جڑ پہلے نفس دگر مین متفرق ہوکر اوسکے اجزا مثل بال کے ہوجاتے ہین تاکہ غذا کو جذب کرین
باب کے اون شعبون سے کہ وہ بھی مثل بال کے متفرق ہین - آبون کے شعبے محدب کبد سے جو کبد تک وارد ہوتے ہین اور باب کے شعبے مقعر کبد سے
ہون کبد تک وارد ہوتے ہین بعد اوسکے ساق اوسکے نزدیک عدب کے برآمد ہوتی ہے پھر اوسکی دو قسمین ہوتی ہین ایک قسم چڑھنے والی اور
چڑھنے والی قسم حجاب کو پھاڑکر اوسمین نفوذ کرتی اور اوس حجاب مین دو رگین پھوٹتی ہے جو اوسی حجاب مین دو ہونے بائین منفرق ہوجاتی ہین اور اوسکو غذا
دیتی ہین پھر محاذی غلاف قلب کے ہوتی ہے اور اوسکی طرف سے شعبے پھوٹتی ہے جو مثل بال کے پیدا ہوتے ہین اور غلاف قلب کو غذا دیتی ہے
پھر اوسکی یعنی باقی عرق صاعد کی دو قسمین ہوجاتی ہین ایک قسم کا خطیم نام ہے کہ وہ قلب تک آتی ہے اور اوسمین نفوذ کرتی ہے دوہنے اذن قلب کے نزدیک
اور یہہ رگ دل کی رگون مین سب سے بڑی ہے اور بڑی ہونیکے واسطے ہے کہ اور رگین قلب کی تسیم کے پہونچانیکے واسطے قلب تک ملحوق ہوئین اور یہ رگ
غذا پہونچانیکے واسطے پیدا کی گئی اور چونکہ غذا بہ نسبت نسیم کے غلیظ تر ہے اوسکا منفذ بھی وسیع تر چاہیئے اور اوسکا طرف بڑا ہونا ضرور ہے پھر رگ میسی
ہی قلب مین داخل ہوتی ہے اوسکے واسطے تین جھلیان پیدا ہوجاتی ہین کہ اوگاہ اونکی باہر سے اندر کی طرف ہوتی ہے تاکہ جذب کرے قلب نزدیک
ہونے کے انہین غشاؤن سے غذا کو طرف اپنے اور بروقت انبساط کے یہ غذا پھر پلٹ نجائے اور یہہ جھلیان سب جھلیون سے زیادہ تر سخت ہین
- یہہ وریدچے پھوٹتی ہے بروقت محاذات قلب کے تین رگین جنمین سے ایک ریہ کیطرف پہونچتی ہے اسکا سکلنا نزدیک منبت شرائین کے تب بین بائین
جانب کے پھیدہ ہوکر داہنی تجویف مین ریہ تک ہوتا ہے اور اونکی بہی دو جھلیان پیدا کی گئین جسطرح شرائین کیواسطے دو جھلیان اور اسیواسطے اسکا
نام وریدشریانی رکھا گیا پہلی منفعت اسمین یہہ ہے کہ یہ خون اس سے مترشح ہو نہایت رقیق مشابہ جوہر ریہ کے ہو اسلیے کہ یہہ خون ابھی تھوڑا
زمانہ ہوا کہ قلب مین تہا اوسکو پانضج حاصل نہین ہوا ہے قلب مین کہ قابل انصباب کے شریان وریدی مین ہوجائے دوسری منفعت
اسمین یہہ ہے کہ نضج خون کا اسمین اچھی طرح ہوجائے - دوسری قسم ان تین قسمون کی گرد قلب کے پھرجاتی ہے بعد اوسکے اندر قلب کے پراگندہ ہوتی
ہے تاکہ اوسکو غذا دے اور یہہ بات اوسوقت ہوتی ہے جسوقت وریدا جوف قریب اسکے ہوتی ہے کہ دہنے اذن قلب مین ڈوب کر قلب مین داخل
ہوجائے - تیسری قسم ان تینونسے وہ خاص آدمیونکی حلقت مین بائین جانب کو مائل ہوتی ہے بعد اسکے بطرف پانچوین فقرے سینہ کے نقرہ نسے
متوجہ ہوتی ہے اور اوس فقرے پر تکیہ کرتی ہے اور آٹھون نیچے کے اضلاع اور جو متصل اضلاع کے عضل اوگل جسم سے ہین اونمین متفرق
ہوتی ہے - وریدا جوف سے بعد ان تین اجزا کے جسوقت نامیہ قلب سے چڑھتی ہوئی بڑھجائے چند شعبے مثل بال کے متفرق ہوتے ہین اوپر کی
جملیون مین جو سینہ کی منصف ہین اور اوپر کے غلافون مین اور اوس گوشت نرم مین جسکا توتہ نام ہے پھر جب یہہ رگ قریب ترقوہ کے پہونچتی ہے اس
سے دو شعبے برآمد ہوتے ہین اور بشکل توریب طرف ترقوہ کے متوجہ ہوتے ہین اور جسقدر قریب ترقوہ کے ہوتے ہین دور ہوجاتے ہین اور ہر ایک
شعبہ کے دو شعبے ہوجاتے ہین ایک اونمین سے ہر طرف سے طرف سینہ کے داہنے اور بائین اوترتا ہے تا اینکہ مخجری تک منتہی ہوتا ہے اور اپنی
گذرگاہ مین شعبہ چھوڑتا جاتا ہے جو اضلاع کے نیچے کے عضل مین متفرق ہوتے ہین اون شعبون کے موضعہ اون گونگ منہ سے ملجاتے ہین جو
اضلاع مین پھیلے ہوئے ہین - تھوڑے شعبے ان مین سے باہر نکلتے ہین اوس عضل تک جو سینہ سے باہر ہے جسوقت یہہ دونو مخجرے پر
پورے ہوپہنچ جاتے ہین اونمین تھوڑے شعبے ظاہر ہوجاتے ہین اون عضل تک جو درآورندہ اور کتف کے محرک ہین اور انمین مین متفرق ہوجاتے
ہین اور چند شعبے نیچے عضل مستقیم کے اوترتے ہین اونمین سے عضل مستقیم مین چند شعبے متفرق ہوجاتے ہین اور باقیماندہ ان اجزا سے متصل
ہوتے ہین جو چڑھتے ہین وریدمخجری سے جسکا آگے ہم ذکر کرینگے - دوسری قسم ان دونونمین سے وہی ایک زوج ہے اوسکی ہر فرد پانچ شعبے

ہموطرتی ہے ایک شعبہ سینہ پر جاتا ہے اور چار دن پسلیون اور پٹھالی کو غذا دیتا ہے دوسرا شعبہ مواضع کتفین کو غذا دیتا ہے تیسرا شعبہ بطن اوس عضل کے جاتا ہے جو عنق مین دبا ہوا ہے اور سکو غذا دیتا ہے چوتھا شعبہ سو اخیر مین اوپر کے چھ فقرے جو رقبہ مین ہین تقسیم کرتا ہے اور اوسے پر کر سر تک جاتا ہے پانچوان شعبہ بڑا ہے سب شعبون سے فعل تک پہونچتا ہے ہر طرف سے اور اسکی چار شاخین ہوتی ہین پہلی شاخ متفرق ہوتی ہے اون عضل مین جو سر سینہ پر ہین اور یہ عضل اون چیزون مین داخل ہین جو فصل کتف کو حرکت دیتے ہین دوسری شاخ گوشت نرم اور رابطہ کی جھلیون مین آتی ہے تیسری شاخ اوترتی ہے جانب صدر پر گذرتی ہوئی مراق تک چوتھی شاخ سب سے بڑی ہے اسکے تین جزو ہوتے ہین ایک جزو اوس عضلہ مین متفرق ہوتا ہے جو فقیر کتف مین ہے دوسرا جزو اوس بڑے عضلہ مین جو ابط مین واقع ہے متفرق ہوتا ہے تیسرا جزو سب سے بڑا ہے عضد پر گذرتا ہوا ہامتہ تک آتا ہے اور اسی رگ کا نام ابطی ہے - جو کہ اشعاب اولی سے اوس رگ کے جسکی ایک فرد کی اتنی تمام کیفیت ہو چکی ہین بچتا ہے وہ ابطن عنق کے صعود کرتا ہے اور قبل اسکے پورا صعود کرے دو قسمون پر منقسم ہوتا ہے ایک وداج ظاہر دوسرا وداج غائر یہ وداج ظاہر تر قوہ سے صعود کرتا ہوا دو قسمون پر منقسم ہوتا ہے ایک قسم متصل ہوکر جانب قدام گردن چلی جاتی ہے اور ایک جانب خلف ہے دوسری قسم پہلے جانب قدام کو لیکر اور نیچے اوتر کر پھر چڑھتی ہے ظاہر ہو کر دو بان ترقوہ سے اور پھر ترقوہ کے گرد ترقوہ کے اور پھر صعود کرتی ہے اور جڑھتی ہے رقبہ مین ظاہر ہو کر منتہی ہوتی ہے اور اوس سے ملحق ہوتی ہے اور اوس سے ملجائی ہے پھر ان دونون سے ملکر وداج ظاہر پیدا ہوتا ہے جو مشہور ہے قبل اسکے کہ قسم اول سے ملے اس سے دو جزو الگ ہوتے ہین ایک جزو عنق مین جاتا ہے بعد اوسکے دونو جزو ترقوہ کے مقام اندرونی مین ملجاتے ہین دوسرا جزو ان مین کا متورب ہوکر ظاہر عنق تک رہتا ہے اور اسکی دو انشعبون مین سے کسیمین نہین ملتی ہین - ان دونو جزون سے شعبہ عنکبوتی پیدا ہوتے ہین جنسے حس متعلق نہین ہوتی ہے اور اوسکو نہین دریافت کرتی مگر کبھی اس دوسرے زوج سے خاص کر اسکی تمام فروع مین تین اور دو ایسی کلتی ہین جو محسوس ہوتی ہین اور اونکے دو حصے ایک مقدار معین سے اور سب فروع اسکی غیر محسوس ہین ایک ان تین اور دو سے خانہ پر منتہی ہوتا ہے جسکا نام کتفی ہے اسی مین سے رگ قیفال نکلتی ہے اور دو اور دو رقبہ پہلے مین اس وریدکتفی کے قریب ہوکر رہتے کتف تک ساتھ ہی آتی ہین مگر ایک انمین کا اوسی جگہ پر بند ہو جاتا ہے آگے نہین بڑھتا ہے اور اوسی جگہ متفرق ہو جاتا ہے اور دوسرا وہانسے بڑھکر عضد کے ہڑے پر پہونچکر وہانپر متفرق ہو جاتا ہے - وریدکتفی ان دو مقامون سے بڑھکر آخر ہامتہ تک پہونچتا ہے اسکا تو بیان لیکن وداج ظاہر بعد ملنے کے اپنی دونو قرون سے دو قسمون پر تقسیم ہوتا ہے ایک جزو اوسمین سے مستطیل ہوکر چھوٹے چھوٹے چند شعبے اوس سے نکلتے ہین اور رگ اعلی مین متفرق ہوتے ہین اور چند شعبے بہت بڑے نکلکر رگ اسفل مین متفرق ہوتے ہین اور بہت سے اجزا دونو رگ شعبون سے نکلکر گردبان کے متفرق ہوتے ہین اور ظاہر ہین اجزا کے اوس عضل سے جو اوس مقام پر ہین پھیلتے ہین دوسرا جزو ظاہر ہوتا ہے اور اون مقامات مین جو سر اور دو کانون کے متصل ہین متفرق ہوتا ہے وداج غائر یہ ہمراہ مری کے رہتا ہے اور اوسکے سایہ سر سے بڑھتا ہے اور اوسی مسلک مین چند شعبے چھوڑتا ہے جو ملجاتے ہین اون شعبون سے کہ وداج ظاہر سے آئے ہین اور یہ سب شعبے مری اور حنجرہ اور تمام اجزا عضل غائر مین تقسیم پاتے ہین اور آخر وداج غائر ورزلای تک منتہی ہوکر نفوذ کرتا ہے اور اسجگہ اتصال شانہ اس سے نکلکر متفرق ہوتی ہین اون اعضا مین جو درمیان حنجرہ اولی اور ثانیہ کے ہین - اسی وداج غایر سے ایک رگ مثل بال کے نزدیک مفصل ساعد اور رقبہ کے آتی ہے اوس سے چند فروع اوس محل تک جاتی ہین جو قعف کے اوپر منتہی ہوتی ہے اور یہ رگ شعر محمل

الفقار دو نو جو قعف تک آتی ہے اور اگلبہ قعف مین ڈوب جاتی ہے جو مقدار اسکل گر مین سے بعد چھوڑنے ان دو قعف کے باقی رہتی ہے بون قعف تک
نفوذ کرتی ہے منتہی مین دو زلامی کے اور اوس سے چند شعبے دونو جملیون دماغ مین متفرق ہوتے ہین تاکہ اون دونو کو غذا دین اور تاکہ سخت
جملی ہے گرد کی چیز اور اوپر کی چیز سے ربط پاجاوے ۔ بعد اوسکے یہہ رگ باریک جملی سے دماغ تک اوترتی ہے اور دماغ مین متفرق ہوجاتی ہے بطرح
عروق ضوارب متفرق ہوتی ہین اور اون ضوارب کو یہہ نضد بوطا کرتی ہے مولی جملی کے پیٹنے مین اور اون ضوارب کو پہونچاتی ہے ایک مقام مدین تک
کہ وہ باہ انصباب خون کی ہے اور اوسمین جمع ہوجاتی ہے ۔ بعد اوسکے متفرق ہوتی ہے اوسی دماغ سے درمیان دو قرنون کے کہ اوسکا نام عصدہ
ہے جسوقت یہہ شعبے بطین اوسط دماغ کے نزدیک ہوجاتے ہین حاجت اوس بان کی ہوتی ہے کہ یہہ تری تری رگین بنجائین تاکہ چوسین اون عصدہ سی
اور اوسکے مجاری سے وہ مجاری جو عصدہ سے پیدا ہوتے ہین پہر بطین اوسط سے واپس ہوکر یہہ بطین مقدم کی پہونچتی ہے اور اون عروق ضوارب

فصل چوتھی تشریح مین اوسچیز کے

سے جو چڑہنے والی ہین اوس مقام پہ لحاق ہوتی ہے اور پہر نکلی جاتی ہے اوس سے وہ جملی جو مشہور بہ تنبک مشیمہ ہے

فصل چوتھی تشریح مین اوسچیز کے

اور وہ سے ورید کتفی وہی قیفال ہے اول اوس سے جو چیز نکلتی ہے جو ہاتی وہی عصد ہو چند شعبے ہین کہ جملہ ہین اور عضلے ظاہری عضد
ہین تحریک دیتی ہین بعد اوسکے وہ فصل مرفق کے تین قسمون مین ہوجاتی ہین ایک قسم جو جملی الذراع سے ظاہر زند اعلی پہر دراز ہوتی ہے راستے
بجانب وحشی جذب زند اسفل کیطرف مائل ہوتی ہے اور نیچے کے اجزا ریسٹ پہ ین سنج کے متفرق ہوجاتی ہے دوسری قسم وہ قسم ہے جو تمام ساعد
تک ظاہر ساعد مین متوجہ ہوتی ہے اگلبہ اوس سے ایک شعبہ اطلی کا ملتا ہے اور دونو سے ملکر اکحل یعنی ہفت اندام پیدا ہوتی ہے تیسری قسم
اندر رجاتی ہے اور اندر ہی کے جانب مین اوس سے بھی ایک شعبہ ملتا ہے ۔ اطلی سے پہلے پہل جو شعبہ نکلتا ہے مین عرق عصد مین جو عضل اوس
اگلبہ برہے اوسمین متفرق ہوتی ہے اور پیدا ہوجاتے ہین گراوہین وہ شعبہ جو ساعد تک پہونچتا ہے اور بسوقت نہ آنے قریب مرفق کے وہ نہیں ہے
اوسکی دو قسمین ہوجاتی ہین پہلی قسم اندر جاتی ہے اور ملتی ہے اوس شعبے سے جو قیفال سے بجانب اندر آتا ہے اور اندر کے اوسکے ساعد تک اوسکے
پہر دونو جدا ہوجاتے ہین اور ایک اوسکا اکحل کا اور بطون اسی کے جاتا ہے تا اینکہ منصر و بنصر و نصف وسطی تک پہونچتا ہے اور وہ حصہ اجزا مرتفع
ہوتا ہے اور تقسیم پاتا ہے تمام حبزا ہین ہاتھ کے وہ اجزا جو بڑی سے ملے ہوئے ہین دوسری قسم اطلی کی ساعد کے نزدیک ہے اوس
چار شاخین ہوجاتی ہین پہلی شاخ اسفل مین ساعد کے رسغ تک منقسم ہوتی ہے دوسری شاخ کی تقسیم مثل تقسیم پہلی شاخ کے ہوتی ہے مگر اوس سے
زیادہ اقسام اکحل ہوتی ہین تیسری شاخ بھی اسی زیادتی کے ساتھ وسط مین ساعد کے منقسم ہوتی ہے چوتھی شاخ سب مین بڑی ہے وہ ظاہر
اور بلند ہوتی ہے پس ایک فرع ہوجاتی ہے جو قیفال کے شعبے سے ملتی ہے اور ان دونون سے ملکر اکحل پیدا ہوتی ہے اور جو اسمین سے باقی رہتا
ہے وہ باسلیق ہے وہ بھی عرق مین دوبارہ پہنچتی ہے اور اکحل سے بوع ہوتی ہے جانب اسی سے اور زند اعلی کے اوپر جاکر پہر متوجہ جانب وحشی کے
ہوتی ہے اور اوسکی دو شاخین ہوتی ہین بشکل حرف لام یونانین کے اوپر کا جزو اوسکا کان رے پہر زند اعلی کے ہوجاتا ہے اور جانب رسغ کو لیتا
ہے اور ابہام کے پیچھے اور درمیان ابہام اور سبابہ اور خاص سبابہ مین متفرق ہوتا ہے اور نیچے کا جزو کنارے زند اسفل کے جاکر تین شاخون پہ منقسم
ہوتا ہے ایک شاخ اوسکی متوجہ اوس مقام کے ہوتی ہے جو درمیان وسطے اور سبابہ کے ہے اور اوس گر کے شعبے سے ملتی ہے جو ساعد تک
جزو اعلی سے آتی ہے اور ملکر رگ واحد ہوجاتی ہے دوسری شاخ وہی اوسیلم ہے جو بیچ مین وسطے و بنصر کے ہے اور تیسری شاخ منصر اور بنصر

فصل پانچوین تشریح مین اجوف نازل کے

تک دراز ہوتی ہے اور یہہ تینون شاخین کل اوسکلیون مین منقسم ہوتی ہین فصل پانچوین تشریح مین اجوف نازل کے اجوف نے
چڑہنے والے جزو مین جو چھوٹا ہے جو کچھ ہمکو بیان کرنا تھا بیان کرچکے باقی رہا جزو نازل پہلے سب سے جو حصہ اوس سے نکلتی ہے تسو وہ جگر سے برآمد

ہوا اور ابھی صلب پر نکلنے کرے وہ فیدر تشبیہ مثل بال کے باریک ہوئے ہیں جو پہونچتے ہیں گردوے کے دہنے لفافون تک اور اونہین لفافون اور اونکے قریب کے اجسام مین متفرق ہوتے ہیں تاکہ اونکو غذا دین - بعد اوسکے اوسی جزو نازل سے ایک بڑی رگ بائین گردے تک آتی ہے اور اوس سے بھی شاخین مثل بال کے بائین گردے کے لفافون اور اون اجسام مین جو قریب اونکے واقع ہین متفرق ہوتی ہین تاکہ اونکو غذا دین - پھر اسی جزو نازل سے دو بڑی رگین اور پیدا ہوتی ہین کہ ہر ایک کا نام طالع ہے یہ دو نو رگین دو نو گردون کی طرف آتی ہین کہ مائیت خون کی جو اونمین ہے گردے انہین دو نو سے اپنی غذا کو جذب کرلیتے ہین اور وہ مائیت خون کی ہے - بائین طالع سے ایک رگ بائین بیضہ مین عورتون اور مردونکے جاتی ہے - اور جسطرح پر ہمنے شرائین مین بیان کیا ہے اوسطرح بیان نانخنہ کا رگی کرنا چاہیے اور وہو کہا نکھانا چاہیے کہ عورت کے بیضہ نہین ہوتا اور اس بات مین بھی وہو کہا نکھانا چاہیے کہ اسکے بعد دو رگین متوجہ بطن انثیین کے ہوتی ہین ہر گ بائین کیطرف آتی ہے ہمیشہ ایک شعبہ بائین طالع سے لیتی ہے اور بیشتر بعض لوگون مین کل طالع کو لیتی ہے منشا اسکا اسی طالع سے ہوتا ہے اور جو رگ دہنے خصیہ مین آتی ہے تو کبھی شاذ و نادر دہنے طالع سے نکلتی ہے مگر اکثر حال اوس کا یہی ہے کہ طالع سے ملتی نہین ہے - جو چیز انثیین مین گردے سے آتی ہے جسمین وہ مجرے ہے کہ نضج منی کا اوسمین ہوتا ہے کہ بعد سرخی کے جو قبل از نضج ہوتی ہے سفید ہوجاتی ہے اسلیے کہ پیچیدگی رگون کی اور اونکی استدارت زیادہ ہے - جو چیز انثیین مین سے آتی ہے اور اکثر حصہ اوس رگ کا قضیب مین اور عنق رحم مین پوشیدہ ہوجاتا ہے اور پھر وہ حال ہوتا ہے جو ہمنے نسبت عروق مشوہ بطرف کے بیان کیا ہے - بعد برآمد ہونے دو نو طالع اور اونکے شعبونکے اجون قریب پشت کے تکیہ کرکے اور نزا شروع کرتی ہے اوس سے ہر فقرہ کے نزدیک شعبہ پیدا ہوتے ہین اور اونمین فقرونمین داخل ہوجاتے ہین اور جو عضل فقرات کے قریب رکھے ہوئے ہین اونمین متفرق ہوجاتے ہین - پھر اسی رگ نازل سے چند رگین نکلتی ہین جو خاصرہ تک آکر عضل بطن مین منتہی ہوجاتی ہین - پھر وہ رگین ہین جو داخل ہوتی ہین سوراخ مین فقرونکے نخاع تک - جب یہ اجون نازل آخر فقرون تک پہونچتی ہے اسکی دو قسمین ایسی پیدا ہوتی ہین کہ ایک دوسرے کیطرف جھکے ہوئے ہوتی ہین اور ہر واحد انمین سے ایک ران کیطرف جاتی ہے اور ہر ایک سے ان دونون مین قبل پوری پہونچنے کے ران تک دس طبقہ ہوجاتے ہین پہلا طبقہ اونمین سے قصد کرتا ہے دو نو عضل متنین پشت کو دوسرا طبقہ مثل بالون کے باریک ہے بعض نخاع کے اجزائے مساق تک جاتا ہے تیسرا طبقہ متفرق ہوتا ہے اوس عضلہ مین جو استخوان عجز پر ہے چوتھا طبقہ عضل مقعد اور ظاہر عجز مین متفرق ہوتا ہے پانچوان طبقہ رحم کی گردن مین عورتونکے جاتا ہے اور اسکے قریب جو چیزین ہین اونمین متفرق ہوتا ہے اور مثانہ تک آتا ہے اور مثانہ کی طرف آنیوالے کی نو قسمین ہوتی ہین ایک قسم مثانہ مین متفرق ہوجاتی ہے اور دوسری قسم مثانہ کی گردن مین اور تیسرا قسم مردون مین اکثر ہوتی ہے اسلیے کہ اونکے واسطے قضیب مخلوق ہوا ہے اور عورتونمین کم ہوتی ہے چھٹا طبقہ اوس عضل کیطرف متوجہ ہوتا ہے جو استخوان عانہ پر موضوع ہے ساتوان طبقہ پڑتا ہے اوس عضل کیطرف جو شبیہ بدن کے بطن پر جانیوالا ہے اور یہ رگین عضل ہوتی ہین کنارون سے اون رگونکے جنکو ہمنے کہا ہے کہ سینہ مین مراق بطن تک سفر رہتی ہے ان رگونکے مجرے سے عورتونکے بدنمین چند رگین ایسی نکلتی ہین جو رحم تک جاتی ہین اور جو رگین ہر جانب سے رحم تک جاتی ہین اونمین سے چند رگین بستان تک پہونچتی ہین انہین رگونسے دریان رحم اور بستان کے شرکت ہوتی ہے آٹھوان طبقہ مثانہ مین مردون اور عورتونکے آتا ہے نوان طبقہ باطن نخاع کے عضل مین اکر متفرق ہوجاتا ہے دسوان

طبقہ شروع ہوتا ہے کنارے سے حالب یعنی اوس رگ کے جو قریب ناف بند کے ہے اور ظاہر ہوکر خاصرہ تین تک پہنچتا ہے اور کنارون سے اوس کو ملتا ہے جو اوترنے والی ہین خصوصاً جو از طرف تدیین ہبھد رہوئی ہین اور کل اس طبقہ سے ایک بڑا جزو فصل البتین تک پہونچتا ہے اور باقیماندہ ران تک آتا ہے اور اوس مقام پر اوسکی چند شاخین مع شعبہ ہوجاتی ہین ایک اوسمین سے اوس عضل مین جا کر تقسیم پاتا ہے جو مقدم ران پر ہے دوسرا اسفل ران کے عضل مین آتا ہے اور ایک جانب ان سے عمق مین جاتا ہے۔ اور بہت سا شعبہ عمق ران مین متفرق ہوتے ہین ان شعبون سے جو باقی رہتا ہے اوسکی تقسیم اوسوقت ہوتی ہے کہ مفصل رانون کے درمیان تموّر اسا آجائے اس جگہ اسکے تین شعبہ ہوتے ہین اوسمین وحشی شعبہ ہے جو عضل مقعری پر پہنچ جاتا ہے مفصل کعب تک اور بیچ والا شعبہ مقام دوہرے ہونے رانوین اوترتا ہوا دراز ہوتا ہے اور شعبہ عضل الین ساق مین چھوڑتا ہے اور اوسکے دو شعبہ ہوجاتے ہین ایک ان دو قرن سے چھپ جاتا ہے داخلی اجزای ساق مین اور دوسرا اوتر اسا ہوکر درمیان دو قرنون کے دراز ہوا مقدم رجل تک اور مل جاتا ہے شعبہ وحشی سے جسکا ابھی ذکر ہوا اور تیسرا وہ اپنے ہی اصل ہوتا ہے اوس مقام کی طرف جو ساق مین عمق یعنی بے گوشت ہے۔ بعد اسکے کہ گوشت سے دراز ہوجاتا ہے اور جانب محدب بڑے قصبہ تک اوترتا ہے اور یہی ساق مین ہے ان تین شعبون کے چار شعبہ ہوگئے دو وحشی مین کہ قدم تک آتے ہین قصبہ صغرے سے اور دو انسی ہین ایک شعبہ جانب وحشی کا اوپر قدم کے پڑتا ہے اور اوپر کیجانب منصرف مین متفرق ہوتا ہے اور دوسرا وہ ہے جو ملتا ہے شعبہ وحشی کو قسم انسی کو کہ سے اور یہ دونون اجزا اخیر اصل مین متفرق ہوتے ہین۔ اور ذکر کے قابل اتنے ہی عدد تھے جو ہم لکھ چکے۔ بقیہ اعضاے تشابہ الاجزا کی تشریح پوری بیان کردی باقی رہے اجزای آلیہ یعنے اعضای مرکبہ انمین سے ہر ایک عضو کی تشریح ہم اوسی مقالہ مین بیان کرینگے جو اوس عضو کے حالات اور معالجہ پر مشتمل ہے اب اسوقت ہم شروع کرتے ہین بیان تین قوی کے تعلیم چہارم کے ہم اوسمین تین فصل کرینگے ایک مجمل اور ایک مفصل ہے۔ جملہ پنج بیان قوی کے اور اوسمین پنج فصل ہین

فصل پہلی اجناس قوی کا بیان بطور کلی ہر ایک اثر قوی اور افعال سے پہچانی جاتی ہے اور بعض کا بعض سے تفرقہ بھی ہوتا ہے اسواسطے کہ ہر قوت کسی فعل کی مبدء ضرور ہے اور ہر فعل کسی قوت سے ضرور صادر ہوتا ہے اسواسطے جنے ان دونون کو یعنی قوی اور افعال کو ایک تعلیم مین جمع کردیا۔ اجناس قوی کے اور اجناس اون افعال کے جو اون قوتون سے صادر ہوتے ہین بطلیموس کے نزدیک تین ہین۔

ایک جنس قوای نفسانی کی دوسری جنس قوای طبعی کی **تیسری جنس قوای حیوانی کی** ۔ اکثر فلاسفہ و اطبای خصوصاً جالینوس کی یہ راے ہے کہ ہر ایک قوت کیواسطے ایک عضو ہے کہ وہی اوس قوت کا مسکن ہے اور اوسی عضو سے اوس قوت کے افعال صادر ہوتے ہین۔ ان لوگون کی یہ راے ہے کہ قوت نفسانی کا مسکن اور مصدر افعال کے افعال کا دماغ ہے اور قوت طبعی کی دو قسمین ہین ایک قسم جسکی غایت حفاظت اور تدبیر شخص معین اور بدن خاص کی ہے اور وہی نوع غذا مین تصرف کرتی ہے تاکہ یہ غذا دے جب تک وہ بدن باقی ہے اور اوسمین نمو پیدا کرے نہایت زمانہ تک اس نوع کا مسکن اور مصدر اس نوع کے فعل کا جگر ہے

دوسری قسم قوای طبعی کی اوسکی غایت حفاظت نوع کی ہے اور وہی قسم امر تناسل مین تصرف کرتی ہے تاکہ جدا کرے آمیختہ مقدمات بدن سے جو ہر منی یا رطوبات کو بعد اوسکے اوسمین صورنگری کرے اپنے خالق کے حکم سے اور مسکن اس نوع کا اور مصدر اس افعال کا خصیہ ہے۔

قوت حیوانی یعنی وہ قوت جو امر روح کی تدبیر کرتی ہے وہ روح جو مرکب ہے حس و حرکت کا اور اوس روح کو آلہ واسطہ قبول کرتے حس و حرکت کی بروقت حاصل ہونے روح کی دماغ مین اور روح اوس حال پر کردیتی ہے کہ وہ عطا کرتی ہے اوس چیز کو جسمین حیات کا تصور ہوتا ہے مسکن اس قوت کا اور مصدر فعل اسی قوت کا قلب ہے **انطم فلاسفہ ارسطاطالیس** کی یہ راے ہے کہ ان سب قوتون کا مبدء قلب ہے لیکن ان

قوے کے افعال اولیہ کا مبدء ظہور ہی مبادی مذکورہ ہین جس طرح مبدء جس کا نزدیک اطبا کے دماغ ہے۔ پھر ہر ایک حاشیہ نگار واسطے ایک عضو مفرد ہے کہ اوسی سے اوس حاشیہ کا معاں ظاہر ہوتا ہے۔ پھر اگر بقدر وجہ تفتیش اور تحقیق کیجاے واقع مین رای ارسطاطالیس کی صحیح ٹھہرے گی اور اون لوگون کی غیر صحیح۔ اور یہ بھی معلوم ہوگا کہ ان لوگون کے اقوال مقدمات اقناعیہ غیر یقینیہ سے ماخوذ ہین بنا کچھ ضرورتی نہین ہے یہ لوگ ظاہر امر کی متابعت کرتے ہین مگر طبیب کو بنظر منصب طبابت ضرور نہین کہ مذہب ق کو ان دونون مذہبون مین سے پہچانے بلکہ تحقیق فیلسوف یا حکیم طبعی پر واجب ہے اور طبیب نے جسوقت یہ مان لیا کہ یہ اعضای مذکور دان قوی کے مبادی ہین پھر اوسپر یہ کچھ ضرور نہین ہے بغیر تمام اون قواعد کے جو طب مین مذکور ہین کہ یہ قوتین ان اعضا مین ذاتہ ہین یا کسبی اور مبدء سے ان اعضا کو ملین ہین مگر اس مسئلہ سے جاہل رہنے کے خصوصت فیلسوف کو نہین دی جاسکتی کہ اوسکا منصب اوسکی تحقیق کا ہے

فصل دوسری قوای طبعیہ مخدومہ کے بیان مین

قوای طبعیہ مین سے ایک قسم خادمہ ہے اور ایک قسم مخدومہ۔ مخدومہ کی دو جنس ہین **ایک جنس** واسطے بقاے شخص کی غذا مین تصرف کرتی ہے اور اسکی دو قسمین ہین۔ غاذیہ۔ اور نامیہ **دوسری جنس** واسطے بقاے نوع کے غذا مین تصرف کرتی ہے اسکی دو نوع ہین۔ مولدہ۔ اور مصورہ **قوت غاذیہ** وہ ہے جو غذا کو طرف مشابہت عضو معتذی کے لیجاے اوس عضو کے جسکی یہ غذا ہے پھر دیتی ہے تا کہ بدل متحلل جیسے لیجاے بدن سے بذریعہ حرکات وغیرہ کے متحلل ہوتی ہے اوسکے بدلی ایک مقدار مشابہ اوسی [illegible] حاصل ہو **قوت نامیہ** وہ ہی کہ جسم کو اقطار ثلثہ یعنے طول و عرض و عمق مین تناسب طبعی پر زیادہ کرے تا کہ پہنچ جاے وہ جسم تمام نشوونما کو بذریعہ اوس جزو کے جو غذا سے اس جسم مین داخل ہوکر جزو بدن ہوتا ہے۔ غاذیہ قوت نامیہ کی خادمہ ہے اور غاذیہ کبھی غذا کو برابر اوسکے متحلل کے پہنچاتی ہے اور کبھی اوسکا کچھ زیادہ اور نمو جب ہی حاصل ہوتا ہے کہ جب غذا اوسی مقدار سے کہ متحلل سے زیادہ ہو لیکن یہ کچھ ضرور نہین ہے کہ جب غذای وارد زیادہ متحلل سے نمو بھی ضرور ہو اسلیے کہ فربہی بعد لاغری کے اس وقوف مین اسی قبیل سے ہے کہ وہ نمو نہین ہے نمو وہ ہی کہ تناسب طبعی پر بدن جمیع اقطار مین بڑھے جب تک زمانہ نشوونما کا باقی ہے اور بعد زمانہ نشوونما کے مثلاً شونحوت مین بالیقین نمو نہین ہوتا اگرچہ زیادتی ہوتی ہے جیسے قبل سن وقوف کے ذبول نہین ہوتا اگرچہ لاغری ہوتی ہے علاوہ یہ ہے کہ یہ بات یعنے نمو بعد سن وقوف کے زیادہ تر بعید از قیاس ہے اور مقتضای واجب سے خارج ہے۔ غاذیہ اپنے افعال کو تین فعل جزئی سے تمام کرتی ہے **ایک فعل** تخصیل جوہر بدن کا اور وہ خون اور غلظ ہے جو بقوت قریبہ فعلیت ہی شبیہ ہی ساتھ عضو کے کبھی اس فعل مین خلل بھی پڑجاتا ہے جسطرح مرض الذوبا مین جسکے معنی یہ ہین کہ غذا جزو بدن نہو جیسے دق شیخوخت مین یہ بات پیدا ہوتی ہے **دوسرا فعل** اسکا الزاق ہے یعنے چسپیدہ کرنا اور اوس سے یہ مطلب ہے کہ اوس مقدار حاصل کو غذا بالفعل اور پوری کردے یعنے اوسکو جزو عضو بنادے یہ بھی فعل کبھی باطل ہوجاتا ہے جیسے استسقای لحمی مین **تیسرا فعل** عضو یہ کا تشبیہ ہے تشبیہ کے بھی ہین کہ بقدر غذا کو جزو کسی عضو کا کیا ہے اوسکی شباہت ہر طرح کردی جسکے کہ اوسکے قوام اور لون مین یہی مشابہت پیدا کردی یہ بھی فعل کبھی باطل ہوتا ہے جیسے برص اور ہین کہ بدل اور الزاق دونون موجود ہوتے ہین اور تشبیہ نہین ہوسکتی۔ فعل تشبیہ واسطے قوت مغیرہ کے قواے غاذیہ سے ہے اور یہ انسانین واحد بالجنس ہین یا واحد بالنوع مبدء اول مین ہین اور اعضای متشابہ ہین نوع اس فعل تشبیہ کی مختلف ہوتی ہے اسواسطے کہ ہر ایک عضو مین اعضای متشابہ سے بحسب اوسکے مزاج کے ایک قوت ہے کہ غذا کو طرف تشبیہ کے بدل ہی ہو اور یہ قوت مخالف دوسرے عضو کی قوت کے ہے مگر قوت مغیرہ جملگی افعال مشترک واسطے جمیع بدن کے کرتی ہے کیموس بنانے مین غذا کے۔ قوت مولدہ کی بھی دو قسمین ہین **ایک قسم** تولید منی کی

مرد اور عورت مین کرتی ہے اور اسکو مصلہ بھی کہتے ہین **دوسری قسم** قوت کو جدا جدا کردیتی ہے جو قوتین کہ منی مین ہین پھر ملاتی ہے اون قوتونکو ایسی آمیزش سے جو مناسب ہر ایک عضو کے ہو اور خاص کرتی ہے واسطے غضب کے اوسکے مزاج خاص اور ہڈی کے واسطے اوسکے مزاج خاص کو اور شرائین کیواسطے اوسکے مزاج خاص کو اور یہ بات ایسی منی سے حاصل ہوتی ہے جسکے اجزا متشابہ ہین اور جنکا امتزاج بیحد یکسان ہے یہ اسی قوت کا نام اطبا مغیرہ اولی رکھتے ہین ۔ مصورہ طابعہ یعنے چھاپنے والی یہ وہ قوت ہے کہ باذن خالق تبارک وتعالے کے تخطیط اعضا اور تشکیل اعضا کی اور تجویفین اور سمور اخ اور ملاسات اور خشونت اور انکے اوضاع اور مشارکات اوسی قوت سے صادر ہوتی ہین خلاصہ یہ ہے کہ جتنے افعال متعلق نہایات مقدارون جسم کے ہین وہ سب افعال اسی سے متعلق ہین ۔ اور خادمہ واسطے اس قوت کے جو تصرف کرتی ہے غذا مین واسطے محافظت نوع کے دو قوتین ہین ۔ غاذیہ ۔ نامیہ

فصل بندی بیان مین قوای طبیعہ خادمہ کے

محض خادمہ قوای طبعی مین وہی قوتین ہین جو قوای غاذیہ کی خدمت کرتی ہین اور یہ چار قوتین ہین ۔ جاذبہ ۔ ماسکہ ۔ ہاضمہ ۔ دافعہ ۔ **جاذبہ** اسواسطے مخاوق ہوئی ہے کہ نافع چیز کو جذب کرے اسکا فعل جذب بذریعہ لمس اوس عضو کو ہوتا ہے جو اسمین تحلیل واقع ہے **ماسکہ** اسکی خلقت اسواسطے ہے کہ نافع چیز کو ٹھہراتی ہے جب تک کہ اوسمین قوت مغیرہ جوشے نافع کو تغیر دیتی ہے اور ابتدا پیدا کرتی ہے تصرف کرے اوسکا یہ فعل بذریعہ ایک لمس مورب کے تمام ہوتا ہے اور کبھی کیف متعرض یعنے جو عرض مین کیفی ہے بھی اوسکی معین ہوتی ہے **ہاضمہ** اسکا یہ فعل ہے کہ جس چیز کو جاذبہ نے جذب کیا اور ماسکہ نے ٹھہرایا اوسکو بطریق ایسے قوام کے پھیرتی ہے جو اوسکو موجب فعل مغیر کے قبول کرنے کے لیے ہے اور اوسکا ایسا مزاج اچھا بدل دیتی ہے کہ قابل واسطے استحالہ اعلے ہوجانے کے بالفعل ہوجاوے ۔ یہ فعل اس قوت کا نافع مین ہوتا ہے اور اس فعل کو ہضم کہتے ہین اور فضول مین اسکا یہ فعل ہے کہ امکان اونکو بھی اسی ہیات کی طرف پھیرتی ہے اور اوسکو بھی ہضم کہتے ہین اور جو فضول ہضم نہین ہوسکتی اونکی بسہولت دفع ہونے کو اوس عضو سے جسمین وہ فضول محتبس ہوتے ہین آمادگی پیدا کرتی ہے تاکہ قوت دافعہ کا اثر بسانی قبول کرے اور یہ آمادگی کئی طرح پیدا کرتی ہے اگر فضول کا قوام غلیظ مانع دفع ہوجائیگا ہو تو اوسکو رقیق کردیتی ہے اور اگر رقیق ہو تو غلیظ کردیتی ہے اور اگر قوام مین لزوجت ہو اوس لزوجت کو قطع کردیتی ہے اس فعل کا نام انضاج ہے بعض اطبا یہ بھی کہتے ہین کہ ہضم اور انضاج مترادف ہین یعنے دونون کے ایک ہی معنی ہین **دافعہ** کا یہ فعل ہے کہ جو فضلہ غذا سے باقی رہجاتا ہے اور قابل اسکے نہین ہوتا کہ کسی عضو کی غذا بنی خواہ قابلیت تو اسکی رکھتا ہے مگر جسقدر مقدار اعضا کی غذا بنی کو واسطے درکار ہے اوس سے زیادہ ہو اوسکو دفع کردیتی ہے اور اوسکے استعمال سے جہت مقصود مین فراغت حاصل کرتی ہے جیسے بول ۔ دافعہ ان فضول کو یا بہات مخصوص اور راہون راہون مین جو اسیواسطے بنائی گئی ہین اونکی طرف دفع کرتی ہے یا اگر کسی مقام پر ایسے منافذ نہین ہوتے ہین تو اس فضلہ کو عضو شریف سے اطراف عضو خسیس کے خواہ عضو سخت سے اطراف عضو ڈھیلے اور نرم کے دفع کرتی ہے ۔ اگر جہت دفع کے اور جہت میل مادہ فضول کے بالطبع ایک ہی ہو تو دافعہ تا امکان اس فضلہ کو اور جہت مین نہین دفع کرتی ہے ۔ اور یہ چارون قوای طبعی ایسی ہین کہ انکی خدمت چارون کیفیتین کرتی ہین یعنی حرارت و برودت و رطوبت و یبوست ۔ حرارت کی خدمت تو حقیقت مین باشتراک واسطے چارون قوتونکے ہے ۔ اور برودت کی خدمت کبھی بعض قوتون سے بالعرض متعلق ہوتی ہے نہ بالذات اسلیے کہ جو فعل برودت کا ذاتی ہے وہ سب قوتون سے ضد رکھتا ہے اسواسطے کہ سب قوتون کے افعال بذریعہ حرکات پیدا ہوتے ہین اور حرکت کو حرارت لازم ہے تو ان افعال کو بھی حرارت لازم ہوئی اور برودت ضد حرارت ہے اسلیے ان افعال کی بھی ضد ہوئی ۔ جذب اور دفع مین حرکت کا پیدا ہونا ظاہر ہے اور ہضم مین اسطرح حرکت ہوتی ہے

کہ ہضم اجزاء غلیظ اور کثیف کی تفریق کرتا ہے اور رقیق اور لطیف کو جمع کرتا ہے اور یہ دونوں سبع حرکات ہیں ایک حرکت نفر بقی ہے اور دوسری تمریجی سوم ساد ر ماسکہ فعل کرتی ہے اس طرح کہ یعنی مورب کو طرف ایک ایسی ہیات استقالی کے جو مضبوط ہو کر حرکت دیتی ہے کہ جس شے کو ٹھہرایا ہے وہ جدا نہو سکے اور اس ہیات پر لانا لیف مورب کا ہیجگت تمام نہین ہوتا اگرچہ ٹھہرانا لیف مورب کا اس ہیات پر متعلق لبسکون ہے۔ برودت ان سب حرکات کی فنا کنیوالی ہے اور اونمین تحدیر پیدا کرتی ہے اور ان سب فعال کو منع کرتی ہے مگر امساک یعنی ٹھہرانے مین بالعرض نفع دیتی ہے اسطرح پر کہ کیف مورب مین اپنا اثر پیدا کرکے اوسکو ہیات اشتمال صالح پر حبس کرتی ہے اور روکتی ہے اس سے معلوم ہوا کہ فعل مین قوت ماسکہ کی اسکو کچھ دخل نہین ہے بلکہ ہو آلہ فعل ماسکہ ہے یعنی لیف مورب اوسکو قبول اثر مین اس فعل کی آمادہ کرتی ہے۔ قوت دافعہ کو برودت سے یہ نفع پہونچتا ہے کہ جو ریاح دفع کے معین ہین اونکو تحلیل نہین ہونے دیتی اور اونکو غلیظ کرتی ہے اور اوس چوڑی لیف کو جو عاصر فضل یعنی بچوٹے دالی ہے جمع کرتی ہے اور اوس لیف مین تکثیف پیدا کرتی ہے اور یہ نفع بھی برودت کا نفس فعل مین اس قوت کے نہین ہے بلکہ آلہ دفع کو آمادہ کرتی ہے۔ اس بیان سے واضح ہوا کہ برودت ان قوی کی خدمت مین بالعرض داخل ہے اور اگر برودت کا ذاتی فعل ان قوی کی خدمت مین دخل ہوتا بیشک مضر ہوکر حرارت کو بالکل بجھا دیتا۔ یبوست کو خدمت کی حاجت افعال مین تین قوی کے پڑتی ہے دولو یعنی جاذبہ اور دافعہ اور تیسری ماسکہ۔ جاذبہ اور دافعہ کے فعل مین چونکہ بذریعہ تکمین کے زیادہ تمکین اور اعتماد درکار ہے اور یہ کیفیت مین چار نہین ہے میری مراد یہ ہے کہ جسوقت حرکت اوس روح مین جو عامل ان قوتون کی ہے بطرف فعل ان قوتون کے باندفاع قوی پیدا ہوا ایسی حرکت کو استرخاء رطوبی جو کہ جوہر روح خواہ جوہر آلہ حرکت مین ہوتا ہے ضرور مانع ہوگا اوسوقت یبوست اپنا فعل جوہر روح خواہ آلہ مین اسقدر پیدا کریگی کہ تمکین یعنی قدرت اور اعتماد ان دونون جوہرونکو اس اندفاع قوی مین پیدا ہو بہتر جم کہتا ہے جو چیز نرم اور مسترخی ہوتی ہے محرک قوی اوسمین اثر نہین کرسکتا بدون اسکے کہ یا تو محرکین کی سقدر سختی آجاوے خواہ تحریک قوی ضعیف ہوجاوے زیادہ تر لہو اس تمکین عمدہ کا حرکت مکانی مین ہوتا ہے اسیوجہ سے یبوست چونکہ صلابت روح مین خواہ جوہر مین آلہ حرکت کی فائدہ کرتی ہے گویا تتمیم حرکت جذب اور دفع قوی کی بدون یبوست کے ناممکن ہے۔ متن ماسکہ کو حاجت یبوست کی قبض مین ہوتی ہے اور ہاضمہ کو حاجت رطوبت کی طرف زیادہ ہے۔ پھر جسوقت قیاس کیا جاوے درمیان کیفیات فاعلہ اور منفعلہ کے اور حاجت ان قوتون کی طرف اون کیفیات کے دیکھی جاوے اوسوقت ماسکہ کی حاجت طرف یبس کے بہ نسبت حرارت کے زیادہ پائی جائیگی اسلیے کہ زمانہ تسکین یعنے ٹھہرانے کا ماسکہ مین زیادہ ہے تحریک لیف مورب کی زمانی سے اور تحریک لیف مستعرض یا مورب سے طرف قبض کے اسلیے کہ زمانہ اسکی تحریک کا جسکو حرارت درکار ہے بہت تھوڑا ہے اور تمام زمانہ اسکے فعل کا امساک اور تسکین مین صرف ہوتا ہے۔ چونکہ مزاج ایکونکا نہایت مائل برطوبت ہوتا ہے اسی جہت سے اونمین قوت ماسکہ ضعیف ہوتی ہے۔ قوت جاذبہ کو حاجت حرارت کی بہ نسبت یبوست کے زیادہ ہے اور اس جہت سے زیادہ نہین ہے کہ حرارت جذب مین اعانت کرتی ہے بلکہ اسواسطے زیادہ ہے کہ اکثر فعل جاذبہ کا تحریک ہے اور تحریک جاذبہ کو زیادہ درکار ہے بہ نسبت تسکین اجزای آلہ اوسی قوت کو اوراونکے قبض کرنے کو جسقدر یبوست کی حاجت ہوتی ہے۔ یہی ایک وجہ ہے زیادتی حاجت حرارت کی بہ نسبت یبوست کی کہ یہ قوت فقط حرکت کثیر کی محتاج نہین ہے بلکہ کبھی اسکو حاجت حرکت قوی کی ہوتی ہے گو شئے متحرک مسافت قریبہ واقع ہو۔ فعل جذب کا کبھی محض بقوت جاذبہ تمام ہوتا ہے جیسے مغناطیس لوہے کو جذب کرتا ہے اور کبھی بانضمام اخلاط معاون جذب پیدا ہوتا ہے جیسے پانی موادین مین کھینچتا ہے خواہ بوجہ حرارت کے جذب ہوتا ہے جیسے تیل کو چراغ کی بتی جذب کرتی ہے اگرچہ یہ تیسری قسم نزدیک محققین فلاسفہ

کے بطرف جذب خلاء کے پھرتی ہے بلکہ یہ وہی قسم بعینہ ہے۔ پس اب اتنی بات کا خیال کرنا چاہیے کہ جو قوت جاذبہ کے ساتھ حرارت کی اعانت ہوگی وہاں پر جذب قوی تر ہوگا۔ دافعہ کو حاجت مین کی بہ نسبت جاذبہ اور ماسکہ کے کم ہے اسلیے کہ وہ اسکو حاجت ماسکہ کی قبض کی ہے اور نہ یہ قوت اوس جذب کی محتاج ہے اور نہ جاذبہ کا قابض خواہ شامل ہونا جاذبہ کا اوپر شئے مجذوب کے بذریعہ ٹھہرانے کسی جزو کے آلہ تاکہ اوسکے متصل جذب دوسرے جزو کا پیدا ہو قوت دافعہ کو درکار ہے خلاصہ یہ ہے کہ دافعہ کو حاجت تسکین کی ہرگز نہین بلکہ اسکو حاجت طرف تحریک کی ہے اور تھوڑی سی تکثیف بھی اسکو درکار ہے جو متعین ہو طرف بچڑنے فضلہ کے اور دفع کرنے اوسی فضلہ کے نہ اسقدر کہ بسبب اوسکے آلہ حافظ کرے ہیات شکل عضو کو قبض کے زمانہ طویل تک جس طرح ماسکہ مین ضرورت ہوتی ہے۔ اور قوت جاذبہ مین سکون کی حاجت تھوڑے زمانہ تک ہوتی ہے تاکہ جذب اجزاء اسے متصل اتصال پیدا ہو اسیوجہ سے اسکو حاجت طرف یبس کے کم ہے۔ ان قوتون مین حسب حرارت کی محتاج سب سے زیادہ ہاضمہ ہے اور اسکو یبوست کی طرف کچھ حاجت نہین ہے ہان رطوبت کی البتہ احتیاج ہے تاکہ غذا مین سیلان پیدا کرکے اوسے آمادہ مجاری مین نفوذ کرنے اور قبول اشکال پر کرے کوئی معترض اسمقام پر اعتراض نہین کرسکتا کہ اگر رطوبت ہضم کی معین ہوتی تو لڑکون کی قوت سخت چیز ہضم کرنے مین عاجز نہوتی اسلیے ہم جواب دیتے ہین کہ لڑکے بوجہ زیادتی رطوبت کے سخت چیز کے ہضم کرنے سے عاجز نہین ہین اور نہ جوان بوجہ کمی رطوبت کے ایسی چیزون کے ہضم پر قادر ہین بلکہ اس عجز اور اقتدار کا ایک اور سبب ہے اور وہ سبب مجانست اور عدم مجانست سے واقع ہے پس جو چیز سخت ہوتی ہے لڑکون کے ہاضمہ سے مجانس نہین ہوتی اسیوجہ سے نہ قوت ہاضمہ اونکی اوسکی ہضم پر متوجہ ہوتی ہے اور نہ ماسکہ اوسے روک سکتی ہے اور جلدی اوسکو قوت دافعہ اونکی دفع کردیتی ہے۔ اور جوانون کے مزاج سے چونکہ سخت چیز مجانست رکھتی ہے اور اونکی تغذیہ کے واقع ہے اس لئے سے ہضم ہوجاتی ہے۔ ان اسباب کا حاصل یہ ہے کہ ماسکہ محتاج قبض کی ہے اور ہیات قبض کے ثبات کو زمانہ طویل تک چاہتی ہے اور تھوڑی سی مقوت حرکت کی بھی اسے درکار ہے۔ اور جاذبہ قبض اور ثبات کی مگر قبض کے بہت تھوڑے زمانہ تک محتاج ہے اور مقوت حرکت کی اسے کثرت چاہیے۔ اور دافعہ فقط قبض کی محتاج ہے ثبات کو اسکو کچھ ضرورت نہین ہے اور مقوت حرکت کی بھی حاجت ہے۔ اور ہاضمہ کو حاجت اذابت یعنی پگھلانا اور تمزیج یعنی ملانے کی ہوتی ہے اسیوجہ سے یہ قوتین استعمال کیفیات اربعہ مین اور اونکی طرف مزاج ہونے مین مختلف ہین

فصل چوتھی قوای حیوانی کا بیان

قوت حیوانی سے طبیب وہ قوت مراد لیتے ہین جسکے حاصل ہونیکے بعد اعضاء مین قبول قوت حس اور حرکت اور افعال حیات کی آمادگی پیدا ہوتی ہے اور اسی قوت کی طرف حرکات خوف اور غضب کو منسوب کرتے ہین اسلیے کہ وہ ان حرکات مین انبساط اور انقباض کو پاتے ہین جو واسطے اوس روح کے عارض ہوتا ہے جسکی طرف یہ قوت حیوانی منسوب ہے۔ مناسب یہ کہ اس مجمل بیان کی ہم تفصیل کرین اور کہین تحقیق یہی بات ہے کہ جس طرح کثافت سے اخلاط کے بسبب مزاج اوس شئے کے جسکا جوہر کثیف ہے پیدا ہیں اعضاء یا جزو عضو کثیف کی ہوتی ہے اسی طرح بخاریت اخلاط اور اونکی لطافت سے پیدا ہیں اوس چیز کی ہوتی ہے جسکا جوہر لطیف ہے اور وہ روح ہے اور جیسا جگر نزدیک اطباء کے معدن تولد اجسام کثیفہ ہے اسی طرح قلب معدن تولد اخلاط لطیفہ کا ہے اور یہ روح جبوقت اپنے مزاج مناسب پر درست پیدا ہوتی ہے اسکو استعداد قبول اوس قوت کی ہوتی ہے جسکو قوت سے کل اعضا کو اور قوتون کی قبول پر آمادہ کرتی ہے وہ قوتین نفسانی ہون یا غیر نفسانی ہون نفسانی قوتین روح خواہ اعضا مین نہین پیدا ہوتی ہین مگر بعد حصول اس قوت کے اگر کسی عضو کی قوت نفسانی معطل ہوجائے اور ابھی اوسکی قوت حیوانی معطل نہ ہوئی ہو تو اوسکو حی اور زندہ کہین گے ہم دیکھتے ہین کہ فلج مین کوئی عضو فی الحال قوت حس و حرکت سے خالی ہوتا ہے اس جہت سے کہ ایک مزاج خاص اوسمین ایسا پیدا ہوتا ہے جو قبول حس و حرکت سے مانع ہوتا ہے خواہ ایک سدہ درمیان دماغ اور اس عضو کے

اعصاب مین پُر جاتا ہے جو اسی عضو مین پھیلے ہوئے ہین۔ حالانکہ یہ عضو زندہ ہوتا ہے اور جس عضو کو موت عارض ہوتی ہے حس و حرکت اوسکی مفقود ہو کر بالکل اور ایک قسم کا فساد اور تعفن اوسکو عارض ہوتا ہے پس اسوقت معلوم ہوا کہ عضو مفلوج یا منجمد مین ایک قوت موجود ہوتی ہے جو اوسکے حیات کی حفاظت کرتی ہے تاانکہ سبب مانع جسم حرکت زائل ہو جاتا ہے قوت حس و حرکت کی اوسپر فائض ہوتی ہے اور ان دونون کی قبول کا وہ منجمد ہو جاتا ہے اسکا سبب یہی ہے کہ اوسکی قوت حیوانی کی صحت اوسمین موجود ہوتی ہے اور جو مانع اوسمین پیدا ہوتا ہے وہ فقط مانع بالفعل ہوتا ہے۔ عضو میت کا حال ایسا نہین ہے یہ حالیعنی اعضا کی آمادہ کرنیوالی قبول پر قوے نفسانی وغیرہ کی تحلل تغذیہ وغیرہ کی قوت نہین ہے تاکہ جب تک قوت تغذیہ کی باقی ہے عضو بھی زندہ رہے اور جس وقت قوت تغذیہ کی باطل ہو جاے عضو بھی میت ہو جاے اسلیے کہ یہ کلام بعینہ تغذیہ کی قوت مین بھی جاری ہے کہ بیشتر قوت تغذیہ کا فعل بعض اعضا مین باطل ہو جاتا ہے حالانکہ وہ عضو زندہ رہتا ہے اور بیشتر قوت تغذیہ کا فعل باقی رہتا ہے اور عضو میت ہو جاتا ہے۔ اگر قوت منفذ بحیثیت تغذیہ کے تحلل معدہ حس و حرکت کی ہوتی ہے یہ آلیہ نباتات بھی مستعمل ہوتا اور حس و حرکت ارادی کی ہوتی اسلیے کہ قوت منفذہ انمین بھی موجود ہے اور حس و حرکت نہین ہے۔ اب یہی بات باقی رہی کہ معدہ حس و حرکت سواے منفذ ہونے کے کوئی دوسری چیز ہے کہ جو تابع ایک مزاج خاص کی ہے امداد اوسکا نام قوت حیوانی ہے اور یہ امداد قوت ہے جو اوسمین اوسوقت پیدا ہوتی ہے جس وقت پیدائش روح کی لطافت اغلاط سے ہوتی ہے فیلسوف ارسطاطالیس کے نزدیک روح بوجہ قوت حیوانی کے مبدا اول و اصل قبول کرنی کی ہے اور وہ نفس ہے جس سے سب قوتین برانگیختہ ہوتی ہین مگر افعال ان قوتون کے اول امر مین روح سے صادر نہین ہوتے ہین جسطرح نزدیک اطبار کے فعل جمہاس روح نفسانی سے جو دماغ مین ہے اول امر مین صادر نہین ہوتا ہے جب تک اس روح کا نفوذ بطبقہ جلیدیہ یا زبان یا اور مقامات سے بھر جو قوت روح کی ایک قسم تجویف دماغ مین حاصل ہوتی ہے ایسا مزاج قبول کرتی ہے جو صالح ہو اسبات کا کہ قوت احساس ابتدا اسمین موجود ہو اور اوسکا جملہ افعال اسی روح سے صادر ہون۔ اسی طرح جگر اور تجویف کا اپنی خاص قوتون مین یہی حال ہے۔ اور طبیبون کے نزدیک جبتک استحالہ روح کا نزدیک دماغ کی طرف مزاج دوسرے کے نہو جاے اوسکو استعداد قبول اوس نفس کی جو سبب حس و حرکت ہی نہین ہوتی اور اسی طرح جگر مین اگرچہ امتزاج اولی نے افادہ قبول قوت اولی حیوانی کا کیا ہو اور اسطرح ہر عضو کے واسطے ہر قسم اخدان کے نزدیک طبیبون کے ایک نفس جداگانہ ہے کوئی ایک نفس ایسا نہین ہے کہ جس سے یہ سب قوتین صادر ہوتی ہون اور یہ بات ہے کہ نفس ان سب قوتون کا مجموعہ ہو۔ اطبار کا یہ بھی قول ہے کہ اگرچہ امتزاج اولی افادہ قوت اولی حیوانی کا کرے بروقت حدوث روح کی اور بروقت ایک اور قوت کے جو کمال روح کا ہے کرتا ہے مگر یہ قوت تنہا نزدیک طبیبون کے واسطے قبول کرنے روح کی بذریعہ اس قوت کی اور سب قوتون کے قبول کرنیکے واسطے کافی نہین ہے جبتک ان قوی مین ایک مزاج خاص پیدا نہو۔ اطبار یہ بھی کہتے ہین کہ قوت حیوانی جس طرح آمادہ واسطے حیات کے کرتی ہے اسی طرح یہ مبدا حرکت جو بہ لطیف روحی کی طرف اعضا کے ہے اور مبدا بواسطہ حرکت ہین واسطے جذب نسیم کے ہے پھر چونکہ یہ جوہر روحانی نسیم کو جذب کرتا ہے اور اوس سے پاک ہو جاتا ہے بذریعہ اخراج بخار دخانی کے پس یہ لوگ کہتے ہین کہ یہ حرکت جذب اور نفاذ کی بنسبت حیات کے فائدہ افعال کا دیتی ہے اور بہ نسبت افعال نفس اور نبض کے فائدہ خلق کا دیتی ہے اور یہ قوت مشابہ قوت لحمی کے ہے کہ جو افعال اس سے صادر ہوتے ہین بلاارادہ صادر ہوتے ہین اور مشابہ قوت نفسانی کی اس وجہ سے ہے کہ اسکے افعال متفقہ یعنی گوناگون ہوتے ہین اسلیے کہ قبض اور بسط ساتھ ہی کرتا ہے اور یہ دو حرکت متضادہ اس سے [illegible]

نفس سے اوسوقت اس بات کا کہتے ہین کہ جو چیز بدن مین مبدء ہر ایک قوی کا ہے جس سے مبنعث یا بذاتہ حرکات یا افعال مختلفہ صادر ہوتے
اس بنا پر یہ قوت فلاسفہ کے نزدیک قوت نفسانی ٹھہرے گی جیسے وہ قوت طبعی جسکا ہم ذکر کر چکے ہین اونکی اصطلاح مین قوت نفسانی
نام رکھی جاتی ہے لیکن اگر نفس سے یہ معنی مراد نہ لیے جائین تو یہ مراد لین کہ نفس وہ قوت ہے جو مبدء ادراک اور تحریک ہے کہ اوس سے
یہ دونون چیزین کسی قسم کے ادراک سے بذریعہ کسی قسم ارادے کے صادر ہوتی ہین اور طبیعت سے مراد لین جو قوت کہ صادر ہوا اوس سے
ایک فعل احد کے جسم مین بخلاف اس صورت مذکور کے یعنے بدون ادراک اور ارادے کے اسوقت یہ قوت نفسانی نہ ٹھہریگی بلکہ قوت طبعی ہوگی
اور اعلی درجہ پر اوس قوت کے ہوگی جسکا نام اطبا قوت طبعی رکھتے ہین ۔ اور اگر طبیعت سے یہ مراد لین کہ جو شے تصرف کرے اوغذا
مین اور اوسکی تبدیل صورت مین خواہ یہ تصرف واسطے بقاے شخص واحد کے ہو یا واسطے بقاے نوع کے ہو اس فرض طبیعت
اور بھی خاص ہو جائیگی اور جو معنی طبیعت کو ابھی بیان ہو چکے اوس سے یہ الگ ہو جائیگی اور ایک قسم تیسری ہوگی غضب و رجوت
اور مثل اونکے حزن و فرح چونکہ انفعال اسی قوت طبعی کے ہین اگرچہ سبب ان انفعالات کا حس اور وہم اور قواے درالہ ہین لیکن منسوب
سمیرہ قوت کی طرف کیے جاتے ہین اور تحقیق بیان اس قوت کی اور بھی اس بات کا بیان کہ یہ کیفیت سے یا ایک سی زیادہ ہے علم
طبعی مین کہی جاتی ہے جو فلسفہ کا ایک جزو ہے ۔

فصل پانچوین قوای نفسانی مدرکہ کے بیان مین قوت نفسانی بمنزلہ جنس

کے ہے اوسکے ماتحت دو قوتین بمنزلہ دو نوع کے ہین ایک قوت مدرکہ ۔ دوسری قوت محرکہ ۔ پھر قوت مدرکہ بمنزلہ جنس کے دو قوتون
کے واسطے ہے ایک مدرکہ ظاہری ۔ اور ایک مدرکہ باطنی ۔ پھر مدرکہ ظاہری اور وہی قوت حس بھی پانچ قوتون کے واسطے بمنزلہ جنس
ہے ایک قوم کے نزدیک اور آٹھ قوتون کی جنس ہے دوسری قوم کے نزدیک اگر ہم اسکی پانچ ہی قسمین شمار کرین تو اونکی تفصیل
یہ ہے ۔ باصرہ ۔ سامعہ ۔ شامہ ۔ ذائقہ ۔ لامسہ ۔ اور اگر آٹھ قسمین فرض کرین تو اوسکا سبب یہ ہے کہ اگر محققین کی راے
یہ ہے کہ قوے لمس کے بہت سے ہین بلکہ چار قوتون سے زیادہ ہین اور ہر قسم کو ملموسات اربعہ سے ساتھ ایک قوت جداگانہ کے خاص
کرتے ہین لیکن وہ چارون قوتین ایک ہی عضو حساس مین مشترک ہین جیسے ذوق اور لمس دونون زبان مین ہین یا ابصار اور لمس دونون
آنکھ مین ہے اور تحقیق اس مسئلہ کی فیلسوف پر واجب ہے ۔ مدرکہ باطنی یعنی مدرکہ نفسانی وہ بھی بمنزلہ جنس کے پانچ قوتون کے واسطے
ہے پہلی وہ قوت ہے جسے حس مشترک اور خیال کہتے ہین اور یہ قوت واحد ہے نزدیک اطبا کے اور محققین فلاسفہ اسکو دو قوتین جانتے
ہین کہ جس مشترک وہ قوت ہے کہ اوس تک کل محسوسات پہونچتے ہین اور سبکی صورتون سے وہ منفعل ہوتی ہے اور اوسمین سب
جمع ہوتی ہین ۔ اور خیال وہ قوت ہے جو اونکی محافظت بعد اجتماع کرتی ہے اور اونکو بعد غائب ہونے کے حس سے ٹھہراتی ہے اور
جو قوت حس مشترک اور خیال کے فعل کو قبول کرتی ہے وہ حافظہ کے مغایر ہے تحقیق حق کی اس مسئلہ مین بھی حکیم فیلسوف کو واجب
ہے بہرحال ایک ہو خواہ دو ہون مسکن انکا اور مبدء انکے فعل کا بطن مقدم دماغ ہے ۔ اور دوسری وہ قوت ہے جسے
اطبا مفکرہ نام رکھتے ہین اور محققین بھی اوسے متخیلہ کہتے ہین اور کبھی مفکرہ اگر اس قوت کا قوت وہمیہ سے ہم اسم ذکر کرتے
استعمال کرے خواہ یہ قوت بذاتہا اپنے فعل پر قائم ہو اوسوقت اسکا نام متخیلہ ہے اور اگر قوت نطقیہ اسکی طرف منسوب ہو اور اسکو اپنے
اوس کام مین جس سے منتفع ہوتی ہے مصروف کرے اوسوقت اس قوت کو مفکرہ کہتے ہین ۔ اس قوت مین اور پہلی قوت مین یہ فرق
ہے کہ پہلی قوت قابل اور حافظ ہے اون صور محسوسہ کی جو اوس تک پہونچتی ہین اور یہ قوت مفکرہ تصرف کرتی ہے اوس قوت سے

جو حیوانات میں بطور ودیعت کے ہے اور تصرفات اسکی ترکیب اوقتیہ مثل کے موضوع ہیں بس حافظہ کرتی ہے صورتوں کو جس طرح حس سے انکو قوت
متخیلہ بھی ہیں اور کبھی ایسی صورتیں حافظہ کرتا ہے جو حس کے مخالف ہیں جیسے انسان اور تراشا ہوا تصور کرے یا ایک پہاڑ مرمر کا
سونے کا گر خیال میں وہی چیزیں حاضر ہوتی ہیں جو حس سے قبول کر چکی ہے۔ اس قوت مفکرہ کا مسکن بطن اوسط دماغ کا ہے اور یہی قوت
آلہ ہے واسطے اوس قوت کے جو قوت مدرکہ بالرای حقیقت حیوانیہ میں ہوتی ہے اور وہی وہم ہے جس سے حیوان حکم کرتا ہے اسبات پر
کہ یہ مضر یا اوسکا دشمن ہے اور یہ دوست ہے یا جو خبر گیری اوسکی کرتا ہے وہ اوسکا صدیق ہے کہ اوس سے نفرت نہیں کرتا
ہے یہ حکم حیوان کا اوس پر نہیں ہوتا ہے جیسا بذریعہ قوت نطقیہ کے انسان کرتا ہے اور جیسا عداوت اور محبت غیر محسوس کو انسان
پہچانتا ہے اوس طرح حیوان نہیں پہچانتا اسلیے کہ اوس عداوت اور محبت کو حس نہیں دریافت کر سکتی ہے بلکہ ان معانوں کو ایک اور قوت
دریافت کرتی ہے اور اوپر حکم کرتی ہے اور اگرچہ یہ حکم باوراک نطقی حیوان نہیں ہوتا لیکن بالضرور باوراک جزئی ہے اوس چیز کا جو خبر نطقی
ہے انسان بھی کبھی اس قوت کا استعمال اکثر احکام میں کرتا ہے اور اوسوقت قائم مقام حیوان غیر ناطق کے ہو جاتا ہے۔ یہ قوت
خیال سے جدا ہے اسلیے کہ خیال کا تعلق محسوسات سے ہوتا ہے اور یہ قوت محسوسات میں معانی غیر محسوسہ پر حکم کرتی ہے۔ قوت
مفکرہ اور متخیلہ سے بھی یہ قوت جدا ہے اس طرح پر کہ افعال قوت حیوانی کے تابع کوئی حکم نہیں ہوتا ہے اور افعال متفکرہ
یا متخیلہ کے تابع کوئی حکم ہوتا ہے بلکہ ان کے افعال بھی احکام ہیں اور اسکے افعال کی ترکیب سے محسوسات میں اور
اونکا فعل محسوس میں وہی حکم ہے ایسے معنوں میں جو خارج ہے محسوس سے اور جس طرح سے حس حیوان میں صورت محسوسات پر
حاکم ہے اسیطرح وہم اوسی حیوان میں انہیں صورت کو معانی پر حکم کرتا ہے جو ہم نے بیان کیا ہے اور اس لئے ہیں بعض دوں جاز اس قوت کو بھی تخیل نام رکھتے ہیں اور بعضوں نے اختیار کیا ہے اسلیے کہ [illegible] الفاظ میں ہے ملتا جلتا ہے کہ معانی
سمجھ لیجائیں اور اونکے فرق دریافت ہو جائیں۔ اس قوت کو کہنے کا اور اسکی معرفت حاصل کرنے کا طبیب کو بہت محتاج ہے اسلیے کہ عند افعال
اس قوت کی تابع اور قوتوں کے مضار کے ہیں زیادہ سے بہت ہے جیسے خیال اور تخیل اور ذکر ہے کا بیان ہم آگے کریں گے۔ اور طبیب اوسی
قوت میں نظر کرتا ہے کہ اگر اسکے افعال میں کوئی مضرت واقع ہوا ہو اسکا شمار مرض میں کیا جائے پس اگر مضرت کسی قوت متعلقہ
لاحق ہونے مضرت کے کسی فعل کی قوت سے فعل میں پیدا ہوا اور اس مضرت کے تابع کوئی سوء مزاج یا فساد ترکیب کسی عضو
میں موجائے طبیب کو یہی بات کافی ہے کہ دیکھ اس ضرر کو پہچانے کہ آیا سبب سوء مزاج یا فساد اسی عضو کے یہ ضرر پیدا ہوا ہے
تاکہ اوسکا تدارک بذریعہ علاج کے کرے اور اوس سے محفوظ رہے اور طبیب پر یہ بات لازم نہیں ہے کہ حال اوس قوت کا پہچانے کہ
جسکے ذریعہ سے یہ ضرر پیدا ہوا ہے جسوقت۔ پہچان لے حال اوس قوت کا کہ جسکے بغیر واسطہ یہ ضرر لاحق ہوتا ہے۔ **تیسری قوت**
بحسب قول اطبا جو عند التحقیق پانچ میں یا چھ تھے ہے اور وہی قوت حافظہ اور متذکرہ ہے اور یہ قوت خزانہ ہے اوس چیز کی جو وہم نے
معانی محسوسات سے۔ مدلک صورت محسوسہ کے پہنچتی ہے جس طرح خیال خزانہ اوس چیز کا ہے جو حس تک صور محسوسہ سے پہنچتی ہے
اور مقام اس قوت کا البطن مؤخر البطون دماغ سے ہے۔ اس مقام پر ایک تحقیق فلسفی اس بات میں ہے کہ آیا یہ قوت حافظہ اور متذکرہ کہ جو ذکر
پہنچاتی ہے اور جس چیز کو جو نائب ہو حواس ظاہرہ سے مخزونات وجمیعہ میں سے ایک قوت ہے یا دو قوتیں مگر طبیب کو اسکی تحقیق کچھ ضرور نہیں ہے
اسلیے کہ جو آفات انمیں ہے کسی ایک کو عارض ہوتی ہیں وہ ایک سی ہوتی ہیں اور یہ وہی آفتیں ہیں جو البطن مؤخر دماغ کو عارض ہوتی ہیں

خواہ جنس مزاج سے ہون خواہ جنس ترکیب سے۔ نفس کی جو قوت بیان سے ابھی باقی ہے وہ قوت ناطقہ انسانی ہے اور جسوقت نظر اور بحث طبیب کی قوت وہمیہ سے ساقط ہو گئی بنظر اوس علت کے جو بیمار اور بیان کی تو قوت ناطقہ انسانی کی بحث اس علم سے بہت بعید ہے بلکہ طبیبون کی بحث تین ہی قوتون کے افعال مین مقصور ہے فقط **فصل چھٹی قوای نفسانی محرکہ کے بیان مین** قوای محرکہ یہ ہین کہ اوتار مین تشنج اور ارخاے پیدا کرین۔ پس حرکت دین انہین اوتار سے اعضا اور مفاصل کو اس طرح سے کہ یہ قوت ان مفاصل مین قبض اور بسط پیدا کرے اور منفذان قوتون کا اوس عصب مین ہے جو متصل عضلہ کے ہے اور یہ قوت فاعلی جنس ہے اسکی تقسیم باعتبار انواع کی بحسب تقسیم مبادی حرکات کے ہوتی ہے پس ہر عضلہ مین ایک طبیعت جداگانہ ہے کہ وہ تابع حکم وہم کے ہے جو بسبب اجماع اور باتفاق قصد کرنے **عضلات کا حرکات پر ہے فصل اخیر افعال کے بیان مین** افعال مفردہ کچھ ایسے ہین کہ قوت واحدہ سے تمام ہوتے ہین جیسے فعل ہضم کا اور جنس افعال کا دو قوتون سے تمام ہوتا ہے جیسے خواہش طعام کہ وہ قوت جاذبہ طبیعہ اور قوت حساسہ جو فم معدہ مین ہے ان دونون سے مل کر تمام ہوتی ہے جاذبہ کی تحریک لیف درا مین ہوتی ہے جو متناضی جذب اور جوسنے اون رطوبات کی ہے جو اوسمین موجود ہین رطوبات مین۔ اور قوت حساسہ سے اس انفعال کا حس پیدا ہوتا ہے اور لذع سودا کا بھی حس ہوتا ہے جو واسطے آگاہ کرنے اس شہوت کے طعال سے فم معدے پر گرتا ہے جسکا حال اوپر بیان ہو چکا اس فعل کا دو قوتون سے تمام ہونا اسوجہ سے ہے کہ اگر قوت حساسہ مین کوئی آفت عارض ہو جاے وہ شے جسکا نام جوع اور شہوت کلبیہ ہے باطل ہو جاے پس اشتہاے طعام نہ ہیگی اگرچہ بدن اوسکا محتاج ہو۔ اسی طرح قوت ازدراد یعنے لقمہ اوتارنے کی بھی دو قوتون سے تمام ہوتی ہے ایک جاذبہ طبعی اور دوسری دافعہ ارادی اول کا فعل اوس لیف درا سے تمام ہوتا ہے جو فم معدہ اور مری مین ہے اور جسکا فعل لیف سے عضل ازدراد کے تمام ہوتا ہے اگر ایک ان دو قوتون سے باطل ہو جاے ازدراد مین دشواری ہوگی بلکہ اوسوقت کہ اگرچہ کوئی قوت باطل نہوئی ہو مگر یہ قوت ابھی اپنے فعل پر بخوبی بھی نہین ہوئی ہو جب بھی ازدراد دشوار ہوتا ہے۔ کیا تو نہین دیکھتا ہے کہ شہرت جسوقت نہین ہوتی ہے ہمپر اوس لقمہ کا اوتارنا دشوار ہوتا ہے جو غذاے مرغوب ہے بلکہ اگر ہم کو کسی چیز کے کھانے سے نفرت ہو اور پھر اوسکا لقمہ اوتارا جاے چونکہ قوت جاذبہ شہوانی اوس سے متنفر ہوگی دافعہ ارادیہ پر اوسکا اوتارنا بہت دشوار ہوگا۔ اور نہ جانا غذا کا بھی دو قوتون سے تمام ہوتا ہے ایک قوت دافعہ اوس عضو کی جہان سے غذا جدا ہو دوسری قوت جاذبہ اوس عضو کی جو غذا مستوفیہ ہوتی ہے۔ اسی طرح اخراج فضل مخرجین بھی دو قوتون سے تمام ہوتا ہے۔ کبھی ایک فعل کا مبدء دو قوتین نفسانی اور طبعی ہوتی ہین اور کبھی سبب اوسکا قوت اور کیفیت ہوتی ہے جیسے تبرید کہ مانع ہے مواد کی پس وہ اعانت دافعہ کی کرتی ہے مقاومت پر اوس خلط کے جو عضو پر گرتی ہے اور اوس کے منع کرنے مین دفعۃً اس وجہ خاص مین اور کیفیت باردہ ان دونون کو منع کرتی ہے بالذات یعنی جوہر خلط منصب کی تغلیظ کرتی ہے اور مسام مین تنگی پیدا کرتی ہے اور تیسری ایک اور چیز اس کیفیت سے بالعرض پیدا ہوتی ہے کہ بجھنا حرارت جاذبہ ہواو کا ہے۔ اور کیفیت حارہ ان وجوہ مین مقابل کیفیت باردہ کے ہے۔ کیفیت حارہ اور اضطرار خلای پہلے شے لطیف کو جذب کرتی ہے بعد اوسکے شے کثیف کو۔ اور قوت جاذبہ طبیعیہ جو اوسکی طبیعت کے مناسب ہوتی ہے اوسکو جذب کرتی ہے کبھی وہ شے مناسب کثیف ہوتا ہے تو اوسی پر اوسکا جذب تمام ہوتا ہے۔ تمام ہوا پہلا فن کتاب اول کتب قانون سے جو طب مین ہے

فن دوسرا بیان مین اصناف امراض اور اسباب اور اعراض کلیہ کے اور اسمین تین تعلیم ہین تعلیم پہلی امراض مین تعلیم دوسری اسباب مین تعلیم تیسری اعراض مین تعلیم پہلی مین آٹھ فصلین ہین فصل پہلی

تعریف مین سبب اور مرض اور عرض کے لفظ سبب کا کتب طب مین جب مذکور ہوتا ہے اوس سے مراد یہ ہوتی ہے کہ جو چیز پہلے موجود ہو اور اوسکے موجود ہونے سے کسی حالت کا حالات بدن انسان سے موجود ہونا یا کسی حالت پر بدن انسان کا ثابت رہنا واجب ہو جاے۔ اور مرض کے یہ معنی ہین کہ مرض ایک ہیات غیر طبعی ہے بدن مین انسان کے جسکی جہت سے بالذات کوئی آفت کسی فعل مین واجب ہو وجوب اولی کرکے اور یہ بات یا مزاج غیر طبعی سے پیدا ہوتی ہے یا ترکیب غیر طبعی سے عارض ہوتی ہے۔ اور عرض وہ چیز ہے جو اس ہیات غیر طبعی کا تابع ہو اور وہ تابع بھی غیر طبعی ہو اوسکا غیر طبعی ہونا خواہ بالکل طبیعت کو احداث کی وجہ سے ہو جس طرح سے تپ اور درد کا پیدا ہونا الم غیر طبعی ہے یا طبیعت کا ضد ہو جیسے رخسارہ کا زیادہ سرخ ہونا ذات الریہ مین **امثلہ** سبب کی مثال جیسے عفونت مرض کی مثال جیسے ہیضہ عرض کی مثال جیسے تپ یرقان اور درد سر ہونا **ایضاً** مثال سبب کی بھر جانا مادہ کا اون اور ظروف مین جو آنکھہ تک تری ہین مثال مرض کی اسی مادہ سے طبقہ عنبیہ مین سدے کا پڑ جانا اور یہ مرض آلی ترکیبی ہے یعنی مرض مرکب عضو مرکب مین پیدا ہوتا ہے مثال عرض کی بصارت کا جاتا رہنا **ایضاً** سبب کی مثال نزلہ حادہ مرض کی مثال اوسی نزلہ سے ریہ مین ورم پڑ جانا۔ عرض کی مثال اسی مرض مین دونون رخسارون کا سرخ ہو جانا اور ناخونون کا گول اور منقوس ہو جانا۔ عرض کبھی بذات خود عرض نام رکھا جاتا ہے اور کبھی باعتبار معروض لہ کے یعنے جسے وہ عارض ہوتا ہے اور اسی عرض کو دلیل بھی کہتے ہین اس اعتبار سے کہ طبیب اسکی متابعت کرتا ہے اور اسکے ذریعہ سے شناخت مرض کی حاصل کرتا ہے۔ کبھی ایک مرض سبب دوسرے مرض کا ہوتا ہے جیسے قولنج سبب واسطے غشی اور فالج اور صرع کے ہوتا ہے بلکہ کبھی عرض سبب واسطے مرض کے ہوتا ہے جیسے درد شدید قولنج مین سبب غشی کا ہوتا ہے اور درد شدید سے ورم عارض ہوتا ہے اسلیے کہ مقام درد مین انصباب مواد ہوتے ہوتے ورم پیدا ہوتا ہے۔ اور کبھی عرض بذات خود مرض ہو جاتا ہے جیسے درد سر جو تپ مین عارض ہو جاتا ہے بشرطیکہ اوسکو استقرار اور استحکام ہو جاتا ہے تو اوسکا زوال پر بھی باقی رہکر خود مرض ہو جاتا ہے۔ کبھی ایک ہی چیز بالقیاس اپنی ذات کے اور بنظر ایک چیز کے اوس سے بیشتر تھی اور بالقیاس ایک چیز کے جو اوسکے بعد ہوتی سبب اور مرض اور عرض ہوتی ہے جیسے حاصل کہ مین ہے بسبب قرحہ ریہ کے اور مرض ہے اور بسبب واسطے ضعف معدی کے مثلاً اور جیسے درد سر جو تپ بلغمی مین پیدا ہوا اور پھر اس درد کو اتنا استحکام ہو جاے کہ وہ عرض سے بذات خود مرض ہے بذات خود اور کبھی سرسام اسکی جہت سے پیدا ہو جاتا ہے تو یہ سبب سرسام کا ہوتا ہے۔ اسی طرح سے دوران سبب مرض اور عرض کا ہوا کرتا ہے۔

فصل دوسری مین اقسام احوال بدن اور اجناس امراض کا بیان بدن انسان کے جالینوس کے نزدیک تین ہین صحت وہ ایک ہیات ہے کہ اوسکی جہت سے بدن انسان اپنے مزاج اور ترکیب مین ایسا ہوتا ہے کہ اسسے افعال اوس سے صحیح اور سلیم صادر ہوتے ہین۔ مرض وہ ایک ہیات ہے جو اس مین ایسی ہے جو حالت صحت کی ضد ہے یعنے اوسمین تمام افعال صحیح اور سلیم صادر نہین ہوتے۔ حالت ثالثہ کہ نہ صحت ہے اور نہ مرض ہے یا اس جہت سے کہ اوس حالت مین بذات خود نہ صحت اور نہایت درجہ کی صحت اور نہایت درجہ کا مرض نہین ہوتا جیسے ابدان شیوخ یا وہ لوگ جو بعد مرض کے نقیہ ہو جائین خواہ بدن لڑکون کے یا حالت ثالثہ اس جہت سے ہو کہ صحت اور مرض دونون ایک ہی وقت اوس بدن مین پائی جائین خواہ ایک ہی جسم کے دو عضو مین یا ایک ہی عضو مین مگر دو جنس بعید مین مثلاً صحیح المزاج ہو اور مریض المترکیب ہو یا ایک ہی عضو مین دو جنس قریب مین اجتماع صحت و مرض ہو مثلاً شکل مین صحیح ہو اور وضع صحیح نہو یا دو کیفیت منفعلہ مین تو صحت ہو اور دو کیفیت فاعلہ مین صحت نہو یا دو قوت

مین تعاقب صحت اور مرض کا ہوا کرے مثلاً جاڑونمین صحیح ہو اور گرمیون مین مریض ہوجاوے۔ امراض بعض بھی ہوتے ہین اور مرکب بھی
مرض مفردہ وہ ہے کہ نوع واحد انواع مرض مزاج سے ہو یا نوع واحد انواع غیب سے ہو جیسے ہم آگے ذکر کرینگے اور مرض مرکب وہ ہے
جسمین دو قسمین خواہ زیادہ دو قسمونسے جنس ہو کر مرض واحد پیدا ہوجاوے پہلے ہم امراض مفردہ کو بیان کرتے ہین اور کہتے ہین کہ امراض مفردہ کی تین
قسمین ہین **پہلی قسم** وہ ہے جو منبز اجنس کے ہے اول امراض کے واسطے جو اعضاے متشابہ الاجزا کی طرف منسوب ہین یہ وہ اعضا ہین
جنکے جزو اور کل کا نام ایک ہی ہے جیسے گوشت ہڈی رگ وغیرہ اور بھی امراض اصناف سوء مزاج ہین انکی نسبت اعضاے متشابہ الاجزا
کی طرف اسواسطے ہوئی کہ پہلے یہ بالذات انہین اعضا کو عارض ہوتے ہین اور انکی وجہ سے اعضاے مرکبہ کو عارض ہوتے ہین اسلیئے کہ
جب انکا وجود ہو اور حاصل تصور کرین تو جس عضو مین اعضاے متشابہ سے چاہین حاصل کا تصور کرلین ہو بعینہ امراض مرکبہ مین
ممکن نہین ہوتی۔ **دوسری قسم** جنس ہے اون امراض کی جو اعضاے آلیہ یعنے اعضاے مرکبہ کیطرف منسوب ہین اور یہ امراض
ترکیب ہین جو اون اعضا مین واقع ہوتے ہین جو اعضاے متشابہ الاجزا سے مرکب ہین اور یہ اعضا آلات ہین واسطے افعال بدنی کے
تیسری قسم امراض مشترکہ اجزا اور بھی اعضاے آلیہ کو ہمیشہ ثابت کہ وہ اعضاے آلیہ مین عارض ہوتے
ہین اسطرح سے نہین کہ اونکا عارض ہونا اعضاے آلیہ کو تابع عرض اعضاے متشابہ الاجزا سے ہو اور اسی قسم کا نام تفرق اتصال
اور انحلال فرد ہے اسلیئے کہ تفرق اتصال کبھی عضو کو عارض ہوتا ہے بدون اسبات کے کہ جن اعضاے متشابہ الاجزا سے وہ عضو مرکب ہے اوس سے عارض ہوا ہو اور کبھی پھٹا اور پھٹا ہوا ہو اور گوشت کو تنہا جدا گانہ عارض ہوتا ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ امراض کی تین
قسمین ہین **ایک قسم** تابع سوء مزاج کو ہوتی ہے **دوسری قسم** تابع سوء ہیات ترکیب کو ہوتی ہے **تیسری قسم**
تابع تفرق اتصال کو ہوتی ہے۔ اور جو مرض تابع ان تین مین سے کسی ایک کا ہو اور اوسی سے پیدا ہوا ہو اوسکی نسبت اوسی کی طرف
ہوتی ہے۔ امراض مزاج کی سولہ قسمین مشہور ہین جنکا ہم اوپر ذکر کرچکے **فصل پہلی** تعلیم ثالث فن اول مین **فصل تیسری**
امراض ترکیب کا بیان ہین امراض ترکیب کی بھی چار قسمین ہین۔ امراض خلقت۔ امراض مقدار۔ امراض عدد۔
امراض وضع۔ امراض خلقت وہ امراض ہین جو رحم مادر مین متصور ہے **پہلی قسم** امراض شکل یعنے شکل اپنی مجرے طبعی سے متغیر ہوگیا ہو مثل
مین کوئی آفت پیدا ہوجاوے مثلاً سیدھی چیز ٹیڑھی ہوجاوے یا ٹیڑھی سیدھی ہوجاوے یا مستدیر مربع ہوجاوے خواہ مربع مستدیر ہوجاوے اسی قسم سے تسطح
اوس سے نکلے ہوئے دونون برابرون مین سے ایک کم ہوجاوے یا دونون ہموار ہون اور ایک کول ہو یا لمبا یا مربع ہو
اوس سے نکلی قسم کا ضرر عارض ہو اور زیادہ کول ہونا معدہ کا اور پتلا ہونا پتلی کا **دوسری قسم** امراض مجاری کی اور یہ امراض تین
طرح پر ہوتے ہین یا تو مجاری مین اتساع یعنے پھیلاؤ پیدا ہوجاوے جیسے اتساع العین جو روح نبض کی پھیل جانے سے پیدا ہوتا ہے یا مثل
جو آنکھون مین سرخ دورے خون یا رطوبت سے بھرے ہوئے پیدا ہوتے ہین یا دوالی جو پانی کی رگون کے مونہہ پھیل جانے سے
پیدا ہوتے ہین اور یا مجاری مین تنگی پیدا ہو جیسے تضیق العین یا تنگ ہونا منافذ نفس اور مری کا یا مجاری بند ہوجائین جیسے بند ہونا
عنبیہ کا یا عروق جگر کا **تیسری قسم** مرض خلقت کو امراض اوعیہ اور تجاویف ہین اور اوسکی چار قسمین ہین۔ یا اوعیہ اور تجاویف
بڑھ جائین اور وسیع ہوجائین جیسے کیسہ انثیین وسیع ہوجاتے ہین۔ یا چھوٹے ہوکر تنگ ہوجائین جیسے ضیق المعدہ یا تنگی بطون دماغ
کی یہ قسم ہے۔ یا بند ہوکر بند ہوجائین جیسے بطون دماغ کے بروقت سکتہ کے بند ہوجاتے ہین۔ یا اوعیہ استفراغ اور خلو

پیدا ہو جیسے خالی ہونا تجاویف قلب کا خون سے بروقت شادی مرگ کے یا بروقت زیادہ لذت پانے سے کہ جس سے ہلاکت واقع ہوتی ہے **چوتھی قسم** امراض خلقت کی امراض صفائح یعنے جلد ظاہری اعضا مین ایسی طرح پر کہ چکنی ہو جائے وہ چیز جسکا خشن یا درشت ہونا چاہیے جیسے معدہ اور امعا مین یا خشن ہو جائے وہ چیز جسکا چکنا ہونا چاہیے جیسے قصبۂ ریہ جسوقت ایسمین خشونت آجاے ۔ امراض مقدار کی دو قسمین ہین **قسم پہلی** زیادتی مقدار کی جیسے دار الفیل یا عظم قضیب جسکا فرنسیوس نام ہے یا جیسے پاون کو لیتوا جس عارض ہو یہ وہ مرض ہے کہ پاؤن کے کل اعضا اتنے بڑے ہو جائین کہ حرکت سے عاجز ہو جاے **قسم دوسری** نقصان مقدار کے جیسے زبان کا پتلا ہونا اور حدقۂ چشم کا چھوٹا ہونا یا اعضا مین ذبول کا پیدا ہونا ۔ امراض زیادتی عدد کی ہوا ور یہ زیادتی یا طبعی ہو جیسے ایک دانت کا بتیس سے زیادہ ہونا یا انگلی کا زیادہ ہونا یا زیادتی غیر طبعی ہو جیسے ضلع یعنے گنجہ سر یا حصاۃ یعنے پتھری خواہ از قسم نقصان عدد ہو یہ نقصان از روی طبیعت کے ہو جس طرح کسی شخص کی خلقت مین ایک انگلی کم ہو جاے یا طبیعت مین نقصان ہو جیسے کسی کی انگلی کٹ جانے **قسم تیسری** امراض وضع کے ۔ چونکہ وضع جالینوس کے نزدیک مقتضی امکان کی ہے اور مشارکت کو بھی چاہتی ہے پس امراض وضع کے چار ہین نکلجانا عضو کا اپنے مفصل سے ۔ یا زائل ہو جانا عضو کا اپنے مفصل سے بدون انخلاع یعنے الگ ہو جانیکے جیسے اوس نفق مین جو آنت اوترنے سے پیدا ہوتا ہے ۔ یا حرکت عضو کی مفصل مین خلاف مجراے طبعی اور ارادی کی مثل رعشہ کے ۔ یا ٹھہر جانا عضو کا اپنے مقام مین کہ اوس جگہ سے حرکت نکر سکے جیسے بروقت متحجر اور سخت ہو جانے مفاصل کے نقرس مین یہ بات پیدا ہوتی ہے **قسم چوتھی** امراض مشارکت کی ۔ مرض مشارکت شامل ہے ہر ایک حالت کو جو کسی عضو کیواسطے بقیاس طرف عضو قریب کے قرب اور بعد سے خلاف مجراے طبعی کے پیدا ہوا سکی دو قسمین ہین **پہلی قسم** یہ ہے کہ اوس عضو کی حرکت طرف عضو قریب کے یا عضو قریب سے کسی اور طرف ممتنع ہو **دوسری قسم** ان دونون حرکتون کا دشوار ہونا بامکان کے واسطے اوسی عضو کے مثلاً پہلی قسم مین یہ بات پیدا ہو کہ ایک انگلی اپنے قریب کی انگلی کی طرف حرکت نکر سکے خواہ اگر قریب پہونچ گئی ہو تو اوسکے قرب کو چھوڑ سکے ۔ اور دوسری قسم کی مثال یہ ہے کہ یہ دونون باتین دشوار ہون مثل استرخاء جفن اور استرخاء مفاصل کے فالج مین یا دشوار ہونا بسط کف دست کا اور کھلنا پاک کا

فصل چوتھی امراض تفرق اتصال کے بیان مین

امراض تفرق الاتصال کے کبھی جلد مین عارض ہوتے ہین اونکا نام خدش اور سیج رکھا گیا ہے اور کبھی گوشت مین عارض ہوتے ہین خواہ اوس چیز مین جسکے گوشت بنجانے کا زمانہ قریب ہوا سکو جراحت کہتے ہین اور جس زخم مین قیح یعنے پیپ پیدا ہوا سکو قرحہ کہتے ہین اور اسمین قیح پیدا ہوتا ہے اسلیے کہ فضول اسکی طرف دفع ہوتے ہین اس سبب سے کہ اسمین ضعف پیدا ہوتا ہے اور اپنی غذا کے استعمال اور ہضم سے عاجز ہوتا ہے اسی جہت سے طرف قضاء کے متحیل ہو جاتا ہے ۔ کبھی جراحت اور قرحہ اوس تفرق الاتصال کو کہتے ہین جو چیز لحم مین عارض ہو ۔ اور کبھی استخوان مین واقع ہوتا ہے اگر اوسکے دو ٹکڑے یا چند ٹکڑے بڑے بڑے کردے اوسکو کاسر اور مفتت کہتے ہین ۔ اور باطول مین ہڈی کے تفرق الاتصال واقع ہو اوسکو صدع کہتے ہین ۔ کبھی یہ تفرق الاتصال تینون قسم کا عرض مین واقع ہوتا ہے ۔ اور کبھی ثخن مین واقع ہوتا ہے پھر اگر عرض مین واقع ہو اوسکو شق کہتے ہین اور اگر طول مین ہو اور عدد مین شگاف کی کثرت نہو اوسکو شق کہتے ہین اور اگر عدد مین کثرت ہو اوسکو شدخ کہتے ہین ۔ کبھی اجزاے عضل مین بھی تفرق الاتصال ہوتا ہے اگر کہ اوسے پہ فصل کے موبار ہے کہ اوسکے عصب مین ہو یا وتر مین اوسکو ہتک کہتے ہین اور اگر عرض مین عضل کے ہو اوسکو خرق کہتے ہین اور اگر طول مین واقع ہو اور عدد مین کم ہو اور غور اینچ عمق مین زیادہ ہو اوسکو فدغ کہتے ہین اور اگر اجزا مین سے بعضا جزا کا ہو جاے اور خوب غائر ہو اوسکو قسم کہتے ہین اور کبھی فدغ اور قسم نہیو بلا فرق ہر ایک تفرق الاتصال وسط عضل کو کہتے ہین اسطرح

کیون نہو۔ اگر تفرق اتصال شرائین اور اورذہ مین ہو اوسکو انفجار کہتے ہین پھر اگر عرض مین ان رگون کی ہو اوسکو قطع اور فصل کہتے ہین۔ اور اگر طول مین نفوذ کرے اوسے صدع کہتے ہین۔ اور اگر یہ تفرق اتصال اس طرح پر ہو کہ اونکے مونہہ کھلجائین اوسے ثبق کہتے ہین۔ اور اگر شرائین مین اسطرحکا تفرق اتصال ہو کہ پھر وہ ملتحم نہو سکے اور خون اونسے ہمیشہ جاری رہیگا اوس مقام تک جو اسکو گھیرے ہے تا انیکہ وہ جگہہ خون سے پر ہو جائیگی اور بعد بھر جانیکے یہ خون پلٹ کر پھیپھڑے مین آئیگا اسکا نام ام الدم ہے۔ اور ایک قسم ام الدم ہر ایک شگاف شریانی کو کہتے ہین **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ ہر ایک عضو انحلال فرد اور تفرق اتصال کا متحمل نہین ہے مثلاً قلب کہ اگر اسمین تفرق اتصال ہو سانہی مرت واقع ہوتی ہے۔ اگر تفرق جہلی خواہ پردون مین واقع ہو اوسکو فتق کہتے ہین۔ اگر دو جزو مین عضو مرکب کے اسی طرح پر تفرق اتصال واقع ہو کہ ایک دوسرے سے جدا ہو جائے بدون اس بات کے کہ عضو متشابہ الاجزا مین کوئی آفت پہونچے اوسکو انفصال اور خلع کہتے ہین اور اگر ہڈی مین ہو اور اپنی جگہہ سے زائل ہو جاوے اوسکو فک کہتے ہین۔ اور کبھی تفرق اتصال مجاری مین ہوتا ہے اور اونمین وسعت پیدا ہو جاتی ہے اور کبھی غیر مجاری مین ہوتا ہے کہ نئے مجاری پیدا ہو جاتے ہین۔ زوال اتصال اور حدوث تقرح وغیرہ اگر کسی جید المزاج عضو مین ہو جاوے سلاح پذیر ہوتا ہے اور اگر ردی المزاج مین ہو ایک مانہ تک اصلاح مین عاصی رہتا ہے خصوصاً ایسے ابدان مین جنمین استسقا یا سوء تغذیہ خواہ جذام عارض ہو۔ **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ فصل صیف مین جو قوی قوی ہین اونکے زمانہ مین طول ہو جائے مرض آگاہین پڑ جاتے ہین پس کتاب ہذا تفصیل جزئیات امراض تفرق اتصال کی پوری انجاب آیندہ مین جہان امراض جزئیہ کا ذکر ہے پائیگا **فصل پانچوین امراض مرکبہ کے بیان مین** امراض مرکبہ مین بھی ہم ایک قول کلی کہتے ہین۔ امراض مرکبہ سے ہماری یہ مراد نہین ہے کہ چند امراض بالفعل مجتمع ہو جائین بلکہ یہ مراد ہے کہ چند امراض ایسے مجتمع ہون کہ اونکے اجتماع سے مرض واحد پیدا ہو جائے اسکی مثال ہے ورم اور ثور جو دو قسم ورم ہین۔ ثور چھوٹے چھوٹے ورم ہین جیسے ورم بڑے بڑے ثور ہین۔ ورم ایسا مرض ہے کہ جسمین امراض کو کل اجناس پائے جاتے ہین مرض مزاج اسواسطے پایا جاتا ہے کہ ایسا کوئی ورم نہین ہے کہ بدون سوء مزاج مع مادہ کے پیدا ہو۔ مرض ہیئات و ترکیب بھی ورم مین ہوتا ہے اسلیے کہ ایسا کوئی ورم نہین ہے کہ جسکی بہت سے آفت شکل اور مقدار عضو مین پیدا نہو۔ کبھی ورم کے سانہ امراض وضع بھی پائے جاتے ہین۔ اور مرض مشارکت بھی ہوتا ہے بہت تفرق اتصال کے اسلیے کہ بیشک ورم مین تفرق اتصال پیدا ہوتا ہے بہت گرنے مواد فضول کے عضو متورم پر اور ٹھہر جانے اوسکے مواد کے اوسکے اجزا مین اس طرح پر کہ بعض اجزا کو نبض سے جدائی ہو جاتی ہے تب اوس مواد کے ٹھہرنے کی جگہہ ہوتی ہے۔ ورم نرم اعضا کو عارض ہوتا ہے اور کبھی استخوان مین۔ مشابہ ورم کے ایک چیز پیدا ہوتی ہے کہ اسکا حجم غلیظ ہو کر رطوبت بڑہ جاتی ہے۔ کچھ عجب نہین ہے کہ جو چیز زیادتی کو بوجہ غذائے قبول کرے مثل ہڈی کو دی چیز بہت فضول کو بھی زیادتی قبول کرے جسوقت کہ اوسمین زیادتی خارج سے نفوذ کرے یا اوسمین پیدا ہو۔ جس ورم کا کوئی سبب خارجی نہو اور اوسکا سبب بدنی انتقال ایک مادہ کا کسی عضو سے اوسکے ماتحت کی طرف کرے اوسکو نزلہ کہتے ہین۔ کبھی وہ سبب مادی جس سے اورام اور ثور پیدا ہوتی ہین ایسے اخلاط کے اندر دبا ہوا ہوتا ہے جنکی کیفیت سے ایذا نہین ہوتی ہے بہ جسوقت اون اخلاط سے جدا اخلاط الگ ہو جاتے ہین وہ اخلاط ردی خالص ہو کر جدا ہو جاتے ہین اور انکی جدائی کے چند طریقہ ہین جیسے انقراع طبیعی کہ عورتونکو دودہ پلاتے وقت مادہ صالح طرف لبن کے مستحیل ہوتا ہے اور مادہ فاسد الگ باقی رہجاتا ہے خواہ استفراغ غیر طبعی ہو جیسے کسی جراحت کو یہ بات عارض ہو کہ خون صالح اوس سے بہا کرے اور اخلاط ردی جداگانہ باقی رہینگے جب یہ اخلاط ردی الگ باقی

رہتے ہین چونکہ طبیعت کو اونسے ایذا ہوتی ہے انکو کسی طرف دفع کرتی ہے کبھی طریقہ دفع کا یہ ہوتا ہے کہ مواد فاسدہ بطرف جلد کے دفع کرتی ہے اوسوقت اورام پیدا ہوتے ہین ساور کبھی مختلف قسم کے فضول دفع ہوتے ہین ورم کے پیدا ہونیکے لائق تو یہی فضول ہین جو اپنے اسباب سے پیدا ہوئے اور اونسے ورم حادث ہوا ونکی چھ قسم ہین ۔ خلط اربعہ ۔ اور مائیت ۔ اور ریح ۔ ورم گرم بھی ہوتا ہے اور گرم نہین بھی ہوتا ہے ۔ یہ گمان کرنا لائق نہین ہے کہ ورم گرم سوای خون اور صفرا کے اور خلط سے پیدا نہین ہوتا ہے بلکہ جس خلط مین حرارت بوجہ عفونت ۔ کے عارض ہو خواہ جوہر اوس خلط کا گرم ہو یا نہو ورم حار اوس سے پیدا ہوسکتا ہے ۔ اگرچہ ان اجناس کا ورم بھی بحسب تقسیم انواع ہر ایک مادہ کے منقسم ہوسکتا ہے مگر یہ تقسیم اورام کی نوعی تقسیم کے لائق ہے ۔ صنفی تقسیم مین عادت طبیبون کی اس طرح پر جاری ہوئی ہے کہ محض دموی ورم کو فلغمونی اور صفراوی محض کو حمرہ اور ان دونون سے مرکب کا مرکب نام رکھتے ہین مگر مرکب مین خلط غالب کو مقدم کرکے غیر غالب کو اوسکے پیچھے ذکر کرتے ہین کبھی فلغمونی حمرہ کہتے ہین اور کبھی محمرہ فلغمونی ۔ جسوقت ورم کیچا ہوجاتا ہے اوسکو خراج کہتے ہین اور جسوقت خراج نرم گوشت خواہ مغابن یعنی بن ران یا غیر مغابن یعنی گوشت بن کام خواہ پس گوش یا زیر بغل عارض ہو اور اوس جنس فاسد سے ہو جسکو ہم امراض جزیہ مین ذکر کرینگے ایسے اورام کا نام طاعون رکھا گیا ہے ۔ اورام حارہ مین ابتدا مین خلط دفع ہوتی ہے اور حجم ظاہر ہوتا جاتا ہے پھر زمانہ تزید مین حجم مین بھی زیادتی پیدا ہوتی ہے اور تمدد بھی عارض ہوتا ہے پھر زمانہ وقوف مین ایک مقدار معین پر حجم ٹھہر جاتا ہے اوسکے بعد انحطاط شروع ہوتا ہے پھر نضج ہوکر یا متحلل ہوجاتا ہے یا ریم پڑتی ہے انجام کار اس ورم کا یا تحلل ہوتا ہے یا ریم کیچا ہوجاتی ہے یا بطرف صلابت اور سختی کے تحویل ہوجاتا ہے ۔ جو اورام گرم نہین ہین یا مادہ سوداوی سے پیدا ہوتے ہین یا بلغمی یا مائی یا ریحی سے حادث ہوتے ہین ۔ مادہ سوداوی سے تین قسم کے ورم پیدا ہوجاتی ہین صلابت اور سرطان ۔ یہ دونون اکثر فصل خریف مین ہوتے ہین ۔ اور جمیع اجناس غدد کے جیسے خنازیر اور سلع پیدا ہوتا ہے ۔ اجناس غدد اور صلابت اور سرطان مین یہ فرق ہے کہ اقسام غدد جس عضو کو گھیرے ہوتے ہین اوس سے الگ ہوتے ہین جیسے محض غدد یا اون مقامات کے ظاہر مین پھیلے ہوئے ہوتے ہین جیسے خنازیر ۔ اور وہ دو قسمین یعنے صلابت اور سرطان جس عضو مین ہوتے ہین اوسکے جوہر مین داخل ہوتی ہین سرطان اور صلابت مین یہ فرق ہے کہ صلابت ورم ساکن ہے اسمین حدت اور تیزی نہین ہوتی جس کو باطل کردیتی ہے یا جسمین فتور برپا کرتی ہے اور اس ورم مین درد نہین ہوتا ۔ اور سرطان ورم متحرک ہے کہ روز بروز بڑہتا جاتا ہے اور ایذا بہت ہوتی ہے اوسکی جڑین اعضا مین پیدا ہوتے ہین جس کا باطل ہونا اس ورم مین کچھ ضرور نہین ہوتا مگر کہ مدت دراز ہوجاے اوسوقت یہ ورم جس عضو مین ہوتا ہے اوسکی موت پیدا ہوتی ہے اور جس اوسکی باطل کردیتا ہے ۔ کچھ بعید نہین ہے کہ فصل ممیز درمیان صلابت اور سرطان کے عوارض لازمہ یعنے خاصہ کے وزیعہ سے ہو فصول جوہری ممیز نہون ۔ اور اورام صلب سوداوی کی ابتدا سختی کے ساتھ ہوتی ہے اور کبھی بطرف صلابت کے منتقل ہوتی ہین خصوصاً اگر سوداے دموی ہو اور سوداے بلغمی کے ورم مین بھی کبھی یہ بات پیدا ہوتی ہے ۔ اور یہ اورام صلب غدد اور سلع وغیرہ سے اس بات مین جدا ہوتے ہین کہ انمین سنگے مجھ کے پیدا ہوتی ہے کہ وہ بستہ ہو کہ اپنی جگہ کو پکڑ لیتا ہے اور ملمس اوسکا عصبی ہوتا ہے اور جسوقت دبا کر الگ کیا جاے پھر اوسیطرح پلٹ کر کیچا ہوتا ہے اور اگر کسی دواے قوی سے یا دبانے کے الگ کیا جاے پھر نہین پلٹتا ہے ۔ اکثر یہ تعب سے پیدا ہوتا ہے اور بھاری چیزون کے مثل سیسے وغیرہ کے باطل ہوجاتا ہے جنساں اورام بلغمیہ کی دو قسمون کی طرف تقسیم باقی ہے ۔ ورم رخو ۔ اور سلع لینہ ۔ اور ان دونون مین اسطرح تمیز ہوتی ہے کہ سلع غلاف سے متمیز ہوتا ہے اور اوس سے جدا ہوتا ہے اور ورم رخو لا یا ہوتا ہے غلاف سے جدا نہین ہوتا ہے ۔ اکثر جائے نہین جو ورم ہوتے ہین بلغمی

ہوتے ہین یہانتک کہ اورام حارہ بھی جارد ہین سپید رنگ ہوتے ہین اور یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اورام بلغمیہ مین بسبب رقت اور غلظ اور سردی کے اختلاف ہوتا ہے تا اینکہ بعض اورام بلغمی مشابہ ورم سوداوی کے ہوتے ہین اور کبھی مشابہ اورام ریحی کے اور کبھی شبیہ اورام مائی کی اکثر نزدل باجم رقیق کا نوازل مین اندرون لیف اعصاب کے ہوتا ہے یہانتک کہ نیچے کے عضلات خنجرہ مین بلکہ اوسے بھی نیچے تک پہونچ جاتا ہے۔ اورام مائی جیسے استسقاء اور قیلہ مائی اور وہ ورم جو نفخ مین مائیت سے عارض ہوتا ہے اور مثل امعاء اور اخنے کے اورام ریحی کی بھی دو قسمین ہین۔ تنبیہ۔ اور نفخہ ان دونون مین اوطرح کا فرق ہے۔ قوام۔ اور مخالطت۔ بیان تفصیلی اسکا یہ ہے کہ ریح تنہا جس عضو سے مخلوط اور آمیختہ ہوتی ہے اور نفخہ ہین ریح مجتمع اور متمدد ہوتی ہے اور جوہر عضو سے مختلط نہین ہوتی۔ دوسرا فرق یہ ہے کہ تنہا حس نرمی دریافت کرتی ہے اور دبانے سے دب جاتا ہے اور نفخہ مین دبانیکی مقاومت زیادہ اور کم ہوتی ہے۔ ثبور کی قسمین بھی شمار مین تمام اورام کی ہین۔ بعض ثبور فقط دموی ہوتی ہین مثل جدری کے۔ اور ایک قسم صفراوی محض ہوتی ہے جیسے ثری صفراوی یعنے پتی۔ اور ثبور جاوسیہ اور مرکب مادہ سے بھی ہوتی ہین جیسے حصبہ اور نملہ اور مسامیر جو مثل کیل کے دراز ہوتے ہین اور جرب یعنے خارش اور کھاز یعنے مسہ وغیرذالک۔ اور کبھی ثبور مائی بھی ہوتی ہین مثل نقاطات کے اور ریحی بھی ہوتے ہین مثل نفخات کے۔ ناظر اس کتاب کا تفصیل کل اورام اور ثبور کی کتاب چہارم مین بخوبی دریافت کریگا اور اوس جگہ جو مناسب اینکے ہے شرح وبسط سے لکھا جائیگا

فصل چھٹی
اون امور کے بیان مین جو امراض کے ساتھ شمار کیے جاتے ہین

بہت ایسے امور ہین جو امراض سے خارج ہین اور اونکا شمار امراض مین ہوتا ہے یہ وہ چیزین ہین جو زینت مین داخل ہین **ایک** اونمین سے بالون کی زینت مین داخل ہے **دوسری** رنگ کی زینت مین داخل ہے **تیسری** رایحہ مین داخل ہے **چوتھی** سحنہ مین بعد لون کے داخل ہے۔ اقسام امراض شعر کے یہ ہین تناثر یعنے پراگندہ ہونا بالون کا اور تمزط یعنے کرجانا بالون کا اور قصر یعنے چھوٹا ہونا اور قلت یعنے کم ہونا اور شقاق یعنے پھٹ جانا اور رقت یعنے باریک ہونا اور غلظ یعنے موٹا ہونا اور افراط جودت یعنے بہت پیچیدہ ہونا اور افراط سیوطت یعنے زیادہ سیدھا ہونا اور تسبب یعنے سپید ہونا۔ رنگ کا بدل جانا کسی خارجی کا ہو اور کیسی آفت اوسمین پیدا ہو چار قسمون مین داخل ہے **پہلی قسم** رنگ بدلنا سوداوی مزاج مادی ہو مثل یرقان کے یا سوداوی مزاج بالمادہ کہ جیسے حبیبت یعنے چوتھی کا رنگ مین پانا جو بوجہ بروت زائدہ کے عارض ہوتا ہے یا وہ زردی جو بیشتر بوجہ سوے مزاج حار مقرط کے عارض ہوتی ہے **دوسری قسم** رنگ کا بدلنے کی اسباب خارجی سے ہوتی ہے جیسے حرارت آفتاب کی اور سبزرت اوہوا رنگ کو جلا دیتی ہے **تیسری قسم** تغیر لون کی پیدا ہوتی ہے بسبب عطل جانے ایسے اجسام کے جلد پر جو حامل رنگ کے ہے کہ اون اجسام کا رنگ لطیف جلد کو ہوتا ہے جیسے ہوا سود یا لطیف لطیف پر جا جلد پر جنکا رنگ مخالف جلد کے ہو بسبب خلال ورنش مین ہونا ہے **چوتھی قسم** تغیر رنگ کا بوجہ عارضی کے ہوتا ہے جیسے التیام تفرق اتصال جدری کا ہو کہ بعد بھر جانے کے مرہمون کے نشان کا رنگ مخالف جلد کے باقی رہتا ہے۔ یا قروح خبیثہ جلد کو کھلا دین۔ آفات بو کی چھ قسمین ہین یعنے گندگی بغل کی یا اور قسم کی بدبو جو بدن مین پیدا ہوتی ہے۔ آفات سحنہ بعد رنگ کے دو ہین یا ہزال مفرط یعنے زیادہ لاغری یا سمن مفرط یعنے زیادہ فربہی

فصل ساتوین اوقات امراض کے بیان مین

اکثر امراض کے واسطے چار اوقات مقرر ہین۔ ابتدا۔ تزید۔ انتہا۔ انحطاط۔ ان چارون اوقات سے جو زمانہ خارج ہے وہ اوقات صحت مین داخل ہے۔ ہمارا مراد وقت ابتدا اور انتہا سے وہ وہ جزء ہے اور کنارے زمانہ کے نہین ہین کہ جسمین حال مرض کا کچھ ظاہر نہو بلکہ ہر ایک ابتدا اور انتہا کے واسطے ایک زمانہ محسوس ہے جسکا ایک حکم مخصوص ہے۔ وقت ابتدا کا وہ زمانہ ہے جسمین ظہور مرض کا ہوتا ہے اور اوسکے حالات مین تشابہ اور یکرنگی ہوتی ہے کہ زیادتی مرض کی اوسمین نہ

ظاہر نہین ہوتے - اور وقت تزید کا وہ زمانہ ہے جسمین شدت مرض کی وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتی رہتی ہے - اور وقت انتہا کا وہ ہے جس مین مرض کے جمیع اجزا حالت واحدہ پر ٹھہر جاتے ہین اور اوسکے اعراض یکسان رہتے ہین - اور انحطاط کا وہ زمانہ ہے جسمین نقصان مرض کا ظاہر ہوتا ہے اور جسقدر امعان نظر کیجائے کمی مرض ظاہر ہوگی - یہ چارون اوقات کبھی بحسب مرض کی اول سے آخر تک اوسکی نوبتون مین پیدا ہوتے ہین اوکو اوقات کلیہ کہتے ہین - اور کبھی ہر ایک نوبت کو اوقات اربعہ دیکھے جاتے ہین اونکو اوقات جزئیہ کہتے ہین **فصل آٹھوین**

تمامی قول احوال امراض مین امراض کا نام کئی وجہون سے رکھا جاتا ہے - کبھی بنظر اوس عضو کے جو حامل مرض ہے نام بیماری کا لیا جاتا ہے جیسے ذات الجنب و ذات الریہ - کبھی عرض غالب پر اعراض مرض سے نام رکھا جاتا ہے جیسے صرع کہ اوسکے معنی معنی گر پڑنے کے ہین چونکہ صرع مین بوقت دورے کے آدمی کو گر پڑنا لازم ہے لہذا اس مرض کا نام یہی رکھا گیا - کبھی سبب مرض سے اوس مرض کا نام لیتے ہین جیسے ہم کہتے ہین کہ مرض سوداوی - کبھی بوجہ تشبیہ کے جیسے دارالاسد اور دارالفیل - کبھی مرض کا نام اوس شخص کی طرف منسوب ہوتا ہے جسے پہلے یہ مرض لاحق ہوا ہو جیسے قرحہ طیلانسیہ ایک مرد کی طرف منسوب ہے جسکا طیلانس نام تھا - کبھی کسی شہر کی طرف مرض کا نسبت دیا جاتا ہے جس شہر مین وہ مرض ہوا تھا جیسے قروح بلخیہ - اور کبھی مرض کا نام اوس شخص کے نام پر ہوتا ہے جو اوسکے علاج مین خوب کرتا تھا اور اوسکے کردینے مین مشہور تھا جیسے قرحہ جرونیہ - کبھی مرض کا نام اوسکے جوہر ذاتی کے مطابق ہوتا ہے جیسے حمی یاوم جالینوس نے کہا ہے کہ امراض یا ظاہری ہوتے ہین کہ اونکی شناخت حس کرتی ہے یا باطنی ہوتے ہین کہ اونپر آگاہ ہونا آسان ہوتا ہے جیسے درد معدہ اور درد ریہ یا ایسے امراض باطنیہ ہین کہ اونپر آگاہی دشوار ہوتی ہے جیسے وہ آفات کہ مگر ہین عارض ہون یا مجاری ریہ مین یا کسی طرح ادراک اون امراض کا نہو گر تخمیناً جیسے وہ آفتین جو مجاری بول کو عارض ہوتی ہین - امراض کبھی خاص ہوتے ہین اور کبھی بالشرکت دوسری عضو سے بھی مرض ہین - یا اس جہت سے ہوتی ہے کہ وہ دونون براہ طبیعت متواصل اور ملے ہوئے ہوتے ہین کہ جسمین آلات کے ذریعہ سے اون دونون مین اتصال ہوتا ہے جیسے دماغ اور معدہ ان دونون مین بذریعہ ایک پٹھہ کے اتصال ہوتا ہے یعنی وہ پٹھہ جو حجاب یعنی دل تک دماغ سے اترا ہے جسکا ذکر فصل سبھی تیسری فن دوم مین ہو چکا ہے یا رحم اور پستان ان دونونمین بذریعہ اوردہ کے اتصال ہوتا ہے - یا اس جہت سے کہ ایک دون دونون عضو کا مین راہ اور گذرگاہ مادہ کا ہے طرف دوسرے عضو کے جیسے ابہرین واسطے ورم ساق کے ہوتا ہے - یا اس جہت سے کہ وہ دونون قریب قریب ہین جیسے رقبہ اور دماغ کہ ہر ایک دوسرے کے مرض مین شرکت رکھتا ہے خصوصاً جبوقت قرب کا عضو ضعیف ہو کہ وہ فضول مادی کو اپنے قریب سے قبول کرتا ہے جیسے ابطا واسطے قلب کے یا اس جہت سے ہے کہ ایک اونمین کا مبدء اور اصل واسطے فعل عضو ثانی کے ہو جیسے حجاب واسطے ریہ کے تنفس مین - یا اس وجہ سے کہ ایک عضو خادم ہے واسطے دوسرے عضو کے جیسے صعب واسطے دماغ کے - یا اس جہت سے کہ وہ دونون بذریعہ کسی تیسرے عضو کے شرکت رکھتی ہین جیسے دماغ گردے اس وجہ سے شرکت رکھتا ہے کہ یہ دونون جگر سے شرکت رکھتی ہین - کبھی شرکت مین عود بھی ہوتا ہے یعنے جو ضرر کسی عضو کو بشرکت دوسرے عضو کے پہونچا اوس دوسرے سے مثل اوسی ضرر کے دوبارہ پہلے عضو کو پہونچتا ہے جیسے دماغ اگر آفتی ہو تو معدہ اس الم مین اوسکا شریک ہوتا ہے اور ضعف ہضم معدے مین پیدا ہوتا ہے تب معدے سے بخارات ردی و رغدائیہ غیر منہضم دماغ تک جاتی ہے اس جہت سے الم دماغ کا اور زیادہ بڑھ جاتا ہے - اور مشارکت بطور دوام خواہ بطور دورہ ہمیشہ [illegible] ہوتا ہے یعنے جو عضو اصل عضو جسکی شرکت سے دوسرے عضو کو اذیت پہونچتی ہے اگر اوسکو اذیت دائمی ہے تو فرع کو بھی اذیت دائمی ہوگی اور اگر اصل کو اذیت دوری ہے تو اوسکو بھی دوری ہوگی - مراتب بدن کے درمیان صحت اور مرض کے

چہ ہیں ایک مرتبہ یہ ہی کہ بدن نہایت درجہ صحت پر ہو دوسرا مرتبہ یہ ہے کہ بدن نہایے درجہ صحت سے کم ہو تیسرا مرتبہ یہ ہی کہ بدن نہ صحیح ہو اور نہ بیمار جیسا کہ دلالت ثالثہ کے بیان میں گذرا چوتھا مرتبہ یہ ہے کہ بدن غیر صحیح قابل مرض کا حامل ہو پانچوان مرتبہ یہ ہے کہ بدن مریض اور کے بیمار ہو۔ چھٹا مرتبہ یہ ہے کہ نہایت درجہ مرض پر ہو۔ ہو مرض ہے یا مسلّم ہے یا غیر مسلّم۔ مسلم وہ مرض ہے کہ جسکے معالجہ کا کوئی مانع اور عائق جیسا چاہیے نہ ہو۔ اور غیر مسلم وہ ہے کہ اوسکے ہمراہ معالجہ کا ایک عایق بھی موجود ہو کہ اوسکے معالجہ میں تدبیر مصائب کی رخصت ندی جیسے درد کہ اوسکے ساتھ نزلہ بھی ہو۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جو مرض مناسب مزاج اور سن اور فصل کی ہو اوسمیں اندیشہ ہلاکت کا ہے بہ نسبت اوس مرض کے جو غیر مناسب ہو اور ایسا مرض غیر مناسب بدون سبب عظیم کے پیدا نہیں ہوتا۔ اور یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ زوال الامراض ہر فصل کی بہ دواری اوس فصل کی ضد میں کیجاتی ہے جیسے امراض سنتا کی صحت فصل صیف میں یا امراض ربیع کی صحت فصل خریف میں ہوتی ہے۔ اور یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ بعض امراض دوسری امراض کیطرف منتقل ہو جاتے ہیں اور بعد انتقال کے وہ خود دفع ہو جاتے ہیں اور اس دوسری مرض سے اوسکی خیریت حاصل ہوتی ہے گویا ایک مرض دوسری مرض کے لیے ذریعہ شفا ہوتا ہے جیسے ربع صرع سے نجات دیتی ہے یا نقرس اور دوالی اور اوجاع مفاصل اور جرب اور حکہ اور خشونت شیخ سے بذریعہ ربع کے شفا حاصل ہوتی ہے اور بواسیر اور ذات الجنب زلق الاسعاء سے۔ اور اسیطرح کحل جاذر گ قعد کا بہ مرض سوداوی اور وجع المرارک اور وجع کردہ اور وجع رحم سے نجات دیتا ہے۔ کبھی انتقال مرض کا دوسرے مرض کیطرف اسطرح پر ہوتا ہے کہ شدت اور آفت بڑہ جاتی ہے جیسے انتقال ذات الجنب کا ذات الریہ کیطرف یا قرانیطس کا نغرس کیطرف۔ بعض امراض متعدی اور ساری ہیں جیسے جرب اور جذام اور قروح عضنہ اور حمای وبائی اور جدری اور خصوصاً جسوقت مساکن تنگ ہوں اور اسیطرح اگر شخص قریب المثل سے میں ہو یا جیسے رمد کہ یہ بھی دوسرے کو لگ جاتا ہے خصوصاً شخص کسیکی آشوب چشم کو بغور دیکھے اور جیسے بیماری خنازیر کی کہ خصوصاً تصور تریش پنیر کا دانتوں کو ایذا دیتا ہے اور جیسے سل اور برص کہ یہ بھی امراض متعدیہ سے ہیں۔ بعض امراض بوراثت نسل میں جاری ہوتے ہیں جیسے برص اور قرع عظمی اور نقرس اور سل اور جذام۔ بعض امراض جنسی ہوتے ہیں کہ ایک قبیلہ اور قوم یا ایک صنف کی باشندوں سے خاص ہوتے ہیں خواہ اونمیں زیادہ پیدا ہوتے ہیں۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ ضعف اعضاء کا تابع سوء مزاج کے ہوتا ہے یا تکمل تبعیہ یعنے ڈھیلے ہونے بدن کے تعلیم دوسری میں دو جملہ ہیں جملہ پہلا اون چیزوں کے بیان میں جو اسباب عام سے پیدا ہوتے ہیں اور دوسرا جملہ اونمیں فصلیں ہیں فصل پہلی میں اسباب کا بیان بطور کلی کیا جاتا ہے اسباب تینوں حالات بدن انسان کے یعنے صحت و مرض و حالۃ ثالثہ کے تین قسم پر ہیں سابقہ۔ بادیہ۔ واصلہ۔ سابقہ اور واصلہ میں اسات کی شرکت ہے کہ یہ دونوں امور بدنی ہوتے ہیں یعنے فاطی یا مزاجی یا ترکیبی ہوتے ہیں۔ اسباب بادیہ وہ چیزیں ہیں کہ جو بر بدن انسان سے خارج ہوں یا وہ چیزیں آثار اجسام خارجہ کی ہوں جیسے مارنے سے کوئی اثر بدن انسان کو پہونچے یا حرارت چوسے بدن انسان کو گرمی پہونچے خواہ طعام یا دوا بدن انسان پر وارد ہو۔ یا وہ اثر نفس ناطقہ بدن کو پہونچے اسلیے کہ نفس ناطقہ سوا ہے بدن کے ایک قسم کی چیز ہے وہ اثر نفس ناطقہ کا جیسے بوقت غضب اور خوف کے بدن انسان کو پہونچتا ہے یا بوقت رنج اور خوشی کے۔ اسباب سابقہ اور بادیہ میں اس بات کی شرکت ہے کہ یہ دونوں بیان ان دونوں حالات ثلاثہ میں انسان کی ایک حالت سے پیدا ہوتا ہے۔ اور اسباب بادیہ اور واصلہ میں یہ شرکت ہے کہ ان دونوں میں اور درمیان حالات ثلاثہ کے کبھی واسطہ نہیں ہوتا۔ مگر اسباب سابقہ کا فرق اسباب واصلہ سے اسطرح پر ہے کہ اسباب سابقہ کے درمیان کوئی حالت نہیں ہوتی بلکہ ان دونوں کے درمیان میں چند اسباب ہوا کرتے ہیں جو نزدیک

(ربع یعنی بخار ایک دن چھوڑ کر آتا ہے)

تراوس حالات کے ہوتے ہین جو بروقت اسباب سابقہ کے ہوتے ہین اور اسباب سابقہ اور اسباب بادیہ سے اسباب مین فرق رکھتے ہین کہ اسباب سابقہ بدنی ہوتے ہین اور یہ بھی ایک مسلمہ ہے کہ اسباب سابقہ اور حالت کے درمیان مین واسطہ ہوتا ہے اور اسباب بادیہ مین یہ بات واجب نہین ہے۔ اسباب واصلہ کا فرق اسباب بادیہ سے اس امر مین ہے کہ اسباب واصلہ بدنی اور داخل بدن کے امور ہوتے ہین اور اسباب بادیہ امور خارج از بدن ہین اور سوا فرق اسکے اسباب واصلہ اور اسباب بادیہ مین یہ ہے کہ اسباب واصلہ و تغیر حالی مرض کے درمیان مین کوئی واسطہ مرکب نہین ہوتا ہے اور اسباب بادیہ اور حالت مریض مین کبھی واسطہ بھی جاتا ہے (چنانچہ ابھی اسکی مثال چوٹ لگنے کی چند روز کے بعد ورم پیدا ہونے سے دی گئی) بلکہ واسطہ کا ہونا اور نہ ہونا دونون نسبت اسباب بادیہ کے ممکن ہین۔ **اسباب سابقہ** چند امور بدنی ہین خلط کی وجہ سے پیدا ہون یا مزاج خاص یا ترکیب خاص اونکا باعث ہو کہ کسی حالت اور تغیر کو پیدا کرتے ہین اور اون تمام کے پیدا کرنے مین اسباب سابقہ کی تاثیر بالاسے بجات ہوتی ہے یعنے ضرور ہوتی ہے اور اپنی تاثیر کو یہ اسباب روک نہین سکتے جیسے آگ اپنے احراق کے روکنے پر قادر نہین ہے دوسری یہ بات ہے کہ یہ اسباب اولا اور بلاواسطہ موثر اس تغیر مین نہین ہوتے بلکہ خلط یا مزاج وغیرہ کے واسطے سے انکی تاثیر ہوتی ہے۔ اسباب واصلہ وہ امور بدنی ہین جو احوال اور تغیرات بدنی مین بلاواسطہ تاثیر اولی اور ایجاب بالذات یا باختیاری کرتے ہین۔ اسباب بادیہ چند امور غیر بدنی ہین کہ خارج از بدن ہوتے ہین مگر تغیرات بدن مین کبھی بلاواسطہ اور کبھی بواسطہ پیدا کرتے ہین مگر انکی تاثیر بھی غیر اختیاری ہوتی ہے یہ کہ اپنی تاثیر کے روکنے پر قادر نہین ہوتے **مثال اسباب سابقہ کی** مرض مزاج مین جیسے امتلاء یا مادہ سبب سابق ہے تب کے لیے۔ یا مرض ترکیبی جیسے انفصال الم کا امتلاء یا عدم چشم سبب سابق ہے **مثال اسباب واصلہ کی** جیسے عفونت امتلاء سبب واصل ہے حمی کے واسطے یا نسبت سائل جو اخراج تقیہ یعنے صورا خ عنبیہ تک آتی ہے سبب واصل ہے سدہ کی اور سدہ سبب حمی اور نابینائی کا ہوجاتا ہے (تقریر) سبب نابینائی کا ہونا فقط بیان واقع ہے مثال سبب واصل کی فقط رطوبت سائلہ پر تمام ہوگئی — **مثال اسباب بادیہ کی** گرمی آفتاب کی خواہ حرکت شدیدہ یا غم کا پیدا ہونا یا بیداری بیش از حد کا عارض ہونا یا کسی گرم چیز کا پینا یا کسی ماکل جیسے (اس کا حال) یہ ایک قسم سبب خارجی تپ کی پیدا ہوجاتی ہے۔ ہر ایک سبب اسباب مذکورہ سے (یا فقط) اسباب بادیہ سے اور کسی سبب سے کبھی تو بالذات ہوتا ہے یعنے اپنی تاثیر مین دوم سبب متمانی کسی اور شے کا نہین ہوتا جیسے مرچ سیاہ کہ وہ ہی بالذات تسخین پیدا کرتی ہے یا افیون کہ بذات خود تبرید کا اثر کرتی ہے اور کبھی اثر کرنا بالعرض ہوتا ہے جیسے آب سرد جب گرمی پیدا کرے چنانچہ اکثر حوض وغیرہ کے سرد پانی سے نہانے مین حرارت پیدا ہوتی ہے پس یہ اثر مستند ہے پانی مین بوجہ احتقان حرارت باطنی کے پیدا ہونے اور حقن حرارت کی وجہ سے کہ آب سرد سے تکثیف مسامات بدنی ہوتی ہے اور باہر کو حرارت خارج نہین ہوتی لہذا حرارت اور گرمی پیدا ہوجاتی ہے۔ یا گرم پانی سے برودت پیدا ہونا کہ یہ بھی بالعرض ہے اسلیے کہ تبرید کا اثر آب گرم سے بوجہ تحلیل کے ظاہر ہوتا ہے۔ یا مستمرنا ہونا ہے اور ایسا سہال خلط صفرا کے برودت پیدا کرنے سے اسکی وجہ یہی ہے کہ خلط حار کے اخراج سے بالعرض برودت پیدا ہوتی ہے۔ ہر ایک سبب خارجی اسباب بادیہ کو ہمیشہ یہ برودت نہین ہے کہ پہونچنے کے ساتھ بدن مین اپنا اثر ذاتی بالعرضی کرنے لگے بلکہ کبھی اثر کرنے مین انہین اسباب کو بدن تک پہونچنے کے ساتھ ہی خاص امور کی حاجت ہوتی ہے اور وہ شروط منحصر ہین امور مین (۱) قوت فاعلہ کی تاثیر کا قوی ہونا (۲) جس پر یہ سبب خود ہوگا اون بدن کا اس تاثیر سے متفعل ہونا کہ اسکے اثر کو قبول کرے (۳) اس سبب کا بدن سے متصل ہونا اور اسپر وارد ہونا اور اپنی ترکیب

سبب کا اپنے وصف پر اور بدن کا اپنی صنعت پر باقی رہنا کہ اثر ہو سکے۔ اگر چیزین اسباب ہادیہ سے جنکی تاثیر ابدان مین نہین ہوتی اوسکی وجہ بیشتر یہی ہے کہ ان شروط مین سے کوئی شرط منتفود ہوتی ہے لہذا بالکل اثر نہین ہوتا۔ اور کبھی باوجود اجتماع شرائط کے بھی ظہور اثر مین انہین اسباب کی کمی اور بیشی کا اختلاف واقع ہوتا ہے اور بیشتر اسوجہ سے سبب واحد چندا بدان مین مختلف امراض کو پیدا کرتا ہے اوقات مختلفہ مین امراض چند پیدا کرتا ہے۔ کبھی اختلاف تاثیر کسی سبب کو بدن قوی اور بدن ضعیف کی وجہ سے مختلف ہوتے ہین اور کبھی کمی بیشی اثر کے بدن شدید الحس اور ضعیف الحس مین مختلف طور پر ہوتی ہے۔ انمین اسباب مین بعض اسباب مختلف ہوتے ہین اور بعض اسباب غیر مختلف ہوتے ہین مختلف اوس سبب کو کہتے ہین کہ اگرچہ وہ سبب بدن سے جدا ہو جاے مگر پھر بھی اپنے اثر کو چھوڑ جاوے اور غیر مختلف وہ سبب ہے کہ اوپر وہ بدن سے جدا ہوا اوسکا اثر بھی ساتھ ہی مفقود ہو گیا۔ ہم یہ بھی بیان کرتے ہین کہ بعضے اسباب ایسے ہین کہ اونسے احوال بدنی مین تغیر پیدا ہوتا ہے یا ایسے اسباب ہین کہ احوال بدن کے بحال خود حفاظت کرتے ہین دونون قسم کے اسباب یا تو ضروری ہین۔ کہ آدمی کو کسی طرح اونسے گریز ہو نہین سکتا جب تک انسان کی حیات باقی ہے اور بعض اسباب اونمین سے غیر ضروری بھی ہین ضروری اسباب کی چھ اجناس ہین (۱) جنس ہوا جو آدمی کے بدن سے محیط ہے (۲) جنس کھانے پینے کی چیزین (۳) جنس آدمی کے بدن کا سکون یعنے مرنا اور حرکت کرنا (۴) جنس حرکات نفسانی اور غیر بدنی جیسے غم اور سرور وغیرہ (۵) جنس نوم ویقظہ یعنے خواب اور بیداری (۶) جنس استفراغ اور احتباس یعنے بدن سے کسی چیز کا نکلنا یا خارج ہونا اور اور کسی چیز کا پیدا ہونا اور نہ نکلنا۔ اب پہلے ہم جنس ہوا کا بیان کرتے ہین جو اول ستہ ضروریہ ہے

فصل دوسری جملہ اولے کی فصول سے اوس ہوا کی تاثیر کے بیان مین

جو ہمارے بدن سے ملی ہے اور بدن کو احاطہ کیے ہوئے ہے کیونکہ ہماری عناصر اربعہ بدنی کی ایک عنصر بھی ہے اور ہماری ارواح کے لیے بھی عنصر ہے اور باوجود عنصر ہونے کے اس ہوا سے ہماری ارواح کو مدد بھی پہونچتی رہتی ہے اور اصلاح ارواح کی علت بھی ہے (بلکہ ابدان کو بھی ہوا سے مدد پہونچتی ہے) اور اصلاح بھی کرتی ہے۔ ہوا کا مصلح ارواح ہونا فقط اسی طرح کا نہین ہے جیسے ایک عنصر دوسرے کی اصلاح کرتا ہے بلکہ ہوا کی اصلاح بہ نسبت ارواح کے ایسی ہے جیسے کہ فاعل اپنے منفعل مین اثر کرتا ہے وہ فاعل جو قعلہ یا کسی شے مین پیدا کرے۔ اوپر کے فصول مین ہم بیان کر چکے ارواح سے مراد ایسا بھی وہی جوہر جو بخارات اخلاط سے پیدا ہوتا ہے اور ہم یہ بھی کہ چکے ہین کہ اس فن طب مین لفظ روح جو ہم اون معنون کو متعلق نہین کرتے جو فلاسفہ کی اصطلاح ہے کہ وہ لوگ روح سے نفس ناطقہ مراد لیتے ہین جو اونکی راے مین جوہر مجرد ہے۔ مترجم یہ دفع وہم ہے کہ ایسا نہ ہو کوئی خیال کرے کہ روح یعنے نفس ناطقہ جو غیر جسمانی ہے اوسکی تعدیل ہوا غیر جسمانی کیا کرتی ہے۔ وہ بھی جسمانی ہو جاتی ہے (مقدمہ) جو تعدیل ہوا کے ذریعہ سے ہماری ارواح مذکورہ تک صادر ہوتی ہے اوسکے تمام ہونے مین دو فعل پیدا ہوتے ہین (۱) تبرید (۲) تنقیہ۔ تبرید سے کیا فائدہ ہوتا ہے کہ جسوقت روح کا مزاج گرم ہو جاوے اور باافراط اوس روح مین اکثر لیہ احتقان کے حرارت پیدا ہوا کا بھڑکا کبھی اور وجہ سے روح گرم گرم ہو جاوے اوس گرمی کے اعتدال پر لانے کے واسطے ہوا مذکور سے مدد پہونچتی ہے۔ اور تعدیل ارواح سے مراد ہماری تعدیل انسانی ہے نہ حقیقی چنانچہ اوپر اسکا بیان اچھی طرح ہو چکا ہے۔ یہ تعدیل روح کو بذریعہ ہوا کے استنشاق ریہ کی راہ سے ہوتی ہے یعنے پھیپھڑا اون مسامات منافس نبض سے جو متصل شرائین کے ہین ہوا کو اندر کھینچتا ہے اور ہوائی جوبوئی گویان کو منہ نبض ہوا کو لیکر دہانتک پہونچاتی ہے۔ جو ہوا ہمارے بدن کے محیط ہے چونکہ اوسکا مزاج بہ نسبت ہماری روح کے اصلی اور غریزی مزاج کے بارد ہے

حالانکہ ہماری روح کا مزاج تبریزی معتدل ہے مائل بحرارت پر جب ہماری روح میں حرارت بوجہ احتقان کے پیدا ہوا اوسکی حرارت اور بڑھی سے تو ہوائے محیط بدرجہ ہا سرد ہوگی پس جب اوس روح گرم تک ہوا بارد پہونچتی ہے یا اس ہوا کا صدمہ خواہ پھیپھڑا روح گرم کو لگتا ہے اور بعد پہونچی ہوا مستنشق کی اور روح میں اختلاط اور آمیزش بہ گرمی پیدا ہوتی ہے اس کے ذریعہ سے دو فائدہ حاصل ہوتے ہیں ۱ یہ ہوائے سرد روح گرم کو اس ضرر سے منع کرتی ہے کہ وہ روح مستحیل طرف نارپت کے نہ ہوجاوے کیونکہ اگر وہ روح گرم بوجہ حرارت انتفانی کے مستحیل نارپت کیطرف ہوتی آخر کار میں روح کو الیسی سوء مزاج بوجہ افراط حرارت کے عارض ہوتا کہ جو استعداد قبول تاثیر نفسانی کی یعنے قبول حس و حرکت کی اس روح میں ہے وہ استعداد برطرف ہوجاتے اور اسی استعداد کے ذریعہ سے روح سبب حیات ہے پس وہ بھی نہ رہتی یعنے حس و حرکت کا بھی بطلان ہوجاتا اور حیات بھی جاتی رہتی دوسرا ضرر یہ ہوتا کہ اگر ہوائے بارد روح گرم تک نہ پہونچتی حرارت مفرطہ نفس جوہر روح بخاری جو رطب اور سیال ہے بذریعہ تحلل کے فنا کر دیتی اور جب ہوائے بارد بذریعہ استنشاق کے پہونچ گئی دونوں ضرر سے بھی حفاظت ہوگئی اور تعدیل بھی حاصل ہوئی یہاں سے معلوم ہوا کہ ہر نفس کہ فرد بشر دو ممد حیات است (۲ م) فائدہ تنفیہ کا تنفیہ اسطرح پر حاصل ہوتا ہے کہ جو ہوائے سرد اندر کھینچکر جاتی ہے جب اولئی سانس لیکر ہوائے اندرونی باہر نکلتی ہے اوسکے ہمراہ قوت ممیزہ اوس بخار دخانی کو بھی باہر نکالکر پھینک دیتی ہے جو بخار بمنزلہ فضلہ روح کے ہوتا ہے یعنے جس بخار دخانی کو فضلہ اور زائد ہونے میں طرف روح کی وہ نسبت ہے جیسے اور فضول بدنی مثل بول و براز وغیرہ کو طرف بدن کے ہے اور جس طرح اون فضول کی تنقیہ سے بدن کو تفریح حاصل ہوتی ہے ویسی ہی ان بخار دخانی کے اخراج سے روح کو تفریح پیدا ہوتی ہے اور یہاں سے بخوبی معلوم ہوا کہ چون برمی آید مفرح ذات تعدیل تو اوسوقت حاصل ہوتی ہے جب ہوا اندر کھینچکر روح میں وارد ہوتی ہے یعنے جسوقت ریہ استنشاق ہوا کرتا ہے اور تنقیہ اوسوقت ہوتا ہے جب اولئی سانس ہم لیتے ہیں اور اندر کی ہوا کو باہر نکالکر دور کرتے ہیں اوس ہوا کو اندر سے باہر نکال ڈالنے کی ضرورت یہ ہے کہ جو ہوا ہم سانس لیتے وقت اندر کھینچ لیجاتے ہیں اوسکی اصطکاک ہے کو تعدیل روح گرم کے واسطے ہے پس لازم ہے کہ ہماری سانس سے کھینچکر وہی ہوا اندر جاوے جو سرد ہوا اور اوسکی سردی اوسوقت تک باقی رہی درکار ہے جب تک وہ روح سے جا ملتی ہے اور بعد آمیزش روح کے چونکہ روح گرم سرد ہوا کو کیفیت گرم ہی کر دیتی ہے جس طرح ہوائے سرد روح کی حرارت مفرطہ کو حد اعتدال پر پہونچاتی ہے اور پھر جب ہوا بیرونی دیر تک ٹھہری چونکہ اسکی مقدار بہ نسبت مقدار روح کے کم ہے تو لامحالہ اسمیں بھی حرارت مفرطہ پیدا ہوجاتی ہے اب اسوقت اسکا فائدہ یعنے تعدیل روح بالکل برطرف اور زائل ہوجاتا ہے اب تو یہی بہتر ہے کہ یہ ہوا نکالڈالی جاوے اور بالعوض اوسکے ٹھنڈی ہوا اور پہونچائی جاوے اور مکرر اسیطرح تنفس لینے اور اولئی سانس سے گرم ہوا کی نکال دینے میں تعدیل کا فائدہ پورا پورا حاصل ہوگا پس اوس ہوا کا نکالدینا اور جدید ہوا کا بار بار داخل کرنا دو وجہوں سے ضرور ہوا ایک تو یہ کہ جب ہوا اندر کی نکلے گی خلا پیدا ہوگا لہذا اوسکے قائم مقام کوئی اور شے یا ہوا چاہیے پس ہوائے جدید باہر سے جاتی ہے اور اوسکے قائم مقام ہوتی ہے اور دوسری وجہ یہ ہے کہ جب یہ گرم ہوا نکلے گی اوسکے ہمراہ فضول دخانی بھی جو روح میں ہوتی ہیں وہ بھی نکلجائیں گی سو یہی ہوا جو ہمارے بدن کے گرد ہے جب تک معتدل ہے اور بصاف بھی ہے کہ اوسمیں اور کوئی چیز ایسی نہ ملے جسکا مزاج روح کے مزاج کے منافی ہو اوس زمانہ اعتدال تک سکا فعل یہ ہے کہ ہمارے بدن میں صحت پیدا کرتی ہے اور ہماری صحت بدنی کی حفاظت کرتی ہے اور جب یہی ہوا اوس اعتدال سے

متغیر ہوکر غیر معتدل اور خراب ہوجاتی ہے اسی ہوا سے امراض بدنی پیدا ہوتے ہیں اور جب تک خرابی رہتی اوس خرابی سے جو مرض پیدا ہوا ہے اوسکی بقا بھی معین رہتی ہے۔ اسی ہوا کے لیے تین قسم کے تغیرات عارض ہوتے ہیں (۱) تغیرات طبعی (۲) تغیرات غیر طبعی (۳) وہ تغیرات جو مجری طبعی سے خارج بھی ہیں اور طبیعت کے خلاف بھی ہیں۔ تغیرات طبعی ہوا ہی تغیرات فصول اربعہ کے ہیں جسکو ابقراط نے فصل ہیں کہا ہے اور یہ خراج خاص ہے ایہونا کا

فصل ثیسری

طبائع فصول کا بیان

یہ چار فصلیں جو منجمین کے حساب سے سال بھر میں شمار کیجاتی ہیں اطبا کی اصلاح میں وہ فصلیں انکی مبائن ہیں کیونکہ منجمین کی اصطلاح میں ابتداے سال فصل ربیع سے ہوتی ہے اور فلک البروج کے دائرہ کے چار ٹکڑے فرض کرکے ہر حصہ کے شروع پر آفتاب کا پہونچنا پس اوسیوقت سے نئی فصل شروع ہوجاتی ہے۔ اور اطبا کے نزدیک ربیع کا زمانہ جب ہے کہ اکثر بلاد معتدلہ میں نہ اتنی سردی ہو کہ بہت سی اور تہ کی حاجت ہو اور نہ اتنی گرمی ہو کہ پنکھے سے ہوا دینے کی حاجت ہو گرمی سردی میں تو یہ حال ہوا اور اوسکے علاوہ درختوں کو پت جھاڑ ہوکر کونپل پھوٹنے کا وہی زمانہ ہو اور ربیع کا زمانہ اطبا کے نزدیک اتنے دنوں تک رہتا ہے کہ آفتاب اول نقطہ حمل سے نصف برج ثور تک پہونچ جاوے یعنے ۴۵ روز سے کچھ زیادہ یا آنکہ تحویل حمل سے کسیقدر پہلے خواہ کسیقدر بعد ربیع طبعی شروع ہوتی ہے اور نصف ثور تک رہتی ہے۔ اور فصل خریف طبعی ہمارے ملکوں میں مثل بخارا وغیرہ جب ہوتی ہے کہ آفتاب اوس مقام کے مقابلہ میں آکے جہاں سے ربیع شروع ہوتی ہے اور اتنے زمانہ تک رہتی ہے کہ جس زمانہ میں آفتاب منطقۃ البروج کے اوس قوس کو طے کرے جو مقابل قوس ربیع کے ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ فصل خریف ربیع کے جملہ اوصاف میں ضد مقابل ہو کہ اکثر بلاد میں رات کو اچھی سردی اور دن کو بخوبی گرمی پڑتی ہو جیسے کنوار کے مہینے میں ایسا ہی ہوتا ہے اور برگ درختوں کی ابتدا زرد ہونے اور کمہلانے کی خریف سی ہو صیف یعنے فصل گرما اطبا کے نزدیک جبتک گرمی پڑتی رہتی ہے اور شتا یعنی سرما جب تک سردی بڑی اوسوقت تک رہتی ہے اور اس بیان سے اچھی طرح معلوم ہوا کہ زمانہ ربیع اور خریف کا اطبا کی راے میں بہت کم ہے بہ نسبت امتداد زمانہ صیف اور شتا کے۔ جاڑہ کی فصل مقابل گرمیوں کے یا اوس سے زیادہ خواہ گرمیوں سے کم بھی رہتی ہے جیسا انکی خاصہ ہے۔ اب اس ساری تقریر سے ایسا معلوم ہوا کہ فصل ربیع تو گویا وہ زمانہ ہے جسمیں پیوں کی کلیاں اور بے ثمر درختوں کے شگوفے نکلتے ہیں اور کونپلیں پھوٹتی ہیں اور درختہاے ثمردار میں مورانا ہے اور خریف وہ زمانہ ہے جسمیں درختوں کے پتوں کا رنگ متغیر ہونے لگتا ہے اور پنکھی اوراق کی ہوچکتی ہے لہذا پت جھاڑ کی ابتدا ہوتی ہے۔ سوا ان دونوں زمانہ کے اور سال بھر میں جسقدر زمانہ باقی رہا وہ صیف اور شتا کا زمانہ ہوا۔ اب ہم کہتے ہیں کہ وہ فصل ربیع جسکو ابھی ہم بیان کرچکے اوسکا مزاج معتدل ہے اور یہ بات نہیں جیسے بعض لوگوں کو گمان فاسد ہے کہ ربیع کا مزاج حار رطب ہے۔ تحقیق اور اثبات اس دعوی کا کما حقہ فن طب میں مناسب نہیں فلسفہ طبعی کے حصہ میں اوسکی تحقیق کیجاتی ہے طبیب کو اپنے مسلمات میں سے اسکو مان لینا چاہیے کہ ربیع کا مزاج معتدل ہے فصل صیف کا مزاج گرم خشک ہے اسلیے کہ جرم آفتاب سمت الراس پر ہوتا ہے اور جو خط شعاعی آفتاب سے چھوٹ کر زمین

آتا ہے اوسکے پلٹ جانے مین تو ہم اسی امر کا ہوتا ہے کہ یا تو زاویہ انعکاس شعاع سے زاویہ حادثہ پیدا ہوتا ہے اور حادثہ بھی وہ جو بہت ہی چھوٹا ہو یا ایسا متوہم ہوتا ہے کہ خط شعاعی آفتاب سے جو ٹوٹ کر زمین پر آتا تھا بروقت انعکاس شعاع خط پر اوسی شعاع کو پلٹ گیا کہ زاویہ پیدا ہی نہین ہوا تفصیلی بیان زیادتی حرارت کے سبب کا یہ ہے کہ بعض مسقط شعاع شمس یعنے آفتاب کی شعاع کا جس جگہہ زمین پر گرتا ہے اوسکے مثل وہی ہے جیسی مثال مسقط سہم اسطوانہ کی یا مسقط سہم مخروط کی بہ نسبت ثقل کے ہے اور جسطرح سہم اسطوانہ اور سہم مخروط کا نفوذ خاص اونکے مرکز ثقل مین ہوتا ہے اوسی طرح گویا سہم شعاع کا نفوذ مسقط سہم شعاع مین توہم کیا جاتا ہے ۔ اور بعض اوضاع شمسی بہ نسبت بلاد کے ایسے ہین کہ وہان مسقط شعاع منتہی اسطح اور محیط کے یا قریب محیط کے ہوتا ہے اور سہم شعاع شمسی مین سخونت کا زیادہ ہونا اسیوجہ سے ہے کہ تاثیر جرم آفتاب کی جملہ اطراف سے اوسی سہم کیطرف متوجہ ہوتی ہے اور مرکز سے ہٹ کر اطراف اور کنارون کی مقامات مین قوت تسخین ضعیف ہوتی ہے اسلیے کہ جس طرف یا کنارہ کو فرض کرو اوس جگہہ کی جتنی حرارت موجودہ ہے اور موجودہ مین سے اوتنی کم جو بطرف سہم کے جا چکی ہے اوسی کی قوت اوس کنارہ کی شعاع مین ہوگی پس گرمیون کی فصل مین ہم لوگ سہم شعاع آفتاب مین واقع ہوتے ہین یا قریب سہم شعاع کے اور جس طرح حرارت آفتاب کی قوت سہم شعاع مین زیادہ ہے اسطرح وبا شمسی ہی گرمیون مین بشرطیکہ مطلع یا جو سما گرد و غبار وغیرہ سے پاک وصاف ہو زیادہ ہوتی ہے بہ نسبت اونمین لوگون کے جنکی کیفیت اوپر بیان ہو چکی ۔ رہی نسبت قرب و بعد جرم آفتاب اور جہومنڈل خط شعاعی کا اسکا بیان حصہ نجومی مین فن ریاضی کا اچھی طرح کیا جاتا ہے جسکو علم ہیئت کہتے ہین اور بتحقیق زیادتی حرارت اور شدت حر کی فن طبیعات مین کی گئی ہے ۔ طبیب کو اس امور کی بحث کرنی اوسکے فن سے دور کردی گئی ۔ فصل صیف جس طرح حار ہے اوسکے ساتھ ہی یابس بھی ہے ۔ یعنے ابخرہ مائیہ اوسمین بالکل نہین ہوتے ۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ اس فصل مین حرارت کی شدت ہوتی ہے اور جو برودت کا متخلل ہوجاتا ہے اور ہوا گرم ہوکر ابخرہ کو مشابہ طبیعت ناری سے پیدا ہوجاتی ہے لہذا رطوبت فنا ہوکر خشکی یعنے یبوست پیدا ہوتی ہے ایضاً چونکہ شبنم وغیرہ گرمیون مین نہین پڑتی اور نہ پانی برستا ہے لہذا یبوست زیادہ اس فصل مین ہوتی ہے ۔ فصل شتا یعنے موسم سرما جملہ امور مین چونکہ مخالف موسم گرما کے ہے اسی وجہ سے اوسکا مزاج بارد رطب ہے ۔ خریف کی فصل مین چونکہ حرارت صیف کی رفتہ رفتہ گھٹ گئی ہے اور آمد سرما کی وجہ سے ابھی سردی خوب نہین پڑتی اور بنظر قرب اور بعد جرم شمس کے مسقط سہم مرکز کی شعاع اور مسقط سہم شعاع محیط کے وسط اور بیچ مین گویا ہم واقع ہوتے ہین اسیوجہ سے فصل خریف مین حرارت اور برودت کا اعتدال ہوتا ہے ۔ لیکن فصل خریف مین رطوبت اور یبوست کا اعتدال نہ ہوگا کیونکہ رطوبت اور یبوست مین اعتدال ہوسکے ابھی چند روز بھی نہین گذرے کہ فصل گرمانے ہوا کو بالکل خشک کردیا ہے چنانچہ اوپر مذکور ہوا کہ ہوا مین کہین رطوبت کا نشان بھی نہین پاتا اور شبنم یا بارش باران وغیرہ جو ترطیب کے اسباب ہین ابھی پیدا نہین ہوئے جو مقابلہ اسباب اور علل مجففہ کا کرکے ترطیب پیدا کرین اور حرارت سے نکلا مزاج خریف جو مائل بہ اعتدال ہوا ہے یعنے برودت کسیقدر پیدا ہوئی پس کسی شی کی تبرید یعنے اوسکے مزاج مین برودت کا اثر پیدا کرنا اسکی اور صورت ہے اور اوسی مزاج ترطیب پیدا کرنے کی شکل کیا اور یہی اسلیے کہ برودت کیطرف کسی مزاج کو پھیر لیجانا آسان ہے اور بسہولت ممکن ہے بہ نسبت اسکے کہ اوسکی یبوست زائل کرکے مائل برطوبت کرین ۔ ایضاً اگر کسی مزاج کی تبدیل بطرف ترطیب کی بذریعہ تبرید کے کرنا ایسا آسان نہین ہے جسطرح حرارت کی ذریعہ سے تخفیف کا پیدا کرنا آسان ہوتا ہے اسلیے

کی تھوڑی سی حرارت سے بیوست فوراً پیدا ہو جاتی ہے اور تھوڑی سی تبرید سے ترطیب کبھی پیدا نہیں ہوتی بلکہ امر بالعکس ہے کہ تھوڑی سی حرارت ترطیب کی پیدا کرنی میں اقوی ہے جسوقت کسی جسم میں بوجہ برودت کے مادہ پیدا ہوا ہو لیکن کہ اندک حرارت سے تبخیر پیدا ہوتی ہے پس ترطیب حاصل ہوتی ہے اور اوسی اندک حرارت سے تحلیل پیدا نہیں ہوتی کہ جس پیدا کرنے سے یہ تھوڑی سی برودت تکثیف مشابہ کرکے محض رطوبات کے ذریعہ سے جمع رطوبات نہیں کر سکتی اسی وجہ سے فصل ربیع کا مرطوب رہنا باوجہ ابقایا رطوبت شتا کے محسوس نہیں ہے جسطرح خریف میں خشکی فصل گرما کی محسوس ہوتی ہے اسلیے کہ رطوبت ربیع کی معتدل ہو کر کم ہو جاتی ہے اتنے زمانہ قلیل میں کہ اوتنے زمانہ میں بیوست میں خریف کی برودت خریف سے اعتدال پیدا نہیں ہوتا ہے۔ شاید کہ فعل ترطیب کا برودت سے صادر ہونا اور فعل تجفیف کا حرارت سے پیدا ہونا اس کیفیت خاصہ سے کہ ادنی حرارت سے ترطیب ہو جاتی ہے اور ادنے برودت سے تجفیف نہیں ہوتی یہ فعل بسنبت نسبت میں عدم بلکہ کے ہو کہ فاعل ترطیب کو ایجاد امر وجودی کرنا پڑتا ہے اور فاعل تجفیف کو ایجاد کسی امر کی کرنی نہیں پڑتی ہو بلکہ فقط کسی امر وجودی کو منعکر رہنا اسی سے تجفیف پیدا ہوتی ہے اسی وجہ سے ان دو فاعلوں کی افعال میں تضاد کا تقابل نہوگا۔ کیونکہ تجفیف کا فعل اس مقام پر یعنے فصول کے امزجہ میں بس یہی ہے کہ جو ترطیب یا کسی رطوبت کو منفقود کر دینا اور یہ امر اوسے حرارت سے بھی پیدا ہو سکتا ہے برخلاف ترطیب کے اسلیے کہ ترطیب کو پیدا کرنے میں کسی جوہر کا بس کا مفقود کر دینا درکار نہیں ہے بلکہ ایک جوہر رطب کا ایجاد کرنا چاہیے لہذا نسبت درمیان فعل ترطیب اور فعل تجفیف کے بلکہ اس بنا پر نسبت درمیان رطوبت اور بیوست کے بھی تقابل عدم اور ملکہ کی ہوئی کہ بیوست امر عدمی ہے اور رطوبت ملکہ اور امر وجودی ہے پس ظاہر ہوا کہ امر عدمی یعنے بیوست کو پیدا کرنے میں زیادہ دقت اور احتیاج امور متعددہ کی نہوئی لہذا بآسانی پیدا ہو جاتی بخلاف رطوبت کے۔ کسی شخص کو یہ اشتباہ عارض نہ ہو کہ جب ہم ہوا کو کبھی یابس اور کبھی رطب قوا میں سے مراد ہماری یہ ہوتی ہے کہ صورت ہوا کی یا کیفیت لبسی ہوا رطب خواہ یابس ہے لہذا جو فصل مرطب ہوگی وہ ایجاد اوس ہوا کی کریگی جسکی صورت یا کیفیت اصلی مرطب ہو اور جو فصل مجفف ہو جیسے فصل گرما وہ ایجاد ایسی جوہر کا کریگی جو در اصل یابس ہے پس ترطیب اور تجفیف میں تقابل عدم اور ملکہ کا نہ ہے گا بلکہ ہم فن کلیات میں طب کی ہوا کی طب خواہ یابس بتا چکے ہونگے کہ غرض نہیں کرتے خواہ تھوڑا سا تعرض کسی اور غرض سے کبھی کر دیتے ہیں۔ ہاں اس فن میں ہوا سے رطب سے ہماری مراد فقط یہی ہوتی ہے کہ اس ہوا میں بہت سے بخارات مائیہ ملگئے ہیں اور لہذا مرطوب ہو گئی ہے یا ہوا سے رطب سے یہ مراد ہوتی ہے کہ اس ہوا میں بوجہ کثافت جو تکثیف سے کسی موخارجی کے پیدا ہوئی ہے اسکی کیفیت مثل رطوبت بخارمائی کے ہو گئی ہے اور ہوا سے یابس سے ہماری مراد یہ ہوتی ہے کہ اس ہوا سے وہ بخارات مائی بہنوں نے اسکو مرطوب کر دیا تھا جدا ہو گئی اب یہ ہوا بیوست میں مشابہ جوہر ہوا کی کے ہو گئی ہے بوجہ تخلخل کے۔ تا مراد یہ ہوتی ہے کہ اس ہوا میں بخارات ارضیہ زیادہ ملگئے ہیں اب اس ہوا کا جوہر بوجہ اختلاط بخارات ارضیہ کے مشابہ جوہر ارض کی بیوست میں ہو گیا ہے نتیجہ ساری بیانات کا یہ ہوا کہ ربیع سے فصول رطوبات شتا کی تھوڑی سی حرارت زائل کرکے اوسمیں اعتدال بسنبت رطوبت اور بیوست کے پیدا کر دیتی ہے اور یہ تھوڑی سی حرارت اسی وجہ سے پیدا ہوتی ہے کہ آفتاب قریب بمست الراس کے ہوتا ہے اور خریف میں تھوڑی سی برودت جو بعد شمس سے بمست الراس سے پیدا ہوتی ہے وہ برودت جو ہوا کو مرطوب نہیں کر سکتی۔ علاوہ اس دلیل کے اگر تمہارا جی چاہے تجربہ سے بھی اس دعوی کو ثابت کر سکتے ہو سر دھوا میں مثلاً خشک کپڑے کو لٹکا دو اور گرم ہوا میں تر کپڑے کو دونوں کو مثلاً ایک گھنٹہ لٹکنے دو پھر دیکھو تو سہی کہ تر کپڑا جلد خشک ہوا یا خشک کپڑا۔ جلد آئے جب تجربہ کرو گے یہی معلوم ہوگا کہ جتنی جلد تر کپڑا خشک ہوتا ہے اوتنی جلدی سے خشک کپڑے میں تری نہیں آتی اس سے بھی ثابت ہوا کہ تھوڑی برودت رطوبت پیدا نہیں کر سکتی ہے اور تھوڑی سی حرارت

تخفیف پیدا کردیتی ہے سو علاوہ ان دلائل اور تجربات کے رطوبت سرما کی معتدل ہوجانے پر فصل ربیع کی ادنے حرارت سے اور بھی ایک شی ہے وہ یہ ہے کہ رطوبات کا ٹھہرنا جو سما میں (خواہ اوسکو گرم فرض کرو یا جو کو سرد فرض کرو) ہو نہیں سکتا جب تک کہ ہمیشہ اون رطوبات کو جدید رطوبت سے برابر امداد نہ پہونچا کرے اور بقا بیوست جو مزاج جو سما کی امداد متصل کی نہیں ہے جو اجسام کہ گلے ہوئے مثل فواکہ تروتازہ کے ہوا میں رہتے ہیں یا خود ہوا جو زیر آسمان رہتی ہے ان سب اشیا میں رطوبت کا باقی رہنا محتاج مدہ اسواسطے ہے کہ فقط ہوا ہی شدید البرد ہے انکی ترطیب باقی نہیں رہ سکتی اسلیے کہ ہوا کو جو ہم شدید البرد کہتے ہیں اوسکی شدت برودت کو ہم بقیاس اپنے بدن کے خیال کرتے ہیں اور ہوا کی برودت اون آبادمقامات پر جو پیش نگاہ ہمارے ہیں اتنقدر نہیں ہے کہ بوجہ تحلیل کے ترطیب پیدا کرے بلکہ یہ بواجملہ احوال اور اوقات میں اسی سبب سے محلل ہے کہ اوسمیں دھوپ اور نور ستارگان کی قوت پہونچا کرتی ہے جسوقت یہ مدد ہوا کو اہر وغیرہ کیوجہ سے نہ پہونچے اور تحلل مستمر باقی رہے بہت جلد جفاف اور خشکی ان اشیا میں بلکہ خود ہوا مذکور میں پیدا ہوجائیگی اور فصل ربیع میں تحلل اکثر ہوتا ہے اور تبخیر بہت کم ہوتا ہے اسکا سبب یہ ہے کہ تبخیر دو امروں سے پیدا ہوتی ہے (۱) حرارت لطیفہ اور مقدار میں کم ہو جو ظاہر میں ہوتی ہے (۲) وہ حرارت جو اندر زمین کی پوشیدہ اور چھپی ہوتی ہے اوسکا اتنا قوی ہونا درکار ہے کہ زمین کے اوپر تک اگر ظاہر ہوجاوے اور یہ دونوں سبب تبخیر کے فصل شتا میں موجود ہوتی ہیں اسلیے باطن زمین جاڑوں میں بہت گرم ہوتا ہے اور باطن ارض کا جاڑوں میں زیادہ گرم ہونا اصول طبیعات میں بیان ہوچکا ہے اور حرارت جو کی جاڑوں میں بہت ہی قلیل ہوتی ہے پس سرما میں دونوں سبب تبخیر کے موجود ہیں شدت حرارت باطنی ہوکر زمین کی تصعید ابخرہ پیدا ہوتی ہے اور کمی حرارت جو کی وجہ سے تغلیظ ہوجاتی ہے خصوصاً برودت کیوجہ سے خود ہوا میں تکاثف پیدا ہوکر اوسکو مستحیل طرف بخاریت کے کردیتا ہے اور فصل ربیع میں نہ تو باطن زمین میں زیادہ حرارت ہوتی ہے اور نہ جو سما میں اسقدر کمی حرارت کی اسیوجہ سے تحلیل فصل ربیع میں قوی تر ہے بہ نسبت تبخیر کے اسلیے کہ حرارت باطن ارض کی فصل ربیع میں نہایت ہی کم ہوجاتی ہے اور جو کچھ ہوتی ہے دفعتہ تقدم تصعید کیوجہ سے زمین کے اوپر آجاتی ہے۔ ایضاً فصل ربیع میں زمین کے اوپر ایک ایسی حرارت دفعتہ ظاہر ہوتی ہے جو حرارت تبخیر سے زیادہ قوی تر ہوتی ہے یا شاید اوسکی تبخیر نہ لطیف ہوتی ہے اسلیے کہ اوس حرارت کو مادہ پر غلبہ اور تسلط زیادہ ہوتا ہے اور ہمراہ اوسکے تبخیر لطیف کی زیادتی حرارت جو کی ہو کہ تحلیل کو تمام کردیتی ہے۔ یہ آثار اور افعال اکثر پیدا ہوتے ہیں اور صدور ان آثار کا تنہا انہیں اسباب مذکورہ بالا سے ہوتا ہے اور اگر اور اسباب ارضی وسماوی انکی ہمراہ ہوں تو آثار بمغائر آثار مذکورہ کے بھی پیدا ہوسکتے ہیں۔ پھر یہ بھی ہے کہ ربیع میں بوجہ سبق تحلل صیف کے مادہ بخارات میں کثرت اسقدر ہوتی جو بخار رصاعد تک ہوکر لطیف پائے جسقدر فصل شتا میں کثرت ہوتی ہے انہیں اسباب کو نظر کرکے واجب ہے کہ طبایع ربیع کے یبوست اور رطوبت میں بھی مائل اعتدال ہوں جسطرح حرارت اور برودت میں معتدل بین بین لیکن باایں ہمہ اوائل ربیع کو مائل برطوبت ہونا تجویز کرتے ہیں اوسکا سبب یہ بھی خیال کرتے ہیں کہ اوایل ربیع کا بعد اعتدال رطوبت اور یبوست سے اور میلان بہ طرف رطوبت کے اتنا نہیں ہے جسقدر کہ مزاج اوائل خریف دور ہے اور مایل بہ یبوست ہے۔ بعد ازاں فصل خریف میں شدت اعتدال حرارت اور برودت کی بھی اگر ہم قائل نہ ہوں تو بعید از صواب نہ ہوگا بلکہ رائے صائب یہی ہے کہ خریف میں بہ نسبت حرارت اور برودت کے بھی زیادہ اعتدال نہیں ہے اسلیے کہ ٹھیک دوپہر کا زمانہ فصل خریف کا مشابہ گرمیوں کی ہوتا ہے اور کنوار کی دھوپ میں تو جیسی سخت ہوتی ہیں اوسکو سب ہی خوب جانتے ہیں اور اوائل اوقات میں خریف کی مشابہت موسم سرما کے پیدا ہونے کا سبب یہ ہے کہ ہوائے خریفی میں بیس بشدت ہوتا ہے اور اسی بیس

کیوجہ سے قبول تسخین کی استعداد بھی زیادہ ہوتی ہے اور استحالۂ ہوا ناریت کی طرف اسوجہ سے ہوتا ہے کہ فصل گرما پہلے گذر چکی ہے جسکی ہوا نون ہوا کرتی تھی اوسی فصل کی حرارت نے ہوائے خریفی کو آمادہ استحالۂ مذکور کر رکھا ہے اور خریف کی راتین سرد ہوتی ہین اسلیے کہ ہماری سمت الراس سے آفتاب دور ہوتا ہے اور ہوائے خریف جو لطیف اور متخلخل ہوتی ہے بشدت قبول تاثیرون موثرات کا کرتی ہے جو موثرات اوسی ہوا پر وارد ہون ۔ اور فصل ربیع زیادہ تر قریب باعتدال ہے حرارت اور برودت مین اسلیے کہ اگرچہ ابتدا بعد سمت الراس سے ہماری ربیع بن بھی اوسیقدر ہوتا ہے جسقدر کہ خریف مین ہوتا ہے لیکن پھر بھی جو سمار ربیع مین قبول تسخین اور تبرید کی قابلیت اوسقدر نہین رکھتا جسقدر کہ خریف مین رکھتا ہے اسیوجہ سے ربیع کی رات اعتدال حرارت اور برودت مین دن سے زیادہ مختلف نہین ہوتی کچھ تھوڑی سی برودت یا خنکی جو گوارا ہے شب کو ہوجاتی ہے ۔ اگر کوئی معترض اعتراض کرے کہ تم کہتے ہو کہ ہوائے خریف مین لطافت زیادہ ہوتی ہے پھر کیا وجہ ہے کہ رات کو اوسی ہوا مین برودت آجاتی ہے اور سردی پڑتی ہے اور ربیع کی شب سے خریف کی شب مین زیادہ سردی ہوتی ہے حالانکہ لطافت ہوا کی بنا پر ہوائے خریفی شب مین بہ نسبت ربیع کے گرم ہونی چاہیے (جواب) یہ ہے کہ ہوائے خریف مین چونکہ تخلخل زیادہ ہوتا ہے اسی وجہ سے جسطرح قبول حرارت زیادہ کرتی ہے اوسی طرح شب کو اثر برودت کو بھی جلد قبول کرتی ہے اسی طرح پانی بھی زیادہ متخلخل ہوتا ہے اور لطافت بھی اوسمین زیادہ ہوتی ہے اسی واسطے اگر پانی کو گرم کرکے کوئی برف جمانی منظور ہو بہ نسبت سرد پانی کے گرم پانی بہت جلد جم جائیگا اسلیے کہ برودت ہوا کی گرم پانیمین بوجہ تخلخل کے زیادہ نفوذ کرتی ہے ۔ ایک یہ بھی بات ہے کہ ربیع کی برودت کا احساس ہمارے ابدان کو اتنا نہین ہوتا ہے جسقدر خریف کی برودت کا احساس ہمارے ابدان کو ہوتا ہے اسکا سبب یہ ہے کہ ربیع مین ہمارے ابدان جاڑون کی سردی سے نکلکر گرمی کیطرف آیا چاہتے ہین تو بدن کو سردی کی خوگری ہوتی ہے اور جاڑونکی سردی دھاتی اور دھاتی برودت کی متحمل ہوجاتی ہین اب تھوڑی برودت ربیع کی ناگوار نہین ہوتی بلکہ خوش آیند معلوم ہوتی ہے بخلاف فصل خریف کے کہ اوس سے پہلے گرمی ہوتی ہے اور گرمی کی خوگر ہمارے ابدان دفعۃً سردی کیطرف آتے ہین لہذا احساس برودت کا زیادہ کرتے ہین ۔ یہ بھی ایک وجہ وجیہ خریف مین سردی زیادہ معلوم ہونے کی ہے کہ فصل خریف متوجہ سرما کی طرف ہوتی ہے یعنے جاڑونکی آمد آمد کی خبر دیتی ہے لہذا خریف کو مناسبت قوی زمستان سے ہے اور ربیع صیف کو چھوڑکر گرما کیطرف متوجہ ہوتی ہے ۔

یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اختلاف فصول چہارگانہ ہر اقلیم مین خاص خاص امراض پیدا کرتا ہے لہذا طبیب پر واجب اور لازم ہے کہ ہر ایک اقلیم کی نسبت امراض فصول کو اچھی طرح پہچان لے تاکہ ابدان کو مضرات سے بچانے کیطرف اور بدیہ حفظ صحت اقدم کی بجا لاسکے اور اوسپر بوجہ جہالت اصول تدابیر کے یہ امر مخفی نہ رہے ۔ کبھی کسی فصل کا الکدن خواص امراض مشابہ کسی اور فصل کے دن سے ہوجاتا ہے مثلاً الکدن کی کیفیت بوجہ اسباب سماوی وارضی کے جاڑون کی سی ہوجاتی ہے اور دوسرے دن جیٹھ بیساکھ کی کیفیت پیدا ہوجاتی ہے اور الکدن ایسا ہوتا ہے کہ اوسکی دوپہر مین سردی اور دوپہر پیچھے گرمی ہوجاتی ہے

چوتھی فصل احکام فصول اور تغایر آثار کے بیان مین (۱)

عموماً یہ بات ہے کہ ہر ایک فصل اوسی مزاج کو موافق ہوتی ہے جو مزاج صحیح اوس فصل کے مناسب ہو (۲) اور جسکو کسی قسم کا سوء مزاج مناسب کیفیت کسی فصل کی عارض ہوا ایسے مزاج کو وہ فصل مضرت ہی پہونچاتی ہے (۳) ہان اگر کسی فصل مین انحراف اعتدال سے بیش از حد پیدا ہوجائے اوسوقت ہر مزاج کو مضر ہوتی ہے یعنے جس مزاج کے یہ فصل مناسب بہ کیفیت تھی اوسے مضر ہوتی ہے اور جسکو بحالت اعتدال خود مضر تھی اوسی تو بدرجہا مضر ہوگی اسلیے

حال اونکا بہت ردی ہوتا ہے صعوبتہ جسمی مرض سل کا ہوتا ہے اور چونکہ ربیع یعنی مزاج میں ہوا دلبغم کو تحرک کرتی ہے اس جہت سے سکتہ اور فالج اور اوجاع مفاصل پیدا ہوتے ہیں ۔ ان امراض میں واقع ہونیکا سبب ایک یہی ہوتا ہے کہ حرکات بدنی و نفسانی بافراط صادر ہوتے ہیں اور مسخنات کا استعمال بھی زیادہ کیا جاتا ہے کہ یہ دونوں باتیں طبیعت ہوا کو سمین ان امراض کو حادث پکڑتے ہیں ۔ امراض ربیع سے نجات دینے والی کوئی چیز مثل فصد اور استفراغ اور تقلیل طعام کے نہیں ہے اور خمر شراب جسمیں زیادہ پانی ملا ہوا اور اسکی قوت سکر تو رہ گئی ہو اسکا بھی استعمال بکثرت کرنا اکثر امراض ربیعی سے نجات دیتا ہے ۔ اگرچہ کہ مزاج سمی اور جنکا مزاج اوتکی مزاج سے قریب ہے فصل ربیع موافق ہوتی ہے ۔ فصل شتا یعنی جاڑونکی فصل میں فضلہ بلغمی ہوتا ہے اسلیئے کہ جو بہار غریزی یعنی روح اور خون جو اندر بند ہوتا ہے اور تحلیل نہیں پاتا پس قوت ہضم کی جو متعلق بحرارت اندرونی ہے یہ بھی ایک سبب ہے کہ فواکہ اس فصل میں کم پیدا ہوتے ہیں اور اکثر آدمی غذا حقیقی پر اقتصار کرتے ہیں اور حالت استلقا میں حرکات بھی کم کرتے ہیں اور گرم کپڑونکی پناہ میں رہتے ہیں ۔ اس فصل میں تیزی غلظ صفرا کی اور سبب فصل سے زیادہ ٹوٹ جاتی ہے اور یہ برودت کسی فصل کی اور جھونکے ہوا دن اور برسی ہوئی رات کے آہستہ آہستہ کم ہوتے ہیں ۔ اور یہ سبب ہے احتقان یعنی گھٹنا اندرون جسم کا زیادہ ہوتا ہے اور مفرطات اور ملطفات کو استعمال کی حاجت زیادہ ہوتی ہے ۔ جاڑونکی بیماریاں اکثر بلغمی ہوتی ہیں اور اندر بلغم کی پیدائش بھی اس فصل میں زیادہ ہوتی ہے یہاں تک اکثر تپ بھی بلغمی ہوتی ہے اور جو اورام اس فصل میں ہوتے ہیں سخت اور نکائل سپیدی ہوتا ہے نکاہی امراض کی کثرت ہوتی ہے ابتدا ان امراض کی ہوا سے نوافی سے ہوتی ہے اور سکے پیچھے ذات الجنب و ذات الریہ جسمیں صوت یعنی آواز اوجاع حلق ہوتے ہیں ۔ اوسکے بعد خاص پہلو میں اور پشت میں درد پیدا ہوتے ہیں ۔ اور پیو نمین آفت اور درد سر کنہ بلکہ سکتہ اور صرع بھی پیدا ہوتی ہے ۔ یہ سب امراض بہت بکثرت احتقان ہوا بلغمی کے عارض ہوتے ہیں اور بدہضمی جو نیا پیدا ہوتی ہیں ۔ اور پیو نمین آفت اور درد سر کنہ بلکہ سکتہ اور صرع بھی پیدا ہوتی ہے ۔ یہ سب امراض بہت بکثرت احتقان ہوا بلغمی کے عارض ہوتے ہیں اور بدہضمی جو نیا پیدا ہوتی ہے اور سطبر جنکا مزاج شتا بہتر نتائج دیتی ہے اور سوسطر اس کو گو نکو جاڑونمین نفع پہونچاتا ہے ربول کو سوا اس فصل میں زیادہ ہوتی ہیں بہ نسبت گرمی کے ۔ اور مقدار بول کی زیادہ ہوتی ہے فصل گرمی کی بہ نسبت اخلاط کو قوت اور افعال طبیعہ کو ضعیف کرتی ہے اسلیئے کہ تحلیل میں افراط ہوتی ہے اور خون اور بلغم کم ہوتا ہے اور صفرا بڑھ جاتا ہے آخر میں اس فصل کی صفرا سیاہ باقی رہجاتا ہے اسلیئے کہ رقیق کی تحلیل ہوجاتی ہے اور غلیظ میں حبتاس اور احتقان پیدا ہوتا ہے ۔ اور نتائج میں جنکا مزاج قریب بمزاج ربیع ہو اخیر فصل کی قسم کی قوت گویونمین پیدا ہوتی ہے ۔ رنگت زرد ہوجاتی ہے اسلیئے کہ خون کی تحلیل ہوتی ہے جس سے سرخی کی پیدائش ہو ۔ بواسیر یاں مادی گرمی کی فصل میں ہوتی ہیں بہت جلد دفع ہوجاتی ہیں اسلیئے کہ قوت بسوقت قوی ہوا اور ہوا کو معین تحلیل پاتا ہے اور مدد دفع کرتا ہے اوسکو دفع کرتی ہے اور اگر قوت میں ضعف ہو حرارت ہوا کی جہت سستی اور ازرار پیدا کرنیکی ضعف کو بڑھا دیتی ہے پھر قوت ساقط ہوجاتی ہے اور موت پیدا کرتی ہے ۔ جس فصل میں ضعیف کی حرارت اور یبوست ہو امراض کو جلد جدا کرتی ہے اور ضعیف رطب مضمحل ہو نیمادہ کو خوب گرفت کرتی ہے اور امراض کی مدت وسمین طولانی ہوتی ہے اسی جہت سے اکثر قرح کا انجام کلکہ یعنی طرف ہوتا ہے اور استسقا اور زلق الامعاء عارض ہوتا ہے ۔ اور طبیعت نرم ہوجاتی ہے اور ان سبب سے نیز کہ یبوست اور تراطوبت کا اوپر سے پنجگی یعنی طرف خصوصاً سر سے طرفان کا اور زمستین ہوا ہے ۔ امراض فصل گرما کی حمای غب اور مطبقہ اور محرقہ اور لاغر ہوجانا بدنکا اور اوجاع ہیں ورد کان کا ۔ اور ورد یعنی نسوب چیچک اس فصل میں اکثر عارض ہوتی ہیں خصوصاً جسوقت اس فصل میں ہوا کم طراوت اور مجرد اور بثور یعنی پھنسیاں جو اس فصل کی مناسب ہیں زیادہ پیدا ہوتی ہیں ۔ اگر ضعیف بھی ہو یعنی ہوا ربیع کی اوسمین جاکہ حرارت اور برودت اور یبوست کم ہو تو اوسوقت تپونکا حال چھپا ہوتا ہے خشونت اور حدت یا بس تپو نمین کم ہوتی ہے اور عرق زیادہ نکلتا ہے بحران کی منفعل بخوبی ہوتی ہے اسلیئے کہ حار رطوبتوں کی تحلیل کرتا ہے اور رطب ارخاء اور توسیع مسام کرتا ہے ۔ اگر ضعیف جنوبی ہوا اوسمین وباؤن کی کثرت ہوتی ہے اور بیماریاں مثل جدری اور حصبہ کی بکثرت ہوتی ہیں ۔ اور اگر ضعیف شمالی ہو کہ نائل بہ برودت اور یبس ہو تو وہ صحت زیادہ پیدا کرتی ہے لیکن اوسمین امراض عصر بہت عارض ہوتے ہیں ۔ امراض عصر و بیماریاں ہیں جو سیلان اور سوزش بجہت حرارت باطنی اور ظاہری کے پیدا ہوتی ہیں جو وقت اون ہوا و سائل سے بجرودت ظاہری ملا اونکو نچوڑے یہ بیماریاں جیسے نزلہ اور نزلہ کے ہمراہ جو بیماریاں ہوتی ہیں ۔ اگر ضعیف شمالی یا بس ہو تو بلغمی مزاج اور نسوان کو نفع پہونچاتی ہے ۔ اور صفروی مزاجونکو

یا بس جسمین آفسوکم کلین اور حمیات حادہ مزمنہ الاحق ہوتے ہین اور تصرف کے اسراق سمی و التہاب کے خلیہ بوا کا ہوتا ہے خلیہ بعضہ مین امراض کی کثرت ہوتی ہے اسلیے کہ آدمی پہلے تو اسمین دنکہ نہارت آفتاب مین چلتے پھرتے ہین پھر اونکو سردی کی شب ہوتی ہے اور نواکہ کثرت پیدا ہوا۔ قرین تنگ کہا ہے سے اخلاط فاسد ہوجاتے ہین اور قوت۔ گرمیون مین تحلیل ہوجاتی ہے اور اخلاط خریف مین بہت کم ہوجاتی ہے اسلیے کہ لطیف تحلیل گرمیون مین ہوجاتی ہے اور کثیف متفرق ہوکر باقی رہ جاتے ہین اور اگر کوئی خلط بہت پختہ کرنی طبیعت کی آمادہ دفع اور تحلیل پر ہوتی ہے لات کی برودت اوسکو پختہ کردیتی ہے اور خون فصل خریف مین بہت کم ہوجاتا ہے بلکہ فصل بہت اتر بادیا بس مزاج کے مخالف مزاج خون کے ہے کہ وہ حار رطب ہے اسی جہت سے تولید خون پہ فصل مین نہین ہوتی اور فصل صیف مین چونکہ پہلے سے تحلیل خون کی اوسمین ہوچکی ہے بس قلت اس فصل مین باقی رہتی ہے۔ اور اخلاط صفراوی زرد خواہ سیاہ کی کثرت ہوتی ہے اور اخلاط سیاہ اس جہت سے زیادہ ہوتے ہین کہ صیف کی حرارت سے خلط صفراوی خاکستر ہوجاتی ہے اسلیے خریف مین سودا بکثرت پیدا ہوتا ہے۔ صیف اخلاط کو خاکستر کرتی ہے اور یبوست پیدا کرتی ہے آمد خریف اوسکو سرسز کرتی ہے۔ ابتدا خریف کی۔ یہ قدر معاوق شمالی کے مزاج کے ہوتی ہے اور اخیر اس فصل کا اونکا مشابہ ہوتا ہے امراض خریف کی یہ ہین جرب تقشر یعنی خارش خشک اور قوبا یعنی دمہ اور سرطان اور اورام مفاصل اور حمیات مختلطہ یعنی مرکبہ اور حمای ربع بہت کثرت خلط سودا کے جسکی دلیل مذکور ہوچکی اور اسی سبب سے طحال بڑھ جاتی ہے۔ اور قنطیر الیبول بھی اسی فصل مین عارض ہوتا ہے کہ مزاج مثانہ کا حرارت اور برودت مین مختلف ہوجاتا ہے۔ اور سرسام الیبول بہ نسبت قنطیر الیبول کے زیادہ ہوتا ہے اور نزلق الامعاء اسی جہت سے پیدا ہوتا ہے کہ برودت فصل کی تریق اخلاط کو باطن کیطرف دفع کرتی ہے۔ اور عرق النساء پیدا ہوتی ہے اور ذیحہ صفراوی خریف مین ہوتا ہے یعنی ذیحہ یعنی ربع مین اسواسطے کہ صفرا اور سودا ہر ایک کا ان دونون قسمون مین اسی وہ خلط ہے جسکا ہر ایک کے زمانہ وجود کی فصل سے پہلے جو فصل ہے پختہ کرے یعنی ذیحہ یعنی ربع مین اس جہت سے ہوتا ہے کہ جاڑون کی فصل جو ربع ہے مقدم ہے لہم کو پختہ کردیتی ہے اور ذیحہ صفراوی خریف مین بسبب قوت ان صفرا کی فصل صیف مین ہوتا ہے۔ اور فصل خریف مین ایام اوس یا بس کی بھی کثرت ہوتی ہے اور بھی سکتہ بھی پیدا ہوتا ہے۔ اور امراض ربہ اور وذمیت اور دوران بھی پیدا ہوتے ہین اسلیے کہ حرکت فضول کی صیف مین ہوکر خریف مین اوسکا عضو رئیس پہ جوڑ ہوکر کمجائی ہوتی ہے بیت مین کیڑے بھی خریف مین زیادہ پیدا ہوتے ہین کہ قوت ہاضمہ اور دفعہ سے ضعیف ہوتی ہے۔ جدری کی بھی اس فصل مین کثرت ہوتی ہے خصوصا اگر خریف مین ریح جنوبی اسمین بھی سموم شدید اگر فصل صیف بہت حار گذری ہو۔ جنون بھی اس فصل مین زیادہ ہوتا ہے اس جہت سے کہ اخلاط صفراوی مین حدت سودا وی سے اخلاط سودا وی کی ترکیب ہوتی ہے۔ خریف اون بیماروں کیلئے ریحان ترجمہ ہے یعنی اصحاب سبل کو بہت مضر ہے اور اگر سبل کی ابتدا ہوا ور بخوبی یہ مرض ظاہر ہو اس فصل مین اوسکا اشتباہ ہر طرف ہوجاتا ہے اور بخوبی اوسکے آثار ظاہر ہوجاتی ہین۔ وقت مفرد مین جو لوگ مبتلا ہون اونکو بھی فصل خریف بہت خشکی پیدا کرنے کے بہت مضر ہے۔ لہذا یہ امراض صیف کی پہلے فصل خریف بنسبت زمستان کی ہے عمدہ احوال خریف یہ ہے کہ طالب وسطیہ جو اعتدال ربیعی خریف وہی ہے جسمین بہت زیادہ ہو

بیان مین جہت شتا ہی جنوبی کے بعد ربیع شمالی پیدا ہوا اور اوسکے بعد فصل گرمی کی بہت سخت ہوا اور پانی بہت برسے اور ربیع مین اکثر اغذیہ مواد کا پختہ ہونا تا انکہ صیف آجائے یہ سال کی فصل خریف مین لڑکے بہت مرتے اور بیج امعاء اور قروح امعاء اور غیب غیر خالص جسکے زمانہ مین طول ہو بکثرت پیدا ہوے اگر جا حامل مین اس سال کی رطوبت زیادہ ہو جن حاملہ عورتون کی بچے کی ربیع مین امید ہو انکے سبب سے لونکے کل کا اسقاط ہوجاتا ہے اور اگر بچہ لڑکا پیدا بھی ہو تو ضعیف الخلقت ہوتا ہے بعد اسکے مرجاتا ہے یتیم کا مال اور بیمار رہتا ہے۔ اور اکثر آدمیون کو سعایا بس اور اسہال خون اور نزول کثرت عارض ہوتے ہین خصوصا شیخ کو اونکے پیچش الدم باب نزول ہوتا ہے اکثر قوی مزاج مفاجات مرجانے ہین اسلیے کہ سال کی رطوبت مین ہجوم نزلات کا زیادہ تر بکثرت

ہوجاتا ہے۔ پہلا حصہ بیع مطلع جنوبی ہوا اور اوس سے پہلے شمالی گذر چکی ہے اس سال کی صیف میں حمیات حادہ اور ورمادہ اور لین طبیعت اور سہ سال ہوگی کثرت ہوتی ہے اور اکثر یہ خبریں زراعت سے پیدا ہوتی ہیں اور جو ملغم جانوروں میں اندرونی تجویف میں جمع ہوتا ہے اور سکا دفع بسبب حرکت کے پیدا ہوتا ہے خصوصاً اون یا بان میں جنکے مزاج مرطوب ہیں مثل عورتوں کے اور عفونت کی بھی اسی فصل میں کثرت ہوتی ہے اور حمیات بہت زیادہ پیدا ہوتی ہیں اگر اس سال کی صیف میں برقصت طلیع شعری عبور یعنی سیانہ جیٹھ کے بیس دن سے گذرنے کے بعد مطابق ماہ بہادوں کے ہندی میں ہوتا ہے بارشی برسے اور ہوا سے شمالی چلے البتہ امید بہبودی ہوتی ہے اور مادہ امراض کی بھی تحلیل ہوجاتی ہے۔ سب سے زیادہ تر مضر فصل ہمارے سطے اسوان اور ربیعان کی ہے جو ہمیں سے بچ جاتا ہے یعنی سودا وی نہیں بنتا ہے اسلیے کہ اخلاط میں احتراق پیدا ہوتا ہے اور غلیظ ہوجاتی ہیں اور بعد دفع کے استسقا بوجہ ربع کے پیدا ہوتا ہے اور جمع طحال کا بوجہ ضعف مگر یہ بھی اسی احتراق کی وجہ سے عارض ہوتا ہے۔ مشائخ میں اسال کا ضرر کم ہوتا ہے جس بدن میں تبریہ کا خوف ہو یعنی جنکو تبریہ سے ہو ہمیں کم مضاوی ہوتی ہیں اگر یہ صیف یا بس شمالی کی خریف جنوبی ہو اور سہ سال کے جاڑوں میں بدن کو اعتدال اور دوسرا پیدا ہوگی اور کھانسی بہت پیدا ہوگی اور آواز بیٹھ جائیگی اور سل پیدا ہوگی اسواسطے کہ زکام کثر عارض ہوگا بہ نسبت صیف یا بس جنوبی یا خریف مطیر شمالی ہو اور ہوا زمستان میں مرطوب رہے اور کھانسی اور گلہ خشکی آواز کی کثرت ہوگی۔ پھر اگر صیف جنوبی یا خریف شمالی ہو اور امراض عصر اور حقن یعنی خشکی مادہ کی کثرت ہوگی اور ان دونوں بیماریوں کی شناعت اور پریشان ہوجائیگی اگر صیف اور خریف دونوں جنوبی اور تر ہوں تو رطوبت کی کثرت ہوا موجب جاڑہ کی فصل آئے تو اسال میں امراض عصر جاڑہ پریشان ہونے عارض ہونگی۔ اور یہی کچھ دو نہیں ہے کہ احتقان بخارات اور انصباب اخلاط کثرت مادہ کی اور نفس کا منقود ہونا امراض عفونت کے۔ اور نشا اس بات سے خالی نہ ہوگی کہ مرض پیدا کرے اسواسطے کہ مواد کثیرہ جو حقن سے پہلے سے ہورہے ہیں اونکو پانی ہے۔ اور اگر صیف اور خریف دونوں بس شمالی ہوں تو مخصص طبیعت کی شکایت کرتا ہے اور بہی عمدہ نہیں منتفع ہونگی سوائے انکے اور لکھنؤ کو مدینہ بس اور نزلہ زمہریر اور حمیات حادہ اور ربا عارض ہونگی۔ جاڑوں میں جب سردی زیادہ ہو اور پانی بھی خوب برسے حرقت البول پیدا ہوگا اور گرمیوں میں سبب شدت حرارت اور یبوست کی ہوخوانیق پیدا ہونگے قتال ہوں یا غیر قتال منفجر ہوکر شگافتہ ہوں خواہ مخواہ داخل بدن ہوں یا خارج اور عسر بول بھی پیدا ہوتا ہے اور جسم بدبودار اور جیتا پیدا ہونگے مگر بعض کی سلامتی احوال اکثر ہوگی اور مادہ اور فساد دخون اور ابتدا سل حیض اور کرب اور قحت بھی پیدا ہونگے شتا سے خشک کی اگر بیع بھی خشک ہو روئیدگی سے۔ و یا درخت اور نباتات کو بھی فاسد کردیتی ہے پس اوسکے چرنے والے جانور خواہ اوسکے پھل پھول کھانے والے آدمیوں کی مزاج میں بھی فساد آجاتا ہے **فصل آٹھوین تاثیر تغیرات ہوا جو ارضی ہیں اور مخالف مجرا سے طبیعت کے نہیں ہیں** ضرور ہے کہ اسوقت ہم تمام اور کمال تغیرات غیر طبیعی ہوا کے جو مخالف طبیعت کے نہیں ہیں اور جسکے باعث ارضی اور سماوی کے پیدا ہوتے ہیں بیان کریں اگرچہ اکثر امور کی طرف ہم نے ذکر فصول میں بھی اشارہ کردیا ہے۔ جو تغیرات تابع امور سماوی کی ہیں وہ میں سے ایک قسم تغیر یہ بھی ہے کہ جو بسبب تاثیر کواکب کے عارض ہوتا ہے اسلیے کہ اکثر ایسا ہوجاتا ہے کہ بہت سے ستارے تیز مغنی مکان واحد میں آفتاب کی شعاع جمع ہوجاتے ہیں اسوجہ سے تسخین بافراط اس بلاد میں پیدا ہوتی ہے جو اوس مقام اجتماع سے مسامتت رکھتے ہوں یا قریب بمسامتت ہوں اور کبھی اکثر بلاد کو سمت الراس سے ستارے بہت دور ہوجاتی ہیں اسکی وجہ سے حرارت میں کمی ہوجاتی ہے مگر تاثیر مسامتت کی گرمی پیدا کرنے میں ایسی نہیں ہے جیسے تشیہ مسامتت یا مقاربت کی وقت میں ہوتی ہے وقمر کے۔ اور جو باعث تغیرات ہوا میں اور تین ہیں ایک سبب اختلاف عرض بلد کا ہے خط استوا سے اور ایک سبب بلد کا اور بحار اور بحیرہ خواہ پہاڑوں کی وجہ سے خواہ بسبب دریا کے بھی اختلاف پیدا ہوتا ہے۔ لہذا ایسے سبب اختلاف ہواؤں کا یہی ہے اور یہی کے اقسام بھی موجب اختلاف ہوا کرتے ہیں جو بلد کہ قریب رأس سرطان کے شمال میں واقع ہے یا قریب مدار راس سرطان کی جنوب میں ہے

اوسکی صیف بہت گرم ہوتی ہے بہ نسبت اوس بلد کے جو اوس سے دور ہے خط استوا اور شمال تک واجب ہے کہ اوپر شخص سکے قول کی تصدیق کیجاے جسکی یہ راے ہے کہ جو مقام نیچے معدل النہار کے نہ قریب باعتدال ہے اسواسطے کہ بسبب آسمانی اوس جگہ پر گرمی پیدا کرنیوالا ایک ہی ہے اور وہ بسبب مسامتت انتہا کی سمت الراس سے ہے اور یہ مسامتت یعنی سامنا نہ زیادہ موثر نہین ہے بلکہ مسامتت کا ہمیشہ رہنا البتہ موثر قوی ہے اسواسطے گرمی بعد نماز عصر کے شدید ہوتی ہے بہ نسبت تمکث سورج کے اور اسواسطے گرمی بوقت ہونی آفتاب کی آخر سرطان اور اوائل اسد مین ہوتی ہے بہ نسبت اوسکے آفتاب سہایت ۱۰ میل کلی کو پہونچے حالانکہ قرب اور مسامتت بہ نسبت ہمارے اوسوقت زیادہ ہوتی ہے۔ اسواسطے جسوقت کہ آفتاب راس سرطان سے ہٹتا ہے اوس مقدمکہ کہ جو اوس سے میل جزی مین کرتے ہین اور حرارت اوسکی زیادہ ہوتی ہے بہ نسبت اوسوقت کی کہ جب آفتاب کو میل معدل النہار سے برابر اوس حد کے ہوا اور ابھی راس سرطان تک نہ پہونچا ہو۔ اور جو بقعہ کہ بالخط استوا واقع ہے اوسکی سمت الراس سے آفتاب کو مسامتت چند روز ہوتی ہے اوسکے بعد بہت جلد آفتاب اوس مقام سے دور ہوجاتا ہے اسلیے کہ زیادتی اجزاے میل کی نزدیک تقاطعین (یعنی وہ دو نقطہ جو نقطۂ اعتدالی کھلاتے ہین) کے بہت زیادہ ہے بہ نسبت زیادتی اجزاے میل نزدیک دونون نقطۂ انقلاب کے یعنی اتصالات سے بھی ذرہ بھی بالکہ نزدیک دونون نقطۂ انقلاب کے تین یا چار خواہ کچھ زیادہ دنکی حرکت چونکہ محسوس نہین ہوتی بلکہ اشتباہ پیدا کرتی ہے۔ پھر چونکہ مقابل میل کلی کے بھی کیفیت ہوتی ہے شمالی ہو خواہ جنوبی کہ آفتاب گویا حیز واحد مین اوس مقام پر مدت دراز تک رہتا ہے اس جہت سے مثل تسخین کے اوس سے زیادہ صادر ہوتا ہے مبرد جسم کہتا ہے قریب قریب کے مدارات یومی جو متصل میل کلی کے ہین اگرچہ بعد انصراف آفتاب سے نقطۂ میل کلی سے ہر روز بعد مین کمی اور مشی ہوتی ہے مگر یہ کمی اور مشی حرارت اور تمازت کی کمی کرنے مین کچھ موثر نہین ہوتی اور قیاس مقتضی اسکا ہے کہ بہت دنون تک موثر ہو۔ فرض کرو کہ ایک مکان کی ہوا دس من کوئلہ کی آگ سے گرم کیجاے جب وہ مکان خوب گرم ہوچکے تو پھر اوس مکان کی گرمی باقی رکھنے کو واسطے اوسی مقدار آگ کی باقی رکھنے کے واسطے تھوڑی سی آگ کافی ہوگی اور گرمی بڑہانے کے واسطے بشرطیکہ وہ گرمی سابق موجود ہو تھوڑی سی آگ کافی ہوگی یہی حال حرارت بسبب مسامتت کے ہے اور بسبب قرب آفتاب میل کلی پر پہونچتا ہے اور جو سمادی یہ حرارت غالب آجاتی ہے بہ نسبت اوس حرارت کے جو میل کلی سے انصراف آفتاب کا اور مائل بجنوب ہونا جسقدر قریب مین کمی کرتا ہے حرارت بہت دنون تک نہین گھٹتی بلکہ تھوڑے دنون تک بڑہتی جاتی ہے۔ ف ضرور اس بات کا اعتقاد کرنا چاہیے کہ جن بلاد کا عرض قریب میل کلی کے ہے اونمین حرارت اور گرمی زیادہ ہوتی ہے اور بعد اونکے اون بلادمین گرمی زیادہ ہوتی ہے جو دونون طرف کی میل کلی سے بیس درجہ کے قریب ہو ایسی گرمی خط استوا کے نیچے باوجود مسامتت آفتاب کی سمت الراس پر نہین ہوتی جیسے اون آبادیون مین جو قریب راس سرطان کے ہین باوجود مسامتت آفتاب کی گرمی کی زیادتی ہوتی ہے اور جو شہر اور بلاد کہ اونکا فاصلہ میل کلی سے بیس درجے پر زیادہ ہے وہان سردی زیادہ ہوتی ہے اختلاف حرارت اور برودت ہوا کا بسبب اختلاف عرض بلد کے ہے اور کچھ حرارت اور برودت کی تخصیص نہین ہے کہ اکثر احوال اور اعراض مین یہ تشابہ مین جو اختلاف بسبب وضع مخصوص بلد کی بلندی یا پستی مین ہوتا ہے اوسکی تفصیل یہ ہے کہ نشیب کے مقام کا شہر ہمیشہ زیادہ گرم رہتا ہے اور بلند وہ کا شہر اوسمین سردی زیادہ ہوتی ہے اسلیے کہ نشیب کے مقام کی آبادی چونکہ زمین سے ایسی جگہ متصل ہے جسمین بخوبت اور گرمی بوجہ اشتداد شعاع شمس سے آتی ہے اس گرمی کی وجہ بھی زیادہ ہے اوسمین حرارت بھی زیادہ ہے مگر یہ کیفیت اونہین مقامات کی ہے جو قریب ہمارے مساکن کے ہین۔ اور بلندی پر جو بلد واقع ہین چونکہ اوس جگہ سے وہ ہے جہان شعاع آفتاب کی شدت ہوتی ہے اس سبب سے اوس مقام مین سردی زیادہ ہوتی ہے دلیل اس مسئلہ کی طبعیات مین بیان ہوتی ہے۔ اگر عرض مشکل گردہے کے ہو جسکا تفاوت عرض سے زیادہ ہو شعاع اوس مقام پر زیادہ بند ہوگی اور گرمی بھی زیادہ ہوگی اور جس مقام مین بستی بسبب بھاڑون کے ہو اگر وہ اوس مقام مین بہتر کہا جاے تو وہ اسی قسم مین داخل ہے جسکا ابھی بیان ہوا اور اگر بھاڑ نہ ہو سکے گرد ہو یہ قسم وہ ہے جسکے بیان تفصیلی کا اب ہمارا ارادہ ہے

گرمی مین بھاڑ کی تاثیر جو مختلف طرح سے ہوتی ہے ایک طریقہ یہ ہے کہ بھاڑ آفتاب کی شعاع کو بلد پر پھیلاتا ہے یا آفتاب کی شعاع کو بلد سے جو ہٹا دیتا

صفحہ ۲ ... مسامتت کا ہونا ... آفتاب کا ... ہوا ... ہوا ... ہو

قدرے لطیفہ یہ ہے کہ ہوا کے آنے کو بلد سے منع کرنے خواہ ہوا کے چلنے کی اعانت کرنے **مثال پہلے طریقہ کی** پہاڑ کسی شہر کے اوتر طرف ہو اور وہ شہر خط استوا کے قطب شمالی کی طرف واقع ہو باہر میل کلی کے تو آفتاب اپنی مدار میں اوپر چڑھ کر گرمی کا انعکاس شہر کیطرف کرے گا پس وہ شہر گرم ہو جائیگا اگر چہ شمالی ہوا سطح اگر پہاڑ شہر سے پچھم طرف ہو اور پورب کی جانب کھلی ہو جب بھی انعکاس شعاع کا بلد پر ہوگا۔ اور اگر پہاڑ پورب کیطرف ہو تو اسقدر گرمی بلد میں زیادہ ہوگی اسلیے کہ اس پہاڑ سے آفتاب کا سامنا بعد زوال کے ہوگا اور بعد زوال کے آفتاب ساعت بساعت پچھم طرف بڑھتا جاتا ہے اور اس پہاڑ سے دور ہوتا جاتا ہے پس تیزی کیفیت حرارت شعاع کی بھی کم ہوتی جاتی ہے۔ اور پچھم طرف کی یہ کیفیت نہیں ہوتی بلکہ اوسطرف ہر وقت صبح سے ایکبار تک آفتاب اس پہاڑ کے آڑ میں نہ آنے سے ضرب ہوتا جاتا ہے **مثال دوسرے طریقہ کی** ہوا کو پہاڑ اسطرح منع کرتا ہے کہ شہر کے اوتر طرف واقع ہو اور باد شمال جو وہاں پیدا کرتی ہے اوسکا راستہ روکے اور ہمیں باد جنوبی کیفیتیں پیدا کرتی ہے چلے۔ یا وہ شہر اسطرح پر واقع ہو بیچ میں پہاڑوں کے کہ ہوا کے نکلنے کی راہ کھلی ہو مگر تنگ ہو اس جگہ پر یہ ہوا بہت زور سے چلے گی بہ نسبت اوس شہر کے جو کھلے میں واقع ہوا اسلیے کہ ہوا کی شان سم یہ بات ہے کہ جب تنگ راہ پاتی ہے برابر اوسطرف کھنچی ہے اور سکون و آرام نہیں ہوتا اسطرح پانی وغیرہ چلنے والی چیزوں کا بھی حال ہے اور جانب اسکی بدبیات میں بھی جاتی ہے۔ نہایت معتدل شہر پہاڑوں کے لحاظ سے باعتبار چلنے اور کھلنے کے وہی شہر ہے جسکا پورب اور اوتر کھلا ہو اور پچھم اور دکھن بلند ہوں یا کم بلندی پانی کی کیفیت ہے کہ جو شہر قریب دریا کے واقع ہیں اونمیں بہ نسبت اور شہروں کے رطوبت زیادہ ہوتی ہے پھر اگر دریا اوتر کیطرف واقع ہو رطوبت کی ساتھ برودت بھی پیدا ہوگی اسلیے کہ یہ شمال پانی پر چلکر اوسکی برودت حاصل کرکے اس شہر تک پہونچیگی۔ اور اگر دریا دکن طرف ہو ہوائے جنوبی زیادہ غلیظ ہوتی ہے خصوصاً اگر ہوا کو کوئی تعفن دینے والے مثل پہاڑ وغیرہ کے ہو اوپر ٹھہر کر شہر تک پہونچے۔ اور اگر دریا پورب طرف ہو اوسکی تر طیب ہوا سطح خشکی سے بہت زیادہ ہوگی بہ نسبت اسکے کہ پچھم طرف واقع ہو اسواسطے کہ حرارت آفتاب کی پورب طرف کی دریا پر زیادہ ٹھہرے گی اور تحلیل میں بھی زیادتی پیدا ہوا کریگی اور غرب بھی زیادہ آفتاب کو اس صورت میں ہوگا اور مغرب کی جانب میں ایسا نہ ہوگا حاصل یہ ہے کہ قرب دریا کا تر طیب ہوا میں زیادہ پیدا کرتا ہے پھر اگر ہوا کثرت چلی اور زمین پر چلنا اور سکا کسی پہاڑ وغیرہ کے ذریعہ سے کمی نہ پائے تو عفونت سے محفوظ ہوگا اور اگر ہوا دریا کی روانگی پر قادر نہ ہو اور نہ کمی کرکے چلے تو خود ہوا بھی مستعد عفونت پذیر ہوگی اور اخلاط میں بھی عفونت پیدا کریگی۔ ایسی ہر چیز مستعد عفونت ہو باد شمال سے اور سکے بعد پیدا ہو اور سکے پیچھے اور بہت نفع ہوائوں میں ہوائے جنوبی ہے۔ جو تغیرات ہوا میں بظر نفس ہوا کے ہوتے ہیں وہ طرح پر ہوتے ہیں اور اونکا بیان بھی ہم دو طرح سے کرتے ہیں۔ ایک بیان بطور کلی۔ اور دوسرا بیان بطور جزئی اور مخصوص ہوا سطح ہر بلد کے۔ یہ بات علی العموم ہے کہ ہوائے جنوبی اکثر بلاد میں گرم اور تر ہوتی ہے حرارت تو اسوجہ سے کہ جسطرف گرمی زیادہ ہو اوادھر سے ہوا بھی زیادہ گرم ہو کر آتی ہے۔ اور رطوبت کی یہ وجہ ہے کہ دریا طرف جنوب کی ہم لوگوں سے جو سکان اقلیم چہارم کے ہیں واقع ہیں اور باد صبا کہ ہوا جنوبی ہے حرارت آفتاب کا فعل اوسمیں قوی ہوتا ہے اور بخارات زیادہ اوٹھکر پہاڑوں سے ملتے ہیں اسی جہت سے اوسمیں ارتفاع اور سستی بدن کی زیادہ پیدا ہوتی ہے شمالی ہوا سرد ہوتے اسلیے کہ پہاڑوں اور سرد مقامات نہیں ہوتے کثرت سے اور نہ بگذر کر بہت تک پہونچتی ہے اور یا بس بھی ہے کہ اوسکے ہمراہ بخارات کثیر نہیں ہوتے اسلیے کہ تحلل جانب شمال میں کم ہے اور نہ تعفیہ ہوا دریا کے جاری پانی پر گذر کر آتی ہے جو اوسمیں رطوبت پیدا ہو بلکہ یا تو بستہ پانی پر اسکا مرور ہوتا ہے یا میدانوں پر سے گذر کر آتی ہے۔ پس ذرا ہوا برودت اور رطوبت میں معتدل ہے مگر خشکی میں بہ نسبت پچھوا کے زیادہ ہے اسلیے کہ شمال میں مشرق کے دریا بہ نسبت شمال مغرب کے ہیں اور ہم شمالی خرد ہیں **مترجم کہتا ہے** یہ خاصیت پروا ہوا کی بہ نسبت اون بلاد کے ہے جہاں کا شیخ الرئیس مستولی ہے ہمارے بلاد میں اسکا عرض بلد ستائیس اور بتیس درجے پروا ہوا مرطوب ہوا اور اسمیں ہاتھ ہوائوں کا تھمتا اور اوجاع مزمنہ کا اشتداد اور دیگر عوارض رطوبی زیادہ ہوتے ہیں **متن** پچھوا ہوا میں رطوبت [illegible] سے گذر کر [illegible] پہونچتی ہے اور اس بہت سے

کہ حرکت آفتاب کی اور حرکت کھچوا ہوا کی آپس میں مدد کرتی ہیں اور اس وجہ سے ہوا کی تحلیل آفتاب کے نیچے زیادہ کرتا ہے خصوصاً اکثر اجسام ہیں
پیدا ہوا طبیعی ہے اور کھچوا اکثر آخر روز میں جاتی ہے اسی واسطے اکثر کھچوا ہوا میں گرمی کم ہوتی ہے بہ نسبت پروا کے اور مائل بطرف پرودت کے ہوتی ہے اور پیدا
بہت گرمی ہوتی ہے اگرچہ پروا اور کھچوا دونوں بقیاس باد شمال اور جنوب کے معتدل ہیں۔ کبھی ان احکام میں بہت اختلاف بلاد کے قرب ہوجاتا ہے کہ اسباب اور
قسم کے پیدا ہوتے ہیں مثلاً بعض بلاد میں ایسا فرق ہوتا ہے کہ ہوائے جنوبی سرد ہوجاتی ہے بہت قریب ہونے برف کی پہاڑوں کے کہ اوپر سے ہوا میں گذر کر
مائل بہ پرودت ہوجاتی ہیں۔ اور کبھی شمالی ہوا بہ نسبت جنوبی کے زیادہ گرم ہوجاتی ہے اسلیے کہ خشک میدانوں میں اوسکا گذر ہوتا ہے۔ اور یہ وہ ہوا ہے
گرم ہے جو گرم میدان سے گذر کر آئے یا از قسم اون دخانات کے ہے جو جو میں علامات ہائلہ اور خوف انگیز سے پیدا ہوتے ہیں مثلاً یہ آگ کے اسلیے کہ وہ دخانات اگر
ثقیل اور گران ہیں اور میں اوسی جگہ پر شعلہ اوٹھکر بھڑک پیدا ہوتی ہے اور جو لطیف اوس سے جدا ہوجاتا ہے اور ثقیل نیچے اور آتا ہے کہ اوس کسیقدر التہاب اور
تاریت باقی رہتی ہے۔ مقنی ہوا میں قوی ہیں بنا بر تجویز علمائے فلاسفہ کے ازکی ابتدا جہت فوق سے ہوتی ہے اگرچہ اوسکے مواد کا مبدا نیچے ہے مگر مبدا ازکی حرکات
اور چلنے اور سخت ہونے کا اوپر کی جانب ہے اور یہ حکم یا تو عام اور کلی ہے یا اکثری اثبات اس حکم کا حکیم طبعی کے ذمہ ہے تحقیق میں اس مسئلہ کے ہم ایک فصل
جداگانہ لکھیں گے جسوقت بیان مساکن اور بلاد کا کرینگے۔ اختلاف بلاد کا بہت مٹی کے کئی طرح پر ہوتا ہے اور اقسام اوسکے مختلف ہیں بعض قسم وہ ہے جسکو طین الحر
کہتے ہیں یہ وہ مٹی ہے جو آمیزش ریگ اور شورے وغیرہ سے پاک ہو جیسے ہندوستان میں نیڈول ہوتا ہے۔ اور ایک قسم ہے جو مشابہ تعمیر کے ہوتی ہے اور اوس میں
رطوبت غالب ہوتی ہے۔ اور ایک قسم ایسی ہے کہ اوسمیں ریگ کی آمیزش بہت ہوتی ہے اور بعض قسم مٹی کی سیاہ ہوتی ہے پھر اوسکی دو قسمیں ہیں ایک قسم تری ہے یعنی
رباب ناک اور دوسری شورہ ناک اور بعض قسم ایسی ہے کہ اوسمیں قوت معدنی غالب ہوتی ہے مگر ہر قسم کی مٹی اپنے شہر کی آب و ہوا میں تغیر پیدا کرتی ہے

فصل نویں

بیان میں تاثیراون تغیرات ہوا کے جو روی میں اور خلاف مجری طبعی کے ہیں جو تغیرات خارج طبیعت سے ہیں یا بوجہ
جو ہوا کے ہوتے ہیں یا بسبب متغیر ہونے کیفیت ہوا کی۔ جو ہر ہوا کا تغیر پانے کہ اوسمیں رداءت پیدا ہو اور یہ رداءت اس جہت سے ہو کہ اوسکی کوئی کیفیت میں کمی
بیشی پیدا ہو یہ ہوا باقی ہے کہ اسمیں عفونت آجاتی ہے جیسے پانی میں عفونت پیدا ہوتی ہے جو کسی کرہ ہے میں بھرا ہو اور اوسکا منفذ اور رنگ بدل جائے۔ ہماری ہوا
ہوا سے ہوائی بسیط محض نہیں ہے اسلیے کہ وہ ہوا گر ہمارے بدن کی نہیں ہے اور اگر ہوائی بسیط کا وجود ہے۔ تو شاید اس ہوا کو وہ خالص ہوائی بسیط سے
عفونت کا قبول نہیں کرتا بلکہ یا اوسکی کسی کیفیت میں استحالہ ہوجاتا ہے یا اوسکا جوہر تحلیل ہو کر کسی دوسرے بسیط کیطرف چلا جاتا ہے۔ بلکہ ہماری مراد ہوا سے وہ ہوا ہے
جسکا جسم جوہر میں بھرا ہوا اور پراگندہ ہے اور اوسمیں ہوا حقیقی اور اجزاے مائی جو نباتات زمین سے پیدا ہوتے ہیں اور اجزاے ارضی جو دخان میں ملکر صعود کرتے ہیں
اور غبار اور اجزاے نباری سب ملے ہوئے ہیں۔ پھر اس جسم مرکب کا جو ہم ہوا نام رکھتے ہیں اوسکی ایسی ہی مثال ہے جیسے آب دریا اور نالوں کا پانی کوہ پانی سے مرکب
ہیں اگرچہ وہ آب خالص اور بسیط نہیں ہے بلکہ مرکب ہی ہوا اور ارض اور نار سے مگر غالب اوسمیں پانی ہے۔ یہ ہوا جسکا ذکر اوپر ہوا کہ متعفن ہوجاتی ہے اور اوسکے
جوہر میں رداءت آجاتی ہے جیسے نالے اور گہرے پانی کے پانی میں عفونت پیدا ہوتی ہے اور ہوا کا جوہر بھی ویسی ہوجاتا ہے۔ اکثر عفونت ہوا وبا اور عفونت ہوا کا اخیر
میں گرمی اور آخر خریف کی ہوتا ہے۔ جو بیماریاں وبا سے پیدا ہوتی ہیں اونکا ذکر ہم اوسکے مقام پر کرینگے یعنی آخر کتاب جہارم میں بعد بیان امراض جو اس
ہوا کی کیفیات سے متعلق ہیں وہ یہ ہے کہ حرارت اور پرودت میں اوس کیفیت تک پہنچے کہ جسکا تحمل نہ ہوسکے تا انیکہ نداعت اور تولد اورتنا سل میں فساد
عارض ہو۔ یہ فساد یا بوجہ استحالہ کے طرف جنس کے ہو جیسے شدت سے گرم ہوجانے اور فساد عارض ہو یا استحالہ طرف غیر جنس کے ہو جیسے سرد ہوجانا ہوا کا
گرمیوں میں کسی سبب خارجی کے عارض ہونے سے ہو۔ ہوا میں جسوقت تغیر ہو بہت سی عوارض بدنی پیدا ہوتے ہیں اسلیے کہ ہوا جسوقت متعفن ہوتی
اخلاط میں تعفن پیدا ہوتا ہے اور اخلاط کے تعفن سے جو خلط قلب میں محصور ہے یعنی خون وہ بھی متعفن ہوجاتی ہے اسلیے کہ تعفن ہوا کا بہت جلد

ہوتا ہے بہ نسبت اور اعضا کے اور اگر ہوا میں گرمی زیادہ پیدا ہوتی ہے جو زیادہ تر پھیلے ہوجاتی ہیں یا بخارات تحلیل ہوکر پیاس زیادہ معلوم ہوتی ہے اور تحلیل بدن کی ہوکر قوت ساقط ہوجاتی ہے فربہ نہیں ہوتا اسلیے کہ حارِ غریزی یعنی خون جو اندر بدن کے ہے اور طبیعت کی صحت افعال کا ذریعہ ہے تحلیل ہوجاتا ہے اسی واسطے رنگت میں زردی آجاتی ہے کہ رنگ مرخ کرنیوالے اخلاط تحلیل پاتے ہیں اور بعضے اسباب اخلاط پر غالب ہوتا ہے اور قلب میں گرمی غیر طبعی پیدا ہوتی ہے اور اخلاط میں رقابی پیدا ہوکر عفونت آجاتی ہے اور جو جو اعضا ضعیف ہیں اور جو اعضا متضاد اخلاط قبول کرتے ہیں۔ ہوا کی گرمی اچھی نہیں ہوتی حق میں ان بدنوں کے جو خونِ سودا میں ہیں البتہ کچھ بھی مستثنیٰ خلیج الصحاب کو اور بلغم و صفرا کو بطریق ملطفی اور امعہ کو مفید ہوتی ہے۔ ہوائے بارد حارِ غریزی یعنی روح اور خون کو اور جوہر کے محصور اور بند کرتی ہے جبتک اور میں استعداد افراط نہ ہو کہ تمام باطن میں حارِ غریزی کو بجھا دے کہ اس سے موت واقع ہوتی ہے اور جب ہوا میں افراط خشونت کا ہو تو سیلان سے باز رکھتی ہے مگر اوس سے زلہ پیدا ہوتا ہے اور پٹھوں میں ضعف ہوجاتا ہے اور قصبۃ الریہ کو مضر شدید ہوجاتا ہے اور صلب بہ برودت ہوا میں اس سے کہ ہضم کو قوی کرتی ہے اور تمام افعال باطنی کو قوت دیتی ہے اور آثار شہوت اور خواہش طعام کی کیفیت ظاہر کرتی ہے خلاصہ یہ ہے کہ تندرست آدمیوں کو ہوائے سرد بہت مناسب ہے بہ نسبت ہوائے زیادہ گرم کے۔ ہوائے سرد کے ضرر ان افعال میں ہیں جو تعلق پٹھوں سے ہیں اور مساسات کو بند کرتی ہے اور بدن کے اندر جو رطوبت بھری ہوتی ہے اوسکو بخوبی لیتی ہے۔ ہوائے مرطوب کہ مزاجوں کے موافق ہے رنگ اور جلد کو درست کرتی ہے اور نرمی پیدا کرتی ہے اور مساسم کو کمال اور کشادہ کرتی ہے مگر عفونت پیدا کرتی ہے۔ خشک ہوا کہ افعال بالکلیہ ہوائے مرطوب کے خلاف ہیں

فصل دوسرے

ہواؤں کے اصلی طبیعت کے بیان میں

ہم نے حالات ہوا کے اور ہر قسم قسم کی کیفیات کے جو ہیں بیان کیے مگر اب ہمارا ارادہ ہے کہ بہ نسبت ہواؤں کے ایک قول جامع دوسری ترتیب پر کہیں اور بادِ شمالی سے شروع کریں۔ پس ہم کہتے ہیں کہ بادِ شمال تقویت دیتی ہے اور بدن کو مضبوط کرتی ہے اور سیلان رطوبت کا بظاہر بدن میں ہوتا ہے اور کمی منع کرتی ہے اور مساسات کو بند کرتی ہے اور ہضم کو قوی کرتی ہے رعافی شکم بطرف کرتی ہے اور بول میں اراریدہ کرتی ہے اور ہوا کی عفونت کو زائل کرکے اوسکو درست کردیتی ہے۔ اگر پہلے بادِ جنوب چلا اور بعد اوسکے بادِ شمال چلے تو ہوائے جنوبی سے سیلان رطوبت پیدا ہوتا ہے اور یہ ہوائے شمالی اوس رطوبت کو بخار کرکے بطرف باطن جسم کے لیجاتی ہے اور کبھی اوس رطوبت کو کھینچ کر بطرف خارج دفع کرتی ہے اسواسطے ایسے وقت سیلان سودا کا سر سے زیادہ ہوتا ہے اور بیماریاں سیف کی صبت ہوتی ہیں جو بیماریاں بادِ شمال سے پیدا ہوتی ہیں اوسکی تفصیل یہ ہے پٹھوں میں درد مزمن مانع حرکت ہوتا ہے اور پہلو اور پسلی اور سینہ اور شریان میں درد ہوتا ہے اور پھیپھڑوں میں۔ ہوائے جنوبی بدن میں سستی پیدا کرتی ہے مساسات کھول دیتی ہے۔ اعضاء میں جو بیماریاں ہوتا ہے اوسکو بطرف خارج دفع کرتی ہے۔ سر میں گرانی پیدا کرتی ہے۔ قریح میں فساد پیدا کرتی ہے۔ امراض میں نکس پیدا کرتی ہے۔ بدن میں ضعف پیدا کرتی ہے۔ قریح اور نقرس میں ایک قسم کی خارش پیدا کرتی ہے۔ دوسرا بیان ہوتا ہے۔ فیدہ میں غلبہ پیدا ہوتا ہے۔ تمیات میں عفونت پیدا ہوتی ہے مگر خلق میں خشونت اس ہوا سے پیدا نہیں ہوتی۔ پیدا ہوا اگر آخر شب اور اول نہار میں چلے تو امراض ہوا سے ملکر آتی ہے جسمیں اعتدال بذریعہ آفتاب کے ہوجاتا ہے اور لطافت پیدا ہوجاتی ہے۔ اور طبیعت کی ہوجاتی ہے۔ پھر اسوقت کی پیدا ہوا اگر خشک لطیف ہوتی ہے۔ اور اگر آخر روز اور اول شب میں پیدا ہوا چلے اور اسکا عکس خلاف اس حکم کے ہے یعنی سرد تر غلیظ ہوتی حاصل یہ ہے کہ پیدا ہوا جیسا ہے بہرحال بہتر ہے جیسے پیدا ہوا اگر اول روز اور آخر شب میں چلے تو آفتاب کی حرارت اسمیں کچھ تاثیر نہیں کرتی اس وجہ سے کثیف اور غلیظ ہوتی ہے۔ اور اگر آخر روز اور اول شب میں چلے تو اسکا عکس ہے

فصل گیارہویں

بلدانِ مساکن کے موجبات کا بیان

تاثیرات ہوا کے بیان میں کچھ حالات مساکن اور بلاد کے بھی ہم بیان کرچکے مگر اب ہم چاہتے ہیں کہ ایک کلام مختصر دوسری ترتیب پر بیان کریں اور اسکا التزام نہیں کیا گیا کہ مضامین گذشتہ کی تکرار ہو کہ بدون تکرار کے ادائے مطلب بھی نہیں ہوسکتا ہے۔ پیدایت نواحی پر معلوم ہوچکی کہ مساکن اور بلاد کے حالات بہ نسبت بدن انسان کے بلندی اونیچی اور دریا اور پہاڑوں کی وجہ سے جو گرد و باد کے

ہوں مختلف ہوتی ہیں — اور یہ بھی بیان ہو چکا کہ مٹی کی تاثیر بھی آب وہوا میں اختلاف پیدا کرتی ہے کہ اگر مٹی خالص ہو یا سیاہ ہو یا اور میں قوت معدنی ہو ان سبکی تاثیر بدن انسان میں جدا جدا ہے — اور پانی کا زیادہ اور کم ہونا اور دریاؤں کا گرد شہر کے ہونا یا نہونا یا معادن اور قبروں کا قریب شہر کے واقع ہونا اور مرداریں زمین متعفن سڑی ہوئی گرد شہر کے ان اسباب سے بھی مزاج میں شہر کو تغیر عظیم واقع ہوتا ہے — اور یہ بھی معلوم ہو چکا کہ مزاج ہواؤں کے بہ نسبت عرض بلد اور مٹی اور قرب پہاڑ اور دریاؤں ہوا اور فاصلہ نظر ان مکانوں کی جو اوس بلد میں چاہتی ہیں کیونکر دریافت کیا جاتا ہے — الغرض جو ہوا بہت بلد سرد ہو جاتی ہے بروقت غروب آفتاب اور گرم ہو جاتی ہے بروقت طلوع آفتاب کے وہ لطیف ہوا اور جو اسکے مخالف ہو وہ کثیف ہے — پھر سب ہواؤں میں بدتر وہ ہوا ہے جو دل میں تنگی پیدا کرے اور سانس کو روکے —

اب ہر ایک مسکن کا حال جدا جدا بیان کرتے ہیں جس شہر میں گرمی زیادہ ہو رنگ بدن کا سیاہ ہوتا ہے — اور بال پیچیدہ اور گول مثل سیاہ مرچ کے ہو جاتے ہیں — ہضم میں ضعف ہوتا ہے — اگر اس ہوا میں تحلیل زیادہ پیدا ہو اور رطوبات کم ہوں پیری جلد تعارض ہوتی ہے جیسے حبش کے لوگ کہ تیس برس کی عمر میں ادھیڑ ہو جاتی ہیں دل میں اونکے خوف بہت ہوتا ہے اسلیے کہ روح میں تحلیل زیادہ ہوتی ہے — اور گرم بلاد کے لوگوں کے بدن نرم ہو جاتے ہیں — مساکن سرد کے لوگ قوی اور شجاع ہوتی ہیں ہضم اونکا بہت درست ہوتا ہے جیسا اور بیان ہوا — پھر اگر برودت کے ساتھ رطوبت بھی ہو تو جسیم ہوتی ہیں — اور گیں گوشت پسند ہوتی ہیں — مفاصل اپنی جگہ پر نہیں ٹھہرتے — اور نرم اندام اور ناتمکین ہوتی ہیں — مرطوب مقامات کے لوگ سخنہ اور نکما اچھے اور جلد اونکی نرم استرخا اونکے اعضا میں زیادہ ہوتا ہے جلد آجاتا ہے — فصل صیف اونکی بہت گرم نہیں ہوتی اور زمستان میں اونکی برودت غالب ہوتی ہے جس طرح ہوا اونکے بدن منفعل ہوتی ہیں اوسکو نچوڑ ڈالتے ہیں — حیات خردہ اور اسہال اور کلانا خون حیض اور بواسیر کا اونمیں کثرت ہوتا ہے — قروح اور بثور بعض اور قلاع اور صرع کی اونمیں کثرت ہوتی ہے — بلاد یابسہ کے آدمیوں کو یہ بات عارض ہوتی ہے کہ اونکے دماغ میں خشکی پیدا ہوتی ہے اور اونکی جلد میں گھران عارض ہو کر جلد سیٹھاتی ہے — اور یبوست اونکے دماغ تک پہونچ جاتی ہے — صیف کی فصل اونمیں بہت گرم ہوتی ہے اور زمستان میں سردی کی زیادتی ہوتی ہے — بلند زمین کے مکانات کے رہنے والے بہت صحیح اور قوی اور بزرگ اور مسن عمر میں بڑی بڑی ہوتی ہیں — بست بلاد کے رہنے والے ہمیشہ شدت حرارت سے اور دہناک رہتے ہیں اور پانی سرد اونکو نہیں ملتا خصوصاً اگر پانی اونکے شہر میں بستہ ہو یا تیجروں میں جاری ہو اور زمین شور ہو اور نہ ہو — علاوہ یہ ہے کہ ایسے بلاد کی پانی بسبب ہوا کے بھی ردی ہو جاتی ہیں — جو بلاد زمین سنگلاخ میں آباد ہوں اور کھلے ہوئے زیادہ سمان ہوں کہ سیاہ یا درخت وغیرہ سے اونکی ہوا بند نہ ہو جائے ان بلاد کی ہوا نہایت گرم ہوتی ہے اور شتا میں سرد ہو جاتی ہے اور اونکے بدن سخت ہوتے ہیں اور بدقوارہ اور بال بہت اور مفاصل قوی اور بدیبوست اور بدیاسی اور نیز غالب ہوتی ہے اور بدخلق اور متکبر اور خونی یکتائی کا دماغ میں بھرا ہوا لڑائیوں میں آزمودہ کار صناعات دین ذکی الطبع اور تیز — برف کے پہاڑوں کی آبادی اونکی لوگوں کا حکم مثل اور بلاد بارودہ کے ہے اور اونکے بلاد میں ہوا بہت چلتی ہے جبتک برف نہیں پگھلتی ہے ہوا پاکیزہ ہوتی ہے اور جب پگھلنے کو آگیا بھاڑ اسی جانب میں ہوتا ہے کہ شہر میں ہوا آنے کو روکیں گرم ہو کر ریلیٹ جاتی ہے — دریائی بلاد کا یہ حال ہے کہ وہاں کی ہوا رطوبت اور برودت معتدل ہوتی ہے اسلیے کہ رطوبت اون بلاد کی افعال میں عاصی اور نافرمان ہوتی ہے اور جو چیز رطوبت میں نافذ ہونے والی ہے اوسکے نفوذ کو قبول نہیں کرتی ہے مگر کیفیت رطوبت کی ان بلاد میں غالب ہوتی ہے — اگر یہ بلاد شمالی ہوں قرب دریا کا اور نشیب زمین کا اونکی تعدیل کرے گا — اور اگر جنوبی ہوں اور ہوا وہاں کی بسبب عرض بلد کے گرم ہو اور سوقت قرب دریا اور نشیب زمین کا اونکے اعتدال کو مضر ہے بلکہ ان دونوں کی ضد میں اعتدال حاصل ہوتا ہے یعنی انتفاع مکان اور بعد دریا اون بلاد کا اعتدال قائم کریگا — شمالی بلاد احکام اور فصول میں اون بلاد بارودہ کے مثل ہیں جنمیں امراض عصر اور [illegible] بخارات کثرت ہوتی ہیں اور اخلاط ان بلاد میں کثرت باطن میں جمع ہوتے ہیں — مقتضا ان بلاد کا یہ بھی ہے کہ ہضم جید ہوتا ہے اور عمر طویل ہوتی ہے اور امراض کثرت عارض ہوتا ہے اسلیے کہ امتلا بدن میں زیادہ ہوتی ہے اور تحلل کم ہوتا ہے پس رگیں پھٹ جاتی ہیں — صرع اور [illegible] میں عارض نہیں ہوتی اسلیے کہ اندرون جسم میں صحت ہوتی ہے اور عارضہ غریبی کی باطن میں کثرت ہوتی ہے پھر اگر کسیکو صرع عارض ہو نہایت قوی ہوگی

اسلیے کہ بدون سبب قوی کے عارض نہوگی فروج انکی بدبنگ بہت جلد پھیلے ہوتی ہین اسلیے کہ اونمین نوت ہوتی ہے اور خون اونکے بدن مین صالح ہوتا ہے اور مزاج سے کوئی سبب ایسا نہین ہوتا کہ اونکے فروج مین انقباض اور تنزی پیدا کرے۔ چونکہ حرارت اونکے قلب مین زیادہ ہوتی ہے اخلاق سبعی یعنی شہوت اور غضب کے رکھتے ہین انکی عورتین خون حیض سے بخوبی پاک نہین ہوتین اسلیے کہ حیض کے خون کی روانی اونکے بدن مین پوری نہین ہوتی کہ مسامات مین قبض ہوتا ہے اور جو چیز خون کو روان کرے اور مسامات مین انقباض پیدا کرے وہ اونکے بدن مین نہین پیدا ہوتی اسواسطے وہ عورتین بانجھ ہوتی ہین اسلیے کہ اونکے رحم حیض سے پاک اور صاف نہین ہوتے۔ یہ حالات عورتون کے ہمارے مشاہدے اور تجربہ کے بلاد برگ مین مخالف معلوم ہوتے ہین لیکن یہ کہنا ہون کہ ان عورتون کو اسقاط کی عارض ہوتا ہے اور یہ ایک دلیل صحیح ہے اس بات پر کہ انکے بلاد کے رہنے والے قوی المزاج ہوتے ہین۔ ولادت انکے لڑکون کی بڑی ہوتی ہے اسواسطے کہ اعضاے ولادت انکی لیف اور عروق وغیرہ سے بنے ہوے ہوتے ہین اور اسلین بند ہوتی ہین۔ اکثر اگر اسقاط کرتی ہین بسبب اوسکا یبوست ہوتی ہے۔ دودھ انمین کم پیدا ہوتا ہے اور قوام مین غلیظ ہوتا ہے اسلیے کہ یبوست کا غلبہ نفوذ اوسیلان کو منع کرتا ہے۔ کبھی ایسے بلاد مین خصوصاً ضعیف القویٰ کو مثل عورتون کے ذیابیطس عارض ہوتی ہے۔ بالخصوص جبکہ یبوست وضع حمل کرتی ہین اونکو بسبب شدت نحیر یعنی پیچش کے عارض ہوتا ہے اسلیے کہ عسر ولادت کے سبب سے جو رگین اطراف مقعد مین ہین پھٹ جاتی ہین اسطرح اجزا مصلب لبلب کی بھی پھٹ جاتی ہین عروق کے پھٹ جانے سے سل عارض ہوتی ہے اور عصب لبلب کی پھٹنے سے فالج۔ مرض قطن انکا منزکشانہ کے ہوتا ہے بوقت شدت عسر ولادت کے لڑکون کو خفقان مائی عارض ہوتا ہے اور جب جوان ہوتے ہین خود بخود زائل ہوجاتا ہے۔ لکسیون کو باسلیون اور طرمت رحم عارض ہوتی ہے جب بہت زیادہ ہوتا ہے خود بخود دور ہوجاتی ہین۔ آشوب چشم ان لوگون کو شاذ و نادر عارض ہوتا ہے اور اگر ہو تو نہایت شدید ہوتا ہے۔ بلاد جنوبی کے احکام وہی ہین جو بلاد حارہ اور معمور ہ عالم کے احکام ہین۔ پانی ان بلاد کے اکثر شور اور کبریتی ہوتے ہین۔ سرمان مین ان لوگون کے مواد طوبی بہرے ہوتے ہین اسلیے کہ باد جنوبی کا فعل یہی ہے۔ روانی بلغم کا ہمیشہ عارض رہتی ہے اسلیے کہ انکے سرمان سے ہمیشہ طوبت معدی پیدا کرتی ہے۔ اعضا اونکے وصلی ضعیف ہوتے ہین۔ حواس مین انکے گرانی خواب طویل اور شراب کی ضعیف اور شراب کا خمار بہ نسبت ضعیف سلاروصدے کے زیادہ ہوتا ہے۔ قروح انکے دیر مین اچھے ہوتے ہین اور سیل پیدا ہوتا ہے عورتون کا حیض بہت جاری رہتا ہے اور بچہ شماری حاملہ ہوتی ہین اور اکثر اسقاط ہوجاتا ہے اسلیے کہ یہ جاری انمین کثرت سے ہوتی ہے اور کوئی سبب اسقاط کا نہین ہے۔ مردون کو اسہال خونی اور بلغمی اور یرقان جلد طلب جو بہت جلد تحلیل ہوتا ہے عارض ہوتے ہین۔ کھول کا یہ حال ہے کہ بسکا سن پچاس برس سے جاے اونکو فالج بہت کثرت فواسل کے لاحق ہوتا ہے۔ اور عامہ کھول کو بسبب مبتلاے سرکے۔ بواسیر اور تمدد عارض رہتا ہے حیات بھی پیدا ہوتے ہین جنمین حرارت اور یبوست محتقہ ہوتی ہے۔ حمیات انکے طویل اور شتوی اور لیلی ہوتے ہین۔ حمیات خانم کمتر عارض ہوتے ہین اسلیے کہ اسہال انمین بکثرت ہوتا ہے اور لطیف اخلاط کی تحلیل ہوتی رہتی ہے۔ شرقی جانب مین حمامیسے شہرین جنکے یورپ کیجانب کھلی ہوتی اور اوسی کھلی ہوئی جانب کے سامنے آبادین صحیح اور ہوا وہان کی جید اور آفتاب اور ہوا نہارمین اونپر طلوع کرتا ہے اور وہانکی ہوا کو صاف کرتا ہے اور جب اس جانب سے نکل آتا ہے ہوا صاف ہوجاتی ہے۔ ہوائین ایسے شہرون مین لطیف ملتی ہین کہ آفتاب کی طرف سے آتی ہین ہوا آفتاب جو دیکھی اونکے پیچھے اپنی عرضی حرکت سے متحرک ہوتی ہے اور حرکت ہوا اور آفتاب کی یکسان ہوتی ہے۔ بلاد مغربی جنکی جانب مغرب کھلی ہوئی ہے اور یورپ کی جانب بند ہے اونکے سامنے آفتاب تھوڑی دیر تک نہین آتا اور ادھر آفتاب کا سامنا ہوا کہ اوسنے بعد آفتاب کا شروع ہوتا ہے اسیوجہ سے وہان کی ہوائین لطافت

نہین پیدا ہوتی اور نہ اون بلاد مین آفتاب خشکی پیدا کرتا ہے بلکہ اوسکو تر اور غلیظ چھوڑ دیتا ہے اگر ایسے شہر دون مین آفتاب کیطرف سے ہوا آوے تو ہوا سرد اور خشکی سے اور رات کو وقت آتی ہے اسیوجہ سے اہکام اس بلاد کے مثل اہکام بلاد مرطوب المزاج اور غلیظ حرارت مین معتدل کے ہوتے ہین - اگر ہوا مین ان بلاد کے کثافت عارض نہوتی البتہ طبیعت ہوا کے شاہبہ ربیع کے ہوتی مگر یہ ہوا جہت مین بلاد شرقی کی ہوا سے بہت کم ہے پس انتقاب کرنا اس شخص کے قول کیطرف جسنے یقینا یہ بات تجربہ کی ہے کہ قوت ان بلاد کی مثل قوت ربیع کے علی الاطلاق ہے کچھ ضرور نہین بلکہ یہ بلاد بیشک اس اعتبار سے کہ شہرون کے بیشک اسمین ہین ایک قسم کی برائی ان شہرون مین یہ ہے کہ آفتاب جب انکی سامنے آتا ہے اوسوقت بہت گرم ہوتا ہے اور تخلیل مین اقلیم ربیع بہت بلندی کے مادہ ہوتا ہے اور دفعۃً بعد برودت شب کے اثر یکلخت کرتا ہے اور چونکہ انکی ہوا کا مزاج مرطوب ہے ہوا زمین انکی بیٹھی ہوئی ہوتی ہین خصوصاً فصل خریف مین بہت نزلے کے استحقار ساکن اور اونکے تہیہ اسباب کا بیان شخص کسی شہر مین رہنا اختیار کرے اوسکو لازم ہے کہ پہلے وہان کی مٹی کی قسم پہچانے اور حال شہر کا بلندی اور پستی مین دریافت کرے - اور اوسکا بھی سماع کرے کہ اوسکی جانب کونسی کھلی اور کھون پوشیدہ ہے - اور پانی اور اوسکی خاصیت اصلی اور اوسکا گدلا اور کھارا اور بدبودار ہونا اور میٹھا ہونا بھی معلوم کرے اور یہ بھی سمجھ لے کہ وہ ض انکشاد رکھتے ہین یا نہین - اور بلاد اوس پانی تک پہونچتی ہے یا سطح زمین سے دور ہے - اور اوس مقام کی ہواؤن کو بھی جانے کہ صحیح ہین اور برودت ہوا مین ہے یا نہین - اور اوسکے گرد دریا نالے پہاڑ بلاد کیسے ہین - اس شہر کے آدمیون کا حال صحت اور مرض مین کیسا اور کونسی بیماری کے خوگر ہین - قوت بدنی اور اشتہاے طعام اور جودت ہضم کیسی ہے اور کونسی غذا انکی خوش ہے - مکانات اس شہر کے وسیع اور کشادہ ہین یا تنگ گلی کوچہ ہوا دار ہین یا نہین - بعد اوسکے یہ بھی واجب ہے کہ دکان اور دروازے پورب یا اوتر کیطرف مقرر کرین - رہا مکانون کی ایسی ہو کہ پڑا ہوا بخوبی آسکے اور بند ہو - مکان ہر طرف سے ہو کہ ہوا کی اصلاح اسی بات سے ہوتی ہے - اور قدرے چشمہ شیرین کا جو بڑے بڑے اور بہاری ہون اور پانی اوسکا خالی نہ ہو اور عمیق ہون اور صاف و پاکیزہ ہو اور ہوا جاڑون مین سرد ہو اور گرمیون مین گرم رہے برخلاف اون چشمون کے جو پوشیدہ ہین ایسے پانی کا اختیار کرنا بہت اچھا اور نافع ہے - اب ہم ہوا اور مساکن کے بیان کو تمام کر چکے اور بشرط سلامتی کے حالات کو لکھ چکے مناسب ہے کہ جو اسباب ہوا اور مساکن کے ساتھ شمار کیے گئے ہین اونکو بھی بیان کرین **فصل بارہوین موجبات حرکت وسکون کے بیان مین** حرکت کا فعل انسان کے بدن مین بسبب شدت اور ضعف اور قلت اور کثرت کے مختلف ہوتا ہے جسقدر حرکت کی مساۃ سکون مختلط ہوتا ہے اعتدال پیدا کرتا ہے اور یہ بات نزدیک حکما کے ایک قسم سبب کی جداگانہ ہے - اور اس سے بھی اختلاف ہوتا ہے کہ جو ہوا جسم مین بھری ہوتے ہین اونمین حرکت سعی غلبہ پیدا ہوتا ہے - حرکت شدید اور کثیر از قبیل حرکتون سے ملی ہوئی ہو حرارت مین ہیجان پیدا کرنے کی شرکت کرتی ہے مگر جو حرکت شدید کثیر نہو اوس مین اور اوس حرکت مین جو کثیر غیر شدید ہو اور وہ حرکت شدید جو سکون سے ملی ہوئی ہو یہ فرق ہے کہ حرکت شدید بدن مین زیادہ پیدا کرتی ہے اور تحلیل اگر اونمین ہوتی ہے تو کم ہوتی ہے - اور کثیر تحلیل بہ نسبت تخمین کے تحلیل زیادہ کرتی ہے جسوقت افراط ان دونون قسمون کی حرکت مین ہو بالعرض برودت حاصل ہوتی ہے اسلیے کہ مادہ غریزی مین تحلیل ہوتی ہے اور خشکی بھی عارض ہوتی ہے اور اگر بروقت کثرت یا غلبہ مواد کے واقع ہو تو کبھی مادہ کا فعل حرکت کی فعل کا معین ہوتا ہے اور کبھی مادہ کا فعل حرکت کی فعل مین نقصان پیدا کرتا ہے مثلاً جیسے حرکت ہو بوقت کے بروقت دوڑنے کے کہ اوسمین برودت اور رطوبت عارض ہوتی ہے - اور اگر ایسی حرکت ہو جیسے لوہار بروقت کام کرنے کے کرتے ہین اس سے نہایت گرمی اور خشکی پیدا ہوتی ہے - سکون سے ہمیشہ برودت حاصل ہوتی ہے اسلیے کہ حرارت برانگیختہ حالت سکون مین نہین ہوتی اور احتقان رطوبات اندر جسم کے پیدا ہوتا ہے اسی جہت سے سکون رطیب کو بھی زیادہ کرتا ہے کہ تحلل غضروں کا بروقت سکون کے مفقود ہوتا ہے **فصل تیرہوین موجبات خواب وبیداری کے بیان مین** خواب سکون کے مشابہ ہے اور بیداری مشابہ حرکت کے ہے اور دونون کو بعد اس مشابہت کے جنیطور سے خاص ہین جنکی تفسیر کرنی ضرور ہے - خواب سے یعنی کہ بقدر وقت ہے اسواسطے کہ بروقت سونے کے حرارت غریزی اندر جسم کے مجتمع

ہوجاتی ہے اور قوائے نفسانی کو بیکار کردیتی ہے اس سبب سے مسالک روح نفسانی کی تطہیر کرتی ہے اور دماغ کی منسالک میں ارخاء اور سستی پیدا کرتی ہے۔ جو ہر روح کو بسبب تحلیل کے کمی واقع ہوتی ہے مگر جمیع اقسام کی مانع کی نائل کردیتی ہے اور جو افراط یا فراط استفراغ یا رہتے ہوں اونکو منع کرتی ہے اسلیئے کہ حالت بیداری کی حرکت سیالات کو اون افراط کے جو مستعد بسیلان ہوں زیادہ کرتی ہے۔ مگر جو مواد کہ بطرف جلد ہوں اونکے نکالنے پر قوم دفعۃً اعانت کرتی ہے اسلیئے کہ حرارت کو اندر مقصور کردیتی ہے اور غذا کی تقسیم بدن میں کرکے جو چیز قریب تحلیل ہوتی ہے اوسکو دفع کردیتی ہے اس طرح کہ اوسکے دفع کے مانع کو اندر متقن کرتی ہے مگر بیداری اس فعل میں نسبت نوم کے زیادہ ہے علاوہ بران نوم میں بسبب بیداری کے پسینہ زیادہ برآمد ہوتا ہے اسلیئے کہ تعویق نوم کی برسبیل غلبہ کے مادہ پر ہے نہ اینکہ تحلیل تعویق مفصل کی کرنے کے تعویق کرے جسکے بدن میں سے حالت نوم میں عرق بہت برآمد ہوا کوئی اور سبب تعریق کا ظاہر نہ ہو جاننا چاہیے کہ اسکا بدن اتنی غذا سے متحلل ہے کہ جسکا تحمل نہیں ہوسکتا۔ اگر نوم کسی مادہ کو مستعد ہضم یا نضج پہنچائے اوسکا استفراغ بطرف طبیعت خون کے کردیتی ہے اور اوس مادہ میں سخونت پیدا کرتی ہے پس حار غریزی تمام بدن میں پھیلتا ہے اسی وجہ سے حرارت غریزی سے تمام بدن گرم ہوجاتا ہے۔ اگر نوم بدن میں اخلاط حار صفراوی پائے اور زمانہ خواب کا طولانی ہو بدن میں حرارت غریبہ پیدا کرکے گرمی ظاہر کرتی ہے۔ اور اگر بدن اخلاط اور غذا سے خالی ہو اوس وقت بدن میں سردی پیدا کرتی ہے اس سبب سے کہ روح غریزی کی تحلیل ہوتی ہے اور اگر کوئی خلط جو قوت ہاضمہ پر اوسکا ہضم دشوار ہو بحالت نوم بدن میں موجود ہو جب بھی بدن سرد ہوجائے گا اسلیئے کہ وہ خلط حاصی بدن میں منتشر ہوتی ہے۔ بیداری کے افعال خواب کے افعال کے ضد ہیں مگر بسبب قوت بیداری میں افراط ہو مزاج دماغ کا فاسد ہوجاتا ہے۔ ایک قسم کی خشکی عارض ہوتی ہے اور ضعف دماغ پیدا ہو کہ اختلاط عقل عارض ہوتا ہے اور اخلاط سوختہ ہو کر امراض حادہ پیدا ہوتے ہیں۔ نوم میں اگر افراط ہو تو ان اعراض کے ضد پیدا ہوتے ہیں کہ بلادت قوائے نفسانی میں اور ثقل دماغ میں عارض ہوتا ہے اور امراض باردہ پیدا ہوتے ہیں اسلیئے کہ نیند تحلیل کو منع کرتی ہے۔ اور افراط بیداری اشتہا زیادہ کرتی ہے اور خوب بھوک پیدا کرتی ہے اس سبب سے کہ مادہ کی تحلیل کرتی ہے اور نقصان ناہم میں بوجہ تحلیل قوت کے ہوتا ہے بے بینی اور کروٹیں بدلنا درمیان خواب و بیداری کے نہایت بدحالی کی دلیل ہے غالب حالت نوم میں یہی ہے کہ حرارت اندرون جسم کے ہوتی ہے اور برودت ظاہر جسم یا سبھی جہت سے اور اوٹھنے کی ضرورت سوتے وقت اتنی ہوتی ہے کہ بیداری میں اسقدر نہیں ہوتی سابقہ احکام نوم اور جو کچھ اسکے خواص اور آثار ہیں جانے گئے ہیں اونکی نسبت آئندہ مقامات میں اکثر مقامات پر تعرض کیا جائے گا۔

فصل چودھویں موجبات حرکات نفسانی کے بیان میں جمیع عوارض نفسانی کے تابع خواہ ہمہ

حرکات روح کے یا بطرف داخل یا بطرف خارج کے ہوتے ہیں اور یہ حرکت یا دفعۃً ہوتی ہے یا تھوڑی تھوڑی اور جسوقت حرکت روح کی طرف خارج کے ہوتی ہے اندر جسم کا سرد ہوجاتا ہے اور اکثر جب حرکت بافراط ہوتی ہے دفعۃً تحلیل ارواح کی ہو کہ ظاہر اور باطن دونوں سرد ہوجاتے ہیں اور اوسکے بعد غشی عظیم یا موت واقع ہوتی ہے۔ اگر حرکت روح کی اندر کی طرف ہو اوسکے تابع برودت ظاہر اور حرارت باطن ہوتی ہے اور کبھی انتقال روح کا بشدت ہوتا ہے تو ظاہر اور باطن دونوں سرد ہوجاتے ہیں اوسکے بعد بھی یا غشی عظیم یا موت واقع ہوتی ہے۔ حرکت روح کی طرف خارج یا دفعۃً ہو جیسے بروقت غضب کے یا بتدریج ہو جیسے بروقت لذت اور فرح معتدل کے۔ اور حرکت روح کی طرف داخل کے یا دفعۃً ہو جیسے بروقت فزع یعنی خوف شدید کے یا بتدریج ہو جیسے بروقت حزن اور ملال کے۔ احتقان اور تحلل جو اوپر بیان ہوئے انکی وجہ سے غشی یا موت عارض ہوتی ہے اور بعد اوسی حرکت روح سے واقع ہوتے ہیں جو دفعۃً ہو مگر نقصان اور ذبول اصلی اوسی حرکت کے تابع ہے جو اندک اندک ہو۔ ہماری مراد نقصان سے احتقان بتدریج ہے اور ایک جزو میں احتقان ہونا دفعۃً اور ذبول اصلی سے

تحفۂ اتحطاط تحلل ہوتے ہے جو دفعۃً ہو کبھی ہر یک روح کی ایک ہی وقت میں داخل اور خارج دونوں طرف ہوتی ہے جسوقت ایسا امر عارض ہو جسکو دونوں باتیں لازم ہیں مثلاً ہم کہ اوسکے ساتھ کبھی عضو جزو دونوں ہوتے ہیں اس دونوں حرکتیں مختلف پیدا ہوتی ہیں یا خجالت کہ اوسوقت یا حرکت روح کی طرف باطن کے ہوتی ہے پس سب تحلل اور تجویز پلیٹی ہے اور انقباض خلا اوین انبساط پیدا ہوتا ہے روح کی حرکت بطرف خارج کے ہوتی ہے اور رنگ سرخ ہوجاتا ہے کبھی انفعال بدن کا ایسی ہیات نفسانی سے ہوتا ہے جو مغائر اون اشکال کے ہیں جنکا ہمنے ذکر کیا مثلاً اقتدارات نفسانی ایسے امر طبعی بر نگاہیختہ کرتے ہیں جیسے ایکا کبھی اوس صورت کا پیدا ہوتا ہے جس صورت کا خیال نزدیک مجامعت کے ہوا اور اوسکا رنگ ہوتا ہے جو بدن کہ کبھی بوقت انزال کے لازم ہو یہ احوال ایسے ہیں کہ انکے قبول کرنے سے ایک قسم کی طبیعت متنفر ہوتی ہے اور وہ ایسی باتیں صحیح نہیں سمجھتے اونکے انکار کی وجہ یہی ہے کہ بار بار آثار وجود پر اونکو اطلاع نہیں ہے لیکن وہ اوگ جو دریا ئے معرفت حقائق اشیا میں ڈوبے ہوئے ہیں ایسی باتوں کا انکار مثل انکار محالات کے نہیں کرتے۔ ازین قبیل اقبال عمر کہ خون کی ہے اوس شخص کے بدن میں جو سنگی حرکت خون کا ہو جسوقت کہ سرخ چیزوں کیطرف کثرت نظر کرے اور اوسکا خیال اوسکو آئے جیسے سرخ چیزوں کے دیکھنے سے کسیکو جاڑی ہوجاوے یا شوب پیش پڑ جاوے۔ ازین قبیل دانتوں کا کند ہونا جسوقت کسی چیز کو کھاتا ہو۔ ایسے کھٹی چیز کے کھانے سے جسوقت کسی دوسرے شخص کے عضو کو مثالم پاوے اور اوسکا خون ہو۔ ازین قبیل مزاج کا بدلجانا وقت اوسکے خوفناک چیزوں کے دیکھنے والے کی ہیئت

فصل نہ رہوین موجبات ماکول و مشروبات کے بیان میں کہ کس چیز سے خون پیدا ہوتا ہے

چیزیں انسان کے بدن میں جو فعل کرتی ہیں اوسکا فعل محض اونکی کیفیت کے ذریعہ سے ہوتا ہے اور کبھی فعل اونکا بذریعہ عنصر یا مادہ کے ہوتا ہے ایک فعل اونکا بوجہ ترکیب اجزا مختلف کے ہوتا ہے اور کبھی فعل اونکا بذریعہ مزاج کے ہوتا ہے اور کبھی فعل اونکا بذریعہ صورت نوعیہ کے ہوتا ہے اور کبھی فعل اونکا بذریعہ شکل کے ہوتا ہے اور کبھی فعل اونکا بذریعہ مقدار کے ہوتا ہے اور کبھی فعل اونکا بذریعہ وضع کے ہوتا ہے اور کبھی فعل اونکا بذریعہ حرکت کے ہوتا ہے اور کبھی فعل اونکا بذریعہ ہیات کے ہوتا ہے اور کبھی فعل اونکا بذریعہ مکان کے ہوتا ہے اور کبھی فعل اونکا بذریعہ زمان کے ہوتا ہے اور کبھی فعل اونکا بذریعہ اضافہ کے ہوتا ہے اور کبھی فعل اونکا بذریعہ فعل کے ہوتا ہے اور کبھی فعل اونکا بذریعہ انفعال کے ہوتا ہے اور کبھی فعل اونکا بذریعہ ملکہ کے ہوتا ہے اور کبھی فعل اونکا بذریعہ عدم ملکہ کے ہوتا ہے اور کبھی فعل اونکا بذریعہ قوت

- اور جو فاعل اپنے مجرد جوہر سے فعل کرتا ہے اوسکا فعل بلا واسطہ اوس صورت نوعیہ کے ہوتا ہے جو بعد اعتدال مزاج کے حاصل ہوتا ہے بواسطہ کیفیات کے کیونکہ ہر صورت جو پیدا ہوا ہو کہ اوس میں بسائط سے ملکر شئے واحد بسعد قبول نوع نامی اور ایک صورت اناریہ کے بسائط کی صورت پر حاصل ہوتی ہو اور یہ صورت نہیں جو پیدا ہوتی ہے اون کیفیات اولی سے نہیں ہے جو اوسکے عنصر اور مادہ کے تھی اور نہ یہ صورت امیہ وہ نیا مزاج ہے ہو اون بسائط سے پیدا ہوا ہے بلکہ یہ صورت ایک کمال ہے جو اوسکے عنصر کے بسبب اوس استعداد کے حاصل ہوتا ہے جو مزاج سے حاصل ہوتا ہے [illegible] مین سے یا طبیعت ہر نوع کی انواع نبات اور حیوان سے جو بعد مزاج کے حاصل ہوتی ہے جو بہ آمادہ کرنے مزاج کے [illegible] بواسطہ کے جنسیت سراسر ہین اونمین سے کوئی مزاج کی بعینہ یہ طبیعت نہین ہوتی اور نہ نفس مزاج مرکب کی کیفیت ہے اسلیے کہ حرارت نہین ہے اور نہ برودت اور نہ رطوبت اور نہ یبوست اور نہ یبوست ہو نہ یہ طبیعت بسیط ہے اور نہ مرکب بلکہ یہ طبیعت مثلاً رنگ ہے یا بو [illegible] ہے یا کوئی دوسری صورت ہے جو مسموسات مین داخل نہین ہے یہ صورت جو بعد مزاج کے حادث یا حاصل ہوتی ہے کبھی اسکا فاعل خصوصی [illegible] کوئی اثر کیا کبھی کبھی اوقات مین یہ صورت عین قوت انفعالی ہوا اور کبھی ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ اوسمین کمال کسی غیر [illegible] اور یہ صورت [illegible] غیر مین کچھ فعل کرنے کی یعنی قوت فاعلہ ہو - اور جو چیز کسی غیر مین اثر کرتی ہے کبھی اوسکا فعل بدن انسان مین [illegible] اور کبھی [illegible] جسکا فعل بدن انسان مین ہوتا ہے وہ بھی کبھی فعل مناسب کرتی ہے اور کبھی غیر مناسب اور یہ [illegible] مزاج غیر من ہوتا بلکہ اوسکی صورت نوعیہ سے جو بعد مزاج کے حادث ہوتی ہے صادر ہوتے ہین [illegible] جو ہر شئے سے ہوتا ہے یعنی صورت نوعیہ سے نہ بذریعہ کسی کیفیت کے کیفیات [illegible] عود وغیرہ بھی کبھی کبھی مین ہوتے کو باطل کرتی ہے - اور مخالف فعل کے مثال یہ ہے کہ خشکی [illegible] ہوا کو کہیں [illegible] ہے اور وقت ہوا ہی [illegible] ہے کہ اوسمین قوت حرارت اور برودت ہے نہ اینکہ بالفعل گرم یا سرد ہے کہ قوت لمس سے اوسکا ادراک کرے [illegible] جیسے آگ یا برف - اور یہ بھی ہم ادا کرتے ہین کہ اس دوا مین جو قوت ہے اوس سے جو حرارت یا برودت پیدا ہوگی ہمارے بدن کی حرارت سے زیادہ ہوگی - اور اس قوت سے ہماری مراد وہ قوت ہے جسکا ہم ایسے وقت اعتبار کرتے ہین کہ اوس وقت حرارت ہمارے بدن کی اس دوا کی قوت مین کچھ فعل کرے اس طرح پر کہ جسوقت حامل اوس قوت دوائی کا ہماری جاعزیزی سے منفعل ہو تو اس دوا کی حرارت بالفعل پیدا ہوجاے - کبھی اس قوت سے ہم ایک اور چیز مراد لیتے ہین یعنی قوت کو بمعنی خوبی استعداد کے بولتے ہین مثلاً ہم کہتے ہین کہ کبریت جاہر بالقوہ ہے اسکا یہ مطلب ہوتا ہے کہ حرارت پیدا کرنے کی استعداد اسمین قوی ہے - کبھی ہم اسکا التفات مزاج غالب کی طرف ہوتا ہے مثلاً ہم کہین کہ یہ شئے حار یا بارد ہے تو اوس سے یہ مراد ہوتی ہے کہ اسکے ارکان اولی کے مزاجون مین حرارت کا مزاج غالب ہے اور اوسوقت ہمکو التفات اس طرف نہین ہوتا کہ ہمارا بدن اس دوا مین کیا فعل کریگا - اور کبھی ہم کہتے ہین کہ یہ شئے بالقوہ ایسی ہے اوس وقت قوت کو بمعنی ملکہ اور کیفیت راسخہ کے لیتے ہین جیسے قوت اوس کاتب کی جو بالفعل تارک ہو کتابت کا اور قادر ہو اوپر کتابت کے جیسے ہم کہین کہ نبیش بالقوہ مفسد ہے اس معنی اخیر اور پہلے معنی مین یہ فرق ہے کہ پہلے جبتک بدن اسکا استعمال ظاہر نہ کرے اوسکی قوت کا اثر بالفعل ظاہر نہین ہوتا اور یہ اخیر کی قسم یا تو اوسکا اثر بمجرد ملاقات کے بدن انسان مین ہوجاتا ہے جیسے سانپ کا زہر خواہ تھوڑا سا استعمال کیفیت مین جیسے نبیش - اور یہی قوت مین اور اوس قوت مین جسکو ہم نے بمعنی ملکہ اور استعداد کے لکھا ہے ایک اور قوت

متوسط یعنی درمیانی ہے جیسے ادویہ سمیہ۔ مراتب ادویہ بنظر تاثیر کے چار مقرر کیے گئے پہلا مرتبہ یہ ہے کہ جس چیز کا استعمال بدن انسان میں ہو اوسکی کیفیت کا فعل محسوس نمود مثلاً گرمی یا سردی پیدا کرے کہاوسپیس باطنی اور ظاہری کو آگہی نہ ہو جبتک کہ مکرر یا بکثرت اوسکا استعمال نہ ہو دوسرا مرتبہ یہ ہے کہ اوسکا فعل بنسبت اول کے قوی ہو لیکن بالفعل ضرر بین اوس سے محسوس نہ ہو اور استعمال بدنی کو مجرائے طبعی سے تغیر کرے مگر کوئی اور عارض پیدا نہ ہو مثلاً فصیل اوبنش اور بلادرفیرہ کے کہ اوسکی اعانت سے اسکا ضرر بین ہو جاوے خواہ بکثرت اوسکا استعمال کیا جاوے تیسرا مرتبہ یہ ہے کہ اوس دوا کا فعل ضرر بین پیدا کرے مگر اس مقدار کو نہ ہو سکے کہ ہلاک کرے یا مزاج کو فاسد کردے چوتھا مرتبہ یہ ہے کہ اوسکا فعل ہلاک ہو اور مزاج کو فاسد کردے یہ خاصیت ادویہ سمیہ کی ہے اور یہ تاثیر جو بیان ہوئی تاثیر بالکیفیت ہوا اور جو چیز کہ مجموع اجزاء سے جوہری مرکب ہو وہ سم ہے۔ پھر ہم سرے سے دلیل اختصار ادویہ کے مراتب اربعہ بین بیان کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ جو چیز بدن انسان میں پیدا ہو کہ اوسکے اور بدن انسان کے درمیان میں فعل و انفعال جاری ہو سکے یا وہ چیز بدن انسان سے خود متغیر ہو جاوے تو وہ غذا کے مطلق ہے ہماری اصطلاح میں۔ اور اگر مشابہ بدن کے نہو تو وہ دوائے معتدل ہے۔ اور جو چیز بدن انسان سے متغیر ہو اور اوسمیں تغیر بھی پیدا کرے وہ بھی دو حال سے خالی نہیں ہے۔ یا اینکہ جس طرح بدن سے متغیر ہوتی ہے بدن کو بھی متغیر کرتی ہے، یعنی اسکے اخیر میں اسکا بدن سے ایسا تغیر حاصل ہوتا ہے کہ بدن کے تغیر دینے کا اثر اس سے باطل ہو جاتا ہے۔ یا یہ کہ اوسکا حال انجام کار میں ایسا نہو بلکہ بعد انفعال ثانی کے بھی بدن کو متغیر کرے اور اوسمیں فساد پیدا کرے۔ ان دونوں میں پہلی قسم یعنی جسکا انجام کار میں فعل تغیر کردینے بدن کا باطل ہو جاتا ہے اوسکی بھی دو صورتیں ہیں۔ یا یہ کہ بعد متغیر ہونے کے بدن سے مشابہ بدن کے ہو جاوے اسکو اصطلاح میں غذائے دوا ئی کہتے ہیں۔ یا یہ کہ مشابہ بدن کے نہو وہ دوائے مطلق ہے۔ دوسری قسم یعنی جو آخر کار میں بھی بدن کو تغیر دے، اور اوسکو فاسد کرے، اوسکو اصطلاح میں دوائے سمی کہتے ہیں۔ اور جو چیز بدن انسان سے بالکل متغیر نہو اور بدن کو متغیر کردے وہ سم مطلق ہے۔ ایسا نہ سمجھنا چاہئے کہ سم مطلق کو کسی طرح کا تغیر بدن سے نہیں ہوتا اور حرارت غریزی بدن کی بروقت ہضم کے سم میں کسیقدر گرمی نہیں پیدا کرتی اسلیے کہ اثر دوا نہ ہو تبکہ کہ حرارت غریزی کے فعل سے سخونت نہیں حاصل کرتے کہ اثر نہیں بلکہ ہماری مراد یہ ہے کہ سم کی صورت طبعی میں کچھ تغیر نہیں ہوتا بلکہ وہ فعل کرتا جاتا ہے اور صورت طبعی باقی رہتی ہے تا اینکہ بدن فاسد ہو جاوے۔ کبھی طبیعت سم کی خود حار ہوتی ہے پس اوسکی حرارت طبیعت کی خاصۃً تحلیل روح میں اعانت کرتی ہے جیسے زہر سانپ اور بیش کا۔ کبھی طبیعت زہر کی بارد ہوتی ہے اوسکی طبیعت باردخاصہ روح کے بجھانے اور سست کرنے میں معین ہوتی ہے جیسے زہر بچھو اور سوکران یعنی بھاری نہنگ کا۔ کل چیزیں سے تغذیہ بدن کا ہوتا ہے کبھی آخر کار میں ایک تغیر طبعی یعنی تسخین بدن میں پیدا کرتی ہے اسلیے کہ بسبب قوت غذا تبدیل طرف خون کے ہوگی ضرور بدن کی تسخین کچھ بڑھے گی تا اینکہ کما ہو اور مکدوسے۔ اسی باوجود یکہ بارد ہیں یہ تسخین پیدا ہوتی ہے مگر ہمارے تغیر طبعی کا قصد اس مقام پر نہیں کرتے ہیں اور نہ اس تسخین کا لحاظ کرتے ہیں بلکہ جو تغیر بدن کا سم میں ذکر کرتے ہیں اوس سے قصد و یہی ہے کہ شے مستعمل کی کیفیت سے صادر ہو اور نوع اوس شے کی ابھی اپنے حال پر باقی ہو اور کسی خلط کی طرف تبدیل نہو [illegible]

بدن سے لیتے ہیں ہر ایک مستحیل ہوتی ہے اور کیفیت ان میں بھی اسی حالت پانی سے مگر پہلا اسکا اوسکا کیفیت میں ہوتا ہے کہ کوئی قسم دوا سے غذا کے کی پہلے بطرف حرارت کے مستحیل ہوتی ہے تب کہیں جاکر وہ بدن کے کسی قسم پر بطرف مستحیل ہوتی ہے جیسے کا ہو ہیضہ سوءہضم اسکا اسکا تو سوداوی مائل ہوتا ہے اگر فعل اسکا تخلین ہوتا ہے خون کو بڑھاکر اور کیونکر تخلین پیدا کرے حال انکہ کا جزو حار مستحیل ہوگیا اور کی بدولت باقی رہی ہے کبھی ہر ایک ان دونوں سے حال کیفیت سے سبب بعد استحالہ جوہری کی بھی باقی رہتی ہے اسی وجہ سے سودا خوراکی کا موجب ہوتا ہے انہیں کی بدولت بڑھتی ہے یا خون اچھا ہوتا ہے اور انہیں تھوڑی سی حرارت بھی زیادہ ہوجاتی ہے تو پانی سے ملکر بدن کی حرارت غریزی کو ہیضہ سے دفع کرتی ہے اور یہ غذا دوسرے قسم سے ہے اقسام قریب دوا کے ہیں اور بعض قریب غذا بطرح غذا مبطل ہوتا ہے اسکے قسم کی طبیعت قریب جوہر خون کے ہے جیسے شراب اور سرکہ اور ہاضمہ اور بعض قسم کی طبیعت جوہر خون سے بعید ہے جیسے انغذیہ دوائیہ غذا ان میں کیفیت اور کیفیت دونوں طرح سے کام کرتی ہے کیفیت تو ظاہر ہے کیفیت کا تنفیہ طرح پر کہ اگر غذا غذا کی بڑھ جائے اور یہ سبب ہو کر کیفیت ملاءت میں موثر ہوگا اور

ہوتا ہے۔ پانیوں کے اقسام مختلف ہیں جو بہ بداہت ہیں تو اختلاف فوایدمیں ہے مگر چونکہ مختلف خیریں اوس سے ملتی ہیں اور کیفیات جیدہ سے متکیف ہوتا ہے اندوہ کیفیات اوسپر غالب ہوتی ہیں اس جہت سے واسمیں اختلاف پیدا ہوتا ہے۔ فضل پانی کی قسموں میں چشمہ کا پانی ہے مگر سب طرح کے چشمہ کا پانی افضل نہیں ہے بلکہ اوس زمین کا چشمہ جو زمین سنگ لاذ ہو جسکی بو کوئی حالت اور کیفیت غریب ایسی غالب نہ ہو جو پانی میں اثر کرے یا زمین پتھر کی ہو کہ اوسمیں قابلیت عفونت نمی کی نہ ہو مگر زمین سنگ لاذ کا چشمہ سنگی زمین سے بہتر ہے پھر ہر ایک زمین سنگ لاذ کا چشمہ بھی بہتر نہیں ہے بلکہ وہ چشمہ جسکا پانی جاری ہو پھر ہر ایک چشمہ جاری بھی زمین سنگ لاذ کا اچھا نہیں ہے بلکہ اوس زمین سنگ لاذ کا جاری چشمہ جسپر دھوپ پڑتی ہو اور ہوا کے سامنے کھلا ہو کہ اس صورت میں چشمہ جاری کا کیفیت یابست حاصل کرنا ہے اور جو چشمہ جاری نہ ہو بلکہ راکد ہو اور سکو جہت آفتاب اور ہوا سے ایسی رطوبت حاصل ہوتی ہے کہ اگر اوسپر دھوپ نہ پڑے اور ہوا اوس تک نہ پہنچے تو سڑ جاوے اور زمین ہوتی ہے **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ جو چشمہ مٹی پر جاری ہو اور کنکا پانی اون چشموں سے بہتر ہوتا ہے جو پتھروں پر جاری ہوں اسلئے کہ مٹی پانی کو صاف کر دیتی ہے اور جو چشمہ زمین غریب اور مختلف مزاج کی پانی میں ملی ہوئی ہیں اوکو جذب لیتی ہے اور پانی کو جو شسنگ لاذ وصاف کر دیتی ہے۔ اور پتھر سے نیل ہمارہ نہیں ہوتا بلکہ ضرور ہے کہ جس مٹی پر پانی جاری ہو وہ مٹی سنگ لاذ ہو رملی چاہیے اور ارض حمات نہ ہو یعنی جسکے نیچے کبریت وغیرہ نکلتے ہیں اور نہ شورہ زار ہو اور نہ اور کسی قسم کی مٹی ہو۔ پھر اگر یا اتفاق یہ پانی بہت گہرا ہو اور روانی میں تیز ہی ہو یا اپنی کثرت کے جو خیر اسمیں ملتی ہو اوسکو اپنی طرف تحلیل کرلے اور وہ ہوا کیطرف جاری ہوتی ہو پھر کیطرف سے دور کیطرف خصوصاً شرقی یعنی کیطرف جاری ہو یہ پانی سب سے بہتر ہے علی الاطلاق بلکہ جب یا چشمہ دور ہو جو پانی اوتر یا دکن یا جنوب کیطرف بہتا ہے وہ نہایت ردی ہوتا ہے خصوصاً جسوقت ہوا جنوبی چلے اور جو پانی اوجنوب قائم سے آتا ہو اور تمام صفات مذکورہ علی الاکمل اسمیں موجود ہوں تو اسسے بہتر پانی نہیں ہے اور اسکا ایسا حال ہے کہ پینے والا کہ شیریں معلوم ہوتا ہے۔ شراب کو اوسکی مقدار اندازی آمیزش کا تحمل نہیں ہوتا ہے نہ اندا اور گرم ہوتا ہے جلد ہضم ہوتا ہے اسلئے کہ اوسمیں تحلل حالت برودت کا جاڑوں میں زیادہ ہوتا ہے اور گرمیوں میں حالت سخونت کا نکوئی مزہ اور سیرابی ہوتا ہے اور نہ سونی بو غالب ہوتی ہے اور بھڑاو سکا شراسیف ہی جلد ہوتا ہے جو پیدا اوسمیں پکائی جاوے جلد ہضم ہوتا ہے اور جلد نکلجاتی ہے۔ **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ پانی کا وزن اکثر اوقات بہت مفید قاعدہ ہے اوسکے حال کے پہچاننے میں پس سبک پانی اکثر اوصاف میں افضل ہوتا ہے۔ کبھی وزن پہچاننا چاہیئے سے پہچانا جاتا ہے اور کبھی اسطرح کہ دو کپڑے ہموزن تکلف پانی میں بھگوئے جاویں خواہ دو مکعب سے سونے کے بعد اور سکے دونوں خشک کرکے وزن کیے جاویں جسکا وزن زیادہ سبک ہو وہ پانی افضل ہے **مترجم کہتا ہے** وزنی اور سبک ہونا پانی کا ہمارے کے ذریعہ سے بدون دریافت وزن مخصوص کے ممکن نہیں ہے رفن کیمیا میں تجربہ سے ثابت ہوا ہے کہ پانی بہ نسبت سونے کے اونسیل حصہ کم ہے یعنی جسظرف میں اونسیل تولہ سونا سما جاوے اوسمیں ایک تولہ پانی آسکے گا۔ اس وزن مخصوص کو مقیاس مقرر کرکے ہر پانی کا حال دریافت ہو سکتا ہے۔ **متن** تصعید اور تقطیر سے بھی بری قسم پانی کی اصلاح ہو سکتی ہے اگر تصعید اور تقطیر ممکن نہ ہو فقط جوش دینے سے اصلاح ہو سکتی ہے اسلئے کہ جوش دینا ہوا پانی بناوٹ عناصر میں کے نفخ کر پیدا کرتا اور علت ہضم ہوجاتا ہے جہال اسبارہ ایسا خیال جاتا ہے کہ پانی کے لطیف اجزا جوش دینے سے اڑ جاتے ہیں اور کثیف باقی رہ جاتے ہیں پس جوش دینے کے فائدہ میں ہے بلکہ مضرت سے اسلئے کہ کثافت اوسکی زیادہ ہوتی ہے مگر اس بات کو ضرور جاننا چاہیئے کہ پانی اپنی صد ذرات میں متشابہ الاجزا ہے لطافت اور کثافت میں اسواسطے کہ جسم بسیط ہے مرکب نہیں ہے پھر کثافت اسمیں یا اس جہت سے پیدا ہوتی ہے کہ بشدت کیفیت برودت اوسپر غالب ہوتی ہے یا اجزاے ارضی لطیف جسے ہوئے اوسمیں جا جاتے ہیں کہ اونکا جدا کرنا ممکن نہ ہو جسطرح کہ وہ اجزا جنکے جدا ہونے سے پانی لطیف ہوتا ہے اونکی مقدار ایسی نہیں ہوتی ہے کہ اپنے وزن سے پانی کے اتصال کو شق کرکے نیچے بیٹھ جاویں بلکہ اون سے بھی پانی

قوت حافظہ زیادت پیدا ہوتی ہے کہ بدن کے جوہر لطیف کے آمیزش میں ہمیشہ کمتاس ہے پانی میں جو چیز بیٹھتی ہے یا دوبتی ہے اور سکا بھی قاعدہ ہے کہ بتنا زمین پانی کا جوہر اس میں ہوتا ہے کہ اگر زیادہ ہے یا زیادہ تو نہیں ڈوبتی اور ہلکا ہے تو ڈوب جاتی ہے تجربہ سے قاعدہ جو کا ملاح یا جہاز رانوں کو معلوم ہوتا ہے کہ کھوسے پانی میں ڈوبتا ہے اور شیریں پانی پر تیرتا ہے اور یہ کثافت پانی کی جو لوجہ بہ ضرورت حاصل ہو ضرور دفع ہو جاتی ہے اور صفت لطیف پیدا ہوتی ہے کہ تو اور پانی اتنا ہلکا ہوتا ہے اور سوقت جو کہ بوجہ خار سے اجزا میں خفت پیدا ہوتی ہے یعنی اجزا ہوا کی ہوا کی طرح ہلکے ہو جاتے ہیں اور پانی سے جدا ہو جاتے ہیں اور یہ اجزا جو پانی سے جدا ہوتے ہیں بخار کہلاتے ہیں اور پانی اور سکے اختلاط سے پاک ہو جاتا ہے اور صاف پانی کے موجبات اور صفت ہوا ہوتے ہیں ہمیشہ مطائف اور خفت میں قریب ہوا کے ہو جو اوقیانوس کی سطح پر ہوتی ہے اور ہوا کی طرح ہلکا ہوتا ہے اور اسکے اجزا ہوا کی طرح ہلکے ہو جاتے ہیں پھر اور وقت جو اجزا دخان ہو کر صعود کرتے ہیں اونکو پانی ماننا ہوا کی طرح ہلکا ہوتا ہے اور اسکے اجزا ہوا کی طرح ہلکے ہو جاتے ہیں پھر اور وقت جو اجزا دخان ہو کر صعود کرتے ہیں اونکو پانی ماننا حرارت سے زائل ہو جاتے ہیں اور پانی ہوا باقی رہتا ہے اور یہ بھی ثابت ہے کہ پانی کے لطافت بہ ودت کی وجہ سے ہوا کی طرح ہلکا ہوتا ہے اور اسکے اجزا ہوا کی طرح ہلکے ہو جاتے ہیں — ایک دلیل بطور تجربہ کے یہ ہے کہ اگر غلیظ پانی مدت تک ہوا میں رہے اور اسکے اجزا ہوا کی طرح ہلکے ہو جاتے ہیں اگر وہی غلیظ پانی جوش دیا جاوے فوراً سب اجزا لطیف ہو جاتے ہیں اور پانی ہوا باقی رہتا ہے اور یہ بھی ثابت ہے کہ بذریعہ طبخ کے پانی کے قوام میں رقت حاصل ہوتی ہے ہم بارہا دیکھتے ہیں کہ بڑے بڑے دیگوں میں پانی جوش دیتے ہیں اسکے خصوصاً وہ پانی جو نیچے تہ سے لیا جاوے بروقت چلو بھرنے کے اوسمیں نہایت کدورت موجود ہے اور بارہا ایسا ہوا ہے اور بارہا ایسا ہوا ہے کہ ایک ہی مرتبہ میں اسقدر صاف ہوتا ہے کہ اگر دوبارہ اوسکو صاف کریں پھر اوسمیں کوئی چیز معتدبہ تہ نشین نہیں ہوتی — ایک گروہ کے لوگ سمندر کے پانی کی بیع میں افراط شدید کرتے ہیں اور جا رخوبی اوسمیں ثابت کرتے ہیں منبع اور سکا وہ ہے اور اسکی بالیدہ سے لوگن سے اور ترکیب ہر مقام پر بھاری ہے جتنے پانی اوسمیں بھتے ہیں لطیف اور پاکیزہ ہیں — عمیق ہونا اس شہر کا فاضل اسکی صفت نہیں ہے اسمیں اور بھی شہر شریک ہیں — جتنے پانی خراب ہیں اگر ہر روز اونکو صاف کریں ہر روز از سر نو لجہ کثیفہ تہ نشین ہوتا ہے اور بارہا جو چیز تہ نشین ہوتی ہے وہ پھر نہیں ہوتی ہے جسمیں بیٹ نہیں ہوتی ہے اور باوجود بکر صاف کرنے کے پھر بھی ملین صاف نہیں ہوتا سبب یہ ہے کہ اجزا سے ہوا سے اور اوسی پانی سے دفع ہوتے ہیں جسمیں غلاظت اور لزوجت اور دہنیت ہوا اور کثیف ہیں اور سکا تہ نشین ہونا ایسا آسان نہیں ہے بعد طبخ اور جوش دینے کے مرتبہ محض کا ہے یعنی مقتضے کا اسطرح پر کہ پانی کو کسی مشاک مثلاً ہیں ہر کے خوب ملا دیں — عمدہ پانی کی قسم سے آب باران ہے خصوصاً جو گرمیوں میں برسے گرتے ہوئے بادل سے اور جو پانی ایسی بدلی سے برسے جسکے ساتھ بخت ہوا میں چلتی ہیں اور سکے بخار میں کدورت ہوتی ہے اور جو پانی ایسے ابر سے ٹپکتا ہے اوسمیں بھی کدورت ہوتی ہے جس جو ہر اس پانی کا خالص نہیں ہوتا بلکہ منشوش ہوتا ہے عفونت آب باران میں بہت جلد آجاتی ہے اگرچہ یہ پانی جمیع اقسام آب سے بہتر ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ اوسمیں رقت زیادہ ہوتی ہے عفونت ہوا اور اراضی اوسمیں بہت جلد اثر کرتا ہے اور اسکی عفونت سے اگر استعمال کیا جاوے تعفن اخلاط پیدا ہوتا ہے اور اوراز اور سینہ کو جوبت ضرر کرتا ہے — ایک قوم نے جلد متعفن ہونا اسوجہ سے تجویز کیا ہے کہ اسکی پیدائش ایسے بخارات سے ہوتی ہے جو مختلف ملوثات سے اوٹھتے ہیں اور اگر یہی بات صحیح ہو تو آب باران لائق مذمت کی ہو عمدہ اقسام میں شمار نکیا جائیگا بلکہ سبب یہی ہے کہ اسکے جوہر میں لطافت زیادہ ہوتی ہے اور جو ہر لطیف کا قوام قابلیت انفعال کی زیادہ رکھتا ہے — اگر آب باران کو آگ پر چڑھا کر جوش دیں پھر عفونت کو کم قبول کرتا ہے — اگر ترش چیزیں کھائی جاویں اور آب باران کے پینے کی ضرورت ہو جو قابل عفونت ہے استوقت

اسکے ضرر سے امان ہوتی ہے۔ کنوین اور کاریز کا پانی بقیاس چشمہ کے پانی کے ردی ہوتا ہے کیونکہ پانی محتقن رہتا ہے اور اجزاے اصنی کی
مخالطت انہین زمانہ دراز تک رہتی ہے کہ خالی کسیقدر عفونت سی نہین ہوتی اور بسبب ثقل کے ہلنے سے ایک حرکت پیدا کرتی ہے
جسکے سبب سے کنوئے کا پانی قدرے متحرک ہوکر بالکل بگڑنے نہین پاتا اور ہوا کے پانی سے ملکر اور ہوا کے اجزا کو اپنے اندر جذب کرکے
اور تنفس کیجانی سے تب اسکو قابلیت تعفن کی حاصل ہوتی ہے۔ ان سے بہتر پانی کنوئین کی آب شیرین ہے اور اسکا ذائقہ اور خاصہ کی آب
کنوئین سے اور قدرے اعلیٰ ہوتا ہے۔ پانی تالاب کا گڑھون کا کنوین سے بتر ہوتا ہے اسلیے کہ کنوین کا چشمہ بسبب آب شیرین کے ہمیشہ متحرک رہتا ہے اور
بسبب تحریک وہ پانی محل اقامت مین نہین ٹھہرتا اور جگر کے تالاب سے یہ بات ہے کہ وہ بسبب آمد و شد مین نہ آنے کے ساکن رہتا ہے
تک ہوتی ہے اور نیچے تک سے ہوکر باہر نکلتا ہے اور سکا بھی حرکت سے ہوتا ہے کہ وہ حرارت آفتاب سے بخارات ہوکر اڑ جاتا ہے اور
باہر نکل آتا ہے اور سواے زمین فاسد اور متعفن کے اچھی زمین مین نہین ہوتا۔ پانی زمین سخت کا بالون مین کا جو اینٹ کا ہو اور وہ پانی جو پرنالون سے
غلیظ ہوتا ہے۔ اب ایسے مقام و مکان جو کہ سامنے کھلا ہوا ہو اور تعفیل ہوتا ہے اور ہوا مین ہوتا ہے اور ہوا کے سبب سے ہوتا ہے
عفونت کی وجہ سے ارم ہوتا ہے جاڑون مین اس پانی سے نفع پیدا ہوتا ہے اور گرمیون مین مضر اور بعد مسافت اور اختلاط اجزاے اس
اور سکے اجزاے لطیف کے ہیضہ والون کو مرض طاری ہوتا ہے اور سکے سبب سے ہوتا ہے اور اسکے مکان اور ذائقہ مین
اور اطراف اور ہوا سے اور گرمون سخت ہوجاتی ہے اور سکا پانی کو
جسکو ہواری ہوتا ہے اور بیشہ تبلا ہے اسکا مقام
اور مرد و طوال مین متبلا ہوتے ہین۔ یا ون ان لوگون کا
اور ہوا مین اور رہا ہے اور ہم رہا ہے
ہین اور اکثر ہیضہ ہین ورم ہوا سے اصل کا نتیجہ ہوتا ہے
مین اور یعنی وہ فتق جو آنت اور نسے پیدا ہوکر نکلتی ہے اور جو اون کو ہوا لی اور قرب مکان بہت عارض ہوتے ہین
ہوتے ہین شہوت انیہ غالب ہوتی ہے اسمال کا دشوار ہوتا ہے اور اسمال مین
ہے اور مشائخ مین حمامے محرقہ پیدا ہوتی ہے اسلیے کہ اوسکے طبایع اور طبون مین
موافق نہین ہے اور چشمہ کا پانی تالابون سے بہتر ہے اور سکا حکم بہتے پانی کے قریب ہے
دیر تک نہین ہوتی۔ جبتک چشمہ کا پانی جاری رہتا ہے اور اسمین کسیقدر تغیر ضرور رہتا ہے اور اکثر اوسمین بعض نبی ہوتا ہے اور اوسکا استعمال اطبا نے محمود
کے باطنی اعضا مین جلد ہوجاتا ہے اسی جہت سے اصحاب حمیات اور اون لوگون کو جنمین غلبہ صفرا ہو موافق نہین ہوتا بلکہ اوسکا استعمال اون حالتون
مین مناسب ہے جو محتاج حبس اور افصاح کے ہین جس پانی مین جو ہر معدنی نمکیات کی آمیزش ہو خواہ وہ چیز سے جو قریب بعدنی ہو اور اسطرح کا پانی
جسمین جونک بکثرت پیدا ہوجاتی ہوتے ہین مگر بعض اقسام مین ایسے پانیون کے منافع بھی ہوتے ہین جس پانی پر توت لوبہ کی خاصیت ہو
تقویت احشا کی اوس سے منفعت حاصل ہوتی ہے اور مدرب کو منع کرتا ہے اور جمیع قوے شہوانی کو برپا کرتا ہے۔ حال ایسے پانی کا اور جو اوسکے
قائم مقام ہے عنقریب ذکر کرین گے۔ نمک اور برف اگر خالص ہو اور کسی قوت ردی کی اوسمین آمیزش نہو خواہ اوسکو پانی کو لیکر پانی مین ڈالکر پیین یا اوسکو پانی مین ڈالکر استعمال کرین ہر طرح بہتر ہے۔ اصناف اور اسکے اقسام کی حالات مین زیادہ اختلاف ایسا نہین ہوتا کہ جو ظاہر ہو لیکن کثافت

اور سکی ہر ایک پانی سے زیادہ ہے جسکے دیکھنے میں فرد ہونا سکو فطرت ہو پہنچتی ہے اور جوش دینے کے بعد بنوشنے میں بطرف ہو جاتا ہے لیکن اگر یخ خراب پانی سے بھی ہو اور بروب سے قوت غریبہ اپنے گرنے کے مقام کی طرف کی ہو اور مکا استعمال اسیطرح پر ہوتا ہے کہ پانی اوس سے سبی بدن میں مثل صراحی وغیرہ کے ٹھنڈا کریں اور اوسکا اثر بہودت اس طرح پر ہیں کہ شرکت اوسکی پانی میں نہوئے پائے سو وہ پانی جسکی مقدار معتدل ہو صحیح آدمیوں کو بہت موافق ہے اگر پیچھے کو مضر ہے اور جسکے احشا میں مدام ہوا ہو انکو بھی ضرر پہنچاتا ہے۔ سرد پانی سے شہوت طعام پر آگاہی ہوتی ہے اور معدہ استوار ہو جاتا ہے۔ اور گرم پانی سے منسا و ہضم پیدا ہوتا ہے اور جسم کی گرمی غریزی حاق ہے اور دوست پیاس میں تسکین نہیں ہوتی ہے بیشتر مرض استسقا اور دق پیدا کرتا ہے اور بدن کو لاغر کر دیتا ہے جس پانی کو لوگ سے گرم کیا ہو اگر فاتر یعنی نیمگرم ہو تو تلی پیدا کرے گا اور اگر اس سے بھی زیادہ گرم ہو اور نہایت درجہ پیاسا ہے تو اکثر معدے کو تعدل سے چھوڑ دیتا ہے اور صفائی شکم پیدا کرتا ہے لیکن کثرت استعمال اسکی برہی سے قوت ہضم کو سست کر دیتا ہے۔ اور جو پانی بہت گرم ہو اکثر قوہ ہضم کو ضعیف کرتا ہے اور طحال کے ریاح کو توڑ دیتا ہے جن لوگوں کو گرم پانی مصنوعی مفید ہے وہ مثل مصروع اور اصحاب الجنون لیا اور صاحبان صداع بارد اور اصحاب رداد اور وہ لوگ جنکی حلق میں یا دریا نی آشوب ہیں۔ انتوں کے شونہ ہوں یا پس گوش میں ورم ہو اور اصحاب نزلہ اور وہ لوگ جنکے حجاب میں قروح ہوں یا اختلال فی ذہنی تفرت اتصال نواحی سینہ میں ہو خواہ اور جنیض اور بول میں مبتلا ہوں اور اوجاع کو آب گرم سے تسکین ہوتی ہے۔ آب سرد لاغری اور رطوبت میں خشونت اور سوختگی پیدا کرتا ہے اور پہلے بوجہ جلاے ذاتی کے اسہال پیدا کرنے کے آخر میں بہت قوت تجفیف کی جو اسہال کو بند کرتی ہے میں اسہال کرتا ہے اور خون کو فاسد کر کے حکہ اور جرب پیدا کرتا ہے۔ جس پانی میں ملدوست ہو سنگریزے اور نمک پیدا کرتا ہے پس چاہیئے کہ بحالت احتمال راے پانی کے سہولت کا استعمال کریں لیکن مبطون یعنی جسکے دست بند ہوں اگر اسے پانی سے منتفع ہوتا ہے۔ ... پانی خاص اور تفصیل میں چشمہ اور وطن میں احتباس پیدا کرتے ہیں اور دیر میں سڑنے سے امتہتے ہیں یہ بھی مبطون کو مفید ہیں۔ اور تریاق اس پانی کی دوست اور حلاوت ہے۔ نوشادری پانی طبیعت کو دوان کرتا ہے پیا جاے خواہ اوسمیں مٹھیں یا اوس سے احتقان کریں شبی پانی یعنی جسمیں پیکری کا اثر ہو دوانی مفصول حیض کو نفع کرتا ہے۔ اور نفث الدم اور سیلان ابواسیر کو بھی نفع ہے مگر تپ کو مستعد حمی کے بدن میں برانگیختہ کرتا ہے۔ صدیدی پانی دردِ پہلو کو بھلا دیتا ہے اور باہ پر ممسن ہوتا ہے۔ سخاسی پانی مسانہ و مزاج فی اصلاح کرتا ہے۔ اگرچہ پانی اچھے اور برے باہم مختلط ہو جاتے ہیں اوسمیں سے قوی تر کا اثر ہوتا ہے ہم نے تدبیر فاسد پانی کے باب تدبیر مسافرین میں ذکر کیا ہے اور مائی احکام پانی کے اور اوسکی صفات اور اوسکے اصناف کی تمیز تین خاص پانی کے باب میں اوس مقام پر ذکر کرینگے جہاں اوسکا بیان ہوگا۔

فصل ستر ہوں موجبات احتباس اور استفراغ کے بیان میں احتباس

اوس چیز کا حبس کو بالطبع نکلی جانا چاہیئے یا بسبب ضعف قوت دافعہ کے ہوتا ہے۔ یا بوجہ شدت قوت ماسکہ کے کہ دوستے قابل الدفع کو دیر تک ٹھہراتی ہے یا بسبب ضعف ہاضمہ کے اور سکا بتواے طبعی تمام ہضم اوسی شے کا بطرف دیر تک ٹھہرانا ہے یا تحجاری میں تنگی اور سدے پڑ جانیں یا مادہ غلیظ اور بالزوجہ شے خواہ مادہ کثیر ہو کہ اوسکے اخراج پر دافعہ قادر نہو یا قوت اور یہ کہ اوسکے دفع کے اعضا جس مقصود ہو جاے جیسے قولنج یرقانی میں ہوتا ہے۔ یا قوت طبعی کسی اور طرف متوجہ ہو جیسے حبس بول و براز بسبب تو جہ طبیعت کے استفراغ عرقی کی طرف اور بہت میں ہو جاتا ہے رجہ قوت احتباس اوس شے کا جسکا استفراغ ضرر رساں ہے واقع ہوا سوجہ سے اکثر امراض پیدا ہوتے ہیں۔ جو امراض کہ بعد امراض ترکیب پیدا ہوتے ہیں اونمیں ... پڑ جانا اور آسانی پڑنا اور تشنج رطوبی اور مثل اسکے ہیں۔ اور امراض سوے مزاج مثل عفونت یا احتقان روح اور خون کا خواہ اوسکا احتقاط ... کے۔ ... حرارت غریزی ہمیشہ طول زمانہ احتقان کے تجہ جاتی ہے یا بسبب شدت احتقان کے بروست پیدا ہوتی ہے۔ ... بلوت طاعونہ تمام بدن میں ہو جاتا ہے۔ امراض ... جو بدیہ احتباس کے پیدا ہوتے ہیں مثلاً یرقان ... اور ضعف ... ہوتا ہے۔ تخمہ بترین اسباب امراض سے ہے خصوصاً جبکہ قبض

بعد خوردگی ہوئے خاموے اور خشکی معدہ کے طاری ہوجیسے نہایت پرخوری غذا یا خوشحالی کی جو بعد نہایت بھوک زیادہ قحط کے واقع ہو۔ امراض مرکبہ مثل اورام اور ثور کے ہین۔ استفراغ اوس چیز کا جسکا حبس جسے۔ یا کمیت قوت دافعہ کے ہوتا ہے۔ یا نہ صحت مادہ سے۔ یا مادہ مستفرغ موذی ہوتا ہے کہ بوجہ کثرت کے گرانی پیدا کرتا ہے۔ یا بہت بو کے تمدد پیدا کرتا ہے۔ یا بوجہ حدت لیہ تیزی کے لذع پیدا کرتا ہے۔ یا ایسا رقیق ہوتا ہے گویا کہ خود بخود بہنے لگتا ہے اور اوسکا دفع ہوجانا آسان ہوتا ہے اور کبھی اس مادہ رقیق کے سیلان کو بہت مجاری مین ہوتی ہے جیسے سیلان منی پیدا ہوتی ہے یا مجاری مین انشقاق طولاً پیدا ہوتا ہے یا انقطاع مجاری عرضاً جن مین خواہ مجاری کے موضح کہلاتے ہین جیسا رحام مین کبھی دست یا بواسیر کی ایک سبب جدید سے داخلی ہو یا خارجی پیدا ہوتی ہے جسکو قبول شفا قابل اعتناس ہو استفراغ ہوجاے۔ برودت مزاج کی پیدا ہوتی ہے اسلیے کہ جو مادہ حار غریزی یعنی روح اور خون کو گرم کرتا تھا اوس سے حار غریزی کہ خلایق تھی خالی ہوتا ہے۔ اور کبھی استفراغ کے بعد حرارت مزاج کی پیدا ہوتی ہے اگر یا مادہ مستفرغہ بالذات مثل بلغم کے ہو یا قریب باعتدال مزاج ہو مثل خون کے اور سرعت فاطر مزاج کی جو ذاتی کم ہے غالب ہوتی ہے۔ یہ سبب تخلف ہوتی ہے کبھی استفراغ سے سبب پیدا ہوتا ہے جو ذاتی اور بالذات ہوتا ہے۔ کبھی استفراغ سے طرح بحارین ہوتی ہے جسطرح حرارت کا حارض ہونا ہم نے بیان کیا اور یہ بواسطہ برودت استفراغ اوس فاطر کے جو تخلف تھی پیدا ہوتی ہے یا بجہت مادہ ہوسلہ حرارت غریزی کے بقسم غذائیت جو بلغم زیادہ پیدا ہوتا ہے بلحوبت عارض ہوتی ہے اگر یہ بلحوبت مزاج اصلی کو نافع نہین ہے اور نہ بلحوبت غریزی کہلاتی ہے جسطرح وہ حرارت جو بعد استفراغ کے ہو حرارت غریزی نہین ہے بلکہ جو استفراغ محفوظ سے اوسکے بعد پیدا ہوتی ہے اور یہ بلغم کی طبیعت مین پیدا ہوتا ہے۔ اگر یہ بعض اعضا مین حرارت حرہ یا ملحوبت غریبہ الحق ہوجاے کبھی استفراغ محفوظ کے بعد امراض الیہ تشنہ بھی پیدا ہوتا ہے اسلیے کہ پس رکوان مین مادہ اسنادہ ہونے کے مسامات مین بازار ہوجاتا ہے اسکے بعد تشنج یبسی اور کزاز پیدا ہوتے ہین۔ اعضا پس اور استفراغ جو بحد اعتدال ہون اور بوقت حاجت واقع ہوا بہت نافع ہوتے ہین اور حالت صحت کی محافظت کرتے ہین۔ اسباب ضروریہ کے اعضا پس مین ہم اکلام پورا ہوچکا اگرچہ انہین کہ ایسے اقسام بھی بیان ہوے جو ضروری نتھے اب ہم اوسکے اسباب کا ذکر شروع کرتے ہین **فصل اٹھارہوین کلام کلی اون اسباب مین کہ اتفاقاً بدن مین پیدا ہوتے ہین** نہ اونکی ضرورت موتی ہے اور نہ اونسے کچھ مضرت پہونچتی ہے اسباب غیر ضروری اور غیر مضرورہ چیزین ہین جو بواہ اپنی جنس کے طبیعت مین داخل نہین ہین اور نہ مخالف طبیعت کے ہین یہ بھی چیزین ہین جو بدن انسان سے ملتی ہین سوا سے ہوا کے کہ وہ اسباب ضروری مین داخل ہے بلکہ مثل استحمام اور استمام وغیرہ کے ہم ایک کلام کلی ان اسباب کے بیان مین کرتے ہین اور کہتے ہین کہ جو چیزین بدن انسان مین خارج سے ملاقات کرکے کچھ فعل کرتی ہین اور بخلاف اثر دوطرح پر ہوتا ہے یا جزو لطیف شی کا بدن کے مسامات مین بوجہ قوت غالبہ کے نفوذ کرتا ہے۔ اوس قوت کی شان ہی ہے کہ اوسکو بدن کے ذوب کرنیکا نافذ ہوجاے یا جذب اعضا کا مسامات ہی کرے خواہ دونون باتین جمع ہون۔ یا اسطرح پر فعل کرے کہ اوسمین مخالطت کو تیمیاً دخل نہ ہو بلکہ محض بوجہ کیفیت کے بدن کو کسی اثر کیطرف پھیرے اور یہ فعل یا اسوجہ سے ہوتا ہے کہ اوس سے کیفیت بالفعل محسوس ہوتی ہے جیسے ملاقا جو بالفعل تخلخل ہو جیسے برف وغیرہ کے کہ اوس سے بالفعل تبرید حاصل ہوتی ہے۔ یا کما ہو حسن یعنی سنبک بالفعل کہ بدیدہ آگ وغیرہ گرم کیا جاے کہ اوس سے بالفعل سخونت حاصل ہوتی ہے۔ یا بواسطہ اوسمین بالخاصیت ہو جیسے تعلیق سنگ یشم کے واسطے الاتساب قلک کے۔ بعض چیزین بوجہ ملاقات کے تغیر دیتی ہین اور اعضا سے پینے مین کچھ تغیر نہین دیتی ہین جیسے پیاز کہ اگر اوسکا خارج سے ضماد کیا جاے قرحہ ڈالدیتی ہے اور کھانے مین کسی مقدار پر کھاوے تو قرحہ نہین پیدا کرتی ہے اور بعض چیزین اسکے برعکس ہین جسطرح سفیدہ کہ اگر پیا جاے تغیر عظیم پیدا کرے اور طلا کرنے سے کچھ اثر منفعل نہین کرتا۔ بعض چیزین ہین طرح سے اثر کرتی ہین۔ پہلی قسم کے اثر کرنے کا ایک سبب جدا اسباب ہین سے ہوتا ہے۔ (ایک سبب یہ متمثل پیاز جسوقت داخل ہوا ہین قوت ہاضمہ جلدی کرکے اوسکی قوت نوعیہ کو توڑ ڈالتی ہے اور اوسکے مزاج کو بدل دیتی ہے ہین اسکو اتنی دیر تک اپنی اصلی کیفیت پر باقی نہین

کبھی جتنا زمانہ اسکو باطن میں قرحہ پیدا ہونے کو درکار ہے - دوسرا سبب یہ کہ ہمراہ کسی اور چیز کے کھائی جاتی ہے جو اسکی قوت کو زد دیتا ہے تیسرا سبب یہ کہ ادویہ غذا میں ایسی رطوبات سے ملجاتی ہے کہ اونمیں دوبدل اسکی قوت ٹوٹ جاتی ہے - چوتھا سبب یہ ہے کہ خارج میں بروقت ہضم دینے کے مقام واحد میں ٹھہری رہتی ہے اور ہمارا ایک جگہ ٹھہرنے نہیں پاتی - پانچواں سبب یہ ہے کہ خارج میں بروقت ضماد وغیرہ کے اسکا اتصال باستقرار نہیں ہوتا ہے اور داخل میں فقط مس کرتی ہوئی متحرک رہتی ہے اور اتصال کامل نہیں ہونے پاتا - چھٹا سبب یہ ہے کہ جسوقت اندر ہوتی ہے قوت طبعی اسمیں تاثیر تصرف کرتی ہے کہ اسکا فضلہ مندافع ہو جاتا ہے اور مقدار جید قابل تحلیل بحون ہو جاتی ہے - ساتویں وہ کہ اثر پیاز کے اندر کے برعکس اس سبب سے کہ یہ اوسکے اجزا غلیظ ہیں مسامات میں نفوذ خارج سے نہیں کرتے اور اگر کسیقدر نفوذ بھی جاتا ہے تو مجاری ریح اور اعضائے رئیسہ تک اوسکی رسائی بخوبی نہیں ہوتی اور جسوقت کھایا جاوے تو ازبکس ہو جاوے گا یعنی غلیظ اجزا سے ثقل اعضائے باطنی پیدا ہوگا مجاری ریح اور اعضائے رئیسہ تک بخوبی نفوذ کرے گا اور پھر جزئیہ طبیعت ہمیہ جو سفید پیاز میں ہے اوسکا تو ان بافراط ہونا قوی تاثیر حارغریزی کے نہیں رکھتا اور خارج سے ضماد کرنے میں بحر دلالات یہ بات حاصل نہیں ہو سکتی اور داخل میں یہ بات بخوبی پیدا ہوتی ہے - اس قسم کے احکام کا اعادہ بقدر ضرورت کتاب ادویہ مفردہ میں بھی کیا جاوے گا

فصل اوخمسین موجبات استحمام اور دھوپ کرنے کے بیان میں

بعض اطبا قدیم و حکمی قدامت ہوا جو حضوں نے کہا ہے کہ حمام وہ ہے جو پرانا ہو اور اوسکی فضا وسیع ہو ہوا اوسکی پاکیزہ ہو - پانی اوسکا شیریں ہو - اور بعض لوگوں نے یہ زیادہ کہا ہے کہ مقدار اوسکے گرمی کی بقدر مناسب اوس مزاج کے جو حمام میں جانا چاہے - یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ فعل طبعی حمام کا یہ ہے کہ اوسکی ہوا سے مخونت اور پانی سے ترطیب پیدا ہو - سبب اول حمام کا ہوا اور دوسرا درجہ سخن اور مرطب ہے - اور تیسرا درجہ مسخن اور مجفف ہے - جس شخص نے کہا ہے کہ پانی اعضائے اصلی کی ہرگز ترطیب نہیں کرتا نہ بلدیہ پینے سے کہ اوریہ بوسیلہ اتصال کے اوسکے قول کیطرف التفات نکرنا چاہیئے کیونکہ حمام میں جانے سے سوائے تغیرات مذکورہ بالا کے اور تغیرات بھی حاصل ہوتے ہیں بعض ان تغیرات کے بالعرض ہوتے ہیں اور بعض بالذات اسلئے کہ گو خود کبھی یہ بات حاصل ہوتی ہے کہ اوسکی ہوا بخاصیت رقت تحلیل حاصل غریزی کے تبرید پیدا کرتی ہے اور جوہر اعضا میں بوجہ کثرت تحلیل رطوبات اصلی کی تجفیف پیدا ہو جاتی ہے اگرچہ فائدہ رطوبت غریزیہ کے پیدا ہونے کا بھی اوس سے حاصل ہوتا ہے اور اگر پانی نہایت گرم ہو جلد بدن کے تشنج پیدا ہوتا ہے پھر اوسکے مسامات سمت جاتے ہیں اور پانی کی رطوبت بدن کے اندر نہیں ہو پہنچتی اور نہ اچھی طرح سے تحلیل مقصود حاصل ہوتی ہے - پانی حمام کا کبھی مخونت اور برودت سے خالی نہیں ہوتا ہے اوس سے پیدا ہوتی ہے بشرطیکہ بہت گرم ہونے کے پیدا کرتا ہے اگر اوسکی گرمی فاتر سے کم ہو اور سوقت اوس سے تبرید اور ترطیب حاصل ہوتی ہے اور بجہت انتقال حرارت سے اگر بارد ہو تو چونکہ اوسکی ہوا سے احتقان حرارت حاصل ہوتا ہے اور تمام حرارت احشا میں جمع ہو جاتی ہے پھر جسوقت سے وہ پانی بدن پر وارد ہوتا ہے اندر سے حرارت پیدا ہوتی ہے اور تبرید بھی اسی وجہ سے ہوتی ہے کہ جسوقت پانی میں بدن زیادہ تر بھیگے معمول برودت کا دو سبب سے ہوتا ہے ایک تو یہ کہ پانی بالطبع بارد ہے آخر امر میں اوس سے شبرید بعضو حاصل ہوگی اگرچہ حرارت ارضیہ کی وجہ سے گرم ہو جاوے مگر یہ گرمی ثابت نہیں رہتی ہے بلکہ زائل ہو جاتی ہے اور اصل طبعی پانی کا یعنی تبرید اوس مقدار میں جسکو بدن نے لیا ہے باقی رہتی ہے **ایضا** پانی گرم ہو یا سرد ہر حال میں رطب نرم ہوتا ہے اور جسوقت ترطیب میں افراط ہوئی احتقان حرارت غریزی کا بوجہ کثرت رطوبت کے اوسکی حرارت کو بجھا دیتا ہے تبرید اصل ہوتی ہے - حمام سے بھی بوجہ تحلیل کے بھی سخونت حاصل ہوتی ہے جسوقت کہ غذا نے غیر منہضم بدن میں ہو یا کوئی خلط بارد جسکا نضج نہ ہوا ہو پس غذا کو بوجہ تسخین کے ہضم کر دیتا ہے اور خلط میں نضج پیدا کرتا ہے کبھی استعمال حمام کا بلوغ خشکی کے ہوتا ہے پس اوس سے تجفیف حاصل ہوتی ہے اور صاحبان استسقا کو اور جنکے بدن میں تہل یعنی رطوبات ہضم نہ کرتا ہے اور کبھی حمام سے تعب ہوتا ہے - اور کبھی اوسمیں دیر تک بیٹھنے سے بوجہ تحلیل اور تعرق کے تجفیف پیدا کرتا ہے

ترجمہ قانون ۱۳۵ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔

اور اسیطرح قوۂ محرکہ شمال آب سرد سے بھی مذکور ہوں گے ۔ ذکر موجبات تضحی شمس کا اور ریگ میں مدفون ہونا اور اوسمیں لوٹنا اور تیل تن بھیگنا اور پانی میں غوطہ پر جیسے کے کا بیان ۔ دھوپ کا اثر خصوصاً جلنے میں طلی مخصوص جسپر حرکت شدید ہو جیسے جلد جلنا یا دورنا اس سے تحلیل فضول کی بکثرت اور بذریعہ عرق کے ہوتی ہے اور نضج پراگندہ ہوتا ہے ۔ اور اوام کی تحلیل ہوجاتی ہے ۔ اور قرحی اور استسقا بھی رفع ہوتا ہے ۔ اور رطوبات اور انصباب نفت کو نفع ہوتا ہے ۔ اور صداع بارد سے رفع ہوجاتا ہے ۔ اور وہ وجاع جسکا مزاج بارد ہے قوی ہوجاتا ہے ۔ جبتک دھوپ میں بدن گرم رہے بلکہ خشک رہے وجع ورک اور وجع گردہ اور اوجاع مفاصل اور اختناق رحم کو نافع ہے ۔ اور رحم پاک ہوجاتا ہے ۔ اگر دھوپ میں بدن کھولکر بیٹھے تو کھال سمٹ جاوے گی اور مثل کوئلہ کے سیاہ ہوجاوے گی اور مسامات کو موضع پر مثل دانع دینے کے نشان پڑجاوینگے اور تحلل غبار بھرف ہوجاوے گا ۔ دھوپ میں بیٹھنا ایک جگہ پر ابلہ کے جلانے میں زیادہ اثر کرتا ہے بہ نسبت بلغم پھرنے کے اور تحلل اسمیں بہت کم ہوتا ہے ۔ سب قسم کی ریگ میں قوی تر ریگ دریا اور اسطے خشک کرنے ملہ بات اطراف جلد کے ہے ۔ کبھی اسکے اندر بیٹھتے ہیں جسوقت کہ گرم ہو ۔ اور کبھی اسمیں دفن کردیتے ہیں ۔ اور کبھی بدن پر تھوڑی تھوڑی ڈالتے ہیں ۔ اس اوجاع اور امراض مذکورہ بالا کے تحلیل کرتی ہے اور خلاصہ یہ ہے کہ تجفیف شدید بدن میں پیدا کرتی ہے ۔ تیل میں دو بنا جیسے روغن زیتون میں کبھی جسکے بدن میں ماندگی ہوتی ہے یا وہ لوگ جنکو حمیات طویل بارد عارض ہوں نافع ہے ۔ اور اون لوگوں کو بھی نفع کرتا ہے جنکے حمیات کے ساتھ تقاضا مفاصل اور مفاصل میں سدد ہو اور اصحاب تشنج اور دراز اور اعتباس بول کو مفید ہے مگر روغن زیت تمام سے باہر گرم کیا جاوے اور اگر روغن زیت میں تغلب یعنی لوٹری اور ضیع یعنی کنارا کو جسطرح ہم آگے کہیں گے پکائیں بہت اصحاب اوجاع مفاصل اور نقرس کے واسطے عمدہ علاج ہے ۔ مزمنہ بھگونا اور اوسپر پانی چھڑکنا اوس قوت کو تیز کردیتا ہے جو بوجہ کرب اور التہاب حمیات کی سست ہوگئی ہو ۔ اور بروقت تشنی کے بھی ہوشیاری پیدا کرتا ہے خصوصاً کلاب اور سرکہ ۔ اور بیشتر شدت کو صحیح اور برانگیختہ کرتا ہے ۔ جو لوگ نزلہ یا دردسر میں مبتلا ہوں اونکو مضر ہے ۔ **جملہ دوسرا تعلیم دوسری کا شمار** ایک سبب کا جو ہر ایک عوارض بدنیہ کے واسطے ہوتا ہے اور اوسمیں اوتیس فصلیں ہیں ۔ **فصل پہلی مسخنات کے بیان میں** مسخنات یعنی گرم کرنے والی چیزیں کئی قسم کی ہیں جیسے غذاے معتدل مقدار میں یا حرکت معتدل اور اوسمیں یا حمامات معتدل بھی داخل ہیں اور مدلک معتدل یعنی مالش اور غمز معتدل یعنی دبانا اور وضع محاجم بلا شرط یعنی خالی سینگی توڑ دانا اسلیئے کہ پچھنے لگانے سے بکثرت خون نکلنے کے برودت حاصل ہوتی ہے ۔ ایضاً حرکت کہ شدید اور تھوڑی سی اوسمیں کثرت ہو اور صافراط کو نہ پہونچے اس سے بھی تسخین پیدا ہوتی ہے اور غذاے گرم اور دواے گرم اور حمام معتدل یعنی وہ حمام کہ جسکے پانی اور ہوا کی گرمی کسی آلہ وغیرہ کے ذریعہ سے معلوم ہو ۔ اور صناعت مسخنہ جیسے صداوار اور طباخ اور حدادین وغیرہ ۔ اور ملاقات گرم کرنے والی چیزوں کی بشرطیکہ تسخین بافراط نکریں جیسے ہوا اور ضماد وغیرہ ۔ اور بیداری اور نوم معتدل جن شروط پر فصل تیرہویں جملہ اول تعلیم دوسری میں بیان ہوئی ۔ اور غضب ناک ہونا ہر حال میں تسخین پیدا کرتا ہے ۔ اور ہم یعنی اندوہ جبتک بافراط نہ ہو اور اگر بافراط ہو برودت حاصل ہوگی ۔ اور فرح معتدل ۔ ایضاً عضونت سے بھی گرمی پیدا ہوتی ہے اور اسکی خاصیت فقط یہی ہے کہ حرارت غریبہ پیدا کرے اور فعل اوس حرارت کا تسخین مطلق اور احراق نہیں ہے اسلیئے کہ تسخین احراق سے ضرور کم ہوتی ہے ۔ اور کبھی تسخین واقع ہوتی ہے اور عضونت نہیں ہوتی ۔ اور کبھی قبل عضونت کے تسخین ہوتی ہے ۔ اسواسطے کہ عضونت اکثر اسیطرح واقع ہوتی ہے کہ بعد مفارقت اوس سبب کے جو سبب خارجی ہے ایک تسخین خارجی مادہ رطب میں متحلل رہتی ہے اور اس رطوبت کو کیفیت صالح سے متغیر کردیتی ہے بہ سبب اثر مزاج اوس جوہر کے کہ یہ رطوبت اوسمیں بھری ہے بدون اسکے کہ اس مادہ کو کسی دوسرے مزاج کیطرف پھیرے جسکی نوع اس مادہ کی نوع سے جداگانہ ہو ۔ عضونت کا فعل اسیقدر ہے ۔ اور کبھی مادہ رطب کہ حرارت اپنے صلاح حال سے متغیر کرکے دوسرے نوع کیطرف لیجاتی ہے اسکو تسخین نہیں بلکہ اسکو عضونت کا فعل اسیقدر ہے ۔

کہتے ہین - اور احراق کے یہ معنی ہین کہ جوہر مرطب کو جو ہر یابس سے جلا کر اسطرح پر کہ رطوبت کی تصعید ہو جاے اور یا بس نہ فتین ہو - اور تسخین سات درجہ ہے کہ رطوبات سب کے سب نہ طبائع نوعیہ پر باقی رہین مگر سخونت اونکی بڑھ جاے ۲ تکاثف ظاہر بدن مین بھی پیدا ہونے سے تسخین حاصل ہوتی ہے اسلیے کہ بخارات اندر بدن کے بند ہو جاتے ہین ۳ اور تخلخل بھی اندر بدن مین پیدا ہونے سے سخونت حاصل ہوتی ہے اسلیے کہ بخارات پھیلجاتے ہین **جالینوس کی عادت** کا مجموع ان اسباب سبعہ کو پانچ قسمون مین منحصر کرتا ہے ۱ حرکت جو بافراط ہو ۲ ملاقات اوس چیز کی جسکی سخونت بافراط ہو ۳ مادہ حارہ جو موجود ہو ۴ تکاثف کسی چیز کے پیدا ہو ۵ تخلخل ۶ عفونت **فصل دوسری مبردات کے بیان مین** تبرید تین چیزون سے حاصل ہوتی ہے اور انکی بھی بہت سی قسمین ہین ۱ ایک حرکت بافراط جس سے تحلیل حار غریزی کی ہو جاے ۲ سکون بافراط جو حار غریزی کو اندر جسم کے محتقن کر دے ۳ کثرت غذا ہو اکول یا مشروب ۴ قلت غذا کی جو بافراط ہو ۵ غذاے بارد ۶ دواے بارد ۷ ملاقات اوس چیز کی جو بافراط سخونت پیدا کرنے ۸ صنماد خواہ ہوا یا پانی زمین کی برتری کی ۹ زیادہ تحلل بدن مین پیدا کرنا اور اسکی جہت سے حار غریزی کا تھڑنا ۱۰ دیر تک ملاقات کرنا جسم کا اوس چیز سے جو باعتدال سخونت پیدا کرے ۱۱ بیٹھ حمام مین دیر تک ٹھہرنا ۱۲ زیادہ تکاثف پیدا ہونا اور اسکی جہت سے حار غریزی مین اختناق پیدا ہوتا ہے ۱۳ ملاقات اوس چیز کی جو بالفعل برودت پیدا کرے ۱۴ ملاقات اوس چیز کی جو بالقوۃ سرد ہو پر بالفعل گرم ہو ۱۵ بافراط استحمام سے پیدا ہونا اسلیے کہ اس سے بھی اختناق حرارت غریزی کا ہوتا ہے ۱۶ بافراط استفراغ کرنا اسلیے کہ اس سے مادہ حرارت غریزی کا تحلیل ہو جاتا ہے اور بعد اسکے کہ فضلہ زائد دفع ہو جان آسان روح اور تصعد بدن کا ہوتا ہے ۱۷ بہت کھینچکر باندھنا اعضا کا اور اکثر باندھے رہنا اس سے بھی برودت پیدا ہوتی ہے اسلیے کہ آمد و شد حرارت کی بند ہو جاتی ہے ۱۸ اور غم جو بافراط ہو ۱۹ اور خوف ۲۰ اور خوشی ۲۱ اور اندوہ جو بحد بافراط ہو پہنچے ۲۲ اور پیشہ جو مبرد ہو جیسے ملاحی اور وہ جو برف بیچنے ۲۳ اور بیخ خام اور طعام بہت غذا کا جو مادہ عفونت کا موجود ہوتی ہے **جالینوس کی عادت** ہے کہ ان بائیس قسمون کو پہلے قسمون مین منحصر کرتا ہے ۱ حرکت مفرط ۲ اور سکون مفرط ۳ ملاقات اوس چیز کی جو تبرید کرے یا بہت سخونت پیدا کرے یا تکاثف کرے ۴ اور مادہ مبرد ۵ اور قلت غذا کی بافراط ۶ اور کثرت غذا کی بافراط **فصل تیسری مرطبات کے بیان مین** اسباب طوبت پیدا کرنے والے بہت ہین ۱ سکون ۲ نوم ۳ احتباس اوس خلط کا جسکے نکلجانا چاہیے ۴ استفراغ اوس خلط کا جو خشکی پیدا کرے ۵ کثرت غذا ۶ غذاے مرطب ۷ دواے مرطب ۸ ملاقات مرطبات کی نصوصاً حمام بالتخصیص بعد کھانا کھانے کے ۹ ملاقات اوس چیز کی جو تبرید کرکے رطوبت کو تحقن کرے ۱۰ ملاقات اوس چیز کی جو تسخین لطیف کرے ۱۱ فرح معتدل **فصل چوتھی مجففات کے بیان مین** خشکی پیدا کرنیوالے اسباب بھی بہت ہین ۱ حرکت ۲ بیداری ۳ کثرت استفراغ جسمین جماع بھی داخل ہے ۴ قلت غذا ۵ خشک غذا کا استعمال ۶ دواے مجففہ ۷ قوا تحریکات نفسانی کا ۸ ملاقات خشک کرنے والی چیزون کی ۹ اور ازین قبیل نہانا ہے قابض پانی سے ۱۰ سردی اسقدر جس سے انجماد ہو کہ عضو کا جذب غذا کو اپنی طرف نہ جذب کر سکے ۱۱ اور اسقسم کی ایسی چیز قابض کا جو خشکی پیدا کرکے اعضو کو ضعیف کرے ۱۲ انہین اسباب مین سے ملاقات اوس چیز کی جسکی حرارت شدید ہو جو بافراط تحلیل کرے نا کہ کثرت استحمام بھی اسی قسم مین شمار کیا گیا ہے **فصل پانچوین مفسدات شکل کے بیان مین** فاسد کرنے والی شکل کے اسباب کسیقدر تو خاصت اولی مین پیدا ہوتے ہین کہ اونکے وجہ سے قوت عضو یا فعل عضو یا فعل کے تمام کرنے مین خلل قاصر ہو جاتی ہے - اور بعض اسباب ایسے جدا ہونے جسکے پیدا ہوتے ہین - اور بعض اسباب برودت کو بدن لینے اور گھٹا دینے ہلاکت کے پیدا ہوتے ہین - اور بعض اسباب خارج ہین جیسے ضربہ قطعہ - اور بعض اسباب تعلق اس بات کا ہین کہ قبل سختی اوسکے اعضا کے لگا چلنے بھرنے لگے - **اقسام** کچھ اسباب متعلق بامراض ہین مثلاً جذام اور سل اور تشنج اور استرخا اور تمدد کے - اور کبھی زیادہ اور لاغری مفرط سے بھی فساد شکل پیدا ہوتا ہے - اور کبھی بسبب اورام کے - اور کبھی بسبب امراض وضع کے - اور کبھی بوجہ اندمال زخم کے **فصل چھٹی اسباب سدہ ہونے اور باریک تنگ ہو جانے کے بیان مین** سدے کا پیدا ہونا پہلے ماہیت واقع ہونے کسی شی غریب کے کسی مجرای مین ہوتا ہے اور یہ غریب یا اوسی جنس کا ہو جیسے تچری یا مقدار سے غریب ہو جیسے فضل

بازگا۔ قدامین بہت ہوا کیفیت میں خوب ہوا کیفیت کی غرابت یا بہت ناطلت کا ہونا یا جاذبیت یا بسبب انجماد جیسے عامۂ یعنی خون منجمد جو قریب گوشت
ہونے کے ہوتے ہیں۔ یہ اقسام ہیں اسی طرح والے ایسے ہیں جو بھری ہیں بہت ہیں ان اجمالی اسباب ہیں ہوا کیک ہی جگہ ٹھہری رہے اور وہ بھی جہاں ہوا اور اس
مکان میں ضطراب مترددہ ہوا کہ بھی ہو جاتا ہے سدر اس کے جو بیت اندمال ختم سے ملکیا ہو پیدا ہوتا ہے۔ اور کوئی تمی زیادہ ہونے سے بیسے ثم ثلوثی یعنی گوشت
مسے کا بھی مجاری کو تنگ کر دیتا ہے۔ اور بہت ذات قوت ماسکہ کا ہونا جیسے انبساط عضلات کے خوب کھینچا کر بھی ضیق مجاری پیدا ہوتی ہے۔ یا قریب کا
مجری بہت ورم یا بہ کہ اندر مجاری کو تنگ کر دے۔ یا بہت ریزش کہ ہو ہو کر تنگ کر دے۔ یا بہت قبض ہو جائے۔ یا بہت تشنگی کے جو بوجہ قابض چیزوں کے پیدا ہو
جاتی ہیں کی فصل میں مسدوں کی کثرت ہے بہت امتحان فصول اسباب قبض ہے

فصل ساتویں اسباب کشادگی مجاری کے بیان میں

یہ بھی جیسا جاتے ہیں یا بہت سدہ قوت ماسکہ کا ہونا یا بہت قوی دافعہ کی اور اور یہ قبل تنگی نفس کی سیال اور یہ فضلہ خواہ ادویہ پرخیہ جو گرم اور تر ہوں اور کی استعمال سے
مجاری بہت وسیع ہو جاتے ہیں یا تنگی کا اضداد میں ہوتی ہے جیسے کہ

فصل آٹھویں اسباب خشونت اور دقتی کے بیان میں خشونت

پیدا ہوتی ہے یا بہت تحلیل جلاکے ذریعہ یا حاصل ہوتی ہے جیسے کہ یا فضول بیش کرین۔ یا تحلیل زیادہ ہو جیسے سمندھیمین میں۔ یا فضول تیز اور حاد
ہوں۔ یا ایسی چیز جو بوجہ بہت کثیف ہونے کے خشونت پیدا کرے جیسے یا فضلہ غلیظ کبھی۔ یا سرد چیز جو بوجہ کثافت پیدا کرنے کے خشونت پیدا کرے۔ یا اجزائے
کسی عضو کے جیسے جالینوس نے عضلات میں کہا ہے

فصل نویں اسباب ملاست کے بیان میں ملاست کا سبب یا وہ چیز ہے جو بوجہ اپنی لزوجیت کے

یا ایسی چیز جو غلظ کو تلطیف کرکے یا وہ کو نرم کرے اور اوہ کو رقیق کرکے تکاثف دور کر دے سطح عضو سے

فصل دسویں اسباب خلع اور مفارقت

کے بیان میں اپنے مقام سے جیسے عضو کا جدا ہو جانا۔ یا بسبب ہش کے ہوتا ہے جیسے کسی شخص کا عضو کھینچا جائے اور دراز کیا جائے یہاں تک کہ
اکھڑ جائے۔ یا بسبب ایک کیفیت سخت کے جو بسبب تماد اس چیز کے ہو کہ عضو کو اپنے مقام سے ہٹا دیتی ہے جیسے کوئی شخص اپنے پاؤں کو زور سے پھیر کر رکھے
یا بہ سبب کسی چیز کے جو مرض ہو پیدا کرے جیسے ہم تیدین عارض ہوتا ہے۔ یا بہت حدوث ایسی چیز کے جو مفسد جوہر بالکا ہو کہ اوسکو بڑا

فصل گیارہویں اسباب اس بات کی کہ قریب کا عضو اپنے قریب کو نزدیکی سے

یا بہ سبب کا ہونا۔ یا تشنج یا استرخا۔ یا تشنگی خلط کے جو اتین پیدا ہوئی۔ یا جوڑ کا

فصل بارہویں اسباب اس بات کی کہ قریب کا عضو اپنے قریب کو دور ہونے سے

منع کرے یا بہ سبب ایک کیفیت کا یا تشنج اور اس کا یا تشنج جو سبب ہو اس کا یا تشنج یا بس۔ یا ایسے فضول جنکی

فصل تیرہویں اسباب حرکت غیر طبعی کے بیان میں

سبب ہو سبب یا تشنج سے۔ یا ایسی فضلی جس سے تشنج پیدا ہو جیسے قراق یا بس تشنج یا بس۔ یا ایسے فضول جنکی
مخالطت ہو جیسے اعضا کو اپنا ہو جیسے کہ

فصل چودہویں اسباب زیادتی آتشوان اور حدوث حرکت کے بیان میں

یہ سبب کثرت مادہ کی اور فی نفسہ قوت جاذبہ کا شدید ہونا اور بذریعہ دلک یا تشنج

یا مادہ وغیرہ کے جاذبہ کی شدت کو بڑھا دیتا ہے جیسے رفت وغیرہ کا مادہ۔ ... یوتی ... ہوتا ہے۔ ... **فصل دہم**
پندرہ معین اسباب نقصان آتھوان اور فدد کے بیان میں
... بات ... قوت ہے مل ... تشریح اور تدبیر ہو تی ... سین خطا واقع ہو ... یا وہ ہو ... قات ... ہو ... ل ... شے ... یا ... ب ... ا ... ہو ... ت کا
... یا قوت فاعل ... ہیں کہ ... ہو جائے **فصل ہو ... اسباب تفرق اتصال کے بیان میں** ... اسباب کی اقسام
موقع ... اور ... خارجی ... داخلی ... سبب ... ہیں کوئی خلط اکال یا عرض یا ترمانی یا ... شکل ہے ... حالت پیدا ہو جاتا ہے اور یہی ... ہے
... ہوا ... یا ... ہوا ... خلط ... ہے ... یا ... ہوا ... ہے ... ہوا ... ہے ... ہوا ... ہے

جو اس مزاج اصلی کی مخالف اور اوسکے مقدد ہو مثلاً بہ نسبت اصلی مزاج کے اگر یہ بہت زیادہ ہو اور قوت اثر یہ سے بہت ورود اس مزاج کا ضد منافی طبیعت کو جذب کرے پس اوسکو الم ہو پھر اسلیے کہ الم کو معنی ہی ہین کہ مؤثر منافی کو مدبر منافی کو دریافت کرے۔ سو مزاج متفق یہ ہے کہ اوسمین احساس الم کا بالکل نہین ہوتا اسوجہ سے کہ مزاج مخالف طبیعت کو ہر اعضا سے اصلی مین اسقدر ممکن ہوجاتا ہے کہ مزاج اصلی کو باطل کر دیتا ہے اور یہی مزاج مخالف منزلہ اعضا اصلی کے ہوجاتا ہے اور اس سو مزاج متفق سے صفحہ نہین سالم ہوتا کہ محسوس نہین ہوتی جس تواوہی چیز کی ہوتی ہے جس محسوس ہے قوت حاسہ تفعل ہوا و طبیعت بیگانہ کی ایسی حالت ممکنہ ہے جو اوسمین تغیر حال پیدا کرے نہ فعلی نہین ہوتی بلکہ انفعالی اوس اندہ ہونے سے جو طبیعت مین ایسا تغیر ہے کہ اوسکا حالت اصلی سو دوسری طرف پھیرے اسی جہت سے ہے کہ لمس کو کہ کیفیت کی محسوس نہین ہوتی جسقدر ہمارا ہاتھ ہو حرارت آب کی محسوس ہوتی ہے یا صاحب حمامی غسب کو باوجود یکہ گرمی ورق کی ان دونون آب کی گرمی سے بہت زیادہ ہے سبب اسی ہے کہ حرارت ورق کی مستحکم اور جوہر اعضا مین ایسی سمجھ جاتی ہے کہ منزلہ حرارت اصلی کے ہوجاتی ہے۔ اور غسب کی حرارت جو بہ سبب ہوا کے اعضا سے اوس اندہ ہونے سے پیدا ہوتی ہے محسوس ہوتی ہے اسلیے کہ مستحکم نہین ہوتی بلکہ اعضا ابھی تک بمزاج اصلی پر باقی ہوتے ہین کہ سو کیفیت یہ ظاہر ہوا اوس عضو پر جو ہوا ہے جو عضو اپنی حالت اصلی پر آیا ہے اور اوسمین کی سیلان کی حرارت باقی نہ رہے ہان اگر یہ تبدیل ورق کا مستقل ہوتی تو اوسکو بہت بعد دور ہونے خلط کی حرارت محسوس ہوتی۔ سو مزاج متفق آہستہ آہستہ اعضا مین ٹھہر جاتا ہے کبھی اسکے ٹھہرنے کی مثال حالت مست مین بھی دیتے ہین اسلیے کہ اوسکو یہ دیکھا جاتا ہے کہ جسم جب ماہی آبہ گرم یا پانی ہوا یا ہوا سے اوسکو ایک تفاوت اذیت پیدا ہوتی ہے اس تفاوت کی کیفیت ہوا کی کیفیت پانی سے ہے جو جب بار بار پانی بدن پر ڈالا جاتا ہے کچھ رفتہ رفتہ ایک لذت پانی کی اوسکو معلوم ہوتی ہے جسقدر اسکے بدن ہو سردی ہوا کی کیفیت ہوتی جاتی ہے اور اسیقدر اسکو لذت حاصل ہوتی جاتی ہے پھر جب ایک گھنٹہ تک حمام مین بیٹھے تو کبھی ایسا ہوتا ہے کہ بدن اسکا گرم ہوجاتا ہے اور تب ہی آبہ گرم پانی سے حوالے نہانے کے اتفاق کیا تھا پھر جب جاکر بدن ہی پانی اپنے بدن پر گرانا شروع کرتا ہے بدن مین تفرق پیدا ہوتا ہے اگر اوسکو بار بار کرائے سبب یہ بات کی ہے کہ اذیت ہی سو مزاج مختلف کی اور عدم اذیت ہی سو مزاج متفق کی ذہن نشین ہوچکی ہے ہم کہتے ہین کہ اگرچہ دونون مین سے ایک ہی سبب الم کی سو مزاج مختلف ہے مگر ایک سو مزاج مختلف بلکہ ایک ہی مزاج بالذات یا بالعرض خواہ بسبب مرض یا بس بالعرض کو ضرور نہین ہے کہ الم نہ ہو پہنچانے اسلیے حاد اور بارد بالذات اذیت فاعلی ہین اور بسبب مرض کے کیفیت منفعلہ یا قوام اوسکی ماہیت کا ایسا نہین ہے کہ اوسکی بہت ہو ایک جسم دوسرے جسم مین اثر ایسے بلکہ بلحاظ بہت اوسکی بہت اوسکی کیفیتون مین کہ اوسکے سبب ہوا ایک جسم دوسرے جسم سے اثر قبول کرے۔ یا بس ہے جو الم ہو پہنچانا بالعرض ہوتا ہے اسلیے کہ بہت اور ایک سبب بہت اور بسبب تفرق الاتصال ہوتا ہے اور یہ تفرق الاتصال ہے کہ یا بس کے بہت شدت تقبض کی فقط تفرق الاتصال کا سبب ہوتا ہے اور جالینوس فی الحقیقت اسنے مذہب کی طرف جمع کیا ہے کہ سبب قریب وجع کا فقط تفرق الاتصال ہے اور کوئی چیز نہین ہے۔ اور بعض بھی جو وجع پیدا کرتا ہے اسی بہت سبب ہے کہ اوسکا تفرق الاتصال لازم ہوتا ہے اسلیے کہ بار بار بوجہ شدت تکثیف اور جمع کرنے اجزا کے اوسکو یہ بات ضرور لاحق ہوتی ہے کہ اجزا کا جدا مقام جا واقع ہین نزدیک بہت کے ہوجاتی ہین جسطرح کہ ہوجاتی ہین جسکہ اجزا آپس مین ہان تفرق الاتصال ہوجاتی ہے اس راہ سے جالینوس فی ہمانک مبالغہ کیا ہے اور بعض اتنا اوس مین بڑھا ہے کہ تمام محسوسات ہے تفرق الاتصال پیدا ہوتا ہے اور یہ بھی محسوسات ہین کہ اونکو تفرق الاتصال لازم ہوتا ہے مثلاً سیاہی محسوسات مین اس سبب سے الم ہوجاتی ہے کہ جس کرتی ہے اور یہ بہت شدت سے۔ اور سفیدی چونکہ اسوجہ سے اذیت نہین کرتی کہ اوسمین تفرق بہت زیادہ نہین ہے اور تکثیف اور تبرید اور ترطیب مذوقات مین اس جہت سے اذیت پیدا کرتی ہے کہ تفرق بعضے اجسام مین زیادہ ہے۔ اور کبھی چیز مین جو تکثیف زیادہ ہے اسکو تفرق الاتصال لازم ہوتا ہے اسطرح مشمومات اور صوت آواز مین بھی بہت تفرق سے اذیت دینی ہوا کی بروقت ملاقات پردہ صماخ کے تیز ہوتی ہے۔ صحیح اور حق اس مسئلہ مین یہ ہے کہ تغیر مزاج کو بمنزلہ جنس کے قرار دین کہ وہ بذات خود سبب وجع کا ٹھہرایا جاوے اگرچہ اوسکے ساتھ کبھی تفرق الاتصال بھی عارض ہو۔ اور تحقیقی بیان یہ ہے کہ تغیر مزاج کو بمنزلہ جنس کے قرار دین کہ وہ بذات خود سبب وجع کا ٹھہرایا جاوے اگرچہ اوسکے ساتھ کبھی تفرق الاتصال بھی عارض ہو۔ اور تحقیقی بیان

اس اسکلہ کا علم لب میں نہیں ہو سکتا بلکہ طبعیات میں بیان ہونا چاہیئے مگر جہاں طبع اشارہ تھوڑا سا ذکر کر دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ درد کبھی متشابہ الاجزاء عضو درد سیدہ ہوتا ہے جیسے ورم حار جس عضو میں درد ہو ہر جگہ پر یکساں ہوتا ہے اور تفرق اتصال البتہ یکساں نہیں ہوتا۔ اسلئے ثابت ہو گیا کہ جو اسباب تفرق اتصال سے خالی ہوں ان سے بھی درد تفرق الاتصال کی وجہ سے نہیں ہوتا مگر یہ قرائن ہوتا ہے۔ ایضاً۔ درد تب ہوتا ہے جب مقام پر درد پیدا کرنے والی وجہ اجزاء کا کرتی ہو اور جس مقام کو قبول درد کرتی ہو۔ اور تفرق اتصال وجہ بیرونی ہوتا ہے جو اجزاء کو مقام پر نہیں رہنے دیتا مگر ان پر فعل نہیں کرتا ہے بلکہ منفعل ہوتا ہے۔ اسکا بھی یہی نتیجہ ہے کہ جمیع اسباب تفرق اتصال میں ازروئے ۔ ایضاً۔ اس کی کیفیت و تباین کا احساس ہوتا ہے اسلئے کہ درد فقط ہوا سے یہ لازم آتا ہے کہ مع یعنی درد پیدا کرنے والی چیز وہی منافی ہو جو درد محسوس ہوتی ہے۔ اور چونکہ ہر شخص کا یہ مقتضا ہوتا ہے ہر اس شے کا جو اس کی ملائم ہو کہ اسکا ہر ایک محسوس منافی بحسب منافات کے ہوتا ہے۔ اب تحریر کرنا چاہیئے کہ جمیع اسباب درد منجملہ مزاج بحسب کیفیت اضافی ان کے محسوس ہوا اور اوپر بھی بیان تفرق اتصال حادث ہوتا ہے۔ مقام پر احساس منافی کا موجود ہونا۔ اور اگر احساس منافی نہ ہو تو درد نہیں ہوتا یہ بیان ہو چکا ہے۔ اسی بیان سے واضح ہوتا ہے کہ تغیر مزاج کا فقط سبب ہونا بھی تفرق اتصال کے کبھی تک ہوتا ہے۔ اور کبھی نہیں ہوتا ہے۔ یعنی جمیع معدہ جو کہ ایک کھوکھلا نالی نما ہے کہ حقیقت میں وہ درد نہیں ہے بلکہ وہ ایسی چیز ہے کہ خود بخود مثل دیگر اعضاء کے درد میں مبتلا ہوتا ہے اور اسکے علاج میں مشغول ہوتا ہے۔

بیان اسباب جملہ اقسام وجع و علل و اعراض

وجع کے اسباب اور اقسام اور علامات کے بیان میں مناسب ہے کہ پہلے اسباب کا بیان کیا جائے۔ اسلئے کہ اسباب سے ہی اقسام اور علامات معلوم ہوتے ہیں۔ اسباب وجع چار ہیں۔ ۱ مادہ ۲ ریح ۳ ورم ۴ تفرق اتصال۔ ۱ مادہ سے وجع ہونا اس طرح ہے کہ مادہ کا کیفیت میں مخالف ہونا اعضاء سے اور کمیت میں زیادہ ہونا اعضاء سے اور مادہ کا رقیق ہونا اعضاء سے اور مادہ کا غلیظ ہونا اعضاء سے اور مادہ کا لزج ہونا اعضاء سے اور مادہ کا لطیف ہونا اعضاء سے اور مادہ کا ثخین ہونا اعضاء سے اور مادہ کا حار ہونا اعضاء سے اور مادہ کا بارد ہونا اعضاء سے اور مادہ کا یابس ہونا اعضاء سے اور مادہ کا رطب ہونا اعضاء سے اور مادہ کا ملائم ہونا اعضاء سے اور مادہ کا خشن ہونا اعضاء سے اور مادہ کا سیال ہونا اعضاء سے اور مادہ کا ساکن ہونا اعضاء سے اور مادہ کا متحرک ہونا اعضاء سے اور مادہ کا متحرک ہونا اعضاء سے اور مادہ کا ساکن

سے وضرج سے یا سمام کے بند ہونے سے نفذ اوس روح حساس کے جو اس عضو تک جاتی ہے پس ہوا مین اور بہ انسداد مسامات منافذ روح کا بوجہ تحبیہ کے ہوا استلاء ظرف روح کی وجہ سے موجب ضرر بافی جسمین ایک ہی پیدا ہوا و سکا مادہ گرم ہوتا ہے سر نہین ہوتا اسلیے کہ سر مادہ کیسا ہی ہو نرم بافت ورد نہین پیدا کرتا ہے جبتک کہ استحیل بطرف حرارت کے نہو۔ موجب ضرر بافی کا حارث و رم حار ہے۔ ہطر حیسے ہوتا ہے کہ سبوقت ورم گرم ہوا و اوسکے قریب کا عضو حساس ہو کر شریان کی ضرب ہمیشہ اوسکو دیکھے جبتک کہ وہ عضو سلیم خالی ورم سے ہے حرکت شریان کی جو اندر کیطرف موتی ہے اور سکا حس اس عضو کو نہین ہوتا و جب اس عضو مین ورم پیدا ہوا و رلفاظ دیگر میانی شریان اور عضو نکا منضغط یا تنگ ہوجاے اوسوقت اس کی حرکت کا حس عضو نکو کہ کو ایسا ہوگا کہ شریان کی حرکت سے اوس عضو مین درد پیدا ہوگا **موجع تثقیل** کا سبب ورم اوس عضو کا ہے جسمین بالذات حس نہو مثل ریہ اور گردہ اور طحال کے اسلیے کہ یہ ورم بسبب گرانی کے نیچے کیطرف کھینچتا ہے اوس کشش کی وجہ سے وہ عضو بھی مع اوس لفافہ کے جسمین یہ عضو لپٹا ہے اور جس وہی لفافہ کے ذریعہ سے ہے نیچے کو کھینچے گا اسیطرح وہ علاقہ جو بان اس لفافہ کا نسبت ہو وہ بھی نیچے کو کھینچے گا پس لفافہ اور علاقہ دونون جس کرینگے اوسکے نیچے کے کھینچنے کا اور درد ثقیل پیدا ہوگا کبھی مادہ اس درد کا عضو حساس مین ہوتا ہے اگر شدت الم کی وجہ سے جس عضو کی باطل ہوجاتی ہے جیسے سرطان جو فی مابعد بیان ہوگا کہ اونکی گرانی محسوس ہوتی ہے اور وجہ بہت مبطلان جس سے محسوس نہین ہوتا **موجع عیانی** یعنی جو درد بوجہ مادگی کے پیدا ہوا و سکا سبب یا تعب جو بیٹھنے اوسکا نام نہین ہے۔ یا ایک خلط ایسی ہو جو تمدد اور کشش پیدا کرے اس سے جو درد عیانی پیدا ہوتا ہے اوسکو تمددی کہتے ہین۔ یا بسبب تیکے کے پیدا ہو اوسکو نافذ کہتے ہین۔ یا ایک خلط لاذع سے ہو اوسکو عیانی قروحی کہتے ہین۔ اور ان جمیع اقسام سے اوجاع مرکب پیدا ہوتی ہین کہ اوسکا بیان خاص مقامات پر کیا جاے گا۔ منجملہ مرکبات موجع عیانی سے وہ درد ہے جو بنام ورمی معروف ہے اور اوسکی ترکیب تمددی اور قروحی سے ہوتی ہے

موجع لاذع کا سبب وہی خلط ہے جسمین کیفیت حادہ موجود ہو **فصل اکیسوین اسباب سکون وجع کے بیان مین** سکون وجع کا سبب یا بسبب قطع ہوجانے سبب موجع کے اور اسکے اقتراع سبب مذکورہ کے ہوتا ہے جیسے سویا امر کتان جسوقت مقام درد مین تناول کرین۔ یا بوجہ مرطوب اور نرم کے جو کہ قوت اندر پہنچ جاتی ہے اور اپنے فعل سے باز نہین رہتی ہے اور درد ساکن ہوجاتا ہے۔ یا مسکرات کے استعمال سے یا وہ چیز جو بہ دت پیدا کرتی ہے مقام درد مین فی الحال سے بسبب تمامی تبدلات مگر مسکن حقیقی وہی پہلی قسم ہے جس سے قطع سبب ہوتا ہے **فصل بائیسوین جو مادہ درد سے پیدا ہوتی ہین اونکے بیان مین** درد سے قوت کی تحلیل ہوجاتی ہے اور اعضا اپنے خاص افعال سے باز رہتے ہین کہ اونکا فعل باطل ہوجاتا ہے تا انیکہ اعضاے تنفس سانس لینے سے باز رہتے ہین۔ یا اعضاے تنفس کے فعل مین تشویش ہوتی ہے کہ سانس منقطع یا متواتر ہوا کرتی ہے۔ حاصل یہ ہے کہ نوا سے غیر بیعی پر سانس کی درماندہ ہوتی ہے۔ کبھی درد سے پہلے عضو گرم ہوجاتا ہے بعد اوسکے اخیر مین سردی پیدا ہوتی ہے بوجہ تحلیل کے اور کبھی اسکے کہ سردی لازم ہے حیات کو سردی لازم ہے **فصل تیئیسوین اسباب لذت کے بیان مین** یہ بھی دو جنس مین منحصر ہین **پہلی جنس** وہ ہے جو فی الجملہ غیر طبعی کو مزاج طبعی کے طرف متغیر کردے کہ اوسکا احساس موافق ہو **دوسری جنس** وہ ہے جو الفعال طبعی کو دفعۃ پہنچا لاے۔ اور جو چیز دفعۃ نہین واقع ہوتی ہے وہ محسوس نہین ہوتی پس اوسمین لذت بھی نہین ہوتی۔ لذت کے معنی یہ ہین کہ ملائم اور مناسب طبیعت کا حس ہو اور جو حس ہے وہ بذریعہ قوت حاسہ کے ہوتا ہے اور احساس بوجہ انفعال اوسی قوت کے ہوتا ہے جسوقت احساس ملائم یا منافی کا ہو لذت یا الم بسبب تاثیر کے پیدا ہوگا۔ اور چونکہ لامسہ مین بہ نسبت اور حواس کے کثافت زیادہ ہے اور جس تاثیر منافی یا ملائم کو قبول کرتی ہے اوسکی منافات یا ملائمت بخوبی کرتی ہے اسی وجہ سے احساس اوسکا ملائم کو نزدیک مزاج طبیعت کثیفہ کے نہایت لذت وہ ہوگا اور احساس اوسکا امر منافی کو بہت الم ہوجانے کا بہ نسبت اور قواے حاسہ کے **فصل چوبیسوین کیفیت الم پہنچانے حرکت کی** حرکت ہمیشہ درد

پیدا ہوتا ہے اس جہت سے کہ تمدد یعنی کھچاؤ اور رض یعنی پاش پاش ہونا اور فسخ یعنی کھچ جانا پیدا ہوتا ہے۔ واسطہ علم

فصل چھبیسویں کیفیت الم دینیوالے اخلاط ردی کا بیان اخلاط ردی سے درد یا بسبب انکی کیفیت کے پیدا ہوتا ہے کہ الم دفع ہو یا بسبب کثرت اخلاط تمدد پیدا ہو یا دونوں ملکر درد پیدا

کریں فصل چھبیسویں کیفیت الم رسانی ریاح کے بیان میں ریح سے بھی درد تمدد یعنی کھچاؤ کے درد پیدا ہوتا ہے اور جس ریح سے تمدد پیدا ہوا ہو

وہ ریح تجویف اور بطون اعضا میں موجود ہو جیسے نفخہ معدے میں یا طبقات اعضا اور کیفیت اعضا میں ریح پیدا ہو جیسے قولنج دیکھی میں یا طبقات متصل

یعنی باطنی کے نیچے اور ہڈی کے اوپر یا گرد متصل سکے دو پردوں کے درمیان ہو اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ریح عضو کے اندر جیسے ورم عضل صفن کے ریح پیدا ہوتی ہے

اور ملدی پر آکر بند ہو جاتا ہے کا یا دیر تک ٹھہرنا سبب غلبہ اور کثرت اور غلاظت اور قوت مادہ ریح کے اور کثافت اور تکاثف عضو کے ہوتا ہے **فصل**

ستائیسویں اسباب احتباس اور اسہال خوانیکے بیان میں اسکا سمجھنا بوجہ آسان ہے اگر احتباس اور استفراغ جو

اوپر بیان ہو چکے ہیں ان میں عمدہ یاد رکھا جائے **فصل اٹھائیسویں اسباب تخمہ اور امتلا کے بیان میں**

تخمہ اور امتلا کے اسباب خاص بھی ہوتے ہیں اور اسباب عام بھی ہوتے ہیں اسباب عام جیسے تطلیب کہ کچھ بدن کو طاقت تطلیب

باقی رہے مشروب کی زیادتی بعد اسکے جب باقی ماندہ مشروب نے تطلیب کیا ہو یا دوا نے تطلیب کیا ہو دل افزائش میں ہوگی اور تصرف

طبیعت کا منضم کرنے مادہ کے غلبہ مادہ کے باعث غلبہ اخلاط کے اور بعد ہضم کے مواد تحلل طبیعت سے زیادہ آنا ہضم کے اور

ریاضت اور جماع کا ترک کرنا کہ اسکے سبب سے بدن تر و تازہ اور شحمانی اور بدن پذیری ہے اور کبھی اسباب تخمہ کے داخلی بھی ہوتے ہیں جیسے ضعف

قوت ہاضمہ کہ ضعف سے یا ضعف قوت دافعہ یا ماسکہ ہیں کہ ادویہ بھی سے اخلاط انہضم ہو جاتے ہیں اور دفع نہیں ہوتے یا مجاری میں

سوداویں فصل انتیسویں اسباب ہیئت اعضا کے بیان میں یا سبب ضعف کے جو ہم پہلے عضو کے وارد ہو یا جو ریح حامل قوت

متصرفہ کی عضو میں ہے اور سبب یا نقص قوت متصرفہ پر وارد ہو۔ جو ضعف کہ اوس میں اور اسکا سبب فاسد عضو میں وارد ہو۔ یا سوء مزاج متعلق ہوتا ہے

نفس عضو کا سوء مزاج بارد۔ اور یہ سوء مزاج حامل بھی اکثر ایسا ہوتا ہے کہ اوس سے ضعف پیدا ہو جیسے سوء مزاج بارد کہ تخدیر پیدا کرکے فساد

مزاج رفع کر دیتا ہے بطریق کوئی شخص دیر تک حمام میں رہے یا کسی سبب سے حمام وغیرہ میں آتشی عارض ہو۔ اور سوء مزاج یابس قوی کو نقصان دینے منع

ادراک ہے اور کثیف مسامات پیدا ہوتی ہے۔ اور سوء مزاج رطب بسبب ارخاء اور ڈھیلا کرنے اور مانع ہونے کے ضعف پیدا کرتا ہے۔ اور کبھی

کوئی مرض امراض ترکیب سے خاکہ وہ مرض بسکی اذیت بخوبی فائدہ عضو کو ضعیف کرتا ہے۔ مرض اور الم بافت عضو کی جو ٹھیک ہیں ہے اوسکو

قصبیا اور دقیق ہیں اسلئے کل اعمال طبعی اور ارادی بذریعہ لیف اور اوسکی ترکیب اور تالیف کے تمام ہوتے ہیں۔ اور عضو بھی امساک جیسے

لیطرف ہیات خلقیہ پر محتاج ہے اور یہ بھی بذریعہ لیف کے تمام ہوتا ہے۔ اور جو ضعف بسبب اسکے عارض ہوتا ہے کہ سبب فاسد روح میں قائم

قوہ یا سوء مزاج ہے یا تحلل روح کا بوجہ استفراغ فاسد روح کے یا کسی اور چیز کے استفراغ کے روح کا استفراغ تابع ہو جس صورت میں سبب

ضعف فاسد قوت پیدا ہوتا ہے اوسکی وجہ کثرت اور تکرار افعال ہوتا ہے کہ اسکی وجہ سے قوت میں سستی آجاتی ہے اور اگر یہ ہمراہ اس

کثرت کے تحلل روح کا بھی بسبیل کیفیت ایک سبب کے دوسرے سبب کے ساتھ واقع ہوتا ہے جسوقت ہم اسباب کا دوسرے طور پر

کریں گے اور اوسوقت اسباب بعیدہ کو جو واسطے اسباب لاحقہ کے سبب واقع ہوتے ہیں بھی ذکر کریں گے تب اسباب سوء مزاج کے

معلوم ہوں گے۔ انمیں اسباب میں سے مناسب آب و ہوا اور مناسب غذا کی کمی ہے۔ انمیں اسباب میں سے وہ چیزیں ہیں جو اوالا روح کو

خالی کر دیتی ہیں جیسے بدہضمی یا خراب ہو جانا یا فی الحال خواہ پھیلنا سمیت کا ہوا یا بدن میں۔ منجملہ اسباب ضعف کے وہ چیزیں ہے جو استفراغ سے

متعلق ہے جیسے نرمی الدم اور اسہال خلط وصالحق اخلاط کلہ - یا بسبب استقامت اخلاط رقیقہ کثرت دفعۃً روان ہونے سے پیدا ہوئی ہو اور پیدائش اوسکی بھی یا کہ اسنے دہانکو بیروستہ ہوتی ہے جسوقت اوس سے مادہ کثیر دفعۃً خارج ہوا اور اسنے خیال کیا کہ خود بخود دہانہ بند ہوا اور بھیت جاوے - اور ایضاً عرق کثیر اور ریاضت بسیار افراط اور امور ستہ ضروریہ کے یسب جیزیں تحلیل روح کی کرتی ہیں - اگر یہ بھی مزاج میں بھی تغیر پیدا کرتی ہیں - بعض قسم کا ورد ایسا ہوتا ہے کہ تحلیل بدن میں تاثیر اوسکی زیادہ ہوتی ہے جیسے دفعہ معدہ کا مادہ دفع یا حرارت غریب اطراف کو جذب مومیات سے جی منبعث ہو تحلیل اکثر اسے تنقص مدنی اور روحانی کہتے ہیں اور تبدیل مزاج بھی ہوتی ہے - مسامات کا وسیع ہونا مدبر تحلیلی پر دلیل ہے اور بھیت سیوکیا نہ بنا بھی اسی قسم سے ہے - کبھی ہیئت تمام بدن کا ایک عضو اور اسکے جزو سے تابع ہوتا ہے جیسے ضعف بدن کا اوس اذیت سے پیدا ہوتا ہے جو قلب اور اوسکے توابع کو پہونچے اور اسکی تحلیل ہو جاوے - جس شخص کا قلب اور دماغ تصوری اور قوتیں ذہنی اور مدبر ہوا اوسکو بیمار ہونے کی اذیت بہت طبیعت کو ہوتی ہے جو جانی ہے - کبھی ہیئت بدن کا بکثرت تشنج اور صلابت اعضا سے ہوتا ہے - اور کبھی بعض اعضا کا اسفنجیت میں مبتلا ہونے سے ہوتا ہے جو بنسبت بعض اعضا کے - اور کبھی ایک عضو بھیت ورم کے ضعیف ہوتا ہے جیسے ورم حار کے بعد ہوتا ہے - قبول بنسبت اور چیز کے جسکو قوی دفع کرے اصل خلقت میں ملا ہوا ہے - اور کبھی بھیت ورم بعد ہیئت اسفنجیہ کے ان اسباب سے ہوتا ہے جو آئندہ معدد ضعیف ہونا کہ اور ہیئت قبول فضول کی بطلان ہونے اور بہ بدن سے نکلنے فضول کے اور کبھی آفت ہوا ہے قلیلہ تیسری یا چوتھی گیارہویں فصل پہلی بیان کا اور اسکا اعراض اور دلائل پر بیان کیا جاتا ہے

دلائل عرض کا سے علامات ہیں کہ ایک حالت پر دلالت کرتے ہیں - یا کسی امر ماضی پر دلالت کرتے ہیں - یا کسی امر آئندہ پر دلالت کرتے ہیں - یا کسی امر حاضر پر دلالت کرتے ہیں - اور بعض اوقات دلالت قبول جاتا ہے - اور بعض اوقات دلالت ہیں - اور بعض اوقات دلالت ہیں - اور بعض اوقات دلالت ہیں

اعراض مشبت ہوتے ہیں کہ جو مرض کے ساتھ ہوتے ہیں جیسے حمرت مادہ اور رقیق خالص یا رقیق خالص اور صفرا یا بلغم یا بعض بخاری رطوبت کے ساتھ۔ اور بعض اعراض کے واسطے کوئی وقت معین نہیں ہے کبھی تو ہمیشہ مرض ہوتا ہے اور کبھی نہیں ہوتا ہے جیسے درد سر واسطے تپ کے۔ اور بعض اعراض غیر مزمن یا مزمن ہوتے ہیں اور بعض عارضات ہوتے ہیں کہ اور علامات کے ساتھ ہوتے ہیں اور بعض علامات ہلاکت سے ہیں اکثر اعراض مزمن ہوتے ہیں۔ بعض علامات ایسے ہیں کہ ہر حالت میں ہوتے ہیں اور بعض علامات ہوتے ہیں اور کبھی نہیں ہوتے ہیں اور بعض علامات ایسے ہیں کہ ہر حالت میں ہوتے ہیں اور بعض علامات ایسے ہیں کہ کبھی ہوتے ہیں اور کبھی نہیں ہوتے ہیں۔

تاکہ اوسکو شناخت جوہر کی ہر ایک عضو کو حاصل ہو اور وہ سمجھ جاوے کہ یہ عضو کیسی ہے یا غیر کیسی اور اوسکی خصوصیت کیسی ہے مثلاً اس شکل کا ورم اسی عضو میں ہو سکتا ہے یا اوسکے غیر میں یعنی شکل اوس عضو کی مناسب اوس ورم کے ہے یا غیر اور یہ سبب ہے — اور یہ جاننا کہ اس عضو میں کونسی قوتی محبس ہو سکتی ہے یا اوسکے گرد نہیں ہو سکتی بسبب اسکے کہ وہ دفع ہے اور یہ جاننا کہ اوس عضو کی قوت اوس چیز کے جو مادہ اوسمیں ہو غالب ہے اور سکو ہضم نہیں دیتے جیسے معاے صائمہ — اور اگر اعتبار اس مادہ کا ہو سکتا ہے یا نہیں ممکن ہے یا کچھ اتفاق سے کوئی چیز اوس سے جدا ہو سکتی ہے یا نہیں کونسی چیز اوس سے جدا ہو سکتی ہے اور کون چیز قابل پھیل جانے کے ہے — جب اسکا مقام پھیلانے کا اوس وقت جس چیز کا اس وقت یا ورم ہوتا ہے گا اور سیر کرے گا اور سیر کرنا قطعی اسطرح پر کرے گا کہ یہ جمع یا ہم فاص اوسی عضو پر وارد ہوا ہے یا اوس سے کچھ زیادہ ہے — اور چونکہ مشارکت اوس عضو کی پھیلانے کا مکان ہے کہ اس عضو فاص میں ہے یا بشارکت کسی دوسرے عضو کے ہے — اور جب یہ جانا جاوے گا کہ مادہ کا انبعاث یعنی پراگندہ ہونا اس عضو میں ہوا ہے یا اوسکے شریک سے مادہ وارد ہوا ہے — اور اگر یہ مادہ جدا ہوا ہے تو نہ اس جوہر عضو سے جدا ہوا ہے یا یہ عضو اوسمیں اور عضو سے واقع ہے جیسے سے انفصال اس مادہ کا ہوا ہے — اور پھیلانے کا کہ یہ عضو کہ مادہ کو قوی ہے مثلاً پھیلانے کا کہ اس چیز کا نکالنا اس عضو سے ممکن ہے یا نہیں اور فعل اوس عضو کا پھیلانے کا تاکہ اگر اوسکے فعل میں کوئی آفت ہوا ہو سکے مرض کو پھیلائے — سبب باطنی ایسی ہیں کہ ان پر بدلیل علم تشریح کے دلالت حاصل ہوتی ہے — اور معلوم ہوا ہے کہ یہ سبب اعراض اعضاے باطنی کی تدبیر کرنا چاہیے ساتھ تشریح کے باستثنا ہیئت غیر طبیعی کے اگر اوسکو علم تشریح حاصل ہو — چاہیے کہ استدلال کرے ان اعراض باطنی کی جو چیزوں پر اعتماد کرے — پہلے اوسکو چاہیے کہ پہچانے اوس چیز کو جو اوس عضو میں ہے اور اوسکو حافظہ کرے اور یہ بات اوپر معلوم ہو چکی ہے کہ افعال کی کیفیت اور کمیت اور اوسکی دلالت اولی بدنی چیزوں پر دائمی اور ہمیشہ ہے جو مرکب سے جس چیز کا استفراغ ہوتا ہے اوسکو دیکھے اور زیادہ مستفرغ کی دلالت دائمی پر کیونکہ اولی نہیں ہے دائمی موجود ہے — اور اوس سے قدیم اور مرض کی ہمیشہ ہوتی ہے اور اولی اس بہت معنی میں کہ اوسکی دلالت بواسطہ نضج اور عدم نضج کے ہوتی ہے **تیسرے** نضج چوتھے ورم **پانچویں** منضج چھٹے اعراض ظاہر کہ یہ مناسب ہوں — اور دلالت ان چیزوں کی اولی اور دائمی نہیں ہے — اب ہم ایک ایک کی دلالت تفصیل بیان کرتے ہیں — افعال سے استدلال اسطرح پر ہوتا ہے کہ جسوقت کوئی فعل اپنے تئیں بھی یا بہاری نمود دلالت ہو گی کہ قوت عضو کہ کوئی آفت ہوئی ہے اور قوت میں آفت ہونے سے مرض پیدا ہوتا ہے اور یہی عضو میں جبکی قوت مادوف ہوئی ہو — افعال کی دو قسم تین طرح سے ہوتی ہے یا کمی ہوتا ہے جیسے آنکھ کی بصارت ضعیف ہو پس دور کی شی تک کہ پہونچے اور مسافت قریب ہو دیکھ سکے — یا معدہ ضعیف ہو جاوے کہ بشواری اور دیر میں تھوڑی چیز کو ہضم کرے — یا فعل میں تغیر واقع ہو جیسے آنکھ اوس چیز کو دیکھے جسکا وجود نہ ہو یا جیسی وہ چیز ہے برخلاف اوسکے دیکھے — یا معدہ کو طعام کو فاسد کرے اگر ہو ہضم پیدا کرے — یا فعل یکسر باطل ہو جاوے جیسے مطلق آنکھ سے نظر نہ آوے — یا معدہ سے مطلق فعل ہضم نہ ہو سکے — دلائل استفراغ امراض کے بھی بیچند طرح پر ہیں — یا اعتبار غیر طبیعی ہو مثلاً اعتبار اوس چیز کا ہو جسکی شان — ہے استفراغ سے مثل اوس شخص کے جسکا بول و براز بند ہو جاوے — یا استفراغ غیر طبیعی ہو اور یہ بات یا اس وجہ سے ہو کہ شی مستفرغ جوہر اعضا سے یا جوہر اعضا نہیں ہے اگر جوہر اعضا کا استفراغ ہو اوسکی دلالت تین طرح پر ہوتی ہے — یا نفس جوہر عضو پر دلالت کرتی ہے مسطرت بواسطہ ہونا مادہ کا مقوی اس قصبۃ یہ کے سترنے پر دلالت کرتا ہے — یا بسبب مقدار کے دلالت کرے بسبب چھلکے براز میں جمع ہیں اگر غلیظ ہوں قرحہ امعاے غلاظ پر دلالت کریں گے — اور اگر رقیق ہوں تو باریک انتڑیوں کے قرحہ پر دلیل ہو سکے — یا بوجہ بو کے دلالت کرے جیسے بسوب قشری بسنے بول میں اوسکی دلالت اعضاے لحمی مثل گردہ وغیرہ کے خراش پر — یا بسوب لبنی ہو تو اوسکی دلالت اوپر اعضاے عصبی مثل دماغ کے ہوتی ہے — جو چیز اسپر

دلالت کرتی ہے کہ شئی مستفرغ جو ہر اعضاے آلیلی سے نہیں ہے اوسکی دلالت یا بسطر حیر ہوتی ہے کہ خروج شئی کا غیر طبعی ہے جیسے اخلاط سلیمہ یا خون بسبوقت خارج ہو۔ یا اس سبب سے ہوتی ہے کہ اوسکی کیفیت غیر طبعی ہے جیسے خون فاسد خروج اوسکا ضار ہو یا غیر معتاد۔ یا اس سبب سے کہ شئی مستفرغ بہ اخراج سے غیر طبعی ہے جیسے پتھری۔ یا اس سبب سے کہ اوسکی مقدار غیر طبعی ہے اگرچہ خروج اوسکا طبعی ہو۔ اور مقدار کا غیر طبعی ہونا قلت سے ہو یا کثرت سے جیسے برازا در بول معتدل مقدار سے کہ بازیادہ۔ یا اس سبب سے کہ اوسکی کیفیت غیر طبعی ہو اگرچہ خروج اوسکا معتاد ہو جیسے برازا در بول سیاہ۔ یا اس سبب سے کہ جس راہ سے وہ نکلتا ہے وہ راہ غیر طبعی ہو کہ نکلنا اوسکا اوسی راہ میں طبعی ہے جیسے براز کا نکلنا مقعد سے ایا اوس میں۔ پس کے دلائل جو سببوں میں منحصر ہیں اسلیے کہ ورد یا اسپنے مقام پر دلالت کرے مثلاً اگر فاعلی طرف ہے تو جگر میں ہوگا۔ اور باعین طرف ہو طحال میں ہوگا۔ اور کبھی دو طرفی قسم سے اپنے سبب پر دلالت کرتا ہے بالقیاس جیسا کہ سابق میں فصل بیان ہو چکا۔ اور ثقل گوشت دلالت کرے گا اوپر عضو کے کہ اوسمیں ہے۔ اور خفت حواس میں سے یا اسلیے عضو میں ہے جسکی حس باطل ہو گئی ہے۔ اور ضعف عضو کثرت مادہ پر دلالت کرتا ہے۔ اور ہیجان اوجاع مادہ پر دلالت کرتا ہے۔ دلائل ورم سے تین طرح پر ہوتے ہیں۔ کبھی دلالت کرتا ہے ورم پر مادہ سے ہوتی ہے جیسے سرخی اور پر ورم ضرر سے اور سختی سودا وی پر۔ اور کبھی نفس ورم سے دلالت ہوتی ہے کہ دائمی جانب کا ورم دلالت کرتا ہے بحرکت نبض پر۔ اور باین جانب کا ورم اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اطراف طحال میں ہے۔ کبھی دلالت کرتا ہے بشکل ورم کے [illegible] ہوتا ہے کہ انفس پر ہے۔ اور آلیلی دائمی جو علامت ہوگا کہ اوس عضو میں ہے جو ورم کے واقع ہوا ہے۔ اور دلیل ضعف کہ بالقیاس [illegible] ہوتے ہیں۔ علامات مشارکات موضع ورم سے دلائل نہ ہیں۔ اور مشارکات اسطرح جیسے استرخاء مثانہ کہ ایک اور ایک دوسرے کا تعلق ہیں ہو جیسے سابق میں ہو چکا۔ پس ہم کہتے ہیں کہ واجب ہے تامل کرنا اس بات میں کہ دو بیماریوں میں سے پہلے کون عارض ہوئی وہی اصلی ہے اور دوسری مشارک ہے۔ یا دونوں میں سے کون بیماری ایسی ہے کہ ایک کے زائل ہونے کے بعد دوسری باقی رہتی ہے کہ وہی اصلی ہے۔ اور کبھی شناخت بالقصد بھی ہوتی ہے مثلاً مرض مشارک وہی تجویز کیا جاتا ہے جو کسی مرض کے پیچھے عارض ہوا اوسکا ضدیہ ہے کہ جو پہلے عارض ہو وہی اصلی ہے۔ یا مرض مشارک وہ ہے جسمیں سکون کسی اور مرض کے سکون سے پیدا ہوا اوسکا ضدیہ ہے کہ مرض اصلی وہ ہے کہ اپنی ہمراہی کے سکون سے اوسمیں سکون نہ ہو لیکن کبھی معرفت بالقصد میں غلط واقع ہوتا ہے اسطرح پر کہ اکثر مرض اصلی محسوس نہیں ہوتا اور نہ ابتدا میں زیادہ ہوتا ہے بعد اوسکے جب مرض مشارک ظاہر ہوتا ہے مرض اصلی کا بھی ضرر محسوس ہوتا ہے حالانکہ مرض مشارک درحقیقت بعد مرض اصلی کے عارض ہے اور اوسکے پیچھے پیدا ہوا ہے لیکن چونکہ ظہور اثر میں مرض مشارک بمنزلہ اصل کے معلوم ہوتا ہے اس وجہ سے یہی گمان ہوتا ہے کہ مرض اصلی بھی مشارک ہی عارض ہے اور بثبت یہ مرض اصلی سے بالکل غفلت ہوتی ہے اور فقط عارضی شر کی مرض پر آگاہی ہوتی ہے اس غلط سے بچنے کی تدبیر ہوسے کہ طبیب علم تشریح اعضا سے بخوبی واقف ہو تاکہ مشارکت اعضا کی اوس علم کے ذریعہ سے سمجھ لے اور جو آفات ایک ایک عضو میں واقع ہوتے ہیں خواہ محسوس ہوں یا غیر محسوس پس تو وقت کرے گا مرض میں حکم قطعی کرنے سے اور اوسکو اصلی بدون تامل تجویز کرنے سے فرار دے گا اسلیے کہ یہ بھی ممکن ہے کہ مرض اوس مرض کا

بالتبع ہوتے ہیں مرض سے اون علامات کو پہچانے گا جو شامل اعضائے عضو علیل میں نہیں اور محسوس اور ایذا دہ نہیں ہیں کہ اونکی ایذا دہی ظاہر ہو اور نہ ایسے اعراض پیدا کرتے ہیں جو قریب اعراض ایذا دہندہ کے ہیں البتہ اونکے تابع پیدا ہوتے ہیں کہ جو محسوس ہیں اور مریض بیچارہ اونکو عوارض مرض اصلی کا جو ان ظاہری اعراض کے واسطے معروض بعید ہے قرار دیتا ہے ان امور کی معرفت سوائے طبیب حاذق کے اور کسیکو نہیں ہوتی - اور طبیب بھی اکثر ہدایت آب اسی وجہ سے ہوتا ہے کہ اعمال باطنہ میں تامل کرے اگر مضرت افعال کو بسابق پاوے تکم کرے گا کہ مرض شاک ہے تاہم بعض اعضا ایسے ہیں کہ اکثر حال میں اور اعراض متاخر ہوتے ہیں بہ نسبت امراض دوسرے اعضا کے مثلاً جگر کا یہی حال ہے کہ اوسکے امراض مشارکت اعراض معدہ سے ہوتے ہیں جس ایک بہت کم ہے یعنی فقط سے امراض تابع امراض جگر کے نہیں ہوتے ہیں ہم ناظر کتاب کے سامنے چند علامات امراض اعضا اصلی اور عارضی کے لاتے ہیں اور طریقہ بیان کرتے ہیں اور وہ امراض جو ہر ایک عضو سے حاصل ہیں اونکا بیان باب امراض خاصہ میں کیا جائیگا - امراض ترکیب ہیں سے جو مرض ظاہر ہوا سے سمجھا جائے گی - اور جو مرض اونمیں سے باطنی ہو سوائے احتمال اور شک کے اور وہم اور تفرق اتصال سے معلوم کرنا اسکا ممکن نہیں ہے - اسلیے کہ ہر شامل اعتلال اور مرض سے اور وہم اور تفرق اتصال سے ایک عضو سے خاص ہیں بیان کیا جاوے گا اور اسکا بیان بھی بطور فن نہیں ہوسکتا اسلیے ہے کہ ان دونوں کا بیان بسیار شاخ ہے فن ایسا چاہئے

فصل تیسری علامات امزجہ کے بیان میں

جن دلائل سے کیفیت احوال مزاجوں کی ہوتی ہے اونکی دو قسمیں ہیں پہلی قسم ملمس ہے - اور ملمس سے اسطرح شناخت ہوتی ہے کہ تامل کیا جاوے کہ ملامس ہاتھ کا ملامس بدن صحیح کے بدن معتدل سے سوائے معتدل ہیں ہے یا نہیں - اگر سوائے ملمس صحیح سے ہو اعتدال پر دلالت کرے گا - اور اگر سوائے صحیح المزاج کا اوس بدن کی گرمی - یا سردی - یا نرمی - یا سختی سے جسکا ملمس سے زیادہ منفعل ہو اور اوس وقت کوئی سبب خارجی مثلاً غسل یا مالش کے سخن اور مبرد سے نہو پس سے بدن میں گرمی یا سردی زیادہ ہوتی ہے یا سختی اور نرمی برتری پاتی ہے اور اوس وقت اوس بدن کے غیر معتدل مزاج ہونے کا حکم کرنا واجب ہے کبھی اطراف بدن کی نرمی اور خشکی سے بھی حال بدن کا سمجھا جاتا ہے از اطراف کی نرمی اور خشکی کی سبب غریب کی جہت سے نہو یا نرمی اور سختی کے جہت سے ملامسہ کرتا صحت دلائل احتمال کے تقدیم پر موقوف ہے یعنی پہلے حرارت اور برودت سے احتمال سے دلائل موجود ہو لیں تب نرمی اور سختی کی طرف لحاظ کرنا چاہیئے اسلیے کہ اکثر یہ دلائل ہوتے ہیں ممکن ہے کہ حرارت حادثہ ملمس سخت اور درشت کو نرم کر دے یہ جائز ملمس معتدل کا اوسکی تحلیل کیفیت ملمس شئی سے زیادہ کرے گی اور نرمی پیدا ہوگی پس تو ہم اس بات کا ہوگا کہ یہ بالطبع نرم اور تر ہے - اور یہ بھی ممکن ہے کہ حرارت مرجودہ ملمس بارد اور لین کو سخت کر دے یہاں تک کہ ملمس معتدل کرد سا معین ایجاد پیدا کرکے کثیف ظاہر کرے گی پس گمان کیا جائے گا کہ ملمس بالطبع ذلک سے جیسے برف اور گرمی لین برف کا منعقد ہونا بالبداہت ہے کہ ہوتا ہے اور گھی کا انعقاد مطبوخ قوام غلیظ کے ہوتا ہے - اکثر قابل اس انفعال کے اوس مزاج کا بدن ہے جو نرم بالطبع ہو اگرچہ کیفیت دلالت نہ ہو اسلیے کہ خامی اوسمیں زیادہ ہوتی ہے **دوسری قسم** وہ دلائل ہیں جو لحم اور شحم سے اخوذ ہیں اسلیے کہ گوشت سمین اگر زیادہ ہو دلالت حرارت اور رطوبت پر کرے گا اور اوس بدن میں سختی ہوگی - اور اگر گوشت تھوڑا ہو اور چربی زیادہ ہو دلالت حرارت اور یبس پر کرے گی سمین اور شحم بافراط ہمیشہ دلالت برودت پر کرتے ہیں - اور بدن ڈھیلا ہو جاتا ہے - اگر ہمراہ اسکے رگیں تنگ ہوں اور خون کم ہو اور صاحب جسم بروقت بھوک کے بہت ضعیف اور نزار ہو جائے اسلیے کہ خون اصلی

جس سے تفذیہ یا عضا کا ہوتا ہے بروقت بھوک کے نہین پاتا اس بات کو دلالت اصلی پر ہے کہ یہ مزاج اوسکا طبعی ہے۔ اور اگر یہ چھپلی علامتین ہمراہ سمین اور شحم اور ترہل بدن کے نہون جاننا چاہیے کہ یہ مزاج اوسکا غیر طبعی ہے بلکہ عرضی اکتسابی ہے۔ سمین اور شحم مین گرمی حرارت پر دلالت کرتی ہے اسلیے کہ ان دونون کا مادہ خون کی وسوسہ سے ہے اور علت فاعلی ان دونون کی برودت ہے اسیواسطے جگر پر انکی کمی ہوتی ہے اور اعضا شریفون پر زیادتی۔ اور قلب پر سمین اور شحم کی زیادتی بہ نسبت جگر کے بہت مادہ کے ہے نہ بوجہ مزاج اور صورت کے اسلیے کہ قوت طبیعت کا اسی مادہ سے متعلق ہے۔ سمین اور شحم کا بدن پر منعمد ہونا کم پیش بسبب قلت وکثرت حرارت کے ہوتا ہے۔ جو بدن گرم ہو اور اوسمین کثرت سمین اور شحم کی نہو اور مزاج گرم تر ہوتا ہے۔ اور اگر گوشت صرف زیادہ ہو اور سمین اور شحم کم ہو افراط رطوبت پر دلیل ہے اور اگر یہ دونون زیادہ ہون افراط برودت اور رطوبت پر دلیل ہے اور اس بات پر کہ بدن بارد رطب ہے۔ زیادہ تر نحیف بارد یابس بدن ہوتا ہے۔ اوسکے بعد حار یابس بعد اوسکے یابس جو حرارت اور برودت مین معتدل ہو اوسکے بعد بدن حار جو رطوبت اور یبوست مین معتدل ہو **قسم سیسری** جو دلائل بالون کی جہت سے لیے جاتے ہین اور اوسمین لحاظ اشتے امور کا ہوتا ہے ۱ جلدی نکلنا یا دیر مین ۲ کثرت بالون کی یا قلت ۳ باریک ہونا یا گندہ ہونا ۴ سیدھا ہونا یا پیچدار ہونا ۵ رنگ بالون کا اس استدلال مین ایک قاعدہ مستحکم ہے۔ جلدی بالون کا نکلنا یا دیر مین نکلنا اس سے استدلال اسطرح پر ہوتا ہے کہ جسکے بال دیر مین نکلین یا نہ نکلین اور اوسکے بدن مین ایسے علامات نہون کہ انمین خون کی کمی معلوم کرنا چاہیے کہ اسکا مزاج نہایت مرطوب ہے۔ اور اگر جلد بکل آئین تو بدن اوسکا اتنا مرطوب نہوگا بلکہ مائل بہ یبوست ہوگا مگر اوسکے مزاج کی حرارت اور برودت پر استدلال اور دلائل سے کرنا چاہیے جسکا ذکر ہو چکا ہان اگر بدن مین حرارت اور یبوست مجتمع ہو بہت جلد بال نکلین گے اور بالون مین کثرت اور گندگی ہوگی اسکی دلیل یہ ہے کہ بالون کی کثرت زیادتی حرارت پر دلالت کرتی ہے اور گندہ ہونا کثرت کے ساتھ اسکو دلالت وفان کی زیادتی پر ہے جیسے حیوانون مین سوا ے لڑکون کے اسلیے کہ لڑکون کا مادہ بخاری ہے وفانی نہین ہے اور ان دونون بالون کی ضد یعنی برودت اور رطوبت سے دیر مین بال اوگتے ہین اور دقیق اور کم ہوتے ہین۔ اور استدلال شکل سے بالون کی اس طرح پر ہے کہ جعودت یعنی پیچدار ہونا حرارت اور یبوست پر دلالت کرتا ہے۔ اور کبھی اسکو دلالت ہوتی ہے کہ سوداے اور مسام پیچدار ہے اور یہ بات مزاج کے تغیر سے نہین بدلتی ہے۔ اور حرارت اور یبوست تغیر مزاج سے بدل جاتی ہے۔ اور سیدھا ہونا بالون کا پیچدار ہونے کے ضد پر دلالت کرتا ہے۔ رنگ کے ذریعہ سے اسطرح استدلال کیا جاتا ہے کہ سیاہی بالون کی حرارت پر دلالت کرتی ہے۔ اور میگون ہونا بالون کا برودت پر دلالت کرتا ہے۔ اور اشقر ہونا اور سرخ ہونا اعتدال پر دلالت کرتا ہے۔ اور سفید ہونا یا برودت اور رطوبت پر دلالت کرتا ہے جیسے پیری مین یا نہایت خشکی پر جیسے گھاس کو بروقت خشکی کے جب اوسکی سیاہی جاتی رہے ایک سفیدی عارض ہوتی ہے اور وہ رنگ سبز مائل بسفیدی ہوتا ہے۔ اور یہ بات آدمیون کو بعد اون امراض کے عارض ہوتی ہے جیسے خشکی پیدا ہوتی ہے بسبب پیری کے نزدیک **اسطاطالیس** کے استحالہ ہے طرف لون بلغم کے اور نزدیک **جالینوس** کے پھپھوندلگنا جو غذا کو لازم ہے بروقت بال بنجانے کے اگر غذا سرد ہو اور بطی الحرکت ہو جبتک کہ مسام مین نفوذ کرتی ہے۔ اور اگر **ارسطاطالیس** اور **جالینوس** کے قول مین تامل کیا جائے تو قریب قریب معلوم ہوگا اسلیے کہ سبب بلغم کے سفیدی کا اور علت سفید ہو جانے جسم متحرک یعنی پھپھوندلگی ہوئی کی ایک ہی چیز ہے۔ اور تحقیق اسکی صبیات مین ہے۔ اور بعد اسکے جاننا چاہیے کہ اجبان اور مواد ون کو بالون مین تاثیر ایسی ہے کہ اوسکی رعایت کرنی

مناسب ہے۔ حبشی سے امید نہیں کہ اوسکے بال شقر ہوجاں تاکہ اوسکے اعتدال مزاج پر استدلال کیا جاسے وہ مزاج معتدل جو اوسکے صنف کے واسطے ہے۔ اور محتقانی سے سیاہ بالوں کی امید نہیں ہے تاکہ اوسکے مزاج کی گرمی پر استدلال کیا جاسے یعنی وہ مزاج جو اوسکی صنف خاص کے واسطے ہے۔ سن کو بھی بالوں میں تاثیر ہے پس جوانوں کا حال مثل سکان اقلیم سنبذہ کے ہے اور ارمنیوں کا مثل شمالی کے اور کہول متوسط ہیں۔ کثرت بالوں کی قرنوں میں دلالت کرتی ہے کہ مزاج اوسکا سوداوی ہونا ضرور ہے جب بڑا ہوا اور بڈھا ہو۔ کثرت بالوں کی اس بات پر دلیل ہے کہ بالفعل سوداوی مزاج ہے۔ چوتھی قسم وہ دلائل ہیں جو رنگ بدن سے متعلق ہیں۔ سپیدی رنگ کی دلالت کرتی ہے کہ خون بدن میں کم ہے یا کم ہے اور برودت مزاج پر دلیل ہیں اسلیئے کہ اگر اسکے ساتھ حرارت اور فلط صفراوی ہوتی ہر آئینہ رنگ زرد ہوجاتا۔ سرخ رنگ بدن کا کثرت خون اور حرارت پر دلیل ہے۔ اور سندروی اور اشقر کثرت حرارت پر دلالت کرتے ہیں مگر زردی کو صفراوی پر زیادہ دلالت ہے۔ اور اشقر کو خون پر اور خون کو صفراوی پر۔ اور کبھی زردی خون کے ہونے پر دلیل ہوتی ہے اگرچہ صفرا بھی ہو جیسے بعد نقاہت مرض کے رنگ زرد ہوجاتا ہے۔ تیرگی رنگ کی شدت برودت پر دلالت کرتی ہے پس اسکے سبب سے خون بدن کا کم ہوکر غلیظ ہوجاتا ہے اور بطرف فلط سوداوی کے مستحیل ہوجاتا ہے اور رنگ جلد کو سیاہی کی طرف مائل دیتا ہے۔ گندم گون ہونا حرارت پر دلیل ہے۔ اور ادھیڑ ہونا پوست اور برودت پر دلیل ہے اسلیئے کہ یہ رنگ سوداے خالص کے تابع ہوتا ہے۔ عصبی یعنی چونے کا رنگ صحیح برودت اور رطوبت پر دلالت کرتا ہے۔ رصاصی یعنی سیسے کا رنگ برودت اور رطوبت پر مع کسیقدر سوداویت کے دلالت کرتا ہے اسلیئے کہ اس رنگ میں سفیدی تھوڑی سبزی کے ساتھ ہوتی ہے پس سفیدی تابع بلغم کے رنگ یا مزاج مرطوب کے ہوگی۔ اور سبزی تابع خون جاوے کے جو مائل بسیاہی ہو جسمیں بلغم کی شرکت سے کہ اوسنے اوسکو سبز کردیا۔ عاجی یعنی ہاتھی کے دانت کا سا رنگ بدن کا برودت بلغم پر جسمیں تھوڑا صفرا ملا ہو دلالت کرتا ہے اکثر تغیر رنگ کا بسبب جگہ کے طرف زردی اور سفیدی کے ہوتا ہے اور بسبب طحال کے طرف زردی اور سیاہی کے۔ اور امراض بواسیر میں طرف زردی اور سبزی کے نہ یہ حکم دائمی نہیں ہے بلکہ انمیں کبھی اختلاف بھی واقع ہوتا ہے۔ زبان کے رنگ سے استدلال بدن کے ساکن رنگوں کے حال پر قوی ہے۔ آنکھ کے رنگ سے استدلال مزاج دماغ پر قوی ہے۔ کبھی ایک ہی مرض میں دو عضو مختلف در رنگ ہوجاتے ہیں جیسے سپیدی زبان کی بسالت بیماری یرقان کے جو بسبب شدت سوزش مرارہ کے عارض ہو تمام بدن میں اور جلد بھورہ کی سیاہ ہوجاتی ہے پانچویں قسم وہ دلائل جو بنظر ہیئت اعضا کے معتبر ہوتے ہیں۔ گرم مزاج کا سینہ چوڑا ہونا ہے۔ اور بزرگی اطراف اور انکا استادہ ہونا بے تنگی اور کوتاہی کے اور گردن کا کشادہ اور ظاہر ہونا نبض کا عظیم اور قوی ہونا اعضل کا عظیم ہونا اور سکا مفاصل سے قریب ہونا یہ علامات گرم مزاج کے ہیں اسلیئے تمام افعال نفسیہ اور بہیمیات تر بسبب حرارت اور برودت سے تمام ہوتے ہیں۔ اور تابع حرارت کے اضداد ان امور کے ہوتے ہیں اسلیئے کہ توابع ملزوم بسبب حرارت کے تمیم افعال پیدائش اور اتمام ملائمت سے قاصر ہوتے ہیں سنگینگی مزاج کے تابع سفتگی اور مفاصل کا ظاہر ہونا اور غلظ دون کا نخرہ اور مبنی میں نمودار ہونا اور نرمی کا سیدھا اور تیلا ہونا پانچویں قسم وہ دلائل جنکا وجود افعال و دلائل اعضا کے ہوتا ہے۔ اگر کوئی عضو بہت جلد گرم ہوجاوے بسبب اسکے کہ اوسکو زیادہ استعمال یا زیادہ اسکو مالش دینے کی حرارت کی بابت جو وہ حار المزاج ہے یعنی کیفیاتی حرارت سے یعنی جو بدن تھوڑی سی گرم شے کے استعمال سے زیادہ حرارت حاصل کرے اوسکا مزاج حار ہے اسلیئے کہ استحالہ جنس مناسب میں آسان ہوتا ہے بنسبت استحالہ کے طرف کیفیت مخالف کے۔ اور اگر بہت جلد سرد ہوجاوے اور بالعکس ہوگا۔ دلیل بعینہ وہی ہے جو مذکور ہوئی۔ اگر کوئی معترض کہے کہ دونوں مقام پر اور بالعکس ہونا چاہیے اسلیئے کہ ہم یقیناً جانتے ہیں کہ ہر شے میں اثر اوسکی مثل کا زیادہ ہوتا ہے اور یہ امر بدیہی ہے۔ ہم کہ اسمیں اسپر حکما شبہ نہیں ہے اور تجربہ اکثر اوقات اسکی تصدیق کرتا ہے جنس مناسب کیطرف استحالہ آسانی ہوتا ہے۔ اس بات کو لازم کرتا ہے کہ افعال شبیہ سے

اولی اور سخونی ہوا اور عضو سے کم ہو۔ اسکا جواب ہم یہ دین گے کہ جو شبیہ منفعل نہین ہوتی ہے اپنی شبیہہ سے وہ ایسی ہوتی ہے کہ اوسکی کیفیت اور اوسکی شبیہہ کی کیفیت نوع مین برابر ہوتی ہے۔ بنیز طبیعت مین۔ اور اعضن شبیہہ ابرد سے نہین ہے بلکہ دو گرم چیزین بھی کہ ایک اونمین کا بہ نسبت دوسرے کے زیادہ گرم ہو مختلف ہوتی ہین اور اونمین ایک دوسرے کا شبیہہ نہین ہوتا ایسی جو چیز بہت گرم ہوتی ہے بتیاس بہت گرم چیز کے سرد ہے۔ اور اسی جہت سے کہ ان دونون مین تضاد مشہوری پایا گیا بہ سبب اختلاف مقدار حرارت کے ایک دوسرے سے منفعل ہوتی ہین پس جسمین گرمی کم ہے اوسکو انفعال اسی جہت سے ہوتا ہے کہ وہ بہ نسبت بہت گرم کے بارد ہے نہ اس نظر سے کہ دونون حار ہین۔ اسیطرح جو نہایت سرد ہے اوس سے بھی اعضن منفعل ہوتا ہے اور جسمین کہ برودت ہے اوسے بھی انفعال بوجہ تضاد کے ہوتا ہے لیکن ایک ان دونون کا جو بہت گرم ہے غیر اعضن یعنی کم گرم کی کیفیت کو بڑہا دیتا ہے یعنی جو اعضن سے قوی تر ہے اوسکی کیفیت معین ہوتی ہے اور دوسرے کی کیفیت کا جسمین نقصان ہوتا ہے پس استحالہ اسکا طرف اوس چیز کے جسکی کیفیت بڑہی ہوئی ہے اور اوسکی کیفیت اسکے بدن کی ہوتی ہے آسان تر ہے **مترجم کہتا ہے** فرض کرو کہ ایک پانی نہایت گرم ہے اور سکو ایک شیر گرم پانی سے ملائین تو طرفہ دونون کی شیر گرمی اور گرمی مین تغیر ہو جاے گا لیکن محسوس تغیر اوسی پانی کی کیفیت کا ہوگا جو شیر گرم تھا۔ دونون پانی مین دو کیفیتین متضاد تھین یعنی حرارت اور شیر گرم ہونا اور یہ ظاہر نہین اسیطرح شیر گرم پانی مین کسیقدر حرارت ضعیف محسوس بھی تھی اور گرم پانی مین کسیقدر برودت مخفی تھی ضعف حرارت شیر گرم پانی کو قوی حرارت گرم پانی کی بڑہاے گی اور ضعیف برودت شیر گرم پانی کی شدید حرارت گرم پانی سے بلکہ اکتساب حرارت کا کرے گی مگر یہ استحالہ بطرف ضد حقیقی کے نہین ہے بلکہ استحالہ شیر گرم پانی کا طرف گرمی کے یعنی استحالہ ایک شئی کا طرف ضد مشہوری کے سہل بھی ہے اور آسان بھی **متن** علاوہ یہ ہے کہ اس مقام پر ایک اور چیز ہے جو مختلف بعض مشارکات کیفیت مین ہے اور اونمین ناقص بھی ہے مثلاً گرم مزاج براہ طبیعت کے جو سرعت قبول تاثیر حار رد اوی کرتا ہے اس جہت سے کہ حار مزاج تاثیر اپنے ضد کی کرکہ وہ برد مانع ہے واسطے زیادتی تسخین حرارت موثرہ خارجیہ کی باطل کرتا ہے جب یہ دونون یعنی حار مزاج اور حرارت خارجی ملکر اور برودت مانعہ کو باطل کر سکے ایک دوسرے کے معین تسخین پر ہوتے ہین اور سکے بعد دونون کیفیتون مین اشتداد دوام پیدا ہوتا ہے لیکن جسوقت حار خارجی قصد کیے کہ اعتدال باطل ہو جاے حار غریزی جو اندر بدن کے ہے اور سکے اس ارادے کی مقاومت کرتا ہے اور اس فعل کو خوب روکتا ہے حتی کہ گرم زہریلی مقاومت اور اونکی دفع مضرت اور اونکے جوہر کا فساد کرنا سواے حرارت غریزی کے اور کسی سے نہین ہوتا پس حرارت غریزی بطبیعت کے واسطے ایسا آلہ ہے کہ ضرر اوس حرارت کو جو خارج سے وارد ہو دفع کرتی ہے اس طرح پر کہ مادہ کو اوسکے دفع پر حرکت دیتی ہے اور حار خارجی کے بخار کو مٹاکر اوسکی تحلیل کرتی ہے اور مادہ حار کو دور کر دیتی ہے۔ اسیطرح شئے بارد جو خارج سے وارد ہو حرارت غریزی بہت مدد کے اوسکے ضرر کو دفع کرتی ہے۔ اور یہ خاصیت برودت غریزی کی نہین ہے اسلیے کہ برودت فقط حار خارجی کی حرارت کو بوجہ ضد کے منع کرتی ہے اور برودت خارجی کی برودت کو منع نہین کرتی۔ حرارت غریزی ایسی عمدہ چیز ہے کہ رطوبات غریزی کی حفاظت کرتی ہے اس بات سے کہ حرارت غریبہ اوسپر غالب ہو اسی وجہ سے جسوقت حرارت غریزی قوی ہوتی ہے بطبیعت اوسکے ذریعہ سے رطوبات مین تصرف تنضیج اور ہضم کرنے پر قادر ہوتی ہے اور اونکے صحیح رکھنے پر محافظ ہوتی ہے پس رطوبات کو بطبع اپنے تصرف کے بطبیعت متحرک کرتی ہے اور حرارت غریبہ کے تصرف سے باز رکھتی ہے اسی جہت سے رطوبات مین عفونت نہین آتی ہے۔ اور جس وقت حرارت غریزی ضعیف ہوتی ہے رطوبات کے تصرف سے بطبیعت الگ ہو جاتی ہے اسلیے کہ جو آلہ فعل بطبیعت کا یعنی حرارت غریزی تھا

اور جسکے توسط سے درمیان طبیعت اور مطوبات کے فعل تمام ہوتا تھا وہ ضعیف ہوگیا ہے پس طبیعت اپنے فعل سے ٹھہر جاتی ہے اور سامنا مطوبات سے حرارت غریبہ فاسیہ وقت ہوتا ہے کہ حرارت غریزی کا تصرف مطوبات مین نہین ہوتا اس جہت سے حرارت غریبہ ان مطوبات کے تصرف پر قادر ہوجاتی ہے اور ان مطوبات پر غالب آکر بحرکت غریبہ انکی تحریک کرتی ہے پس عفونت پیدا ہوجاتی ہے پس معلوم ہوا کہ حرارت غریزی آلہ جمیع قوتون کا ہے اور برودت سب قوی کے منافی ہے اسکا نفع اصلی مطلق نہین ہے بالعرض کسیقدر نافع ہے جسطرح فصل تیسری تعلیم دوسری مین بیان ہوا۔ اسیواسطے کہا جاتا ہے حرارت غریزی اور برودت غریزی کوئی نہین کہتا۔ اور نہین بنسبت دیجاتی ہین طرف برودت کے جلدی حالات بدن کی جیسی نسبت دیجاتی ہے طرف حرارت کے **ساتوین قسم** حالت خواب و بیداری کی۔ ان دونون کا اعتدال اعتدال مزاج پر دلالت کرتا ہے خصوصاً دماغ کے اعتدال پر۔ زیادتی نوم کی رطوبت اور برودت سے ہوتی ہے۔ اور زیادتی بیداری کی حرارت اور یبوست سے ہوتی ہے خصوصاً دماغ کی حرارت اور یبوست سے **آٹھوین قسم** وہ دلائل ہین جو بلحاظ افعال کے معتبر ہوتے ہین۔ اگر افعال کا استمرار مجری طبعی پر ہو اور ہر ایک فعل تام اور کامل ہو اگر سے اعتدال مزاج پر دلیل ہوگا۔ اور اگر تغیر افعال کا بطرف حرکات مفرطہ کے ہو حرارت مزاج پر دلیل ہے۔ اسیطرح افعال مین سرعت بھی حرارت پر دلالت کرتی ہے جیسے نشو نما مین سرعت یا بالون کا جلدی نکل آنا اور دانتون کا جلدی برآمد ہونا۔ اور اگر افعال مین بلادت اور سستی ہو ضعف ہو کسل اور ماندگی اور سستی ہو اگر سے برودت مزاج پر دلیل ہوگی اگرچہ کبھی افعال کا ضعف اور بلادت اور سستی بحیثیت حرارت مزاج کے بھی عارض ہوتی ہے تاہم تغیر مجری طبعی سے خالی نہین ہے بشرطیکہ ضعف ہو۔ کبھی بسبب زیادتی حرارت کے بھی اکثر افعال طبعی فوت ہوجاتے ہین اور اور نہین انقصان پیدا ہوتا ہے جیسے نوم کہ اکثر بسبب حرارت مزاج کے باطل یا کم ہوجاتی ہے اسیطرح بعض احوال طبعی بحیثیت برودت کے کبھی زیادہ ہوجاتے ہین جیسے نوم مگر یہ افعال احوال طبعی مین علی الاطلاق داخل نہین ہین بلکہ انکا شمار افعال طبعی مین کسی شرط اور سبب کی وجہ سے ہوتا ہے۔ نوم کیطرف حاجت حیات اور صحت کو علی الاطلاق نہین ہے بلکہ اس سبب سے ہے کہ روح مشغل افعال سے خالی ہو کر آرام پائے تاکہ جذبہ تعب اور سکر حالت بیداری مین بوجہ فعل مدافعال کے عارض ہوا ہے نوم مین بوجہ سکون کے زائل ہوجائے یا اس وجہ سے کہ روح کو احتیاج ہضم کرنے مین غذا کے توجہ زائد کی ہے۔ اور حالت بیداری مین دونون فعل یعنی ہضم غذا و دیگر افعال کے بوجہ اکرنے مین حایز ہے۔ پس حالت نوم مین چونکہ اور افعال سے معطل ہوجاتی ہے توجہ ہضم غذا پر بخوبی کرتی ہے۔ اس سے یہ ثابت ہوا کہ نوم کا محتاج الیہ ہونا بحیثیت کسیقدر عجز کے ہے۔ اور عاجز ہونا رد کا یا نیند ایک امر غیر طبعی ہے اور خارج حد طبیعت سے ہے اگرچہ یہ فروع طبعی ہے باین لحاظ کہ اسکی ضرورت ہے اسلئے کہ طبعی کا اطلاق ضروری پر باشتراک لفظی ہوتا ہے۔ اس قسم کی دلالت بالتخصیص مزاج معتدل پر ہے باین طور کہ افعال معتدل ہون اور تمام ہوجائین۔ اور حرارت اور برودت اور رطوبت اور یبوست پر انکی دلالت تخمینی ہے۔ منجملہ قوی دلائل کے حرارت مزاج پر آواز کا قوی اور بلند ہونا اور کلام مین جلدی اور سلسلہ کلام کا منقطع نہونا مخصوصہ کا جلد آنا حرکات مین جلدی خصوصاً آنکھ کی حرکت اگر چہ ان امور کا ظہور کبھی بسبب عام سے نہین ہوتا بلکہ ایسے سبب سے ہوتا ہے جو کسی عضو سے خاص ہے **نوین قسم** دفع فضول بدنی اور کیفیت اوس چیز کی جو دفع ہوتی ہے۔ پس دفع اگر مستمر ہو تو جو چیز ہوا بول و براز اور عرق وغیرہ خارج ہوئی ہے تیز ہو اور اوسکی بو اور رنگت تیز اور قوی ہو اگر وہ رنگین ہوتا ہے اور بریان اور پختہ ہو اگر اوسکی شان سے بریان اور پختہ ہونا ہے تو وہ مزاج گرم ہے۔ اور جو فضول اوسکے مخالف ہین برودت مزاج پر دلیل ہین **دسوین قسم** بلحاظ افعال اور انفعالات قوائے نفسانی کی معتبر ہوتی ہے مثلاً ہر ایک کام مین کوشش زیادہ کرنی ہے اور تھوڑی سی بات ناگوار خاطر ہوتی ہے کیاست اور فہم کا تیز ہونا ہے معاملات مین دست اندازی ہے اور بڑے کامون کیطرف

توجہ کرنا ۶ اور بے شرمی ۷ اور حسن ظن ۸ اور امید قوی ہر چیز میں رکھنی ۹ اور جسارت قلبی ۱۰ اور نشاط ۱۱ اخلاق مردانہ ۱۲ اور کسل میں کمی ۱۳ اور قلت انفعال ہر چیز سے دلالت حرارت پر کرتی ہیں ۱۴ اور ان باتوں کی اضداد برودت پر دلیل ہیں ۱۵ ثابت رہنا غضب کا اور برقرار رہنا رضا کا اور جو چیز خیال میں آئے اور مکاشفات اور جو حافظہ میں ہو اور سوائے اسکے اور چیزوں کا ثابت اور برقرار رہنا خشکی مزاج پر دلالت کرتا ہے ۱۶ زوال انفعالات کا بسرعت رطوبت پر دلیل ہے ۱۷ ازین قبیل احلام اور منامات یعنی بدخوابی اور اچھا خواب دیکھنا کہ جس شخص کے مزاج میں حرارت غالب ہو اکثر اوسکو ایسے ہی خواب ہوتے ہیں کہ مثلاً آگ کے سامنے ہے اور دھوپ میں جلتا ہے ۱۸ اور جسکے مزاج پر برودت غالب ہو وہ خواب میں دیکھتا ہے کہ برف میں ٹھہرا ہوا ہے یا سردیا میں ڈوبتا ہے ۱۹ اسیطرح ہر ایک خلط کا آدمی مناسب اپنی خلط کی چیزوں کو خواب میں دیکھتا ہے ۲۰ یہ سب دلائل جنکا ہم نے ذکر کیا خواہ اکثر ان دلائل کے علامات مزاج کے بنظر اصل خلقت کے ہر ایک مزاج غریب عارضی اگر دار ہو اور سبب اشتعال حرارت کا بدن میں موذی ہونا اور حمیات سے اذنیت پانا اور قوت حرکت کے قوت کا ساقط ہونا بسبب قوت ان حرارت کے اور پیاس میں افراط ہونی اور فم معدے میں التہاب اور مونجھ میں تلخی اور نبض میں ضعف اور سرعت شدید اور تواتر اور گرم چیزوں کے استعمال سے ایذا ہونی اور سرد چیزوں کے استعمال سے تسکین اور گرمی کی فصل میں زیادتی حالی اور یہ دلالت کرے گی ۲۱ اور دلائل مزاج بارد غیر طبعی کے قلت عطش اور قلت احتراق معاصل اور کثرت حمیات بلغمی کی اور زلہ سے ایذا پانی سرد چیزوں کے استعمال سے گزند ہونا گرم چیزوں کے استعمال سے تسکین ہونی جاڑوں کی فصل میں زیادتی حالی ۲۲ اور دلائل مزاج رطب غیر طبعی کے مناسب دلائل برودت کے ہیں مگر اونکے ساتھ بدن کا ڈھیلا ہونا اعضا کا ڈھیلا ہونا اعضا مفاصل یعنی رسٹ کا نکلنا رخوانی طبیعت کی بدہضمی ۲۳ چیزوں کے استعمال سے ایذا ہونی کثرت نوم کی ہونی پپوٹوں کا بھولنا ۲۴ اور دلائل مزاج خشکی غیر طبعی کی تقشف یعنی سوختگی سیداری لاغری جو عارضی ہو سفتک چیز کے استعمال سے ایذا پانی سخرلف میں زیادتی حالی ۲۵ رطب کے استعمال سے تشفی ۲۶ گرم پانی ۲۷ اور غذا لطیف کو فی الحال جذب کر لینا اور انکو بہت زیادہ تبعل کرنا

فصل چوتھی خلاصہ علامات معتدل کے بیان میں جتنے اچھے علامات اور پسندیدہ گنے ہیں اون سبکو یکجا کرکے علامات مزاج معتدل اسطرح پر حاصل ہوتے ہیں ۱ ملس حرارت اور برودت اور رطوبت اور یبوست اور سختی اور نرمی میں معتدل ہو ۲ رنگ سپیدی اور سرخی میں معتدل ہو ۳ سمنی کا اعتدال نرمی اور لاغری میں اور سائل لطیف نرمی کے ۴ رگیں نہ بہت پھولی ہوئی ہوں اور نہ بہت اوبھری ہوئی گوشت پر اور گوشت سے جدا ہوں ۵ بال کثرت اور قلت میں بلکہ نہ ہونے بالوں میں اور گرہ دار اور سیدھے ہونے میں معتدل ہوں ۶ لڑکپن میں رنگ بالوں کا اشقر اور مائل بسیاہی ہو سن شباب میں ۷ خواب اور بیداری میں اعتدال ہو ۸ درست ہونا اعضا کا حرکات اور چلنے میں ۹ قوت تخیل اور تفکر اور تذکر کی ۱۰ اخلاط کی افراط اور تفریط میں متوسط ہونا مثلاً متھور اور جبن میں توسط یا غضب اور خوف میں توسط ۱۱ سنگدلی اور نرم دلی میں توسط ۱۲ اضطراب افعال اور وقار میں توسط ۱۳ تکبر یعنی غرور اور فروتنی میں توسط ۱۴ کل افعال صحت تمام ہوں ۱۵ اور جودت اور سرعت نمو میں ٹھہرنا ۱۶ سن وقوف کا زمانہ حد رنگ ہو ۱۷ خواب لذیذ دیکھے کہ جسمیں خوشبو اور خوش آوازیاں اور مجمع سرور اور خوشدلی سے استیناس ہو ۱۸ محبوب ہونا اوسکا ہر ایک کے نزدیک ۱۹ کشادہ رو اور ہشاش بشاش رہنا ۲۰ خط ہیش طعام اور شرب کی معتدل ۲۱ معدے میں ہضم جیدا اور عروق ۲۲ اور اوضاع تشریحی میں تمام بدن کے ۲۳ معتدل حال نکالنا ۲۴ ان میں فضول کے مجاری معتاد سے

فصل پانچویں بیان علامات اوس شخص کا جو اعتدال سے خارج ہو

یہ وہی شخص ہے جسکے اعضا کا مزاج متشابہ ہو مگر جسکا ہر عضو اور اعضاے رئیسہ مین بغیر بوجہ خروج کے اعتدال پر ہو۔ مراد یہ کہ ایک عضو اور اسکا ظرف ایک قسم کے مزاج سے خالی ہو اور دوسرا ظرف ضد اوس مزاج کے ہو پھر اگر بناے اعضا موجود ہو تو مناسب ہوگا اسکا مزاج بہت ردی ہوگا یہانتک کہ دیکھنے والے کو بھی خرابی ہوگی جیسے کوئی شخص کہ پیٹ اوسکا بڑا ہوا اور آنکھلیان چھوٹی چہرہ گول سر لنداز مناسب سے بڑا یا چھوٹا پیشانی اور ٹھوڑی اسکے درمیان اور دونون پہلون پر گوشت ہون گویا اوسکا چہرہ نصف دایرہ ہے اگر دونون فک اوسکے کروی الشکل ہون اور اوسکے مزاج مین [illegible] ہوگا۔ اسی طرح اگر سر اور پیشانی گول ہو مگر موخرہ اوسکا بہت لانبا اور گردن بہت موٹی دونون آنکھون مین عادت حرکت ہو وہ شخص نیکی سے بہت دور ہے

فصل چھٹی علامات امتلا کے بیان مین

امتلا کی دو قسمین ہین ایک امتلای ظروف اخلاط ہوتی ہے دوسری امتلای عروق بسبب قوت۔ امتلا بسبب ظروف یہ ہے کہ اخلاط اور ارواح اگرچہ کیفیت مین درست ہون مگر مقدار مین زیادہ ہون تو امتلا تمام مقامات سے ایسے بھرجاتے ہین اور ابدان مین پیدا ہوا شخص بروقت حرکت کے خطرہ مین ہوتا ہے اسلیے کہ اکثر بوجہ امتلا کے کیفیت اخلاط مین اور مقدار مین سیلان یہانتک بڑھتا ہے کہ دم گھٹنے لگتا ہے اور خناق اور صرع اور سکتہ پیدا ہوتا ہے۔ علاج ایسے شخص کا بہت جلد کرنا چاہیے۔ امتلا اسطرح معلوم ہوتا ہے کہ اخلاط سے اور سکو اذیت بوجہ مقدار اخلاط کے نہ پہونچے بلکہ بہت ردی ہونے کیفیت اخلاط کے کہ اسپر یہ [illegible] اخلاط قوت کو غالب کرتے ہین اور ہضم اور نضج مین مطیع نہین ہوتے ہین اسلیے امتلا کا آدمی امراض عفونت مین گرفتار ہوتا ہے۔ علامات جملہ اخلاط سے اوسکے یہ ہین۔ اعضا مین گرانی پیدا ہو۔ چلنے پھرنے مین کسل اور ماندگی۔ رنگ سرخ ہو جاے۔ جلد قبول دانے اور تددیدا ہو جسمین امتلا ہو اور دین اخلاط سے شتما مین کمی۔ عبارت مین کوتاہی۔ اور ایسے خواب نظر آئین جو گرانی پر دلالت کرین مثلا دیکھے کہ اوسپر بوجھ رکھا ہے یا گھٹنے کی۔ یا بار گران اوٹھالیا ہے۔ کلام کرنے پر بوجھ بوجھ کے قادر نہو جیسے خواب مین اوسکے ہوسے ہلکو ہینا۔ اور بہت حرکت کرتے ہوے۔ اخلاط غلیظ اور اوسکی مقدار معتدل پر دلالت کرتا ہے۔ علامات امتلا کے بسبب کیفیت یہ ہین کسل۔ اور ثقل۔ اور ثقل شہوت مثل اول کے اسمین بھی ہوتی ہے۔ اور اگر امتلا بسبب قوت کے تنہا ہو۔ رگون مین یا [illegible] مین زیادہ ہو تو ہوگا۔ اور نبض مین امتلا اور عظم۔ اور بول مین زیادہ غلظت اور رنگ مین زیادہ سرخی نہین ہوتی۔ اور بدن ٹوٹنا اور ماندگی ہوتی ہے۔ اور تنقیح بعد حرکت اور تنفرقات بدنی کے ہوتا ہے۔ خواب اوسکے۔ خارش۔ اور لذع۔ اور احتراق۔ اور بوے بد کے زیادہ ہوتے ہین۔ اور جو اخلاط غالب ہون اونپر خاص دلائل ہر ایک خلط کے جسکا آیندہ ذکر ہوگا دلالت کرتے ہین۔ اکثر اوقات امتلا بسبب قوت قبول اسکو کہ اپنے دلائل کے مرض پیدا کرتا ہے

فصل ساتوین علامات غلبہ ہر ایک خلط کے بیان مین

خون اگر بدنمین غالب ہو تو اوسکے علامات امتلا اور عیہ کے علامات کے قریب ہین۔ اور اسی وجہ سے غلبہ خون سے ثقل بدن مین اور دونون آنکھون کی جڑ مین ثقل ہوتا ہے۔ اور دونون کنپٹیون مین پیدا ہوتا ہے۔ انگڑائی۔ جمائی۔ بیحالی۔ یہ سب جو ہر وقت لازم رہے۔ اور کمزوری حواس۔ اور بلاوت فکر۔ اور ماندگی بردان تعب۔ مالیخولیا سے اوسکے۔ اور منہ کی مرقت ہو قت پیدا ہو۔ سستی زبان کی۔ اور بدن پر دل۔ اور زبان مین چھالے نکل آئین۔ اکثر اوقات مقامات سے بیحالی کو پہنچاتے ہین جیسے نخسیا اور مسوڑہا اور مقعد وغیرہ سے خون نکلا کرے۔ کبھی غلبہ خون پر مزاج دموی۔ تدبر گوشہ۔ سن۔ بلغم حاضر۔ عادت۔ بہیذ مازہ سے غلبہ کا دلالت کرتا ہے۔ خواب جو غلبہ خون پر دلالت کرتے ہین ایسے ہوتے ہین۔ سرخ چیز دیکھنا۔ یا اپنے بدن سے خون بہتا نظر آے۔ یا خون مین آلودہ دیکھے۔ ازین قبیل اور علامات جو مشابہ ہون۔ غلبہ بلغم کے علامات۔ رنگ مین زیادہ سپیدی ہونا۔ بدن ڈھیلا۔ لمس نرم اور سرد۔ لعاب دہن کی کثرت اور لزوجت۔

پیاس مین کمی گاہ یہ کہ بلغم شور ہوا وسوقت پیاس مین کمی ہوتی خصوصاً سن شیخوخت مین پیاس بہت کم ہوگی ضعف ہضم - ترشی آروغ - سپیدی بول - کثرت نوم - کسل - استرخاء اعصاب - بلادت ذہن - نبض مائل بطرف بطوء اور تفاوت کے - اسکے امداد - سن - عادت - تدبیر گذشتہ - پیشہ - بلد بھی علامت بلغم کی ہوتی ہین - خواب مین پانی زمین برف - باران - اولے - رعد وغیرہ نظر آتے ہین - علامات غلبۂ صفرا - زردی رنگ بدن خصوصاً آنکھون کی - تلخی دہان - خشونت زبان اور حنگ ہونا اوسکا - تقضون مین خشکی - لذت پانا نسیم سے - شدت عطش - نبض مین سرعت - ضعف اشتہا - طعام - تلخی - قے صفراوی زرد یا سبز - بازار تیق جسمین لذع ہو - بدن مین تشریح ابیسا ہو جیسے سوریان چبھتی ہین - اوسکے بعد - تدبیر مقدمہ - عادت - مزاج - بلد - فصل - سن - پیشہ بھی دلیل ہوتا ہے - خواب مین شعلہ اور بھٹے ہوے نظر آنا - اور جھنڈے زرد نظر آنا - اور جن چیزون مین زردی ہو نظر آئین - اور التہاب اور حرارت مثل حمام اور آفتاب وغیرہ نظر آئے - علامات غلبۂ سودا - خشکی بدن - تیرگی - اور سیاہی خون اور اوسکا غلیظ ہونا - زیادتی وسواس وفکر - سوزش فم معدہ - اشتہاے کاذب - بول مین تیرگی اور سیاہی اور سرخی قوام مین غلظت - رنگ بدن کا سیاہ ہونا - اور اوپر بال کثرت ہونا - کثرت غلظ سودا سپیدی بدن مسہین بال کم ہون پیدا ہوتا ہے - ایضاً علامات سودا کے - مہق اسود کا پیدا ہونا - اور قرح خبیثہ کا - اور نیز امراض طحال کی کثرت - اور سن - مزاج - عادت - بلد - پیشہ - فصل - تدبیر مقدمہ بھی اس پر دلیل ہین - خواب ترسناک مثل تاریکی - اور کنوے گڑہے - اور سیاہ چیزین ہولناک دیکھے

فصل اٹھارہون علامات دلالت کرنے والی سددون کی

سو وقت احتقان مواد کا اندر جسم کے ہوا اور اوسپر دلائل قائم ہون اور سدہ محسوس ہو اور دلائل مثلاً کے تمام بدن مین محسوس ہون اس صورت مین سدہ ضرور ہوگا - سددون کی وجہ سے ثقل جب محسوس ہوتا ہے کہ وہ سدے ایسے مجاری مین پڑین جنمین جاری ہونا مواد کا ضرور ہو بسبب جگہ مین اسکے کہ جو عبارت جگہ کے جاتی ہے اگر کوئی مانع اوسکی راہ مین ہو از قسم سدے کے بہت سی غذا مجتمع ہوکر محتبس ہوجاے گی اور ثقل زائد پیدا کریگی کہ اتنا ثقل ورم مین نہین ہوتا - فرق ثقل ورم اور ثقل غذا مین شدت ثقل اور تپ کے ہونے سے کیا جاتا ہے - لیکن سدے اگر ایسے مجاری مین نہ پڑین ثقل محسوس نہوگا بلکہ احتباس نفوذ جزان کا بجہت تعدد کے محسوس ہوگا - اکثر جسکی رگون مین سدے پڑین اوسکا رنگ زرد ہوجاتا ہے ایسے خون اوسکے مجاری مین پھیل کر ظاہر بدن تک نمایان آتا ہے +

فصل تیسرین علامات دلالت کرنے والی ریاح پر

ریاح پر کبھی استدلال مسبب اور درد سے کیا جاتا ہے جو اعضاے حی مین پیدا ہو اور یہ درد مانع ہوتا ہے اوس تفرق اتصال کے جو ریاح سے پیدا ہوتے ہین - اور کبھی استدلال ریاح پر اون حرکات سے کیا جاتا ہے جو حرکات اعضا مین پیدا ہون - اور آوازون سے بھی استدلال ریاح پر کیا جاتا ہے - اور نبض لین مس کے بھی استدلال ہوتا ہے - درد سے استدلال ہوتا ہے کہ وجع صدر ریاح پر دلالت کرتی ہے خصوصاً جسوقت خفت کے ساتھ ہو - اور اگر وجع ایک مقام سے حرکت کرے اور اوسکی دلالت ریاح پر تمام ہوجاتی ہے - یہ حرکت اوسدرد کو اوسوقت ہوتا ہے کہ تفرق اتصال اعضاے ذی حس مین ہو لیکن مثل ہڈی یا گوشت غدی کے اگر ریاح پیدا ہون اونمین درد نہ ہوگا - کبھی ہڈی مین ایسے ریاح پیدا ہوتے ہین کہ اوسکو توڑ ڈالتے ہین اور پاش پاش کر ڈالتے ہین گا درد نہین ہوتا ہے - لیکن باوجہ محسوس ہونے ہڈی کی شکستگی کے اوس عضو کو جو اوس ہڈی کے متصل ہے - تحس یعنی بھی محسوس ہوتی ہے - استدلال ریاح پر باوجہ حرکت اعضا کے بذریعہ اختلاج ریاحی کے ہوتا ہے کہ ریاح پیدا ہوکر متحرک ہوتے ہین اور اونکی حرکت بسبب انتقال ہے اور تحلل کے ہوتی ہے - استدلال بذریعہ اصوات کے اسطرح ہوتا ہے کہ کبھی آواز مین خود ریاح پر دلالت کرتی ہین جیسے قراقر وغیرہ یا جیسے طحال مین آواز محسوس ہوتی ہے اگر وجع ریحی پیدا ہو کہ اوسوقت طحال اندر کو دبا جاتا ہے - یا یہ کہ جسمین ممنوعین ریح پیدا ہو

اوسکے ٹھونکنے اور بجانے سے آواز پیدا ہو جیسے درمیان استسقائے زقی اور طبلہ کی آواز سے تمیز کیجاتی ہے۔ اور استدلال بذریعہ لمس کے اسطرح ہوتا ہے کہ لمس کے ذریعہ سے تمیز درمیان نفخہ اور سلعہ یعنی تودی کے ہوتی ہے۔ اور طریقہ نفخہ مین تمدد ہوتا ہے اور دبانے سے گڑھا پڑتا ہے اور رطوبت روان اور ملتی ہوئی نہین ہوتی۔ یا خلط لمج اسلیے کہ لمس ان دونون مین تمیز کرتی ہے۔ اور فرق درمیان نفخہ اور ریح کے ذاتی نہین ہے بلکہ بصورت حرکت کے ٹھہرنے اور سلنے مین فرق ہوتا ہے **فصل دسویں علامات دلالت کرنے والے اورام کے ظاہری** اورام پر بصر اور مشاہدہ دلالت کرتا ہے۔ اور باطنی اورام اگر گرم ہون اونپر تب لازم دلالت کرتی ہے۔ اور ثقل محض دلالت کرتا ہے اگر عضو متورم مین حس نہو۔ اور ثقل مع درد ناخس کے دلیل ہوتا ہے اگر عضو متورم ذی حس ہو۔ یا اگر کوئی آفت اس عضو کے افعال مین پیدا ہو وہ بھی دلالت ورم پر کرتی ہے۔ یا معین دلالت مین ہوتی ہے۔ اور تاکید اس دلالت کو اس بات سے ہوتی ہے کہ بجانب اس عضو کے کسیقدر انتفاخ محسوس ہو بشرطیکہ اوس انتفاخ سے حس متعلق ہو سکے۔ ورم بارد کے تابع درد بالفور نہین ہوتا اور اوسکے علامات کلی کیطرف اشارہ کرنا دشوار ہے۔ اور اگر ہم اسکا بیان آسان تجویز کرین ایسے کلام کی حاجت ہوگی جو ہمکو اوراوس کلام کے سمجھنے والے کو عاجز کر دیگی۔ پس مناسب یہی ہے کہ اورام بارد کا بیان مباحث امراض جزیہ مین جہان ایک ایک عضو کا جدا گانہ ذکر ہوگا کیا جائے۔ اس مقام پر ہم اسیقدر کہتے ہین کہ جسقدر کوئی گرانی کسی مقام پر پیدا ہوا اور درد محسوس نہو اور بانہمہ دلائل غلبہ بلغم کے پائے جائین تجویز کرنا چاہیے کہ یہ ورم بلغمی ہے۔ پھر اگر اسکے ساتھ غلبہ خلط سودا کا ہو تو وہ سودا وی ہے خصوصاً اگر لمس کرنے مین صلابت پائی جائے کہ صلابت افضل دلائل سودا سے ہے۔ اگر اورام گرم اعصاب مین ہون جمیع شدید اور عبارت قوی ہونگے اور بہت جلد تمدد اور اختلاط عقل مین ڈالدیتی ہین اور حرکات نبض رابط مین آفت مترتب ہو جاتی ہے۔ جمیع اورام احشا کی باریکی اور لاغری مراق مین پیدا کرتے ہین۔ اور جسوقت مادہ ورم احشا کا جمع ہونے لگتا ہے اور نوبت خراج یعنی پھوڑے ہونیکی پہونچتی ہے تب درد اور تپ مین شدت اور زبان مین خشونت شدید پیدا ہوتی ہے۔ بیداری بڑھ جاتی ہے۔ اعراض مظلم اور پرخطر ہو جاتے ہین ثقل زیادہ ہو جاتا ہے۔ اگر صلابت اور گرانی محسوس ہوتا ہے۔ بیشتر ہذیان مین لاغری بہت جلد پیدا ہو جاتی ہے۔ دونون آنکھین باہر کو بند ہونی بھی جاتی ہین جسوقت ورم بڑھتی ہے تیزی تپ اور درد اور زبان کی خشونت بڑھ جاتی ہے۔ اور بجاے درد کے ایک چیز مثل کھجلی کے پیدا ہوتی ہے۔ اور اگر ورم جگر ہو یا صلابت ہو جگر مین خشت اور صلابت مین نرمی پیدا ہوتی ہے۔ اور جو اعراض الم دہندہ ہین سب مین سکون ہو جاتا ہے گرانی انتہا سے زیادہ پیدا ہوتی ہے۔ پھر جب ورم شکافتہ ہوتا ہے پہلے اوس سے لرزہ بہت لذیع ریم کے عارض ہوتا ہے پھر بسبب لذع مادہ کے تپ عارض ہوتی ہے۔ اور نبض مریض ہو جاتی ہے بسبب استفراغ مادہ کے۔ اور اختلاف نبض مین پیدا ہوتا ہے۔ اور ضعف اور صغر اور بطء اور تفاوت عارض ہوتا ہے۔ اور سقوط شہوت ظاہر ہوتا ہے۔ اکثر اطراف مین گرمی آجاتی ہے۔ مادہ ورم کا اپنی جہت مناسب مین دفع ہوتا ہے خواہ بطریق نفث یا براہ بول خواہ بطرف براز جید علامت بعد شکافتہ ہونے ورم کے بالکل تپ مین سکون پیدا ہونا اور تنفس مین آسانی اور قوت مین درستی اور مادہ کا جلد دفع ہونا اپنی جہت مناسب مین۔ کبھی انتقال مادہ اورام باطنی کا ایک عضو سے طرف دوسرے عضو کے ہوتا ہے۔ اور یہ انتقال کبھی اچھا ہوتا ہے اور کبھی برا ہوتا ہے۔ انتقال جید یہ ہے کہ مادہ عضو شریف سے طرف عضو خسیس کے منتقل ہو جیسے اورام دماغ کا مادہ پس گوش گردے۔ یا ورم جگر کا طرف کشمان کے۔ اور انتقال ردی یہ ہے کہ عضو خسیس سے منتقل ہو کر طرف عضو شریف کے جائے۔ اور جیسے یہ بات عارض ہوتی ہے اوسے اذیت پر صبر بہت کم ہوتا ہے جیسے مادہ ذات الجنب طرف قلب کے یا ذات الریہ کے منتقل ہو۔ سوا سکے انتقال اورام باطنی کے و نیز انتقال مادہ خراجات باطنی کے بجانب تحت یا فوق کے علامات ہوتے ہین کہ

یہ مواد بسوقت متوجہ انتقال کے بجانب تحتانی ہوتے ہین شاسیف مین تدوار ثقل ظاہر ہوتا ہے۔ اور اگر بجانب فوق مائل ہوتے ہین اسپر بیحالی تنفس کی اور ضیق نفس اور عسر نفس اور تنگی سینہ کی دلالت کرتی ہے۔ اور اگر کیفیت التہاب نیچے سے شروع ہو کر اوپر کی جانب جاتا ہے۔ اور گرانی جانب ترقوہ مین پیدا ہوتی ہے۔ اور درد سر عارض ہوتا ہے۔ اور بیشتر اثر اس بانتقال کا بازو اور ہیچو نچے مین ظاہر ہوتا ہے۔ اور جو مادہ مائل بجانب فوق ہوتا ہے اگر دماغ مین جا گزین ہو نہایت ردی ہوتا ہے اور اوسمین خطرہ زیادہ ہوتا ہے۔ پھر اگر بطرف اوس گوشت نرم کے جو پیچھے دونون کانون کے ہے مائل ہوا امید خلاص کی ہوتی ہے۔ رعاف ایسے مقام پر دلیل جید ہے۔ تمام اقدام احتباس رعاف بہت عمدہ دلیل ہے۔ اور یہی بحث ورام کی بنسبت آیندہ ابحاث مین ملاحظہ کرنی چاہیے جہان ہم ایک ایک عضو کے ورم کو بیان کرینگے

فصل گیارہوین علامات تفرق اتصال کے بیان مین

تفرق اتصال اگر اعضاے ظاہری مین عارض ہو حس اسپر واقف ہوتی ہے۔ اور اگر تفرق اتصال اعضاے باطنی مین ہو وجع ثاقب یا قاطع یا کلال اوسپر دلالت کرتا ہے خصوصاً اگر تفرق اتصال کے ساتھ تپ نہو۔ اکثر تابع تفرق اتصال کے رطوبتی کسی خلط کی ہے مثل نفث الدم یا گرنا خون کا کسی فضاے وسیع مین یا نکلنا مدہ خواہ یمہ کا اگر بعد علامات ورم اور اوسکے نضج کے ہوتا ہے۔ اور جو تفرق اتصال بعد ورم کے واقع ہوتا ہے اکثر اوسکو دلالت شکافتہ ہونے پر بوجہ تنضج کے ہوتی ہے۔ اور کبھی نہین ہوتی ہے۔ اگر نضج سے منفجر ہوا ہو بلعبۂ شکافتہ ہوجانے ورم کے تپ مین تسکین ہوگی۔ اور پیپ نکل جاویگی۔ اور گرانی مین سکون اور خفت ہوگی۔ اور اگر بدون نضج کے شکافتہ ہو درد مین شدت اور زیادتی ہوگی۔ کبھی استدلال تفرق اتصال پر اعضاے کے اپنے مقام سے اوکھڑ جانے اور ہٹ جانے سے کیا جاتا ہے۔ اگرچہ بالکل جدا نہو جاوے جیسے فتق مین۔ اور کبھی نکلنے والی چیزون کے بند ہونے سے اور اپنے مجاری مین نہ پہونچنے سے استدلال کیا جاتا ہے۔ اور بیشتر جب ایسی چیزون کے مجاری بند ہو جاتے ہین ان مواد کا انصباب ایسی جگہ ہوتا ہے جس جگہ تفرق اتصال پہونچاتے اور مسلک طبعی سے الگ نہین ہوتا جیسے کسی شخص کی آنتین بھیٹ جائین اگر براز اوسکا بند ہو جاوے۔ بیشتر تفرق اتصال ایسا خفی ہوتا ہے کہ اوسپر آگاہی نہین ہو سکتی۔ اور بیانات کلی جو اوپر مذکور ہوے تفرق اتصال کی شناخت مین کافی نہین ہو سکتے بلکہ احتیاج بیانات تفصیلی اور مباحث جزئی کی اونکی شناخت مین ہے کہ بنسبت ایک ایک عضو کے جداگانہ ذکر کیا جاوے۔ اور یہ اسطرح پر کہ مثلاً کوئی عضو ہے جس ہو جناہ شامل یا دس رطوبت کا نہو جو اوس سے جاری ہو یا اوسمین گنجایش اپنی جگہ سے ہٹ جانے کی نہو یا کسی عضو پر ہو سکو ایسا اعتماد نہو کہ اوسکے اوکھڑ جانے سے یہ اپنی جگہ سے ہٹ جاوے۔ **یہ بھی جاننا** ضرور ہے کہ اورام مین بسخت اعراض اور اسیطرح تفرق اتصال مین سخت اعراض زیادہ تر اوسی وقت ہوتے ہین کہ ورم یا تفرق اتصال اعضاے عصبی مین مبنی حس زیادہ ہے واقع ہون کہ یہ اورام اور تفرق اتصال اکثر مہلک ہوتے ہین۔ اور غشی اور تشنج قوانین ہمیشہ لاحق رہتا ہے۔ غشی بوجہ شدت ورجع کے۔ اور تشنج بسبب عصبی ہونے عضو کے۔ ان اورام اور تفرق اتصال کے بعد اوس قسم کے اعراض مین شدت ہوتی ہے جو مفاصل پر ہوتے ہین اسلیے کہ وہ علاج کو دیر مین قبول کرتے ہین اسواسطے کہ مفاصل مین حرکت زیادہ رہتی ہے اور جو فضلہ نزدیک مفاصل کے ہے انصباب مواد کی استعداد اوسمین زیادہ ہے۔ ان سبکا نبض اور بول بھی علامات کلیہ احوال بدن سے ہین مناسب ہے کہ تھوڑی سی کیفیت انکی بھی بیان کیجاے **جملہ چہارم تعلیم تیسری۔ فن دوسرا** اور اوسمین بیس ۲۰ فصلین ہین **فصل پہلی بیان کلی نبض کا**

نبض حرکت اون اعضا کی ہے جنمین روح بھری ہوئی ہے اور وہ اوسکو منبعث کرتے ہین اور وہ حرکت مرکب ہے منتظم حرکات انبساط اور انقباض سے ہوتی ہے۔ انبساطی حرکت وہی ہے جب نبض اوپر کو اوٹھے

اور نبض کی اونگلی کو صدمہ پہونچاتے ہے - اور انقباض حرکت وہ ہی کہ اندر کیطرف سے ہے - فائدہ ان دونون حرکتون کا تدبیر مریض کی بذریعہ تسلیم کے ہے کہ حرکت انقباضی سے تسلط اندکہ کمپتی ہو - اور انبساطی سے جو ہوا سے گرم اندر بھری ہوئی ہے دفع ہوتی ہے - نبض مین بسبب دو طور پر ہو سکتی ہے - کلی اور جزئی چونکہ سبب ایک ایک عرض کے ہے اس مقام پر قواعد کلیہ علم نبض کے بیان کرتے ہین - اور احکام جزوی امراض جزوی کے ساتھ بیان کرینگے - پس کہتے ہین کہ ہر ایک حرکت واحد نبض کی دو حرکت اور دو سکون سے مرکب ہے اسلیے کہ ہر ایک نبض مین دو حرکت انبساطی اور انقباضی ہوتی ہین اور ہر دو حرکت مختلف کی بیچ مین ایک سکون ضرور ہوتا ہے اسلیے کہ دو حرکت مختلف کا یکجا ہونا محال ہے - اس طرح پر محال ہے کہ جب پہلی حرکت اپنی مسافت کی نہایت اور کنارے پر پہونچ جاوے اور دوسری حرکت مخالف شروع ہو پھر بیچ مین فصل یعنی درمیان پڑے سکون کے پہلی حرکت کا انقطاع اور دوسری حرکت کی ابتدا نہین ہو سکتی - برہان اس مسئلہ کی علم طبعی مین بیان ہوتی ہے - سبب یہ بات مسلم ہوئی چار نہین ہو بدون اسکے کہ ہر ایک حرکت واحد نبض کے واسطے دو انیکہ دوسری حرکت لاحق ہو چار دو کار ہونگے دو حرکت اور دو سکون ہاین تفصیل - پہلی حرکت انبساطی اور اسکے بعد کیے سکون درمیان اس حرکت اور حرکت انقباضی کے پھر حرکت انقباضی اور اسکے بعد سکون جو بعد انقباض اور قبل انبساط کے ہوتا ہے - حرکت انقباض کی اکثر طبیبون کے نزدیک محسوس نہین اور بعض ہمی ہین کہ محسوس ہوتی ہے - قوی نبض مین بوجہ قوت کے محسوس ہوتی ہے - اور عظیم مین بسبب بعد مسافت اور اتساع کے اور سلب مین بسبب شدت سرعت کے - اور بطی مین بوجہ طول زمانہ حرکت کے **جالینوس** کہتا ہے مین نہ جانتا کہ حرکت انقباضی سے غافل رہا اور اسکے بعد مین اس حرکت کو محسوس کرنے کا عہد کیا تا اینکہ کسیقدر مجھ آگاہی ہوئی بعد تھوڑے زمانہ کے بہت استواری اور مضبوطی سے اسکو پہچانا اور اسکے بعد مجھپر دروازے علم نبض کے کھلگئے جو شخص مثل میرے متعود ہو مثل میرے بھی نبض کو درست کریگا - اگرچہ بعضے منکرین کہتے ہین کہ حرکت انقباضی موجود نہین ہے حقیقت مین صحیح ہو تو اسمین شک نہین کہ حرکت انقباض کی اکثر حال مین محسوس ہے - ہاتھ مین ساعد کی رگ جو واسطے نبض کے مقرر کی گئی اور اسکے تین فائدے ہین - اول تو ہاتھ مین لینا اس رگ کا آسان ہو اور اسکے کھل جانے مین مریض کو زیادہ تماشا اور انکار نہین ہوتی اور اسکی وضع سامنے قلب کے سیدھی ہے اور اسمین سہولت ہے - مناسب ہے کہ جس یعنی ہاتھ بقابض کا اور جس ہاتھ کی نبض دیکھنی مطلوب ہو ایک ہی جانب پر ہون یعنی پہلو پر ہون اس طرح پر کہ انگوٹھا اگر اوپر ہو تو خنصر زمین کیطرف ہو یا برعکس - پہلو کے رخ پر ہاتھ رہنے کا فائدہ یہ ہے کہ اگر ہاتھ منکب ہو یعنی چیت ہو نبض عرض مین بڑھ جاتی ہے اور اشراف یعنی بلندی مین اور طول مین گھٹ جاتی ہے خصوصاً منکے ہاتھ دبلے ہون - اسیطرح جو ہاتھ مستلقی یعنی پیٹ ہو دشت اوسکی اور کیطرف ہو اشراف اور طول نبض کا بڑھ جاتا ہے اور عرض گھٹ جاتا ہے - واجب ہے کہ جسوقت کسیکی نبض دیکھے وہ شخص غصہ اور سرور اور ریاضت اور تمام انفعالات سے خالی ہو - اور شکم بسیار قدر نہو کہ پیٹ مین گرانی ہو اور بہت گرسنہ بھی نہو اور کسی عادت مہورہ کا ارسوقت تارک نہو اور نہ کسی خلاف عادت کو اوسوقت اختیار کیے ہو - یہ بھی ضرور ہے کہ امتحان نبض معتدل جیدالاوصاف ہی کیا جاوے تا کہ اوسپر اور نبضون کا قیاس کرین - اسکے بعد ہم یہ کہتے ہین کہ جن اجناس کے نزدیک اطبا حال نبض کا سمجھتے ہین بطریق اوس شناخت کے جو ہم آگے ذکر کرینگے اونکی دس قسمین ہین اگرچہ مناسب بحال طبیب یہی ہے کہ اونکو دو قسمون مین منحصر کرے **پہلی جنس** لی جاتی ہے مقدار زمانہ انبساط سے **دوسری جنس** ماخوذ ہے کیفیت قرع حرکت سے واسطے اصابع کے یعنی نبض کا انگلیون مین لگنا **تیسری جنس** معتبر ہے زمانہ ہر حرکت سے **چوتھی جنس** معتبر ہے بنسبت قوام آلہ کے یعنی وہ شریان جسکی حرکت نبض مین معتبر ہے اوسکے قوام کی سختی اور نرمی وغیرہ **پانچوین جنس** لی جاتی ہے باعتبار خالی ہونے اور پر ہونے شریان کے **چھٹی جنس** ماخوذ ہے باعتبار حرارت اور برودت اس شریان کے **ساتوین جنس** معتبر ہے باعتبار زمانہ سکون کے

آٹھویں جنس کی جاتی ہے باعتبار استواء اور اختلاف نبض کے **نویں جنس** ماخوذ ہے باعتبار انتظام نبض کے اختلاف میں یا ترک اوسی انتظام کے
دسویں جنس متعلق ہے باعتبار وزن کے مقدار نبض کو باعتبار اقطار ثلاثہ یعنی طول عرض عمق کی دلالت ہوتی ہے پس احوال نبض کے باعتبار
مقدار کے نیز حیوان میں بسیط ہے اور مرکب بسیط کی تو قسمیں ہیں طویل قصیر معتدل باعتبار قطر طولی کے عریض نحیف معتدل باعتبار قطر
عرضی کے منخفض مشرف معتدل باعتبار قطر عمق کے طویل وہ نبض ہے کہ اوسکے اجزاء طول میں مقدار طبعی سے علی الاطلاق زیادہ ہوں اور وہ
مزاج معتدل حقیقی ہے یا مقدار طبعی خاص بہ بہت اسی شخص سے طول میں اجزاء نبض کے زیادہ ہوں اور یہ معتدل وہی ہے جو اس شخص خاص کو واسطے
چاہیئے ان دونوں اعتدال کا فرق اوپر بیان ہو چکا قصیر نبض طویل کی ضد ہے یعنی مقدار معتدل حقیقی یا شخصی سے اجزاء اوسکے طول میں کم ہوں
اور معتدل وہی نبض ہے جو درمیان طویل اور قصیر کے ہو علی ہذا القیاس تینوں قسمیں عرض کی اور تینوں قسمیں باعتبار قطر عمق کے بھی بلحاظ
زیادتی اور کمی اور اعتدال ہر قطر کے معتبر ہوتی ہیں ان اقسام بسیطہ سے جو اقسام مرکب پیدا ہوتے ہیں بعض کے لیے خاص نام مقرر ہے اور بعض کا
کچھ اہم نہیں ہے جو نبض طول اور عرض اور ارتفاع تینوں میں زیادہ ہو اوسکو **عظیم** کہتے ہیں اور جو اقطار ثلاثہ میں کم ہو اوسکو **صغیر** کہتے ہیں
اور درمیان عظیم اور صغیر کے معتدل ہے اور نبض عرض اور شموق میں زیادہ ہو اوسکو **غلیظ** کہتے ہیں اور جو عرض اور شموق میں کم ہو اوسکو
دقیق کہتے ہیں اور درمیان ان دونوں کے معتدل ہے **دوسری جنس** جو باعتبار قرعات کے معتبر ہے اوسکی تین قسمیں ہیں قوی اوس
نبض کو کہتے ہیں جو تاب کی اور انگلیوں پر قوت حرکت انبساط کے اس مدت ہی لگی کہ یا انگلیوں کو ہٹا دیگی اور ضعیف مقابل ہے قوی کے کہ پہنچے
از انگلیوں نبض کے کم محسوس ہو اور معتدل وہ ہے جو درمیان ضعف اور قوت کے قرع اصابع کرے **تیسری جنس** ماخوذ باعتبار زمانہ ہر ایک حرکت
کے ہے اوسکی بھی تین قسمیں ہیں سریع وہ نبض ہے جو مسافت اپنی حرکت کی تھوڑی دیر میں طے کرے اور بطی اوسکے ضد ہے اور معتدل وہ ہے
جو درمیان سریع اور بطی کے ہو **چوتھی جنس** باعتبار تواتر آلہ کے معتبر ہوتی ہے اوسکی بھی تین قسمیں ہیں یعنی وہ نبض ہے جو اندکیطرف بآسانی و سبقت
کی قابلیت رکھے اور صلب وہ ہے جو اوسکے ضد ہو اور معتدل درمیان لین اور صلب کے ہے **پانچویں جنس** کا اعتبار باعتبار اوس مادہ کے
مبتنا ہے جو رگ کے اندر موجود ہو اوسکی بھی تین قسمیں ہیں ممتلی وہ نبض ہے کہ اوسکے اندر رطوبت بھری ہوئی محسوس ہو بقدر بعد کے اور خلاء نبض
معلوم ہو اور خالی وہ ہے جو اوسکے ضد ہو اوسکو فارغ کہتے ہیں اور معتدل وہ ہے جو درمیان ممتلی اور فارغ کے ہو **چھٹی جنس** کا اعتبار باعتبار
ملمس نبض کے ہوتا ہے اوسکی بھی تین قسمیں ہیں خارہ اور معتدل **ساتویں جنس** باعتبار مقدار زمانہ سکون کے ہے اوسکی بھی تین قسمیں
ہیں متواترہ وہ نبض ہے کہ جسکے دو قرع میں زمانہ سکون کا بہت کم ہو اور اوسکو متدارک و متکاثف بھی کہتے ہیں اور متفاوت متواترہ کی ضد
ہے اور اوسکو متراخی اور متخلل بھی کہتے ہیں اور معتدل وہ درمیان متواترہ متفاوت کے ہے پھر بسبب زمانہ سکون کا بحساب انقباض کے شمار کیا جاتا ہے
اگر انقباض مطلق عبارت ہو اس زمانہ کا شمار بحساب اوسکے کیا جائیگا جو زمانہ درمیان دو حرکت انقباض کے واقع ہو اور اگر اوس زمانہ انقباض کا
ہو سکے تو اوسکا اعتبار باعتبار زمانہ طرفین کے کیا جائیگا اور طرفین سے انبساط اور انقباض ہیں **آٹھویں جنس** جسکا اعتبار باعتبار
استواء اور اختلاف کے ہوتا ہے اس اعتبار سے یا نبض مستوی ہے یا مختلف یعنی غیر مستوی استوار یعنی متشابہ ہو یا جدید حرکات انبساطی انقباضی
سبب کا یا حدوث کا اخبار سے ایک نبض کے بہ ایک جزو کا اخبار نبض واحد سے پانچ چیزوں میں معتبر ہوتا ہے عظم و صغر قوت و ضعف
سرعت و بطو تواتر و تفاوت صلابت و لین تا اینکہ نبض واحد کبھی ایسی ہوتی ہے کہ آخر انبساط اوسکا سریع تر ہوتا ہے بلحاظ پہلے حرکت
کے یا ضعیف تر ہوتا ہے بہ سبب ضعف کے اگر کوئی چاہے کہ اس قسم میں زیادہ بسط کرے اور استواء اور اختلاف کا اعتبار بہ نسبت تشابہ و تفاوت

یا اجزاے مختلف واحد یا جزو واحد کے تمامی اقسام مذکورۂ بالا مین کرے ممکن ہو لیکن تامل اور سب تفصیل کا انمین پانچ قسمون مین ہوگا اور سب اقسام انمین پانچ قسمون کی طرف جوع کرینگے ۔ نبض مستوی علی الاطلاق وہی ہو جو ان پانچون قسمون مین مستوی نہ ہے ۔ اور اگر ان پانچ مین سے کسی ایک قسم مین مستوی ہو اور سکو مستوی علی الاطلاق نہ کہین گے بلکہ جس قسم مین استوا ہوگا اوسی قسم مین اوسکو مستوی کہین گے مثلاً مستوی قوت مین یا مستوی سرعت مین ۔ اسیطرح مختلف و نبض ہی جو مستوی نہو اور سکا مختلف ہونا بھی یا علی الاطلاق ہو یعنی جمیع اقسام اور اعتبارات مین غیر مستوی ہو ۔ یا کسی قسم خاص مین غیر مستوی یا مختلف ہو ۔ **نوین جنس** جسکا امتیاز باعتبار نظام اور غیر نظام کے ہوتا ہے اور سکی دو قسمین ہین ۔ مختلف منتظم مختلف غیر منتظم ۔ منتظم وہ نبض ہے کہ جسکے اختلاف کا ایک طراز واحد محفوظ ہو اور اوس انتظام مین خلل نہ پڑے اور اوسی اختلاف کا ہر قرع مین دورہ ہو اگر چہ اوسکی سانس قوی ہو یا خالی پڑتی ہو تال دینے مین اوسقدر سانس فرو نیا ہر قرع مین پایا جاے ۔ یا جسقدر کوئی قرع انبساط کا تیسری چوتھی یا پانچوین مین حساب ہو الگ پڑتا ہو اور جلد ہوتا ہو اوسی حساب سے دوسرے دورے مین الگ پڑے یا جلد یا دیر مین واقع ہو اور اوسکی دو صورتین ہین ۔ ایک منتظم علی الاطلاق یعنی جو اختلاف اوسمین پیدا ہوا ہو تکرار قرعات مین وہی اختلاف باقی رہے ۔ اور ایک منتظم دوری کہ اوسمین دو یا تین قسم کی اختلاف ہون مگر ہر اختلاف کا دورہ اپنے حساب سے پورا ہو تے ۔ اور ان مختلف اقسام کے اختلافات سے ملکر ایک دور پیدا ہو کہ پھر پھر کے وہی آیا ہے ۔ اور مختلف غیر منتظم وہ نبض ہے کہ اختلاف واحد یا اختلافات چند اوسمین محفوظ نہ رہین ۔ اگر غور اس فوین جنس مین تامل کیا جاے تو مثل آٹھوین جنس کے ٹھہرے گی اور غیر مستوی کی قسمت مین داخل ہوگی ۔ طبیب کو مناسب ہے معلوم کرے کہ نبض مین طبیعت موسیقاری موجود ہے جیسے صناعت موسیقی ترکیب نغمات یعنی ترکیب سمعون کی نسبت مناسبت آپسمین بیچ حدت اور ثقل کے اور بحسب اوقات ایقاع یعنے وقتون کی بقدار اوس زمانہ کے جو درمیان ہر ایک تال کے ٹھیکے کے واقع ہوتی ہین تمام ہوتی ہے ۔ اسیطرح حال نبض کا ہے کہ نسبت نبض کی زمانون کی سرعت اور تواتر مین نسبت ایقاعی ہے اور نسبت احوال اوسی نبض کی قوت اور ضعف مین اور مقدار نسبت مین مثل نسبت تالیفی کے ہے ۔ اور جسطرح کہ زمانۂ ایقاع اور مقدار سمعون کی کبھی متفق اور کبھی ان خوش آیند ہوتی ہے اور کبھی غیر متفق اسیطرح اختلافات جو درمیان احوال نبض کے واقع ہوتے ہین کبھی منتظم ہوتے ہین اور کبھی غیر منتظم ۔ ایضاً نسبت احوال نبض کی قوت اور ضعف اور مقدار مین کبھی متفق ہوتی ہے اور کبھی غیر متفق بلکہ مختلف اور یہ اختلاف جنس امتبار نظام سے خارج ہے جالینوس کی برابر ہے کہ جو صورتین مناسبات وزن مین محسوس ہوتی ہین اور بخوبی ظاہر ہوتی ہین ان پانچ صورتون سے جنکا آگے ذکر ہوگا کوئی ایک صورت ہوتی ہے ۱ یا بسبب مجموع کل اور خمسہ کے اور نسبت سہ چند کی ہے ۔ اسلیے کہ یہ نسبت مولفہ ہے ڈیوپریٹی دوی سے اور اوسی نسبت کو اصطلاح موسیقی مین مجموعہ نسبت کل اور خمسہ کا کہتے ہین اور کل یعنی ضعف ہو اور خمسہ یعنی ڈیڑھ ہے ۲ یا نسبت وزن کی بالکل ہے اور وہی ضعف ہے یعنی ضعف کو اصل سے تفاوت مثل کل اصل کے ہے جیسے چار کا تفاوت دو سے وہ عدد کا ہے جو مساوی کل اصل یعنے دو کے ہے ۳ یا نسبت وزن کی باخمسہ یعنی ڈیڑھ کی ہے اور مراد نسبت باخمسہ سے وہ زیادتی ہے جو اصل پر بقدر نصف کے زیادہ جیسے تین کو دو سے ایک کی زیادتی ہے اور وہ نصف ہے دو کا ۴ یا نسبت وزن کی بالاربعہ ہو اور اوسی سے مراد وہ زیادتی ہے جو بمقدار ثلث اصل کے ہو جیسے چار کو اور تین کے کہ ایک کی زیادتی ہے اور وہ ثلث تین کا ہے ۵ یا نسبت وزن کی بالکل دو مرتبہ کرکے ہو اور وہ زیادتی ربع اصل کی ہے جیسے پانچ کو اور چار کے ایک کی زیادتی ہے اور یہی نسبت سوائے کی کہلاتی ہے ۔ یہ پانچ نسبتین کمی و بیشی کی محسوس ہوتی ہین بعد اوسکے محسوس نہین شیخ کا مقولہ ہے مین ان نسبتون کا بھی ضبط کرنا اور پہچاننا محض بیہودہ ہے جس کے دشوار جاننا ہون ۔ اور جو مشاغل فن موسیقی مین ہو اور ایقاعات اور تناسب نغمات کو بذریعہ سب مناسی کے پہچانتا ہو اور اوسکو قدرت شناخت موسیقی کی بخوبی ہو کہ موضوع شے کو اپنی معلومات سے قیاس کرے شخص اگر اپنی فکر کو خرچ کرے اور بطرف حال نبض کے تامل کرے ممکن ہے کہ یہ پانچون نسبتین نبض مین سکو

محسوس ہوان **مترجم کہتا ہے** جالینوس کا قول خواہ مخواہ کہ یہ پانچوں نسبتیں محسوس مناسبات وزن سے ہیں اور اسمیں شرط معرفت موسیقی کی شناخت کی نہیں ہے شاید بنظر موقوف وعدالتی کے ہے صحت ہو آدمی ایسے دیکھے کہ اونکی خلقت موزون ہوتی ہے کہ وہ وزن شعر اور تال اور نغمہ کو بمقتضاے طبیعت پہچان لیتے ہیں اور بکثرت ایسے دیکھے کہ باوجود مہارت قواعد فن عروض اور قوافی کے و نیز ممارست قواعد اصلی موسیقی کے نہ ایک شعر موزون پڑھ سکتے اور نہ غیر موزون کے سکت اور ذحاف کو شناخت کر سکتے ہیں اور نہ زیادتی نقصان کو پہچانتے اور نہ بے تالا ہونگا نے والے کا اونکو دریافت ہو سکتا ہے ایسے لوگوں کی نسبت البتہ جو دشواری شیخ نے لکھی درست ہے بلکہ بعد کمال مہارت کے بھی فن موسیقی میں اوسنے شناخت نبض کی ان نسبتوں کی محال عادی ہے بہرحال مترجم کو ان پانچوں نسبتوں کی تفصیل مع مثالیں لکھنی ضرور ہے واضح ہو کہ ارباب موسیقی اوسی بعد کو جو کسی دوسرے بعد کی نسبت دو چند ہو منسوب بالکل کہتے ہیں اور دوسری صورت ہو جسکو جالینوس نے کہا ہے کہ بنسبت کل کے ہو مثال اسکی ایک کا ارتفاع تین ہے اور دوسرے کا چھ پس دوسرا بنسبت پہلے کے نسبت بالکل کی رکھتا ہے اور جو نغمہ بنسبت دوسرے نغمہ کے ڈیوڑھا ہے اور وہ بعد کسی اور بعد پر بقدر نصف کے زائد ہے ان دونوں میں نسبت بالخمسہ کہتے ہیں مثال اوسکی ایک نغمہ دو ہے اور دوسرا تین ہے پس تین دو سے ایک عدد زائد ہے جو نصف ہو دو کا اور یہ بقول جالینوس کے تیسری نسبت ہے جسکو اوسنے نسبت بالخمسہ کہا ہے اور جو نغمہ کسی نغمہ پر بنسبت ثلث کے زیادہ ہو جیسے چار اور تین کے اوسکو نسبت بالاربعہ کہتے ہیں اور یہ چوتھی نسبت ہے جو قول جالینوس میں اس مجموعہ میں مذکور ہوئی اور جو نغمہ کسی دوسرے پر بقدر ربع کے زیادہ ہو جیسے پانچ اور چار کے اسکو نسبت بالاربعہ کہتے ہیں اور یہ پانچویں نسبت ہے جو قول جالینوس میں مذکور ہوئی اور جو نغمہ کہ اوسمیں دو نسبتیں یعنی نسبت بالکل اور نسبت بالخمسہ مجتمع ہو جسکو بطلیموس نے تالیف کیون کہا ہو اسکو اصطلاح موسیقی میں نسبت ثلاثہ اضعاف کی کہتے ہیں اسلیے کہ نسبت کل سے دونا مراد ہے اور نسبت بالخمسہ سے ڈیوڑھا مراد ہے جو وقت دونوں جمع کیے جائیں گویا کہ یہ مراد ہوگی ڈیوڑھے کا دونا اور ڈیوڑھے کا دونا فی الجملہ چند ہوتا ہے پس مجموعہ ان دونوں نسبتوں کا مساوی سہ چند اصل کے ہوگا مثال اوسکی دو اور چھ پس دو اور چھ کی نسبت مولف ہے نسبت چھ سے طرف تین کے اور نسبت تین سے طرف دو کے اور تعبیر میں ہم اسکو اس طرح کہیں گے کہ چھ دو کے ڈیوڑھے کا دونا ہے یعنی تین گنا یہ جو کہ نسبت چھ کی طرف تین کی نسبت بالکل نسبت منصف کی ہے اور نسبت تین کی طرف دو کے نسبت بالخمسہ یعنی ڈیوڑھے کی ہے اور نسبت چھ کی طرف دو کی نسبت ان اطراف کی جو مولف دو نسبتوں سے ہوں پس چھ کو طرف دو کے نسبت تین گنی یعنی ثلاثہ اضعاف کی ہے اور یہی وہ نسبت ہے جو ڈیوڑھے کو دونے میں ہوتی ہے اور یہ پہلی نسبت ہے قول جالینوس میں جسکو اوسنے مجموعہ نسبت کل اور خمسہ کا تجویز کر کے نسبت سہ چندہ نام رکھا ہے پس آل قول جالینوس کا یہ ٹھہرا کہ قدر محسوس مناسبات وزن ہو بانسبت سہ چندہ کے ہے یا دو چندہ کے بعد اوسکے ڈیڑھے کی اوسکے بعد دو نسبت جسمیں زیادتی ایک ثلث کی ہو اور سکے بعد سوائی **دوسرا جنس** ماخوذ ہے نبض کی وزن سے اور نبض کا وزن بقیاس مقداروں یا مسافتوں کے جو دو سطحوں پر حرکت انبساط اور سکون کے کیا جاتا ہے اگرچہ جس انسان کی ضبط وزن ہی قادر ہے تاہم قیاس مقادیر نسبت از منہ انبساط کا جو درمیان دو انبساط کے ہوتا ہے کر سکتا ہے حاصل یہ کہ جو زمانہ کہ اوسمیں حرکت ہوتی ہے تا زمانیکہ سکون رہے محسوس ہو سکتا ہے اور جو لوگ زمانہ حرکت کو زمانہ سکون سے قیاس کرتے ہیں وہ ایک قسم کو دوسری قسم میں داخل کرتے ہیں اگرچہ یہ اوقات جائز ہے محال نہیں ہے مگر اسکا خیال کرنا چاہیے کہ یہ بات غریب ہے اور نبض کا وزن وہی ہے جسمیں نسبت موسیقاری مذکور واقع ہو یہ بھی ہم کہتے ہیں کہ نبض یا جید الوزن ہوتا ہے ردی الوزن اور ردی الوزن کی تین قسمیں ہیں اسی سے متغیر الوزن اور مجاوز الوزن اور یہ وہ نبض ہے کہ اوسکا وزن متصل وزن اوس سن کے ہو جسکے قریب صاحب نبض ہو یعنی بچا ہو جیسے صبیان کی نبض کا وزن مساوی نبض شبان کے ہو

۱ دوسری سبائن الاوزن جیسے انکے بعض کا وزن شروع کی نبض کا ہو ۲ تیسری خارج الوزن کہ اوسکا وزن مشابہ وزن کسی ہین سے کہ موضوع نبض کا وزن سے بکثرت خارج ہو نا تمیز عظیم پر دلالت کرتا ہے

فصل دوسری نبض مستوی اور مختلف کی بیان مین

نبض کا اختلاف یا بہت سی نبضات مین ہوتا ہے یا ایک ہی نبضہ مین ایک نبضہ کا اختلاف یا نبض کے بہت سے اجزا مین ہوتا ہے یعنی جہان جہان انگلیان رکھی جاتی ہین ہر ایک انگلی کے نیچے اختلاف ہوتا ہے یا جزو واحد مین یا ایک انگلی کے نیچے اور بہت سی نبضات کا اختلاف کبھی مندرج یعنی رفتہ رفتہ کمی یا بیشی مین یکسان ہوتا جاتا ہے مثلاً ایک نبض کسی قسم کی شروع ہو جو بعد اوسکے اوسی قسم مین زیادتی نبضات ہوتی جاوے یا نقصان ہوتا جاوے اور اس زیادتی اور نقصان کا یہانتک استمرار ہو کہ نہایت درجہ زیادتی یا نہایت درجہ نقصان تک آہستہ آہستہ پہونچ جاوے یا اختلاف مناسب اور بعد پہونچنے آخر درجہ کے جہان سے بڑہنا یا گھٹنا شروع ہوا ہے پھر وہین سے شروع ہو کر آخر درجہ زیادتی اور نقصان سے پلٹنا بھی رفتہ رفتہ بطریق مناسب ہو پھر اوسی مقام پر پہونچے جہان سے ابتدا زیادتی یا نقصان کی ہوئی تھی — یا دوبارہ مقام ابتدا پر پہونچکر بطرف انتہای زیادتی یا نقصان کے پہلے طرز کی مخالف طرز جداگانہ شروع کرے — اور بیشتر انتہا تک پہونچے اور کبھی مقام انتہا سے پہلے منقطع ہو جاتی ہے یعنی اوس سلسلہ کو بیچ مین چھوڑ دیتی ہے اور بیشتر اوس غایت سے تجاوز کر جاتی ہے — اور جب بیچ مین سلسلہ منقطع ہوتا ہے کبھی وہ زمان مین فترہ واقع ہوتا ہے یعنی سکون ہو جاتا ہے یا کوئی قسم کا نبضہ فی الناس سلسلہ کا واقع ہو جاتا ہے — اور کبھی اختلاف انقطاع کا اس طرح پر ہوتا ہے کہ بیچ مین سلسلہ اختلافات کے نبض کی قسم ذوالفترہ واقع ہوتی ہے — اور نبض ذوالفترہ اوسکو کہتے ہین کہ جسوقت امید حرکت کی ہو سکون پیدا ہو جاوے — اور واقع فی الوسط اوس نبض مختلف کو کہتے ہین کہ جسوقت امید سکون کی ہو اوسمین حرکت پیدا ہو جاوے — اختلاف نبض کا بہت سے اجزا مین ایک نبضہ کے یا اجزا نبض کی متتبع مین ہو یا اجزاے کی حرکت مین متتبع اجزا کا اختلاف اسطرح ہوتا ہے کہ شریان کے اجزا کی نسبت جہات ستہ مین مختلف ہوا اور چونکہ جہت ہر جسم کی چھ ہین چھ طرح کا اختلاف پیدا ہو سکتا ہے ۱ — اور اختلاف حرکت اجزا کا یا بسرعت و بطو مین ہو یعنی ایک جزو نبض کا مثلاً زمانہ مین ایک حرکت انبساطی کرے دوسرا جزو وہ زمان مین کرے ۲ — خواہ اختلاف تقدم و تاخر حرکت مین ہو یعنی ایک جزو قبل وقت اپنی حرکت خاص کے متحرک ہو خواہ بعد وقت اپنی حرکت کے مگر بہ نسبت اپنے دوسرے جزو کے سریع اور بطی ہو ۳ — یا اختلاف قوت اور ضعف مین ہو ۴ — یا عظم اور صغر مین اجزا کے اختلاف ہو — اور ان چار قسم اختلاف کی ہر ایک قسم یا بترتیب مستوی ہر جاری ہو یا بترتیب مین بھی اختلاف بزیادتی و نقصان واقع ہو — اور ترتیبی اختلاف یا دو جزو مین و یا زیادہ مگلیون کے نیچے محسوس ہو یا تین یا چار انگلیون کے نیچے پیدا ہو — اور ان صورتون مین ترکیب بھی ہو سکتی ہے بہ قاعدہ تبدیل ترتیب اجتماع کے — اختلاف نبض جزو واحد مین منقطع ہے اور عائد — اور متصل ہوتا ہے منقطع وہ اختلاف ہے کہ جزو واحد مین الفصال تمام کا خفیف فترہ سے واقع ہو اور جو جزو واحد نبض بوجہ فترہ کے اتصال سے جدا ہو جاتا ہے اوسکی طرفین مین کبھی اختلاف سرعت اور بطو اور تشابہ کا ہوتا ہے — اور عائد سے یہ مراد ہے کہ جزو واحد نبض عظیم کا صغیر ہو جاوے پھر بطرف عظیم ہونے کے یہ نرمی عود کرے — اسی عائد کی قسم مین سے نبض متداخل بھی ہے — اور متداخل وہ نبض ہے کہ ایک نبضہ بسبب اختلاف کے مثل دو نبضہ کے معلوم ہو یا دو نبضے بسبب تداخل کے مثل ایک نبضہ کے معلوم ہون — اور اسطرح پر مختلف کا حال بھی اس قسم مین لحاظ کیا جاتا ہے — متصل وہ نبض ہے جسکا اختلاف درجہ بدرجہ ایسے اتصال پر ہو جسکا فصل بہت تفتیش سے سرعت و بطو غیر محسوس ہو — یا اوسکا انفصال بہت اتصال مین سرعت و بطو سے یا اعتدال سے غیر محسوس ہو — یا اوسکا اختلاف اعتدال مین سرعت و بطو کے یا عظم و صغر مین خواہ دونون قسم کے اعتدال مین بہ نسبت اوس حد کے جو بہ انتقال بتدریج کیا جاتی ہے غیر محسوس ہو — اور یہ نبض کبھی نبض متشابہ سے مستمر ہوتی ہے اور کبھی حسب اتفاق باوجود اتصال کے اسکے بعض اجزا مین اختلاف شدید ہوتا ہے اور بعض مین کم

فصل تیسری ترکیب اقسام نبض کے جنکے نام جدا گانہ ہین

خوالی وہ نبض ہے جسمین ایک جزو مین اختلاف ہو اس طرح کہ اوس جزو کی حرکت بھی ہو کر منقطع

ہوجاے اور سہریع ہو **موجی** وہ نبض ہے کہ اجزاے رگ کے منظم اور صفحہ مین مختلف ہون یا شوق اجزا اور عرض مین یکسان نہو یا تقدم و تاخر اجزا کا شروع حرکت نبض سے مختلف ہو نرمی کے ساتھ اور نسبت صغیر کے اور کسیقدر اسکے واسطے عرض ہو ایسا محسوس ہو جیسے پانی کی لہرین ایک کے پیچھے ایک سیدھ مین چلی آتی ہین اور نہین بسیتی اور بلندی اور سرعت اور وقور کا اختلاف ہے **دودی** مشابہ موجی کے ہوتی ہے مگر یہ نبض صغیر اور بشدت متواتر کہ اسکے تواتر مین گمان سرعت کا ہوتا ہے حال آنکہ یہ نبض سریع نہین ہے **نملی** بہت صغیر اور بہ نہایت درجہ متواتر ہوتی ہے دودی اور نملی کا اختلاف شوق اور تقدم و تاخر مین زیادہ ظاہر اور محسوس ہوتا ہے بہ نسبت اوس اختلاف کے جو اسکے عرض مین ہو بلکہ شاید اختلاف عرض کا ظاہر نہین ہوتا **نملی** دندانہ وار نبض ہے مشابہ موجی کے اختلاف اجزا مین شوق یعنی بلندی اور عرض اور تقدم اور تاخر کے ساتھ ہے لیکن بہ نسبت موجی کے اسمین صلابت زیادہ ہوتی ہے اور باوجود صلابت کے اسکے اجزا مین صلابت کا اختلاف بھی ہوتا ہے — اور یہ نبض سریع متواتر صلب اور اجزا مین اسکے باعتبار عظم اور انبساط اور صلابت و لین کے اختلاف ہوتا ہے **ذنب الفارہ** وہ نبض ہے جسمین بہ نسبت اختلاف ہوتا ہے کبھی نقصان کی طرف زیادتی کے بتدریج بڑھتی جاتی ہے اور کبھی زیادتی سے طرف نقصان کی آہستہ آہستہ گھٹتی ہے اور یہ اختلاف کبھی بہ نسبت کثیر مین ہوتا ہے اور کبھی بہ نسبت واحد کے اطبا کثیر مین اور کبھی بہ نسبت واحد کے خبر رہا حد مین مگر ناس اختلاف ذنب الفارہ کا متعلق جنس عظیم سے ہے اور کبھی باعتبار سرعت و بطو اور قوت و ضعف کے بھی ہوتا ہے **مسلی** یہ نبض مثل تکلہ کے ہوتی ہے اور نقصان سے شروع کرکے انتہا مین ایک مدت زیادتی تک پہونچکر پھر ترتیب بالعکس ہوتی ہے تا انیکہ اول کو نقصان مین پہونچ جاتی ہے پس گویا کہ وہ دو مین چوسہے کی موٹی کنارے سے ملکر ایک ہوگئین **ذوالطرفین** اسکی تعریف مین اطبا مختلف ہین — ایک گروہ اسکو بہ نسبت واحد قرار دیتے ہین کہ تقدم و تاخر مین مختلف ہے — اور بعض اطبا کہتے ہین کہ یہ دو نبضہ ملحق ہوگئے ہین اور حاصل یہ ہے کہ دونون کے درمیان اتنا زمانہ نہین ہے جسمین گنجایش استقرار ہو کہ انقباض کے بعد انبساط پیدا ہو — یہ بات کچھ ضرور نہین ہے کہ جب دو قرع محسوس ہون نبضہ بھی دو ہون ورنہ نبض منقطع انبساط مین جسے ماندکہتے ہین دو نبضہ قرار دیئے جاوین — بالضرور دو نبضہ ہی کہلاتی ہین کہ نبض کی حرکت شروع ہو اور انبساط پیدا ہو پھر بطرف عمق بدن کے حرکت انقباضی کرے پھر دوبارہ انبساط پیدا ہو **ذوالفترۃ** اور **واقع فی الوسط** جنکا ذکر اوپر ہوچکا اور غزالی اور واقع فی الوسط مین یہ فرق ہے کہ غزالی مین دوسرا قرع قبل تمام ہونے پہلے قرع کے پیدا ہوجاتا ہے اور واقع فی الوسط مین دوسرا نبضہ زمانہ سکون اور تمام ہونے پہلے فرع کے پیدا ہوتا ہے **منجملہ مرکبات** کی نبض **منشار** اور **ملتوی** یعنی وہ نبض جو مثل لپٹے ہوے ڈورے یا مفتول ڈورے کے ہوتی ہے اور یہ اختلاف از قسم تقدم اور تاخر اجزاے عرض اور عرض کے پیدا ہوتا ہے اور یہ متواتر از قسم ملتوی کے ہے مشابہ منتشر یعنی کانپتی ہوئی نبض کی ہوتی ہے مگر انبساط متواتر بہ نسبت پوشیدہ ہوتا ہے — اسیطرح استوار و قضمی سے شوق مین خروج متواتر کا منفی ہوتا ہے مگر تمدد متواتر مین ظاہر ہوتا ہے مگر اکثر مبتلان اس نبض کا ایک ہی جانب مین ہوتا ہے — اور اکثر نبض متواتر اور ملتوی اور مائل جانب بلے حد مین خشک امراض مین پیدا ہوتی ہین نبض مرکب کے غیر متناہی اقسام ہین جنکا کچھ نام نہین ہے **فصل چوتھی نبض کے اقسام طبعی** ہر ایک قسم نبض کی اقسام مذکورۂ بالا سے جو مقتضی تفاوت کی زیادتی اور نقصان مین ہون اور نہین سے نبض طبعی وہی ہے جسمین ہر قسم کا معتدل ہو اور کہا ہے سواے مبلس قوت کے اس جنس مین طبعی وہی ہے جو اقوی ہو قوت مین اگرچہ بعض ایسے اصناف کی نبض بوجہ زیادتی قوت کے مثلاً اعظم ہوگئی اس جہت سے طبعی قرار دی گئی ہے اور جو اصناف مختل زیادتی اور نقصان کے نہین ہین اور نہین نبض طبعی مستوی منتظم اور جید البلوغ ہے **فصل پانچوین اسباب انواع مذکورہ نبض کے** اسباب نبض کے سیمتدد اسباب تمام ضروری ذاتی داخل قوام نبض مین ہین اور انکو اسکے کہتے ہین

۔ اور بعض اسباب قوام نبض مین داخل نہین ہین اونمین سے ایک قسم اسباب غیر لازمی کی ہے کہ جو وجود اپنے اقسام نبض مین تغیر احکام دیتے ہین ۔ اور ایک قسم غیر لازمی ہے ۔ اور انکو مغیرہ علی الاطلاق کہتے ہین ۔ اسباب ماسکہ تین ہین ۔ ۱ قوت حیوانی جو نبض مین حرکت پیدا کرتی ہے اور مقام اسکا قلب ہین ہے اور اسکا بیان تفصیلی فصل چہارم تعلیم حصہ ششم فن اول مین ہو چکا ہے ۔ ۲ دوسرا سبب آلہ ہے اور وہ رگ نبض کی ہے جسکا ذکر تشریح اعضا مین ہو چکا ہے ۳ تیسرا سبب احتیاج طرف بجھانے حرارت قلب کے ہے اسکی خواہش واسطے مقدار معلوم اطفای حرارت سے ہوتی ہے اور باندازہ حرارت اوسکی مقدار معین ہوتی ہے کہ زیادہ اشتعال حرارت مین احتیاج اطفا کی زیادہ ہوتی ہے اور کمی مین کم اور اعتدال حرارت مین معتدل ۔ اسباب ماسکہ کے افعال بسبب تغیر کسی سبب لازمی یا مغیرہ علی الاطلاق کے متغیر ہو جاتے ہین

فصل چھٹی موجبات اسباب ماسکہ کے بیان مین جسوقت

آلہ یعنی شریان نبض بوجہ نرمی کے مطیع ہو اور قوت قوی ہو اور حاجت اطفای حرارت کی شدید ہو تو نبض عظیم ہوگی ۔ اور حاجت اطفای حرارت کی ان دونون مین جو مین زیادہ تر معین نبض کے عظیم ہونے پر ہوتی ہے پھر اگر قوت مین ضعف ہو تو نبض الا حالہ صغیر ہو جائیگی ۔ اور اگر رگ مین نبض کے صلابت ہو اور حاجت اطفای حرارت کی کم ہو تو نبض مین نہایت صغر پیدا ہوگا ۔ اور صلابت رگ کی فقط نبض مین صغر پیدا کرتی ہے لیکن جو صغر بسبب صلابت کے پیدا ہوتا ہے اوسمین اور اوس صغر مین جو بوجہ ضعف کے پیدا ہوتا ہے یہ فرق ہے کہ پہلی صورت مین نبض صغیر صلب ہوتی ہے اور ضعیف نہین ہوتی اور نہ بسبب افراط تصیر اور تخلخل کے ہے جیسے بروقت ضعف قوت کے کمی احتیاج اطفای حرارت سے بھی نبض مین صغر پیدا ہوتا ہے مگر اسوقت نبض مین ضعف اور صلابت اور افراط تصیر اور تخلخل کا اسقدر نہین ہوتا ہے کہ صغر بمقدار صغر ضعف پہونچے اور صغر صلابت مع القوت زیادہ ہے بہ نسبت اوس صغر کے جو کمی حاجت اطفای حرارت سے مع القوت پیدا ہوا سلیے کہ قوت ہمراہ عدم احتیاج اطفای حرارت کے اعتدال مین زیادہ کمی نہین کرتی اسواسطے کہ اوس مقام پر کوئی مانع از قسم صلابت انبساط سے نہین ہوتا البتہ بکثرت عدم احتیاج اطفای حرارت کی مائل بطرف ترک زیادتی اعتدال کی ہوتی ہے یعنی اگر عدم حاجت اطفا کی زیادہ ہو تو زیادہ اعتدال پر نبض باقی نہین رہتی اور زیادہ اعتدال کی کچھ حاجت بھی نہین ہے ۔ اگر حاجت اطفای حرارت کی زیادہ ہو اور قوت قوی ہو اور شریان نبض کی بوجہ صلابت کے مطیع نظم مین نہو اور سوقت ضرور ہے کہ نبض مین سرعت پیدا ہو تا کہ جسقدر انبساط اوجہ نہونے عظم کے فوت ہوا ہے سرعت سو اوسکا تدارک کرے ۔ اور اگر قوت ضعیف ہو اور سوقت نہ نبض عظیم ہوگی اور نہ سریع پس ضرور ہے کہ متواتر ہو جائے تاکہ جو چیز بوجہ نقصان عظم اور سرعت کے فوت ہوئی ہے تواتر سے اوسکا تدارک ہو اور مرات کثیرہ نبض متواتر کے قائم مقام ایک حرکت نبض عظیم یا وحرکت سریع کے ہو اس نبض کی مثال ایسے شخص سے دیجاتی ہے جسے حاجت ایک بھاری چیز اوٹھانے کی ہو کہ اگر اوسکی قوت ایک مرتبہ اوٹھانے مین اوس بار عظیم کے کافی ہے تو ایک ہی مرتبہ مین اوٹھا لیتا ہے ورنہ اوس بوجھ کے دو حصہ کرکے اوٹھانے مین جلدی کرتا ہے خواہ چند حصہ کرکے اوٹھاتا ہے مگر جتنے حصہ زیادہ کرتا ہے اوسیقدر اوٹھانے مین عجلت بھی ہوتی ہے اور ہر قسم کو بقدر اپنی طاقت کے بدیر یا بعجلت اوٹھا لیتا ہے اور ہر ایک حصہ کے اوٹھانے کے بعد دوسرے حصہ کے اوٹھانے مین باز نہین آتا اور تامل نہین کرتا اگرچہ ہر ایک حصہ کو اوٹھا کر دوسرے جگہ پہونچانے مین قطعی ہو ہان اگر نہایت درجہ ضعیف ہو اور سوقت دوبارہ اوٹھانے مین بھی سستی کرتا ہے اور دوسری جگہ بوجھ پہونچانے مین مشقت زیادہ ہوتی ہے اور وہان سے دیر مین پلٹتا ہے ۔ اگر قوت قوی ہو اور آلہ مطیع ہو مگر حاجت اطفای حرارت کی شدید ہو کہ اعتدال سے اوسمین شدت زیادہ ہو اوس وقت نبض عظیم اور سریع ہو جاتی ہے ۔ اور اگر حاجت اطفای حرارت کی اوس سے بھی زیادہ ہو اور قوت سریع عظیم متواتر ہوتی ہے ۔ سطول نبض مین حقیقتاً اسباب عظم سے پیدا ہوتا ہے ۔ اگر اسباب عظم نبض کے پائے جائین اور جہت عرض او عمق مین مثلاً صلابت مانع زیادتی کی ہو یعنی نبض کے تعارض سے صلابت منع کرے اور کثافت خلط اور عابد کے شوق سے مانع ہو تو بالعرض

بعض اوقات مین طول نبض بہ نہار لیعنی الاخیر سیکنڈ ہوتی ہے۔ عرض ہونا نبض کا یا بوجہ فلاے عروق ہوتا ہے کہ طبقۂ حالیہ مائل طبقۂ سافا کیطرف ہوتا ہے۔ یا عرض ہونا نبض کا بجہت زیادہ نرم ہونے جرم شریان کے ہوتا ہے۔ اور تواتر کا سبب ضعف یا کثرت حاجت بوجہ حرارت کے۔ تعاقب کا سبب یا ضعف ہے یا قوت کا اس مقدار پر پہونچنا کہ نبض عظیم ہو جاے اور بہودت شدید حاجت اطفاے حرارت کی کم کردے۔ یا بدرجۂ غایت مقہور قوت ہو کر مرض قریب مہلکات پہونچے۔ اسباب ضعف نبض کے وہ امور ہین جو بدن انسان مین تغیر پیدا کرین جیسے تمام امراض سیدا ہی اور اسقاط غری اور غلط روی یا زیادت مفرط اور اغلاط کی حرکت یا انکی ملاقات اعضاے شدید الحس سے یا انون اعضاے جو نزدیک قلب کے ہین اور وہ تغیرین جنسے بدن مین تحلیل پیدا ہو۔ اسباب صلابت نبض کے مشکل جرم شریان کی یا بشدت تمدد ہونا یا بوجہ شدت برودت کے جرم شریان مین انجماد پیدا ہونا۔ اور کبھی صلابت نبض کی بحران مین بجہت زیادتی کوشش کے اور اعضا مین تمدد پیدا ہونے کی وجہ سے اور ضعف قوت طبیعت کے پیدا ہوتی ہے۔ اسباب نرمی نبض کی وہ تغیرین ہین جو باطبع تطبیب پیدا کرین۔ اسیطرح وہ امراض ہین جیسے استسقا اور تشنج یا وہ اسباب ہین جو بہ طبعی ہون نہ مرضی جیسے استمام۔ سبب اختلاف نبض کا باوجود ثبات قوت کے گرانی کسی مادہ کی طعام یا غلط سے اور ضعف قوت مین اختلاف نبض کا بوجہ ہیجان مادہ قوت اور مرض کے ہوتا ہے۔ ایضاً اسباب اختلاف سے امتلاے عروق کا ہے خون سے اور اسیطرح اختلاف کو منضد ازال کر دیتی ہے۔ کثرت خون کی جو بشدت موجب اختلاف ہوتی ہے وہی ہے کہ خون مین لزوجت ہو اور وہ حرکت مین موجب اس لزوجت کے اعتناق پیدا ہو کہ شرائین مین حرکت روح کی بخوبی نہو سکے خصوصاً اگر یہ تراکم یا بستگی رطوبت کی قریب قلب کے واقع ہو۔ منجملہ اسباب اختلاف کے جزبت جلد اختلاف پیدا کرین امتلاے معدے کا ہے طعام سے۔ اور غم و فکر کسی چیز مین لیکن اگر معدے مین کوئی غلط روی ہمیشہ رہے اختلاف بھی دائمی ہوگا۔ اور بیشتر نوبت بہ خفقان موذی پہونچے گی اور نبض خفقانی پیدا ہوگی۔ سبب نبض منشاری کا اختلاف اور غلط کا ہے کہ اندر جرم شریان کے موجود ہو اور صفوت اور خامی اور نضج مین مختلف ہو یا جرم شریان مین صلابت اور نرمی کا اختلاف ہو۔ یا اعضاے مصافی مین ورم ہو۔ ذوالقوتین کا سبب شدت قوت اور احتیاج شدید اطفاے حرارت کی اور تخلی جرم شریان کی اسقدر کہ متبنی اخراج قوت کو انبساط نبض کی سے بوجہ سلامت کے فنا ہونے دفعہ واحد مین نکلنے جیسے کوئی شخص کسی چیز کو کاٹنا چاہے ایک ہی وار مین اور وہ شے ایک وار مین نہ کٹ سکے بجزوہ وار کہ آلہ سے خصوصاً اگر زیادتی حاجت کی دفعۃً پیدا ہو۔ سبب نبض فاری کا یہ ہے کہ قوت ضعیف ہو پس کوشش سے طرف استراحت کے حرکت شروع کرے۔ اور رفتہ رفتہ استراحت سے طرف کوشش کے حرکت کرے۔ جو نبض حالت واحدہ پر ثابت ہو اوسکو دلالت ضعف قوت پر زیادہ ہے۔ اور نبض منشانجہ ذنب الفار کے ہے اوسکو دلالت کسی قدر قوت پر ہے۔ اور اس بات پر ہے کہ ضعف بدرجۂ غایت نہ پہونچا۔ نبض ذنب الفار کی نہایت ردی وہ قسم ہے جسے ذنب منقضی کہتے ہین یعنی کم ہوتے ہوتے فنا ہو جاے۔ اور اسکے بعد ذنب ثابت کی روایت ہے۔ اور اسکے بعد ذنب ماسیح کی۔ سبب ذات الجنبہ کا ماندگی قوت کی ہے کہ اوسکی جہت سے استراحت کو واسطے فرو واقع ہوتا ہے یا کوئی مادہ ردی ہے کہ استراحت کی صرف نفس اور طبیعت دفعۃً متوجہ ہو۔ نبض تشنج کا سبب حرکات غیر طبعی قوت بین اور اقدام آلہ کی بداوت ہوتی ہے۔ نبض رعشہ کا سبب ضعف قوت اور صلابت آلہ کے اور احتیاج شدید بطرف اطفاے حرارت کے پیدا ہوتی ہے اس لیے کہ اگر حاجت ہو تو نبض بہ ارتعاد پیدا نہین ہوتا۔ نبض موجی کا سبب اکثر ضعف قوت ہوتا ہے کہ بجہت شدت ضعف کے دفعۃً انبساط نہین ہو سکتا قدرے قدرے انبساط پیدا ہوتا ہے۔ کبھی نبض موجی کا سبب نرمی شریان کی ہوتی ہے اگرچہ قوت مین زیادہ ضعف نہو اسلیے کہ آلہ نرم جنبش اور تحریک کو قبول نہین کرتا اسلیے ایک ایک جزو مین حرکت جدا گانہ پیدا ہوتی ہے بخلاف آلہ خشک اور صلب کے

کو بہت آمادہ جنبش اور لرزش پر کرتی ہے اور جسم سخت اور خشک کے ایک جزو کی حرکت دینے سے آخر تک حرکت پیدا ہوتی ہے۔ اور جسم رطب اور لین مین یہ بات جائز ہے کہ ایک جزو اور کا قبول حرکت کرے اور اسکے قبول سے دوسرا جزو فعل نہو کیونکہ ایسا جسم انفعال کو جلدی قبول کرتا ہے اور بہت جلد وہ ہرا ہو جاتا ہے۔ اور صورت کو بہت جلد بدل دیتا ہے۔ دوسری اور تیسری نبض کا سبب بشدت ضعف ہوتا ہے تا اینکہ عظم اور قوت اور اختلاف انواع نبض مین متحقق ہو جاے اسلیے کہ قوت کو استطاعت حرکت انبساط پیدا کرنے کی دفعہ واحدہ مین نہین ہے بلکہ تھوڑا تھوڑا انبساط اجزا مین پیدا کرتی ہے۔ نبض ردی الوزن کا سبب اگر نقصان احوال زمان ہین وزن خراب ہو زیادتی حاجت ترویح کی ہے۔ اور اگر احوال زمان حرکت مین ردی الوزن ہو اور سکا سبب زیادتی ضعف کی ہے خواہ حاجت اطفاے حرارت کی نہو نی۔ اور نقصان زمانہ حرکت بوجہ سرعت انبساط کے اور سکا سبب مفارق اس سبب کے ہے۔ نبض ممتلی اور رخالی اور حار اور بارد اور شاہق اور منقض کے اسباب ظاہر ہین واللہ اعلم بالصواب

فصل ساتوین نبض اسنان اربعہ زن و مرد کے بیان مین

مردون کی نبض چونکہ قوت انکی شدید ہوتی ہے اور حاجت ترویح کی انکو زیادہ ہوتی ہے اعظم اور اقوی ہوتی ہے۔ اور چونکہ انکی حاجت بذر اعظم ہونے کے تمام ہوتی ہے اسلیے انکی نبض بہ نسبت عورتون کے زیادہ بطی اور بشدت متفاوت اکثر اوقات ہوتی ہے۔ پھر چونکہ ہر ایک نبض مین قوت ثابت ہو متواتر ہو جاتی ہے اسلیے واجب ہے کہ اوسمین سرعت بھی پیدا ہو اسواسطے کہ سرعت کا وجود تواتر سے بیشتر ہوتا ہے لہذا چونکہ نبض مردون کی بہت بطی ہوتی ہے اوسمین تفاوت بھی شدید ہوتا ہے۔ لڑکون کی نبض بوجہ رطوبت کے بہت نرم ہوتی ہے اور ضعیف تر اور بشدت متواتر اسلیے کہ حرارت اونکی قوی ہے اور قوت قوی نہین ہے اسواسطے کہ ابھی وہ کمال نشو و نما کو نہین پہونچے ہین مگر انکی نبض بقیاس اسکے جثہ کے عظیم ہوتی ہے کیونکہ بدن انکے مقدار مین چھوٹے ہین ہان انکی نبض بنظر نبض اون لوگون کے جو استکمال نشو و نما کر چکے ہین عظیم نہین ہے مگر سرعت و تواتر مین شدید ہوتی ہے بوجہ حاجت زائدہ کے اسلیے کہ لڑکون مین بخار رو فانی کا اجتماع بوجہ کثرت ہضم کے زیادہ ہوتا ہے اور قوت اونکی ہضم مین حاجز ہوتی ہے اور اسی جہت سے حاجت اخراج فضول اور ترویح حار غریزی کی اونمین زیادہ ہوتی ہے۔ جوانون کی نبض خط مین زائد ہوتی ہے اور سرعت و تواتر مین ناقص۔ اور تفاوت مین بدرجہ ثابت پہونچتی ہے مگر اول شباب کی نبض عظیم تر اور وسط شباب کی قوی تر ہوتی ہے۔ ہم فصل تیسری تعلیم تیسری فن اول مین ثابت کر چکے ہین کہ حرارت صبیان اور شبان کی قریب متشابہ کے ہے پس حاجت ترویح کی بھی دونون مین قریب قریب ہو گی لیکن چونکہ قوت شبان مین زیادہ ہے لیس نبض عظیم ہو کر سرعت اور تواتر سے مستغنی ہو جاتی ہے۔ مدار کار نبض کے عظیم ہونے مین قوت پر ہے اور حاجت ترویح کی عظم پر داعی ہوتی ہے اور اعتدال جرم شریان کا اسمین مین ہوتا ہے۔ کہول کی نبض مین صغر زیادہ ہوتا ہے بحجت ضعف کے اور سرعت بھی اسی وجہ سے کم ہوتی ہے اور بوجہ عدم حاجت ترویح کے اور اسی جہت سے اوسمین تفاوت بھی زیادہ ہوتا ہے۔ شیوخ جنکا سن حد کہولت کو پہونچ گیا ہو نبض اونکی صغیر اور متفاوت اور بطی ہوتی ہے اور بیشتر بسبب رطوبات غریزیہ کے نبض مین نرمی پیدا ہوتی ہے نہ بوجہ رطوبت

فصل آٹھوین نبض امزجہ کے بیان مین

گرم مزاج کو حاجت ترویح کی زیادہ ہوتی ہے پس اگر قوت اور آلہ مساعدت کرے نبض عظیم ہوتی ہے اور اگر قوت یا آلہ دونون مین کوئی مساعدہ نہو بحسب تفصیل مذکورہ بالا کے نبض دقیق یا ضعیف ہو گی۔ اور اگر حرارت بوجہ سوداوی کے منہ ملکہ طبعی ہو اور سوداوی مزاج قوی صحیح ہو گا اور قوت بہت قوی ہو گی۔ ایسا گمان نکرنا چاہیے کہ حرارت غریزی کی زیادتی قوت مین نبض کے نقصان پیدا کرتی ہے بلکہ طبعی حرارت غریزی بڑھتی جاتی ہے قوت جوہر روح مین

زیادہ کرتی ہے اور جو از دی نفس ہین - اور ہم حرارت تابع سہ مزاج کے ہوتی ہے جسقدر بیشتی ہے قوت مین ضعف پیدا کرتی ہے - مزمنہ بارد کی نبض حالات نقصان کی طرف مائل ہوتی ہے جیسے صفر خصوصاً بطو اور تفاوت اگرچہ ہم شہریان نرم ہو عرض نبض کا اور بطو اور تفاوت زیادہ ہوتا ہے - اور اگر یخت ہو اس سے کم ہوتا ہے - جو ضعف نبض کہ اوسکو سوء مزاج بارد پیدا کرتا ہے بہت زیادہ ہوتا ہے بہ نسبت اوس ضعف کے جو سوء مزاج حار سے پیدا ہوتا ہے اسلیے کہ حار بہت مناسب ہے حرارت غریزی سے - مزاج رطب کی نبض مین موجبت اور استعراض زیادہ ہوتا ہے اور خشک مزاج مین تنگی اور صلابت - پھر اگر قوت قوی ہو اور حاجت شدید ہو نوالقرمتین اور تشنج اور تعش پیدا ہوگی - ناظرین کتاب ہذا تواعد مذکورہ بالا کو یاد کرکے مرکب مزاج کی نبض پیدا کر سکتے ہین - کبھی ایک ہی شخص کے بدن کی نصف جانب گرم ہوتی ہے اور نصف سرد اس وجہ سے اوسکے دونون جانب کی نبض مین ایسا اختلاف پیدا ہوتا ہے جسے حرارت اور برودت جانبین کی مقتضی ہو پس اوسکی نبض گرم جانب کی مثل حار المزاج کے ہوتی ہے اور سرد جانب کی مثل بارد مزاج کے ہوتی ہے - اسی جگہ سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ انبساط اور انقباض نبض کا بطریق جزر اور مد قلب کے نہین ہوتا بلکہ یہ طریقہ انبساط اور انقباض جرم شریان سے ملکہ پیدا ہوتا ہے **فصل نوین نبض فصول کے بیان مین** ربیع کی نبض معتدل ہر چیز مین ہوتی ہے اور قوت مین زیادہ - اور صیف مین نبض متواتر اور سریع ہوتی ہے کہ حاجت ترویح کی زیادہ ہے اور صغیر اور ضعیف بوجہ اشتعال قوت کے ہوتی ہے اسلیے کہ رطوبت خارجی کے جو باز اطہ غالب ہوتی ہے تحلیل ہو جاتی ہے - خاوون مین نبض کا تفاوت اور بطو اور ضعف بشدت ہوتا ہے باوجودیکہ صغیر ہوتی ہے اسلیے کہ قوت بعض ابدان مین ضعیف ہو جاتی ہے - اور حرارت غریزی اندر جسم کے محتقن ہو کر ممتنع ہوتی ہے پس قوت قوی ہو جاتی ہے - اور یہ بات اوس وقت ہوتی ہے کہ مزاج مین حرارت غالب ہو اور برودت کے مقابلہ مین قادر ہو اور برودت کا زیادہ قبول نکرتا ہو کہ اوس وقت برودت اندر بدن کے داخل نہوگی - خریف مین نبض مختلف اور مائل ضعف ہوگی - اختلاف بسبب کثرت استحالۂ مزاج کے جو خریف مین عارض ہوتا ہے کہ کبھی گرم ہو جاتا ہے اور کبھی سرد اور ضعف بھی اسی وجہ سے ہوتا ہے اسلیے کہ مزاج مختلف کو ہر وقت مین زیادہ ایذا پہونچتی ہے بہ نسبت مزاج متشابہ اور مستوی کے اگرچہ متشابہ اور مستوی کے حوالی حالی مین ہو اور چونکہ خریف کا زمانہ طبیعت حیوانی کے متناقض ہے اسلیے کہ خریف مین ضعف اور پس زیادہ ہوتا ہے یہ بھی ایک دلیل اختلاف نبض کی ہو سکتی ہے - اور یہ فصول درمیان فصول جاریکانہ کے ہون اونکی نبض مناسب دو فصلون کی کیفیت کے ہوتی ہے جنکے بیچ مین یہ واقع ہے **فصل دسوین نبض بلاد اور شہرون کے بیان مین** بعض بلاد اور شہر معتدل ہوتے ہین اور بعض اونکے خواص اوسوا کے مناسب فصل بیچ کے ہوتے ہین - اور بعض بلاد صیفی ہوتے ہین - اور بعض برودت مین مثل شتا کے - اور پس مین مثل خریف کے ہوتے ہین - پس احکام نبض کے ہر بلد مین بقیاس اون احکام کے ہون گے جنکا بیان نبض فصول مین ہو چکا **فصل گیارہوین اوس نبض کے بیان مین جو کھانے پینے سے حادث ہوتی ہے** کھانے پینے کی چیزین نبض کے حال کو اپنی کیفیت اور کمیت کی جہت سے متغیر کرتی ہین - کیفیت کا تغیر اس طرح پر کہ جسقدر مائل تسخین یا تبرید ہون موافق اوسی کیفیت کے نبض مین تغیر پیدا ہوتا ہے - اور کمیت مین اس طرح پر کہ اگر ماکول و مشروب کی مقدار معتدل ہو نبض کے عظیم اور سرعت اور تواتر مین زیادتی پیدا ہوگی اسلیے کہ قوت اور حرارت مین زیادتی حاصل ہوتی ہے - اور یہ تاثیر مدت تک ثابت رہتی ہے - اور اگر مقدار ماکول و مشروب کی زیادہ ہو نبض مین اختلاف غیر منتظم پیدا ہوتا ہے اسلیے کہ طعام قوت پر گرانی پیدا کرتا ہے - اور ہر ایک گرانی موجب اختلاف نبض کی ہوتی ہے اور کاغانیس نے

کہا ہے کہ سرعت نبض اسوقت تواتر سے زیادہ ہوتی ہے۔ اور یہ تغیر دیر تک ٹھہرتا ہے گو اسکا سبب دیر تک نہ ٹھہرے۔ اور اگر ماکول و مشروب اس مقدار سے کم ہو اختلاف منتظم پیدا ہوگا۔ اور قلت مقدار مین نبض کا اختلاف اور عظم اور سرعت کم ہوتا ہے اور تغیر اوسکا بکثرت ثابت نہین رہتا اسلیے کہ مادہ کم ہے جلد ہضم ہوجاتا ہے۔ پھر اگر قوت مین کمی اور ضعف بہت زیادتی یا کمی ماکول و مشروب کے ہو دونون صورتون مین نبض صغر اور تفاوت مین آخر کو مشابہ ہوجاتی ہے۔ اور اگر طبیعت قوی ہضم پر ہو کر استحالہ غذا کا کر دیتی ہے پھر نبض معتدل ہوجاتی ہے۔ شراب مین ایک خصوصیت زائد ہے کہ مقدار کثیر اوسکی اگرچہ موجب اختلاف نبض ہوتی ہے مگر اسقدر اختلاف کہ معتدبہ ہو اور غذا سے کثیر برابر مقدار شراب کے جیسا اختلاف پیدا کرتی ہے وہ اختلاف شراب نہین پیدا کرتی۔ یہ خاصیت بسبب تحلل جوہر شراب اور لطافت اور رقت اوضعف کے اسمین ہوتی ہے لیکن اگر شراب بالفعل سرد ہو پس جو تغیر اور سرد چیزین بالفعل نبض مین پیدا کرتی ہین شراب بھی پیدا کرتی ہے۔ مثلاً نبض کو صغیر اور متفاوت اور بطی کر دیتی ہے۔ اور یہ تغیر نبض مین بسبب سرعت نفوذ شراب کے بہت جلد پیدا ہوتا ہے۔ پھر جسوقت اندرونی حرارت اسکو گرم کرتی ہے شاید یہ تغیر جو بوجہ برودت فعلی کے پیدا ہوا تھا زائل ہوجاتا ہے۔ اور شراب بدن مین جسوقت نفوذ کرتی ہے دران حالیکہ وہ گرم ہو اوسکی حرارت بہت بعید حرارت غریزی سے نہین ہوتی اور تحلل فوراً عارض ہوتا ہے۔ اور اگر شراب سرد بالفعل بدن مین نافذ ہوتی ہے اسکی ایذا دہی اسقدر ہوتی ہے کہ اور سرد چیزین اتنی موذی نہین ہین اسلیے کہ اور سرد چیزین بعد گرم ہونے کے نفوذ کرتی ہین اور سریع النفوذ نہین ہوتی ہین بخلاف شراب کے کہ وہ قبل گرم ہونے کے نفوذ کر جاتی ہے اور اس جہت سے ضرر عظیم پیدا ہوتا ہے خصوصاً ایسے ابدان مین جو مستعد ایسے ضرر کے ہین۔ اور گرم بالفعل شراب کا ضرر اسقدر نہین ہے اگر بحالت گرمی نفوذ کر جاوے اسلیے کہ اوسکی تسخین اول ملاقات مین اتنی نہین ہوتی کہ اسے کامل دے سکے بلکہ طبیعت اوسکو قبول کرکے اوسکی حصہ مناسب پر تقسیم کرکے تفریق اور تحلیل کرتی ہے۔ اور سرد شراب اکثر طبیعت کو اپنے فعل سے باز رکھکر اوسکی حرارت بجھا دیتی ہے قبل اسکے کہ طبیعت واسطے تقسیم اور تحلیل کے قائم ہو۔ سو وہ تغیر نبض کا ہے جو بنظر کثرت مقدار شراب اور حرارت اور برودت کے پیدا ہوتا ہے لیکن جسوقت اعتبار تقویت کا کیا جاوے اوسکے واسطے احکام اور بھی ہین اسلیے کہ شراب بذات خود صحیح آدمیون کی مزاجی ہے اور قوت غریزی کو ہوشیار کر دیتی ہے کہ جو ہر روح مین بہت جلد زیادتی پیدا کرتی ہے جو تبرید اور تسخین شراب سے پیدا ہوتی ہے اگرچہ بنسبت اکثر ابدان کے مضر ہے پھر بھی یہ تبرید اور تسخین کبھی کسی مزاج کو موافق بھی ہوتی ہے کیونکہ جو چیزین بارد ہین جن لوگون کو سوء مزاج حار ہے اونکی قوت کو تباہ کرتی ہین جیسا جالینوس نے ذکر کیا کہ آب انار محرور المزاج کو مدام تقویت دیتا ہے اور ماء الاصل ہمیشہ بارد المزاج کی قوت بڑھاتا ہے۔ اور شراب باین سبب کہ وہ بالطبع حار یا بارد ہے کبھی ایک گروہ کو تقویت دیتی ہے اور دوسرے گروہ مین ضعف پیدا کرتی ہے مگر ہمارا کلام اس وقت شراب کے اس فعل مین نہین ہے بلکہ اس وقت ہم شراب کی اوس قوت مین بحث کرتے ہین جسکے فراہم ہونے سے استحالہ بطرف روح کے جلد تر ہوجاتا ہے کہ یہ قوت شراب کی ہمیشہ مقوی ہوتی ہے۔ پھر اگر شراب کی ماہیت بدن کی حرارت یا برودت کے تقویت اوسکی زیادہ ہوجاتی ہے۔ اور اگر بدن کی حرارت یا برودت مخالف تقویت شراب کی ہو اس تقویت مین نقصان بسبب اسی مخالفت کے پیدا ہوتا ہے۔ پس تغیر نبض کا موجب اسی قوت شراب کے ہوتا ہے اگر قوی ہو نبض کی قوت زیادہ کرتی ہے۔ اور اگر سخونت زیادہ ہو نبض مین عاجت تروبح کی بڑھاتی ہے۔ اور اگر سرد ہو مقدار عاجت سے کم

کرتی ہے اگر شراب قوت مین بادی کرتی ہے - ہر حال مین شراب زیادتی حاجت کی نبض مین پیدا کرکے مرتبہ نبض کو نہین بڑہاتی - پانی کا یہ حال ہے کہ چونکہ نفوذ غذا کا بذریعہ پانی کے ہوتا ہے اسمین حبت سے نبض کو پانی قوی کر دیتا ہے اور پانی کا فعل مثل شراب کے ہوتا ہے - اور پھر چونکہ پانی گرمی نہین پیدا کرتا ہے بلکہ تبرید پیدا کرتا ہے اسلیے زیادتی حاجت مین نبض کو مرتبہ زیادتی حاجت شراب کی نہین پہونچاتا ہے

فصل بارہوین

اون تغیرات نبض کے بیان مین جو خواب اور بیداری سے پیدا ہوتے ہین

خواب کے وقت مین احکام نبض کے بسبب وقت خواب اور بسبب حال ہضم کے مختلف ہوتے ہین نبض اول خواب مین صغیر اور ضعیف ہوتی ہے اسلیے کہ حرارت غریزی کی حرکت ابتدا سے خواب مین بطرف انقباض اور اندر جانے کے ہوتی ہے نہ بطرف انبساط اور باہر آنے کے کیونکہ حرارت غریزی اس وقت مین تمام تر بکمال متوجہ نفس کی حرکت دینے بطرف باطن کے واسطے ہضم غذا اور نضج مفعول کے ہوتی ہے اور مثل قہور اور مجبور کے معمور ہوتی ہے اور اس وقت سے نبض بطی اور تفاوت مین شدید ہوتی ہے بسبب اسکے کہ حرارت مین اگرچہ زیادتی بجہت احتقان اور اجتماع کے پیدا ہوئی ہے مگر وہ تزید جو بروقت بیداری کے بسبب اتصال حرکات کے اور بوجہ حدوث حرکات کے تھا معدوم ہو گیا اور حرکت نبض مین پیدا کرتی ہے اور بہت زیادہ بطرف سوء مزاج کے مائل کرتی ہے - اور اجتماع اور احتقان جو معتدل ہون اون مین حرارت کا زیادہ کرنا اور اونکی حرارت کا بطرف قلق کے منجر ہونا کم ہوتا ہے - ناظر کتاب ہذا کو بخوبی معلوم ہے کہ حالت نصب کی سانس اور اوسکا قلق بہت زیادہ ہوتا ہے بہ نسبت سانس اور قلق اوس شخص کے جسکی حرارت متحقن ہو اسلیے کہ اوسکی حرارت شبانروز کے ہوتی ہے مثال اوسکی جیسے کوئی شخص بحالت بیداری ایسے پانی مین غوطہ مارے جسکی برودت معتدل ہو کہ اوسکی حرارت اگرچہ اندر جسم کے متحقن ہوتی ہے اور قوی ہو جاتی ہے مگر اوسکی قوت حرارت کی اتنی نہین بڑہتی کہ سانس زیادہ جلد جلد چلنے لگے جیسے بعد ریاضت اور تعب کے چلتی ہے - اور اگر بخوبی تامل کیا جاوے معلوم ہوگا کہ حرکت سے زیادہ حرارت پیدا کرنے والی کوئی چیز نہین ہے - حالت بیداری مین تسخین فقط بوجہ حرکت بدن کے پیدا نہین ہوتی یہانتک کہ اگر بدن ساکن ہو حرارت پیدا ہو بلکہ موجب تسخین حالت بیداری مین حرکت روح کی ہے طرف خارج بدن کے اور حرکت علی الاتصال روح کی بوجہ پیدا ہونے روح کے ہوتی ہے - پھر جسوقت ہضم تمام ہو جاتا ہے قوت روحانی بڑہتی ہے بوجہ زیادتی قوت کے بذریعہ غذا کے اور جو توجہ روح کا طرف اندر بدن کے واسطے تدبیر غذا کے تھا بطرف ہو جاتا ہے اور یہ توجہ اور انصراف اوسکا بطرف خارج و نیز بطرف مبدء روح یعنی قلب کے ہوتا ہے اسی جہت سے اوس وقت نبض عظیم ہو جاتی ہے - اور پھر چونکہ بروقت ہضم تمام کے مزاج مین بوجہ غذا کے تسخین زیادہ ہوتی ہے اور شریان نبض کی بہت نفوذ کرنے رطوبات غذائی کی نرمی مین زیادہ ہو جاتی ہے اور سرعت اور تواتر مین کثرت نہین ہوتی اسلیے کہ نفوذ غذا کا زیادتی حاجت ترجیح کی نہین کرتا ہے تاکہ سرعت اور تواتر پیدا ہو اور نہ اسقدر حاجت براری ہوتی ہے کہ بسبب غایت نضج کے عظیم ہونے کا ہے بذریعہ تغذیہ کے پیدا ہوا اور نضج کے عظیم ہونے کی ضرورت باقی نہ رہے اور یہ استیفا محتاج الیہ اعظم کا نبض کے عظیم ہونے سے مانع ہوا اس وجہ سے نبض عظیم ہوتی ہے - پھر جس وقت سونے والا دیر تک سوتا ہے نبض ضعیف ہو جاتی ہے کہ احتقان حرارت غریزی کا اندر ہوتا ہے اور قوت جسکی شان سے یہ ہے کہ حالت بیداری مین بافراغ استفراغ مستفرغ ہوتی رہتی ہے وہ استفراغات خواہ بذریعہ ریاضت کے ہون یا اور کسی وجہ سے محسوس ہون یا غیر محسوس ہون قوت نیچے انہین فضول کے رکھ جاتی ہے - لیکن جس وقت نوم نا ہے معدے مین واقع ہوا اور کوئی چیز ایسی پائے جسکو ہضم کرے اوس وقت مزاج کو مائل بجانب برودت کرتی ہے پس صفرا اور مرطوبات اور تفاوت پیدا ہوتا ہے اور بڑہتا جاتا ہے - بیداری کے واسطے بھی احکام مختلف ہین جس وقت سوتا ہوا آدمی از خود بیدار ہوا اور اوسکی نیند پوری ہو جاوے

اور وقت نبض مائل بطرف عظم اور سرعت کے آہستہ آہستہ ہوتی ہے اور اپنی حالت اصلی یا طبعی تک پہونچ جاتی ہے۔ اور جو شخص دفعتہً کسی گہرائی سے بیدار ہوا اسکی نبض مین یہ حالت پیدا ہوتی ہے کہ سست ہو جاتی ہے اور رک رک کر چلتی ہے جیسے یہ بیدار ہوا اسلیئے کہ قوت سبب گہرائی سے منہدم ہو جاتی ہے اور پھر اسکی نبض عظیم سریع متواتر ہو جاتی ہے اور تعاش مین مختلف ہوتی ہے اسواسطے کہ یہ حرکت بیداری کی مشابہ حرکت قصری کے ہے کہ التہاب حرارت بھی پیدا کرتی ہے۔ اور چونکہ قوت دفعتہً بطرف اوس چیز کے جو بالطبع عارض ہوئی ہے متحرک ہوتی ہے حرکات مختلف پیدا ہوتے ہین پس نبض مرتعش ہو جاتی ہے مگر دیر تک یہ کیفیت باقی نہین رہتی بلکہ بہت جلد بطرف اعتدال رجوع کرتی ہے اسلیئے کہ سبب اوسکا اگرچہ مثل قوی کے ہے لیکن ٹھہرا اوسکا کم ہے اور شعور اوسکے بطلان کا بہت جلد ہے

فصل تیرہوین احکام نبض ریاضت کے بیان مین

ابتدائے ریاضت اور جبتک ریاضت معتدل رہے نبض عظیم اور قوی ہوتی ہے وجہ یہ ہے کہ حارغریزی مین زیادتی ہوتی ہے اور قوت حارغریزی کی تیز رہتی ہے۔ ایضاً ابتدائے ریاضت اور اعتدال ریاضت مین نبض سریع اور متواتر ہوتی ہے اسلیئے کہ حاجب ترویح کی بہت حرکت کی زیادہ ہو جاتی ہے۔ پھر اگر ریاضت کی مداومت ہو جائے اور زمانہ دراز تک رہے خواہ یاضت طولانی کرنے کرتے یکبارگی اور بہت کمی کے ساتھ ہو وہ خواہ جو موجب قوت ہین باطل ہو جائین گے پس نبض اوسوقت ضعیف اور [illegible] ہے اسلیئے کہ حارغریزی کا اضمحلال پیدا کرتا ہے مگر سرعت اور تواتر اوسکے لازم ہوتا ہے۔ شدت حاجت۔ اور قصور قوت اس [illegible] نبض کے عظیم کرنے مین کافی ہو۔ پھر ہمیشہ سرعت کم ہوتی جائیگی اور تواتر بڑہتا جائے گا۔ پھر اخیر مین اگر ریاضت بدستور رہی اور ناتوانی [illegible] نبض نملی ہو جاتی ہے بہت ضعف اور شدت تواتر کے اور جب اس سے بھی زیادہ ریاضت مین افراط ہو تو موت بہلالت ہو پہنچتی ہے [illegible] پس نبض نملی ہو جاتی ہے بعد اوسکے کیفیت مائل بہ تفاوت ہو کر بطور مع ضعف اور صغر کے پیدا ہوتا ہے [illegible]

نہانے والون کے بیان مین

استحمام یا گرم پانی سے ہوتا ہے یا سرد پانی سے۔ گرم پانی سے نہانا [illegible] پھر جسوقت باحتیاط تحلیل کرتا ہے نبض مین ضعف پیدا ہوتا ہے جالینوس کہتا ہے کہ اسوقت مین نبض صغیر اور [illegible] مین کہتا ہون کہ ضعیف اور صغیر کرنا نبض کا ایسے استحمام سے ضرور صادر ہوتا ہے مگر آب گرم جسوقت باطن بدن مین تسخین [illegible] کے پیدا کرتا ہے اکثر بعد تھوڑی دیر کے پانی پر بمقتضائے طبیعت اوسکی یعنی حرارت غالب ہوتی ہے۔ اور اکثر تھوڑی دیر تک وہی کیفیت حرارت عرضی کی باقی رہتی ہے پس اگر یہ کیفیت عارضی کا ہر نبض سریع اور متواتر ہو جاتی ہے۔ اور اگر پانی کی طبیعت اصلی غالب آئے نبض بطی اور متفاوت ہوتی ہے۔ اور اگر حرارت عرضی کی تسخین اس افراط سے تحلیل قوت کرے کہ نوبت غشی کی پہونچ جائے اوسوقت بھی نبض بطی اور متفاوت ہوتی ہے۔ سرد پانی سے نہانے مین اگر برودت پانی کی اندر بدن کے پہونچ جائے نبض ضعیف اور صغیر ہوتی ہے اور تفاوت اور بطو بھی پیدا ہوتا ہے۔ اور اگر اندر بدن کے برودت نہ پہونچے بلکہ حرارت کو اندر جمع کرے قوت زیادہ ہو کر اندر کے عظیم ہو جائے گی اور سرعت اور تواتر کم ہو جاتا ہے۔ جو پانی حمامات مین یعنی [illegible] ہین اوسمین جبکے مزاج مین خشکی غالب ہو اوسسے استحمام کرنے سے نبض مین صلابت زیادہ ہوتی ہے اور عظم مین کمی ہو جاتی ہے۔ اور جو پانی حمامات کا سمن ہین نبض کی سرعت زیادہ کرتے ہین مگر یہ تحلیل قوت زیادہ کرین پس اوسوقت وہی اعراض نبض [illegible] جنکے بیان سے ہم فارغ ہو چکے یعنی ضعیف نبض کے اجناس نملی دودی وغیرہ پیدا ہون گے

فصل پندرہوین زنان حاملہ کے بیان مین

حاجت ترویح کی زنان حاملہ مین بہت مشارکت ولد کے زیادہ ہوتی ہے گویا کہ ایسی عورتین [illegible] اور ایک مرتبہ سانس لینا اوسکا بمنزلہ دو مرتبہ سانس لینے کے ہوتا ہے اور قوت ایسی عورتون کی زیادہ تو یقیناً نہین ہوتی اور بہت کم بھی نہین

ہوتی ہے یا بسبب کم ہونے حجم اور ٹھانے کا تکان زود پذیر ہوتا ہے۔ پھر چونکہ یہ تکان تھوڑا تھوڑا زور بڑھتا ہے اسی جہت سے انکی قوت پر احکام قوت متوسط کے کیے جاتے ہیں اور صاحبت کی شدت اور پیہم ہونیکی باین فطر انکی نبض عظیم سریع متواتر ہوتی ہے **فصل سولھویں نبض اوجاع کے بیان میں** درد سے نبض میں تغیر یا بجہت شدت کے ہوتا ہے یا اسلیے کہ درد عضو رئیس میں ہو یا اسوجہ سے کہ درد شدت پیدا کرتا ہے۔ ابتدا میں درد قوت کا ہیجان کرکے اوسکو واسطے مقابلہ اور دفع کرنے مادہ اور تیزی حرارت کے تحریک دیتا ہے اسواسطے نبض عظیم سریع ہوجاتی ہے اور تقاوت کی نبض میں شدت ہوتی ہے کیونکہ برآمد حاجت عظم اور سرعت سہی ہوجاتی ہے۔ پھر بسبب قلت درد کی زیادتی میں قوت ہوجاتی ہے جیسا ہم فصل ۱۳ تعلیم دوسرا تعلیم دوسری فن دوسرے میں بیان کرچکے ہیں کہ بوجہ زیادتی درد کے نبض کی کیفیت دگرگون ہوجاتی ہے اور کم ہوتی جاتی ہے تا انیکہ نبض کا عظم و سرعت مفقود ہوجاتا ہے اور ان دونوں کے ساتھ پہلے تو شدت قرار پاتا ہے بعد اوسکے ضعف پھر بہت شدت درد میں نبض دودی اور نملی ہوجاتی ہے جب اس سے زیادہ شدت ہو نبض [illegible] اور اوسکے بعد مرض ہلاک ہوجاتا ہے **فصل سترھویں نبض اور ام کے بیان میں** ورم کے بعض اقسام ایسے ہوتے ہیں کہ پیدا کرتے ہیں یا بجہت [illegible] خواہ بوجہ شدت عضو متورم کے۔ بہرحال ایسے اورام نبض میں تغیر پیدا کرتے ہیں [illegible] کے قسم ہفتم یعنی اورام [illegible] میں پیدا ہوتا ہے مگر انکا تغیر نبض میں وہی ہوتا ہے جو تب سم مخصوص [illegible] انکا باب حمیات کتاب چہارم میں ہوگا۔ بعض اورام خشیت تپ پیدا نہیں ہوتی ہے اور نسے جو تغیر نبض میں پیدا ہوتا ہے وہ تغیر خاص اوسی عضو کی نظر سے ہوتا ہے جسمیں ورم بالذات پیدا ہو۔ اور بشبیر بالعرض نبض میں تغیر اس ورم سے بجہت تغیر تمام بدن کے پیدا ہوتا ہے اپنی چونکہ اس ورم سے درد پیدا ہوتا ہے اور تمام بدن کیفیت درد سے متالم ہوتا ہے نبض میں بھی اس طرح کا تغیر حادث ہوتا ہے۔ ورم کا تغیر نبض میں یا بنظر قسم ورم کے ہوتا ہے یا بجہت وقت اور زمانہ ورم کے یا کوجہ کمی اور بیشی مقدار ورم کے یا بسبب عضو متورم کے یا بجہت اوس عرض اور کیفیت کے جو تابع ورم کے ہو اور اوسکو لازم ہو۔ قسم ورم کی وجہ سے تغیر اس طرح پر کہ مثلاً اگر ورم گرم ہو یہ قسم ورم کی نبض کو منشاری اور متقاطر اور متموج کرتی ہے اور سرعت اور تواتر نبض کا بھی پیدا ہوتا ہے اگر کوئی چیز رعوبت پیدا کرنے والی نبض کو ورم کے مقابلہ اس ورم کا نکرے ورنہ منشاریت باطل ہوجاتی ہے اور اوسکے قائم مقام موجبیت پیدا ہوتی ہے انقباض اور سرعت اور ارتعاش اور تواتر ورم گرم کو ہمیشہ لازم ہوتا ہے۔ اور جیسے بعض اسباب نبض کی منشاریت کو اس ورم میں منع کرتے ہیں اسیطرح بعض اسباب ایسے بھی ہیں جو منشاریت کو زیادہ اور بخوبی ظاہر کرتے ہیں۔ ورم نرم نبض کو موجی کردیتا ہے اگر یہ ورم بہت نرم ہو نبض کو بطی اور متقاوت اور صاب کرکے اوسکی منشاریت کو زیادہ کرتا ہے۔ خراج یعنی پھوڑے کا مادہ جسوقت یکجا ہوجائے اور زیر پڑے نبض کو منشاریت سے بدلکر موجبیت کے پھیر دیتا ہے اس جہت سے کہ ترطیب اور تلیین اجتماع رطوبت کو لازم ہوتی ہے۔ اور اضمحلال نبض کا بوجہ ثقل مادہ کے زیادہ ہوجاتا ہے مگر سرعت و تواتر میں اکثر تخفیف ہوتی ہے اسواسطے کہ حرارت حادثی میں بوجہ تفتیح مادہ کے سکون پیدا ہوتا ہے۔ نبض کا بدل جانا بحسب اوقات ورم کے اس طرح پر ہے کہ جبتک کہ ورم گرم زمانہ تزیید پر باقی ہے منشاریت اور ارتعاش اور سرعت رہتی ہے اور بڑھتی جاتی ہے اور صلابت میں بھی زیادہ ہوتی ہے بجہت تمدد ورم کے جو زیادہ ہوتا ہے اور انقباض میں زیادتی بوجہ درد کے ہوتی ہے۔ اور جسوقت زمانہ منتہا کا قریب ہونچتا ہے جمیع اعراض میں زیادتی ہوتی ہے سوائے اوس عرض کے جو تابع قوت ہے پس نبض میں ضعف پیدا ہوکر سرعت اور تواتر زیادہ ہوتا ہے۔ پھر اگر اعراض دیر تک تحت میں سرعت

باطل ہو جاتی ہے اور نبض نکلی ہوتی ہے۔ پھر بیدنمانہ انحطاط کا ہو پہنچتا ہے اور ورم مین تحلل پیدا ہو یا گنگا فتہ ہو جاے نبض قوی ہو جاتی ہے اسلیے کہ جو ثقل اور گرانی قوت پر تھی برطرف ہو جاتی ہے اور ارتفاد مین بوجہ کمی درد اور تمدد کے تخفیف ہو جاتی ہے۔ نبض کا تغیر بحسب مقدار ورم کے یہ ہے کہ بزرگی ورم کی عظمت احوال اور اعراض کو مستازم ہے۔ اور چھوٹا ہونا ورم کا اس بات کو مقتضی ہے کہ احوال مین کمی اور کوتاہی ہو۔ تغیر نبض کا بحسب عضو متورم کے اس طرح پر ہے کہ اعضاے عصبانی کا ورم نبض کی صلابت اور فشاریت زیادہ کرتا ہے۔ اور گرن کا ورم عظم مین زیادتی اور اختلاف مین شدت پیدا کرتا ہے خصوصاً اگر ورم شریان مین ہو جیسے طحال اور ریہ مین اور یہ عظم نبض کا اوسی وقت تک ثابت رہتا ہے جبتک قوت ثابت ہے۔ اور جو اعضا ملب اور نرم ہین اونکا ورم نبض مین موجبت پیدا کرتا ہے جیسے دماغ۔ اور تغیر نبض کا بواسطہ اعراض ورم کے اس طرح پر ہے کہ ورم ریہ کا نبض مین کیفیت خناقی پیدا کرتا ہے۔ اور ورم جگر کا کیفیت ذبول کی نبض مین پیدا کرتا ہے۔ اور ورم گردہ کا نبض مین تنگی اور بستگی پیدا کرتا ہے۔ ورم عضو قوی الحس کا مثل معدے اور جواب کے نبض مین کیفیت تشنج اور غشی کی پیدا کرتا ہے

فصل اٹھارہوین احکام نبض کے از قبیل عوارض نفسانی کے بیان مین

فعل غضب چونکہ قوت کو برانگیختہ کرتا ہے اور دفعۃً قوت مین بسط پیدا ہوتا ہے اسلیے نبض کو عظیم اور شاق زیادہ اور سریع اور متواتر کرتا ہے۔ اختلاف نبض کا حالت غضب مین ضرور نہین ہے اسلیے کہ انفعال یکسان ہے لیکن اگر غصہ کے ساتھہ خوف بھی پیدا ہو اوس وقت کبھی طلب غضب کو ہوتا ہے اور کبھی خوف کو اور اسی طرح اگر خجالت اور شرمندگی عارض ہو یا عقل سے نزاع اس امر مین واقع ہو کہ اثر غضب کا جسکے اوپر غضبناک ہوا ہے پہونچانا چاہیے یا ٹھہر جانا چاہیے اوس وقت اختلاف نبض مین پیدا ہوتا ہے۔ لذت کا یہ حال ہے کہ چونکہ اوسمین حرکت قوت کی خارج کیطرف بہ نرمی ہوتی ہے بمقدار غضب کے لذت موجب سرعت نبض کی نہین ہوتی اور نہ اوتنا توتر پیدا ہوتا ہے بلکہ فقط نبض کے عظیم ہونے سے کفایت اور حاجت براری ہو جاتی ہے اور نبض بطی اور متفاوت ہوتی ہے۔ اور یہی حال سرور اور خوشی کا ہے کہ اوسمین اکثر نبض عظیم اور لین ہوتی ہے اور بطو اور تفاوت کی طرف مائل۔ غم کا یہ حال ہے کہ اوسمین حرارت اندر بدن کے پیٹھہ جاتی اور متفرق ہوتی ہے اور قوت یکبارگی گرفتہ ہو کر ضعیف ہو جاتی ہے اسلیے نبض صغیر ضعیف متفاوت بطی ہو جاتی ہے۔ فزع اور ترس کا یہ حال ہے کہ اگر یکایک طاری ہو نبض کو بسریع مرتعہ مختلف غیر منتظم کرتا ہے اور اگر دیر پا ہوا ور رفتہ رفتہ پیدا ہوا اور جو تغیر کہ ہم سے پیدا ہوا ایسے فزع سے بھی وہی تغیر پیدا ہوتا ہے

فصل اونیسوین تغیرات نبض کا بوجہ اون چیزون کے جو مخالف طبیعت کے ہین

جن چیزون سے سوء مزاج پیدا ہوتا ہے جو ہر ایک قسم سوء مزاج کی نبض کا حال اوپر بیان ہو چکا اور اسکے دوبارہ ذکر کرنے کی ضرورت نہین ہے اور جو چیزین مخالف طبیعت قوت مین تنگی پیدا کرتی ہین اونکی جہت سے نبض مین اختلاف عارض ہوتا ہے۔ اور اگر قوت مین تنگی شدید ہو نبض کا نظام اور وزن معدوم ہو جاتا ہے۔ تنگی پیدا کرنے والی چیزون کی کثرت مادہ ہے کہ اوس سے ورم پیدا ہو یا نہ پیدا ہو۔ اور جو چیزین مخالف طبیعت تحلیل قوت کرین اون سے نبض ضعیف ہو جاتی ہے اسکی مثال جیسے درد شدید یا الام نفسانی جو تحلیل قوی کرین

جملہ دوسرا تعلیم تیسری فن دوسرا بیان مین بول اور رانے کے جسمین تیرہ فصلین ہین

فصل پہلی عام طور بول کا بیان مذکور

بول کے استدلال کرنا احوال بول سے مناسب نہین ہے مبتک رعایت چند شروط کی نکرلین اول شرط یہ ہے کہ بول اوا سمیح کا کہ انسان نے اوسی سے مسح کی ہو یعنی جو سو کر قوت صبح اوٹھا ہو اور سکا پہلا بول معتبر ہے دوسرے وہ تک باوجود خطرہ کے بول رات کو سو کا منہو تیسرے وہ اجب بول نے

کھانا اور بہت وقت نہ کھایا اور پانی نہ پیا ہو چوتھے استعمال اس چیز کا مثلاً اور شروب کا کہ یا ہو جس سے قارورہ رنگین ہوتا ہے جیسے زعفران اور التماس کہ یہ دونوں بول کو طرف زردی اور سرخی کے مائل کرتے ہیں خواہ ہری ترکاریاں کھانے سے بول میں سبزی پیدا ہوتی ہے یا مثری یعنی کاسنی کہ وہ بول میں سیاہی پیدا کرتی ہے۔ یا شراب بسکار جو بول کو اپنے رنگ کیطرف تغیر دیتی ہے **پانچویں** یہ ہے کہ اوسکی جلد بدن پر کوئی رنگین چیز لگی ہو جیسے مہندی کہ اوس سے خضاب کرنے والے کا بول کبھی رنگین اور سرخ ہو جاتا ہے **چھٹے** استعمال ایسی چیز کا کیا ہو جو اوسکے اور مثانہ کے درمیان حائل ہو کر اوسکے رنگ کو بدل دے **ساتویں** ایسے حرکات اور اعمال کیے ہوں جو ایسے اجزا کو خارج میں جو مجاری طبیعت سے باہر ہیں مبتلا ہو جو بول کا رنگ کسی طرح متغیر کر دیتے ہیں جیسے فاقہ یا بیماری یا تعب یا گرسنگی اور غضب یہ سب چیزیں بول کو زردی اور سرخی کیطرف پھیرتی ہیں اور جماع کہ یہ بھی بول کو مائل بسیاہی شدید کرتا ہے۔ اور تے اور استفراغ کہ یہ دونوں بول کی اصلی رنگ اور قوام بول کو متغیر کر دیتے ہیں **آٹھویں** دیر تک رکھا رہنا بول کا بھی اوسمیں تغیر پیدا کرتا ہے۔ اسی واسطے کہا ہے کہ چوبیس گھنٹہ رکھکر بول کو نہ دیکھیں اسواسطے کہ دلائل اوسکے ضعیف ہو جاتے ہیں اور رنگ اوسکا متغیر ہو جاتا ہے اور ثفل اوسکا گھلجاتا ہے یا متغیر یا کثیف ہو جاتا ہے۔ علاوہ ان سب کے نزدیک بعد ایک گھنٹہ کے بھی ملاحظہ بول کا نکرنا چاہیے۔ اور مناسب یہ ہے کہ کل بول ایک قارورہ وسیع میں لیں اور اوسمیں سے کچھ گرانیں اور بول کا حال فوراً بعد بول کرنے کے معتبر نہیں ہوتا بلکہ تھوڑی دیر قارورے میں رکھکر ایسی جگہ کہ ذرا ہوا نہ لگے دیکھتے ہیں اسواسطے کہ دیر سے جوش قوام بول میں پیدا ہوتا ہے۔ اور ہوا لگنے سے بخار رقت بول میں ہو جاتا ہے۔ یہ حفاظت بول کی اس غرض سے ہے تاکہ سب میں بخوبی تمیز ہو اور استدلال تمام ہو۔ ہر ایک بول کا حال ایسا نہیں ہے کہ فوراً بعد بول کرنے کے اوسمیں رسوب پیدا ہو جاوے سوائے اوس بول کے جسمیں نضج بخوبی ہو گیا ہو جس شیشی کو ایک مرتبہ پیشاب بھر کر دیکھا یا منہ اوسمیں دوبارہ پیشاب کا نہ ڈالا ہو۔ لڑکوں کے بول میں دلائل اور علامات کم ہوتے ہیں خصوصاً چھوٹے لڑکے اسلیے کہ طبیعت اونکی نرم ہوتی ہے اور مادہ رنگ پیدا کرنے والا اونکے بدن میں ساکن اور دبا ہوا رطوبات میں ہوتا ہے اور اونکی طبیعت میں ضعف بہت ہوتا ہے اور بوجہ کثرت استعمال نوم کے دلائل نضج کے باطل ہو جاتے ہیں۔ ظرف جسمیں بول رکھکر طبیب دیکھے جسم شفاف سے بنا ہو اور اوسکا جوہر پاکیزہ ہو جیسے صاف شیشہ یا بلور۔ **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ شیشی قارورہ کی تہنی دیکھنے والے کے نزدیک ہوتی ہے غلظ بول کا بہتا جاتا ہے اور تہنی دور ہوتی ہے بول کی صفائی زیادہ ہوتی ہے۔ اور اسی قاعدہ سے سب قسم کے میل اور آمیزش میں فرق کیا جاتا ہے جسوقت امتحان کرنا کوئی قارورہ میں کچھ ملا کر لاوے۔ قارورہ جب شیشی میں بھریں تو اوسکی حفاظت سردی اور دھوپ اور ہوا سے ضرور ہے اور روشنی میں دیکھنا چاہیے مگر شعاع آفتاب کی اوسپر نہ پڑے بلکہ جو مکان کہ شعاع آفتاب سے روشن ہو اوسمیں دیکھنا چاہیے۔ بعد پورے ہونے ان شرطوں کے حکم اعراض بول پر جو دریافت ہوتے ہیں کرنا چاہیے۔ یہ بھی معلوم ہو کہ دلالت اولی بول کو حال جگر پر اور جو راہ بول کے آتا ہے اوسکی ہے اور احوال عروق پر ہوتی ہے اور بتوسط اس دلالت کے اوراض پر دلالت ہوتی ہے۔ نہایت صحیح دلائل جنیر بول دلالت کرے وہی ہیں جو بہ نسبت جگر کے ہوں خصوصاً معدہ پر جسمیں دلائل کا اعتبار بول میں کیا جاتا ہے سات جنسوں میں منحصر ہیں ۱ جنس لون ۲ جنس قوام ۳ جنس صفائی اور کدورت ۴ جنس رسوب یعنی تہ نشین چیزیں ۵ جنس مقدار قلت و کثرت ۶ جنس رائحہ ۷ جنس رقت یعنی کثت۔ بعض آدمی ان اجناس میں جنس لمس اور جنس طعم کو بھی داخل کرتے ہیں۔ اور ہمنے بذات خود ان دونوں کو ساقط کر دیا اسکی طریقہ استدلال میں کراہت اور طبیعت نفرت کرتی ہے۔ جنس لون سے ہماری مراد وہ چیز ہے جسکو حس بصر دریافت کرے الوان سے یعنی سواد اور بیاض اور حمرۃ درمیان ان دونوں کے ہے۔ اور جنس

قوام سے ہماری مراد یہ ہے کہ بول کس قدر غلیظ یا رقیق ہے۔ اور جنس کدورت اور مادہ سے یہ غرض ہے کہ نفوذ ابصر کا آسانی ہوتا ہے یا بدشواری۔ وفرق درمیان اس جنس اور جنس قوام کے یہ ہے کہ قوام کبھی غلیظ ہوتا ہے اور بول صاف ہوتا ہے جیسے سپیدی انڈے کی یا ریشم ماہی جو گھلایا ہوا ہو اور جیسے روغن زیتون۔ اور کبھی بول کے قوام مین باوجود رقت کے کدورت ہوتی ہے جیسے کدورت آلودہ پانی کہ انڈے کی سپیدی سے اوسمین رقت زیادہ ہوتی ہے۔ اور سبب کدورت بول کا آمیزش اجزای غریب کی ہے جنکا رنگ مخالف رنگ بول کے ہو سیاہی مائل اجزا ہون یا کسی اور رنگ کے مگر بغیر محسوس ہون اور باوجود چھوٹے ہونے کے اونکی تمیز منوط سکے مگر شفاف نظر آنا قارورے کا منع کرے۔ اور ان اجزا اور سبب مین یہ فرق ہے کہ رسوب کی تمیز حس کبھی کر لیتی ہے۔ اور لون مین اور ان اجزا مین یہ فرق ہے کہ لون جوہر طبیعت ہے

فصل دوسری الوان بول کے دلائل

لون بول کے کئے طبقہ ہین پہلا

طبقہ زردی کا تنبی سے شروع ہوتا ہے اور تنبی خشک کیا نس کے رنگ کو کہتے ہین وسکے بعد اترجی اوسکے بعد نارنجی یعنی زردی مائل بسرخی اوسکے بعد نارنجی اوسکے بعد ناری جسکا رنگ بمنزلہ رنگ زعفران کے ہوا ور گہرا زردی ہے اوسکے بعد وہ زعفرانی جسکا رنگ شبیہ رشتۂ زعفران کے ہو اور اسکو احمر ناصع یعنی درخشندہ کہتے ہین۔ اور بعد اترجی کے بنفشی رنگ مذکور ہوے سب حرارت پر دلالت کرتے ہین اور درجے حرارت کے بسبب درجۂ الوان کے مختلف ہوتے ہین کبھی باعث ان الوان کا حرکات شدید یا وجع شدید یا بھوک ہوتی ہے یا انقطاع مادۂ مشروب کا یعنی جس چیز کا استعمال پینے مین کیا جاے اوسکا مادہ براہ بول خارج ہوتا ہے دوسرا طبقہ بعد ان طبقات مذکورۂ بالا کے طبقات حمرت کے ہین اونمین سے پہلے اصہب ہے یعنی اشقر مائل بسرخی بعد اوسکے گلابی ہو اسکو احمر قانی یعنی بہت سرخ بعد اوسکے احمر اقتم یعنی سرخ جسمین تھوڑی سیاہی ہو اور یہ سب اقسام غلبۂ خون پر دلالت کرتے ہین۔ اور جو رنگ مائل بزعفرانی ہو مزاج مین صاحب بول کے غلبۂ مرۂ صفرا کا ہوگا۔ اور جو بول مائل باقتم ہو غلبۂ خون پر دلالت کرے گا۔ بول ناری کو دلالت حرارت پر زیادہ ہے بہ نسبت احمر اور اقتم کے اسلیے کہ ناری جو شبیہ رنگ زعفران کے ہے اوسمین صفراویت غالب ہوتی ہے اور بسبب مین بہ نسبت خون کے گرمی زیادہ ہے۔ بول کا رنگ اور اعراض مادۂ محرقہ مین مائل بزعفرانی اور ناری ہوتا ہے۔ پھر اگر زعفرانیت کے ساتھ رقت بھی ہو حالت نضج پر دلالت کرے گی۔ اور یہ بھی معلوم ہوگا کہ ابتداے نضج ہے اور قوام مین ظہور تجوف نہین ہوا۔ اور جسقدر قت زردی کی شدت حدارت اور اوسکی انتہا تک پہونچے جاننا چاہیے کہ حرارت نے زیادتی رنگ کو بورا کر دیا ہے۔ اور یہ درجہ ابتداے حمرت خالص کا ہے۔ پھر اگر یہ صفائی بول مین زیادہ ہو حرارت معرض نقصان مین ہوگی۔ کبھی امراض مادہ مین محض بول خون ہوتا ہے بدون اسکے کہ کسی رگ کا موسخہ کھلا ہے اس بول کو دلالت اصالے خون پر باظہار ہوتی ہے۔ اگر الشیا بول تھوڑا تھوڑا اور بدبو ہو محل خطر ہے اوس سے اس بات کا خوف ہوتا ہے کہ خون مخالق کیفیت گرا ہے۔ خون کے رنگ کا بول سب سے نمایان وہ ہے جو قوام مین رقیق ہو اور رنگ اور مہیات خون مین ہو اور بدبو کی حالت پر باقی رہے اگر اس رنگ کا بول بکثرت ہو بمنزلہ دلیل جذبی کی ہے جمیات مادہ اور حمیات مختلطہ مین اسلیے کہ اکثر ایسا بول دلیل ہجران اور احتراق مادہ کی ہے لیکن اگر ابتدا مین دفعۃً قبل از وقت ہجران کے رقیق ہو جاے اور سوقت دلیل نکس مرض پر ہوتی ہے۔ اور اسیطرح اگر بعد ہجران کے رفتہ رفتہ رقیق ہو اور بدبو تو باقی رہے وہ بھی اچھا نہین ہے۔ یرقان مین جسقدر بول زیادہ سرخ ہوتا ہے اوسکا کفل ہونا اور کپڑا اوسمین ڈبونے سے بخوبی رنگین ہو جاے کہ وہ رنگ خود بخود چھوٹ نجاے اور جسقدر یرقان مین بول کی کثرت ہو اور تناہی ہو اور سلامتی مرض ذاتی مین ہے اسلیے کہ یرقان مین اگر بول مفید ہو یا سرخ ہو مگر سرخی مین کمی ہو اور مرض اپنے حال پر باقی ہو اسسے کام خوف

ہوتا ہے — اور جوع البقر بھی اونہین امراض مین سے ہے جنمین رنگ بول کا زیادہ اور نہایت بامدت ہوتا ہے **تیسرا طبقہ** سبزی کا ہے جیسے وہ بول کہ مائل بزعفرانی یعنی زیتونی ہو بعد اسکے زنگاری اور آسمانی اور نیلا بعد اوسکے کراثی یعنی گندنے کا رنگ — زیتونی رنگ بول کا دلالت برودت پر کرتا ہے اسی طرح جس رنگ مین سبزی ہو سوائے زنگاری اور کراثی کے کہ یہ دونون احتراق شدید پر دلالت کرتے ہین مگر کراثی بہ نسبت زنگاری کے اہلم ہے — اور زنگاری بعد تعب اور تشنگی کے دلالت تنشیج پر کرتا ہے — لڑکون مین سبز بول تنشیج پر دلالت کرتا ہے — اور آسمانی رنگ برودت شدید پر دلالت کرتا ہے اکثر اوقات مین اور اس سے بیشتر سبز رنگ کا بول ہوتا ہے — بعض اطبا یہ کہتے ہین کہ آسمانی رنگ کا بول زہر پینے پر دلالت کرتا ہے — اگر بسبب اس بول کے ساتھ ہمراہ میدحیات کی ہر سکتی ہے ورنہ خوف ہلاکت صاحب بول کا قوی ہے — زنگاری رنگ کا بول ہلاکت پر زیادہ دلالت کرتا ہے **چوتھا طبقہ** سیاہ رنگ کا ہے ایک قسم بول سیاہ کی وہ ہے جسکی سیاہی زعفرانی رنگ کے بعد ہوتی ہے جیسے یرقان مین اور اس رنگ کو دلالت صفرا کی کثافت اور احتراق پر بنسبت اوس خلط سوداوی پر ہوتی ہے جو غلط صفراوی سے پیدا ہوا اور یرقان پر بھی اسکو دلالت ہوتی ہے — ایک بول سیاہ وہ ہے جسکی سیاہی اقتم سے شروع ہوتی ہے اسکو دلالت سوداے دموی پر ہوتی ہے — اور ایک سیاہی بول کی سبزی اور نیلگون سے شروع ہوتی ہے اسکو دلالت سوداے خالص پر ہوتی ہے ہر گونہ بول سیاہ یا شدت احتراق پر دلالت کرتا ہے یا شدت برودت پر بانضمام حرارت غریزی اور اوسکے پس یا ہونے پر یا بحران پر جو واسطے رفع فضول سوداوی کے طبیعت سے واقع ہو — احتراق سے جو بول سیاہ ہو اور سیر استدلال اس طرح کیا جاتا ہے کہ اوس بدن مین احتراق شدید موجود ہو اور اوس سے پہلے زرد اور سرخ بول ہو چکا ہو اور فضل اوس بول مین پراگندہ ہو اور ہر جگہ پر برابر کم ہو اور مجتمع اور یکجا بھی نہو اور سیاہی مین کثرت نہو بلکہ مائل بزعفرانی اور سندوری اور براقتم کے ہو — اگر مائل بزبردی ہو اکثر یرقان پر دلالت کرے گا — اور جو بول سیاہ بوجہ برودت کے ہو اوسپر استدلال اس طرح کرتے ہین کہ پہلے اوس بول سے سبز یا تیرہ بول ہو چکا ہو اور فضل تھوڑا اور یکجا جیسے سوکھا ہوا ہے اور غلط سوداوی اس بول مین خالص ہوتی ہے — کبھی ان دونون مزاج کے بول مین اس طرح تفریق کیا جاتا ہے کہ اگر بول سیاہ مین رائحہ قوی بشدت ہو حرارت پر دلالت کریگا اور اگر کسیطرح کی بو نہو خواہ کم ہو برودت پر دلیل ہو گا اسلیے کہ طبیعت کا زور جب بہت گھٹ جاتا ہے اور تصرف کامل نہین کر سکتی بول مین مطلق رائحہ نہین ہوتا — سقوط قوت غریزی سے سیاہی بول پر اسطرح استدلال کر سکتے ہین کہ بعد بول کے ہر وقت قوت گھٹتی جاتی ہے اور تحلیل قوی کی بڑھتی جاتی ہے — رفع طبیعت اور بحران کے ذریعہ سے اگر بول سیاہ ہو وہ اسی طرح پر ہے جیسے آخر مین حمای ربع خواہ بروقت تحلیل پانے امراض طحالی اور وجع نشست اور رحم خواہ حمیات سوداوی نمحاری ہون یا لیلی یا اسقال آفات جو رحم مین اختباس حیض سے عارض ہو خواہ اختباس سے اوس پیر کے جسکے جاری ہونے کی عادت متعدد ہے خصوصاً ایسے اوقات مین اگر طبیعت یا مناصحت طلب اوسپر یا عانت کرے کہ اوس وقت رفع بحرانی بجزبی ہوتا ہے اسی طرح رفع بحرانی بول سیاہ سے اون عورتون کو ہوا ہے جنکا حیض بند ہو گیا ہو اور طبیعت فضلۂ حزن کو قبول نکرے — اور شناخت قبول نکرنے کی یہ ہے کہ بول سیاہ سے بیشتر بول مائی بلا نضج خارج ہو — اور بعد اس بحران کے جو اوقات مذکورۂ بالا مین لکھا گیا خفت مرض مین پیدا ہوتی ہے اور یہ بول مقدار مین کثیر اور رقیق ہوتا ہے اور اگر یہ باتین نہون ضرور بول سیاہ علامت ردی ہے خصوصاً امراض حادہ مین علی الخصوص اگر مقدار مین کم ہو — پس اوسکی قلت — سے معلوم ہوتا ہے کہ رطوبت کو احراق نے فنا کر دیا ہے جسقدر بول سیاہ غلیظ ہوتا ہے اوتنا ہی برا ہوتا ہے اور جتنا رقیق ہو اوتنی ہی رداءت کم ہوتی ہے — کبھی بوجہ پینے شراب کے جو سیاہ یا سرخ ہو اور طبیعت مطلق اوسمین تصرف نکرے بول سیاہ یا احمر قانی ہوتا ہے کہ شراب بعینہ بہاہ بول خارج ہو جاتی ہے اور اوسمین کچھ ہضم نہین ہے — اکثر بول سیاہ

دلیل بحران صالح کی امراض حادّہ مین بھی ہوتا ہے جیسے بول سیاہ کسی مرض کا رفیق ہو اور اوسمین تعلق مختلف اطراف مین پایا جاے ایسی بول اکثر وبیشتر اوسکے سہر اور صمم اور اختلاط عقل پر دلالت کرتا ہے خصوصاً اگر تھوڑا تھوڑا نکلے اور زمانۂ طویل مین واقع ہو اور بو اوسکی تیز ہو اور حمیات مین ایسا بول خارج ہوا ہو اس وقت مین اس بول کو درد سر اور اختلاط عقل پر زیادہ دلالت ہوگی — اور اگر باوجود تپ کے سہر اور صمم اور اختلاط عقل اور دوسرے موجود ہو جاوے آیندہ پر دلیل ہے — یہ بھی ممکن ہے کہ بول سیاہ سنگ گردہ کا سبب ہو حکیم رؤفس کہتا ہے کہ بول سیاہ امراض گردہ اور مثانہ مین بہتر ہے اور بیزاون امراض مین جنکا ہیجان اور شورش اخلاط غلیظہ سے ہوا ہو اور بول سیاہ امراض حادّہ مین مہلک ہے — میں کہتا ہون کہ بول سیاہ امراض گردہ اور مثانہ مین بھی ردی ہے اگر احتراق شدید ہمراہ ان امراض کے پایا جاے — بول کی مقدار اور سب علامات مین تامل کرنا چاہیے — بول سیاہ مناسب اور لائق سن مشایخ کے نہین ہے برابر اون قواعد کے جو اوپر معلوم ہو چکے اور سکا واقع ہونا بدون سبب عظیم کے مشایخ مین اور سیطرح عورتون مین ممکن نہین ہے — بول سیاہ بعد تعب اور مشقت کے مشایخ مین بھی دلیل ہوتا ہے — بالجملہ بول سیاہ ابتداے حمیات مین قاتل ہے اور انتہاے حمیات مین بھی اگر اوسکے ہمراہ خفت مرض مین ظاہر ہو مہلک ہے اور بحران جید پر دلیل نہین ہے **پانچوان طبقہ** بول سفید کا — بول سفید سے دو معنی سمجھے جاتے ہین — ایک یہ کہ خفیف الشفاف ہو اسلیے کہ عوام الناس شفاف کا بھی بعض نام رکھتے ہین جیسے صاف شیشہ یا صاف بلور کو بھی سفید کہتے ہین — دوسرے حقیقت مین سفید جسکا رنگ مفرق بصر ہو جیسے دودھ اور کاغذ اور یہ ابیض شفاف نہین ہوتا ہے کہ اوسمین بصر نفوذ کرے اسلیے کہ شفاف حقیقت مین جمیع اقسام الوان کے معدوم ہونے کو کہتے ہین — اگر بول سفید یعنی شفاف ہو بہ بودت زائد پر دلیل ہوگا اور اس بات پر کہ نضج اخلاط سے یاس ہے — اور اگر بول شفاف غلیظ ہو بلغم پر دلالت کرے گا — بول ابیض حقیقی بے غلظ کے نہین ہوتا اسکے بعض اقسام کی سفیدی مثل مخاط کے ہوتی ہے اور کثرت بلغم خام پر دلالت کرتی ہے — اور بعض اقسام کی سفیدی مثل دسم کے ہوتی ہے یعنی مشابہ اوس چکنائی کے جو بدن انسان مین ہے اور یہ رنگ چربی کے پگھلنے پر دلالت کرتا ہے — اور بعض قسم کی سفیدی مثل چربی کے ہوتی ہے اور یہ بول بلغم پر دلالت کرتا ہے یا پگھلنے پر کسی عضو کے جو واقع ہو چکا ہے یا قریب واقع ہونے والا ہے — اور بعض قسم کی سفیدی نقاعی یعنی برنگ بزہ باد بھڑہ ہو مگر رقت قوام بھی ہو یہ بول قروح رمیناک اور آفات مجاری بول پر دلالت کرتا ہے — اور اگر یہ نہو تو ایسی سفیدی بجہت غلبۂ مادّۂ کثیرہ کے جو خام ہو پیدا ہوتی ہے اور بیشتر اسکے ساتھ سنگ مثانہ کا مرض بھی ہوتا ہے — بعض قسم کی سفیدی بول مشابہ منی کے ہوتی ہے اور بیشتر بحران اورام بلغمیہ اور تزل احشا اور اون امراض کا جو بلغم زجاجی سے پیدا ہوتے ہین ایسے بول سے ہوتا ہے — لیکن جس وقت بول مشابہ منی کے بر سبیل بحران اور بوجہ اورام بلغمیہ کے نہو بلکہ ابتدا سے پیدا ہو مندر بہ سکتہ یا فالج ہوتا ہے — اگر بول سفید جمیع اوقات مین تپ کے برآمد ہو عجب نہین کہ وہ تپ بطرف ربع کے منتقل ہو جاے — بول رصاصی رنگ کا جسمین رسوب نہو بہت برا ہے — اور تنہی صاف امراض حادّہ مین مہلک ہے — اور سفیدی پیشاب کی امراض حادّہ مین کسی قسم کی ہو بعد رنگین بول کے اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ غلظ صفراوی کا میلان عضو متورم یا اسفال کیطرف ہوا ہے — اور اکثر یہ میلان بطرف سہ کے ہوتا ہے اسی طرح جس وقت بول حمیات مین رقیق نکلتا ہو اور دفعۃً سفید ہو جاے اختلاط عقل پر دلالت کرتا ہے جو عنقریب ہونے والا ہے — جسوقت پیشاب حالت صحت مین سفید ہوتا ہو عدم نضج پر دلیل ہوگا — اور چربی کے رنگ کا پیشاب جو شبیہ روغن زیتون کے ہو حمیات حادّہ مین موت کی خبر دیتا ہے یا وقت کی

یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ کبھی بول سفید ہوتا ہے اور مزاج گرم صفراوی ہوتا ہے — یا بول سرخ ہوتا ہے اور مزاج بارد بلغمی ہوتا ہے اسواسطے کہ صفرا جس وقت مجری بول سے نکلجاتا ہے اور بول سے مختلط نہین ہوتا ہے بول سفید رنگ باقی رہ جاتا ہے پس ضرور بول سفید کی کیفیت مین تامل کرنا چاہیے پس اگر اوسکی رطوبت چکنی ہو اور ثفل بہت اور گاڑھا ہو اور قوام بول کا مائل بطرف غلاظت کے ہو جاننا چاہیے کہ یہ بیاض برودت اور بلغم سے پیدا ہوئی ہے — اور اگر رنگ چکنا ہو اور ثفل مین کثرت ہو اور نہ مشابہ مصیقل کی ہوئی چیز کے ہو مجتمع الاجزا اور نہ سفیدی مائل بہ تیرگی ہو جاننا چاہیے کہ یہ سفیدی بجہت پوشیدہ ہونے خلط صفراوی کے کسی دوسرے مقام پر ہے یعنی صفرا بول سے الگ ہو کر کسی مقام مین بدن کے پوشیدہ ہو رہا ہے — اگر بول رقیق حادہ مین سفید ہو اور اس مقام پر دلائل سلامت کے موجود ہون جنکے ذریعہ سے خوف سرسام وغیرہ کا نہو سکے جاننا چاہیے کہ مادۂ حادہ کسی اور مجری کی طرف مائل ہوا ہے اور امعا مین ایسے وقت سجح عارض ہوگا یعنی خراش پیدا ہوگی — اور بارد مین سرخ بول ہونے کا سبب مختصر چند امور ہین — یا بجہت شدت درد کے جس سے تحلیل صفرے کی ہوتی ہے جیسے قولنج بارد مین عارض ہوتا ہے — یا کوئی سدہ بلغمی جو اوس مجری مین پڑجاتا ہے جو مدمیان مرارہ اور امعا کے واقع ہے پس انصباب صفرے کا طرف امعا کے طبعی اور عادی نہین ہوتا بلکہ باضطرار ہمراہی بول اور اوسکے ساتھ نکلنے پر آمادہ ہوتا ہے جیسا کہ قولنج بارد مین یہ بھی اتفاق ہوتا ہے — یا بجہت جگر کے اور اوسکی قوت کم ہونے سے کہ تمیز درمیان مائیت اور خون کے کرے بول سرخ ہوتا ہے جیسے استسقائے بارد مین اور ان امراض مین جو اکثر ضعف جگر سے پیدا ہون مگر یہ بول مشابہ عسالۂ گوشت تازہ کے ہوتا ہے — یا بسبب اوس احتقان کے جو سدہ سے پیدا ہوتا ہے پس بلغم کے رنگ کو اندر رکھون کے بوجہ عفونت لاحقہ کے بدل دیتا ہے — شناخت اصلی یہ ہے کہ اس بول کی مائیت اور ثفل بموجب اوصاف مذکورۂ بالا کے ہوتی ہے بعد اوسکے رنگ اوسکا ضعیف ہوتا ہے اور چکنا نہین ہے — اور صفراوی بول کا رنگ اکثر چکنا ہوا ہوتا ہے — اور اکثر ایسی صورت مین پہلے بول سفید ہوتا ہے بعد اوسکے سیاہ اور بدبو ہو جاتا ہے جیسے یرقان مین — کھانا کھانے کے بعد بول سفید ہوتا ہے اور ایسا ہی رہتا ہے یہان تک کہ ہضم شروع ہو پس رنگ آنا شروع ہو جاتا ہے — اور اسی وجہ سے جنکو بیماری سہر یعنی بیداری کی ہوتی ہے اونکا بول سفید ہوتا ہے اور اس رنگ کی اعانت تحلیل ہو جانا حار غریزی کا کرتا ہے لیکن اوسمین چمک نہین ہوتی بلکہ مائل بہ کدورت ہوتا ہے بجہت نضج نہونے کے — اور سرخ رنگ کا بول افضل ہے امراض حادۂ مین بول مائی سے — اور ابیض بنظر اسنے قوام کے بھی مائی سے بہتر ہے — اور سرخ برنگ خون مین بیخوفی بہ نسبت احمر صفراوی کے زیادہ ہے — اور احمر صفراوی بھی اسقدر خوفناک نہین ہے اگر صفرا ساکن ہو اور مخوف ہے اگر صفرا متحرک ہو — بول احمر امراض گردہ مین ردی ہے اسلیے کہ وہ اکثر دلالت ورم گرم پر کرتا ہے — اور سرکے اوجاع مین اختلاط عقل سے خبر دیتا ہے جس وقت امراض حادۂ مین بول سرخ برآمد ہونا شروع ہو اور اسی طرح باقی رہے اور اوس مین رسوب منہ خوف ہلاک کرنے کا ہوگا — اور ورم گردہ پر دلالت کرے گا — اور اگر باوجود سرخی کے کدورت ہو اور اسیطرح باقی رہے ورم جگر اور ضعف حار غریزی پر دلالت کرے گا — بول کے الوان مین بنیاد الوان مرکب ہین انمین بول عسالی ہے مشابہ عسالۂ گوشت کے جو تازہ ہو — اور مشابہ اوس خون کے جسمین پانی ملایا جاوے — اور کبھی بوجہ ضعف جگر کے

ہوتا ہے۔ اور کبھی بوجہ کثرت خون کے مگر اکثر تخفف جگر ہی سے ہوتا ہے۔ جو سوء مزاج جگر پر کیون نہ غالب ہو۔ اور اس ضعف جگر ضعف قوت اور اضمحلال اوسی قوت کا دلالت کرتا ہے پھر اگر قوت قوی ہو بیشک یہ بول کثرت خون سے ہوگا اور خون مین زیادتی اوس مقدار سے بڑھ جائے گی جتنی مقدار تک قوت ممیزہ تمیز کا مل ہدایت سے کر سکے۔ اور منجملہ الوان مرکب کے زنجی ہے اور یہ وہ زردی ہے جسمین دہنیت یعنی چکنائی کی آمیزش ہو۔ اور یہ رنگ مشابہ روغن زیتون کے ہوتا ہے۔ اور کسیقدر شفاف چمکتا ہو جسمین چکنائی کی چمک ہوتی ہے۔ اور قوام اوسکا شفاف مائل بغلظت ہوتا ہے۔ اور اکثر احوال مین یہ بول شریر دلیل ہوتا ہے اور بہتری اور نضج اور صلاح حال پر دلالت نہین کرتا ہے۔ اور کبھی بندرت استفراغ مواد دموی پر جنمین دسومت ہو بسبیل بحران دلالت کرتا ہے۔ یہ بات اوس وقت ہوتی ہے کہ جب اس بول کے بعد راحت پیدا ہو۔ اور مہلک اس قسم مین وہ بول ہے جسمین ہمراہ دسومت کے بوے بد ہو خصوصاً جب تہہ نچلا تھوڑا ہو۔ اور جب اس بول مین کوئی چیز مشابہ غسالہ گوشت تازہ کے ملتی ہو نہایت ردی ہے۔ اور یہ بول اکثر استسقا اور سل اور قرحہ رئوی مین ہوتا ہے۔ اور اکثر بعد بول سیاہ کے بول زنجی ہوتا ہے دران حالیکہ بول سیاہ مقدم ہو اوس وقت یہ بول صلاح کی علامت ہوتا ہے۔ اور بیشتر بول زنجی جو سخت ہون رض مرض کی دلالت کرتا ہے کہ مریض سات دن سے پندرہ دن تک بشرطیکہ وہ مرض امراض حادہ سے ہو۔ یا جملہ بول زنجی کی تین قسمین ہین۔ یا تمام مقدار اوسکی چکنی ہو۔ یا نیچے کے اجزا چکنے ہون۔ یا اوپر کی سطح چکنی ہو۔ ایضاً یا زنجی بول رنگ مین مثل روغن زیتون کے ہو جیسے مرض سل مین خصوصاً ابتداے سل مین۔ یا فقط قوام مین زنجی ہو۔ یا دونون مین جیسے امراض گردہ مین یا کمال شدت اور آخر درجہ سل مین ہو۔ اور منجملہ الوان مرکب کے ارغوانی ہے کہ وہ ردی اور قتال ہے اسلیے کہ دلالت کرتا ہے کہ احتراق دونون مرہ کا ہوا یعنی مرۂ سودا اور مرۂ صفرا کا۔ کبھی ہر نخ رنگ ایسا ہوتا ہے کہ اوسمین سیاہی کی آمیزش ہوتی ہے اس بول کو دلالت حمیات مرکبہ پر اور اون حمیات پر جو اختلاط غلیظ سے پیدا ہون ہوتی ہے۔ پھر اگر سیاہی مین صفائی آتی جاے اس طرح پر کہ سیاہی بول کی اوپر چڑھتی جاے اور نیچے سے صاف ہوتا جاے ذات الجنب پر دلالت کرے گا

فصل تیسری قوام بول اور اوسکی صفائی اور کدورت کے بیان مین

قوام بول کا غلیظ ہوتا ہے یا رقیق یا معتدل۔ بہت رقیق عدم نضج پر ہر حال مین دلالت کرتا ہے مرض کے اوتات اربعہ مین سے کوئی وقت کیون نہو۔ اور اسی طرح بول رقیق عروق کے بعد دون پر خواہ ضعف گردہ یا ضعف مجاری بول پر دلالت کرتا ہے۔ اگر ضعف قوت جاذبہ مین ہے تو سواے مقدار رقیق کے غلیظ کا جذب نہین ہوتا۔ اور اگر دافعہ مین ضعف ہے فقط رقیق کو جو مطبخ و نضج پر ہے خارج کرے گی۔ ایضاً بول رقیق کثرت پانی پینے پر دلالت کرتا ہے۔ اور ایسے مزاج پر جسمین برودت شدید مع یبوست ہو۔ امراض حادہ مین بول رقیق ضعف قوت ہاضمہ پر دلالت کرتا ہے۔ اور عدم نضج اکثر جمیع قوی کے ضعف پر دلیل ہوتا ہے کہ آب شروب مین کسیطرح کا تصرف طبیعت نہین کرتی ہے بلکہ جیسا پانی پیا جاتا ہے ویسا ہی مجاری بول سے پھسلکر نکل آتا ہے۔ ایسا بول رقیق لڑکون مین نہایت ردی ہے بہ نسبت جوانون کے اسلیے کہ لڑکون کا بول طبعی بہ نسبت جوانون کے غلیظ تر ہوتا ہے کہ اونکے مزاج مین رطوبت غالب ہوتی ہے اور اونکے

بدن رطوبت کو زیادہ جذب کرتے ہین اسواسطے کہ نمہ اون مین زیادہ ہے پس زیادہ مادّہ کی اونکو حاجت ہے ۔ جسوقت انکا بول حمیات حادہ مین مبتلا رقیق ہو جائے لڑکے اپنے حال طبعی سے زیادہ بعید ہون گے اور ہمیشہ رہنا اس کیفیت کا لڑکون مین بلا کسی دلالت کرتا ہے مگر یہ کہ اسکے ہمراہ علامات صالحہ اور ثبات قوت ہو اسوقت بول رقیق لڑکون مین ایک خراج جو آیندہ ہونیوالا ہے اوسپر دلیل ہوگا خصوصاً نیچے ناحیہ جگر کے ۔ اسی طرح اگر ایسا بول صحیح آدمی کو ہمیشہ ہوا کرے اور اسکی کیفیت اونمین نہ بدلے ایک ورم پر دلالت کریگا اوس مقام پر جہان انکو درد محسوس ہوا کرتا ہے ۔ اور اکثر ایسے لوگ ہمراہ استمرار رقت بول کے ایک درد کا گردہ یا مثانہ مین احساس کیا کرتے ہین ۔ پس معلوم ہوگا کہ وہ مقام مثانہ اور گردون کا مستعد واسطے ورم کے ہے پھر اگر درد اور ثقل مقام خاص مین نہو بلکہ تمام بدن مین ہو شورا اور جدری اور ایسے اورام پر جو تمام بدن کو شامل ہون دلالت کریگا ۔ رقت بول کی بروقت بحران کے بدون تدریج اور آہستگی کے دفعۃً عکس مرض کی خبر دیتی ہے ۔ بول کا بجدے غلیظ ہونا اکثر حالات مین عدم نضج پر دلالت کرتا ہے اور کمتر حالات مین نضج پر اون اخلاط کے دلیل ہوتا ہے جنکا قوام غلیظ ہو ۔ اور منتہی مین حمیات غلطی کے خواہ بروقت شگافتہ ہونے اور ام غلطی کے ایسا بول ہوتا ہے ۔ اکثر دلالت اس بول کی امراض حادہ مین برائی پر ہوتی ہے مگر ہمیشہ بول کا رقیق رہنا شہ پر زیادہ تر دلالت کرتا ہے اسلیے کہ بول غلیظ پھر کسقدر ہضم پر دلالت کرتا ہے اور وہ ہضم ایسا ہے کہ بول کے قوام کو کسیقدر درست کرتا ہے پس باین نظر کہ اس بول کو ہضم ہے اور قوت دافعہ کے دفع مین مستقل ہونے پر دلالت ہے امید صلاح ہو سکتی ہے ۔ اور باین نظر کہ غلظ قوام فساد مادّہ اور کثرت اور مانع ہونا اوسکا نضج سے جسکے ذریعہ تمیز مائیت بول مین ہوتی ہے اور رسوب پیدا ہوتا ہے نہ پر دلالت کرتا ہے ۔ اور ان دونون باتون پر یعنی صلاح اور شر پر استدلال اس طرح کیا جاتا ہے کہ اگر بعد بول کے راحت پیدا ہو بول کا غلیظ ہونا بوجہ ہضم کے ہے ۔ اور اگر ضعف زیادہ ہو جائے غلاظت بول کی بجہت فساد اور کثرت مادّہ کے ہوگی ۔ اسلم بول غلیظ حمیات مین وہی ہے جو بکثرت یکبارگی دفع ہو ۔ اور اگر تھوڑا تھوڑا دفع ہو دلیل کثرت اخلاط اور ضعف قوت پر ہوتا ہے ۔ نافع بول غلیظ کی وہ قسم ہے جسکے بعد بول معتدل ہمراہ راحت مریض کے خارج ہو ۔ اگر بول رقیق امراض حادہ مین غلیظ ہو جائے اور مریض کو اسکے بعد راحت حاصل نہو وہ بیان اخلاط یا اعضا کے پگھلنے پر دلالت کریگا ۔ صحیح آدمی کی جسوقت یہ کیفیت ہو کہ بول غلیظ ہمیشہ جاری رہے اور کسی قسم کا درد اطراف مثانہ خواہ انکسار یعنی ٹوٹنا ہڈی وغیرہ کا محسوس ہو اور سکوت کی خبر دیتا ہے اور بیشتر یہ بات صحیح آدمی مین زیادہ دفع ہونے فضول سے بطریق بحران کے یا بجہت شگافتہ ہونے قروح کے اطراف مجاری بول کے پیدا ہوتی ہے ۔ رقت اور غلظ دونون جو بحد افراط ہون اسواسطے عدم نضج پر دلالت کرتے ہین جو نضج کو اعتدال قوام مانع ہوتا ہے ۔ غلیظ کا نضج یہ ہے کہ مائل بجانب رقت ہو جائے ۔ اور رقیق کا نضج یہ ہے کہ پختہ ہو کر اندکے غلیظ ہو جائے ۔ بول غلیظ جیسا ہم اوپر کہہ چکے کبھی صاف اور شفاف ہوتا ہے اور کبھی غلیظ مین کدورت ہوتی ہے فرق درمیان غلیظ شفاف اور رقیق کے یہ ہے کہ غلیظ شفاف بسہولت ہلایا جائے حرکت دینے سے تاکہ اوس مین لہرین پیدا ہون اوسکے اجزا بہین لہرین پیدا ہوئی ہین چھوٹی نہون بلکہ اوس مین بڑی بڑی لہرین پیدا ہونگی اور حرکت اوسکی بطی ہوگی ۔ اور جب بول غلیظ شفاف مین کف بہت ہلکا ہوگا اور دیر مین بیٹھے گا اس بول کو وہ بلغم پیدا کرتا ہے جسمین ہضم جید

ہوا ہو۔ یا صفرا سے مخی اگر اوسکا رنگ مائل بزردی ہو۔ اور اگر بول مین کوئی رنگ نہو تحلیل پانے بلغم زجاجی پر دلالت کریگا۔ اور یہ بات اکثر مصروع کے بول مین پیدا ہوتی ہے۔ جو بول رقیق کہ اوسمین رنگ بکثرت ہو جاننا چاہیے کہ اوسکا رنگ لوصبح نضج کے نہین ہے اسلیے کہ اگر نضج اوسمین ہوتا قوام مین بھی کسیقدر ظاہر ہوتا یعنی فعل نضج کا پہلے قوام کو درست کرتا لیکن یہ رنگ مثلاً بسبب ملنے مرۂ صفرا کے بول مین ہوا ہے اسواسطے کہ اول فعل انضاج کا یہی ہے کہ قوام درست ہو بعد اوسکے رنگ بدلے اسی وجہ سے اگر بول رقیق زرد رنگ تمام مدت مرض مین خارج ہوا کرے شراور دنا دہ پر دلالت کرے گا اور فتور قوت ہاضمہ پر۔ جسوقت بول رقیق ایسا نظر آئے کہ اوسکے اجزا مین سرخی اور زردی کا اختلاف ہو یقین کرنا چاہیے کہ صاحب بول کو کسیطرح کا تعب جس سے التہاب حرارت ہوتا ہے عارض ہوا ہے۔ اور اگر بول رقیق مین کچھ اشیا مثل سبوس کے نظر آئین اور رشانہ مین کوئی مرض نہو یہ کیفیت بسبب اسراق بلغم کے ہوگی۔ بول غلیظ امراض حادہ مین بہرحال بکثرت اخلاط پر دلالت کرتا ہے اور اکثر ذوبان پر بھی دلیل ہوتا ہے۔ اور ذوبانی بول وہ ہے کہ اگر تھوڑی دیر تک رہنے دین منجمد اور غلیظ ہو جائے۔ خلاصہ یہ ہے کہ بول کی کدورت بوجہ اجزاے ارضی کے جسمین ریح بھی شامل ہو کر اجزاے مائی سے مختلط ہو پیدا ہوتی ہے۔ جسوقت یہ تینون چیزین مجتمع ہون کدورت حاصل ہوتی ہے۔ اور جب ان تینون مین سے ایک دوسرے سے جدا ہو جائے صفائی حاصل ہوتی ہے۔ بعد اوسکے یہ بھی ضرور ہے کہ بول کے تین حالون مین نظر کیجائے۔ پہلی حالت یہ ہے کہ بروقت خروج کے بول رقیق ہوا اور بعد اوسکے غلیظ ہو جائے ایسے بول کو دلالت اس بات پر ہوتی ہے کہ طبیعت کوشش کر رہی ہے اور انضاج مین مصروف ہے لیکن مادہ نے ابھی ہر طرح کی اطاعت نہین کی کسیقدر قبول اثر ہوا ہے۔ اور کبھی ایسا بول ذوبان اعضا پر دلالت کرتا ہے جب اسکے علامات موجود ہون۔ دوسری حالت یہ ہے کہ بول بروقت خروج کے غلیظ ہوا اور بعد اوسکے صاف ہو جائے اور شئے غلیظ بول سے بذریعہ رسوب اور ترشین ہونے کے متمیز ہو جائے یہ بول دلالت کرتا ہے کہ طبیعت نے مادہ کو مقہور کر دیا ہے اور خوب نضج دیا ہے۔ اور جسقدر اسکی صفائی بڑھتی جائے اور رسوب زیادہ ہون اور جلد پیدا ہون نضج پر زیادہ تر دلیل ہوگا۔ تیسری حالت متوسط ہے درمیان اول اور دوم کے یعنی بروقت خروج بول کے قوام اوسکا نہ غلیظ ہوا اور نہ رقیق اگر یہ حالت ہمیشہ رہے اور طبیعت مین قوت بحال خود ثابت ہو گمان ہوگا کہ نضج تام کو پہونچ جائے گا۔ اور اگر قوت بحال خود ثابت نہو خوف اس بات کا ہوگا کہ نضج سے پہلے مریض ہلاک ہو جائے گا۔ اور اگر اس طرح کا بول حالت متوسط پر زمانہ دراز تک رہے اور کسیطرح کی علامت خوف دہندہ از قسم ضعف قوت وغیرہ پیدا نہو مندمل بصدمع ہوگا اسلیے کہ یہ بول ثوران مادہ اور ریاح بخاری پر دلالت کرتا ہے۔ جو بول پہلے رقیق ہو کر غلیظ ہو جائے جیسے حالت اول مین بیان ہوا اور یہی کیفیت اوسکی مستمر رہے بہتر ہے بہ نسبت اوس بول کے جو غلظ قوام پر اکثر اوقات خارج ہوا کرے اور اوسکی غلافت مین کمی و بیشی نہو۔ اکثر اوقات بول غلیظ اور مکدر ہو جاتا ہے بوجہ سقوط قوت کے نہ بوجہ دفع طبیعت کے۔ جو بول مائی خارج ہوتا ہے اور ہیئت پر باقی رہے البتہ عدم نضج پر دلیل ہے۔ بہت عمدہ بول غلیظ وہ ہے جسکا نکلنا آسانی ہوا اور اوسکے اجزا نکلنے کے ساتھ ہی جدا ہو کر بیٹھ جائین یہی بول فالج کو دور کرتا ہے اور نیز امراض بلغمی کو۔ جو بول کہ غلیظ دفع ہوتا ہوا اور بعد اسکے ہوس مین رقت تدریج شروع ہو اور کثرت سے برآمد ہوا کرے

یہ علامت محمود ہے۔ اور بیشتر بول غلیظ اکدر کثیر کا بعد بول غلیظ قلیل کے خارج ہونا دلیل خیریت کی ہوتا ہے۔ اور یہ بات اوسوقت ہوتی ہے کہ جسوقت بول غلیظ کدر جو تھوڑا تھوڑا آتا تھا دفعۃً بکثرت برامد ہو اور بسہولت دفع ہو جو مادہ باعث بول غلیظ قلیل کا تھا وہ منفجر اور شگافتہ ہو جاوے اس بول سے اکثر مرض دفع ہو جاتا ہے وہ مرض خواہ حیات حادہ مین سے ہو یا اور امراض امتلائی یا محض امتلا ہو کہ ابھی اس سے مرض نہین پیدا ہوا ہے۔ اور یہ قسم بول کی نادر الوقوع ہے۔ جو بول لون طبعی زیادہ یعنی ارجی جسوقت اوسمین غلظ کی افراط ہو جاوے گاہ بیگاہ بخوبی پریشان کرنیوالے مواد کثیرہ پر دلالت کرتا ہے اور اس دلالت کی صحت بآسانی دفع ہونا بول کا کرتا ہے۔ اور کبھی ایسا بول تلف مریض پر دلیل ہوتا ہے اسلیے کہ اسکو دلالت کثرت اخلاط اور ضعف قوت پر ہوتی ہے اسکی شناخت یہ ہے کہ بدشعاری خارج ہوا اور مقدار مین کم ہو۔ بول غلیظ کی قسم جید جس سے بحران امراض طحال اور حمیات مختلطہ کا ہوتا ہے اوسمین استواے اجزا کی توقع نہین ہے اسلیے کہ طبیعت دفع مین عمل کرتی ہے اور بعجلت مستوی اور غیر مستوی دونون کو دفع کر دیتی ہے۔ وا منشور یعنی جسکے اجزا بوجہ کثرت جوش کے پراگندہ ہوان بامجملہ کثرت اخلاط پر دلالت کرتا ہے اور باانہمہ یہ بھی ظاہر کرتا ہے کہ طبیعت بطرف نضج دینے اخلاط کے مشغول ہے۔ وہ بول غلیظ جسکا ثفل زیتی ہو حصاۃ گردہ پر دلالت کرتا ہے۔ جس بول غلیظ سے۔ لالت الغبار اور رام پر ہوا سو استدلال بذریعہ اوس چیز کے ہوتا ہے جو اوسمین ملکر برآمد ہو۔ اور ماوس چیز سے ہوتا ہے جو اوس بول سے پہلے پیدا ہوئی ہو یا ملی ہوئی چیز سے استدلال جیسے مدہ کہ اوسپر لوہی بدو دلالت کرتی ہے یا جیسے پٹے جو بول مین مثل مفید یا خ پتیرون کے یا مثل بھوسی وغیرہ کے دفع ہوتے ہین کہ جنسے استدلال ورم کے ٹوٹنے پر بعد بول کے ہو سکتا ہے۔ اور بول سے پہلے جس علامت سے استدلال ہو سکتا ہے وہ یہ ہے کہ مثلاً قبل از بول علامت ورم یا قرحۂ مثانہ یا گردہ کی خواہ مگر یا اطراف صدر کے قرحہ کی موجود ہو یہ دلیل ہوگی ورم کے شگافتہ ہونیپر۔ پھر اگر اس بول سے پہلے بول غسالی شبیہ غسالہ گوشت تازہ کے برامد ہوا ہو مرض محدب کبد مین ہوگا۔ یا بول غسالی پہلے ہوا ہو ورم یا قرحہ مقعر کبد مین ہوگا۔ اور اگر بول سے پہلے ضیق نفس اور سرفۂ خشک اور وجع ناحص اعضاے سینہ مین پیدا ہو ورم فات الجنب شگافتہ ہو کر از راہ شریان عظیم کے مادہ مرض کا دفع ہوا ہے۔ اور اگر اس بول مین مدہ نضج یافتہ برامد ہو بہتر ہوگا۔ اکثر صحیح آدمی آرام طلب جسنے ریاضت ترک کی ہو ایسا بول جو مشابہ مدہ اور صدید کے ہو دفع کرتا ہے کہ اس ذریعہ سے اپنے بدن کا تنقیہ پورا کر لیتا ہے اور جو تہل اور سستی اوسکے بدن مین بوجہ ترک ریاضت کے پیدا ہوتی ہے بعد اس بول کے دفع ہو جاتی ہے۔ ایضاً جسوقت جگر خواہ وہ اعضا جو متصل جگر کے ہین اونمین سدے پڑ جائین بیشتر بول غلیظ تابع کھلجانے اون سدون کے ہوتا ہے اور مادہ اون سدون کا براہ بول دفع ہوتا ہے۔ اور یہ غلاظت مثل غلظت ریم کے نہین ہوتی۔ اور جو غلاظت بول کی بوجہ شگافتہ ہونے ورم کے ہوتی ہے وہ مثل ریم کے ہوتی ہے۔ اگر بول غلیظ مائل بسیاہی ہو اور اوسکے ساتھ درد بھی بائین طرف ہو مرض طحال مین ہے علی ہذا القیاس اگر درد ناف کے اوپر یا بالاے شکم ہو مرض معدے مین ہے۔ اور اکثر یہ بات امراض سدہ جگر اور مجاری بول سے پیدا ہوتی ہے۔ بول مکدر کثیر سقوط قوت پر دلالت کرتا ہے اور جسوقت قوت ساقط ہو بردوت غالب ہو جاتی ہے اوس وقت بول مثل اوسکے نکلتا ہے۔ بول مکدر جسکا رنگ شبیہ شراب روی اور خراب کے ہو یا جسنے کے پانی کا سا رنگ ہو: نان حامل کا ہوتا ہے۔ یا اون لوگون کا جنکے احشا مین اور ام گرم مزمن ہون۔ وہ بول جو مشابہ بول خیر کے ہو یا مشابہ بول دواب کے ہو اور اوسکی صورت یہ ہو کہ گویا پھولا ہوا متخلخل ہے بجہت شدت جوش کھانے کے ایسا بول فساد اخلاط بدن پر دلالت کرتا ہے۔ اور اکثر اسکی دلالت خام پر ہوتی ہے کہ اوسمین کسیقدر حرارت نے اشکریہ کے سیخ غلیظ کو پگھلا کر دیا ہے۔ اسیطرح کبھی یہ بول اوپر صدید کے جو آئندہ آنے والا ہے یا صدید موجود پر

دلالت کرتا ہے۔ اور کبھی ایسا بول اگر ہمیشہ رہے لیکن غس پر دلالت کرتا ہے۔ وہ بول کہ اوسکا رنگ مشابہ بہ رنگ کسی عضو بدن کے ہو ہمیشہ آتا ایسے بول کا دلیل ہے کہ مرض اوسی عضو مین ہے۔ بعض اطبا نے کہا ہے کہ اگر نیچے بول کے ایک شے مشابہ بہ ریا دھان کے ہو مرض مین طول ہوگا۔ اور اگر تمام مرض مین بول اسی کیفیت کا ہو موت کی خبر دیتا ہے۔ خام اور مدہ جو بول مین نکلتا ہے اوسمین تفرقہ از روے بدبو کے کیا جاتا ہے کہ وہ مدہ مین ہوتی ہے۔ جو بول مختلف الاجزا ہو جسقدر اجزا بڑے اوسمین زیادہ ہون دلالت کرے گا کہ فعل طبیعت کا پورا ہے اور طبیعت نضج پر قادر ہے اور مسامات خوب کھلے ہوے ہین جس بول مین ذرے سے نظر آئین اور بعض اوسکا بعض سے ملا ہو جاننا چاہیے کہ وہ بول بعد جماع کے خارج ہوا ہے **فصل چوتھی رائحہ بول کے دلائل کے بیان مین** اطبا کہتے ہین کہ کبھی کسی مریض کا بول ایسا نہین دیکھا گیا جسکی بو موافق رائحہ بول صحیح آدمی کے ہو۔ ہم کہتے ہین اگر بول مین کسیقدر بو لیقیناً نہو بروودت مزاج اور افراط خامی پر دلالت کرتا ہے۔ اور اکثر امراض حادہ مین موت حرارت غریزی پر دلیل ہوتا ہے۔ اور اگر بول مین بو ہو اور اوسکے ساتھ دلائل نضج کے موجود ہون سبب اس بول کا خارش اور زخم آلات بول کے خیال کرنا چاہیے اور اسپر استدلال خاص علامتون سے جسکا بیان آیندہ کیا جائے گا کرنا چاہیے۔ اور اگر نضج نہو یہ بھی سبب ہو سکتا ہے کہ جرب اور قروح وغیرہ موجود ہون۔ اور یہ بھی جائز ہے کہ بسبب عفونت کے پیدا ہوا ہے۔ اگر ایسا بول حمیات حادہ مین ہوا و سبب آفت اعضاے بول نمودار ہے۔ اگر بول مین بو ہو ترش آئے دلالت کرے گا کہ عفونت اخلاط بارودہ مین ہے مثل بلغم اور سودا کے اور اون پر حرارت غریبہ مستولی اور غالب ہوئی ہے۔ لیکن اگر مرض حاد ہو بو ترش بول کی موت پر دلیل ہے اسلیے کہ یہ بو اس وقت دلالت کرتی ہے حرارت غریزی کی موت پر اور انتہاے بروودت طبیعت پر باوجود حرارت غریبہ کے۔ بو ے بول جو مائل بحلاوت ہو غلبہ خون پر دلالت کرتی ہے۔ اور جس بول مین بو بدزیادہ ہو غلبہ صفرا پر دلیل ہے اور بو ے بد مائل بہ ترشی غلبہ سودا پر۔ بول بدبو جسوقت صحیح آدمیون کو ہمیشہ آیا کرے اون حمیات پر دلالت کرے گا جو عفونت سے پیدا ہوتی ہین۔ یا اوس عفونت کے کم ہونے پر اور نکلجانے پر دلالت کرے گا جو اونکے بدن مین محتبس ہو عفونت کے نکل جانے کی شناخت یہ ہے کہ اوسکے بعد خفت پیدا ہوگی جس وقت امراض حادہ مین بدبو بول برامد ہوتے ہوتے زوال اس بو ے بد کا اوس سے ہو جائے اور یہ زوال بتدریج نہو بلکہ دفعۃً ہو اور بعد زوال کے راحت مریض کو حاصل نہو یہ بول علامت سقوط قوے کی ہوگا **فصل پانچوین اون دلائل کے بیان مین جو باعتبار زبد کے ماخوذ ہین** زبد کی پیدائش رطوبت اور اوس ریح سے جو پانی کے اندر حبسی ہوئی ہے بذریعہ دفع کے مع خروج بول کے ہوتی ہے۔ جو ریح خارج بدن سے ہے ہمراہ بول کے ہو اوسکو جسم بول مین کسیقدر اعانت زبد پر ضرور ہوتی ہے خصوصاً جس وقت کہ ریح تمام بدن مین غالب ہو جیسے وہ لوگ جنکے بدن مین تمدد بوجہ نفاخات کثیرہ کے ہوتا ہے۔ زبد کی دلالت کبھی بذریعہ لون کے ہوتی ہے جیسے زبد سیاہ یا شتر یرقان پر دلالت کرتا ہے۔ اور کبھی زبد کی دلالت بسبب چھوٹے اور بڑے ہونے کے ہوتی ہے۔ بڑا ہونا کف کا لزوجت پر دلالت کرتا ہے۔ اور کبھی دلالت بسبب قلت اور کثرت کے ہوتی ہے کثرت زبد کی لزوجت اور ریح کثیر پر دلالت کرتی ہے۔ یا زبد کے بدیر بیٹھنے یا جلد بیٹھ جانے سے دلالت ہوتی ہے۔ دیر مین بیٹھنا زبد کا لزوجت پر دلالت کرتا ہے۔ بڑے بڑے ٹکڑے زبد کے جو دیر تک باقی رہین امراض گردہ مین طول مرض پر دلیل ہوتے ہین اسلیے کہ انکو دلالت ریاح اور لزوجت پر ہے۔ حاصل یہ ہے کہ خلط لزج امراض گردہ مین ردی ہے کہ اخلاط

ردی اور بدبودت پر دلالت کرتا ہے **فصل چھٹی دلائل اقسام رسوب کے بیان مین** پہلے ہم یہ بات کہتے ہین کہ استعمال
اطبا لفظ رسوب اور نزل کا عرف لغت کے مخالف ہے اسلیے کہ وہ استعمال لفظ رسوب اور نزل کا خاص اوس چیز پر نہین کرتے جو بیٹھ
جائے اور تہ نشین ہو بلکہ جس چیز کا قوام غلیظ ہو اور مائیت سے متمیز ہو جاے اگر وہ بیچ مین ٹھہرے یا پانی کے اوپر آجاے اوسکو
رسوب اور نزل کہتے ہین بعد اسکے ہم کہتے ہین کہ رسوب کے ذریعہ سے استدلال کئے طور پر ہوتا ہے جوہر رسوب سے اور اوسکی
مقدار اور کیفیت اور وضع اجزا اور اوسکے ٹھہرنے کی جگہ اور زمانہ اوسکے خروج کا اور کیفیت اوسکے آمیزش کی اجزاے بول مین
جوہر رسوب سے دلالت اس طرح پر ہوتی ہے کہ رسوب طبعی ہو اور محمود یعنی بہتر ہضم اور نضج طبعی پر دلالت کرے یہ رسوب وہی ہے
جو سفید رنگ تہ نشین اجزا مین اتصال اور اجزا کا پسان اور برابر رکھتا ہے — اور یہ بھی ضرور ہے کہ ہر ایک جزو کی شکل مستدیر یعنی گول
اور املس یعنی چکنی اور برابر لطیف مشابہ رسوب گلاب کے ہو — نسبت دلالت کرنے رسوب کے نضج مادہ پر تمام بدن مین مثل
نسبت اوس مدہ کے ہے جو سفید اور چکنا متشابہ القوام ہو نضج ورم پر لیکن وہ کثیف ہوتا ہے اور رسوب لطیف — رسوب اور نزل دلیل جیدہ ہے
اگر یہ رنگ اور استواے قوام مین ہو — استقراے قوام مفرد یک قدماے اطبا کے نضج پر زیادہ دلالت کرتا ہے بہ نسبت بیاض کے اسلیے
کہ مستدیر القوام جو اسقدر سفید نہ ہو بلکہ احمر قانی ہو خوب تر ہے اوس ابیض سے جسمین خشونت اور ناہمواری ہو — اکثر رسوب برنگ بول
ہوتا ہے اور بہت عمدہ رسوب کہ ابیض ہو سب سے پہلے رسوب احمر ہے اور سکے بعد رسوب زرد اور سکے بعد رسوب زرنجی — اور بدترین
کی ابتدا عدسی سی ہوتی ہے — اور لوگ جو کہتے ہین اوسکی طرف التفات نکرنا چاہیے اسلیے کہ بیاض کبھی عدم نضج سے ہوتا ہے اور
استقرار بدون نضج کے نہین ہوتا — اور بعض قسم کا بیاض بوجہ زیادتی آمیزش ریح کے رسوب مین ہوتا ہے — رسوب ردی جو
قابل مذمت کے ہے اوسکا متفرق اور پراگندہ ہونا بہتر ہے استوا اور یکجا ہونے سے — رسوب ردی کی شناخت بخوبی عنقریب
بیان ہوتی ہے — رسوب جید کہ جسمین ہم اسوقت کلام کر رہے ہین کبھی مدہ رقیق اور خام رقیق سے مشتبہ ہوتا ہے لیکن مدہ
مین اور رسوب مین بدبو کا فرق ہے یعنی مدہ مین بوے بد آتی ہے اور خام مین اور رسوب مین استواری اجزا کا فرق ہے یعنی
خام کے اجزا استوا اور یکجا ہوتے ہین — اور رسوب ان دونون کے مخالف لطافت اور خفت مین ہوتا ہے — اور یہ رسوب
جسکا ذکر ہو رہا ہے خاص امراض مین اسکا پیدا ہونا مطلوب ہے — حالت صحت مین اسکی خواہش نہین ہے اسلیے کہ مریض
اپنے اور غیرون مین امتیاز مواد ردی کو بخوبی پہچانتا ہے اور اوس مین شک نہین کرتا — اگر مواد مین نضج نہو فساد پر دلالت
کرے گا — اور صحیح کو ہمیشہ یہ ضرور نہین ہے کہ جو غلط اوسکے بدن سے خارج ہوتی ہے پہچانا کرے بلکہ مناسب یہ ہے کہ یہ
رسوب اگر صحیح مین پیدا ہوا ایسے فضول پر دلالت کرے جو غذاے غیر منہضم سے پیدا ہوتے ہین — اور سکے بعد ایک ایسی چیز
زیادہ ہو کہ تہ نشین بول مین ہوتی ہے نضج یافتہ ہو یا غیر نضیج ہو — لاغر اندام کے بول مین بہ حالت صحت ثفل راسب کم
ہوتا ہے خصوصاً وہ لوگ جنکو ریاضات کی مزاولت ہے — اور جو ارباب پیشہ ایسے ہین کہ اونکو اپنی صناعت مین تعب زیادہ
ہوتا ہے — یہ رسوب کثرت بول مین ایسے فربہ آدمیون کے ہوتا ہے جو آسودہ حال اور بے فکر و اندیشہ ہون — اسی طرح
واجب نہین ہے کہ لاغر آدمیون کے بول مین سہولت مرض امید رسوب کی اسقدر کیجاے جتنی مریض فربہ اندام کے بول مین
ہو سکتی ہے اسلیے کہ لاغر اندام کے امراض اکثر دفع ہو جاتے ہین اور کسیقدر رسوب اونکے بول مین پیدا نہین ہوتا — اور

اکثر اگر پیدا بھی ہوتا ہے تو فشین نہین ہوتا بلکہ تھوڑا سا رسوب انکے بول مین یا سطح بالائے بول پر ہوتا ہے یا معلق بیچ مین رہتا ہے۔ یہ بات کچھ ضرور نہین ہے کہ ادھر بول خارج ہو ہر روز اور فوراً رسوب پیدا ہوا لبتہ جس بول کا نضج بخوبی ہو چکا ہو اوسمین رسوب کا فوراً پیدا ہونا ضرور ہے بلکہ واسطے امتیاز اور معرفت رسوب کے واجب ہے کہ بعد خروج بول کے تھوڑی دیر ہر کرین اور پھر بالاحظہ کرین۔ رسوب غیر طبعی کی کئے قسمین ہین خراطی۔ سخالی۔ کرسنی۔ دشیشی۔ شبیہ بہ زنجبر سرخ۔ زرد گھرا۔ لحمی۔ دہمی۔ ثدی۔ مخاطی۔ شبیہ پارہ ہائے خمیر جو پانی مین ترکیے گئے ہون۔ دہوی علقی۔ اسمین سے شعری۔ رملی۔ حصوی۔ اور اوسمین سے رمادی۔ خراطی۔ قشوری۔ اسمین سے صفائحی جسکے اجزا بڑے بڑے سفید اور سرخ ہون یہ قسم اکثر دلالت کرتی ہے کہ اعضائے قریبہ مجاری بول سے جدا ہوئی ہے۔ اور قشر ابیض دلالت کرتا ہے کہ مثانہ سے بجہت قروح مثانہ یا جرب مثانہ کے یا بوجہ تاکل اور سڑجانے مثانہ کے برامد ہوا ہے۔ اور قشور احمر بھی دلالت کرتے ہین کہ گردہ سے آتے ہین۔ اور کبھی صفائحی ہین ایسے ٹکڑے برامد ہوتے ہین جنکا رنگ تیرہ گون اور عیاہ ہوتا ہے اور مشابہ نلس ماہی کے کہ یہ نہایت ردی ہے۔ جتنے اصناف رسوب غیر طبعی کے آگے مذکور ہوتے ہین سب سے زیادہ اسکی مرارت ہے اور صفحات اعضائے اصابہ کے چھلنے پر دلالت کرتی ہے۔ پہلی دو قسمین یعنی خراطی اور سخالی اکثر مضر نہین مگر تین جگہ مثانہ کو ہلاک کرتی ہین۔ بعض اطبا نے حکایت کی ہے کہ ایک شخص نے فزار یج جو ایک حیوان زہرناک ہے کھالیا اوسکے بول مین سفید چھلکے برامد ہوئے مشابہ انڈے کے اوس چھلکے کے جو نیچے پوست سخت کے ہوتا ہے یہ چھلکے جسوقت پانی مین گھولے جاتے تھے گھلجاتے تھے اور رنگ سرخ پیدا کرتے تھے فقط بذریعہ اس بول کے وہ شخص اچھا ہو گیا اور زندہ رہا۔ خراطی کی ایک قسم وہ ہے جو عرض مین ان دو فون قسمون سے کم ہے اور قوام مین غلیظ زیادہ ہے۔ اگر سرخ رنگ ہو اوسکا نام کرسنی یعنی رنگ اوسکا مثل بسر کے ہوگا اور اگر سرخ نہو اوسکو سخالی کہتے ہین۔ کرسنی اگر سرخ ہو کبھی اوسمین اجزا جگر کے محترق ہو کر آتے ہین۔ اور کبھی خون سوختہ جگر کا اسمین ہوتا ہے۔ اور کبھی گردہ سے ہوتا ہے لیکن گردہ سے جو آتا ہے اوس مین اتصال کمی زیادہ ہوتا ہے۔ اور جو خون جگر سے آتا ہے وہ مشابہ اوس رسوب کے زیادہ ہوتا ہے جو کبھی نہو اور قفتیت اور پارہ پارہ ہونے کی قابلیت زیادہ رکھتا ہے۔ اور اگر زردی مائل زیادہ ہو گردہ سے ہوگا اسواسطے کہ جگر سے جو آتا ہے اوسمین کسقدر سیاہی سرخی کے ساتھ ہوتی ہے۔ اور کبھی اس رسوب کے ساتھ وہ بھی رسوب ہوتا ہے جسکے اجزا جگر سے آتے ہین۔ سخالی یعنی جسکی شکل شل بھوسی کے ہوتی ہے کبھی جرب مثانہ سے ہوتا ہے اور کبھی اعضائے ذوبان یعنی پگھلنے سے۔ ان دونون مین فرق یہ ہے کہ اگر بیچ قضیب مین خارش اور بول مین بو بے بدبو ہو تو وہ رسوب جرب مثانہ اور قروح مثانہ سے ہوگا خصوصاً اگر اس بول سے پہلے بول مدی ہو چکا ہو علی الخصوص اگر تمام دلائل نضج کے موجود ہون اوس وقت مثانہ کے اوپر کی رگون کا صحیح المزاج ہونا یقینی ہے اور اون مین کسی طرح کا تغیر یا سوء مزاج واقع نہین ہے بلکہ مرض نفس مثانہ مین ہے لیکن اگر رسوب سخالی کے ساتھ التہاب اور ضعف قوت اور سلامت اعضائے بول پائی جاوے اور اوسکا رنگ مائل بہ تیرگی ہو یہ رسوب ذوبان اعضا سے ہوگا۔ اور سوئقی یعنی دشیشی جسکی صورت مثل سکتو کے ہو اکثر اوسکا رنگ احتراق سے خون کے ہوتا ہے اور وہ مائل بسرخی ہوتا ہے اور اکثر ذوبان اعضا سے پیدا ہوتا ہے یا اون مین خراش کی وجہ سے اگر مائل بہ سفیدی ہو۔ اور کبھی جرب مثانہ سے بھی پیدا ہوتا ہے۔ ناظر کتاب ہذا دشیشی کی ان دونون قسمون مین جو ذوبان اعضا اور جرب مثانہ سے

پیدا ہوتی ہین بخوبی فرق کر سکتا ہے اگر اون علامات کو یاد کرے جو ابھی خرابی مین مذکور ہو چکی ہین — اگر شیشی مائل بسیاہی ہو پس وہ خون کے احتراق سے ہوتا ہے خصوصاً احتراق خون طحال سے — جمیع اقسام رسوب صفاہی کے جو بسبب امراض مثانہ اور گردہ اور مجاری بول کے پیدا ہون امراض حادہ مین روی اور مہلک ہوتے ہین — صفاہی کے اقسام مین قسم بھی کا حال اوپر بیان ہو چکا اور یہ بھی بیان کیا گیا کہ اکثر یہ رسوب گردہ سے ہوتا ہے اور کسی وقت گردہ سے نہین ہوتا — پھر گردہ سے اوس وقت ہوتا ہے جب لحم کی لحمیت صحیح ہو اور بول مین نضج بھی ہو اور ذوبان اعضاے بدن مین نہو اور اگر ہمراہ اس رسوب کے حمی بھی ہو اور بول مین نضج نہو پس یہ رسوب ذوبان اعضاے بدن سے ہوگا — بول نضج یافتہ صحت اور وہ پر دلیل ہوتا ہے اسواسطے کہ امراض گردہ مانع نضج بول کے نہین ہوتے اسلیے کہ نضج کا مقام گردہ سے اوپر ہے — رسوب دہمی چربی اور سمین اور گوشت کے گھلنے پر دلالت کرتا ہے کامل تر دلالت اوس دہمی کو ہے جو مشابہ ماء اللحم محلول کے ہو زردی مین — اور کبھی یہ رسوب دلالت موضع ذوبان سے بوجہ قلت اور کثرت اور آمیزش اور خالص ہونے کے کیا جاتا ہے اسلیے کہ اگر رسوب کی مقدار کثیر اور متمیز ہو جاننا چاہیے کہ جانب گردہ سے شحم گردہ کی ذوبان ہے ہے — اور اگر مقدار کم ہو اور آمیزش زیادہ ہو مکان بعید سے پیدا ہوا ہے — اگر بول مین ایک جسم اسفیدہ مثل دانہ انار کے نظر آئے یہ جسم شحم گردہ سے ہوگا — رسوب دہمی دلالت کرتا ہے شکافتہ ہونے قرحہ پر خصوصاً وہ قرحہ جو اعضاے بول مین ہو بالتخصیص اگر اس بول مین فضل محمود دراسب ہوا ہو — مخاطی غلظ غلیظ خام پر دلالت کرتا ہے یا بکثرت بدن مین ہو یا آلات بول سے دفع ہوئی ہو یا بجران عرق النساء اور وجع مفاصل کا ہو — بجران پر استدلال بذریعہ خفت کے کیا جاتا ہے جو بعد بول کے پیدا ہو — کبھی یہ رسوب لطیف اور رقیق ہوتا ہے پس گمان کیا جاتا ہے کہ یہ رسوب محمود ہے اسیواسطے واجب ہے کہ امراض حادہ مین ہیئات رسوب محمود کو دیکھکر فریفتہ نہو اگر رسوب محمود وقت نضج مین برامد ہوا ہو اور نہ دلیل نضج کی موجود ہو — اور کبھی یہ رسوب رقیق اور لطیف دلالت شدت برودت مزاج گردہ پر کرتا ہے — فرق درمیان مدی اور خام کے یہ ہے کہ مدی مین بدبو ہوتی ہے اور پہلی دلیل ورم کی موجود ہوتی ہے اور اوسکے اجزا کا اجتماع اور افتراق آسان ہوتا ہے — اوسی مدی سے ایک قسم وہ ہوتی ہے جسکو آمیزش مائیت سے زیادہ ہوتی ہے اور کسی قسم مین آمیزش کم ہوتی ہے اور اجزا متمیز زیادہ ہوتے ہین — اور خام مین کدورت اور غلاظت ہوتی ہے اجزا اوسکے آسانی سے یکجا اور متفرق نہین ہوتے — جس بول کا رسوب مخاطی اور بکثرت ہو اگر یہ بول بکثرت آخر فرس اور اوجاع مفاصل مین برامد ہو خیریت پر دلیل ہوگا — رسوب شعری یعنی بشکل بالون کے بجہت لبستہ ہونے رطوبت غلیظ لزجہ کے جو مستطیل ہے — پیدا ہوتا ہے کہ حرارت نے اپنا اثر کرکے اوسکو اس شکل پر کر دیا ہے — اکثر یہ رسوب سفید ہوتا ہے اور کبھی سرخ اسکا انعقاد گردہ مین ہوتا ہے — کہتے ہین کبھی طول مین چند بالشت کا برامد ہوتا ہے — رسوب مشابہ خمیر کے ٹکڑون کے جو بھیگے ہوے ہون ضعف معدہ اور امعاء اور دونون جگہ کے ضعف ہضم پر دلالت کرتا ہے بجہت اسکا سبب کھانا وہ دودھ یا دہی کا ہوتا ہے — رسوب رملی ہمیشہ حصاۃ پر دلالت کرتا ہے لبستہ ہو چکی ہو یا ہوتی ہو یا لبستہ ہو کر گل رہی ہو لیکن سرخ رملی گردہ کی تپھری پر دلالت کرتا ہے — اور اگر سرخ نہو مثانہ کی تپھری پر دلالت کریگا — رسوب مادی اکثر دلالت اوسکی بلغم یا مادہ پر ہوتی ہے کہ اوس مادہ کو بجہت دیر تک ٹھہرنے کے تغیرون اور اجزا کا پارہ پارہ ہونا عارض ہوا ہے — اور کبھی بجہت احتراق کے جو مادہ کو عارض ہو یہ رسوب پیدا ہوتا ہے — رسوب دلقی یعنی جو بشکل خون لبستہ کی ہو اگر اوسکے اجزا مین آمیزش زیادہ ہو ضعف مگر پر دلالت کریگا اور جو اس سے کم ہو مجاری بول کے خراج پر اور اونکے تمزق اتصال پر — اور اگر اجزا اس رسوب کے متمیز ہون اکثر مثانہ اور قضیب سے برامد ہوگا — اور بہت تفصیل سے ہم اس رسوب کا

حال امراض جدیدہ کی بحث الدم مین ذکر کرینگے۔ اور جسوقت بول مین رسوب بشکل علقہ احمر کے پیدا ہوا اور بعض بعارضہ سطال مبتلا ہو بعد اس رسوب کے مرض بطحال دفع ہو جائیگا۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ امراض مثانہ مین بعارضہ بول کے خون کثیر نہین نکلتا الا اسطرح کہ مثانہ کی رگین علی ہوئی اور اوسکے جرم مین دھنسی ہوئی اور تنگ اور تھڑی ہین **کمیت رسوب** کے ذریعہ سے دلالت رسوب کی پس بنظر کثرت اور قلت کے اس طرح ہے کہ کثرت رسوب سبب فاعلی کی کثرت پر اور قلت رسوب سبب فاعلی کی قلت پر دلالت کرتا ہے لیکن یہ بین چھوٹا اور بڑا ہونا اوسکی دلالت اوسطرح کی ہے جیسا خلطی مین بیان ہوا **کیفیت رسوب** کے سیاہ سے دلالت رسوب کی لیکن بجہت لون کے پس سیاہ رسوب دلیل ردی ہے اور ان اقسام پر جنکا ہمنے ذکر کیا۔ اسلم رسوب براہ لون کے وہی ہے جو سیاہ ہو اور مائیت سیاہ نمونہ سرخ رسوب دموریت پر دلالت کرتا ہے اور تخمہ پر۔ اور زردشت حرارت اور مرض کی خباثت پر۔ اور سفید رسوب اوسمین سے محمود وہ ہے جسکو ہم اوپر بیان کر چکے ہین۔ اور غیر محمود یعنی مذموم مخاطی۔ مدی۔ عنزوی۔ یعنی بشکل سرشیش اور رحوی یعنی جو بشکل کف ہو یہ سب نضج بول کے خالف ہین۔ سبز رسوب بھی وہی ہوتا ہے جو رفتہ رفتہ سیاہ ہو جاتا ہے پس حکم مین رسوب اسود کے داخل ہے۔ اور بورے رسوب سے طریقہ استدلال کا اوپر بیان ہو چکا **وضع رسوب** سے اوسکے تھمنے اور درد رہے ہونے کے ذریعہ سے استدلال ہوتا ہے چکنا اور پراگندہ ہونا اجزاے رسوب محمود کا بہتر ہے اور برے رسوب کا برا ہے اور درد ہونا یا ح اور ضعف ہضم پر دلالت کرتا ہے **مکان رسوب** سے استدلال اس طرح ہے کہ اگر رسوب بول کے اوپر ہو اوسکو غمام کہتے ہین۔ اور اگر بیچ مین ٹھہرا ہو اور سحاب متعلق کہتے ہین اور اوسمین نضج بہ نسبت غمام کے زیادہ ہوتا ہے متعلق رسوب وہی بہتر ہے جسکا پیشاب اوپر رہ نیچے کیطرف نہ مائل ہو۔ ناسب وہ رسوب ہے جو نہ نشین ہو اور نہ معلق اوسمین نضج کامل ہوتا ہے۔ یہ باین رسوب محمود کی ہین۔ اور رسوب مذموم متبانی ہی سبک ہو بہتر ہے جیسے رسوب اسود کہ متبانی سیاہی کم ہو اور تنانی اچھا ہے یہ بات حمیات مادہ مین ہوتی ہے۔ اسی طرح اگر خلط بلغمی ہو یا سوداوی پس غمام بہتر ہے راسطے اسکے کہ غمام دلالت کرتا ہے غلظ کے لطیف ہو جانے پر بگر یہ کہ سبب رسوب کی اور پر آنے کا کثرت ریاح ہے اگر کثرت ریاح نہو پس طافی یعنی غمام اسلم ہے اور سکے بعد متعلق اور سب سے بدتر اوسکے سبب رسوب کے اور پر چڑھنے کا حرارت تصعید کرنے والی یا ریح ہوتی ہے۔ جو رسوب متغیر ہو حالت غلاظت بول مین اور پر چڑھتا ہے خصوصاً اگر رسوب سبک ہو اور بول قیح مین نیچے بیٹھ جاتا ہے اگر رسوب ثقیل ہو۔ صبوقت رسوب طافی یا متعلق اول مرض مین ظاہر ہو اور بدستور ہمیشہ ایسا ہی رہے دلالت کریگا کہ بحران بذریعہ خراج کے ہوگا مگر ضعیف اور ناتوان لوگون کا مرض فقط رسوب محمود سے جو طافی یا متعلق ہو دفع ہو جاتا ہے جیسا ہمنے اوپر ذکر کیا۔ رسوب طافی یا متعلق جو پکنا ہو اگر مثانہ بنسیج عنکبوت کے ہو یا متفرق ہو یا اوسکا اجتماع مثل اجتماع زلابیہ کے ہو ردی ہے اور زلابیہ ایک قسم کی روئی ہے خواہ مٹھائی جیسے جلیبی وغیرہ بھی ہوتی ہے سوداخدار۔ اور اکثر ملمور قلیل طافی غیر جید کا ہوتا ہے کہ وہ محل خوف ہے لیکن یہ بات ابتداے نضج مین ہوتی ہے بعد اوسکے رفتہ رفتہ جودت اور خوبی پیدا ہوتی جاتی ہے پھر متعلق ہو جاتا ہے اور سکے بعد اسکا سب ہوتا ہے یہ بات رسوب کی دلالت ردی ہونے پر منہین کرتی ہے لیکن اگر اوسکے بعد رسوب ردی پیدا ہونے لگین پس جو خوف ابتداے مرض مین پیدا ہوا ہے اوسکا ظہور واجب ہے **زمانہ رسوب** زمانہ کے سحاظ سے استدلال رسوب کا اس طرح کیا جاتا ہے کہ اگر بول ہونے کے ساتھ ہی رسوب فوراً پیدا ہو جائے علامت جید ہے نضج مادہ کی۔ اور اگر رسوب کے پیدا ہونے مین دیر ہو یا نہ پیدا ہو دلیل عدم نضج پر ہوگی اور متبنی تاخیر رسوب کے پیدا ہونے مین کم و بیش ہوگی نضج مین بھی اوسیقدر تاخیر سمجھنا چاہیے **ہیات آمیزش رسوب کی اجزاے بول مین** جیسا ہم نے بول دم اور بول دسم یعنی چربی مین ذکر کیا ہے وہی سمجھنا چاہیے

فصل سابعین دلالت قلت اور کثرت بول کے بیان مین

بول قلیل المقدار ضعف قوت پر دلالت کرتا ہے اور جو بول مقدار مشروب سے کم برآمد ہو دلالت کرتا ہے کہ تحلل مشروب کا بہت ہو گیا یا اسمال شحم ہوگا یا استسقے کی استعداد بدن مین زیادہ ہے۔ بول کثیر المقدار کبھی ذوبان اور استفراغ براون فضول کے جو بدن مین

پھل رہے ہین دلالت کرتا ہے۔ اور فرق صحیح ان دونون مین نظر بسوال قوت کیا جاتا ہے کہ ذو بان مین قوت ضعیف ہوتی ہے اور استفراغی مین ضعیف نہین ہوتی جس بول کا رنگ خراب ہو اور شریر پر دلالت کرے جسقدر زیادہ ہوا سلم ہوگا۔ اور اگر ذرکرک کر ہوا اور کم ہو شریر کثیر پر دلالت کرے گا جیسے بول سیاہ اور غلیظ جس بول کا حال قلت اور کثرت مین مختلف ہو کبھی بہت سا اور کبھی تھوڑا اور کبھی بند ہو جائے دلیل مجاہدۂ طبیعت پر ہے ایسی کوشش کے ساتھ جس سے طبیعت کو تعب حاصل ہوتا ہے اور یہ کیفیت ردی ہے۔ بول کثیر اور امراض مادہ مین اگر اوسکے بعد راحت مریض کو نہ پہونچے وقت یا تشنج التہابی کے پیدا ہونے پر دلیل ہوتا ہے اور یہی حال عرق کثیر کا حمیات مادہ مین ہے۔ اگر بول قطرہ قطرہ حمیات مادہ مین بے ارادہ پیشاب آفت دماغی پر دلیل ہوتا ہے جو عقب اور عضل دماغ تک پہونچ گئی ہے۔ پھر اگر تپ مین بروقت ایسے بول کے سکون ہو اور دلائل سلامت موجود ہون رعاف کی خبر دے گا ورنہ اختلاط عقل اور فساد پر دلیل ہوگا۔ صحیح آدمی کا بول اگر رقیق اور کم ہو جاوے اور اسی طرح ہمیشہ آیا کرے اور گرانی اور درد تہیگاہ مین محسوس ہو اطراف گردہ کے ورم سخت پر دلالت کرے گا۔ مرض قولنج مین اگر بول بکثرت برامد ہو آمد صحت کی بشیتر بشارت دیتا ہے خصوصاً اگر سفید ہو اور بآسانی برامد ہو

فصل آٹھوین بول صحیح المزاج شخص اور فاضل کے بیان مین

یہ بول وہی ہے جسکا قوام معتدل ہو رنگ لطیف مائل باترجی رسوب محمود کہ اوسمین بموجب بیان بالا کے سفیدی اور سبکی اور ملاست اور استواء اور استدارت شکل ہو۔ بو اوسکی معتدل نہ تند اور نہ بو اور نہ ایسا کہ کسی قسم کی بو نہو۔ ایسا بول جسوقت کسی ایسے مرض مین دفعۃً برامد ہو جسکی حدت زیادہ ہے جدائی مرض اور حصول صحت پر اوسکے دوسرے دن دلیل ہوگا

فصل نوین بول اسنان کے بیان مین

لڑکون کا بول رنگ مین مائل دودھ کے رنگ کی طرف ہوتا ہے کہ اونکی غذا ہی ہے اور مزاج مین اونکے رطوبت زیادہ ہے اور مائل بسفیدی ہوتا ہے۔ اور صبیان کا بول غلیظ اور ثخین زیادہ بول شبان سے ہوتا ہے اور پراگندگی اجزا اسمین زیادہ ہوتی ہے جیسا ہم اوپر ذکر کر چکے ہین۔ بول شبان کا مائل بطرف نارنجی اور اعتدال قوام کے ہوتا ہے۔ بول کہول کا مائل طرف بیاض اور رقت کے ہوتا ہے اور اکثر غلیظ ہوتا ہے بقدر اندازۂ اوس فضول کے جسکا انصراف اونکے بدن سے بکثرت ہوتا ہے۔ بول مشائخ مین بیاض اور رقت بہ نسبت کہول کے زیادہ ہوتی ہے کبھی شاذ و نادر انکا بول غلیظ بھی ہو جاتا ہے جب غلاظت انکے بول مین شدید ہو سنگریزے کی پیدائش کی امید ہوتی ہے

فصل دسوین بول مرد اور عورتون کے بیان مین

عورتون کا بول ہر حال مین غلیظ شدید البیاض اور رونق مین کم بول سے مردون کے ہوتا ہے اور یہ بات بسبب کثرت فضول کے ہوتی ہے جو اون مین پیدا ہوتے ہین اور اس سبب سے کہ ضعف اونکے ہضم مین زیادہ ہوتا ہے اور مسامات اونکے وسیع ہوتے ہین ایسے کہ جو فضول کو دفع کرتے ہین اونکی گنجایش بخوبی مسامات مین ہوتی ہے اور اس سبب سے کہ اونکے آلات بول کیطرف اونکے ارحام سے بہت سے رطوبات منحل ہو کر آتے ہین۔ بول مرد کا اگر ہلایا جاوے مائل بہ کدورت اور پہلی طرف ہو جاتا ہے۔ اور اکثر مرد کے بول مین کدورت ہوتی ہے۔ اور بول عورتون کا ہلانے سے مکدر نہین ہوتا اسلیے کہ اسکے اجزا مین تمیز نہین ہوتی۔ اور اکثر عورت کے بول کے اوپر ایک سے زیادہ گول ہوتی ہے۔ اور اگر کسیقدر کدورت عورات کے بول مین آتی ہے تو بہت کم ہوتی ہے۔ بول مرد کا بعد جماع کے اوس مین لکیرین ڈورون کی شکل کی ایسی ہوتی ہین جیسے ایک ڈورا دوسرے مین تنا ہوا ہے۔ بول حاملہ عورتون کے صاف ہوتے ہین اور اوسکے اوپر ابر تنک مثل دہوین کے ہوتا ہے۔ اور بشیتر انکا بول مثل سخوداب کے ہوتا ہے یا مثل جوش اب پاچہ گوسفند وغیرہ کے زرد رنگ جسمین زرقت ہو اور اوسکے اوپر ابر سا ہوتا ہے

اور کیسا ہی ہو وسط مین بول کے ایک تہ کے مثل زردی نے کے ہوتی ہے۔ اور اکثر ایک چیز مثل دانہ کے برقت ہلانے کے چپٹتی اور ترتی ہے اور اگر کبھی زیادہ ظاہر ہوتی ہے وہ اول حمل ہے اور اگر عرضی ظاہر ہو تو وہ آخر حمل سے خصوصاً جبکہ وقت برقت ہلانے کے مکدر ہو جاوے۔ بول نفساء کا اکثر احوال مین سیاہی مثل سرخائی اور سیاہی دیگ کے ہوتا ہے

فصل گیارہوین بول حیوانات کے بیان مین

اکثر طبیب کو حیوانات کے بول کی شناخت بھی مفید ہوتی ہے جب کوئی شخص براہ امتحان اور دوا کے دینے کے انسان کے بول کی جگہ حیوان کا بول دکھلائے پھر اوسوقت طبیب کو دشواری ہوتی ہے۔ گھوڑے مین کہ بول گہرے کاذرہ مین مثل مٹیالی یا ہوئی کچنائی کے ہوتا ہے کدورت لیمو ہوتی اور غلاظت جو خارج سے بہم پہونچتی ہے۔ اور خچر کا بول بھی کچنائی مین مثل بول خر کے ہوتا ہے مگر اوس سے صاف زیادہ ہے۔ اور یہ ظاہر ہوتا ہے کہ نصف قاذورہ اوپر کا صاف ہے اور نصف نیچے کا کدورت ناک۔ اور بول غنم یعنی گوسفند کا سفید ہوتا ہے اور زردی مین آدمی کے بول کے قریب ہوتا ہے مگر اوسمین قوام درست نہین ہوتا اور ثقل اوسکا مثل تیل کے ہوتا ہے بمثل تیل کے ثقل کے ہوتا ہے۔ اور جسقدر غذا اوسکی مچھی ہو بول مین صفائی زیادہ ہوتی ہے۔ اور بول ہرن کا مشابہ بول گوسفند کے ہوتا ہے مگر قوام اوسمین ثقل نہین ہوتا۔ اور کسیقدر بول غنم سے صفائی مین زیادہ ہوتا ہے۔ گھوڑے کا پیشاب آدمی کے بول کے قریب ہوتا ہے

فصل بارہوین ایسی تر چیزون کے بیان مین جو مشابہ بول کے ہوتی ہین

بمنجملہ ایسی چیزون کے کل تر چیزین مثل بادام اصل اور انجیر اور آب زعفران وغیرہ کے۔ ان سب کا یہ قاعدہ ہے کہ جسقدر پانی کے دیکھین صاف معلوم ہون گی۔ اور بول انکے بخلاف جسقدر قریب کے دیکھین غلیظ معلوم ہوگا۔ بادام اصل کا کف زرد ہوتا ہے اور آب انجیر کا ثقل کنارے بیٹھتا ہے اور بیچ مین نہین ہوتا ہے اور نہ درستی اور ہمواری پیدا ہوتی ہے اور نہ اوس مین حرکت ہوتی ہے۔ ایسی اسقدر بیان احوال بول کا شاید کافی ہو اور کتب طبیہ مین زیادہ تفصیل حالات بول کی عنقریب بیان ہوگی انشاء اللہ تعالے

فصل تیرہوین دلائل براز کے بیان مین

براز کی مقدار سے کبھی استدلال اس طرح پر کرتے ہین کہ جو چیز کھائی گئی ہے اوسکی مقدار سے جتنا فضلہ براز کا وقوع ہوتا مناسب ہے اوس سے کہ کمتر ہے یا زیادہ یا برابر۔ یہ بات بخوبی معلوم ہے کہ زیادتی براز کی بسبب کثرت حجم اخلاط کے ہوتی ہے اور قلت براز کی بوجہ قلت اخلاط کے یا بسبب احتباس مقدار کثیر براز کے اعور اور قولون یا لفافی مین یعنی اون بارکیک اعا مین جہان تشریح مین مذکور ہو چکے ہین اور یہ احتباس مقدمہ قولنج ہے کہ ضعف قوت دافعہ پر دلالت کرتا ہے۔ اور کبھی استدلال قوام براز سے کیا جاتا ہے۔ رطوبت قوام کی یا مسدون پر دلالت کرتی ہے یا سوء ہضم پر۔ اور کبھی ضعف معاول یعنی وہ گرین جو قولون مین امعاء کرانکی رطوبت کو جذب کرتی ہین بسبب رقت مصنف کے یہ معاول رطوبت کو نہین چوستی ہین۔ کبھی زلات سرسے یکتے ہین اس سے براز مین رطوبت پیدا ہوتی ہے۔ کبھی کھانے سے ایسی چیز کے جو براز مین تری پیدا کرے۔ براز تر کی از جہت کبھی زوبان اعضاء اصلی پر دلالت کرتی ہے اگر بوے بد ہو۔ اور کبھی کثرت اخلاط اور دوسری چیزون سے از جہت ہو دلیل ہوتی ہے اور اس وقت مین زیادہ بو نہین ہوتی۔ اور کبھی لذیذ غذاؤن کے کھانے سے جنکی مقدار قلیل ہو اور مزاج مین حرارت قوی ہو کہ اس جہت سے ہضم جیدہ ہو سکے تبھی از جہت پیدا ہوتی ہے۔ جو براز تر بمثل زبد جوش اور شدت حرارت پر دلالت کرتا ہے یا ریاح کثیر کی آمیزش پر۔ خشک براز بسبب اوسکے تحلل پر دلیل ہوتا ہے یا کثرت ادرار بول پر یا ایک حرارت نارہی پر جو مزاج مین پیدا ہو یا خشک غذاؤن کے کھانے پر یا زیادہ دیر تک امعا مین ٹھہرے رہنے پر جیسا اپنے مقام پر اسکا بیان کتاب چہارم مین کیا جاوے گا۔ اگر یہ خشک اور سخت کے ساتھ رطوبت بھی ہو دلالت کرے گا کہ خشکی اوسکی بسبب طول زمانہ احتباس کے ہے ایسے رطوبات مین جو مانع خروج براز نہین۔ اور صفر جسکی نوع سے براز بہت جلد دفع ہوتا ہے نہین ہے۔ اگر طول احتباس بھی نہو اور نہ علامات رطوبت کے امعا مین پائے جائین پھر بسبب ایسے براز خشک کے گرنا کسی فضلہ کا جو صدیدی ہو اور لذیع اوس مین زیادہ ہو جانب کبد سے جو امعا متصل ہین تصور کیا جاوے گا اور اوسکے خروج مین مہلت اور دیر ہوگی بسبب نوع اس فضلہ کے مگر اتنی دیر جسمین یہ براز خشک ہو جاوے

ہلجانے کے۔ کبھی استدلال لون براز سے کیا جاتا ہے۔ لون بلغمی براز کا ناری ہے جسکی نارئیت خفیف ہو اگر اس رنگ مین شدت ہو کثرت مرار پر دلالت کریگا اور اگر نارئیت مین نقصان ہو نیم خامی اور عدم نضج پر دلالت ہوگی۔ اور اگر سفیدی بیشتر سفیدی بجہت سدہ کے ہوتی ہے جو مجری مرار مین پڑے اوس وقت یرقان پر دلالت کرتا ہے۔ اور اگر سفیدی کے ہمراہ قیح ہو کہ اوس مین لوبدہ کی آئے یہ بیاض دلالت دبیلہ کے شگافتہ ہونے پر کریگا۔ اکثر اوقات بیمار آدمی آسودہ حال خوتارک ریاضت کا ہو سفیدی براز دفع کرتا ہے اسکے فدیعہ سے اوسکے بدن کا تنقیہ اور اچھی طرح کا استفراغ ہو جاتا ہے اور اوسکے بدن کا تبدل اور سستی جو بجہت ترک ریاضت کے ہے زائل ہو جاتی ہے جیسا ہم بحث بول مین بیان کر چکے ہین۔ **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ بازاط ناری ہونا براز کا اکثر اوقات منتہائے مرض مین نضج پر دلالت کرتا ہے اور اکثر لون حالی پر۔ سیاہ براز کی دلالت مثل سیاہ بول کے ہے کہ احتراق شدید یا نضج مرض سوداوی یا استعمال کسی سیاہ رنگ کی چیز پر یا پینے پر ایسی شئے کے جو استفراغ سودا کا کرے دلالت کرتا ہے۔ اور مجلی دلالت اسکی جو احتراق شدید پر ہے روی ہے۔ اور جو براز سوداے خالص سے پیدا ہو فقط اوسکے لون سے استدلال کافی نہین ہے بلکہ اوسکی ترشی اور عفونت اور زمین کا جوش کھانا بھی دیکھا جاتا ہے۔ اور یہ اوصاف روی ہین براز مین ہون یا نہ ہون۔ اس براز کے خواص مین سے یہ ہے کہ اسمین چمک ہوتی ہے خلاصہ یہ ہے کہ محض خلط سوداوی کا نکلنا اکثر قاتل ہوتا ہے یعنی ہلاکت پر دلیل ہوتا ہے۔ سیاہ کیموس کا نکلنا اکثر نافع ہے اسلیے کہ نکلنا سوداے اصلی کا غایت احتراق بدن اور فناے رطوبات پر دلالت کرتا ہے۔ سبز رنگ کا براز انطفاے یعنی فرو ہو جانے حرارت غریزی پر دلالت کرتا ہے اور رنگ تیرہ بھی اسی طرح پر ہے۔ کبھی استدلال ہیئات براز سے بھی ہوتا ہے اس طرح پر کہ بستہ اور سمٹا ہوا ہے یا پھولا ہوا۔ پھولا ہوا مثل گوبر کے ریح پر دلالت کرتا ہے۔ کبھی استدلال وقت براز سے بھی کیا جاتا ہے پس براز اگر جلد اور وقت عادت سے بیشتر خارج ہو دلیل ردی ہے۔ کثرت مرار یا ضعف قوت ماسکہ پر دلالت کرتا ہے۔ اور اگر دیر مین خارج ہو ضعف ہاضمہ اور برودت امعا اور کثرت رطوبت پر دلالت کرتا ہے۔ آواز کا پیدا ہونا بنا ریاح نافخہ پر دلیل ہے۔ بڑے بڑے اور طرح طرح کے رنگ براز کے ردی ہین اونکا ذکر ابواب جزوی مین کیا جائیگا۔ افضل براز کی وہی قسم ہے کہ بستہ ہو اور اجزا اوسکے ہمرنگ ہون اور مائیت کا بیوست کے ساتھ اختلاط زیادہ ہو شحنن اور قوام اوسکا مثل شہد کے ہو اور بآسانی دفع ہو لذع اور خراش پیدا نکرے اور رنگ اوسکا مائل بزردی اور بدبو مطلق نہین اور نہ ایسا کہ کسی قسم کی بو نکلے اور اوسکے نکلتے وقت آواز ایسی جیسے برتن سے پانی گرتے وقت ہوتی ہے پیدا ہو اور نہ اوسکے ساتھ قراقر ہو اور نہ اوسمین زیادتی ہو اور وقت عادت پر برامد ہو مقدار اوسکی ماکول سے بنسبت معتدل رکھے۔ **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ استوا براز ہر طرح کا اچھا نہین اور نہ ہر طرح کی ملاست اچھی ہے اسلیے کہ یہ دونون کبھی بسبب نضج کامل کے پیدا ہوتے ہین جس سے ہر جزو براز کا ہمرنگ اور متشابہ ہو جاتا ہے۔ اور کبھی بوجہ احراق اور ذوبان کے یہ دونون پیدا ہوتے ہین اوس وقت بدترین علامات سے خیال کیے جاتے ہین۔ **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ براز معتدل القوام جو مائل بر قت ہو وہی محمود ہوتا ہے جسکے خروج کے ہمراہ قراقر اور ریاح مفرون اور نہ بزرگ کہ تھوڑا تھوڑا نکلے ورنہ جائز ہے کہ اوسکا نکلنا رقیق ہو کہ بجہت آمیزش صدید کے جو طبیعت پر گران خاطر تھا ہوگا اور وہی صدید اوسکو امعا مین سختگی سے منع کرتا تھا۔ کبھی اور طرح کی بھی علامتین عروق وغیرہ مین ظاہر ہوتی ہین مگر اون مین بحث کرنی مباحث جزوی سے مناسبت رکھتی ہے۔ اسی طرح بحث امراض

شروحی شرح مزید احکام وغیرہ کی کیجاوے گی۔ دوسرا فن کتاب اول کا فن طب ہین تمام ہوا اور اوس مین اٹھارہ فصلین تھین

فن تیسرا حفظ صحت کا بیان اور اس مین ایک فصل اور پانچ تعلیمین ہین **فصل ہفتم سبب صحت اور مرض اور ضرورت موت کے بیان مین** علم طب کا قسمت اوّلی دو جزو کی طرف منقسم ہوتا ہے۔ جزو نظری۔ اور جزو عملی۔ اور دونون قسمین علمی اور نظری ہین یعنی قوت نظری اور فکر منطقی دونون سے متعلق ہے لیکن مخصوص باسم نظری وہی قسم ہے جسمین افادہ علم آثار یعنی علم قیاسات کا ہوتا ہے اور احکام کلیہ فقط بیان ہوتے ہین۔ اور علم کسی عمل کا اوس مین نہین بیان ہوتا ہے جیسے وہ علم طب کا جسمین بیان وزارج۔ اور خلاط۔ اور قوی۔ اور اقسام امراض اور اعراض۔ اور اسباب کا کیا جاتا ہے۔ اور مخصوص باسم عملی وہ جزو ہے جسمین افادہ علم کیفیت عمل اور تدبیر کا ہوتا ہے جیسے وہ جزو جسمین تعلیم اس بات کی ہوتی ہے کہ حفظ صحت بدن خاص کی ایک خاص حال پر کیونکر کرنی چاہیے اور معالجہ ایک بدن کا جسمین ایسا ایک مرض ہے کس طرح کیا جاوے۔ یہ گمان کبھی نکرنا چاہیے کہ جزو عملی سے یہی مراد ہے کہ اوسمین مباشرت اور عمل ہو بلکہ مراد جزو عملی سے وہ قسم ہے جسمین تعلیم علم مباشرت اور عمل کی کیجاتی ہے۔ جیسا پہلے اسکو اوائل کتاب مین بجزئی بیان کیا فن اول اور ثانی مین قسم نظری کلی علم طب کے بیان سے مرفراغت پاچکے اور اب ہم اپنی فکر کو بطرف باقیماندہ چیزین قسم عملی کی اور یہی طب سے متعلق کلی صرف کیے دیتے ہین اور یہ کتاب مین کا جزو عملی ہا[illegible] ہین۔ یہ قسم مین علم تدبیر ابدان صحیحہ کا ذکر ہے کہ اونکی حفظ صحت کیونکر کیجاوے اور جسمین صحت سے [illegible] اوسکا نام علم حفظ صحت ہے۔ دوسری قسم مین علم تدبیر بدن مریض کا ذکر ہے کہ بدن مریض کیونکر اپنی حالت [illegible] یا اوسکا علم علاج نام ہے۔ ہم اس قسم عملی کو شروع کرتے ہیں اور پہلے اس فن مین مختصر بیان قوا[illegible] کا لکھتے ہیں۔ اور کہتے ہین کہ بدگاہ بدو اول ہمارے ابدان کے تکون اور پیدائش کی دو چیزین ہین ایک منی مرد کی اور صحیح اول کی سنت یہ ہے کہ وہ قائم مقام سبب فاعلی ہمارے ابدان کی ہے جیسے کہ فصل مقرر تعلیم پانچوین فن اول مین بیان ہوچکا۔ دوسری شے منی عورت کی ہے اور فعل حیض کا اور صحیح اوسکے اسکی نسبت یہ ہے کہ قائم مقام جزو مادی کی ہے۔ یہ دونون اجزا اس بات مین شریک ہین کہ ہر ایک۔ انمین کا جوہر مثال اور طب ہے اگرچہ بعد اس مخالفت کے اور امور مختلف ہین۔ اور یابست اور رطوبت خون حیض اور منی عورت مین زیادہ ہے اور نار یت اور ہوائیت مرد کی منی مین غالب ہے۔ ہین لحاظ واجب ہوا کہ پہلا انعقاد ان دونون چیزون کا رطوبت کے ساتھ ہوا گیا ارضیت اور نار یت بھی مادہ تکون مین موجود تھین اور ارضیت مین جو صلابت تھی اور نار یت مین جو قوت انضاج تھی ان دونون نے ایک دوسرے کی اعانت کرکے نطفہ منعقد مین سختی اور بستگی پیدا کی مگر یہ سختی اور بستگی اوس درجہ تک نہین ہوسکتی ہے جیسے اجسام سخت مثل پتھر اور شیشہ وغیرہ کے سخت اور منعقد ہوتے ہین کہ اوس مین سے کوئی شے فعل اور انفعال حرکت یومی اور لیلی سے متحلل نہین ہوتی یا ایسی چیز متحلل ہوتی ہے جو محسوس نہین ہوتی پس یہ چیزین آفات وارضہ سے جو بوجہ تحلل دائمی اور طول زمانہ کے عارض ہوتا ہے حفاظت اور امان مین رہتی ہین اور نطفہ بستہ کا حال ایسا نہین ہے اسی جہت سے ہمارے ابدان دو قسم کی آفات مین مبتلا رہتے ہین۔ اور ہر ایک قسم کے واسطے ایک سبب داخلی اور ایک سبب خارجی ہوتا ہے +

پہلی آفت تحلیل اوس رطوبت مستوی کی ہے جس سے ہماری خلقت ہوئی ہے اور یہ تحلیل بتدریج اور رفتہ رفتہ

ہوتی ہے **دوسری آفت** تعفن اس رطوبت کا اور اس مین فساد عارض ہونا اور اس رطوبت کا متغیر ہو جانا اس طرح پر کہ صلاحیت امداد حیات کی باقی نرہے - اور یہ تغیر مخالفت تغیر اول کی ہے اگرچہ انجام اسکا بھی خشکی کیطرف ہوتا ہے اس طرح پر کہ پہلے رطوبت فاسد ہو جاتی اور اسکی ہیئت مخالف اوس ہیئت کے ہو جاتی ہے جو صلاحیت ہمارے بدن ہونے کی رکھے پھر آخر کار ہین بسبب تعفن کے متحلل ہوتی ہے اسلیے کہ تعفونت کا قاعدہ ہے کہ پہلے رطوبت کو فاسد کرتی ہے بعد اوسکے متحلل کرتی ہے - اور ایک شئے خشک خاکستری کو بعد تحلل کے چھوڑ دیتی ہے - یہ دونون آفتین اون آفات سے خارج ہین جو امراض سببی لاحق ہوتی ہین جیسے ہر دو مزاج کہ اس رطوبت کا انجاد کر دے یا اور اقسام زہر کے یا انواع تفرق اتصال جو مملکب ہین خواہ اور تمام امراض - یہ دونون قسم آفات کی جو ابھی مذکور ہوئین ہمارے اس بحث کلی سے مخصوص ہین اور اوائل اسی کے ہین کہ ہم ان دونون کا اعتبار حفظ صحت مین کرین اور ہر ایک قسم کا وقوع اسباب خارجی اور باطنی دونون سے ہوتا ہے - اسباب خارجی جیسے ہوا جو تحلیل اور تعفن پیدا کرتی ہے - اسباب باطنی جیسے حرارت غریزی جو ہمارے بدن ہین ہے اور ہمارے رطوبات کی تحلیل کیا کرتی ہے - اور حرارت غریبی جو ہمارے بدن ہین غذاؤن وغیرہ کے استعمال سے پیدا ہوتی ہے کہ وہ حرارت ہمارے رطوبات کو تعفن کرتی ہے - یہ سب اسباب اوس رطوبت کے خشک کرنے کی وجہ سے ہمارے بدن کی تخفیف پر معین ہین بلکہ اول استکمال حال اور اول ہمارے رسائی اور قدرت افعال کے لیے ہر بیست سبب خشکی عارض ہونے کے ذریعہ سے ہوتی ہے بعد اوسکے جفاف مستمر رہتا ہے تا انیکہ تمام ہو جاتا ہے اور فنا سے رطوبت [illegible] سے جس سے [illegible] موت کرتے ہین اور یہ جفاف اور خشکی جو ہمکو عارض ہوا کرتی ہے ایک اور وجہ سے ہوا سے [illegible] ہوتا ہے ہین کوئی بات نہین ہے اسلیے کہ ہم اول خلقت مین نہایت رطوبت پر ہوتے ہین [illegible] ہوتی ہے [illegible] ہوتی ہے تو اس رطوبت مین مقدار حرارت مین احتقان پیدا ہوتا ہے اور جبکہ ہماری حرارت اس رطوبت پر ہمیشہ غالب رہتی ہے کیونکہ یہ اپنا فعل ہمیشہ ضرور کرتی ہے یعنی اس رطوبت مین ہمیشہ کسیقدر خشکی پیدا کرتی ہے - اور اس خشکی جو اس رطوبت مین ہوتی ہے [illegible] کا فنا ہوتا ہے یہی ہے کہ ہم کیفیت اعتدال کو سن متدل ہین ہوتے ہین - اور جب ہمارے [illegible] کو جو رطوبت کے لیے [illegible] رطوبت کے حاصل ہوتا ہے ہو چکین اور حرارت بحال خود باقی ہو اور دوبارہ تجفیف (یعنی تجفیف اول [illegible] ہو بلکہ اوس سے زیادہ ہو) شروع ہوتی ہے اسلیے کہ مادہ کم ہے اور حرارت زیادہ پس مادہ زیادہ قابلیت خشک ہونے کی رکھیگا اور [illegible] تجفیف [illegible] بڑھ جائے گی اور ہمیشہ خشکی بڑھتی جائے گی یہانتک کہ رطوبت کا فنا ہو جائے یہی حرارت غریبی بالعرض اپنے آپ کو بجھا دیتی ہے اور فنا کرنے کا سبب عارضی ہوتی ہے اسلیے کہ بالاصالت اپنے مادے کو یعنی رطوبت غریزی کو فنا کرتی ہے جیسے بیان کیا کہ اپنے آپکو خود ہی بجھا دیتا ہے سبب اپنے مادے کو یعنی رطوبت رغون کو فنا کر دے - اور جسقدر تجفیف بڑھتی جاتی ہے حرارت مین نقصان پیدا ہوتا جاتا ہے پس ہمیشہ عجز حرارت کا مستمر رہتا ہے تا انیکہ بدرجۂ غایت پہونچتا ہے اور عجز بجائے رطوبت کے ظرف بدل متحلل کے بڑھتا جاتا ہے یعنی بسبب نقصان حرارت کے ہمیشہ جو غذا متحلل ہو کر جزو بدن ہوتی ہے اوس مین کمی ہوتی جاتی ہے جب ہم سن نمو سے تجاوز کرتے ہین تا بین لحاظ تجفیف کی زیادتی دو وجہون سے ہوتی ہے **ایک** تو مادہ اصلی یعنی رطوبت غریزی مین لاحق ہونا نقصان کا جسکی جہت سے بدل متحلل کا گھٹتا جاتا ہے **دوسرے** رطوبت غریزی مین فی نفسہ بسبب تحلیل حرارت کے کمی ہوتی جاتی ہے اس سبب سے ضعف حرارت زیادہ ہوتا جاتا ہے کہ یبوست کو جو ہر اعضا پر غلبہ ہوتا جاتا ہے اور کمی رطوبت

غریزی میں جو بنزلہ مادہ یا روغن چراغ کے ہے پیدا ہوتی جاتی ہے اسلیے کہ چراغ کے واسطے بھی دو رطوبتین ہین پانی اور روغن سو روغن کے فنا
رہنے تک چراغ روشن باقی رہتا ہے۔ اور پانی کی جہت سے بجھ جاتا ہے جیسے گلاس وغیرہ کی روشنی مین دیکھا جاتا ہے مترجم کہتا ہے
اس مقام پر پانی سے مراد وہ رطوبت نہین ہے جسکی جہت سے اجزا روئی وغیرہ کے جس سے فتیلۂ چراغ بنایا جاتا ہے متصل ہوتے ہین اور جسکے
فنا ہونے سے فتیلہ خاکستر ہوتا جاتا ہے جیسا کہ حیات کے بحث وقت مین اوسکی تفصیل آتی ہے کہ اسکو شیخ نے اوس مقام پر تیسری رطوبت
قرار کیا ہے بلکہ یہان پانی سے وہ پانی مراد ہے جو گیلا اس وغیرہ مین بھرا ہوتا ہے اور تیل اوسکے اوپر رہتا ہے جیسے آملی وغیرہ فی بھی تصریح
کی ہے متن اسیطرح حرارت غریزی کا قیام بسبب رطوبت غریزی کے ہوتا ہے اور احتقان اس حرارت کا بجہت رطوبت غریبہ کے ہوتا ہے
۔ اور رطوبت غریبی کا بڑھ جانا بجہت ضعف ہضم وغیرہ کے ایسا خیال کیا جاتا ہے جیسے رطوبت مائی چراغ کی بڑھ جاوے کیس اگر فتیلہ پانی سے
تر ہو جوے کیفیتی اور برائی اشتعال چراغ مین پیدا ہوتی ہے کہ کبھی روشنی دیتا ہے اور کبھی قریب بجھنے کے ہو جاتا ہے۔ اور حرارت نار
اور رطوبت مائی کو مختلف صورتون سے جدا کرتی ہے۔ ایسا ہی حال ہمارے جسم کا اور ہماری حرارت غریزی کا بسبت رطوبت غریبہ کے ہوتا ہے
کہ اوسوقت بجہت عروض سوء ہضم اور تخمہ وغیرہ کے چراغ حیات قریب بجھنے کے ہو پہنچتا ہے تا اینکہ طبیعت تصرف کامل کرکے نفضہ اس
رطوبت کا کسی قسم کے استفراغ سے کر دے۔ آخر کار جب یہ تجفیف تمام ہوتی ہے اور رطوبت اصلی فنا ہو جاتی ہے اوسوقت موت طبعی
واقع ہوتی ہے۔ اور بدن ہمارا جبتک باقی رہتا ہے اوسکی بقا کا سبب یہ نہین ہے کہ بدن کی رطوبت طبعی جو ابتدائے خلقت سے ہے اور
اوّلی ہے اوسنے مقابلہ حرارت عالم کا جو ہوا اور آفتاب سے اور حرارت اپنے بدن کا جو اوسکی طبیعت مین ہے کیا ہے اور مقابلہ اوس چیز کا
جو اپنی حرکات مین اس مقاومت شدیدہ کو پیدا کرتا ہے بھی کیا ہے اسلیے کہ یہ طبیعت اس مقابلہ مین بہت ضعیف تھی لیکن استبدال بدل
ما یتحلل اس رطوبت کا جو بذریعہ غذا اور غیرہ کے ہوتا رہا ہے اوسنے اس رطوبت کو واسطے مقابلہ ہر ایک قسم کی تحلیل کے بر پا اور قائم کیا ہے
۔ پھر ہمنے بیان کیا ہے کہ غذا مین قوت تصرف کرتی ہے اور اوسکا استقبال ایک حد معین تک کرتی ہے نہ ہمیشہ۔ اور صناعت حفظ صحت کی
ایسی نہین ہے کہ موت کی ضامن ہو یا بدن کو آفات خارجیہ سے بچاتی رہے اور نہ ایسی یہ صنعت ہے کہ ہر ایک بدن کو عمر طبعی تک جو مناسب
نوع انسان کے علی الاطلاق ہے پہونچا دے بلکہ یہ صناعت فقط دو چیزون کی ضامن ہے۔ رطوبت مین عفونت نہ آنے دے اور رطوبت
کی حمایت ایسی کرے کہ اوس مین تحلل جلد نہ آنے پائے ہان رطوبت کی قوت مین یہ بات ہے کہ اوس مدت تک باقی رہے جسکو بسبب
اپنے مزاج اوّلی کے یہ رطوبت مقتضی ہے اور یہ خواہش رطوبت کے باقی رہنے مین اوس مدت تک تدبیر صائب پوری ہو سکتی ہے وہ
تدبیر یہ ہے کہ استبدال بدل تحلیل کا بقدر امکان ہوا کرے اور جتنے اسباب موجبات تجفیف پیدا کرنے والے ہین اونکا غلبہ نہونے پائے
نہ یہ کہ اسباب تجفیف کے مطلق پیدا نہونے پائین اور ایسی تدبیر کیجائے جو تولید عفونت سے بچا کر مضافت اور حرارت بدن کی غلبۂ
حرارت غریبہ سے خارج آوے اور داخل کرے اسواسطے کہ تمام ابدان قوت رطوبت اصلی اور حرارت اصلی مین برابر نہین ہین بلکہ اسبات
مین ابدان مختلف ہین پس ہر ایک بدن کے واسطے ایک حد معین ہے کہ اوسی حد تک مقاومت اور مقابلہ اوس خشکی اور نقافت کا
کر سکتا ہے جو خشکی بنظر مقتضاے مزاج اور حرارت غریزی اور رطوبت غریبی اوس بدن کی واجب ہے اور اوس حد سے بڑھکر مقابلہ
نہین کر سکتا لیکن کبھی اوس حد سے پیشتر اور اوس زمانہ سے پہلے بسبب وقوع ایسے اسباب کے جو معین تجفیف یہ ہون یا بوجہ
دیگر مہلک ہون اعضاے ابدان کو تاب مقاومت کی ساقط ہو جاتی ہے یعنی وہ حد معین وقت معین طبعی سے پہلے آجاتی ہے۔ اور

بہت سے آدمی کہتے ہین کہ اجل طبعی یہی ہے کہ قبل از وقت طبعی بسبب فنا بے حرارت غریزی کے پیدا ہو جاے اسباب خارجی سے اور اجل عرضی اور غیر طبعی دوسری قسم کی ہے پس صناعت حفظ صحت کی وہی ہے جو بدن انسان کو بہ قدر ستی اس حد معین تک اسے اس سن تک جسکا اجل طبعی نام ہے پہونچا دے اور جو چیزین مناسب اس جسم کی صحت کے ہین اونکی محافظت کرے اس محافظت کی مناسن اور مدبر دو قوتین ہین کہ طبیعت اونکی خادم تصور کیجاتی ہے۔ ایک طبیعت ہے اور یہ قوت غاذیہ ہے کہ بدن مین بدل ما تحلل اوس جوہر سے جو مائل الرضیت اور سائیت کی طرف ہے بنا بنا کر چھوڑتی جاتی ہے۔ دوسری قوت حیوانی ہے اور یہ قوت نابضہ ہے یعنے شرایین کی حرکت دینے والی واسطے تروح تلب کے تاکہ چھوڑے بدل ما تحلل کو روح سے جسکا جوہر ہوائی اور ناری ہے۔ اور چونکہ غذا شبیہ منتدی کے بالفعل نہین ہوتی اسواسطے ایک قوت مغیرہ پیدا کی گئی کہ غذا کو بالفعل مشابہ منتدی یعنی اوس عضو کے جسکی یہ غذا بنے گی کر دے بلکہ اوس غذا کو غذا سے بالفعل بنا دے۔ اور درحقیقت اس فعل کے تمام ہونے کے واسطے بہت سے آلات اور مجاری پیدا کیے گئے کہ اونکے ذریعہ سے جذب اور امساک اور ہضم تمام ہوتا ہے پس ہم کہتے ہین کہ منتہاے کار صناعت حفظ صحت کا درستی اور تعدیل اون اسباب عامہ لازمہ کی ہے جنکا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔ اور اکثر توجہ اس صناعت کا سات چیزونکی تعدیل مین ہوتا ہے **اول** اصلاح مزاج **دوسرے** اختیار ماکول اور مشروب **تیسرے** تہیہ فضول **چوتھے** حفظ ترکیب **پانچوین** اصلاح ہواے **چھٹے** اصلاح ملبوس **ساتوین** تعدیل حرکات بدنی و نفسانی۔ انھین ساتون کے بعض اقسام مین نوم و یقظہ بھی داخل ہے۔ یہ بات اوپر معلوم ہو چکی ہے کہ ہر اعتدال کی ایک حد خاص مقرر نہین ہے اور نہ واسطے ہر صحت کے ایک ہی حد معین ہے۔ اور نہ یہ بات ہے کہ ہر واحد مزاج کا اس بات مین داخل ہے کہ اوسکے واسطے صحت کسی طرحکی یا اعتدال کسی قسم کا علی الاطلاق ثابت کیا جاے بلکہ ایک اور درمیانی دو اطرون کے پایا جاتا ہے یعنی بعض افراد پر یہ بات صادق آتی ہے کہ اوپر غالبا صحت یا اعتدال کا اطلاق کیا جاتا ہے۔ اور بعض مزاج صحت مین اس حکم کے داخل نہین ہین پس یا تو وہ لایق صدق نقیض اس قضیہ مطلقہ عامہ موجبہ کلیہ کے ہے۔ یعنی وہ مزاج ہمیشہ غیر صحیح اور غیر معتدل رہتا ہے۔ پس سالبہ جزئیہ دائمہ کا مصداق ہے جسکو موجبہ معدولہ المحمول لازم ہے اسلیے کہ موضوع امر وجودی ہے۔ یا کبھی اس مزاج پر صحت اعتدال کی کوئی قسم صادق آتی ہے۔ اور کبھی مرض سے متصف ہوتا ہے۔ پس چاہیے کہ شروع کرین ہم پہلے تدبیر اوس مولود کی جسکا مزاج نہایت درجہ معتدل ہے **تعلیم پہلی فن تیسرا تدبیر مولود کے بیان مین** جسوقت ہی وہ پیدا ہوتا ہے تا وقتیکہ کھڑے ہونے کی طاقت آجاے۔ تدبیر ان حاملہ عورتون کی جو قریب بولادت ہون مباحث امراض نسایی مین بیان ہوگی۔ اور لڑکا معتدل المزاج جسوقت پیدا ہوا اوسکی تدبیر بموجب قول ایک جماعت فضلا کے یہ ہے کہ سب سے پہلے اوسکی ناف کاٹین چار انگلیون سے زیادہ چھوڑ کر اور کاٹنے کے مقام کو ایک پاکیزہ ڈورے سے باندھین جو باریک بٹا ہوا ہو اون وغیرہ سے تاکہ گزند نہ پہونچاے اور اوسی مقام پر ایک کپڑا روغن زیتون مین ڈبو کر رکھین۔ ناف کے تراشنے مین میری یہ تجویز ہے کہ ہلدی اور دم الاخوین اور انزروت اور زیرہ اور اشنہ اور مر یہ سب چیزین ہموزن پیسکر اوسکی نامنہ پر چھڑکین اور بہت جلد اوسکے بدن کی تملیح کرین یعنی پانی مین نمک پسا ہوا گھولکر اوسکے بدن کو دھوئین تاکہ جلد اوسکی سخت اور قوی ہو جاے۔ بہت اچھا نمک وہ ہے جس مین کسیقدر شادنج اور قسط اور سماق اور حلبہ اور معتر ملا ہو اور ناک اور منہ کی

تعلیم نکرین — تبنے اوسکے بدن کو سخت کرنا اسواسطے تجویز کیا ہے کہ ابتداے ولادت مین لڑکا ہر ایک چیز سے جو اوسکے بدن سے ملتی ہے اذیت پاتا ہے خواہ وہ چیز گرمی پیدا کرے یا سردی اسلیے کہ جلد اوسکی رقیق اور گرم ہوتی ہے پس ہر ایک چیز بہ نسبت اوسکے بدن کے سرد اور سخت اور خشن ہے — اگر ضرورت ہو تو کہ تعلیم کرین گے اور ضرورت یہ ہے کہ اوسکے بدن مین میل اور رطوبت زیادہ ہو بعد تعلیم کے نیمگرم پانی سے اوسکو نہلائین اور اوسکے دونون نتھنے ہمیشہ اون انگلیون سے جنکے ناخن ترشے ہوے ہون پاک کرتے رہین اور آنکھون مین روغن زیتون ٹپکائین اور اوسکے مقام پر انگشت خنصر سے دبائین تا اینکہ کھلجاے اور ہر سم کی برودت سے اوسکی حفاظت کرین جب اوسکی ناف گر جاے یہ اکثر بعد تین یا چار دن کے واقع ہوتا ہے — تدبیر صائب یہ ہے کہ اوسپر خاکستر مصدت یا خاکستر عرعر یا خاکستر قلمی اس مین سے جسکو پائین شراب مین ملا کر چھڑکین — اور جسوقت ہم چاہین کہ اوسکے دست بند اور پا بند کو گہوارے مین باندہین ایسی ضرورت ہے کہ تا بار شروع کرے کہ اوسکے اعضا کو بہ نرمی دبائے تا کہ جو عضو قابل چوڑے ہونے کے ہے چوڑا ہو جائے اور جسے باریک ہونا ہے باریک ہو جائے اور ہر عضو اپنی عمدہ شکل پر آجاے — یہ سب افعال نہایت نازکی سے کرنے چاہئین کہ قابلہ اونگلی کے سرے سے اوسکو چھوئے اور نرم نرم دبائے اور چند روز متواتر ایسے ہی افعال کی مداومت کرے — اور دونون آنکھین مولود کی بارچہ ریشمی وغیرہ سے پاک کرتے رہین اور اوسکے مثانہ کو دبایا کرے تا کہ اخراج بول کا آسانی ہو بعد اوسکے دونون ہاتھ نہالچہ وغیرہ پر پھیلا کر دونون کلائیون کو دونون زانوؤن سے ملادے اور عمامہ سر پر باندہے یا ٹوپی قسب وارا ترہاوے — اور ایسے مکان مین جسکی ہوا معتدل ہو مسلائے اور وہ مکان سرد نہونے پائے — اور یہ بھی ضرور ہے کہ وہ مکان سایہ دار اور خوب تاریک ہو کہ اوس مین کسی قسم کی شعاع کا گذر نہو — اور اوسکا سر فرش خواب مین تمام بدن سے اونچا رہے — اور اوسکی گردن یا اطراف اور پشت کے طرف بچھونے پر جھکنے نپائین ایسے کہ ترچھے ہو جائین — اور معتدل پانی سے فصل گرما مین اور معتدل سے بجراوت پانی سے بشرطے کہ تیز نہو جاڑون مین اوسکو نہلائین — عمدہ وقت اوسکے نہانے کا یہی ہے کہ جب دو پہر تک سوکر اوٹھے — اور ایک دن مین دو تین مرتبہ بھی نہلانا جائز ہے جسقدر میل اور پسینے کی کمی اور بیشی ہو — اور مناسب ہے کہ پانی رفتہ رفتہ شیر گرم کیا جائے اگر فصل گرمی کی ہو — اور جاڑون مین اعتدال حرارت پانی کا ملحوظ رہے اور آسیقدر نہلائین کہ بدن اوسکا گرم اور سرخ ہو جائے خصوصاً جاڑون مین بعد اوسکے تمام ہونے اوسکو باہر نکالین اور اسکا بخوبی لحاظ رکھین کہ پانی اوسکے کان کے پردے تک نہ پہونچنے پائے اور بروقت نہلانے کے واجب ہے کہ مولود کو اس طرح لین کہ اوسکا داہنا ہاتھ قابلہ کی بائین کلائی پر رکھا ہو اور مولود سینہ کے بل لیٹا ہو اور پشت اوسکی اوپر کیجانب ہو تا کہ زور قابلہ کے ہاتھ کا اور بوجھ اوسکے جسم کا سینہ پر پڑے اور پشت پر نہ پڑے — اور اس بات مین کوشش کیجائے کہ بروقت نہلانے کے اوسکی دونون ہتھیلیان پشت سے اور دونون قدم سر سے بہ نرمی و آسانی ہلائین بعد اوسکے نرم کپڑے سے پانی کی رطوبت پاک کرلین مگر پاک کرنے مین بھی نرمی کا لحاظ رہے پھر اوسکو پیٹ کے بل اٹھائین اور اوسکے بعد پیٹھ کے بل اور ہمیشہ بروقت چت اور بیٹے لٹانے کے بدن پونچھتے جائین اور بدن کو دباتے جائین اور اوسکے اعضا کی تشکل درست کرتے جائین اور اوسکے بعد اوڑھ دین اور ایک کپڑے مین باندہین اور اوسکی

تک ہیں۔ رغن زیتون شیر برن میں پکائیں کہ دودھ آنکھ اور طبقات جسم کو اور ہر عضو کو چرکی دے اور ہر عضو سے دہوڑ لاتا ہے **فصل دوسری رضاع اور اسکے بیان میں** لڑکے کو دودھ پلانا اور اسکو غذا دینے کی کیفیت یہ ہے کہ جبتک ممکن ہو لڑکے کو اوسکی ماں کا دودھ پلائیں اسلیے کہ ماں کا دودھ لڑکے کی اوس غذا سے بہت مناسبت رکھتا ہے جو قبل ولادت کے رحم میں اوسکو پہونچتی تھی یعنی خون حیض کا کہ وہی خون دودھ کی طرف مستحیل ہوا اور لڑکا اوسکے ہضم کی قابلیت زیادہ رکھتا ہے اور اوس سے مالوف ہے تا اینکہ تجربہ بقینی ثابت ہوا ہے کہ لڑکے کے حق میں اوسکی ماں کا پستان دے دینا بہت مفید ہے کہ جو چیز اوسکو اذیت دے رہی ہو دفع ہو جاتی ہے۔ اور دن بھر میں دو یا تین قرت سے زیادہ دودھ پلانا نہ چاہیے۔ اور ابتداے ولادت میں بہتر ارضاع مختلف عورتوں سے نکرائیں اگر یہ بات اچھی ہے کہ لڑکا اپنی ماں کا دودھ پہلے نہ پیے جب تک کہ اوسکا دودھ معتدل نہ ہو جاے اور بہتر یہ ہے کہ پہلے تھوڑا شہد چٹائیں بعد اوسکے دودھ پلائیں۔ یہ بھی ضرور ہے کہ جس عورت کا دودھ لڑکا پیے صبح کے وقت دو یا تین مرتبہ اوسے دودھ ڈالیں بعد اوسکے سر پستان اسکے منہ میں دیں خصوصاً اگر دودھ میں کوئی عیب ہو۔ اور جو دودھ خراب یا تیز ہو بہتر یہی ہے کہ اوسے نہ پلائیں جسوقت کہ نہایت ضرور ہو۔ اور یہ واجب ہے کہ لڑکے کے واسطے دو چیزوں کا التزام کرے ایک حرکت ہیں اور اوسکے مزاج کو قوت دیتی ہیں ایک تو لڑکے کو آہستہ آہستہ ہلانا اور دوسرے ہلاتے وقت کچھ گانا بطبق موسیقی کے یا ایسی خوش آوازی سے جو لڑکوں کے سلانے کے واسطے مخصوص ہے لیکن ہلانا اور گانا اور سیقدر ہو کہ جسکی لڑکے کو قابلیت ہو اور اوسکی قابلیت آمادگی ریاضت اور موسیقی سے رفتہ رفتہ بڑھنے۔ ہلانے سے ریاضت بدنی اور موسیقی سے ریاضت نفسانی پر آمادگی بڑھتی ہے۔ اگر مان کے دودھ پلانے سے کوئی مانع پیدا ہو مثلاً وہ ضعیف ہو یا دودھ میں فساد ہو یا مائل باحتراق ہو مناسب ہے کہ اوسکے واسطے مرضعہ یعنی دودھ پلانے والی کی تلاش کریں مگر مرضعہ اون شرائط کے ساتھ ہو جنکا ہم آگے ذکر کرینگے۔ بعض شروط بنظر سن و سال مرضعہ کے ہیں اور بعض بنظر اسم اور بعض بنظر سحنہ اور بعض بنظر اخلاق کے اور بعض بنظر ہیئت پستان کے اور بعض بنظر کیفیت دودھ کے اور بعض بنظر اسم اسکے کہ یہ دودھ کتنے دنوں کا ہے اور بعض شروط بنظر جنس مولود مرضعہ کے لیے اور وقت کی راہ سے معتبر ہوتے ہیں۔ جسوقت کہ شروط کسی مرضعہ میں پائے جائیں ضرور ہے کہ اوسکی غذا کا اچھا اہتمام کیا جاے یعنی گیہوں اور خشخاش یعنی سرمی گیہوں اور گوشت حملان یعنی کوسپند نر کا اسکے مقرر کیا جاے۔ یا گوشت بداء یعنی بھیڑ اور مرغ بچلی جسکے گوشت میں بوے بد اور منفی نہو۔ اور کاہو بھی اوسکے واسطے اچھی غذا ہے۔ اور فواکہ سے سیب اور بہ اور انار شیرین اور انگور اور انجیر اور بادام اور بندق اسکو کھلانا چاہیے۔ بدترین بقول واسطے دائی کے جربیر یعنی الٹ جیرہ اور رائی اور جنگلی تلسی کہ یہ چیزیں دودھ کو بگاڑ دیتی ہیں اور بو دینہ میں بھی کسیقدر قوت ہے کہ دودھ کو بوجہ تجفیف کے خراب کر دیتا ہے۔ شروط مرضعہ کے یہ ہیں سن میں پچیس سے تیس برس تک ہو اسواسطے کہ یہی سن شباب اور سن صحت اور کمال کا ہے۔ سحنہ اور ترکیب جسم کی شرط یہ ہے کہ خوش رنگ اور قوی گردن کشادہ سینہ اور مفصل چوڑے اور گوشت سخت اور لاغری اور زہی میں متوسط اور بدن تین گوشت زیادہ اور چربی کم ہو۔ اخلاق کی شرط یہ ہے کہ پسندیدہ اور اچھے ہوں آثار نفسانی جو بُرے مثل غضب اور غم اور جبن کے اوسکا اثر دودھ پر میں ہو۔ علی ہذا القیاس اور اخلاق بد سے بری ہو اسلیے کہ اخلاق بد مزاج کو فاسد کر دیتے ہیں۔ بیشتر اسکی تاثیر بذریعہ دودھ کے لڑکے میں پہونچتی ہے اسی واسطے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

مجنون عورت سے دودھ پلوانے کو منع فرمایا ہے۔ ایک یہ بھی حکمت اس حکم کی جو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے علاوہ بدخلق ہوجانے لڑکے کے سمجھ میں آتی ہے کہ مجنون عورت کو بے اختیاری لڑکے کی پرورش میں اور کمی اور سکی مدارات میں ہوتی ہے اس سے وہ بخوبی تمام نہیں ہوتا ہے۔ ہیئت پستان میں یہ شرط ہے کہ دونوں سمٹے ہوئے اور بڑے بڑے ہوں اور یوجہ بڑے ہونے کے لٹکتے نہوں۔ اور یہ بھی اچھا نہیں ہے کہ بہت بڑے ہوں سختی اور نرمی میں معتدل ہو اگرچہ ضرور ہے۔ دودھ کی شرط یہ ہے کہ قوام اور مقدار اوسکی معتدل ہو اور رنگ مائل بسفیدی تیرہ اور سبز اور زرد اور سرخ نہو خوشبو اچھی ہو اور ذائقہ میں لوبے ترش اور غیض نہ آئے مزہ شیریں ہو اور ترشی اور نمکینی اور تلخی نہو اور مقدار میں بہت ہو اور اجزا اوسکے متشابہ ہوں۔ پھر اس وقت بہت رقیق اور سیال یا بہت غلیظ مثل پنیر کے نہو اور نہ اوسکے اجزا رقت اور غلظت میں مختلف ہوں اور کف اوسپر بہت نہ آئے۔ کبھی اوسکے قوام کا تجربہ ناخن پر ٹپکا کر کیا جاتا ہے اگر پھیل جائے رقیق ہے اور اگر ناخن کیطرف جھکتا ہوا ٹھہر جائے وہ غلیظ ہے۔ اسی طرح شیشہ میں بھر کر تجربہ کرتے ہیں اوس میں کسیقدر مُرمیں یعنی بول ڈالکر اوسکو انگلی سے ہلاتے ہیں کہ اس ذریعہ سے مقدار اوسکی جبنیت اور مائیت کی دریافت ہوتی ہے، سلیے کہ اچھا دودھ وہی ہے جس میں جبنیت اور مائیت برابر ہو۔ اگر باضطرار ایسے دودھ پلانے کی حاجت پڑے جس میں یہ اوصاف نہوں اوس وقت پلانے کی تدبیر اور علاج مرضعہ سے اوس دودھ کی اصلاح کریں گے۔ پلانے کی تدبیر مصلح یہ ہے کہ غلیظ دودھ جو کریہ الرائحہ ہو اوسکو دودھ کریہ ہوا میں رکھدیں کہ رقیق ہوجائے اور بوے بد نکلجائے۔ اور جس میں حرارت زیادہ ہو اوسکو نہار منہ پلانا مطلقاً جائز نہیں ہے۔ اور علاج مرضعہ کا یہ ہے کہ اگر اوسکا دودھ گاڑھا ہو سکنجبین بزوری جوشاندہ ملطفات کے ساتھ مثل فرنج اور زوفا اور حاشا اور صعتر جبلی وغیرہ کے پلائی جائے۔ اور خورش اوسکی ماہی طریخ وغیرہ سے مقرر کیجائے اور کسیقدر مولی بھی اوسکی غذا میں داخل رہے اور سکنجبین میں گرم پانی ملاکر دایہ کو دے کہ اوسکو نے کرائیں اور معتدل ریاضت کا اوسے خوگر کریں۔ اور اگر مزاج دایہ کا گرم ہو سکنجبین ہمراہ شراب رقیق کے پلائیں الگ الگ خواہ دونوں ملاکر۔ اور اگر دودھ اوسکا رقیق ہو اچھی غذا سے آسودہ حالی اوسکی کیجائے اور ریاضت سے منع کریں اور جو چیزیں خون غلیظ پیدا کرتی ہیں غذا میں تجویز نہ کیجائیں۔ اگر تپ وغیرہ کوئی مانع نہو شراب شیریں یا دو شاب انگور کا استعمال کرتے رہیں۔ اور زیادہ سونے کا خوگر کریں۔ اور اگر دودھ اوسکا رقیق اور کریہ الرائحہ ہو کھانا اوسکا خوشبودار چیزوں سے جیسے دارچینی زعفران تر تفل وغیرہ معطر کریں۔ اور اگر دودھ کم ہو اوسکے سبب کو سوچیں اور دریافت کریں کہ دودھ میں کمی سبب سوء مزاج تمام بدن کے ہے یا فقط پستان کے سوء مزاج سے دودھ میں کمی ہوئی ہے۔ اور اوسکی شناخت اون علامات سے جو اوپر تحریر ہوچکے ہو سکتی ہے۔ اور لمس پستان سے بھی دریافت ہو سکتا ہے اگر دلیل سے پیدا ہو کہ اوسکے پستان میں حرارت ہے یا مزاج میں آش جو اور پالک وغیرہ سے غذا مقرر کریں۔ اور اگر برودت مزاج کی ثابت ہو یا سُستدہ یا ضعف قوت جاذبہ کا دریافت ہو غذائے لطیف مائل بحرارت زیادہ کیجائے۔ اور نیچے پستان کے سینگیان لگائیں مگر بہت سمت نہوں اور ایسی ہی صورت میں گاجر کے بیج اور خود گاجر منفعت عظیم پیدا کرتی ہے۔ اگر دودھ کی کمی کا سبب کمی غذائے مرضعہ

اوسکی غذا حریرہ جو کہ جو اور سبوس گندم اور جو سب مناسب سے طیار کرتی ہین مقرر کرین ۔ اور واجب ہے کہ اوسکی حریری اور غذا مین بیخ رازیانہ اور تخم اوسکا اور تخم شبت اور کلونجی وغیرہ شریک کرین یہ بھی کہتے ہین کہ پستان پر بیٹھنے والے بھڑ اور ناغر یعنے بکری کا کھانا بجہت اسکے کہ اوسمین دودھ رہتا ہے دودھ کے زیادہ کرنیمین نافع ہے اسلیے کہ اسمین مشاکلت اور مشابہت ہے دودھ سے اور بالخاصیت بھی اثر ہے ۔ تجربہ مین آیا ہے کہ ایک درہم ارضہ یعنے دیمک باجوا طبین خشک کرکے اش جو مین چند روز متواتر کھلائین البتہ یہ نہایت سودمند ہے ۔ اسی طرح سلاقہ یعنے فشردہ نمکین مچھلی کے سر کا پانی کیا یمین ملاکر پلائین ۔ منجملہ اون چیزون کی جنسے دودھ مین افزائش ہوتی ہے یہ ہے کہ ایک اوقیہ روغن گاؤ لیکر اوسپر تھوڑی سی شراب خالص ڈالکر پلائین ۔ یا آرد کنجد شراب مین ملاکر صاف کرکے پلائین اور پستان پر قفل ناردین مع روغن زیتون وشیرہ خرسے ضماد کرین یا ایک اوقیہ بھونا ہوا بیگن چھلکا اوتار کر شراب مین چھانکر پلائین ۔ یا سبوس گندم اور معلی شراب مین جوش دیکر پلائین ۔ ایک اور قوی دوا یہ ہے شبت تین اوقیہ تخم کنند قوی یعنے گدہ پرینا تخم گندنا ہر واحد ایک اوقیہ اور رطبہ یعنے مینھی ہر واحد دو اوقیہ سبکو عصارہ رازیانہ اور شہد اور سکہ مین ملاکر قدری کھلائین ۔ اگر دودھ بجہت کثرت کی ایذا دیتا ہو اور فاسد ہوتا ہو بجہت احتمال ترکاتش کی غذا اگر کچھ کم ہوجاتا ہے ۔ اور ایسی چیزون کی کھائے جنمین غذائیت کم ہو ۔ اور سینے اور پستان پر ہیسکر اور سرکہ ضماد لگاسے ۔ کم ہوجاتا ہے ۔ بالطین خراور سرکہ یا مسور جو سرکہ مین لگائی جائے اور اسکا ضماد کیا جاے اور شور پانی بعد ضماد لگانے کے پیا جاے جب بھی دودھ کم ہوجائیگا ۔ اسی طرح پودینہ کا بکثرت استعمال کرنا اور بکثرت مالش دینا پستان کا دودھ کو زیادہ کرتا ہے ۔ جس دودھ مین بو مچھلی بدآتی ہو شراب ریحانی کے پینے سے اور مطر غذا اونکی کھلانی سے علاج کرنا چاہیے ۔ مرضعہ کی مدت وضع حمل کی یہ شرط ہے کہ تھوڑے دن اوسکو وضع حمل سے گذرے ہون مگر بہت کم بھی نہون بلکہ ڈیڑھ یا دو مہینے گذرے ہون ۔ اور لڑکا پیدا ہوا ہو نہ لڑکی اور پوری مدت طبیعی یعنے نو مہینے پر لڑکا پیدا ہوا ہو ۔ اور اسقاط نہوا ہو اور نہ اس عورت کو عادت اسقاط کی ہو ۔ یہ بھی ضرور ہے کہ مرضعہ کو ریاضت معتدل کرائی جاے اور کیموس چند غذائی والی غذا کھلائی جائے ۔ اور زمانہ رضاع مین اوسکے ساتھ جماع نکیا جائے کہ اس سے خون حیض مین حرکت پیدا ہوتی ہے اور دودھ کی بو کم ہوجاتی ہے اور بگڑ جاتا ہے بلکہ اکثر پیٹ سے رہجاتی ہے اسمین دو ان لڑکون کا ضرر ہوتا ہے ۔ دودھ پینے والے کو دودھ کم ملتا ہے اور جنین کو پوری غذا نہین ملتی ہے ۔ ہمیشہ بروقت دودھ پلانیکے خصوصاً پہلی مرتبہ واجب ہے کہ تھوڑا سا دودھ دوہکر پھینک دین اور پستان کے مونہہ کو دہاکے دودھ سے بھر کر لڑکے کے مونہہ مین دینا چاہیے تاکہ چوسنے مین اوسکو دقت ایسی نہ پڑے کہ آلات حلق اور مری مین الم پہونچاوے اور اپنے کام سے بیکار ہوجاین اور ضعف پیدا ہوجائے ۔ اور یہ بھی لازم ہے کہ ہمیشہ بروقت دودھ پلانے کے تھوڑا سا شہد چٹایا کرین کہ بہت نافع ہے اور شہد مین اگر تھوڑی سی شراب ملادین بہت بہتر ہے بسبب دودھ ایک مرتبہ پلانا مناسب نہین ہے بلکہ صواب یہ ہے کہ تھوڑا تھوڑا چند مرتبہ کرکے پلائین پھر اگر ایک ہی مرتبہ پیٹ بھر کر دودھ پلایا جاے بیشتر تمدد اور نفخہ اور کثرت ریاح اور بیاض بول عارض ہوجاتا ہے ۔ اگر یہ عوارض پیدا ہوجائین پھر اوسکو دودھ نہ دینا چاہیے اور بہت تیز کھانا رکھین اور سلاقین اہتمام کرین یہانتک کہ ہضم ہوجائے ۔ اکثر اوقات ایام ولادت مین تین مرتبہ سے زیادہ دودھ پلانا نچاہیے ۔ اور انہین دنونمین سوای ان کے اگر کوئی مرضعہ دودھ پلائے بہتر ہوگا جیسا ہم اوپر کہچکے ۔ اسیطرح اگر دائی کے مزاج مین کوئی فساد برپا ہو یا کوئی مرض ایذادہ خواہ اسہال کثیر یا احتباس ہو اور عارض ہو تو مناسب یہ ہے کہ دوسری سے دودھ پلائین جب تک اوسکا مزاج درست ہوجاے اسی طرح اگر بنظر ضرورت کے مرضعہ کو کسی دوا کے پلانے کی حاجت ہو کہ اوسکے واسطے ایک کیفیت خاص اور قوت غالب ہو اوسوقت بھی اس سے دودھ نہ پلوائین ۔ اگر دودھ پینے کے بعد لڑکا سو جائے تو بہت زور زور گہوارے کو نہ ہلائین کہ اس جہت سے معدے مین دودھ بل جاتا ہے

بلکہ آہستہ آہستہ ہلانا چاہیے۔ دودھ پینے سے پہلے دونا لڑکے کا اچھا ہے اور مفید ہے۔ مدت طبعی دودھ پلانے کی دو برس ہے۔ اگر لڑکے کی خواہش اس دو برس کے اندر کسی اور چیز کے کھانے کی ہو رفتہ رفتہ دینا چاہیے اور اس بارہ مین اوسپر تشدد نکرنا چاہیے پھر جب اوسکے دانت نکلنے شروع ہون غذای قوی کیطرف آہستہ آہستہ لانا چاہیے مگر کوئی سخت چیز جسکا چبانا دشوار ہو نہ دینی چاہیے۔ سب سے پہلا بھی بہتر ہے کہ نرم مکڑا روٹی کا مرغ چبا کر لڑکے کو کھلائے بعد اوسکے پانی یا شہد یا شراب یا دودھ مین بھگو کر دینا چاہیے اور بعد اسکے تھوڑا سا پانی پلانا چاہیے اور اکثر اوقات پانچمین شراب ملا کر دینی چاہیے اور درمیان اسکے اور کھانے کے اتنا تھوڑا فاصلہ بھی نہونے پائے کہ اوسکا معدہ مشغل ہو پھر اگر لڑکے کو زحمت ابتلاے طعام کے اور نفخ شکم اور بیاض بول عارض ہو ہر چیز کے کھانے سے اوسکو باز رکھین۔ بہتر بہ نسبت غذا دینے لڑکے کے بھی ہے کہ پہلے تمریخ دینے مالش دہن وغیرہ کی کرلین اور نہلالین اوسکے بعد غذا دین۔ جب دودھ چھوٹنے کا زمانہ آئے اور دودھ چھوٹ جاے بہتر ہے کہ اوسکو از قسم حریرہ اور سبک گوشت کا خوگر کرین۔ اور دودھ چھوڑانا لڑکے کا یکبارگی مناسب نہین ہے۔ بلکہ آہستہ آہستہ چھوڑانا چاہیے اور آٹے اور شکر کی لاپنی اور گول کھجور پکا کر چوسانا چاہیے۔ اگر دودھ چھوڑنے مین بہت مچلے اور نکلے اور کسی طرح نچھوڑے جاہیگا ایلوا اور خرفہ ایکدرہم بسکر پستان پر طلا کرین و دودھ چھوٹ جائیگا۔ خلاصہ یہ ہے کہ تدبیر اطفال کی بنظر مناسبت مزاج کے بذریعہ تطبیب کرنا چاہیے اسلیے کہ تطبیب مناسب مزاج کے ہے اور تغذیہ اور نمو مین اسکی حاجت ہے اور ریاضت معتدل جسکے اعتدال مین زیادتی ہو لڑکون کے واسطے درکار ہے اور یہ ریاضت گویا امر طبعی اونکے واسطے ہے اور بطبیعت اسکی متقاضی ہے اسلیے کہ دفع فضول بوجہ ریاضت کے بخوبی ہوتا ہے۔ جسوقت لڑکے سن طفولیت سے تجاوز کر کے سن صبی تک پہونچین اور سیدھے کھڑے ہونے لگین اور حرکت اونکے ہاتھ پاون مین پیدا ہو مناسب نہین ہے کہ حرکات سخت و درشت کا اونہین تحمل کرایا جاوے اور یہ بھی جائز نہین ہے کہ چلنے پھرنے اور بیٹھنے کا تحمل اوسکو قبل ظاہر ہونے اوسکی خواہش طبعی کے کرایا جاوے اگر بدون خواہش طبعی کے اوسے نشست و برخاست کی تکلیف دیجائیگی اوسکی پنڈلیون اور پشت مین آفت پہونچنے کی پس واجب ہے کہ پہلے پہل جب وہ بیٹھنے لگے اور زمین پر اپنے بدن کا زور ڈالے ایک مکڑا چمڑا یکا چکنا بچھائین اور اوسپر اوسکو بٹھلانے دین تاکہ زمین کی خشونت سے اوسکی جلد کو ضرر نہ پہونچے۔ اور اوسکے سامنے سے لکڑی اور چھری وغیرہ جو بدن مین گڑنی یا چبھنی یا کاٹنے والی ہے ہٹا دین۔ اور اونچی جگہ سے اوسکو پھسلنے نہ دین۔ جب دانت اوسکے بھوگر برامد ہون مناسب ہے کہ کوئی چیز سخت چبانے نہ پاوے ورنہ بوجہ چبانے کسی چیز کے دانت پیدا ہوتے ہین وہ بھی نہ ہو جائیگا اوسوقت مناسب ہے کہ خرگوش کا بچہ یا مرغ کی چربی اوسکے مقام پر لگین جو بوجہ دانت کے پھول گیا ہو اوس سے بآسانی پھوٹکر نکل جائیگا اور جب بے دانت اوپر اور نیچے کے نکل آوین اور گردن مین لڑکے کی زینت مفصول گردنبند یا نہین ملا کر ملین اور تھوڑا سا روغن زیت کا نون مین ٹپکائین۔ جب یہ دانت اسقدر طاقت دار ہو جائین کہ اونسے کاٹ سکے اوسوقت لڑکا اپنی انگلی کو مونہہ مین لیکر کاٹنے لگتا ہے اوسوقت واجب ہے کہ ایک مکڑا ہڈی کا جو ابھی خشک نہوئی ہو اوسکو دیدیا جائے کہ دانتون سے کاٹے اور یہ دوا بہت نافع ہے اور آیندہ قروح اور اوجاع مسوڑھے کے واسطے سدباب کرتی ہے۔ اسی طرح یہ بھی ضرور ہے کہ اوسکے مونہہ مین شہد اور نمک کی مالش کرین تاکہ مسوڑ ہونکا درد پیدا نہو جاے۔ پھر جسوقت یہ دانت مضبوط ہو جائین اور تمام و کمال برامد ہون تھوڑا سا ربالسوس خواہ اصل السوس جو بہت سخت نہو اوسکے منہ مین رکھنا چاہیے اور گردن مین بوقت نکلنے دانتون کے زینت شیرین خواہ اور کوئی میٹھا ملنا چاہیے۔ اور جب بولنا شروع کرین ہمیشہ دانتون کی جڑ دھنین مالش کرنی چاہیے

فصل تیسری بیان مین معالجہ اون امراض کے جو لڑکون کو عارض ہوتے ہین

لڑکون کے علاج مین مقدم تدبیر حفظ صحت مرضعہ کے ہے تا اینکہ اگر

مظنون ہو کہ مرضہ کے بدن مین امتلائے خون ہے فصد یا حجامت کرائی جاے ۔ اور اگر امتلا کسی اور خلط کی معلوم ہو خاص اوسی خلط کا استفراغ کرانا چاہیے ۔ یا حاجت حبس طبیعت کی خواہ اطلاق طبیعت کی یا منع صعود بخار کی بطرف سر کی یا اصلاح اعضاے نفس کی یا تبدیل کسی اور سوء مزاج کی ہو ایسی چیزون سے علاج کیا جاے جو مناسب اور موافق اوسی سوء مزاج کے ہون ۔ پھر اگر معالجہ اوسکا بذریعہ اسہال کے ہوا اسہال خود بخود عارض ہوا یا علاج بذریعہ قے کے کیا جاے یا خود بخود قے ہو مگر قوی ہو پس مناسب یہ ہے کہ اوسدن کوئی اور عورت دودھ پلاے ۔ اب ہم امراض جزئی لڑکون کی جو اکثر عارض ہوتی ہین بیان کرتے ہین از انجملہ دہ اورام ہین جو مسور مہون مین بروقت نکلنے دانتو کے پیدا ہوتے ہین ۔ یا وہ اورام ہین جو اوتار مین بجانب لبتین پیدا ہوتے ہین اور تشنج اونہین اوتار مین بروقت نکلنے دانتون کی پیدا ہوتا ہی جسوقت یہ ورم خواہ تشنج عارض ہو یا ہیچ کہ اونگلی سے اوس مقام کو دبائین بہت نرمی کے ساتھ اور جو روغن دانت کے اوگنے کے مقام مین مذکور ہو چکی ہین اونکی مالش کرین اور شہد کو روغن بابونہ خواہ ہمراہ علک لبطم کے ملین اور ہر بر نطول پانے کا جسمین بابونہ اوشبت جوش دیا گیا ہو کہ ین ۔ از انجملہ لڑکون کی دست بروقت نکلنے دانتون کے بکثرت آتے ہین ۔ بعضون کا یہ گمان ہے کہ سبب اس اسہال کا یہ ہوتا ہے کہ لڑکا ایک فضلہ شور قیحی مسور ہون سے ہمراہ دودھ کے چوستا ہے اسیوجہ سے اسہال عارض ہوتا ہے ۔ اور چاہیے کہ سبب اسہال کا یہ نہو بلکہ چونکہ طبیعت پیدا کرنے مین ایک مادہ کے زیادہ مصروف ہوتی ہے اسوجہ سے ہضم غذا کا بخوبی نہین کرتی اور یہی چونکہ درد مسور ہونمین عارض ہوتا ہے بھی ایک سبب بدہضمی کا ابدان ضعیفہ مین ہو سکتا ہے ۔ اسہال لڑکون کا اگر کم ہو اوسکے علاج کیطرف نہ متوغل ہونا چاہیے اور اگر افراط کا خوف ہو اوسکا تدارک اس طرح پر کرین کہ زیرہ اور کل سنے کو سرکہ مین بھگو کر پیٹ پر سینکین یا ہاجرہ جو تھوڑے سے سرکہ مین پکایا جاے اوس سے تکمید کرین اگر اس سے فائدہ نہو الفخہ (یعنے مدہ بچہ پیدا ہوتا ہے جسکا ہندی مین چستہ کہتے ہین) جیرہ کا ایک دانگ سرد پانی مین ملا کر پلائین اور بروقت اسہال کے اسبات کی احتیاط رکھین کہ دودھ اوسکے معدے مین پھٹنے نہ پاے وہ احتیاط اسطرح پر ہو سکتی ہے کہ دودھ کے قائم مقام کوئی اور غذا تجویز کرین جیسے زردی بیضہ نیمبرشت اور لب الخبز یعنے کودا رشتی کا نیمین پکا کر یا ستو پانی مین ملا کر کھلائین ۔ از انجملہ لڑکون کو قبض شکم عارض ہوتا ہے اس عارضہ سے نجات اونکو بذریعہ پشک ہونے کے یا دشمنہ مین ملا کر شیاف طیار کرین ہوتی ہے خواہ یہ دونون جزو اور فودنج اور اصل السوس آسہا نکو فی بجنسہ یا جلاب کر شیاف کرین یا تھوڑا سا شہد خواہ برابر چنے کے علک لبطم کھلائین اور نرم نرم روغن زیتون کی مالش کرین اور اوسکی ناف نخلہ کا اور بخور مریم ملا کر لگائین از انجملہ لڑکون کے مسور ہون مین لذع شدید پیدا ہوتی ہے پس روغن اور موم اور چربی اور نمکین گوشت سراہوا ان چیزون کی تکمید نفع کرتی ہے از انجملہ لڑکون کو تشنج عارض ہوتا ہے اکثر سبب اس تشنج کا فساد ہضم باوجود شدت ضعف عصب کے ہوتا ہے خصوصاً جو لڑکا موٹا تازہ ہو اور بدن مین اوسکے رطوبت زیادہ ہو اوسکا علاج روغن ابرسا اور روغن حنا اور روغن سوسن اور روغن خیری یعنے شنبلیلہ سے کیا جاتا ہے از انجملہ الزرا لڑکونکو کزاز عارض ہوتا ہے اوسکا علاج قثار الحمار کو پانی مین جوش دیکر بذریعہ روغن بنفشہ مع روغن قثار الحمار کے کیا جاتا ہے اگر اسکا احتمال ہو کہ جو تشنج اسکو عارض ہوا ہے بعد حمیات اور اسہال سخت کے اور تھوڑا تھوڑا پیدا ہوا ہو تو اوسکے مفاصل کو تنہا فقط روغن بنفشہ مین ڈبو دینا چاہیے خواہ روغن بنفشہ مین موم صاف کیا ہوا ملا دین اور اونکے دماغ پر روغن زیتون اور روغن بنفشہ وغیرہ بہت سا چپکائین ۔ اسی طرح اگر اونکو کزاز یا بس عارض ہو از انجملہ اونکو کھانسی اور زکام عارض ہوتا ہی اوسکے علاج مین ہم تجویز کرتے ہین کہ بہت سا گرم پانی اوسکے سر پر ڈالا جاے اور زبان پر اوسکی شہد ملا جاے بعد اوسکے پنج زبان از نگلی سے دبائین

یا کرتی تلعنی ہو جائے اور صحت پائے ۔ یا صمغ عربی اور کتیرا بھدانہ رب السوس قند سفید کا سفوف بنا کر دودھ کے ساتھ تھوڑا تھوڑا پلائین
ازانجملہ کبھی اطفال کو سوء تنفس عارض ہوتا ہے اوسوقت دونون کان کی جڑ کو اور زبان کی جڑ کو روغن زیتون سے ملنا چاہیے اور
دبا کر اور رتے کرانی چاہیے ۔ اسیطرح روغن مذکور سے مالش کر کے اوسکی زبان اندر کے کھینچی جائے کہ وہ بھی نفع کرتی ہے ۔ اور گرم پانی
اوسکے منہہ مین پکانا چاہیے اور لعوق تخم کتان اور عسل کا بنا کر استعمال کرنا چاہیے ازانجملہ قلاع بھی لڑکون کو بکثرت عارض ہوتا ہے اسواسطے
کہ جھلی اونکی موٹی اور زبان کی بہت نرم ہے کہ آہستہ چھونے کی بھی تحمل نہین ہے چہ جاکہ مائیت لبن اوس جھلی مین جلاپیدا کرتی ہے
یہ جلا اونکو اذیت دیتی ہے اور مورث قلاع کی ہوتی ہے بدترین قلاع جو لڑکون کو عارض ہووہ ہے جسکا رنگ مثل کوئلے کے سیاہ
ہو کہ یہ اکثر قاتل ہوتا ہے ۔ اور اسلم اقسام قلاع جسمین لڑکا جانبر ہوتا ہے وہ ہی جو سفید یا سرخ رنگ ہو مناسب ہے کہ سبک دوا اوقات
قلاع سے جو امراض جزوی ہین مذکور ہین استعمال کیجاے ۔ اکثر لڑکے کو پسا ہوا بنفشہ تنہا خواہ گلسرخ اور تھوڑی سی زعفران ملا کر دینا
کافی ہوتا ہے اور کبھی تنہا خرنوب بنفشی ۔ اور کبھی عصارہ برگ کا ہو برگ عنب الثعلب اور برگ خرفہ کافی ہوتا ہے ۔ اگر قلاع زیادہ قوی ہو تو
اصل السوس پیسکر دینی چاہیے ۔ اور اکثر مسوڑہون کے ورم اور قلاع کو مرکی اور مازو اور قشور کندر پیسکر عسل مین ملا کر استعمال کرین
۔ اور اکثر رب توت ترش اور رب انگور قلاع اطفال مین کافی ہوتا ہے ۔ اور کبھی دھونا مقام ماؤ کا شراب عسل یا ماء العسل سے
اور اونکے بعد استعمال کسی شے مجفف کا جو ابھی مذکور ہو چکا ہے استعمال کرنا نافع ہوتا ہے ۔ پھر اگر اس سے قوتر دوا کی ضرورت ہو
چاہیے کہ عروق قشور رمان یعنے پوست اندرونی انار اور گلنار اور سماق ہر ایک اکیس ماشہ مازو چودہ ماشہ تخم شب یمانی سات ماشہ پیسکر
پارچہ بیز کے چھپر کین ازانجملہ کبھی لڑکون کے کان سے رطوبت بہتی ہے اسلیے کہ اونکے بدن خصوصاً دماغ مین رطوبت زیادہ ہے
چاہیے کہ ایک گیرا شہد اور تہائی سرکہ ملا کر تر کرین جسمین تھوڑی سی بھنگری اور زعفران اور نسترون ملی ہو کان مین رکھین اور بستہ کر دین یا پنبہ
شراب ناس یعنے مازو جسمین تھوڑی سی زعفران شریک ہو بھگو کر کان مین رکھنا کافی ہوتا ہے ازانجملہ اکثر لڑکون کے کان مین دردیکی خارش بدبو
پیدا ہوتا ہے اوسکا علاج رسوت صمغ اور نمک طیرزد اور مسور اور مرکی اور اندراین سرکہ بیج اور اہلیلہ اسمین سے جسکو چاہین تیل مین ملا کر
کان مین پکائین ازانجملہ لڑکون کے دماغ مین ورم گرم پیدا ہوتا ہے جسکا نام عطاش ہے کبھی اس ورم کا درد آنکھ اور حلق تک پہونچتا اور چہرہ کا
رنگ زرد ہو جاتا ہے اسوقت واجب ہے کہ تربد اور رطیب دماغ کی پوست کدو اور خیار سے کرین یا کہو یا عصارہ برگ خرفہ سے معالجہ کرین اور زعفران
تھوڑا سا ملا کر اور زردی بیضہ کی ہمراہ روغن گل سے بھی نافع ہے ۔ ان دواؤنمین سے بدل بدل کر بہتیرا استعمال کرتے رہین ازانجملہ
لڑکے کے سر مین کبھی پانی بھر جاتا ہے اسکو ہمنے امراض سر مین کتاب سوم مین بیان کیا ہے ازانجملہ کبھی آنکھین لڑکون کی پھول جاتی ہین
اوسپر موں و دودھ ملا کر جلا کرنا چاہیے بعد اوسکے طبیخ بابونہ اور آب باورق سے دھونا چاہیے ازانجملہ کبھی بہت زیادہ رونے کے صدمہ
چشم لڑکون کی سفید ہو جاتی ہین اسکا علاج عصارہ برگ عنب الثعلب ہے کیا جاتا ہے ازانجملہ سلاق یعنی بلکونکا موا ہو کہ سرخ ہو جانا اور موٹا ہونا بحدت دینکی پیدا ہوتا ہے اسکا بھی
علاج برگ عنب الثعلب ہے ازانجملہ حمیات لڑکون کو عارض ہوتے ہین انکی حمیات کی عمدہ تدبیر ہے کہ علاج مرضہ کا کیا جاے اور ضبع کو آب آنار ہمراہ سکنجبین اور شہد کے پلائے جائے یا عصائے
خبازقدری کا فوار شکر ملا کر دینا چاہیے بعد اسکے کالنیہ کی تدبیر کرین اسطرح کہ عصارہ قصب یعنے سرکنڈہ کو بچوڑ کر ہمراہ روغن بنفشہ لگائین اور لچہ اور ہادین کہ اس
ذریعہ سے تعریق لڑکونکی ہو جاتی ہے ازانجملہ کبھی پیٹ مین لڑکون کے پیچ ہوتا ہے پس انتیتے ہین اور روتے ہین چاہیے کہ انکی پیٹ کی نمکیدار
گرم اور بہت سا روغن گرم اوسمین تھوڑا موم ملا کر کرین ازانجملہ کبھی اونکو عطاس یعنے چھینک متواتر آتی ہے اگر یہ مرض بحدت ورم

اطراف دماغ کے مو علاج ورم کا بذریعہ تبریدات علاوہ ریاش عصاوی فرد اور روغن بادوسے کرنی چاہیے اور اگر ورم ہنوز باورچ کی سیکنڈ اسٹیج میں ہو تو ان
ازانجملہ کبھی انکے بدل میں بثور اور دانے برآمد ہوتے ہیں اگر بتشکل قرمز کے سیاہ سیاہ ہوں قاتل ہیں اور اگر مثل ہیضہ اسلیہ ہیں اور اسبطر
سرخ اور اگر خلاع سے اور سیاہ ہو جب بھی قتال ہے پھر اسکا تمام بدن میں پھیل جانا کہ لکر ہلاک نہوگا۔ بیشتر ایسے بثور کے کلیے میں بہت سے
منافع ہوتے ہیں بہرحال ان بثور کا علاج مجففات لطیفہ سے کرنا چاہیے جو ایسے پانیں داخل کیے جائیں جنسے یہ بثور دھنس جاتے ہیں اور اوا سمنہ
مثل گل سرخ اور آس اور برگ سنجر مصطگی یا جھاؤ کی تپی پرش دی گئی ہو۔ اور ان چیزوں سے کہ روغن بھی مفید ہوتے ہیں ان بثور سلیم ہیں اونکو
یہانتک رہنے دین کہ نضج مادہ کا ہوجاے بعد اوسکے علاج کرنا چاہیے اگر ایسی قرحہ پڑے مرہم اسفیداج کا استعمال کرین اور اکثر یہ ثابت ہوتی ہے
کہ بارالعمل میں تھوڑا سا نطرون ملا کر دھوئیں۔ ایسی طرح قلاع اگر متقرح ہو جاوے انمیں دواؤں سے علاج کیا جاتا ہے اگر ان میں بہت زیادتی
ثخین یا چرک کی کثافت پیدا ہو جاے اس سے زیادہ قوی دوا کی حاجت ہوتی ہے پس بارلورق سے جس میں وہ ملا ہو دھوتے ہیں تا کہ تحلل
ہو سکے پھر اگر جلد میں آبلہ برآمد ہوں جو شاذہ آس اور گل سرخ اور اناردانہ اور برگ درخت مصطگی سے نہلائیں۔ ان سب تدابیر سے یہ ہے کہ اصلاح
غذای مریضہ کی کریں ازانجملہ بہت کثرت رونے کے ناف انکی اونچی ہو جاتی ہے یا کوئی اور سبب اسباب فتق سے پیدا ہوا ہو۔ ہماری
تجویز اسوقت یہ ہے کہ اجہاین کو پیکر سفیدی بیضہ میں ملا کر ناف پر لگائیں اور مگر اسکان کا باریک اوسکا پر ہاتھ میں تا کہ [illegible]
ترھس تلخ کو نبیذ میں ترکر کے ناف پر باندھیں۔ اور اس سے قوی تر خرزہ اور [illegible] جیسے [illegible] اور [illegible] اور [illegible] اور [illegible]
خواہ اور دوائیں جو بحث فتق میں لکھی جاتی ہیں استعمال کریں ازانجملہ اگر کوں کو بدرفت ناف کاٹنے کے رسم جاری ہوتا ہے اسوقت اب
ہے کہ شکاک جسے رتن جوت بھی کہتے ہیں اور شیخ نے اسکا نام پنجنوش لکھا ہے اور ملک البطمہ یہ دونوں نام ہندی میں گھلا کر کسیدہ
پلائیں اور ناف پر ملا کریں ازانجملہ لڑکونکو کبھی یہ بات عارض ہوتی ہے کہ کسی وقت نہیں سوتے اور کسی وقت روتے رہتے ہیں اور بیقرار رہتے
ہیں اور آواز دردناک سے چلاتے ہیں اور بانظر اور [illegible] ہوتا ہے اگر یکس ہو کہ [illegible] خشخاش یا تخم خشخاش یا روغن کا ہو
اور خشخاش وغیرہ سے اونکی کنپٹی اور تالو پر ملنے سے نیند آجاتی ہے [illegible] قوی کی حاجت ہوگی ازانجملہ ادویہ کے ایک دوا یہ ہے
کہ جو بنجی اور جو زگندم اور خشخاش اور تخم کتان اور [illegible] اور بانگ اور تخم کاہو ان سب کو [illegible] کریں
تھوڑا جوش دیکر کوٹ کر اسمیں تھوڑا [illegible] روغن بنفشہ کر [illegible] کریں
کہ اس سے زیادہ قوی ہو تھوڑی افیون شریک کریں [illegible] ازانجملہ لڑکے کو کبھی
ہچکی عارض ہوتی ہے اسکا علاج یہ ہے کہ ناریل اور شکر یکجا [illegible] ازانجملہ لڑکے کو کبھی قے بافراط عارض ہوتی ہے بشتہ نسخہ دافع قے سے
سے شفا ہو جاتی ہے اور کبھی معدے پر ضماد دارچینی کا جو ضعیف ہونے میں نافع ہوتا ہے ازانجملہ کبھی ضعف معدہ لڑکوں میں پیدا ہو جاتا ہے یا
معدے پر بلیسوس یعنے وہ شراب جسمیں سونف اسمان کوٹی مع دیگر ادویہ کے جوش دی گئی ہو اوس شراب کو ہمراہ گلاب یا مارالاس [illegible]
کریں۔ یہ اور تھوڑی سی لونگ اور نمک ملائیں یا ایک ذرا مشک تھوڑی سی شراب منہ میں داخل کر کے استعمال کریں ازانجملہ لڑکو
کبھی بدخوابی ایسی عارض ہوتی ہے کہ سوتے میں چونک چونک پڑتے ہیں۔ اکثر یہ بدخوابی امتلاے معدہ سے بہت شدت بدہضمی کے
پیدا ہوتی ہے پس بسوفت طعام فاسد ہو اور معدہ اسکا حس کرے اسکی اونیت قوت ماسکہ سے قوت متخیلہ و مصورہ تک ہو تو یہ صورت ایسی
ایسے خوابہاے پریشان کے کرتی ہے جو خواب میں لڑکے کو ڈراتے ہیں تدبیر واجب یہ ہے کہ بروقت امتلاء لڑکے کا معدہ [illegible]

تھوڑا شہد چٹایا جاے تاکہ جو غذا بعدے مین ہو منہضم ہوجاے اور معدے اوتر جاے **از انجملہ** لڑکونکو ورم حلق درمیان فم اور مری کہ عارض ہوتا ہے اور اسی ذبحہ بھی کہتے ہین اور کبھی بڑھتے بڑھتے یہ ورم عضل اور مہرہ پشت تک پہونچتا ہے واجب ہے کہ اس مرض مین طبیعت کو مدد بعد شیاف کے ملین کرین بعد اوسکے رب السوس وغیرہ سے علاج کرین جو رادع اور مرخی اور محلل ہو **از انجملہ** کبھی لڑکونکو بروقت سونے کے خرخرہ عظیم پیدا ہوتا ہے واجب ہے کہ السی کو تلکر شہد کے ساتھ ملائین یا زیرہ کوٹ کر ہمراہ شہد کے استعمال کرین **از انجملہ** کبھی لڑکونکو ربح الصبیان یعنے ام الصبیان جو ایک قسم کی صرع ہے عارض ہوتی ہے اسکے علاج کا ذکر بخوبی باب امراض راس مین کیا ہے لیکن اس مقام پر بھی چند دوائین ایسی جو نہایت مفید ہین بیان کیجاتی ہین صعتر حنظل بیدستر زیرہ ہموزن لیکر مسہین اور بقدر تین جو کی بلائین **از انجملہ** خروج مقعد کا مرض لڑکونکو اکثر ہوتا ہے جسکو کانخ نکلنا کہتے ہین چاہیکہ پوست انار اور آس تمر اور جفت بلوط اور گل سرخ خشک اور تون سوختہ گوسفند اور پھٹکری اور ناخن سوختہ گوسفند اور مازو برابر لیکر پانی مین جوشدین تاکہ اندرونکا کل آدے بعد اوسکے کو اوس پانی مین بٹھائین بشرطیکہ نیم گرم ہو **از انجملہ** لڑکونکو بوجہ سردی کے بیچش عارض ہوتی ہے پس اوسوقت اونکو یہ دوا مفید ہے حرف بابلی اور زیرہ ہر ایک سارھے دس ماشہ لیکر کوٹ کر چھانین اور روغن کا دلکنہ مین ملا کر رکھین اور سرد پانی کے ساتھ بقدر مناسب استعمال کرین **از انجملہ** یہ ہے کہ کبھی لڑکون کے پیٹ مین کیڑے پڑجاتے ہین اور اونکو اذیت دیتے ہین اکثر یہ کیڑے گرد مقعد کے پیدا ہوتے ہین کہ اونکو چنچنے کہتے ہین اور کبھی بڑے لانبے کیڑے بھی پیدا ہوتے ہین اور اونکو ہردہی کہتے ہین لیکن چوڑے اور چپٹے جنکو کدو دانہ کہتے ہین لڑکون کے پیٹ مین کم پیدا ہوتے ہین ۔ لانبے کیڑے یعنے ہردہی اونکا علاج یہ ہے درمنہ کا پانی دودہ مین تھوڑا تھوڑا بقدر طاقت کے بلائین ۔ اور کبھی اونکے پیٹ مین فضلہ لگا ہوتا ہے اس فضلہ کی حاجت ہوتی ہے اس فضلہ کو بابونہ کا بلی اور نلمہ کا دانہ اور شبم حنظل سے نماد کرتے ہین یہ چھوٹے کیڑے جنکو چنچنے کہتے ہین اونکا علاج یہ ہے کہ راسن اور ہلدی ہموزن لیکر دونون کے برابر پسکر ملا کر پانی کے ہمراہ استعمال کرین **از انجملہ** کبھی لڑکونکی ران چھل جاتی ہے اوس وقت آس اور ملہٹی اور گل سرخ اور نا گرموتھا اور آرد جو اور آرد مسور ہمسنکر چھڑکنا چاہیے **فصل چوتھی تدبیر اطفال کے اسوقت مین جب سن صبا کو پہونچین** واجب ہے کہ تمامی توجہ درستی اخلاق مین لڑکون کے صرف کیجائے تاکہ اخلاق درست ہون اس طرح پر کہ لڑکے کی حفاظت کیجاے کہ اوسے غضب شدید یا خوف زائد یا غم اور فکر عارض نہو ہر وقت اسی بات کا لحاظ رہے کہ اوسکی طبیعت دلی کس چیز کی ہے اور کون چیز اوسے اچھی معلوم ہوتی ہے وہی اوسکو دینی چاہیے اور کون چیز اوسے ناپسند ہے وہ اوسکے پاس نہ لیجانی چاہیے کہ اس تدبیر مین دو منفعتین ہین **ایک** ذاتی ہے کہ سن طفولیت سے اوسکا نفس و ناموس اخلاق پر ہوجاے اور خوبی اخلاق کی بمنزلہ ملکہ لازم کے ہوجاتی ہے **دوسری** منفعت بدنی ہے جیسے کہ اخلاق ردی سے اقسام سوداوی مزاج کے پیدا ہوتے ہین اسی طرح اگر لڑکا خو گرفتہ اخلاق بد کا ہوجاے وہ سوے مزاج جو مناسب ان اخلاق کے ہے گویا داخل طبیعت ہوجائیگا پس تبعیت اخلاق ردی کے پس غضب کی وجہ سے سخونت اور گرمی مزاج مین پیدا ہوتی ہے اور غم کی وجہ سے خشکی اور بلادت یعنے کندی ذہن کی قوے نفسانی کو دھیما کردیتی ہے اور مزاج کو مائل طرف بلغمیت کے کرتی ہے ۔ تعدیل اخلاق اور دینی عادات سے نفس اور بدن دونون کی حفظ صحت ہوتی ہے ۔ جسوقت لڑکا خواب سے بیدار ہو مناسب یہ ہے کہ اوسے نہلائین گرم پانی سے اوسکے بعد اوسے ایک گھنٹے تک کھیلنے دین جب اوس کے تھی راسا کھانا کھلائین اور کھلانیکے بعد پھر اوسے کھیلنے دین جب خوب کھیل چکے پھر اوسے اب گرم سے نہلائین بعد اوسکے پھر غذا دین اور تا امکان بعد کھانیکے پانی نہ پلائین تاکہ خامی قبل ہضم کے پیدا نہو جب اس ترتیب سے

اوسکے چہرہ پر کندرین مکتب خانہ مین بخدمت معلم اور مودب کے سپہائین اور اس بارہ مین تدریج اور آہستگی کا لحاظ رہے کہ یکبارگی مطالعہ کا جاب کی زحمت اونپر نہ ڈالی جائے ۔ اور اسی چھ برس کے سن مین اونکی آرام دہی مین کمی اور تعب مین زیادتی قبل از اظہار کے کرنی چاہیے پینے شراب خرما وغیرہ اونکو ہرگز نہ دینی چاہیے خصوصاً وہ لڑکا جسکا مزاج گرم و تر ہو اسلیے کہ جو مضرت نبیذ کی استعمال سے پیدا ہوتی ہے ہر کہ پینے والے کے بدن مین تولید مرار ہوتی ہے اور یہ مضرت بہت جلد پیدا ہوجاتی ہے اور جن منفعت کی نبیذ کے پلانے مین امید ہوتی ہے وہ نہیں کہ ادرار صفرا کیا ہوجائے اور ترطیب اونکے مفاصل کی حاصل ہو اور یہ دونون منفعتین مطلوب نہین ہین اسلیے کہ خلط صفرا قبل استعمال غذا کے اتنا زیادہ نہین ہے کہ اوسکا ادرار کیا جاوے اور مفاصل اونکی ترطیب سے مستغنی ہین اسلیے کہ سن مین وہ نرمی کر رہے ہین ۔ چاہیے کہ سرد پانی شیرین پاکیزہ معتدل خواہش کے اونکو ملا کرے اور یہ بات ہمیشہ اونکی تدبیر مین درست رہے تاکہ اونکا مزاج چودہ برس کا پہونچے ۔ اور اسکا بھی خیال رہے کہ ہر روز کس قدر اونکی رطوبات مین کمی ہوتی ہے اور خشکی اور سختی پیدا ہوتی ہے پس رفتہ رفتہ ریاضت اونکی کم کرائی جائے اور سخت ریاضت قطعاً متروک کیجائے یہ بات درمیان سن صبا کے سن ترعرع تک معمول رہے اور معتدل ریاضت کا التزام کرین ۔ اور بعد اس سن یعنے چودھوین برس کے اونکی تدبیر یہ ہے کہ جس سے نمود بڑھے اور حفظ صحت حاصل ہو چاہیے کہ ہم حفظ صحت کی تدبیر کا اب ذکر کرین اور پہلے اون چیزون کا بیان کرین جسپر مدار کار تدبیر صحیح لوگون کا ہے جو بالغ ہین اور ابتدا اس بیان کی ریاضت سے کرین **تعلیم دوسری بیان مین اوس تدبیر مشترک کے جو واسطے بالغین کے درکار ہے** اور اوسمین ستہ فصلین ہین **فصل پہلی بیان مین مجمل ریاضت کے** حسوقت کہ پوری تدبیر حفظ صحت کی یہ ہے کہ پہلے ریاضت کرے بعد اوسکے تدبیر غذا مین مصروف ہو اوسکے بعد تدبیر نوم کی کیے لہذا واجب ہے کہ ابتدا کے کلام ریاضت سے کرین **ریاضت** وہ حرکت ارادی ہے جو تنفس عظیم اور متواتر کی طرف شخص نسانی کو مضطر کرتی ہے اور جس شخص کو توفیق استعمال ریاضت کی ہر وجہ اعتدال اپنے وقت خاص مین ہو اوس شخص کو ہر ایک علاج سے بے پروائی حاصل ہوتی ہے یعنے ضرر علاج کی خواہش اوراض مادی اور امراض مزاجی کو جو اکثر امراض ادی کے ہوتے ہین اور اوسنے پیدا ہوتے ہین ۔ اور استفتا معالجہ سے اوسوقت حاصل ہوتی ہے جبکہ تمام تدبیرین اوس شخص کی موافق اور صائب ہون بیان اس دعوی کا یہ ہے کہ ہم لوگ جیسا اوپر معلوم ہوچکا تا بقاے حیات بطرف غذا کے باحفظ احتیاج ہین اور ہماری حفظ صحت اوسی غذا سے ہوسکتی ہے جو ہمارے مناسب ہو اور اپنے مقدار اور کیفیت مین معتدل ہو اور کسی غذا مین یہ صفت بالقوہ نہین ہے کہ تمام و کمال ہمارے جسم کی غذا بالفعل بن جاے بلکہ ہر ایک غذا سے ہر ہضم مین ایک فضلہ باقی رہجاتا ہے اور طبیعت اوس فضلہ کی استفراغ مین کوشش کرتی ہے مگر تنہا طبیعت کے ذریعہ سے پورا استفراغ ہر فضلہ کا نہین ہوسکتا بلکہ لامحالہ ہر ہضم کے فضلہ سے کسیقدر باقی رہجاتا ہے خواہ جرم فضلہ کا یا اثر اوسکا پھر حسوقت متواتر اور مکرر باقی رہتا ہے تھوڑی تھوڑی بقایا سے ایک مقدار معتد بہ فضلی کی ہوجاتی ہے اور اوسکے اجتماع سے مواد فضلیہ حاصل ہوتے ہین جنسے بدن کو بچند وجوہ ضرر پہونچتا ہے **ایک وجہ یہ ہے کہ** اگر ان مواد مین عفونت آجائے امراض عفونت پیدا کرینگے اور اگر ان مواد کی کوئی کیفیت کیفیات اربعہ سے بواسطے امراض سوے مزاج پیدا کرینگے اور اگر انکی مقدار بہت ہوجائے امراض امتلاے جسکا بیان ہوچکا ہے از قسم امراض وعیہ و مجاری کے اونمین پیدا کرینگے اور اگر یہ مواد کسی عضو پر گرین ورم پیدا کرینگے اور ان مواد کے بخارات جو مبرد روح کے مزاج کو فاسد کردیتے ہین پس لامحالہ ان مواد

کے استفراغ کی طرف باضطرار حاجت ہوتی ہے اور انکا استفراغ اکثر اوقات اسی طرح تمام اور پورا ہوتا ہے کہ استعمال ادویہ مسہلہ کا کیا جائے اور بیشک ایسی دوائین قوت غریزی کو کمزور کردیتی ہین بلکہ اگر یہ دوائین سمی بھی نہون جب بھی انکا استعمال طبیعت پر گرانی اور تحمل تعب سے خالی نہین ہوتا ہے چنانچہ بقراط نے کہا ہے کہ دوا مسہل جس طرح تنقیہ مواد کا کرتی ہے اوسیطرح اذیت بھی دیتی ہے اور بانہمہ جس طرح مواد فاسدہ کا استفراغ ہوتا ہے اسیطرح خلط فاضل یعنے اچھی خلط اور رطوبات غریزی اور روح وہ روح کہ جو جوہر حیات ہے اوس سے بھی ایک مقدار صالح نکلجاتی ہے اور یہ سب باتین قوت اعضای رئیسہ اور خادمہ کو ضعیف کردیتی ہین پس یہ امور اور اونکے سوا اور بھی مفرتین استعمالی ہین جو بحال خود مترول ہوجاتی ہین جسوقت بذریعہ ریاضت کے استفراغ ہوجائے پس ریاضت بڑا کامل سبب مانع ہے واسطے مبادی امتلاے کے جسوقت کہ اوسکے سبب مبادی ریاضت کی نہج صواب واقع ہون۔ اور بانہمہ ریاضت سے حرارت غریزی کا انعاش یعنے ہوشیاری پیدا ہوتی ہے اور بدن کو جسکی بذریعہ ریاضت کے حاصل ہوتی ہے اسلیے کہ ریاضت لطیف حرارت کو رنگینہ اکرکے جسقدر فضلہ ہر روز باقی رہجاتا ہے اوسکی تحلیل کردیتی ہے اور حرکت کی اعانت سے فضلہ کا پھسل کر نکلنا اور اپنے مخرج کی طرف متوجہ ہونا حاصل ہوتا ہے اسی بہت سے باوجود گذرنے مدتہاے دراز کے فضلہ متحقن جمع نہین ہونے پاتا اور بانہمہ جس طرح کہ ریاضت حرارت غریزی کو بڑھاتی ہے اور مواد کو تحلیل اور اونکا تحقن کی وجہ سے ہر ایک جوڑ اپنے افعال پر قادر ہوکر انفعال سے محفوظ رہتا ہے اسطرح اعضا کو اوپر غذا کے بوجہ لم ہونے فضلہ کے بسبب ریاضت کے آمادہ کرتی ہوا پس قوت جاذبہ کی بھی تحریک پیدا ہوتی ہے اور اسلیے اعضا کی دفع ہوجاتی ہے پھر سب اعضا نرم ہوجاتے ہین اور رطوبات رقیق ہوجاتے ہین اور مسامات کھل جاتے ہین۔ اکثر یہ بات ہے کہ تارک ریاضت وقت مین مبتلا ہوتا ہے اسلیے کہ اعضا کی قوتین ضعیف ہوجاتی ہین بہت ترک کردی اوس حرکت کی جو روح غریزی کو کہ آلہ حیات ہر عضو کا وہی ہے بطرف اعضا کے کھینچنے والی ہے **فصل دوسری اقسام ریاضت کے بیان مین** ریاضت کی ایک قسم وہ ہے جسکی ضرورت بوجہ کسی عمل یا حرکت کی ہوتی ہے جس پیشہ کو انسان کرتا ہے اور دوسری **قسم** ریاضت کی اسواسطے کیجاتی ہے کہ اوسمین مقصود محض ریاضت ہوتی ہے کہ اوسکا تمام اس ہی مین ہوتا ہے اور اس ریاضت سے خاص بنافع ریاضت کے پیدا ہوتے ہین اور اس دوسری قسم ریاضت کی جنداجناس ہین اسی ریاضت سے ایک قسم وہ ہے جو کم ہوتی ہے اور ایک قسم وہ ہے جو زیادہ ہوتی ہے اور ایک قسم شدید ہوتی ہے اور دوسری ضعیف ہوتی ہے ایک سریع ہوتی ہے اور دوسری بطی ہوتی ہے اور مرکب شدت اور سرعت سے ہوتی ہے ایک قسم متراخی یعنے آہستگی اور ضعف ہوتی ہے اور ہر ایک ایسی دو قسمون مین جو متضاد ہین ایک قسم معتدل درمیانی موجود ہے اقسام ریاضت کے بین منازعت یعنے ایک دوسرے سے کسی قسم کی نزاع واقع ہو اور مباطشت یعنے باہم حملہ کرنا اور ملاکرب یعنے سینہ سے سینہ پر ٹکر مارنا خواہ سینہ پر ایکدوسرے کے گھونسا مارنا اور اختصار یعنے دوڑانا گھوڑیکا یا دوڑنا اور جلد چلنا اور تبرنگانا یا کباوہ کشی کرنا اور رومین یعنے ناوک کا تیر پھینکنا اور کسی چیز مین سوراخ کرکے بذریعہ نشانہ وغیرہ کے لگنا اور جمل یعنے ایک پاؤن چلنا کہ جسے لنگڑی کہتے ہین اور شمشیر زنی اور نیزہ بازی کرنا اور گھوڑے پر چڑھنا اور بے لاگ ہوکر ہاتھ پہاتہ مارنا اوسکی صورت یہ ہے کہ آدمی اطراف قدم پر کھڑا ہوکر دونون ہاتہ آگے یا پیچھے بڑھاکر جلد جلد ہاتہ مارے اور یہ قسم ریاضت کی نہایت شریف ہے منجملہ ریاضت لطیف اور نرم کے جھولا جھولنا اور پینگ لگانا اور گہوارہ مین کھڑے ہونا یا بیٹھنا یا لیٹنا اور زوارق اور سمریات جو دونون ہوا کی قسم کی کشتیان ہین اونپر سوار ہونا اور اس سے ریاضت گھونٹ اور گھوڑے اور عماری دار اونٹ پر سوار ہونا اور گھوسالہ کی سواری منجملہ ریاضت قوی کے ریاضت میدانی ہے اوسکی صورت یہ ہے کہ آدمی ایک مسافت معین کسی میدان مین دوڑنے کی مقرر کرے پہلے وہان سے کسیقدر دوڑے اور اوس معین تک دوڑکر پہلے ہی

بھرائے اور ہر مرتبہ مسافت مین بنسبت سابق کے کم کرتا جاے یہانتک کہ اخیر مرتبہ وسط مسافت مین ٹھہر جاے اور منجملہ ریاضت کے یہ ہے کہ تلوار یا نیزہ سے کھیلتا ہوا اپنا سایہ یا پرچھائین اپنے شخص مقابل کے مقام تک پہونچاے اچھلی بچانا اور پانو نکالنا اور اوپر سے نیچے کو پھسلنا اور گیند کھیلنا بڑے یا چھوٹے گیند سے اور کھیلنا طبطاب یعنے لکڑی کی تلوار سے اور تیغہ وغیرہ اوپر اوبھارنا اور گھوڑے کو ٹھوکر لگا کر دوڑانا یا دوڑتے ہوے گھوڑے کو روک لینا بحالت سواری کے اور کشتی لڑنی اور مبارزت یعنے جملہ کرنیکی پینترون مین ایک یہ ہے کہ دو آدمیون سے ہر ایک شخص دوسرے کو دونون ہاتھون کے بیچ مین کمر کی جگہ پر پکڑے اور دونون اپنے بغل جانا اور چھوڑا لینے کے واسطے زور کرین اور ہر ایک دوسرے کو پچھاڑے اور بھاگنے نہ دے دوسری یہ ہے کہ داہنے ہاتھ سے داہنا اور بائین ہاتھ سے بائین طرف اپنے مقابل کو پکڑے اور منہ ایک کا دوسرے کے سامنے ہو اور اونچا اوٹھا کر ٹیک دے کہ وہ پٹ گرے اوسکے بعد بہت کرنے کیواسطے زور کرے خصوصاً جسوقت کہ دو مقابل ایک مرتبہ جھکا ہوا ہو اور دوبارہ دراز اور سیدھا ہو ازین قبیل سینہ سے سینہ لڑا کر ایک دوسرے کو پیچھے ہٹانا ازین قبیل ہر ایک کی گردن مین ہاتھ ڈالکر نیچے کو جھکانا ازین قبیل اپنے مقابل کے پانون کو لپیٹنا جسے لنگی مارنا کہتے ہین اور اپنے دونون پانون سے دوسرے شخص کے دونون پانونکو انگوٹھے کیطرف سے ہٹانا اور دور کرنا اور ازین قبیل اور صورتین ریاضت بدنی کی جو کہ گیرلوگ استعمال کرتے ہین اور منجملہ ریاضت شریفہ کے دو آدمی اپنی جگہ کو بدل کر دوسری جگہ پر چلے جائین اور رسّے دسّے پیچھے کی طرف ہٹنے کودنے وغیرہ کے ذریعہ سے کہ ہر ایک دو مرتبہ کے ہٹنے مین ایک جست و خیز آگے کی جانب کے درمیانی پڑی اور طفرہ ڈالے اور اس جست و خیز مین انتظام ہو یا بلا انتظام اور منجملہ ریاضات کے دو نکلونکی ریاضت ہے اوسکی یہ کیفیت ہے کہ آدمی ایک جگہ پر ٹھہرے اور اپنے داہنے بائین دونکلی زمین پر گاڑے کہ اونکے درمیان مین فولاد کی نکلی جگہ ہو پس داہنی طرف سے کود کر بائین نکلے کو چومے اور بائین طرف سے داہنی نکلے کو چھوے اور چالاکی اسقدر کرے کہ اوس سے جلد کود نا ممکن نہو سخت ریاضتین اور جلد سے استعمال کیجاتی ہین بیچ مین وقفہ دے کر یا سست ریاضتین اونکے بیچ مین واسطے آرام دہی کے کیجاتی ہیں واجب ہے کہ استعمال مین ریاضت کی طرح طرح کی صورتین پیدا کیجائین اور خاص ایک قسم کی ریاضت پر اکتفا کرنا درست نہین ہے ہر عضو کے واسطے ایک خاص ریاضت معین ہے ہاتھون اور پانون کی ریاضت ہر شخص بخوبی جان سکتا ہے سینہ اور اعضاے نفس کی ریاضت کبھی گران بار اور بڑی چیز کے اوٹھانے اور ہٹانے سے ہوتی ہے اور کبھی تیز چیزون کے ذریعہ سے اور کبھی مختلف اوصاف کی چیزین ملا کر ہوتی ہے اور اسمین ریاضت ہونہہ اور لبات یعنے کوٹھ اور زبان اور گردن کی ہوتی ہے اور ایسی ریاضت رنگ مین خوبی پیدا کرتی ہے اور سینہ کو پاک کرتی ہے اگر سانس مین تنگی پیدا ہو پھونکنی کی ریاضت کرنی چاہیے کہ اسمین کسقدر تمام بدنکی بھی ریاضت ہوتی ہے اور مجاری نفس مین وسعت پیدا ہوتی ہے دیر تک آواز بڑھانے مین گو خطرہ ہے اور ہمیشہ آواز کا شدید کرنا زیادہ ہوا کے جذب کا باعث ہے اور اسمین بھی خطرہ ہے دیر تک آواز نکالنا یا سر پھیرنا زیادہ ہوا کے نکالنے کا باعث ہے اور اسمین بھی خطرہ ہے۔ واجب ہے کہ مرد عورت سے آواز کی ریاضت شروع کرین پھر بتدریج آواز بلند کرتے جائین پھر جب آواز خوب بلند ہو چکے اور دیر تک بلند رہا کرے زمانہ اس ریاضت کا باعتدال تجویز کرین اوسوقت اس ریاضت سے فائدہ عظیم اور نفع بین ظاہر ہوگا اگر دیر تک زمانہ اس ریاضت کا مقرر ہوگا معتدل اور صحیح آدمیون کے واسطے اسمین اندیشہ ہے۔ ہر ایک آدمی کو موافق اوسکے مزاج کی ایک ریاضت مناسب ہوتی ہے جو ریاضتین نرم مثل گھوڑا وغیرہ کے ہین وہ اون لوگون کو موافق ہین جنمین مبادا ضعیف کردیا ہو اور حرکت سے عاجز کیا ہوا جو لوگ بوجہ نقاہت کے چلنے پھرنے سے عاجز ہون یا جنکو خرابی کے پینے سے ضعف پیدا ہوا ہو اور مثل ان لوگون کے اور اسطرح جن لوگون کے جناب مین کوئی مرض ہو اس

ریاضت مین اگر نرمی کیجاے نیند پیدا کرتی اور ریاح کو تحلیل کرتی ہے اور بقایا امراض سرد کو نافع ہے جیسے ضعف اور نسیان اور اگر خفیف ہو تو حرکت پیدا کرتی ہے اور طبیعت عزیزی کو اوسکے افعال پر آگاہ کرتی ہے اور بڑھاتی ہے اگر سخت پر ٹہلا کر گھوارہ جنبانی کیجاے یہ طریقہ مناسب اوس شخص کی ہے جو شطر اللغب اور حمیات مرکب خواہ حمیات بلغمی مین مبتلا ہو یا جسے مرض جبن لاحق ہو ایضاً ارباب اوجاع تقرس اور بیماران امراض گردہ کو ان سبکے واسطے ایسی گھوارہ جنبانی سے یہ فائدہ مترتب ہوتا ہے کہ جو مادہ آمادہ دفع ہونے پر ہو اوسکی آمادگی بڑہ جاتی ہے اور ہضم مادہ مین نرمی زیادہ پیدا ہوتی ہے اور قوی مین زیادہ تر قوت پیدا ہوتی ہے۔ اور گوسالہ کی سواری سے بھی کبھی یہ فائدہ مترتب ہوتے ہین لیکن اسمین برانگیختہ ہونا مواد کا بہ نسبت گہوارہ جنبانی کے زیادہ ہے کبھی گوسالہ پر اسطرح سوار کرتے ہین کہ منہ سوار کا دم کیطرف ہوتا ہے ایسی ترکیب سے اوس شخص کو فائدہ ہوتا ہے جسکی قبضارت مین ضعف ہو یا ظلمت بہ رہین کہ قیاء ہو اور فائدہ اسکا بہت ہے۔ کشتی اور جہازونکی سواری جذام اور استسقاء اور سکتہ اور برودت معدہ اور نفخ کو نافع ہے اگر ناؤ کو کنارے کنارے لیجائین اور گرداب مین لیجانے سے جو تقی ان امراض کے دفع کرنے مین زیادہ مفید ہے اسواسطے کہ ایسے مقام پر ناؤ کے جانے سے کبھی نفس پر خوشی اور کبھی رنج پیدا ہوتا ہے اور اگر ناؤ کی سواری سے متلی پیدا ہو کر رک جاے اور اسے نہ امراض معدہ کو نافع ہے اعضا غذا کی ریاضت تابع ریاضت بدن کی ہے بصارت کی ریاضت باریک چیزون کے دیکھنے سے ہوتی ہے اور روشن چیزین رفتہ رفتہ دیکھنے سے بصارت بڑہتی ہے۔ سماعت خفیف آوازون کے سننے سے متناسب ہوتی ہے اور نسا و زنادر بڑی بڑی آوازون کے سننے سے بھی سماعت کو فائدہ ہوتا ہے ہر عضو کی ریاضت خاص کو ہم بیان حفظ صحت ہر عضو مین ذکر کرینگے جسوقت امراض جزوی ہر اعضا کے لکھین گے واجب ہے کہ ریاضت کرنے والا اپنے بدن کے اعضاے ضعیف تک ریاضت کی گرمی پہونچنے نہ دے مگر بسبیل تعجب کے مثلاً جسے مرض دوالی ہو واجب ہے کہ جو ریاضت وہ شخص کرے اوسمین دونو پانون کے ہلانے کی ضرورت نہو بلکہ پانون کی حرکت اوسکی ریاضت مین کمتر ہو اور اوپر کے اعضا مثل گردن اور سر اور ہاتہ وغیرہ کی ریاضت سے جو گرمی تمام جسم مین پیدا ہو وہی گرمی پانون تک پہونچنی بہتر ہے۔ ضعیف بدن کی ریاضت ضعیف ہونی چاہیے اور قوی کی قوی یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ ہر ایک عضو کے واسطے بجاے خود ایک ریاضت خاص ہے جیسے آنکھ کو باریک چیزین دیکھنے مین اور حلق کو آواز بلند کرنے مین بشرطیکہ یہ دونو باتین بتدریج واقع ہون اور دانت اور کان کے واسطے بھی مخصوص ریاضتین ہین جنکا ذکر ہر ایک کے باب خاص پر وقت ذکر امراض ہر عضو کے آئیگا

فصل تیسری بیان مین ابتداے وقت ریاضت اور انتہاے وقت ریاضت کے

ریاضت کے شروع کرنے کا یہ وقت ہے کہ بدن فضول سے پاک ہو اور گرداگرد اخشاے اور عروق کے کیموسات خام اور ردی ایسی موجود نہون جنمین تمام بدن مین منتشر کردے رات کی غذا کا ہضم معدے اور جگر اور رگون مین ہو چکا ہو اور صبح کی غذا کا وقت آنیکا ہو تینون ہضم کی حاصل ہونے پر نضج بول کا قوام اور لون پر دلالت کرتا ہے اسلیے کہ یہ نضج اول وقت انہضام مین پیدا ہوتا ہے اور جب غذا کو ہضم ہو جانے مین زیادہ زمانہ گذر جاتا ہے اور قوت عزیزی ایک مدت تک غذا کے تصرف سے خالی رہتی ہے بول مین ناریت پیدا ہو جاتی ہے اور ردی کی جدسے رنگت بول کی بڑہ جاتی ہے یعنے تہی رنگ جو طبعی ہے باقی نہین رہتا ہے اسوقت ریاضت بھی مضر ہے اسلیے کہ حدت مین ضعف پیدا کرتی ہے اسیواسطے کہتے ہین کہ مقتضاے حال اگر ریاضت شدید کی خواہش کرے مناسب یہ بھی ہے کہ اوسوقت معدہ بالکل خالی نہو بلکہ اوسمین تھوڑی سی غذا موجود ہو۔ جاڑونمین غلیظ اور گرمیونمین لطیف پھر اگر کوئی شخص تندرست سیر ہو کر ریاضت کرے یہ بات بہتر ہے اوس سے کہ بھوکہا ریاضت کرے۔ اور گرم یا تر کیفیت کی ریاضت بہتر ہے اس سے کہ بدن سرد یا خشک ہو۔ بہترین اوقات ریاضت

کے رہی ہین جب بدن حالت اعتدال پر ہو گرمی اور سردی مین اکثر گرم یا خشک مزاج کو ریاضت مبتلائے امراض کر دیتی ہے جب شخص ترک ریاضت کرتا ہے صحت پاتا ہے - جو شخص ریاضت کرے اسپر واجب ہو کہ پہلے فضلہ کو امعاء اور مثانہ سے بطریق بول و براز کے دفع کرے اوسکے بعد ریاضت مین مصروف ہو اور بدن کی مالش پہلے واسطے آمادگی اور استعداد کے اسقدر کرے کہ حرارت غریزی مین انتعاش لینے ہوشیاری پیدا کرے اور مسامات کھولدے مالش بدن کی سخت چیز سے کرنی چاہیے اوسکے بعد روغن شیرین ملکر آہستہ آہستہ اسقدر مالش کرین کہ اوس عضو مین تھوڑی سی تنگی پیدا ہونے اینکہ زیادہ گھٹ جاے اور مالش بہت سی ہاتھون کی جنکے اوضاع مختلف طور پر بدن سے ملاقی ہون کرانی چاہیے تاکہ جمیع پارہ ہاے عضل کو اثر مالش کا پہونچے بعد اوسکے ریاضت شروع کرے - فصل ربیع مین عمدہ وقت ریاضت کا قریب دوپہر کے مکان معتدل مین ہے - اور فصل خریف مین جسوقت سردی اور گرمی کا اعتدال ہو اوسوقت ریاضت کرنی چاہیے - گرمیون مین دوپہر سے پیشتر اور جاڑون مین قاعدہ کے موافق تو یہ ہے کہ ریاضت مین تاخیر شام تک کیجاے لیکن اور چیزون مین تاخیر کرنی منع کرتے ہین اسلیے واجب ہے کہ مکان مین پنکھی پردے چھڑکراو اور انگیٹھی وغیرہ مین آگ روشن کرکے ہوا معتدل کیجاے اور اوسکے بعد بحال ریاضت کا ایسے وقت ہو ہضم غذا اور رفع فضول وغیرہ بھی اوسوقت ہو چکا ہو کیا جاے - مقدار مین ریاضت کی تین باتون کی رعایت واجب ہے پہلے بدن کا رنگ جب تک خوب رہے اور سرخی بڑھتی جاے، اوسوقت تک ریاضت کا وقت باقی ہے دوسرے حرکات جب تک سبک رہین وہان تک وقت ریاضت کا باقی ہے تیسرے اعضا کے پھولنے مین جب تک باقی ہوا کرے اوسوقت تک وقت ریاضت باقی ہے لیکن جب ان حالات مین کمی آجاے اور پسینا بخارات کا جو رستا تھا بہنے لگے اوسوقت ریاضت کا قطع کرنا واجب ہے ریاضت کو قطع کرکے ایسا تیل لگانا چاہیے جس کی جہت سے پسینا نکلے خصوصاً اگر سانس روک کر ریاضت کی ہو - جب کوئی شخص ایک دن پوری ریاضت اپنے شروط پر کر لیتا ہے اوسکے دوسرے دن اوس شخص کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ اوس ریاضت کے بعد کسقدر غذا ہضم کرنیکی طاقت بہم پہونچی ہے پس چاہیے کہ دوسرے دن اپنی غذاے معمولی اور ریاضت سابقہ مین کچھ تغیر اور تبدیل نکرے بلکہ ریاضت اور غذا بمقدار روز اول کے دوسرے دن باقی رکھے **فصل چوتھی دلک یعنے مالش کے بیان مین** جو مالش سخت ہوتی ہے اوس سے استواری پیدا ہوتی ہے اور نرم مالش سے بدن دھیلا ہو جاتا ہے - بکثرت مالش کرنے سے بدن لاغر ہو جاتا ہے - معتدل مالش تینون کیفیتون مین بدن مین فربہی اور توانائی پیدا کرتی ہے - ترکیب عقلی سے اس مقام پر اقسام دلک کی نو ہوتے ہین نو قسم کے آثار بھی پیدا ہونگے ایضاً مالش کبھی بخشونت لینے کھردرے کپڑے سے جو کیجاتی ہے خون کو ظاہر بدن مین بہت جلد کھینچ لاتی ہے اور چکنی مالش متحیل خواہ نرم کپڑے سے خون کو ظاہر بدن تک نکلنے سے منع کرتی ہے اور عضو مدلوک لینے جس عضو کی مالش کی گئی ہے اوسمین بند کر دیتا ہے - مالش سے غرض یہ ہے جو بدن متخلخل اور ڈھیلا ہین اونمین تکثیف اور بستگی پیدا ہو جاے اور نرم بدنون مین سختی اور کثیف بدن مین تخلخل اور سخت بدن مین نرمی - اور جو مالش بغرض استعداد کیجاتی ہے وہ ریاضت سے پہلے ہوتی ہے اوس مالش کو نرمی سے شروع کرتے ہین پھر ریاضت کرنیکا وقت قریب آتا ہے مالش مین شدت کیجاتی ہے پھر ایک مالش بغرض استرداد ہوتی ہے اسکا وقت بعد ریاضت کے ہے اور اوسکو مسکن بھی کہتے ہین اس مالش سے غرض یہ ہے کہ جو فضول عضل مین متحیر ہو رہے ہین اور بذریعہ ریاضت کے اونکا استفراغ نہین ہوا ہے اونکی تحلیل ہو جاے - اور اس ریاضت کے بعد دلک سے جب یہ حالت بہم پہونچے کہ رونگٹے کھڑے ہو جائین پس ماندگی نہین پیدا ہوتی - واجب ہے کہ یہ دلک تنک اور نازک اور معتدل ہو بہتر یہی ہے کہ تیل کی مالش کرین اور اس مالش کو درشتی اور سختی اور خشونت پر ختم کرین یعنے

جسوقت تک اعضا مین نرمی پیدا نہو یا جسبتک نرمی اعضا کی وجہ اس مالش کے زائل ہوکر بالکل سختی اور درشتی نہو جائے اوسیوقت تک اس مالش کو استعمال کرنا چاہیے ورنہ اعضا مین سختی پیدا ہوجائیگی ۔ اور بدن مین یہ مالش نشو ونما سے مانع ہوتی ہے ۔ اور بالغین مین اوسکی مضرت کمتر ہے اگر یرقہ خطا یہ مالش مائل بصلاحت ہوبہ نسبت اسکے کہ بہ نسبت اسکے کہ بہ نسبت اسکے کہ ب

مجوان قوی بخی اور ملائمی کا استعمال کرے۔ اور جسکی خواہش تحلیل اور رطوبت ہونے کی ہو چاہیئے کہ برفت گرمی کی استعمال حمام کا کرے اور دیر تک حمام مین بیٹھے۔ اور جو شخص فقط حفظ صحت کا قصد کرے حمام مین نہار مونہہ بعد ہضم غذا کے معدے اور کبد مین داخل ہو اور اگر نہار مونہہ حمام مین جانے سے خوف غلبۂ صفرا کا ہو قبل دخول حمام کے کوئی لطیف شے تھوڑی سی کھالے۔ گرم مزاج اور صفراوی بدون اس تدبیر کے داخل حمام مین نہین ہو سکتا اور بالا نہار اخیر کا درجہ جو نہایت گرم ہے اوسمین داخل ہونا ایسے شخص کا حرام ہے بہت اچھا نہاشتا ان لوگونکو واسطے یہ ہے کہ آب فراکہ خواہ گلاب مین روئی بھگو کر کھائین بعد حمام سے نکلنے کے سرد چیز کے پینے سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ حمام کے اندر بھی سرد چیز نہ پیجئے چاہیئے اسلیے کہ اوسوقت مسامات تمام بدن کے کھلے ہوتے ہین فوراً اثر برودت ظاہری کا اعضای رئیسہ تک پہونچکر اونکی قوتونکو فاسد کرے گا۔ اسی طرح جو شے بہت گرم ہو لوسکا بھی استعمال ایسے وقت پر نا جائز ہے اس خوف سے کہ بہت جلد اعضای رئیسہ تک نافذ ہو کر سل یا دق پیدا کرتی ہے۔ اسطرح واجب ہے کہ یکایک بیدنگ حمام سے باہر نکلے اور نہ بعد حمام سے نکلنے کو سد کھولے اور نہ بدن کو سردی پہونچائے بلکہ واجب ہے کہ فصل شتا مین اگر حمام سے نکلے روئی دار وغیرہ کپڑے پہن خواہ اونی لباس مین بدنکو چھپائے۔ جو شخص تپ مین گرفتار ہو تو حین وقت تپ کے دور ہونے سے حمام کرنے سے پرہیز واجب ہے۔ اسطرح جسکو تفرق اتصال یا ورم عارض ہو۔ اوپر بیان ہو چکا کہ حمام سے تسخین اور ترطیب اور خشکی حاصل ہوتی ہے نافع ہی ہے اور مضر بھی۔ منافع حمام کے نیند پیدا کرنا مسامات کھولدینا۔ جلا یعنے چرک کا دفع کرنا۔ تحلیل فضول تمام مادہ کا منضج دینا۔ غذا کو ظاہر بدن کی طرف جذب کرنا۔ حمام تحلیل مین اوسی چیز کی اعانت کرتا ہے جسکے تحلل ہونے کا قصد ہو اور جس فضلہ کے دفع کا ارادہ ہو اوسی کو سہال کرتا ہے۔ کاہلی اور کاہلی لاوے۔ اور کاہلی لاتا ہے۔ حمام سے اتنے ضرر ہوتے ہین اگر افراط ہو۔ ضعف قلب پیدا کرتا ہے اور غشی اور تشنج بھی افراط حمام سے پیدا ہوتی ہے۔ مضر۔ ہوئے مادہ کی تحلیل ہو جاتی ہے اور آمادہ بعفونت ہو جاتا ہے اور اوس مادہ کو کل جا کر اور اعضای ضعیف پر گرنے کو آمادہ کرتا ہے باندرا اعضای ظاہری اور باطنی مین اورام پیدا ہوتے ہین **مختصر بیان سردپانی سے نہانیکا** سردپانی سے نہانا اوسی شخص کو مناسب ہے کہ جسکی تدبیر ہر قسم کی درجہ نہایت پر ہو۔ بدن بھی اوسکا اعلی درجہ مین ہو دت بھی اوسکے بدرجہ غایت ہو۔ سخنہ بدن کمال خوبی پر فصل موافق مزاج بدن کے تخمہ نہو اور قے بھی نہ ہوتی ہو اور نہ اسہال ہوا ہو۔ نہ مرض سہر مین مبتلا ہو۔ اور نہ اوسکے بدن مین نوازل کی شکایت ہو۔ نہ لڑکا ہو نہ بڈھا۔ ایسے وقت مین کہ بدن مین اوسکے پھرتی اور چالاکی ہو کبھی سردپانی سے غسل بعد نہانے کے گرم پانی سے کیا جاتا ہے۔ جلد بدن کی تقویت کے واسطے اور حرارت کو اندر بدن کے بند کرنے کی غرض سے اگر اسکا غرض سے نہانا منظور ہو چاہیئے کہ پانی مین بشدت برودت نہو بلکہ باعتدال برودت ہونی چاہیئے اور کبھی استعمال غسل کا بعد ریاضت کے بھی آب سرد سے ہوتا ہے چاہیئے کہ قبل اسکے مالش سخت کیجائے اگر تیل کی مالش کرین بر طبق عادات کے زیادہ تر مناسب ہے۔ اور ریاضت بعد دلک اور مالش روغن کی معتدل ہونی چاہیئے اور بہ نسبت دلک معتاد کے تھوڑی تھوڑی۔ اور بعد ریاضت کے آب سرد سے نہانا اسطرح چاہیئے کہ دفعتہً کل اعضا مین پانی پہونچ جاوے اوسکے بعد تھوڑی دیر بھیگے بدن سے ٹھہرنا چاہیئے جبتک نشاط پانی رہے اور تحمل ہو سکے اور قبل پیدا ہونے پھریری کے پھر جب یہ شخص نہانے سے فارغ ہو جیسا ہم بیان کرتے ہین اوسکی غذا مین زیادتی اور شراب مین کمی کرنی چاہیئے اور اسکا خیال کرنا چاہیئے کہ کتنی دیر مین بدن کا رنگ بحال خود عود کرتا ہے اور گرمی بدستور آجاتی ہے اگر جلدی بدن مین گرمی آجاوے اور رنگ بدن کا بدستور ہو جاوے معلوم ہوگا کہ ٹھہرنا آب سرد مین بقدر معتدل اور مناسب تھا اور اگر دیر مین یہ کیفیت پیدا ہو جانا چاہیئے کہ مقدار مناسب سے زیادہ غسل کیا گیا دوسرے دن اوسی حساب سے کمی کرنا چاہیئے اور بیشتر بعد

ہوش کے اور نمک اور حرارت کے ملنے سے کھانا پکتا ہے اور آب مرد مین داخل ہوتے ہین — جس شخص کا ارادہ اسکے استعمال کا ہو چاہیے
کہ بتدریج اسکی ابتدا کرے پہلے پہل جو دن گرمیون مین سب سے زیادہ گرم ہوا اوسکی ٹھیک دوپہر مین اسکا استعمال کرے مگر خیال رہے کہ
اوسدن ہوا چلتی ہو اور بعد جماع اور قبل ہضم طعام اول اور بعد دوا یا کسی دوسرے استفراغ کے اور بعد ہضم طعام کے ایضاً بعد بیداری مفرط کے استعمال جائز نہین ہے اور بھی بروقت
ضعف ہونے بدن یا مدت کے بعد ریاضت مناسب نہین ہے مگر اوس شخص کو جو نہایت قوی ہو وہ البتہ آب سرد سے غسل بموجب بیان بالا کریگا — آب سرد سے نہانا جس طرح
پر مذکور ہوا حرارت عزیزی کو بطرف اندرون جسم کے دفعتہً داخل کرتا ہے اور ضعیف کرتا ہے اور اسکے بعد تقویت حار غریزی کے بسبب استفراغ
اور ظہور کے دونی بہ نسبت ضعف کے کرتا ہے یعنے جسقدر آب سرد کے نہانے سے ضعف پیدا ہوتا ہے اوس سے دوچند قوت پیدا ہوتی ہے

فصل چھٹی بیان مین تدبیر ماکول کے جو شخص اپنی حفظ صحت کا طالب ہے اوسے واجب ہے اس بات مین کوشش کرے

کہ اوسکی غذا کوئی شے غذائے دوائی سے نہو جیسے ترکاری اور فواکہ وغیرہ اسلیے کہ ایسی غذائین جو لطیف ہین خون کو جلا دیتی ہین اور جو غلیظ
ہین بلغم پیدا کرکے بدن مین گرانی بڑھاتی ہین بلکہ واجب ہے کہ غذا اپنی گوشت سے مقرر کرے خصوصاً گوشت بکری کا یا گوسالہ یا بچہ گاؤ کا اور
روٹی گیہون کی ایسے گیہون جو اور چیزون کی آمیزش سے پاک ہون اور ایسے کھیت کے گیہون ہون جسمین کوئی آفت ارضی اور سماوی نہ پہنچی
ہو میٹھی چیز مزاج کے مناسب ہے اور شراب جو خوشبودار اور پاکیزہ ہو اسکے سوا اور کوئی چیز کھانے پینے مین استعمال نکرنی چاہیے مگر بسبیل علاج
یا تقدم بالحفظ کے لیئے پہلے سے حفظ صحت کی تدبیر کرنی — فواکہ مین جو چیز بہت مشابہ غذا ہے انجیر اور انگور جو خوب پختہ ہوگیا ہو اور چھوہارا دن
مقامات مین جو ان چیزون کے کھانے کے عادی ہون اگر ان چیزون کے کھانے سے بدنمین فضول پیدا ہون اوسکا استفراغ بہت
جلد کرنا چاہیئے کھانے کا عام قاعدہ بھی ہے کہ جب خوب بھوک معلوم ہو اوسوقت کھانا چاہیے اور بھوک کو ٹالنا نہیں چاہیے اور تکلیف بھوک
کی اوٹھانا بشرطیکہ سچی بھوک ہو اچھا نہین ہے اور مست اور بیہوش لوگون کے ایسی جھوٹی بھوک نہو یا نخمہ والون کی سی بھوک نہو اسلیے
کہ بھوک پر صبر کرنا معدے مین اخلاط ردی اور صفرا پیدا کرتا ہے — جاڑون مین گرما گرم کھانا اور گرمیون مین سرد یا ایسا کھانا جو تھوڑا سا
گرم ہونا مناسب ہے — گرم یا ٹھنڈا ہونا کھانے کا باندازہ تحمل اور گوارا ہونیکے ہے — یہ بھی جاننا چاہیے کہ طیار بدن کے واسطے شکم سیر
ہونیسے بدتر کوئی چیز نہین ہے ایسا آدمی شکم سیر اگر ہمیشہ رہے آخرکار بروقت قحط سالی کے جوع کلبی پیدا ہوتی ہے — اور دبلے آدمی کا
بھوکھا رہنا اسی طرح بُرا ہے مگر اسکی بُرائی زیادہ ہے — ہمنے ایک جماعت کثیر ایسی دیکھی ہے کہ قحط سالی مین کھانا نکی اور تنگی ہوئی جب
قحط برطرف ہوا اور کھانا بفراغت اونہین میسر ہوا بدن اونکی اخلاط سے بھر گئے اور مر گئے علاوہ بران بیخوری اور بشدت امتلائے معدہ
ہر وقت مین قاتل ہے کھانے سے ہو یا شراب سے پس بہت سے آدمیون کو دیکھا ہے کہ بوجہ امتلائے معدہ خناق مین مبتلا ہوے اور مر
گئے اگر بر راہ خطا کوئی غذائی دوائی سے مستعمل ہوا اوسکے ہضم اور پختہ کرنے کی تدبیر کرنی چاہیے اور جس سوء مزاج کے واقع ہونے کی امید ہو
اوسکا دفع باستعمال ضد اوس چیز کے جسمین استعمال غذائے مذکور کے کرنا چاہیے تاکہ غذائے دوائی کا ہضم ہوجائے — مثلاً غذائے دوائی اگر
سرد ہو جیسے ککڑی اور کدو اوسکے تعدیل گرم چیز سے جیسے لہسن اور کندنا وغیرہ سے کرنی چاہیے اور اگر غذائے دوائی گرم ہو سرد چیز سے
اونکے تعدیل کرنی چاہیے جیسے ککڑی اور بقلہ الحمقا یعنے خرفہ سے اگر غذائی دوائی ایسی ہو کہ اوسکے استعمال سے سدے پڑنے کا خوف ہو
بعد اوسکے ایسی چیز کا استعمال کرنا چاہیے جو تفتیح سدہ کی کرے اوسکا اخراج کردے اور بعد اخراج سدے کے کچھ دیر بھوکھا رکھنا چاہیے
کہ اوسی زمانہ مین کوئی چیز کھائے — جو شخص آرزومند اپنی صحت کا یقیناً ہونا چاہیے کہ بے اشتہائے صادق کے کچھ کھائے اور جبتک اوسکا

معدہ اور اوپر کی آنتین غذای اول سے خالی نہوجائین اسلیے کہ بہت مضر ہوتا ہی کہ ایک غذا پر دوسری غذا داخل کرین کہ ابھی پہلی غذا بخوبی ہضم نہوچکی ہو۔ اسیطرح کوئی چیز مضر تخمیر سے زیادہ نہین ہی خصوصاً جو تخمہ غذای ردی سے پیدا ہوا اسلیے کہ تخمہ جو غذای غلیظ سے پیدا ہوتا ہے وہ جیسے بلغم اور دردگرہ اور ریاح اور نقرس اور خرابی طحال اور جگر کی اور امراض سوداوی پیدا کرتا ہے اور اگر تخمہ غذای لطیف سے پیدا ہو جیسے حادہ خبیثہ اور اورام گرم ردی پیدا ہوتے ہین کبھی بنظر ضرورت کی ایک طعام دوسرے طعام خواہ ایسی چیز جو بسانہ طعام کے ہو داخل کرنے کی حاجت ہوتی ہے جیسے کوئی شخص تیز غذا خواہ شور کا استعمال کرے اوسکے پیچھے بعد اتنے زمانہ کے کہ ابھی پہلی غذا کا ہضم کامل نہوا ہو غذای مرطب تیز پھیکی کھا لیتا ہی اس تدبیر سے پہلی غذا کا کیموس درست ہوجاتا ہے ایسے شخص کو یہی تدبیر کافی ہوتی ہے اور اوسکو ریاضت کی کچھ حاجت نہین ہوتی ہے بخلاف ایسکے حال اوس شخص کا ہے جو بعد غذای سریع الہضم اور تیز کے غذاے غلیظ کا استعمال کرے۔ خفیف حرکت کرنا کھانیکے بعد غذا کو معدے مین ٹھہراوتا ہے خصوصاً جبر شخص کا ارادہ یہ ہو کہ بعد کھانیکے سو رہے۔ جو اعراض نفسانی یا حرکات بدنی کہ اوسسے گرانباری پیدا ہو ہضم غذا کو منع کرتے ہین وجب ہے کہ جارہ ہین ایسی غذا جسمین غذائیت کم ہے نکھائی جائے جیسے ترکاری بلکہ وہی غذا اس فصل مین کھانی چاہیے جسمین غذائیت زیادہ ہو وہ غذا جو جب سہی ہونی چاہیے اور ایسی غذا کہ اوسکا اکثر بدن مین زیادہ ہو یعنے بدن مین خوب جسپیدہ ہو۔ اور کیموس مین غذا اوسکے برخلاف چاہیے اوسکے بعد واجب ہی کہ دونون قسم کی غذا سے بالکل معدے کو متملی نکردے کہ اوس سے زیادہ کی جگہ باقی نہ رہے بلکہ کھانے سے اوسوقت ہاتھ کھینچنا چاہیے کہ ابھی تھوڑی سی بھوک باقی ہو۔ تھوڑی سی بھوک بعد کھانے کے باقی رہنا مقتضای جوع سے ہے بعد ایک گھنٹہ کو جاتی رہتی ہے۔ یہ بھی ضرور ہے کہ غذا مین عادت کا لحاظ رہے اسواسطے کہ بدتر خورش یہ ہے جس سے معدہ بھاری ہوجائے اور بدتر شراب وہ ہے کہ جسکی مقدار اعتدال سے بڑھ کر معدے مین طغیان پیدا کرے اگر ایک دن کھانے پینے مین زیادتی ہو دوسرے دن بھوکا رہنا چاہیے اور ایسے مکان مین سونا چاہیے جسمین گرمی اور سردی نہو اگر نیند نہ آئے آہستہ آہستہ ٹہلے اور جسمین ٹہلتے ٹہلتے تھک جائے لیٹ کر استراحت کرے تھوڑی سی شراب پیے نفس پیے **روفس حکیم کا قول ہے** کہ مین ایسے چلنے اور ٹہلنے کو پسند کرتا ہون خصوصاً بعد اوس غذا کے جو صبح کو کھائی جاے کہ ایسی غذا حرکت اچھی طرح سے مقامات عشائا می رگ کو ہضم غذا پر آمادہ کرتی ہے۔ واجب ہی کہ کھانے کے بعد تھوڑی دیر داہنی کروٹ لیٹکر اوسکے بعد بائین کروٹ لیٹکر سونے بعد اوسکے داہنی کروٹ لے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ چادر اوڑھ لینا اور کپڑا سرہانے رکھکے زمین سے بلند سونا ہضم پر معین ہے۔ حاصل یہ ہے کہ وضع اعضا کو نیچے کی طرف جھکی ہوئی ہو یعنے سرہانا اونچا اور پائنتی نیچی ہو۔ مقدار کھانے کی بسبب عادت اور قوت کے مختلف ہے۔ صحیح القوت کی غذا کی مقدار یہ ہے کہ بعد کھانے کے اوسکے جسم مین گرانی پیدا نہو اور سر اسیف مین تمدد عارض ہو نہ پیٹ مین نفخ اور قراقر اور نہ پیٹ بالکل پر ہوجاے اور نہ بعد کھانے کے مثلی عارض ہو اور نہ شہوت کلبی اور نہ سقوط اشتہا اور نہ کندی ذہن اور نہ بیداری اور نہ کھانے کی بو ڈکار مین بعد تھوڑی دیر کے اور جس غذا کا مزا بعد زمانہ دراز کے ڈکار مین پایا جاے وہ غذا بہت بری ہے۔ کبھی طعام کے بمعتدل ہونے پر اسطرح پر بھی دلالت ہوتی ہے کہ بعد کھانے کے نبض عظیم اور نفس صغیر نہوجائے اسلیے کہ اکثر بجہت مزاحمت معدے کے واسطے حجاب کے نفس مین تنگی ہوتی ہے پس متواتر ہوجاتا ہے اسی جہت سے قلب کو حاجت ہوا کی زیادہ ہوتی ہے پس نبض عظیم ہوجاتی ہے لیکن اگر قوت ضعیف ہو اوسوقت نبض کا عظیم ہونا کچھ ضرور نہین ہے جس شخص کو بعد کھانے کے کسی طرح کی گرمی معلوم ہوجاتی ہے کہ دفعۃً کھانا کھائے بلکہ تھوڑا تھوڑا کھائے تاکہ بجہت استلاء کے لرزہ کی کیفیت پیدا نہو اور اوسکے پیچھے گرمی قوی تپ کے مانند عارض نہو جسوقت کھانے مین گرمی ہضم کی پیدا ہو۔ اور جو شخص قدر

ضروری غذا کے ہضم سے عاجز ہو چند اوقات مین تھوڑی سی غذا اوسکو کھانی چاہیے۔ سوداوی مزاج کا آدمی غذا کا محتاج زیادہ ہوتا ہے اور زیادہ گرم غذا اوسکو چاہیے۔ اور صفراوی مزاج کی غذا سرد تر ہونی چاہیے۔ اور جس شخص کے بدن مین خون گرم پیدا ہوتا ہو اوسکو ایسی غذا چاہیے جسمین تھوڑی سی سردی ہو اور غذائیت اوسمین کم ہو۔ اور جس شخص کے بدن مین خون ملغمی پیدا ہوتا ہو اوسکو ایسی غذا چاہیے جسمین گرمی اور تلطیف ہو اور غذائیت کم ہو۔ ہر ایک غذا کے واسطے ایک ترتیب خاص ہے کہ اوسکی مراعات حافظ صحت کو واجب ہے کہ رقیق سریع الہضم غذا کو بعد قوی اور سخت غذا کے کھائین اسلیے کہ سریع الہضم قوی غذا سے پیشتر ہضم ہو کر اوپر ترتی رہیگی اور اوسکو راہ نفوذ کی نہ ملیگی تب متعفن ہو کر خود بھی فاسد ہو جائیگی اور جو چیز اس سے ملی ہوئی ہے اوسکو بھی فاسد کر دیگی البتہ ایک خاص امر پر ایسی غذا کا استعمال بعد بطی الہضم غذا کے ہو سکتا ہے جو ہم آگے لکھتے ہین ایضاً ایسا کھانا چکنا سریع الہضم کھانا چاہیے کہ اوسکے پچھے ہضم جلد قوے اور سخت کھانا کھایا جاے اسلیے کہ بوجہ اسکے رقت کی یہ تو امعا تک ہضم ہو کر اوپر آ میکا اور سخت اور بطی الہضم کھانا قبل ہضم جدید کے بوجہ ثقل کے اوسکے ساتھ اوپر آئے گا اور باعث فساد کے ہوگا۔ مچھلی وغیرہ بعد ریاضت کے جس سے تعب پیدا ہو نہ کھانی چاہیے کہ زود ہضم ہو جاتی ہے اور اخلاط کو فاسد کر دیتی ہے۔ بعض لوگ ایسے ہین کہ اونکو قابض چیز کا استعمال قبل طعام کے جائز ہے جیسے وہ شخص کہ اوسکے معدے مین رخاوت یعنی ڈھیلا پن ہو ایسا کہ اوسکے معدے سے طعام بہت جلد اوتر جاتا ہو اور بقدر زمانہ ہضم ہونے کے نہ ٹھہرتا ہو۔ یہ بھی واجب ہے کہ ہمیشہ معدے کا حال اور اوسکے مزاج مین تامل صحیح کیا جاے۔ بعض آدمی ایسے ہوتے ہین کہ اونکے معدے مین غذاے لطیف سریع الہضم فاسد ہو جاتی ہے اور قوی غذا بطی الہضم اچھی طرح سے ہضم ہو جاتی ہے یہ وہی شخص ہے جسکا معدہ آتشی مزاج ہے یعنے گرم ہے اور بعض آدمیون کا حال اسکے برعکس ہے یعنے بطی الہضم غذا اوسکے معدے مین فاسد ہوتی ہے اور سریع الہضم بخوبی ہضم ہو جاتی ہے ہر ایک کی تدبیر موافق اوسکی عادت کے کرنی چاہیے۔ شہرون کو بھی بہ نسبت غذا کے خصوصیت ہے۔ ہر قسم کے پیشہ اور مزاج کو جو خصوصیت اقسام غذا سے ہے اگرچہ وہ خارج قیاس سے ہے لیکن اوسکو یاد رکھنا چاہیے اور تجربہ کا حکم قیاس پر غالب جاننا چاہیے اکثر ایسی غذا جو کسی شخص کی عادت ہوتی ہے اوسمین ایک قسم کا ضرر ہوتا ہے بہ نسبت اوس غذا کے جو عمدہ ہو اور اوسکی عادت نہو ہر ایک سخنہ اور مزاج صحیح کے واسطے ایک غذا مناسب ہے جو اوسکے مشابہ ہے اگر تبدیل دونون کی منظور ہو یہ بات بالضد حاصل ہوتی ہے۔ بعض آدمیون کو بعض قسم کی اچھی غذا بین مضر ہوتی ہین جو شخص بری غذا کھا کر اوسکو ہضم کرلے چاہیے کہ اپنی قوت معدے پر یا زان نہو کہ عنقریب بعد تھوڑے زمانے کے اوسکے بدن مین ایسے اخلاط ردی پیدا ہونگے جن سے مہلک بیماریان فائز عارض ہونگی۔ اکثر وہ شخص جسکے بدن مین اخلاط ردی ہون اچھی غذاون کے کھانے کا مجاز ہوتا ہے خصوصاً اگر بہت ضعف کے متحمل اسہال کا نہو اور جس شخص کا بدن ڈھیلا ہو اور تحلل بآسانی ہوتا ہو واجب ہے کہ اوسکو غذاے سریع الہضم دیجاے علاوہ یہ ہے کہ جن بدنون مین تخلخل ہوتا ہے اونکو تحمل غلیظ اور مختلف غذاون کا زیادہ ہوتا ہے اور اندرونی اسباب بدن سے اونکو ضرر کمتر پہنچتا ہے اور اسباب خارجی سے ضرر اونکو زیادہ پہونچتا ہے۔ اور جس شخص کی بدن مین گوشت زائد ہو اور تناوری اور آسودہ حالی مین ہو جاتی ہے کہ فصد کی عادت ڈالے۔ اور اگر مزاج اوسکا مائل بہ برودت ہو جو ارشات اور اطریفلات گرم کا اکثر استعمال کرتا ہے اور اون چیزون کا جنکا خاصہ یہ ہے کہ معدہ اور امعا اور دہ جداول جو قریب ان دونون کے ہین اونکا تنقیہ کرتی ہین۔ بدترین امور یہ امر ہے کہ مختلف غذاؤنکو سناتہ ہی کھائے اوسکے بعد یہ بھی زیادہ برا ہے کہ کھانا کھانے کی مدت طولانی ہو اسلیے کہ جو شخص کھانا دیر تک کھایا کرتا ہے

وہ غذا جو پہلے کھائی ہے قریب ہضم کے جب ہوتی ہے اوسوقت پچھلی غذا اوس سے جا کر ملتی ہے اس سے یہ خرابی پیدا ہوتی ہو کہ ہضم
مین اجزا غذا کی یکسان باقی نہین رہتی۔ ایک یہ بھی ضروری بات قابل جاننے کے ہے کہ غذا وہی بہت اچھی ہے جو زیادہ لذیذ ہو اسلیے
کہ معدہ اوسکو زیادہ فعل کرتا ہے اور قوت اوسکو بخوبی جذب کرتی ہے بشرطیکہ وہ غذای لذیذ جو ہر مین اچھی ہو اور کل اعضای رئیسہ صحیح
وسالم ہون یہ شرط کا ۲ ہے کہ اگر مزاج اعضای رئیسہ کے مناسب اوسی غذا کی صحیح نہون یا وہ غذای رئیسہ کے مزاجون کی مخالف ہو
اور جگر مخالف معدہ کے ہو زائد مخالفت طبعی سے اسکی طرف التفات نکیا جائے گا۔ ہمیشہ مضار طعام لذیذ کے یہ مضرت ہے کہ اوسکو بکثرت
کھا سکتے ہین۔ پیٹ بھر کھانے کی ترکیب مناسب یہ ہے کہ ایکدن ایک ہی مرتبہ اور دوسرے دن دو مرتبہ صبح و شام کھائے اور
اسمین رعایت کی بہت ضرورت ہے پس جس شخص کو دو مرتبہ کھانے کی عادت ہو اگر ایک وقت کھائے گا ضعیف ہو جائیگا اور قوت مین
سستی آجائیگی بلکہ واجب ہی کہ اگر ضعف ہضم اوسکو عارض ہو کھانا بموجب عادت کے دو ہی مرتبہ کھائے مگر کم کم۔ اور جس شخص کی
عادت ایک وقت کھانیکی ہو جیسے روزہ دار اور وہ دو وقت کھانا اختیار کرے ضعف اور کسل اور استرخای اوسکو عارض ہوگا اور دونون
وقتہ کا کھانے والا بھر کر دون کے کھانے پر اکتفا کرے ضعیف ہو جائیگا اور رات پر اکتفا کریگا کھانا بخوبی ہضم نہوگا اور طبعی وکار اور
خبث نفس اور متلی اور تلخی دہن اور نرمی شکم پیدا ہوگی اسلیے کہ وہ اپنے معدے پر ایسی چیز وارد کرتا ہے جسکا معدہ خوگر نہین ہے اور وہ
چیز عارض ہوئی جسکی برائی ظاہر ہے خلاصہ یہ ہے کہ اوسکی غذا ہضم نہوگی بہت اون دلائل اور عوارض کے جو آگے مذکور ہوتے ہین
منجملہ اون عوارض کے اس شخص کو جبن اور بیتابی اور درد فم معدہ کا اور لذع عارض ہونگے اور ایسا معلوم ہوگا کہ اسکی آنتین اور امعاء
لٹکی ہوئی ہین اور ان اعضا مین بجای خود انقباض اور سمٹنا پیدا ہوتا ہے۔ بول و براز مین اس شخص کے سوزش رہنگی کبھی برائی
بوجہ انصباب صفری کے طرف معدے کے عارض ہوتا ہے یہ کیفیت اون ابدان کی ہے جو صفراوی مزاج ہین اور اکثر یہ کیفیت بوجہ
صفراوی مزاج ہونے معدے کے پیدا ہوتی ہے نہ اینکہ تمام بدن پر صفرا غالب ہو۔ مثلاً جس شخص کو فساد ہو جاتا ہے اور اکثر اوقات
کسلمند رہتا ہے۔ جن لوگون کے معدے مین صفرا بکثرت مجتمع ہوتا ہے اونکو حاجت تھوڑی تھوڑی غذا چند مرتبہ کھانے کی ہوتی ہے
اور ایسی غذا اونکو درکار ہے جسمین قوت تغذیہ کی بسرعت ہو اور قبل نہانے خواہ حمام کرنے کے اونکو غذا درکار ہے سوای اینکے اونکو جو
ہین اونکو واجب ہی کہ ریاضت اور حمام کرکے کھانا کھائین اور استحمام سے غذا کو مقدم نکرین۔ جس شخص کو حاجت ریاضت سے پہلے
کھانے کی ہو چاہیے کہ تنہا تھوڑی سی روٹی کھائے جسکا ہضم قبل شروع ریاضت کے ہونے لگے اور جس طرح حرکت قبل طعام کے ضرور ہے
کہ ضعیف نکرنی چاہیے اسی طرح بعد طعام کے واجب ہی کہ حرکت نرم کیجاے۔ اور جس شخص کو شہوت فاسد ہو خواہ اوسکی خواہش
تیز کھانے کی طرف ہو خواہ میٹھے اور چرب کھانے کی یسو نکھٹے چھوڑ دے اور نہ کھائے اوسکی اصلاح شہوت کے واسطے اس سے بہتر کوئی بات
نہین ہی کہ مچھلی کھا کر سکنجبین اور مولی وغیرہ سے قے کرے۔ ضرور ہے کہ کوئی شخص بعد نکلنے حمام کے فوراً مسکہ وغیرہ نکھائے بلکہ صبر کرے
اور تھوڑی دیر سوتے ایسے آدمیون کے واسطے مناسب یہی ہے کہ دن و رات مین ایک مرتبہ کھائین۔ مناسب نہین ہے
کہ بعد کھانے کے سوے حالانکہ غذا ابھی معدے کے اوپر ٹھہری ہوئی ہے اور معدے سے اوتری نہین ہے۔ اسی طرح ضرور ہے
کہ بعد طعام کے سخت حرکت سے پرہیز کرین اسلیے کہ ایسے حرکت سے نفوذ غذا کا قبل ہضم کے ہو جاتا ہے یا غذا معدے سے بی ہضم ہونے
پھسل جاتی ہے بازبہ ہلنے معدے کے اوسکا مزاج فاسد ہو جاتا ہے۔ کھانا کھانے کے بعد بہت سا پانی اسقدر نہ پینا چاہیئے کہ دیر تک

جرم معدہ اور غذا کے جدائی پیدا کرے اور غذا کی حرارت کو بجھا دے بلکہ پانی پینے مین بعد غذا کے اتنی انتظار کرنا چاہیے کہ غذا معدے سے اوتر جاے - اسکی شناخت اس طرح پر ہوتی ہے کہ پیٹ کے اوپر کے اعضا سبک ہوجاتے ہین اور اگر پیاس کی وجہ سے بیتابی ہو چاہیے چوس چوس کر تھوڑا سا سرد پانی پیلے اور جتنا سرد زیادہ ہوگا تھوڑی مقدار اوسکی پیاس بجھانے مین کافی ہوگی - اتنی قلیل مقدار سے قوت معدے کی خوشحال اور مجتمع ہوجاتی ہے - خلاصہ یہ ہے کہ اگر کھانا کھانے کے بعد پانی پیے نہ درمیان اوس مدت کے جس مین کھانا کھاتا ہے بلکہ بعد فارغ ہونے کے اسوقت اسیقدر پانی پینا چاہیے جو طعام کے واسطے نافع ہے - پیاس صبر کرنا اور نیند پیکھانا کھانے کی اون لوگونکو مفید ہے جنکا مزاج سرد و تر ہے - اور جنکا مزاج گرم ہے اونکو مضر ہے - اسیطرح بھوک پر صبر کرنا بہ نسبت دونون کے - گرم مزاج والونکو بھوک پر صبر کرنے سے یہ ضرر پیدا ہوتا ہے کہ صفرا اونکے معدے پر گرتا ہے پھر جب کچھ کھاتے ہین معدے مین فاسد ہوجاتا ہے اونکو خواب اور بیداری مین وہی کیفیت عارض ہوتی ہے جو اوپر بیان ہوئے اوس شخص کی حالت مین جسکے معدے مین غذا فاسد ہوجاتی ہے - ایضاً اشتہای طعام بھی انکی فاسد ہوجاتی ہے اسوقت ایسی چیز کا پینا واجب ہے جو اس خرابی سے بچاے اور طبیعت مین نرمی پیدا کرے اور خود بھی سبک ہو جیسے آلو بخارا یا تھوڑی سی شیر خشت جب اشتہاے طعام بحال ہو تو عود کرے اور پوری ہوجاے اوسوقت انکو کھانا مناسب ہے - علاوہ یہ ہے کہ جنکے مزاج اصلی مرطوب ہین تحلل اونکے بدن مین بہت جلد ہوتا ہے اور اونکو بھوک پر صبر بہ نسبت خشک مزاج والون کے کم ہوتا ہے ہان اگر رطوبت زائد رطوبت اصلی سے اونکے اعضا مین بھری ہو اور وہ رطوبت اچھی ہو اور اونکے بدن کے موافق ہو اوس رطوبت کو طبیعت انکی بدن کی غذای تام بالفعل کردے اوسوقت البتہ مرطوب مزاج بھوک پر صبر کرسکتا ہے - شراب کا پینا کھانے پر نہایت مضر ہے اسلیے کہ شراب سریع الہضم ہے اور بہت جلد نفوذ کرتی ہے یہ خود ہضم ہوجائیگی اور کھانا ہضم نہوگا اس جہت سے سدے پڑجاینگے اور عفونت پیدا ہوگی - حلاوت کی جہت سے بہت جلد سدے پیدا ہوتے ہین اسلیے کہ طبیعت شیرینی کو قبل ہضم کے جذب کرلیتی ہے اور سدے پڑنے سے اکثر امراض پیدا ہوجاتے ہین بنجملہ اونکے استسقا ہے - ہوا اور پانی کا غلیظ ہونا خصوصاً گرمیون مین طعام کو فاسد کردیتا ہے ایسے وقت کھانے کے اوپر پانی ملی ہوئی شراب پینا کچھ مضر نہین ہے خواہ گرم پانی ہو عود اور مصطگی ملی ہوئی ہو پینا چاہیے - جس شخص کے احشا گرم اور قوی ہون جسوقت طعام غلیظ کھاتا ہے اکثر کھانے کے بعد ریاح پیدا ہوتی ہے جو معدے مین اور گرد معدے کے تمدد پیدا کرتے ہین اور مرض مزاق اسی قسم سے ہے کہ غذا مین دخانیت کی جہت سے ریاح پیدا ہوتی ہے جسکا معدہ خالی ہو اگر کوئی شے لطیف کھاے فوراً معدہ اوسکو قبول کرلیگا پھر اگر اسکے بعد کوئی غذا غلیظ کھاے معدہ اوس سے تنفر ہوجائیگا اور مہضم نکر نکالیگا پس فاسد ہوجائیگی ہان اگر لطیف اور کثیف کے درمیان مین کسیقدر مہلت نہو بہتر یہ ہے کہ ایسے وقت فلور معدے مین غذای غلیظ کو متہضم کرے اور تھوڑی تھوڑی کھاے پس معدہ اسوقت مین غذای لطیف سے نفرت نکریگا اگر کوئی شخص کھانے مین افراط کرے اور جو غذا معدے مین پہونچتی ہے اوسی کوئی حرکت قوی بلاے یا بوجہ استعمال مشروب کے اوسمین تشویش پیدا ہوجاے چاہیے کہ فوراً قے کرے اگر قے نہوسکے یا نکرے گرم پانی تھوڑا تھوڑا پیے اسکی جہت سے امتلا ہر طرف ہوجائیگی اور غذا منحدر ہوگی اور آنکھ جھپکنے لگی چاہیے کہ لیٹ کر سوے جتنی دیر تک چاہے اگر اس تدبیر سے بھی آرام نہو یا میسر نہو تامل کرے اگر طبیعت کو ایسا پاے کہ اس کیفیت کو دفع کردے گی اوسی پر قناعت کرے اور نہین تو طبیعت کی اعانت ایسی چیز سے کرے جو بآسانی روانی شکم پیدا کرے - گرم مزاج اطریفل مسہل یا گلقند اور معتدل بعجنہ پرورده اور سرد مزاج مثل معجون کمونی اور معجون شہرایران اور معجون تمری کا استعمال کرین - پینے کی چیزون سے اگر بدن مین امتلا پیدا ہو بہتر ہے بہ نسبت اسکے کہ کھانے کی چیزون سے

بہتر یہ ہے کہ زیادہ کھانے کے بعد تھوڑا الیوا القبہ یعنی چنے کے یا نصف درم الیوا اور نصف دوم علک البطم یعنے گوند پستے کی درخت کا ایک دانگ
بورہ ارمنی کا استعمال کرے۔ اور اس سے بھی سکنجبین دواہی کہ دو یا تین حصے کے برابر علک البطم اور کبھی اسکے برابر بورہ ارمنی بھی شریک کرتے ہین
سب سے بہتر یہ ہے کہ تھوڑی سی افیمون ہمراہ تھوڑی سی شراب کے استعمال کرین اگر انمین سے کوئی چیز میسر نہو تو دیر تک سویا کرے۔ اور ایک دن غذا ترک
کرے پھر جب ہیضہ کو طبیعت سبک ہوجاے گرم پانی سے خواہ حمام مین نہاے اور سینک کرے اور لطیف غذا کا استعمال کرے اگر باوجود ان تدبیرات کے
ہضم نہو اور ثقل اور تمدد اور کسل باقی رہے جاننا چاہیے کہ فضول غذا کی رگونمین بھر رہے ہین اسلیے کہ جو غذاے کثیر یا فراط ہوا گرچہ معدے مین ہضم ہوجاتی
ہے مگر رگون مین کمتر ہضم ہوتی ہے بلکہ رگونمین خام باقی رہ کر تمدد پیدا کرتی ہے اور اکثر رگون کو تشنگا فتہ کردیتی ہے اور کسل اور انگڑائی اور جمائی پیدا کرتی
ہے چاہیے کہ علاج کا ایسی چیز سے کرین جو رگونسے بذریعہ اسہال کے اس فضول کو دفع کرے پھر اگر غذا مین اسقدر افراط نہو کہ باعراض پیدا ہون
بلکہ فقط ایک قسم کی اعیا یعنے ماندگی پیدا ہوجانے چاہیے کہ ایک مدت تک اپنے حال پر ٹھہرا رہے اور کسی قسم کی حرکت بذریعہ علاج کے نکرے بلکہ بیشتر
چھوڑ دے بعد اوسکے اوس قسم خاص ماندگی کا علاج کرے جس طریق سے ہم آگے بیان کرین گے۔ جس شخص کا سن زیادہ ہوجاے اور سکا معدہ
ادنی غذا نہ قبول کریگا جو بروقت جوانی کے قبول کرتا تھا بلکہ فضول اسکے غذا مین زیادہ پیدا ہونگے پس چاہیے کہ بمقدار حادت ایام شباب کے
کھاے بلکہ اوس سے کم۔ جو شخص خوگر فتہ تدبیر غلیظ یعنے زیادہ کھانے کا ہو جسوقت تدبیر لطیف کرے اور کم کھاے جتنی غذا کم کی تھی اوتنی ہواضافہ
بدن مین داخل ہوگی۔ پھر جب یہ شخص دوبارہ تدبیر غلیظ کریگا سدہ اسکے بدن مین پیدا ہونگے۔ گرم غذاؤنکی مضرت کا مدارک سکنجبین سے
ہوتا ہے خصوصاً اگر سکنجبین بذریعہ صبر کے اسلیے کہ اقسام سکنجبین مین یہ بہت مفید ہے۔ اگر شکر سے بنائی جائے اور اگر شہد سے بنے سکنجبین یہ دہ کافی ہے
سر و غذاؤن کی مضرت دفع کرنے کے واسطے بعد غذا کے ماء العسل یا شراب العسل اور معجون کمونی کا استعمال کرتے ہین۔ غلیظ غذا کے بعد
حار مزاج ایسی سکنجبین بزوری کا استعمال کرے جسکے تردد فوجل ہون اور سرد مزاج معجون فلافلی اور فودنجی کا استعمال کرے۔ لطیف غذا
سے حفظ صحت زیادہ ہوتی ہے اور قوت کی اعانت اور تحلل کی کم اعانت ہوتی ہے۔ اور غذای غلیظ اوسکی ضد ہے۔ جس شخص کو
حاجت سمنی اعضای کی بدن مین پیدا کرنیکی ہو اور اوسکی جہت سے ایسی غذاؤن کا محتاج ہو جنکا کیموس قوی ہوتا ہے چاہیے کہ خوب بھوک
کا انکار کرے اور بعد ایسی بھوک کے اون غذاؤنمین سے بہت زیادہ نہ کھاے تاکہ خوب ہضم ہوجائین۔ ریاضت کرنے والے آدمی اور
جنکو تعب کثیر ہوتا ہے غذاے غلیظ کے زیادہ متحمل ہوتے ہین اور ایسی غذاؤن کی ہضم پر اونکے نوم قوی اور گہری نیند معین ہوتی ہے لیکن
چونکہ اونکے بدن سے عرق بکثرت نکلتا ہے اور تحلل اونکے بدن مین زیادہ ہوتا ہے اونکے جگر غذاے غیر منہضم کو جذب کرتے ہین جبتک کہ
بخوبی ہضم نہوے پس وہ لوگ آمادہ ہوتے ہین واسطے امراض مہلک کے آخر خواہ اول عمر مین خصوصاً چونکہ وہ بہت اپنے ہضم کامل کے
جو نوم طویل سے پیدا ہوتا ہے اوسپر فریفتہ ہوتے ہین اور وہ نیند باطل ہوجاتی ہے اگر آخر کار مین بیداری متواتر پیدا ہو خصوصاً جسوقت وہ
سن شیخوخت کو پہونچتے ہین۔ فوائد رطب تعب اور مشقت والے آدمیون خواہ ریاضت والون کو یا جو لوگ زرد رنگ صفراوی مزاج ہون
ایسے ہی لوگو نکو مفید ہین اور انکو قبل طعام کھانا چاہیے جیسے خوبانی اور توت اور خربزہ اور آبدو اور آلو بخارا۔ اور اگر انکے سوا
اور پیزیارہ رطب سے تدبیر کرین بہتر ہے اسلیے کہ یہ سب چیزین خون مین کمیت پیدا کرتی ہین اوسکی جہت سے خون کو بدن مین بہت
پیدا ہوتا ہے جیسا آب فواکہ خارج مین خوش کھا جاتا ہے اور اگر ایسی چیز سے بالفعل کسیقدر فائدہ بھی مرتب ہوتا ہے لیکن خون کو آمادہ
عفونت کرتی ہے اسی طرح جو چیز خون کو خلط خام سے بھر دی جیسے کھیرا اور ککڑی اسی جہت سے جو لوگ ایسی غذاؤنمین بکثرت کھاتے ہین حمیات

مین مبتلا ہوتے ہین اگر چہ ابتدا مین اونسے برودت معا حصل ہوتی ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ خلط مائی مین کبھی یہ بات عارض ہوتی ہے کہ اوسکا صدید بنجاتا ہے اور یہ اوسوقت ہوتا ہے کہ مادہ متحلل نہوا ور رگونمین اوسی طرح باقی رہے۔ یہ لوگ اگر استعمال ریاضت کا قبل اجتماع اس مادہ کے رگونمین کرین بلکہ جسوقت استعمال خوراک کا کرین ریاضت بھی کرلیا کرین تحلل ان مادیات کا ہوجائیگا اور خطرانکا کمتر ہوگا۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اگر خون مین بلغم خام پایا جاوی موجود ہو بدن سے وہ خون نہ نکل سکیگا اور اوس خون سے بدن کی نما کم بنے گی۔ جو شخص خوراک کھاتا ہے اوسکو سزاوار یہ ہے کہ بعد کھانے کے تھوڑی دیر مشی کرے اور بعد چلنے کے پھر کھائے تاکہ غذا معدے سے بسہیل گزر جاوے۔ جو غذائین مائیت پیدا کرین یا خلط غلیظ یا بالزوجت یا خلط صفراوی اونسے حمیات پیدا ہوتے ہین اسلیے کہ مائیت پیدا کرنے والی غذا سے خون مین عفونت پیدا ہوتی ہے اور بالزوجت اور غلیظ غذا سے مجاری اور گذرگاہ اندرونہ کے پڑتے ہین اور صفرا پیدا کرنے والی غذا سے بدن مین سخونت یا گرمی پیدا ہوتی ہے اور خون مین حدت۔ جن ترکاریون سے صفرا پیدا ہوا کثر اونکا استعمال جاڑون مین نافع ہے جیسے پھیکی ترکاری گرمیون مین فائدہ کرتی ہے۔ اگر کوئی شخص ایسی حالت مین گرفتار ہو کہ بدون استعمال غذای رودی کے چارہ نہو چاہیئے کہ ایسی غذا کو چند دفعہ کھائے اور متواتر ایک ہی قسم کا استعمال نکرے اور ایک غذا کو دوسرا غذا مخالف اوسکی مزاجکی ملاوے۔ پس اگر ایسی میٹھی غذا کھائے اوسکے اوپر کھٹا مرکب یا آب انار ترش یا سکنجبین وغیرہا مقرر کرے اور بعد تناول غذا کے قے کرنے کی عادت ڈالے۔ اور جس شخص کو اذیت ترش کھانے کی ہو اوسکے اوپر شہد یا شراب کہنہ کا استعمال کرے اور بعد تناول غذا کے قابض ہضم اور منضج کے جائز ہے۔ چکنی غذا کے بعد ہضم کے لئے کوئی چیز سے کرنا چاہیے جیسے شاہلوط اور سیب لاس اور خرمالو وغیرہا اور بعد کھانے کے چکنا ہوا اور ترشی اور کڑوی چیز سے بھی اوسکی اذیت رفع ہوتی ہے جیسے انار ترش اور ترنج اور نیبو وغیرہا اور بعد کھانے کے بھی اوسکی اذیت زائل ہوتی ہے جیسے نانخواہ اور پیاز اور ان چیزون کی مفرت چکنی چیز سے دفع ہوتی ہے۔ جس شخص کے بدن مین غلظ ہی ہون اور رقیق بھی ہون اوسکی غذا اچھی زیادہ کرنی چاہیے۔ اور جس شخص کے بدن مین تحلل باسانی ہوتا ہو اوسکو سریع الہضم دینی چاہیے جالینوس کہتا ہے کہ غذای تر سے ہر ایک کیفیت باسانی جدا ہوسکتی ہے گویا ایسی غذا بیمزہ بے بو کچھی نہ کڑوی نہ ترش نہ قابض اور نہ نمکین۔ جس شخص کا بدن دھیلا ہوا اوسکو غذائے غلیظ کا تحمل بہ نسبت اوس شخص کے جسکا بدن سمیٹا اور کھچا ہوا ہو زیادہ ہوتا ہے۔ خشک غذا کا زیادہ استعمال کرنا قوت کو ساقط اور رنگ کو فاسد کرتا ہے اور بہ نسبت مین خشکی پیدا کرتا ہے۔ اور چکنی غذا سے کسل اور سستی پیدا ہوتی ہے۔ اور کھٹی غذا سے پیری بہت جلد عارض ہوتی ہے۔ اسیطرح تیز غذا جیسے مرچ وغیرہ۔ اور نمکین غذا معدے کو مضر ہے اور آنکھ کو بھی۔ چکنی غذا جو ترکیب مناسب ہو اگر بعد اوسکے غذای رودی کھائی جاوے فاسد ہو جائیگی۔ جس غذا مین لزوجت ہو دیر مین ہضم ہوتی ہے اسی جہت سے کھیرا سیع پھلکون کے بہت جلد ہضم ہوتا ہے بہ نسبت چھلے ہوئے کے اور روٹی اوس آٹے کی جسمین بھوسی ملی ہوئی ہو جلد ہضم ہوتی ہے بہ نسبت چھنے ہوئے آٹے کے۔ جس شخص کو تعب اور مشقت عارض ہوتی ہے جسوقت تدبیر لطیف کرکے غذای غلیظ کا استعمال کرے جیسے چاول دودھ کے ساتھ بعد سچی بھوک کے اوسکے خون مین حدت اور جوش پیدا ہوگا اور محتاج دفع فضول کا بذریعہ فصد کے زیادہ ہوگا اگر یہ بہت قریب زمانہ فصد سابق کو گذرا ہو۔ یہی حکم اوس شخص کا ہے جسکو غضب عارض ہوا اور غذای غلیظ کو تناول کرے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ کبھی غذا کو طبیعت قبل انضج اور ہضم کے جذب کرلیتی ہے پس خون کو فاسد کردیتی ہے۔ کبھی غذاؤنکی بنظر ترکیب اوضعت کی مختلف احکام اور خواص عارض

ہوتے ہین ۔ ہندوستان کے اہل تجربہ نے یہ کہا ہے کہ دودھ کے ہمراہ کھٹائی کھانا نہ چاہیے اور نہ مچھلی دودھ کے ہمراہ کھانی چاہیے کہ ان دونون غذاؤن سے امراض مزمنہ مثل جذام کے پیدا ہوتے ہین ۔ یہ بھی اونکا قول ہے کہ دہی مولی کے ساتھ کھانا چاہیے اور نہ دہی پر بھنی گوشت کو ساتھ کھانا چاہیے اور نہ ستو چاول کے ساتھ ۔ اور کہا ہے مین وہ تیل اور چکنائی نہ ڈالین جو تانبے کے برتن مین رکھی ہوئی ہو ۔ اور جو کچھ انجیر کی لکڑی کے کوئلہ پر بھونا گیا ہو وہ بھی نہ کھانا چاہیے ۔ مختلف قسم کے کھانے دو طرح سے مضر ہوتے ہین اول تو اونکے ہضم مین اختلاف ہونا ہے منہضم اور منہضم کا اختلاط پیدا ہوتا ہے دوسرے ممکن ہے کہ مختلف طرح کی غذاؤن کے کھانے مین بہ نسبت طعام واحد کے کوئی زہریلا طعام زیادہ کھایا جاے ۔ قدیم زمانے کے ارباب مختلف غذاؤن کے کھانے سے گریز کرتے تھے اور صرف گوشت پر دنبہ کو اور روٹی پر بوقت عشا شب کو قناعت کرتے تھے ۔ افضل اوقات غذا کی فصل گرمی مین وہ وقت ہے جو سب سے زیادہ ٹھنڈا ہو ۔ بھوک کا مانا اکثر معدہ مین رطوبات صدیدی بھر دینا ہے جس سے بدحالی پیدا ہوتی ہے ۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ کباب اگر ہضم ہو جاے بہت زیادہ غذائیت اسمین ہے کہ یہ دیر میں ہضم ہوتا ہے اور اعضا مین باقی رہتا ہے ۔ شوربا بھی غذاے جید ہے اگر اوسمین پیاز ملی ہوئی ہو ریاح کو توڑ دیتا ہے اور اگر پیاز نہو تو ریاح برانگیختہ کرتا ہے بعض آدمی ایسا خیال کرتے ہین کہ عنب یعنی انگور کو بھنے ہوے کلیہ پر کھانا بہتر ہے اور یہ گمان صحیح نہین بلکہ بہت بدی ہے ۔ اسیطرح نیشکر کا گنا ہے کہ کلیہ کے اوپر مثل دانہ انار کے بلا فصل اختیار کرین یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ تمہوخشک مزاج ہے اور طبیعت مین خشکی پیدا کرتا ہے اور چوزون مین رطوبت ہوتی ہے اس جہت سے طبیعت نرم رہتی ہے بہتر مرغ تمہا ہوا وہ ہے جو پیٹ مین بڑی یا بچہ گاہ کے بھنا جاتا ہے اسکی رطوبت محفوظ رہتی ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ شوربا چوزون کا اختلاط کے تعدیل زیادہ کرتا ہے بہ نسبت شوربا مرغ کے لیکن مرغ کے شوربے مین غذائیت زیادہ ہے اور بچہ بزسر اور پاکیزہ ہے اس جہت سے کہ بخار اوسکا ساکن ہوتا ہے اور حمل یعنے بچہ کم اور پاکیزہ ہے اسلیے کہ اوسکی بدبو کی چیز کچل جاتی ہے اور زیرباج گرم مزاج کو بے زعفران کے دینا چاہیے اور سرد مزاج کو زعفران ڈالکر دینا مناسب ہے اور حلاوات یعنے حلوے اگرچہ شکر سے بنائی گئی ہون اونکا استعمال برا ہے اسواسطے کہ سدہ پیدا کرتی ہین اور پیاس زیادہ ہوتی ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ روٹی اگر ہضم نہو تو شیر مالکہ زیادہ ہو اوسکی مضرت زیادہ ہے اور گوشت اگر ہضم نہو اوسکی کم ہے **فصل اٹھوین تدبیر مین پانی کے استعمال اور شراب کی اور جو چیز متعلق دونون کی ہے** مزاج معتدل کے واسطے بہت مناسب وہ پانی ہے جو شدت برودت مین معتدل ہو یا بذریعہ برف کے سرد کیا ہو کسی برتن مین کرکے جیسے صراحی مین پانی بھر کر برف مین جماتے ہین الغرض جرم برف کا استعمال بہرحال بدہے خصوصاً اگر برف خراب ہو اور یہی حال ہے اگر برف اچھی ہو اسلیے کہ گیلی ہوئی برف جید سے بھی اور اعضاے رئیسہ کو ضرر پہونچاتی ہے اور تمام احشا کو بھی اوسکا ضرر پہونچتا ہے ۔ اور سواے اوس شخص کے جسکا مزاج دموی ہو اور کوئی متحمل نہین ہو سکتا اور اگر فی الحال یہ پانی مضر نہوگا بہت دنون کے بعد جب سن زیادہ ہوگا ضرور مضر ہوگا ۔ اصحاب تجربہ کا قول ہے کہ کنوین اور نہر کا پانی سات شی پینا چاہیے جب تک ایک ہضم نہو لے ۔ پانیکی عمدہ قسم کا اختیار کرنا ہم اوپر بیان کر چکے ہین اسی طرح بگڑی ہوئی پانی کا درست کرنا بھی مذکور ہو چکا ہے سرکا ملانا پانی کی اصلاح کرتا ہے ۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ نہار منہہ پانی پینا خواہ بعد ریاضت کے یا استحمام کے خصوصاً پیٹ خالی ہو بہت برا ہے ۔ اسی طرح جھوٹی پیاس جو رات کو مست اور مخمور لوگون کو ہوتی ہے اوس مین پانی پینا جبکہ طبیعت مشغول بہضم غذا پر ہو اور پہلے اوس سے بقدر سیراب ہونیکے پانی پی چکا ہو پانی پینا بہت مضر ہے بلکہ اگر بہت پیاس شدت کی ہو سرد ہوا مین ٹہلیا سر پر پانی سے کلی کرے پھر جب اس تدبیر سے تسکین نہو ایسے برتن سے جسکا منہ تنگ ہو پانی پیے ۔ علاوہ یہ کہ تھوڑا تھوڑا

یہ تدبیر نافع ہوتی ہے اور بیشتر اگر نہار مونہہ سفر پر پانی پیے ضرر نہین ہوتا ہے - جو شخص نہار مونہہ پانی پینے سے بے صبر ہو اور ضبط نکر سکے خصوصًا
بعد ریاضت کے چاہیے کہ قبل پانی کے تھوڑی شراب مین گرم پانی ملاکر پیے - جسے جھوٹی پیاس لگتی ہو اسکو یہ بات جاننی چاہیے کہ سورہنا
اور پیاس پر صبر کرنا اوسکی پیاس مین تسکین پیدا کرتا ہے اسلیے کہ طبیعت اسوقت تحلل اوس مادہ کا جس سے پیاس جھوٹی پیدا ہوتی ہے کرلیتی ہے
خصوصًا اگر پیاس پر صبر کرکے سو رہیے - اور جسوقت طبیعت ہضم غذا کررہی ہو اور پیاس معلوم ہو اوسے پانی پی لے پھر پیاس معلوم ہوگی
اسلیے کہ جو خلط باعث عطش کی ہے وہ برقرار ہے - ہر شخص پر واجب ہے خصوصًا جھوٹی پیاس والے پر کہ پانی زیادہ نہ پیے بلکہ تھوڑا تھوڑا چوس چوس کر پیے
بہت سرد پانی بینا برا ہے اگر بے سرد پانی پیے کی چاہ ہو بعد طعام کے جو مقدار کافی ہو آب سرد پینا چاہیے - نیمگرم پانی سے بلغمی پیدا ہوتی ہے اور
بہت گرم پانی اگر زیادہ پیا جاے معدے کو ڈھیلا کرتا ہے - اور اگر کبھی کبھی پیا جاے معدے کو درد ہوڈالتا ہے اور طبیعت کو نرم کرتا ہے - بہتر آب
نیمگرم سفید اور رقیق ہو گرم مزاج والونکو موافق ہے اور درد پیدا نہین پیدا کرتی ہے بلکہ بیشتر بوجہ ترطیب کے جو دردسر التہاب معدے سے پیدا ہوا ہو
اوسمین تخفیف کردیتی ہے - اور جس شراب مین کلیجہ اور روٹی بھگوئی گئی ہو قائم مقام سفید اور رقیق کی ہے خصوصًا اگر پینے سے دو گھنٹہ پیشتر
بھگوین - شراب غلیظ شیرین جو شخص بدن کی فربہی اور قوت چاہے اوسکے مناسب ہے لیکن اوسکے سدی پڑنے سے پیشتر ہی - پرانی سرخ
شراب سرد اور بلغمی مزاج کے موافق ہے - ہر قسم کے کھانے پر شراب پینا برا ہے جسکا سبب ہم اوپر بیان کرچکے ہین پس بدون ہضم طعام اور اوسکے منعدد
ہونے کے نہ پینی چاہیے - جو طعام دیر الہضم ہو اوسپر شراب پینی بروقت کھانے یا بعد ہضم کے بھی بری ہے اسلیے کہ کیموس دی کو اطراف بدن تک
روی کردیتی ہے اسیطرح فواکہ پر خصوصًا خربزہ پر شراب کا پینا برا ہے - چھوٹی پیالیون سے انڈیلکر پینا بہتر ہے بہ نسبت بڑی پیالون کے لیکن اگر کھانے
اور پروقت بیچ پیالے خوگر کو مضر نہین ہے - اسی طرح بعد فصد کے صحیح آدمی کو مضر نہین ہے - محرورین کو فائدہ شراب کا بہت اور اسکے اور مزمنون
کو بوجہ انضاج رطوبت کے ہوتا ہے - اور جسقدر عطریت اور خوشبو زیادہ ہو اور مزہ پاکیزہ ہو بہتر ہے - شراب بہت اچھی چیز ہے جو غذا کو تمام بدن
مین نافذ کردیتی ہے اور بلغم کو قطع کرتی ہے اور جلا دیتی ہے اور صفرا یکبارگی کے طرف سے اخراج کردیتی ہے - خلط سودا وی مین ازلاق پیدا کرکے آسانی
اخراج کرتی ہے اور اوسکی مضرت کو بہت ضد مزاج کے چونکہ گرم تر ہے توڑ ڈالتی ہے اور جو چیز بدن کے اندر بستہ ہو جسمین گرمی بہت
نہو اور وہ شے غریب اوسکو بدن سے نکال لیتی ہے اور ایسی شے کے اقسام ضرب ہی کہ ہم اپنے مقام پر بیان کرین - جس شخص کے
دماغ مین قوت ہوتی ہے بہت جلد مست اور مدہوش نہین ہوتا ہے اور اوسکا دماغ اون بخارات روی کو جو شراب سے چڑھتے ہین قبول نہین
کرتا اور سوای اوس حرارت مناسب کے جو دماغ پر چڑھتی ہے اور کوئی اثر شراب دماغ کو شراب سے نہین ہوتا پس اوسوقت اوسکا ذہن بالکل صاف
ہوجاتا ہے اور رقت نہین الیا صاف نہین ہوتا - اور جسکے دماغ مین ضعف ہو اوسکا حال اس شخص کے برخلاف ہے - اور جس شخص کے سینہ مین کسی
طرح کی سستی یا ناتوانی ہو کہ جاڑے مین اوسکی سانس مین تنگی پیدا ہوتی ہو پس وہ کثرت سے شراب خواری نہین کرسکتا ہے - جس شخص کا ارادہ
شراب کا ہو کھانا پیٹ بھر نکھائے اور اوپر کھانے مین اوس چیز کو اختیار کرے جس سے اور اور پیدا ہو - اگر بوجہ طعام شراب کو استمراء پیدا ہوجاے
تو کرفس کھالے اور لازم ہے کہ ماء العسل پیکر قے کرے اور مونہہ کو سرکہ اور شہد اور چہرے کو سرد پانی سے دھوڈالے - جسکو اذیت شراب سے سخونت بدن اور
حرارت کو پہونچی ہو اپنی غذا محصر میہ وغیرہ اختیار کرے اور ثقل اثر ترش اور چوکے سے کرے - جسکو اذیت شراب کی جانب سر مین پہونچی ہو کم
کردے اور پانی ملاکر خواہ روٹی بھگوکر استعمال کرے اور اوسکے اوپر تنقل بھی کا کرے - اور اگر بوجہ حرارت معدہ اذیت ہوتی ہو جب الماس ترش
کی ہوا استعمال کرے اور کسیقدر کافور جو سے یا وہ چیز جسمین قبض اور ترشی ہو - اور اگر بوجہ برودت شراب کی اذیت ہو تنقل نکرے مونڈھے اور

لونگ اور پوست انار کے کارے یہ بھی جاننا ضرور ہے شراب کہنہ حکم بین اوس دوا کے ہے جو قلیل الغذا ہو اور نئی شراب جگر کو مضر ہے اسہال کبدی کو جو نفع کو پیدا کرتی ہے ۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ بہترین شراب وہی ہے جو معتدل ہو گہنگی اور تازگی میں اور صاف ہو اور سفید مائل بحمرت اور خوشبو دار ہے بین معتدل نہ ترش اور نہ شیرین ۔ عمدہ شراب جسکا نام معتدل ہے وہ ہے کہ تین حصہ شیرہ انگور اور ایک حصہ پانی لیکر ملائین اور جوشین لائین تا ایکہ چوتھا حصہ اوسکا کم ہو جاوے ۔ جس شخص کو بعد شراب پینے کو کسی طرح کا قے پیدا ہونا چاہیے کہ بعد شراب کو انار یا اور اب سرد جوسنے کو طور پر استعمال کرے اور شراب کو تین دوسرے دن کی صبح کو اور حمام کا استعمال کرے بعد اسکے کہ کچھ تھوڑا سا کھالیا ہو ۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ پانی ملی ہوئی شراب معدے کو ڈھیلا کرتی ہے اور سکر یعنے مستی بہت جلد پیدا کرتی ہے اسلیے کہ رقت کی وجہ سے اوسکا نفوذ بہت جلد ہوتا ہے ۔ جس شخص کی طبیعت بین تشنگی ہو نہار مونہہ شراب مت پیو مگر یہ پرہیز کرے اور قبل اسکے کہ پانی کا اثر پورا کل اعضا بین پہونچ جاوے مرطوبین کو استعمال نہی شراب کی اجتناب کرنا چاہیے یا چیچو حرکت سفر کو اسلیے کہ ان پہلی دو صورتون بین دماغ اور پٹھہ کو اذیت پہونچتی ہے اور تشنج اور اختلاط عقل بین دالتی ہے ۔ حالت مرض بین بھی شراب سے اجتناب چاہیے ۔ اور فصل گرم بین بھی ۔ متواتر بیہوش رہنا بہت برا ہے اسواسطے کہ جگر اور دماغ کو مزاج کو فاسد کرتا ہے اور پٹھہ کو ضعیف کرتا ہے اور امراض عصب اور سکتہ اور مرگ مفاجات پیدا کرتا ہے شراب کثیر اکثر صفراوی ردی کی طرف بعض معدون بین تحلیل ہو جاتی ہے اور بعض معدون بین سرکہ تند اور ترش ہو جاتی ہے اور ضرر ان دونون کا بہت برا ہے ۔ بعضون کی تجویز یہ ہے کہ مستی شراب کی اگر بھینی بین ایک بادمرنبہ پیدا ہو نفع کرے گی اس جہت سے کہ قوای نفسانی کو سبک کرتی ہے اور راحت دیتی ہے اور اور اربول اور تحلیل فضول کرتی ہے ۔ یہ بھی معلوم رہے کہ بعض ضرر شراب کا دماغ بین ہوتا ہے ضعیف الدماغ کو چاہیے کہ سوائے مقدار قلیل کے کہ اوسمین پانی بھی ملا ہو اور قسم کی شراب نہ پیے ۔ اور نہ بہ صاحب اوس شخص کیواسطے جو شراب بہت پی گیا ہو یہ ہے کہ فوراً قے کرڈالے اگر آسانی سے ہو جاوے بہتر ہے ورنہ بہت سا پانی تنہا یا شہد ملا کر پیے اور قے کے بعد بطور آبزن کے استحمام کرے اور بہت سے تیل کے مالش بدن کرے سو ہے ۔ لڑکون کے حق بین شراب کی یہ کیفیت ہے کہ جیسے تھوڑی سی لکڑی پر آگ پر آگ رکھنی چاہین ۔ بچون کو اگر تحمل ہو شراب پلانی چاہیے ۔ جوانون کو شراب کی تعدیل موافق ہے مگر اونکو مناسب یہ ہے کہ پرانی شراب بین آب انار یا آب سرد ملا کر پئین ۔ سرد مقامات کے اہل شہر تحمل شراب کر سکتے ہین اور گرم مقام کے آدمی متحمل نہین ہو سکتے ہین ۔ جس شخص کو منظور ہو کہ بہت شراب پیے چاہیکہ بہت کھانا اور شیرینی مطلق نہ کھائے بلکہ تھوڑا سا چکھنا شوربا پی لے اور تھوڑی سی روٹی ٹکڑے کرکے کھائے یا گوشت مرغن اور حرکت وسکون بین اعتدال کرے اور زیادہ نسب اور مشقت نکرے اور بادام اور سویر کو نمکین کرکے تقل کرے اور کاسنی کا استعمال کرے اور اگر کبابہ اور زیتون الماء وغیرہ کا استعمال کرے نفع کریگی اور پنیر پرانا بہت کریگی ۔ اسیطرح جو چیز کہ بخارات کو سبک کرے جیسے تخم کرنب منطی اور زیرہ اور سداب خشک اور فودنج اور مرزنجوش اور اجوائن کہ جو غذائین کہ اوس بین کثرت اور تغیر پیدا کرتی ہے اکثر بخار شراب کو غلیظ کر دیتے ہین جیسے مکنی مٹھائی جنمین کثرت ہوا اسلیے کہ یہ مستی کو منع کرتے ہین اگرچہ چمڑا کثیر کو قبول نہین کرتین اسواسطے کہ دیر مین نفوذ کرتی ہین اور مستی کا جلد آنا یا بہت ضعف دماغ کے ہوتا ہے یا بوجہ کثرت اخلاط دماغی کو یا بسبب قوی ہونے شراب کے یا بہت قلت غذا کے یا اوسمین سوء تدبیری کرنے سے یا جس چیز کا استعمال متصل غذا کے ہو ۔ ضعف دماغ کی وجہ سے لیکن سرعت مستی کا پیدا ہونا اوسکا علاج مثل علاج نزلہ کہنہ کے ہے اون لطوخات سے جو باب نزلہ مین مذکور ہین ۔ اور ایسا شخص اگر شراب پیے اوسی قسم کی تھوڑی سی پیے جو دیر مین مستی پیدا کرتی ہو اور چاہیکہ آب کرنب سفید ایک حصہ اور آب رمان ترش ایک حصہ اور سرکہ

نصف حصہ تلاکر جوش دین اور بعد ایک وقیہ کے قبل شراب کے پیے۔ ایضاً نمک سنداب زیرہ سیاہ سی گولی بناکر خشک کرکے رکھی اور ایک گولی کے بعد دوسری گولی کھائے ایضاً تخم کرنب زیرہ بادام تلخ مقشر فرنج انسنتین مع نطولی ناشتہ سداب یا البر اسین سی دودرم ہمراہ آب سرد کے نہار موتہ وہ شخص ہے جسکو خوف حرارت کا ضرر کا نہو۔ چاشت کو وقت بیہوش آدمی پانی اور سرکہ تین مرتبہ متواتر پیہم پادہی کا تو فوراً ہوش آجاتا ہے اور کافور سونگھے اور سر پر اپنے سرد چیزین جو راوع ہون جیسے روغن گل اور سرکہ لگائے۔ علاج شراب خوار کا امراض جزئی مین ایک ہی ہے اور ہمونگے۔ جسکا ارادہ ہو کہ بسرعت بیہوش ہوجاے اور کچھ ضرر نہ پہونچے شراب مین شنار اور عود ہندی بھگو کر پیے۔ اور جسکا ارادہ ہو کہ بتدریج بیہوش ہو اور بعد مدت کے ہوش مین آوے اور کچھ ضرر نہ پہونچے شراب مین بنگ سیاہ اور پوست بروج پانی مین ڈالکر جوش دے اور شکر کر شراب مین ملاکے پیے۔

فصل نوین خواب اور بیداری کے بیان مین

سب خوم طبعی اور سبات اور ان دونون کی ضد یعنے یقظہ اور ارق کا اور جو کچھ ہر ایک کو پیدا کرنے مین دخل ہے یا ہر ایک کو دفع کرنے مین ہر وقت ایذا پہونچنے کے ضرور ہونا ہے کسقدر اوپر اپنے مقام مین مذکور ہوچکا ہے۔ اور یہ بھی بیان ہوچکا کہ ہر ایک نین سے کس چیز پر دلالت کرتا ہے اور یا نیمانمذہ ان چیزون کی حالات امراض جزوی مین بیان ہونگے۔ اس مقام پر جس قدر مناسب ہے وہ اسیقدر ہے کہ نوم معتدل کسے کہتے ہین اور قوت طبعی کو اپنے افعال مین قدرت برستی ہے اور قوت نفسانی کو راحت پہونچتی ہے اور جو ہر روح مین کثرت ہوتی ہے تا اینکہ اکثر بوجہ سستی اعضا پیدا کرنے نوم کے تحلل روح مین ایک نوع پیدا ہوتا ہے جو روح کیون نہو۔ اسی فائدہ نیند کی جہت سے ہر ایک قسم کا ہضم جو اوپر مذکور ہوچکا ہے جسی طرح ہوجاتا ہے اور ہر ایک قسم کے تحلل کا ضعف بر طرف کیا جاتا ہے خواہ ضعف بجہت ماندگی کے ہو یا بسبب جماع اور غضب کے ہو۔ نوم معتدل بروقت اعتدال اخلاط کے مقدار اور کیفیت مین رطوبت اور حرارت بیدار کرتی ہے اور مشایخ کے واسطے بہت نافع ہے اسواسطے کہ انکی رطوبت کو محفوظ رکھتی ہے اور پہیر لاتی ہے اسیواسطے جالینوس نے ذکر کیا ہے کہ وہ شیکو قبل سونے کے تھوڑا سا کا ہو خوشبو کرکے کہا لیتا ہے۔ کاہو کا استعمال واسطے نیند پیدا کرنے کے اور خوشبو کرنا اوسکا اس فائدہ کیواسطے کہ اوسکی تبرید کا مدرک کرے۔ کہتا ہے کہ مین آجتک سونے پر حریص ہوں یعنے باوجود یکہ کتاب مین پڑھا ہوچکا پر بھی سونا مجکو مفید ہے اور خوب طیب بذریعہ نوم کے پیدا ہوتی ہے وہ مجکو نافع ہے۔ یہ بہت اچھی تدبیر ہے اوس شخص کیواسطے جسے نیند نہ آتی ہو اور اگر سونے سے بیشتر حمام کرے بعد ازان کہ ہضم کامل اوس غذا کا ہوچکے جو اسنے کہائی ہے اور بہت سا گرم پانی پر پڑا وے یہی واسطے نیند پیدا کرنے کے اجماد گار ہے۔ جو تدبیر بہ نسبت اسکے قوی ہے اوسے ہم معالجات مین ذکر کرینگے۔ صحیح آدمیون پر واجب ہے کہ امر نوم کی بخوبی مراعات کرین اور چاہیے کہ باعتدال اور وقت مناسب مین سوئین اور سونے مین افراط نکرین۔ بیداری کی ضرر سے اپنی دماغ اور تمامی قوی کو بچائین۔ اکثر کسی آدمی کو بیداری کی تکلیف دیجاتی ہے اور نیند اوس سے دور کیجاتی ہے جسوقت خوف غشی اور سقوط قوی ہوتا ہے۔ افضل نوم وہی ہے جو گہری ہو ایضاً افضل وہ نیند ہے جو بعد انحدار طعام کے بطن اعلی سے یعنی معدہ سے پیدا ہوا اور بعد ٹھہر جانے اون اعراض کے جو تابع ہضم اول کے ہین نفخ اور قراقر سے اسلیے کہ سونا اس حالت مین بسبب وجود مضرت کے نہ خوشگوار مزاج کی پیدا ہوتی ہے اور نہ متصل نیند آتی ہے اور نہ تکمل یعنے نیند کی آمد کی بھنپی اور نہ تغلب یعنی نیند کا غلبہ ایسے وقت کو سونے سے پرہیز ہوتا ہے باوجود یکہ ایسے وقت کا سونا مضر ہے ایذا بھی دیتا ہے اسیواسطے واجب ہے کہ تھوڑی مشی کرے اگر اسخدار غذا مین بہت

اوسکے سوئے۔ حالت گرسنگی مین سونا بُرا ہے قوت کو ساقط کرتا ہے امتلا مین بھی قبل انحدار کے بطن اعلیٰ سے بُرا ہے اسلیے کہ ایسے وقت گہری نیند پیدا نہین ہوتی بلکہ ایسے وقت نیند کے ہمراہ تململ بھی ہوتا ہے اسواسطے کہ طبیعت جسبی نیند پیدا کرنے مین مشغول ہوتی ہے اسی طرح ہضم غذا مین مصروف ہوکر دونو فعل مین طبیعت کو معارضہ پیدا ہوکر ایسی بیداری جو بھینی اور حیرت پیدا کرنیوالی عارض ہوتی ہے اسوجہ سے طبیعت کند ہوجاتی ہے پس ہضم مین فساد پیدا ہوتا ہے۔ دن کو سونا بہت بُرا ہے اکثر امراض رطوبت اور نزلات پیدا کرتا ہے رنگ فاسد کرتا ہے طحال کے امراض پیدا ہوتے ہین پٹھے ڈھیلے ہوجاتے ہین کسل عارض ہوتا ہے اشتہا مین ضعف پیدا ہوتا ہے اور رام اور اکثر تپین پیدا ہوتی ہین۔ منجملہ آفت نوم کے جلدی اوسکا برطرف ہوجانا اور کند ہونا طبیعت کا بوجہ مصروف ہونے کسی دوسرے فعل کے۔ فضائل نوم شب تو ایک یہ بھی بات ہے کہ رات سے صبح تک مستمر رہے اور گہری ہو۔ علاوہ بہ ہے کہ جس شخص کو دن کے سونے کی عادت ہو اوسپر ضرور نہین ہے کہ دفعتہً بالتدریج اوس عادت کو ترک کرے۔ افضل ہیئت سونے کی یہ ہے کہ پہلے داہنی کروٹ لیٹین اوسکے بعد بائین کروٹ پھر جائین اور یہ ہیئت باتفاق قواعد طب اور احکام شرع کے افضل ہے اور جسوقت پیٹ پر لیٹ کر سونا شروع کرے یہ ہیئت ہضم پر بخوبی اعانت کرتی ہے کہ بوجہ ثقل کے جارغریزی اندر محتقن ہوتا ہے اور بند ہوجاتا ہے پس اسے غریزی مین کثرت پیدا ہوتی ہے۔ چت لیٹ کر سونا بہت بُرا ہے کہ اکثر امراض روی مثل سکتہ اور فالج اور کابوس وغیرہ کو آمادہ حدوث کرتا ہے اسلیے کہ یہ صورت فضول کو مائل بطرف پشت کرتی ہے پس جو مجاری فضول آگے کی جانب مین ہین بند ہوجاتے ہین جیسے منخر اور حنک وغیرہ۔ چت لیٹکر سونا ضعیف بیمارون کی عادت ہوجاتی ہے اسلیے کہ اونکے فضول کے نکلنے مین ضعف پیدا ہوتا ہے اور اعضا بھی اونکے ضعیف ہوتے ہین بوجہ اس ضعف کے داہنی یا بائین کروٹ پر لیٹنے کا اونمین تحمل نہین ہوتا بلکہ بہت جلد چت لیٹ جاتے ہین بیٹھے پر ورد یگر اسواسطے کہ بیٹھے مین قوت بہ نسبت پہلو کے زیادہ ہے اور یہی وجہ ہے کہ وہ اکثر مونہہ کھولکر سوتے ہین کہ جس سے فضل کے ذریعہ سے فک اعلیٰ اور فک اسفل کو جمع کرتے ہین اوسمین ضعف پیدا ہوتا ہے۔ اور اس حکم خاص کا بیان امراض جزوی مین بخوبی کیا جائیگا **فصل دسوین اوس چیز کا بیان جسکا تھوڑا سا ذکر یہان کرکے تفصیل اوسکی دوسرے مقام پر کرنی چاہیے** بموجب عادت اطبا کے اس مقام پر امر جماع کا بھی ذکر کیا جاتا ہے اور اوسکا معتدل طور پر کرنا اور اوسکو ضرر کا تدارک بھی بیان ہوتا ہے۔ ہم اس بیان کو باب معالجات جزوی پر حوالہ کرتے ہین ایضاً اور اطبا اس مقام پر کیفیت اودیہ مسہلہ کی اور اونکے ضرر کا تدارک بیان کرتے ہین۔ اور ہم اس بات کو بھی کچھ بیث معالجات مین ذکر کرینگے اور کسیقدر جب اودیہ مسہلہ مین کلام کرینگے لکھین گے۔ لیکن اتنا اس مقام پر ضرور کہتے ہین کہ حافظ صحت پر واجب ہے کہ ہمیشہ استفراغ بذریعہ اسہال اور ادرار تعریق اور نفث کی کرتا رہے۔ اور عورتون پر واجب ہے کہ اپنے خون حیض کے اجرا کی تدبیر کرتی رہین جس تدبیر کی توضیح ہم آگے بیان کرینگے اور اپنے مقام پر وہ بھی لکھی جاوے گی **فصل گیارھوین ضعیف اعضا کی تقویت اور اونکا قریہ کرنا اور اونکے حجم کے بڑھانے کا بیان** جو اعضا ضعیف ہون اور چھوٹے ہون اونکی تقویت یہی کیجاتی ہے اور اونکے بڑھانے کی تدبیر کیجاتی ہے۔ جو لوگ سن نمو اور نشو سے تجاوز کرگئے ہین اور جو لوگ انتہائی ضعف کو پہونچے ہین اونکے واسطے مالش بدن کی بوجہ اعتدال اور ریاضت دائمی جو عضو کے واسطے مخصوص ہے مناسب ہے اوسکے بعد رفت کا طلا کرنا چاہیے اور سانس کا روکنا بھی اسی تدبیر مین داخل ہے خصوصاً اگر عضو متصل سینہ کے ہو پلدیہ کے مثال اسکی یہ ہے کہ مثلاً کسی شخص کی دونون پنڈلیان پتلی ہون ہم اوسکو

حکم کرتے ہین کہ تھوڑا سا دوڑے اور دلک معتدل کرے اور طلا نرمی کا اوسی حالت مین کرے پھر دوسرے دن مثل پہلے دن کے کرے اور ریاضت مین زیادتی کرے اور تیسرے دن دلک بدستور اور ریاضت مین زیادتی کرے مگر یہ کہ کسی دلیل سے رگون کا وسیع ہو جانا اور ورمون کا ہوا ہونا ظاہر ہو پس جس عضو مین گمان حدوث ورم کا ہو اوسکے مخالف تدبیر کیجاے اور جو آفت امتلار کی اوس عضو خاص کو پہونچنے والی ہو اوسکے مخالف تدبیر کرنی چاہیے جیسے اس مقام پر اگر خوف دوالی اور دار الفیل کا ہو جسمین سے کسی کے آثار ظاہر ہون جو ریاضت پہلے کی جاتی ہو اوسمین اور دلک مین کمی کرین بلکہ ارسے ٹہرا کر اور لٹا کر پاؤن اونچا کرکے عضو مخصوص کی مالش کرینگے مثلاً جو ساق و بلی ہو اوسکے پاؤن کو ملین گے اور برعکس مالش اول کی کرینگے یعنے انگلیون سے شروع کرینگے اور بیچ ران تک ملتے آئین گے اور اگر تدبیر ایسی عضو کے واسطے درکار ہو جو قریب اعضاے تنفس کے ہے اور مثلاً وہ سینہ ہو چاہیے کہ اوسکے نیچے ایک تہ لچہ رکھین جنکی کشش متوسط ہو اور عرض اوسکا معتدل ہو بعد اوسکے حکم کرینگے کہ وہ دونون ہاتھون کی ریاضات کا استعمال کرے اور سانس کو تنگ کرے اور بہت اچھی طرح سے روکے اور چیخے اور بڑی آواز نکالے اور مالش بری کرے اتنی تدبیر یہان بیان ہوئی امید ہے کتاب زینت مین اسکی پوری تفصیل بیان ہوگی جو لوگ مبتلا مین اکثر اونکو بحبت برودت اور یبوست کے یہ ضعف عارض ہوتا ہے اسکی تدبیر وہی ہے جو دق شیخوخت کی تدبیر ہے اور اوسکی تدبیر کا اشارہ کتاب الزینت مین کیا جائیگا

فصل بارہوین اوس ماندگی کے بیان مین جو ریاضت کے بعد عارض ہوتی ہے

ماندگی کی تین قسمین ہین اور چوتھی قسم اوسپر بڑہائی جاتی ہے۔ اور ماندگی کے پیدا ہونے کی دو صورتین ہین۔ تین قسمین پہلی ماندگی کی کہی ہین۔ قروحی۔ تمددی۔ ورمی۔ اور چوتھی جو اوسپر بڑہائی جاتی ہے اوسکا نام قہمی بتسی قضفی اعیای قروحی اوس ماندگی کو کہتے ہین جو ظاہر جلد مین محسوس ہو مشابہ اسکے کہ قروح کو کسی نے چوس لیا ہے یا جلد کو اندر محسوس ہو اور اوسکے خارکے مونہہ اندر کیطرف ہون اور کبھی چھونے سے بھی محسوس ہوتے ہین اور صاحب اس ماندگی کو بہ وقت حرکت کے اوسکا احساس کرتا ہے اور کبھی اسطرح محسوس ہوتی ہے جیسے کانٹے چبھتے ہین۔ اور یہ لوگ حرکات کو ناپسند کرتے ہین تا اینکہ انگڑائی بھی ان کو ناگوار ہوتی ہے اور اگر انگڑائی لیتے ہین تو بہت ضعیف جسوقت اس ماندگی مین شدت ہوتی ہے بدن مین لرزہ سی پیدا ہوتی ہے اگر اس سے بھی ماندگی پیدا ہو لرزہ آجاتا ہے اور تپ پیدا ہوتی ہے۔ سبب اس ماندگی کا کثرت ایسی فضول کی ہے جو رقیق اور گرم ہون یا گھلنا گوشت اور چربی کا بہت شدت حرکت کے۔ خلاصہ یہ ہے کہ ایسے اخلاط ردی اس ماندگی کے سبب ہوتے ہین کہ اگر کونہین وہ اخلاط منتشر ہوئے اچھے خون کو اوسکی آفت خراب کرتی ہے پھر چونکہ بوجہ ریاضت کے یہ اخلاط تنہا بطرف جلد کے نکل آتے ہین اونکی اذیت بھی جلد تک آجاتی ہے۔ کمتر اذیت اوسکی یہی ہے کہ اس قسم کی ماندگی پیدا کرین پھر اگر تھوڑی سی حرکت انمین پیدا ہو تشعریرہ پیدا کرینگے اگر اس سے زیادہ حرکت کرین لرزہ پیدا ہوگا کبھی ان اخلاط مین سے تیز خلط بطرف جلد کے دفع ہو جاتی ہے اور خام رگونہین باقی رہجاتی ہے اور کبھی خام گوشت مین بھی باقی رہتی ہے

اعیای تمددی

مین صاحب ماندگی کو ایسا محسوس ہوتا ہے گویا بدن اوسکا پاش پاش ہو گیا تا اینکہ انگڑائی تک بھی اسکو ناگوار ہوتی ہے خصوصاً اگر یہ ماندگی بوجہ تعب کے ہو اور بجہت اون فضول کے جو عضل مین محتبس ہین پیدا ہو لیکن یہ فضول بہت ردی نہین ہوتے انکا جوہر اچھا ہوتا ہے اور انمین لزج نہین ہوتی۔ اور کبھی یہ قسم ماندگی کی بجہت ریاح کے پیدا ہوتی ہے ان دونون قسم کی ماندگی مین فرق بنظر خفت اور ثقل کو کیا جاتا ہے اکثر یہ ماندگی کچی نیند سے بھی پیدا ہوتی ہے اور اگر بعد پوری نیند کے یہ ماندگی پیدا ہو اوس شخص کے بدن مین اور قسم کا اختلاف ہوگا اور وہ ماندگی بدترین اقسام ہے اور اوسکا مادہ باریک بدبو نہین جو متصل عضل کے ہین بشکل مستقیم اور مین ہوتا ہے

اعیای ورمی

اس طرح پیدا ہوتی ہے کہ بدن مین گرمی عادت سے زیادہ پیدا ہو سبب اسکا یہ ہے کہ حجم مین بدن کے نفخ اور ورم مین تغیر پیدا ہو اور چھونے اور حرکت سے اذیت پہونچے اور اس

اعیا کے ساتھ تعدد بھی محسوس ہوتا ہے **اعیائے نفسی** اوس حالت کو کہتے ہین کہ آدمی اپنے بدن کو ایسا پائے کہ اوسکی خشکی بڑہ گئی ہے یہ ماندگی یا بجہت افراط ریاضت کے بشرطیکہ کمیوس جمع ہوا ہو ریاضت استرخاوی باعث بعد ریاضت اول کے کرنے کے پیدا ہوتی ہے اور کبھی بجہت خشکی ہوا کے یا کم کرنے غذا اور روزہ رکھنے کے پیدا ہوتی ہے اور دو چیزین سبب حادث ماندگی کے ہین اوسکی دلیل یہ ہے کہ ماندگی یا بجہت سیاست کے پیدا ہوا ور وہ ماندگی اسلم اور بخوف ہو اوسکے علاج کا ایک طریقہ خاص ہے یا ماندگی خود بخود پیدا ہوا ور یہ کسی مرض کا متعدیہ ہے اسکے علاج بھی ایک طریقہ جداگانہ ہے کبھی اسباب ماندگی کے مرکب بھی ہوجاتے ہین بحسب ترکیب ہوا کے یا بالذات ترکیب ہوتی ہے یا بوجہ ریاضت کے مفرد اقسام ماندگی کی تدبیر حسوقت پہچان لیجائے پھر مرکب قسام کی شناخت اوس قاعدے پر جو ہم آگے بیان کرتے ہین ہوسکتی ہے اور وہ تدبیر یہ ہے کہ زیادہ صرف تو جہ سب سے پہلے اوسطرف کرنا چاہیے جسکا اہتمام زیادہ ہے باوجود یکہ تدبیر اوسکی کمتر ہے اہم اس مقام پر بتدبیر بغرض تین باتونکو ہوتی ہے یا بوجہ قوت کے یا بجہت شرافت عضو مأوف کے یا بسبب جو ہر مادہ کے جسوقت کسی ایک شخص مین اثنین سبب یا تین مجتمع ہون یا تین پس واجب ہے مگر یہ کہ ایک قسم دوسرے شخص مین دو قسمون سے زیادہ قوی ہو بجہت پہلے شخص کے پس یہ دوسرا بجای پہلے کے قرار دیا جائیگا جسمین دو سبب تھے اور اوسکا ایک سبب بمنزلہ دو سبب کے قرار دیا جائیگا مثال اوسکی اعیای حری قوی ہی ہے اور اشرف بھی اگر جوہر مادہ اعیای قروحی کا اگر زیادہ تر بعید اعتدال ہے ہوا و بہت مخالف مجرای طبعی کے برابری کریگا دونون سبب اعیای حری کے شرف اور قوت مین پس اوسکی تدبیر اعیای حری پر مقدم کیجائیگی اور اگر جوہر مادہ اعیای قروحی کا زیادہ تر بعید اعتدال سے نمونہ ہر اعیای حری کو اعیای قروحی پر مقدم کیجائیگی **فصل تیرہوین بیان مین تمطی اور تثاوب کے** تمطی انگڑائی کو کہتے ہین اوسکی پیدائش اوس فضلہ سے ہوتی ہے جو عضل مین جمع ہوجای اوسواسطے اکثر انگڑائی بعد نیند کے پیدا ہوتی ہے اور اگر یہ فضول زیادہ جمع ہوا ہو قشعریرہ لازم پیدا ہوتا ہے اگر اس سے زیادہ کثرت ہو تب عارض ہوتی ہے **تثاوب** جمائی کو کہتے ہین یہ بھی ایک قسم کی انگڑائی ہے ایک ایسا سبب عارضی پیدا ہوتا ہے جسکی جہت سے جبڑے اور ہونٹون کے عضل مین انگڑائی پیدا ہوتی ہے اوسکو جمائی کہتے ہین صحیح آدمی کو اگر ابتدا ہو وقت جمائی ہو بہت برا ہے اور بہتر ہے کہ جمائی ہر وقت ہضم آخر کے آئے اور اوس سے دفع فضلہ مذکور کا ہوجاے کبھی جمائی اور انگڑائی بوجہ ضعف قوت کی اور تکاثف اور کمی تحلل مین اور جاگ اور تھنے نیند سے قبل پوری ہونے نیند کے پیدا ہوتی ہے اور جمائی اور انگڑائی سے دفع فضول کا ہوتا ہے یہ دفع جاتا رہے یعنے مادہ بخوبی دفع نہین ہوتا ہے اگر شراب مین نصف حصہ پانی ملاکر استعمال کرین جمائی اور انگڑائی کو بواسطے بہت اچھا ہے بشرطیکہ کوئی اور مانع نہو

فصل چودہوین علاج مین ریاضت کی ماندگی کے متعلقہ مو علاج اعیا مین ذریعہ امان ہے بہت سے امراض کا از قسم حمیات کے لیکن اعیای قروحی کا تدارک اسی طرح پر واجب ہے کہ اگر اس ماندگی کے آثار ظاہر ہون ریاضت مین کمی کیجاے بشرطیکہ بھی ریاضت سبب ماندگی کا ہوا اور اگر اسکے سانہ کچھ اخلاط باطنی بطرف جلد کے خارج ہوئے ہون یا تخمہ فی الحال پیدا ہوا ہو ان دونون کے برکاندک بدریعہ گرمی اور استفراغ کی اور تحلیل کردینی اوس مادہ کی جو بطرف جلد آگیا ہے بہت مائل کرنے سے جسمین نرمی بسبب استعمال دلے ایسے روغن کے جسمین قبض نہو کرنی چاہیے اور اس تدبیر اور مالش کے بعد دوسرے دن ریاضت استرخاوی کا بھی استعمال کرنا چاہیے اور پہلے دن استعمال اوسی کیفیت کی غذا کا چاہیے جسپر عادت جاری ہو لیکن مقدار اوسکی کم کرنا چاہیے دوسرے دن مرطبات سے غذا دینی چاہیے اور اگر رگین مادہ سے پاک ہون اور خلط خام گوشت مین حاجت ہضم کی باقی نہو مالش ترک کیجاے کبھی اوسکا نضج ہوجاتا ہے خصوصاً جسوقت قوت دواؤن گرم کی گوشت تک نفوذ کرے اور دہن الغرب یعنی روغن سفید اسیاست مین بہت نافع ہے اور روغن بنفشہ

اور بالو نہ وغیرہ اور جو شاندہ بیخ چقندر روغن میں ڈالکر دوسرے برتن میں طیار کرین اور روغن بیخ خطمی اور بیخ کریلا اور بیخ خارشتر یعنے خارخاسک
اور روغن بنفشہ بہتر ہے۔ اسی طرح جس روغن میں شبنہ داخل کیا جاوے مفید ہے۔ اعیاء تمددی کے معالجہ سے عرق دہیلا کی بابت
کا بذریعہ مالش نرم کے ایسے روغن نرم سے جو آفتاب میں گرم کیا گیا ہو ہوتی ہے اور نہانا نیمگرم پانی سے اور اوسمیں دیر تک رہنا بھی اس مراد کو
پورا کرتا ہے جیسے کہ اگر ایک دن میں دو تین مرتبہ آبزن کیا جاوے جائز ہے اور سر نہانے کے بعد تیل لگانا چاہیے۔ اور اگر سبب عرق کی پوچھنی
کے کہ اوسکے ساتھ تیل بھی پوچھ جاتا ہے حاجت دوبارہ تیل لگانے کی ہو لگانا چاہیے اور غذاے مرطوب قلیل المقدار کھلانی چاہیے اسلیے کہ علاج
تمددی میں تقلیل غذا کی حاجت بہ نسبت اعیاء قرومی کے زیادہ ہے اس ماندگی کو فقط ریاضت اور ماندگی کا رفع ہونا دور کر دیتا ہے اگر اسکا سبب
بذاتہ بوجہ فضول کے نہو بدون استفراغ کے چارہ نہوگا اور اگر بسبب ایسی ریاح کے پیدا ہو جس سے تمدد حاصل ہوتا ہے پرچا اور شاہ زیرہ اور انیسون
سے رفع ہو جائیگی۔ اعیاء ورمی کا علاج تین مادیوں کے واسطے کیا جاتا ہے جس مضمون میں تمدد ہوا سو وہ دہیلا ہو جاوے اور جس مقام پر
گرمی پیدا ہوئی ہو اوسکی تبرید اور جو فضلہ جمع ہوا ہو اوسکا استفراغ۔ اور یہ تدبیر بہت سے روغن نیمگرم اور نرم مالش سے پوری ہوتی ہے
اور دیر تک ٹہرنا اوس پانیمیں جو مائل بسخونت ہو اور بعد ان تدلیک کے راحت دیتا ہے بھی باتیں اس ماندگی کے علاج میں درکار ہیں
اعیاء شقیقی کو علاج میں جو تدبیر حفظ صحت صحیح آدمیوں کو واسطے کیجاتی ہے اوسمیں کچھ تیز ہیں ہوتا لیکن جس پانی سے نہلاتے ہیں اوسمیں گرمی
زیادہ درکار ہے اسلیے کہ آب گرم جسکی گرمی زیادہ ہو اوسمیں تکثیف جلد کی بھی زیادہ ہوتی ہے اور بایں ہمہ آب گرم میں کچھ مضرت نہیں ہے
مثل آب سرد کے اسلیے کہ آب سرد بھی اگرچہ تکثیف جلد کی کرتا ہے مگر اوسمیں خوف نفوذ برودت کا بھی اندر اوس بدن کے ہوتا ہے جو نحیف
اور ناتوان ہو رہا ہے۔ اور کبھی سبب نخافت بدن کا جلد کا تخلخل اور دہیلا ہونا ہوتا ہے بلکہ اکثر سبب نخافت کا یہی ہوتا ہے پس اسوقت
نفوذ برودت آب سرد کا خوف یقینی ہوگا بعد اس تدبیر کے دوسرے دن استعمال ریاضت استرواح کا بتدریج کرنا چاہیے اور حمام کا استعمال مثل
پہلے دن کے ہمیشہ رہے اوسکے بعد اجازت دی جائے کہ سرد پانیمیں دفعتہً بیٹھ جاوے تاکہ اوسکی جلد میں تکثیف پیدا ہو اور تخلل کم ہو جائے
اور رطوبت اوسکی بدن میں محفوظ رہے اور نرم کیا جاوے بدن اوس چیز سے جو مقابلہ حرارت کا کرے بجالیکہ اوسمیں تکثیف پیدا ہو چکی ہے
اور یہ دونوں باتیں یعنی حرارت اور تکثیف مضرت برودت کے دفع کرنے پر معین ہوتی ہیں خصوصاً اگر سرد پانیمیں اوترکر فوراً باہر نکل آئے
اور اوسمیں نہرے نہیں اسلیے کہ ٹہرنے کے بعد پھر اسقدر بیخوبی باقی نہیں رہتی ہے اور غذا اوسکی دوپہر کے وقت کوئی چیز مرطوب نہو ہلکی
تجویز کرنی چاہیے لیکن ممکن ہے کہ بوقت شب مالش دوبارہ کیجائے اسوقت مناسب ہو کہ غذا بھی رات کو دیجائے۔ اس شخص کو کوشش کرنی چاہیے
کہ اخراج فضول بطور خود کرے اور ٹھنڈے تیل کی مالش آپ ہی کرے مگر پیٹ میں تیل نہ لگنے پائے مگر یہ کہ سبب حرکا ماندگی کا عضل بطن میں
پایا جاوے اوسوقت بہ نرمی و آسانی اوسمیں بھی تیل ملنا چاہیے۔ غذا میں اس شخص کو توسع کرنا چاہیے اور غذا بڑھانی چاہیے مگر یہ بھی خیال رہے
کہ حرارت غذا میں زیادہ ہو۔ جو ماندگی بسبب حرکت کے پیدا ہوئی ہو پس ترک حرکت کا بروقت ابتداے ظہور اثر ماندگی کے اوسکی پیدا ہونیکو منع
کرتا ہے سو اوسکے بعد استعمال ریاضت استرواح کا کیا جاتا ہے تاکہ حرکت معتدل مواد کو بطرف جلد کے دفع کر دے اور جلد کے مواد کو مالش
تحلیل کرتی ہے وہ مالش جو درمیان حرکات ریاضت وغیرہ کے کیجاتی ہے یعنے بسوقت ریاضت کرتے کرتے ٹہر جائیں اوسوقت
مالش کرنی چاہیے۔ بجز اسکے مالش کا استحمام سے کیا جاتا ہے اگر حمام سے لرزہ پیدا ہوا ہو تو پس ماندگی اوس حد سے بڑھی ہوئی ہے کہ اسمیں تخفیف
تبرید سے دفع ہو جاوے خصوصاً اگر استحمام سے تپ پیدا ہوا سوقت نہلانا حمام میں درست نہیں ہے بلکہ استفراغ مادہ کا کرکے اصلاح مزاج

کی کرنی چاہیے اور اگر حمام مین نہانے سے لرزہ وغیرہ پیدا ہو تو البتہ ایسی تدبیر خفیف سے نفع نہوگا بشرطیکہ حرارت آب حمام کے معتدل ہو
۔ اگر گوئین صاحب مذکی کے اخلاط خام ہون ابتدا مین مذکی کی تدبیر کرنی چاہیے جیسے مناسب ہے بعد اوسکے اخلاط خام کا نضج اور
تلطیف اور اخراج کرنا چاہیے پھر اگر اخلاط زیادہ ہون حکم سکون اور ترک ریاضت کا دینا چاہیے اسلیے کہ سکون زیادہ مہضم کرتا ہے اور فصد کا
ترک کرنا چاہیے اسلیے کہ فصد سے اکثر اچھا خون نکلجاتا ہے اور خام باقی رہتا ہے اور مسہل کا بھی استعمال قبل اصلاح کے نکرنا چاہیے اسلیے
کہ نہ اس سے فضار مادہ ہوتا ہے اور نہ کچھ اذیت ہوتی ہے البتہ اور ارکا مضایقہ نہین ہے ۔ اور زیادہ گرم چیز بھی نہدینی چاہیے کہ خام کو تمام بدن مین
منتشر کردے ۔ اور چاہیے کہ استعمال گرم چیز کا ایسے شخص کے واسطے بہ نرمی اور بآسانی ہو اور واجب ہے کہ اوسکی غذا مین فلفل اور کبر اور زنجبیل
اور سرکہ جسمین کبر پڑا ہو اور سرکہ جسمین لہسن داخل ہو اور سرکہ جسمین اونٹ کٹارا شریک ہو اور جرم ان دواؤنکی بھی استعمال کیے جائین
اور وہ جو اشیاء جو مشہور ہین بقدر مناسبت اور بعد ظہور نضج اور ظہور رسوب کے بول مین اور نضج بالغ خلط غالب کا استعمال شراب کا کرنا
چاہیے ۔ اور ادرار مناسب ہو اور چاہیے کہ شراب لطیف اور رقیق ہو اور قوی کا استعمال نکرنا چاہیے ۔ **فصل پندرہوین جسمین**
احوال کے بیان مین جو بعد ریاضت وغیرہ کے پیدا ہوتے ہین اکثر بعد ریاضت وغیرہ کے تکاثف اور تخلخل اور
تطیب زاید اور یبس مفرط پیدا ہوتا ہے ۔ ہمکو مناسب ہے کہ پہلے ان احوال کو بیان کرکے اوسکے بعد اوس مذکی کی تدبیر کرین جو خود بخود پیدا ہوتی ہے ۔ منجملہ ان احوال کے کبھی تخلخل بدنکو عارض ہوتا ہے اور بیشتر اسکا عارض ہوتا اوسوقت ہوتا ہے جب تھوڑی سی مالش سختی
کے ساتھ بذریعہ روغن قابض کے کرین ۔ منجملہ ان احوال کے تکاثف ہے کہ بوجہ برودت یا استعمال شئے قابض کے یا بجہت کثرت فضول
اور اونکی غلاظت اور لزوجت کے اور اسوجہ سے احتباس فضول کا مسام جلد مین ہوجاتا ہے عارض ہوتا ہے ۔ ایضاً سبب ایسی رطوبت
کے جو اخلاط اندر سے باہر کھینچ لائے بدون اس بات کے کہ پہلے سے کچھ اور اسباب تکاثف کے موجود ہون بھی تکاثف عارض ہوتا ہے ۔ کبھی
سبب تکاثف کا کوئی شئے خبار ی ہوتی ہے جو بدن پر جم جاوے ۔ یا مالش قوی اور سخت موجب تکاثف ہوتی ہے ۔ جو تکاثف بوجہ برودت
اور قبض کے پیدا ہوا اوسکی شناخت یہ ہے کہ رنگ جلد کا سفید ہوتا ہے اور گرمی دیر مین قبول کرتا ہے اور پسینہ بھی دیر مین نکلتا ہے اور
رنگ کل بہت دیر مین ہوتا ہے پس وقت ریاضت کے یہ لوگ اگر گرم حمام مین نہائین اور جو فرش حمام مین ایسی مقام پر بچھے ہوئے ہین جنکی حرارت
معتدل ہے اونپر اسقدر لوٹین کہ پسینہ آجاوے اور لطیف گرم روغن کی مالش کرین انکی حق مین بہت بہتر ہوگا ۔ جو لوگ تکاثف مین بوجہ ریاضت
کے پڑے ہون اونکی علامت نہونا اس علامت کا ہے جو تکاثف برودت کی مذکور ہوئی اور جلد کا میلا ہونا یہ علامت خاص ہے ۔ علاج
اس تکاثف کا نکال ڈالنا مادہ کا ہے اگر فضلہ موجود ہو بعد اوسکے استعمال اوس چیز کا جو تحلیل کرے حمام ہو یا تیل کی مالش ہو ۔ جن لوگونکے
بدن مین تکاثف بجہت گرد و غبار کے پیدا ہوا یا بوجہ قوت مالش کی اونکو حاجت حمام کی زیادہ ہے بہ نسبت تیل کی مالش کی ۔ اور چاہیے کہ مالش نرم قبل حمام یا بعد حمام
کے کرین کبھی بعد افراط ریاضت کے بجہت قلت مالش کی ضعف اور تخلخل پیدا ہوتا ہے اور کبھی بوجہ جماع مفرط کے اور بسبب متواتر حمام کرنیکے بھی تخلخل
عارض ہوتا ہے ۔ ایسے لوگونکا علاج ریاضت ستر دا سے اور خشک مالش جسمین سختی ہو کرنا چاہیے اور روغن قابض کا بھی استعمال ہو سکتا ہے ۔ غذا جسمین
ایسی کھلانی چاہیے جسمین ترطیب ہو اور مقدار کم ہو اور حرارت اور برودت مین معتدل ہون مگر اندکے مائل بحرارت ہون تدبیر کرین اگر
ضعف یا بیداری یا غم عارض ہو یا تشنگی بجہت غضب کے پیدا ہو پھر اگر ان لوگونکو بدہضمی عارض ہو ریاضت استعمال نکرین بلکہ کسی قسم کی ریاضت
نکرینگے ۔ کبھی بجہت زیادتی استحمام کے یا کثرت استعمال غذا اور شراب کے یا زیادہ آسودگی اور خوشحالی کھانے اور پینے مین حاصل ہوتی ہے انسان

زیادتی رطوبت کا اپنے اعضا مین احساس کرتا ہے خصوصاً اپنی زبان مین تا اینکہ زیادتی افعال اعضا کو ضرر پہونچاتی ہے پس اگر یہ زیادتی بجہت کسی سبب سابق کے پیدا ہوئی ہو اوسکا علاج امراض جزوی کے ساتھ بیان ہوگا۔ اور اگر کسی ایسے سبب سے جسکو ابھی ہمنے شمار کیا ہے عارض ہو مثلاً مشروبات مین زیادتی کرنا یا زیادہ آرام اور آسایش کرنا یا بافراط ایسے امور کا استعمال کرنا جنسے رطوبت پیدا ہو مثل حمام وغیرہ کے پس اجب ہے کہ یہ سب بہت اہتمام سے ریاضت قوی کرین اور مالش باخشونت اور خشک بدون روغن کے یا تھوڑا سا روغن گرم سہی مالش مین استعمال کرین ــــ جو خشکی بافراط کوئی شخص اپنے بدن مین دریافت کرے وہ از قسم اعیاء تشفی کے ہے اور اوسکا علاج بھی وہی ہے جو اعیاء تشفی کا ہے **فصل سوا ہونین**

بیان مین اوس ماندگی کے جو خود بخود پیدا ہوتی ہے اگر اعیاء قردمی خود بخود پیدا ہو شناخت اوسکی حال کی اسطرح پر کرنی چاہیے کہ جو خلط سبب اس ماندگی کا ہے اندر رگون کے ہے یا باہر داخل عروق ہونے پر بدبو بول کی اور حالات سابق کی غذاؤن کی اور اوس شخص کی عادت کثرت تولد فضول کی۔ کہ آیا مین یا قلت فضول کی اور بسرعت نکلجانا فضول کا بدن سے یا احتباج کرنا فضول کا خارج اوس شخص کو اونچے نکلنے مین بطرف علاج کے دلالت کرتا ہے۔ اسیطرح کیفیت مشروبات کی کہ صاف تھی یا کدر تھی داخل عروق ہونے پر دلیل ہوتی ہے۔ اگر یہ دلائل پائے جائین پس خلاط اندر رگونکے ہونگے ورنہ رگونکے باہر۔ اگر ماندگی بجہت اون فضول کے پیدا ہو جو رگونکو باہر ہون اور اندر رگونکا پاک ہو فقط ریاضت استرواح کافی ہوگی۔ اور وہ تدبیر بھی کرنی چاہیے جو اوس اعیاء قردمی کے بارہ مین مذکور ہو چکی ہے جو ریاضت سے پیدا ہوتی ہے ــــ اور اگر ماندگی بجہت اجتماع فضول کے داخل عروق مین ہو اوسکی تدبیر ریاضت سے نکرنی چاہیے بلکہ اوسکی تدبیر آرام و سہولت اور تنویم ہے اور اوسکو بھوکا رکھنا اور رات کو تیل لگانا اور نہلانا آب معتدل سے بشرطیکہ متحمل حمام کا ہو بشروط مذکورہ بالا اور غذا دینا اوسکا بقلت ایسی چیز سے جسکا کیموس جید بنے از جنس ہر سہ یہی ہو سکتا ہے مگر غذا مین کثرت از وجت اور کثرت غذا نہونی چاہیے ــ یہ غذا ایسی ہونی چاہیے جیسے جوار اور خند روس یعنے جوار اور گوشت پرندکا ــ اور پینے والی چیزون جیسے سکنجبین عسلی اور ماء العسل اور شراب صفید اور رقیق اس شخص کو یہ کیفیت شراب پینے سے مانع نہین ہو سکتی ہے اسلیے کہ منضج اور مدر ہے واجب ہے کہ اسکی تدبیر ایسی شراب سے کیجاے جسمین اندکے ترشی یا خوصیت یعنے زردی مثل برگ درخت خرما کے ہو بعد اوسکے بتدریج امیثل رقیق تک نوبت پہونچے اگر یہ تدبیر کافی نہو اوس بدن مین کوئی خلط فاسد ضرور ہے پس خلط غالب کا استفراغ کرنا چاہیے پھر اگر خلط غالب خون ہو یا کوئی اور خلط ہو کہ اوسکے ساتھ خون ہو فصد کرنی چاہیے ورنہ مسہل دینا چاہیے یا فصد اور مسہل دونون کو جمع کرنا چاہیے جیسا حال قلت اور کثرت خون کا ہو مگر اسکا خیال ضرور ہے کہ فصد بالاسہال سے ضعف قوت نہونے پائے ــ جنس خلط پر استدلال کرنا بول اور عرق اور نیند سے اور نیند کیحالت اور بیداری کی حالت سے کیا جاتا ہے اگر باوجود تدبیر جید کی نیند نہ آئے دلیل رومی ہے اگر اسکا خیال ہو کہ اچھا خون رگونمین کم ہے اور اخلاط خام غالب ہین پس راحت دیکر ایسی چیز کھلانی چاہیے جو لطیف پیدا کرے بعد خیال اس بات کے کہ اوسمین زیادہ سخونت نہو بلکہ وہ چیز ایسی ہو جسمین نفع ہو جیسے سکنجبین عسلی ــ اور اگر احتباج زیادہ قوی ملطفات کی ہو طعام مین یا آش جو مین جو اوسے پکائی جاے اوسمین تھوڑی سی فلفل سیاہ داخل کرین ــ اور اگر باضطرار حاجت معجون کمونی اور فلافلی کی بجہت خامی خلط کے ہو بحسب مناسب قبل طعام یا بعد طعام کے یا بروقت سونے کے جائز ہے ــ اور مقدار شربت ایک چھوٹے چمچہ مین جتنے آئے ــ ان لوگونکو لائق معجون خود بھی نہین ہے اسلیے کہ اوسمین گرمی زیادہ ہے ــ پھر اگر ثابت ہو جاے کہ اخلاط خام اندر رگونکے نہین ہین بلکہ اعضاء اصلیہ مین ہین یا صباح اوسکے بدن کی مالش ایسے روغن سے جو ارخاء پیدا کرے کرنی چاہیے ــ اور پلانے مین ایسی دوا ہمین گرم تجویز کرنی چاہیے جنکی گرمی جلد تک

پہونچے۔ اور زیادہ دیر تک سکون کرنا اوسکے بعد استحمام اسلیے پانی سے جسکی حرارت معتدل ہو اگر ممکن ہو تو بالتزام کرنا چاہیے۔ اور معجون فودنجی بجوشانہ اور مکھن لگانی چاہیے۔ لیکن معجون کا استعمال قبل از طعام اور ریاضت کے عاجب ہے۔ اگر بعد طعام کے کسی دوائی ہاضم کی حاجت ہو دوائی قوی جو بحیثیت قوت نفوذ کر سکتی ہو جیسے فودنجی نہ دینی چاہیے بلکہ مثل معجون کمونی اور فلافلی کے مناسب ہے۔ اور ان دونوں سے جسکا استعمال کریں مقدار میں تھوڑی ہونی چاہیے۔ اور معجون سفرجلی بھی جائز ہے اسکے مقدار فلافلی اور کمونی کے مقدار سے زیادہ بھی ہو سکتی ہے مگر اسقدر تامل کرلینا چاہیے کہ بدن میں بشدت حرارت عارضی بروقت استعمال ان دواؤں کے ہو۔ ان لوگوں کو ملنا روغن بابونہ اور بیدمشک اور فرنجوش وغیرہ کا تنہا یا ہمراہ موم کے بھی نافع ہے یا ان روغنوں کو رانتیج اور رازیانج سے مع بارہ گنے روغن زیت کے قوی کرنا چاہیے اگر بہ ریاضت ہو جاوے کہ اخلاط اندر اور باہر روگون کے دونوں جگہ میں قصد اصلاح موبث تغیر یا آفت عظیم کرسکے جس سے آفت صغیر پیدا ہو اوسے چھوڑ دینا چاہیے۔ اگر ضرر دونوں سے برابر ہو پہلے قصد اسباب کا تنہا کیا جاوے کہ ادویہ ہاضمہ مثل فلافلی کے استعمال کریں اور اگر اس معجون پر فضالہ سالیون ہمونہ انیسون کے زیادہ کریں تاکہ ادرار شدید ہو ممکن ہے۔ اور اگر اسمیں تھوڑی سی معجون فودنجی ملا دیں ازانکہ مقدار شربت معجون فودنجی ملائیں بعد ازانکہ مقدار شربت معجون کمونی اور فلافلی کو۔ کم کریں جائز ہے اور بتدریج ایسا کرنا چاہیے کہ آخر میں فقط فودنجی باقی رہجاوے یعنے جسوقت اخلاط اندرونی عروق کا ہضم ہو کر اخراج ہو جاوے اور فقط تدبیر اون اخلاط کی باقی رہے جو باہر روگون کے ہون معجون فودنجی اخلاط خارج عروق کے واسطے نافع ہے جیسا اوپر بیان ہوا۔ اور اندرونی روگونکے اخلاط کی نسبت مضر ہے۔ اور یہ لوگ جنمیں دونوں باتیں جمع ہیں اونکے واسطے مناسب ہے کہ اجتناب کریں کل ایسی چیزوں سے جو بشدت طرف خارج کے جذب اخلاط کریں یا بشدت اندر کیطرف اخلاط کو جذب کریں اسیواسطے اونکے حق میں جلدی تدبیر قے اور اسہال کی جائز نہیں ہے جبتک کہ پہلے تلطیف اور تقطیع اور انضاج نہولے اونکے حق میں ریاضت کثیر بھی مناسب نہیں ہے۔ جسوقت ماندگی میں سکون پیدا ہوا اور رنگ بدنکا اچھا ہو فرنگے اور بول میں نضج دریافت ہو پس بخوبی انکے بدن کی مالش کرنی چاہیے اور تھوڑی سی ریاضت کرانی چاہیے بعد اوسکے تجربہ کرانا چاہیے اگر دلائل ریاضت سے کسیقدر مضر عود کرے ترک کرنا چاہیے اور اگر نہ عود کرے انکا استمرار بحسب عادت رفتہ رفتہ کرنا چاہیے تا انیکہ نوبت استحمام اور تیل کی مالش اور دلائل ریاضت واجبی کی پہونچے اور اخیر کو روغن قوی کا استعمال کرنا چاہیے۔ پھر اگر یہ لوگ دوبارہ ماندگی میں مبتلا ہو جائیں اور اوسکے ساتھ قروح کا بھی احساس کریں تدبیر مذکورہ بالا کو دوبارہ کرنا چاہیے۔ اور اگر دوبارہ کی ماندگی میں احساس قروح کا نہو تدبیر بذریعہ دلائل استرداد کے کرنی چاہیے۔ اور اگر دلائل ظہور ماندگی اور احساس قروح میں اختلاف اور ترکیب ہو اور ماندگی قوی محسوس نہو اوسوقت مریض کو فقط راحت دینی چاہیے۔ اعیاء تمددی کا بسبب اس مقام پر فقط استلاء بدون رداوت خلط کے ہوتا ہے اوسکا علاج اون ابدان میں جنکا مزاج ردی ہے فصد اور تدبیر لطیف سے کرنا مناسب ہے۔ اور جس بدنکا ہم ذکر کر رہے ہیں اوسکی تدبیر بذریعہ تطول اور تقطیع کے کرنی مناسب ہے بعد اوسکے اعانت اسلیے امور سے کیجاوے جو مناسب ہو۔ اعیاء وری کا علاج یہ ہے کہ بہت جلد اوس رگ کی فصد لیں جو مناسب بہ نسبت اوس عضو کے ہو جسمیں ماندگی زیادہ موجود ہو اور پہلے ظہور ماندگی کا جسمیں ہوا ہو۔ اور اگر ماندگی میں سب اعضا برابر ہوں فصد اکحل لینے ہفت اندام کی لیجاوے۔ اور بشتیر حاجت ہوتی ہے کہ دوسرے دن بھی بلکہ تیسرے دن فصد لی جاوے۔ پس پہلے دن جسوقت ظہور ماندگی کا ہو فوراً فصد کرنی چاہیے اور تاخیر نکرنی چاہیے تاکہ ماندگی تمکن اور تمام بدن میں ٹھہر نہ جاوے اور دوسرے اور تیسرے دن شب کو فصد لی جاوے پہلے دن غذا آب جو یا جو پختہ خشک رس سادہ کا دینا چاہیے اگر تپ حارض نہو ورنہ فقط آب جو اور دوسرے دن سہ روغن بارہ دلاکر بدن

معتدل جیسے روغن بادام تر گلقند کے کھلانے میں۔ اور تیسرے دن وہ غذا میں جسمیں کاہو اور کدو شریک ہو اور ملوکی اور حاضی کا استعمال کریں اور مثل سمک خراضی کے بطور اسفیدباج کے پکا کر کھلانے اور انڈونمیں نا امکان پانی پینے سے منع کریں لیکن اگر تیسرے دن اونکو پیاس بہت ہو سکے اور نہ غذا بخوبی ہضم ہوا ہو تو غسل پلانا چاہیے یا خراب سفید رقیق یا پانی ملی ہوئی شراب بنی چاہیے۔ اور اس بات سے پرہیز کرنا چاہیے کہ بعد ان استفراغات کے دفعتہ اونکو اتنی غذا دیجاے جو بقدر اونکی حاجت کے ہو اسواسطے کہ اگر پوری غذا دینگے تو غیر منہضم کا جذب بطرف رگوں کے ہو جائیگا تین وجہوں سے **پہلی وجہ** یہ ہے کہ غذا جسوقت قلیل ہوتی ہے معدہ اوسکو گرفت کر لیتا اور باہر نکلنے نہیں دیتا اور قوت ماسکہ معدہ کی قوت جاذبہ کبد سے مقابلہ کرتی ہے اور جسوقت غذا زیادہ ہوتی ہے معدہ اوسکو نہیں گرفت کرتا بلکہ بیشتر حصہ جذب کبد کی اپنی قوت دافعہ سے اعانت کرتا ہے اور یہی حال ہر ایک طرف مقدم غذا کا ہے نسبت اپنے مابعد کے **دوسری وجہ** یہ ہے کہ غذاے کثیر معدے میں بخوبی ہضم نہیں ہوتی **تیسری وجہ** یہ ہے کہ ہر وقت کثرت غذا کے رگوں تک بہت زیادہ غذا پہونچتی ہے رگیں بھی اوسکی ہضم سے عاجز ہوتی ہیں **فصل ستر ہوین بیان تدبیر اون ابدان کا جنکے مزاج اچھے نہیں ہیں** یہ بدن یا تو خطی ہیں یا از راہ خلقت کے ممنوع ہیں۔ خطی سے وہ بدن مراد ہیں جنکے مزاج اصل خلقت میں اچھے ہیں مگر فی الحال بوجہ خطاے تدبیر کے اونکے مزاج میں برائی پیدا ہوئی ہے اور تدبیر میں اسقدر بھول ہوا ہے کہ اب گویا بمنزلہ عادت کے ہو گئی ہے اور اوس بدنمیں جاگزین ہوئی ہے۔ اور ممنوع اوس بدنکو کہتے ہیں جسکا مزاج اصل خلقت میں نادرست ہو۔ بدن خطی کی شناخت خطاے تدبیر کی کمیت اور کیفیت سے کیجاتی ہے تاکہ علاج اونکا بالقصد کیا جاے۔ اور کبھی حال سحنہ بدنکا بھی اوس پر دلیل ہوتا ہے۔ اور ممنوع بدن میں فساد مزاج یا ابتداے خلقت سے ہوا یا ابتدا سے اوس سن کے جس سن میں اب بدن ہے۔ ہم ابتداے بیان معالجہ ابدان ممنوعہ کا ابدان متناسخ سے کرتے ہیں **تعلیم تیسری فن تیسرا** اسمیں پہ فصلیں ہیں **فصل پہلی بیان عام تدبیر متناسخ کا** مجملی تدبیر ان لوگوں کی استعمال اوس چیز کا ہے جس سے تطییب اور تسمین بسہولت ہی حاصل ہو اور نیند کا بستر نرم اور زیادہ ٹھہرنا بہ نسبت جوانوں کے۔ غذا میں اونکے اہتمام کرنا اور استحمام سے مشروبات مناسب حال تجویز کرنا ہمیشہ اور اسہال اور اقیاء بلغم کا اونکے معدون ہو پرہیز شامہ اور امعاء کرانا۔ اور ہمیشہ اونکی طبیعت کو نرم رکھنا چاہیے۔ مالش جو معتدل کمیت اور کیفیت میں ہو معدہ روغن کے بعد اوسکے مشی کرنا یا سوار ہونا اگر مشی سے ضعف پیدا ہو انکو بہت مفید ہے۔ اور جو شخص ضعیف ہو اونکے بدن کی مالش دوبارہ بھی کرنا چاہیے۔ واجب ہے کہ حمام جو شبہ خصوصاً جسکے گرمی معتدل ہو التزام استعمال کریں۔ مالش تیل کے بعد نوم کے کرنے سے قوت حیوانی میں آگہی اور بیداری پیدا ہوتی ہے بعد اوسکے استعمال سواری اور تہی کا کرنا چاہیے **فصل دوسری غذا کے متناسخ کے بیان میں** غذا انکو متفرق اوقات میں تھوڑی تھوڑی دینی چاہیے اور دو باتیں مرنیہ بسبب ہضم قوت کے ملائی جاتی ہیں پس ہر سے گھنٹے میں دن کے گھنٹوں سے رہیں بہت اچھی قسم کی ہمراہ شہد کے کہائیں اور ساتویں گھنٹے میں بعد استحمام کے اوس چیز کا استعمال کریں جو میں نے جو جیسا ہم ذکر کرینگے اسکے بعد قریب شب کو ایسا طعام جسمیں غذا اچھی تجویز کیا ہے کھانا چاہیے۔ مگر یہ شخص قابض ہو تو غذا میں کچھ زیادتی کرنی چاہیے۔ جو غذا کہ اوس سے تولید سودا یا بلغم کے ہو اسطرح سے ہو چیز تولید سودا کی ہو مثل ہاضوں اور نواہل میں سے مصالحہ گرم کے ہو اونمیں سے پرہیز کرنا چاہیے بلکہ بسبیل دوا کے ہو اگر ان چیزوں میں سے جو اونکے لائق نہیں ہے استعمال کریں چاہیے کہ قسم اون میں سے غذا کی غلیظ ہو لہذا سودا میں سے کوئی شوربا کاری یا بقدر ہونے گرفت بریان اور شکار کے ہو تو چاہیے کہ

گوشت سخت ہو اور ترلوز اور کھیرے کا استعمال کرین ۔ اور اگر وہ دوسری قسم مین سے ازروے خطا کے کوئی چیز استعمال کرین جیسے بعض چیزین حاد اور حریف ہین اونمین سے کوامیخ لینے نا خورش یا صفار لینے ہایہ نہ جو ایک مرکب چیز پیچلی اور سرکہ وغیرہ سے بنائی جاتی ہے یا بین کہ یہی ایک نا خورش تیز اور نمکین ہے اوسکا استعمال کرین چاہیے کہ اس خطا کا علاج بالقصد کیا جاے بلکہ واجب ہو کہ استعمال ملطفات کا اونکے واسطے تجویز کیا جاے جسوقت معلوم ہو کہ اونکے بدن مین فضول پیدا ہوے ہین ۔ پھر جسوقت تنقیہ ہو چکے مرطبات سے غذا دینی چاہیے اور بعد اس تغذیہ کے کبھی کبھی کوئی چیز ملطف ہمراہ غذا کے بھی تجویز کرنی چاہیے جیسا ہم آگے بیان کرینگے ۔ دودہ سے اس سن مین وہی لوگ منتفع ہوتے ہین جنمین بخوبی دودہ کے ہضم کی قوت ہو اور بعد ہضم کے کسیطرح کا تمدد بطرف جگہ بالطن کے پیدا ہوا اور نہ کسی قسم کی خارش اور نہ درد محسوس ہو اگر یہ بات نہون دودہ کا استعمال بتحقیق مفید ہے اسلیے کہ غذا ے بدن ہی ہوتا جاتا ہے اور ترطیب بھی کرتا ہے ۔ بہت بہتر دودہ کو سفید اور مادہ خرکا ہے ۔ مادہ خر کے دودہ مین یہ بات ہے کہ وہ پیٹ کر معدے مین مثل پنیر کے نہین ہوجاتا ہے ۔ اور بہت جلد معدے سے اترجاتا ہے خصوصاً اگر اوسکے ہمراہ شہد اور نمک ہو مگر اوسکے چراگاہ کی خبر گیری کرنی چاہیے تاکہ کوئی چیز کھٹی مثلاً تیزابترش یا شور چرنے نپائے ۔ تر کاریان اور فواکہ جنکو مشائخ کہا سکتے ہین وہ یہ ہین جیسے چقندر اور تھوڑا سا گندنا اور سکومری اور زیت سے خوشبو کرکے خصوصاً قبل طعام کے اگر استعمال کرین تلیین طبیعت پر معین ہوگا جسوقت استعمال نوم کا کسی وقت مین کرین اور اوسوقت سونے کی عادت بھی ہو اس سے فائدہ پاتے ہین ۔ بنجبیل پر دو وہ ایسی دواؤنمین جو اونمین موافق ہین اور اکثر گرم مزے کا بھی استعمال کرنا چاہیے مگر اتنا کہ جس سے گرمی پیدا ہو اور مہضم ہوجاے نہ اسقدر کہ جو بدن مین خشکی پیدا کرے ۔ پس واجب ہو کہ اونکی غذا تین مرطب ان مرطبات سے بطریق ہضم اور تسخین کے اثر پذیر بدون اور تخفیف کا اثر قبول نکرین ۔ واسطے تلیین طبیعت کے منجملہ اون چیزون کے جو لائق اونکے بدن کے ہین فواکہ مین سے انجیر تر اور الوی بخار اگر ہو نہین ۔ اور انجیر خشک جو ماء العسل مین پکایا جاے جائز نہین ۔ مگر یہ سب چیزین قبل طعام کھلوانے سے تلیین طبیعت کو دیتی ہین ایضاً العناب بھنے ہوے چربی اور نمک مین جو تر تر بادام کے اور مغز اور مدہون زیتون سے خوشبو کیا جاے اور بیج بسباسج اگر شوربا ے مرغ مین یا شوربا ے چقندر یا کدو مین شریک کرین وہ بھی مفید ہے ۔ اگر اونکی طبیعت کا یہ حال ہو کہ اکثر دن نرم رہے اور بخوبی اجابت ہو اور دوسرے دن نہو اوسوقت مسہل اور مفرق چیزونکی حاجت نہین ہے ۔ اور اگر اکثر دن نرم رہے اور دو دن قبض ہو فقط انب کبیر اور لباب اور لباب قرطم یعنے شنبلہ کرمکا آب جو مین شریک کرکے کافی یا بمقدار ایک بادجوزہ کے صحیح بطم اور زیادہ مقدار اوسکی تین جوزہ ہے کہ بالخاصیت لین ہے اور اخلاط رقیق جلا پیدا کرتی ہے بدون کسی اذیت کے ایضاً اونکو وہ دوا مفید ہے جو مرکب نبات قرطم سے ہو اور وہی گونہ لباب قرطم سے ۔ اوسمین انجیر خشک پڑا ہو مقدار نصف اسکی ایک جوزہ ہے ۔ حقنہ روغن سے کرنا بھی مفید ہے کہ اسمین باوجود قوت استفراغ کے تلیین اعضاء کی بھی ہے خصوصاً زیت شیرین سو حقنہ کرنا ۔ تیز حقنون سو ان لوگونکو بچانا چاہیے کہ انکی آنتونمین خشکی پیدا ہوتی ہے اور حقنہ تر جسمین بہن داخل ہو مشائخ کو بہت نافع ہے جسوقت چند روز اونکی طبیعت مین قبض پیدا ہوا ایضاً اور بن واسطے مشائخ کے ادویہ لین طبیعت ہین جنکا ذکر قرابادین مین ہم خاص واسطے اونکے کرینگے ۔ واجب ہو کہ استفراغ کھول اور مشائخ کا تا امکان فصد سے نکیا جاے ۔ اسہال معتدل اونکے واسطے مناسب ہو

فصل تیسری شراب مشائخ کے بیان مین

بہترین شراب انکے واسطے خمر لب کہنہ سرخ ہے تاکہ اوسا اور تسخین ساتھ ہی کرے ۔ اور نئی شراب جو سفید ہو اوسے ہرگز نہ پینا چاہیے ہان بعد غذا کے اگر استحمام کرین اور پیاس معلوم ہو اوسوقت تھوڑی سی شراب سفید رقیق پی سکتے ہین گو یا کہ وہ عرض

پانی کے ہے۔ شیرین شراب اور اور ٹھنڈی چیزین مشروب جنسے سدے پڑنیکا خوف ہو چاہیے کہ اوس سے پرہیز کرین **فصل چوتھی تفتیح سدد مشائخ کے بیان مین** اگر مشائخ کے بدین سدے پڑجائین اور آسان تر اخراج اون سدون کا ہے جو بوجہ پینے شراب سے پیدا ہون۔ واجب ہے کہ تفتیح اون سدون کی معجون فودنجی اور فلافلی سے کیجاے اور استعمال فلفل کا شراب کے اوپر اختیار کیا جاے اور اگر اونکی عادت استعمال پیاز اور لہسن کی ہو بدستور جاری رکھین۔ تریاق بھی اونکو بہت فائدہ کرتی ہے خصوصاً جسوقت سدے پیدا ہون۔ اسطرح اثانا سیا اور امروسیا جو ایک قسم کی خاص دوائین مرکب ہین لیکن واجب ہو کہ ترطیب اونکو بدن کی بعد استعمال ان چیزون کے بذریعہ استحمام اور مالش روغن کی و نیز بذریعہ استعمال مرطب غذاون کے مثل ماء اللحم خندروس اور جوکے ساتھ کیجاے۔ شراب العسل کا بھی استعمال اونکو نافع ہے سدون کے پیدا ہونے اور وجع مفاصل سے امان دیتا ہے بشرطیکہ بروقت محسوس ہونے سدے کے کسی عضو مین یا مستعد ہونے کسی عضو کے اسبات پر کہ سدہ پیدا ہو ماء العسل مین ایسی چیزین پڑہائی جائین جو رفع سدد کیواسطے مخصوص ہین جیسے تخم کرفس کہ اعضای رئیس تک اثر شراب العسل کا پہونچاوین۔ اور اگر سدہ حضوی ہو یعنے بالکل تہہری کے ہون کرفس ہو تو نیز کوئی دوا مثل فطراالیون کے شراب العسل مین جوش دینی چاہیے۔ اگر سدہ ریہ مین ہو اوسوقت سونف پر سیاوشان سلیخہ وغیرہ ملانا چاہیے **فصل پانچوین دلک مشائخ کے بیان مین** مالش مشائخ کے بدنکی معتدل مقدار اور کیفیت کرنی چاہیے۔ اور جو اعضا اونکے بدن مین ضعیف ہین یا مالش سے اونکو گزند پہونچتا ہے اونکی مالش ترک کرنی چاہیے۔ اور اگر چندمرتبہ مالش کیجاے ہر مرتبہ پارچہای سخت سے یا خالی ہاتھون سے کرنی چاہیے یہ تدبیر اونکو نافع ہے۔ اور اونکے اعصاب کو امراض کی نوائب کو منع کرتی ہے۔ اور حمام ہمراہ دلک کے یقیناً مفید ہوتا ہے **فصل چھٹی ریاضت مشائخ کے بیان مین** ریاضت مشائخ کے بحسب حالات اونکے مختلف ہوتی ہے یعنے جیسے اونکے بدن کے حالات ہون اور جیسی بیماریان اونکو عارض ہوتی ہون اور جیسی عادت اونکو ریاضت مین ہو ویسی ہی ریاضت بھی اونکی مناسب ہوتی ہے۔ اگر اونکے بدن نہایت درجہ اعتدال پر ہون ریاضت معتدل اونکو موافق ہوگی۔ پھر اگر کوئی عضو اونکے بدن کا اپنے افضل حالات پر نہو خاص اوس عضو کی ریاضت بخلاف اور اعضا کے زیادہ کرنی چاہیے مثلاً اگر سر مین دوار یا صرع عارض ہو یا سر سے مواد بطرف رقبہ کے گزرتے ہون خواہ سر کی طرف اکثر بخارات چڑہتے ہون ایسی ریاضتین اونکو مفید نہونگی جسمین سر جھکانے کی حاجت ہو لیکن واجب ہے کہ ریاضت بذریعہ پیشی اور دوڑنے اور سوار ہونے کی کرین یا جو ریاضت ایسی ہو کہ اوسمین نصف جسم اسفل کا متحرک ہو اور اگر کوئی آفت اونکے پاؤنمین ہو ایسی ریاضت اختیار کرین جسمین اعضای فوقانی متحرک ہون مثل اسکے کہ دو آدمی ایک دوسرے کی گردنمین ہاتھ ڈالکے چھوڑانی کا زور کرین اور پھر پھینکنا یا اوٹھانا۔ اور اگر آفت وسط جسم مین ہو مثل طحال اور جگر اور امعاء کے دونون اطراف کی ریاضتین یعنے ہاتھ اور پاؤن کی مفید ہونگی۔ اگر کوئی اور مانع ان ریاضات کا نہو۔ اگر آفت بطرف سینہ کے ہو اونکو فقط ریاضت اعضای تحتانی کی مفید ہوگی۔ اگر گردہ اور مثانہ مین آفت ہو فقط اوپر کے اعضا کی ریاضت نفع دیگی۔ اونکو یہ بات ممکن نہین ہے کہ رفتہ رفتہ ان اعضا کی ریاضت بڑہاکر ان اعضا کو بذریعہ ریاضت کے دوچند کرین۔ یہ بات مشائخ کے واسطے ایسی ہے جو اور سن مین نہین ہے۔ اور کھول جو اکثر ایسے ہوتے ہین کہ جو چیز مشائخ کو موافق ہوتی ہے اونکو بھی موافق ہے اونکے لیے بھی یہ بات خلاف ہے اسلیے کھول اپنے اعضای ضعیفہ کی تقویت بتدریج ایسے ریاضت سے کرسکتے ہین جو اون اعضا کو موافق ہو اور اون اعضا سے ہو سکے۔ مشائخ کے جو اعضای مریض ہون جنسے اونکی بھی ریاضت کرسکتے ہین اکثر اونکو اسکی اجازت نہین دیجاتی ہے یعنے جسوقت وہ اعضا گرم یا خشک ہون یا اونمین ایسا مادہ ہو جسکی عفونت اور یبس کا خوف ہو جسمین تفتح پیدا نہو **تعلیم چوتھی بیان مین تدبیر اوس بدن کے جسکا مزاج فاضل یعنی درست نہین ہے** اور اس تعلیم مین پانچ فصلین ہین

فصل پہلی درست کرنا اوس مزاج کا جسمین حرارت بڑہ گئی ہو سو مزاج گرم کے ساتہ کبھی یبوست اور رطوبت مین

اعتدال ہوتا ہے اور کبھی یبوست کا غلبہ ہوتا ہے یا رطوبت کا۔ اگر سو مزاج گرم مین یبوست اور رطوبت دونون معتدل ہون اور سو نہایت زیادتی حرارت کی ایک اندازہ خاص پر ہوگی اور بافراط نہوگی ورنہ خشکی ضرور زیادہ ہوتی۔ جو سو مزاج گرم خشکی کے ساتہ ہو بکیفیت مزاج کی زمانہ دراز تک ٹہر سکتی ہے اور سو مزاج حار رطوبت کے ساتہ دیر تک قائم نہین رہ سکتا کبھی رطوبت غالب ہوکر حرارت کو بجہا دیتی ہے کبھی حرارت کی غلبہ سے رطوبت مین خشکی پیدا ہوتی ہے۔ اگر حرارت پر رطوبت غالب ہوجاے ایسے شخص کا حال وقت منتہای شباب کا اچھا ہوتا ہے اور سو نہایت دونون کیفیتون مین برابر ہوجاتا ہے جب شباب کا انحطاط شروع ہوتا ہے رطوبت غریبہ بڑہتی جاتی ہے اور حرارت گھٹتی جاتی ہے۔ اب ہم کہتے ہین مجملا تدبیر گرم مزاجون کی منحصر دو غرض ہین ہے **اول** یہ ہے کہ اونکا مزاج معتدل کر دیا جاے **دوسرے** یہ ہے کہ اونکی سحت پر جو حرارت مزاج کے جیسی ہے ویسی ہی باقی رہے اور اوسمین کمی نہو پہلی تدبیر کا تمام ہونا بہ نسبت اون لوگون کے خیال کیا جاتا ہے جو افراط لذات کو ترک کرین اور پابندی اور التزام اونکے مزاج مین زیادہ ہو اور زمانہ دراز تک صبر کرسکین یا انکی رفتہ رفتہ اونکا مزاج بطرف اعتدال کے رجوع کرے اسلیے کہ اگر اونکی تدبیر بالتدریج کیجاے اکثر امراض پیدا ہونگے۔ دوسری تدبیر اوسی غذا سے ممکن ہے جو مشابہ اونکی مزاج کی ہوتا کہ اونکی صحت موجودہ بحال خود باقی رہے۔ جو لوگ گرم مزاج ایسے ہین کہ اونکی رطوبت اور یبوست مین اعتدال ہے ابتدای امر مین قریب بصحت ہونگے اور انکے مزاج مین سرعت دانتونکے نکلنے کی اور بالون کے پیدا ہونے کی ہوگی۔ اور بیان ہر چیز کا اچھے طور پر کرنے خوش بیانی کے ساتہ اور باتونمین جلدی بلکہ چال مین بہی سرعت پیدا ہوگی۔ پہر جسوقت جوان ہونگے حرارت مزاج کی بڑہ جائیگی اور خشکی زیادہ پیدا ہوگی۔ مزاج مین انکے غلط کی لذع پیدا ہوگی اور اکثر تولد صفرا کا انکے بدن مین زیادہ ہوگا۔ ابتدای سن مین جیسے سن بچپے مین انکی تدبیر وہی ہے جو معتدل مزاج لوگونکی تدبیر ہے۔ جب سن زیادہ بڑہے انکی تدبیر ایسی ہونی چاہیے کہ اوس سو اور اول اور استفراغ خلط صفرا کا اوس طرف سے ہو جدہر انکے فضول بالطبع مائل ہون خواہ بطرف اسہال یا بطرف قی کے۔ اور اگر تدبیر آمادہ خلط کی بطرف استفراغ کے کافی نہو خفیف چیزون سے طبیعت کی اعانت کرنی چاہیے۔ مثلا کیواسطے تنہا آب گرم یا ہمراہ شیرینی کے۔ اسہال کے واسطے خیرو بنفشہ۔ تمرہندی۔ خیرخشت۔ ترنجبین مناسب ہے۔ ریاضت مین انکے تخفیف کرنی چاہیے۔ غذا ایسی ہو جسکا کیموس اچھا بنے۔ کبھی ایکدن مین تین مرتبہ حمام کرانا چاہیے۔ جو چیز گرمی پیدا کرے اوسسے اجتناب کرنا چاہیے۔ اگر بعد کہانے کے استحمام سے تمدد اور نقل جانب کبد بالطبع کے پیدا نہو چاہیے کہ استحمام کا استعمال کرین۔ اور اگر انمین سے کوئی چیز عارض ہو استعمال منضجات کا مثل خیساندہ افسنتین اور دواے صبر اور انیسون اور بادام اور مرکی اور سکنجبین وغیرہ کی کرین۔ اور بعد طعام کے استحمام کرین۔ واجب ہے کہ یہ شفوات بعد ہضم طعام کے ایسے وقت استعمال کرین کہ دوسری غذا کیوقت آنے مین دیر باقی ہو اور یہ وقت وہی ہے جب ان کے سودنے سے اونمین کہ اوسکے بعد استحمام کیا جاتا ہے۔ ہمیشہ تیل کی مالش بدنمین کرانی شراب سفید اور رقیق کا پینا ان لوگون کے مناسب حال ہے۔ اور آب سرد بہی نافع ہے۔ جن لوگونکا مزاج خشک مائل بحرارت ہے ابتداے سن مین یہ تدبیر اونکی بہی لایق ہے اور جنکا مزاج گرم اور تر ہے اونکے بدنمین عفونت مواد کی پیدا ہوتی ہے اور اکثر بادے بطرف اعضاء کے گرتے ہین چاہیے کہ اونکی ریاضت ایسی ہو جس سے تحلیل بکثرت پیدا ہو۔ باانہمہ ریاضت مین نرمی رہے تاکہ سخونت نہ پیدا کرے۔ ایسی حرکت کہی ہے! احتیاط رہے جس سے اخلاط مین غلیان نہ پیدا ہو۔ اکثر اجتناب ریاضت سے ان لوگون مین وہی شخص کرے جو ریاضت کا خوگر نہو

۔ تدبیر صائب یہ ہے کہ انکی ریاضت بعد استفراغ کے واقع ہو اور استحمام قبل از طعام کے اور تعب اور مشقت بعد دفع کرنے کلی فضول کے ہو
۔ اور فصل ربیع مین اینر احتیاطاً فصد اور استفراغ واجب ہے **فصل دوسری اصلاح مزاج اوس شخص کی جسکے مزاج مین برودت زائد ہے** اقسام ان لوگون کے بھی تین ہین ۔ جن لوگون کے مزاج مین باوجود زیادتی برودت کی رطوبت اور یبوست مین اعتدال ہو اوسکو چاہیے کہ ایسی تدبیر کا قصد کرین جس سے حرارت غریزیہ مین حرکت پیدا ہو ۔ اور یہ تدبیر بذریعہ ایسی غذاے گرم کے ہو جو رطوبت مین اور یبوست مین معتدل ہو مثل ادہان مسخنہ اور معاجین کبار اور بذریعہ استفراغ کے جو خاص اسطے رطوبات کے ہے ۔ اور بذریعہ ایسے استحمام کے جسمے عرق برآمد ہو اور ایسی ریاضتین جو اونکے لائق ہین بسکو کہ یہ لوگ اگرچہ انکی رطوبت مین اعتدال ہے لیکن باوجود زیادتی برودت کے احتمال ہے کہ بعض اوقات مین انکی رطوبت بڑہ جائیگی ۔ جو مزاج ایسے ہین کہ مزاج مین باوجود زیادتی رطوبت اونکے خشکی بھی ہے اونکی تدبیر اور مشابہ کی تدبیر ایک سی ہے **فصل تیسری تدبیر مین اون ابدان کے جو مرض کو سرعت قبول کرتے ہین** بسرعت قبول کرنا مرض کا باسوجہ سے ہوتا ہے کہ اخلاط بدنمین بہرے ہوئے ہین اوسکی تدبیر یہ ہے کہ مقدار اخلاط کی بذریعہ تدبیر مذکور آیندہ کے کم کرے بقدر معتدل باقی رکھی جاے یا بوجہ خامی اخلاط کے قبول مرض کا بسرعت کرتے ہین اوسکی تدبیر بھی یہی ہے کہ اخلاط کی کیفیت درست کیجائے ۔ اور غذا ایسی اختیار کیجاے جو متوسط جزو بدن ہو قلت اور کثرت مین ۔ تعدیل مقدار اخلاط کی مقدار غذا کی تعدیل سے ہے اور ریاضت کی زیادتی اور مالش قبل استحمام کے اگر ان دونون کی عادت ہو کرنی چاہیے اور اگر عادت نہو ریاضت خفیف اور دلک خفیف کا استعمال کرین ۔ اور غذا چند اوقات مین کہلائی جاے ایک ہی مرتبہ اشنی نہ کھاوے جسمین سبکی حاصل ہو ۔ اور اگر بدن انکا ایسا ہو کہ پسینہ اوس سے بآسانی نکل سکے اور اوسکا خوگر ہو بعض اوقات پسینہ نکالنے کی بھی تدبیر کرنی چاہیے ۔ اگر غذا کے وقت مین تاخیر کرنے سے انصباب صفرا کا معدے پر نہوتا ہو چاہیے کہ غذا بعد حمام کے دی جاے ورنہ حمام کرنے پر مقدم کرین ۔ وقت معتدل استحمام کا اگر کوئی مانع نہو چوتھا گھنٹہ دنکا ہے اون گھنٹون سے ۔ ان کے جو برابر ہو ۔ اگر اتنی دیر تاخیر کرنے مین غذا کے احتمال انصباب صفرا کا معدے پر ہو اوسوقت سے پیشتر غذا دینی چاہیے ۔ اگر جگر مین سدے پیدا ہونگی علامات محسوس ہون ایسے مفتحات سے جنکا ذکر ہو چکا ہے اور مناسب انکو مزاج کے ہون علاج کرنا چاہیے ۔ اور اگر اسکی جہت سے کوئی ضرر اوسکے سر مین پیدا ہو اوسکا تدارک منشی سے کرنا چاہیے ۔ اگر اوسکی معدے مین طعام فاسد ہو پہلے اگر خود بخود منحدر ہو جائے اسکو غنیمت جاننا چاہیے ورنہ اوسکے استحدار کی تدبیر زیدہ اور انجیر جو ہمراہ اوس قرطم کے معجون کے جاتین جسکی صفت اوپر مذکور ہو چکی ہے کرنی چاہیے **فصل چوتھی فربہ کو لاغر کرنیکے بیان مین** اسکی تدبیر بہت جلد انحدار طعام کا معدے سے ہے تاکہ جلد اول غذا کو چوس نہ سکین اور استعمال کرنا ایسے طعام کا جسکی مقدار زیادہ ہو اور تغذیہ کم کرے ۔ اور پے در پے حمام کرنا قبل طعام کے اور ریاضت شریف اختیار کرنا اور ادہان محلل کی مالش اور معاجین سے اطریفل صغیر اور دوا المسک اور تریاق اور پنیا سرکہ کا مزی کے ساتھ نہار مونہہ اور زیلعہ تفصیل اس تدبیر کے مقالہ تربیت مین کیجائیگی **فصل پانچوین لاغر کو فربہ کرنے کے بیان مین** بہت قوی سبب لاغری کا جیسا اگے مذکور ہوگا خشکی مزاج کی اور یبوست اساریقا مین پیدا ہوتی اور یبوست مواد کی ہے ۔ اساریقا مین جب خشکی پیدا ہوتی ہے غذا کو قبول نہین کرتی مین خشکی اور لاغری برہتی جاتی ہے ۔ واجب ہے کہ مالش عام سے بیشتر ایسی کیجاے جو خشونت اور لین کے درمیانی ہو تاکہ جلد نرم ہو جاے بعد اوسکے مالش سخت کیجاے اوسکے بعد رفت کو طلا کرین ۔ اوسکے بعد ابتدا

ریاضت کرین - آوسکے بعد استحمام اسطرح کرین کہ بہت جلد فارغ ہوجائین بعد اوسکے خشک کرنے مالون سے بدن کو پاک کرین بعد اوسکے تھوڑے تیل کی مالش کرین آوسکے بعد غذاے مناسب تناول کرین - اور اگر بتطرین اور فصل اور عادت کو آب سرد کا تحمل ہوسکے بدپر اپنے ڈالین - زیادت مقدار اوس دلک سخت کی جو اس طلاے نرمت پر مقدم ہے یہ ہے کہ جسقدر بدن مالش سے پہول اوٹھے اوسکا بیٹھنا شروع نہو - اور یہ دلک قریب اوسکے ہے جو ہمنے چھوٹے عضو کے بڑے کرنے مین بیان کی ہے - تمامی اس تدبیر کی مقالہ زینت کتاب چہارم مین آوے گی **تعلیم پانچوین انتقالات کی بیان مین** اور اسمین ایک فصل اور ایک جملہ ہے **فصل پہلی تدبیر فصول کے بیان مین** ربیع مین بہت جلد فصد اور اسہال بقدر واجب اور عادت کے کرنا چاہیے - اور اسی فصل مین خاص کرتے کا استعمال بھی کیا جاتا ہے - اور جو چیز گرمی اور رطوبت بکثرت پیدا کرے جیسے گوشت اور خراب وغیرہ ترک کیجاتی ہے - غذا مین تلطیف یعنی کمی اور ریاضت معتدل جو زیادہ فصل صیف سے ہو اور ایک مرتبہ بقدر سیری کے غذا کھائی نہین جاتی بلکہ مختلف اوقات مین چند مرتبہ کرکے پوری غذا کھانی چاہیے - شربت اور ربوب جنسے اطفاے حرارت کا اثر پیدا ہو استعمال کیے جاتے ہین - اور ہر ایک شے گرم اور نمکین اور تیز اور شوربہ ترک کیجاتی ہے - **فصل صیف** مین غذا اور مشروب اور ریاضت مین کمی کرنی چاہیے آسایش اور آرام کا التزام - حرارت کی بجھانے والی چیزونکا استعمال اور بہ تکلف قے کرنا جسکو ممکن ہو - اور سایہ دار باوہوا جو بوقت دوپہر کے ٹھہر جاتا ہے خواہ وہ جگہ جسمین شعاع اور دھوپ نہ آتی ہو اوسمین ٹہرنا چاہیے - **فصل خریف** مین خصوصًا وہ خرابی جسکی ہوا مختلف ہو عمدہ تدبیرونکا اہتمام کرے اور کل خشکی پیدا کرنے والی چیزونکا ترک کرے اور جماع اور سرد پانی زیادہ پینے سے اور اوسکو سرد ہونے سے اجتناب کرے اور سرد مقام مین سونے سے جہان بدنمین پوست اوترنے لگے بچانا چاہیے - اور بروقت اعتلاے طعام کے اس فصل مین سونا چاہیے - دوپہر کی گرمی اور رات کی سردی سے بچنا چاہیے - فصلی فواکہ اور اونکا بکثرت کھانا چھوڑ دے - استحمام سواے آب نیم گرم اور پانی سے نکرے - جب دن اور رات اس فصل مین برابر ہوجائین استفراغ بدن کا کرے تاکہ فصل شتا مین فضول اندر بدن کے محتقن نہوجائین - علاوہ یہ ہے کہ اکثر ابدان ایسے ہوتے ہین کہ اونکے مناسب حال یہی ہوتا ہے کہ اپنے اخلاط کے پراگندہ کرنے اور دفع کرنے مین مشغول نہون - اونکو بھی مناسب ہے کہ بدستور جیسے اخلاط ٹہرے ہوئے ہین اوسی طرح رہنے دین - قے کرنے سے فصل خریف مین اطبا منع کرتے ہین اسلیے کہ تپ پیدا کرتی ہے - شراب اس فصل مین ایسی چاہیے جسمین پانی بہت ملا ہو اور زیادتی نکرنی چاہیے - **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ کثرت بارش کی فصل خریف مین اوسکے شر سے امان دیتی ہے فصل شتا مین چاہیے کہ تعب بدن مین زیادہ پیدا کرے - اور غذا مین زیادتی کرنی چاہیے - لیکن اگر شتا جنوبی ہو اور موقت ریاضت مین زیادتی اور غذا مین کمی کرنی چاہیے - اور واجب ہے کہ غذا مین ایسے کیہون اختیار کرے کہ جسکی روٹی قوی ہو اور اوسکے آٹے مین چھپیدگی زیادہ ہو بہ نسبت اون گیہون کے جو گرمیون مین کھائے جائین - اور یہی حال گوشت کی سب قسمون اور بھنے ہوے گوشت وغیرہ کا ہے - تر کاریان اس فصل مین جسقدر کرفس اور تربوا اور چولائی اور خرفہ اور کاسنی ترک کرے - کمتر صحیح ابدان مین کوئی مرض اس فصل مین پیدا ہوتا ہے - پر اگر جارودنمین کوئی مرض پیدا ہو بہت جلد علاج کرنا چاہیے اور بہت جلد استفراغ اوس مادہ کا کرنا چاہیے جس سے مرض پیدا ہوا ہے بشرطیکہ استفراغ واجب ہو اسلیے کہ جارودنمین مرض کا پیدا ہونا بدون آفت عظیم کے نہین ہوسکتا خصوصًا اگر مرض حار ہو اسلیے کہ حرارت غریزی جو مدد تبدیل ہے جارودنمین بہت قوی ہوتی ہے بوجہ اسکے کہ تحلل جارودنمین نہین اور بوجہ احتقان کے اندر بدن کے جمع ہوجاتی ہے اور

تمامی قوائے طبعی اپنا اپنا فعل بہت عمدگی کے ساتھ کرتے ہین بقراط کے نزدیک جاڑون مین اسہال بہتر ہے سوائے فصد کے اور قے کو بھی ناپسند جانتا ہے اور گرمیون مین قے کو مناسب جانتا ہے اسلیے کہ اخلاط گرمیون مین اوپر آجاتے ہین اور جاڑون مین اخلاط تہ نشینی پر آمادہ ہوتے ہین - پس چاہیے کہ اسی کی عادت کرے - ہوا جاڑون کی اگر فاسد ہوجائے اور اوسمین وبائیت آجائے چاہیے کہ بدن کے مسک لینے کا اہتمام کیا جاوے اور مکانات کی ہوا ایسی چیزون سے معتدل کیجاوے جو تبخیر اور ترطیب قوی پیدا کرین - اور یہ تدبیر ہوائے وبائی کیواسطے واجب ہے یا ہوا مکان کی گرم کیجاوے اور جس جہت سے فساد ہوا مین پیدا ہوا ہے اوسکی ضد سے اصلاح کرین - خوشبودار چیزین ایسی ہوا کی اصلاح مین نہایت مفید ہین - ہوائے وبائی کے ہوتے - ہوائے وبائی مین ایسی تدبیر کرنی چاہیے کہ زیادہ ہوا کے اشتیاق کی حاجت کم ہوجاوے یہ بات اسی پر حاصل ہوگی کہ آرام راحت اختیار کرے - اکثر فساد ہوا کا زمین کی وجہ سے ہوتا ہی چاہیے کہ زمین پر بیٹھنا چھوڑدین اور تخت پر بیٹھنا اختیار کرین اور اونچے مقامات واسطے بیٹھنے کے اختیار کرین - اور ہوا کی جلانے والی چیزین تلاش کرین - اکثر مبدء فساد ہوا کا خاص ہوا سے ہوتا ہے اس جہت سے کہ قریب کی ہوا اور نکلا فساد اوپر ہوا مین آجاتا ہے یا فساد ہوا کا کسی مرآسمانی سے جسکی کیفیت آدمی سے پوشیدہ ہو پیدا ہوتا ہے - واجب ہی کہ ایسی وبا مین ایسے خانون نیچے پناہ نلے اور ایسے گھرون مین سکونت اختیار کرین جنکی دیوارین اونچی ہون اور جو مکانات خزانہ رکھنے کے قابل ہین اوسمین پناہ لے - بخورات جو ہوا کی عفونت کا اصلاح کرین - کندر - عدر - آس - گل سرخ - صندل - سرکہ کا استعمال وبا مین اوسکی آفات سے پناہ دیتا ہی امراض جزری مین اسکی باقیماندہ تدبیر بھی بیان کیجائیگی **جملہ تدبیر مسافر کے بیان مین** اسمین آٹھ فصلین ہین **فصل پہلی بیان مین تدارک اون اعراض کے جو مبتدی امراض کے ہین** جس شخص کو ہمیشہ خفقان عارض ہوا کرے چاہیے کہ اپنی تدبیر کرے ایسا نہو کہ یکایک مرجائے - جس شخص کو کابوس بکثرت عارض ہو اور دوار یعنے سر گھومنا چاہیے کہ تدبیر استفراغ خلط غلیظ کی کرے ایسا نہو کہ صرع اور سکتہ عارض ہو - جس شخص کی تمام بدن مین اختلاج پیدا ہوا ور جابجا بدن پھڑکتا ہو چاہیے کہ تدبیر استفراغ بلغم کی کرے ایسا نہو کہ تشنج اور سکتہ مین مبتلا ہوجاوے - اسیطرح اگر حواس مین کدورت اور ضعف حرکات مع استلزام کے پیدا ہو - جسوقت تمام اعضا سن ہوجاوین تدبیر استفراغ بلغم کی کرے تاکہ فالج مین گرفتار نہو - اگر چہرہ اکثر مقامات پر پھڑکتا ہو چاہیے کہ تنقیہ دماغ کا کرین تاکہ لقوہ عارض نہو اگر چہرہ اور آنکھ بہت سرخ ہوجائے اور آنسو جاری ہون اور روشنی سے بھاگے اور درد سر بھی ہو چاہیے کہ تدبیر اپنی فصد اور اسہال وغیرہ سے کرے ایسا نہو کہ سرسام مین مبتلا ہوجائے - اگر غم بے سبب بڑہ جائے اور خوف کی زیادتی ہو استفراغ خلط سوختہ کا کرنا چاہیے کہ مالیخولیا مین مبتلا نہو - ایضاً چہرہ اگر سرخ ہوکر بھول جائے اور مائل بہ تیرگی ہو اور یہ کیفیت بہت دنون تک ہو خدام پیدا ہونے کا خوف ہے - جسوقت بدن بھاری ہوجائے اور اور ماندگی پیدا ہو اور رگین بھول جاوین فصد کھولنی چاہیے تاکہ کوئی رگ نہ پھٹ جاوے اور سکتہ اور موت ناگہانی عارض نہو - اگر تہیج چہرہ اور پلکون اور اطراف مین بخوبی ظاہر ہو حال جگہ کا تدارک کرنا چاہیے ایسا نہو کہ استسقاء پیدا ہو - اگر بواسیر مین لہو پیدا ہوا ازالہ عفونت کی رگون سے تدبیر کرنی چاہیے ایسا نہو کہ حمیات پیدا ہون اور لہو کی بو بدکو اس بات پر دلالت زیادہ ہے - اگر ماندگی اور ہانہ پانون کا ٹوٹنا پیدا ہو تب ہونے سے بچنا چاہیے - اگر اشتہاء ساقط ہوجائے یا بڑہ جائے مبادا کسی مرض پر دلیل ہے - خلاصہ یہ ہے کہ جو چیز اپنی عادت سے متغیر ہوجائے اشتہاء طعام یا براز اور بول یا خواہش جماع یا نیند یا پسینہ خواہ خارش بدن یا ذہن مین تیزی یا ذائقہ یا دفعات یا خواب دیکھنا خلاف عادت کم یا زیادہ - یا کیفیت ان چیزونکی متغیر ہوجاوے یہ سب امور کسی مرض کی خبر دیتے ہین - اسیطرح غیر طبعی عادت جاری ہونی جیسے خون بواسیر یا خون حیض یا قے یا رعاف یا عادت اشتہا کسی شے فاسد یا غیر فاسد کی - پس عادت بھی بمنزلہ طبیعت کے ہے سوائے بری عادت کے اور عادت کا تدارک

نکنا چاہیے۔ اور اگر نہ نکل کریں تو بتدریج ترک کریں۔ کبھی اور جزئی بھی جزئیات امور پر دلالت کرتے ہیں جیسے ہمیشہ شقیقہ کے رہنے سے خوف انتشار عین اور نزول الماء آنکھ کا۔ خیالات آنکھ کے سامنے چہرے کے مثل مجسم ہونے کے۔ جسوقت یہ خیالات ثابت اور راسخ ہوجائیں اور آنکھ میں ضعف بصارت پیدا ہوتو اگر دلیل محول ماء کی آنکھ میں ہوتی ہے۔ اگر گرانی اور سستی باقی جسم طرف بدن کے پیدا ہو اور دیر تک رہے مرض جگر پر دلالت کریگی۔ گرانی اور تمدد اگر پیٹھ کے نیچے اور تہیگاہ میں پیدا ہو اور بول بھی خلاف عادت متغیر ہوجائے مرض گردہ پر دلالت ہوگی براز میں خلاف عادت اگر رنگ بالکل نہ ہو یرقان پر دلالت کریگا۔ اگر سوزش بول میں زمانہ دراز تک ہو اگر سوزش اور قضیب میں قروح ہوں تو پر دلالت کریگی۔ اسہال ایسا کہ جس سے معدہ چلنے لگے خراش امعاء پر دلالت کرتا ہے۔ سقوط اشتہا کے ساتھ اگر قے اور نفخ شکم اور دردِ اطراف پیدا ہو قولنج پر دلالت کریگا۔ خارش مقعد میں اگر بوجہ پھٹنے پڑنے کے نہو بواسیر پر دلالت کریگی۔ دمکوں اور برنج کا پیدا ہونا دبیلہ کبد پر دلالت کرتا ہے جو حادث ہوا چاہتا ہے۔ دانہ سے خوف برص اسود کا ہوتا ہے۔ بہق ابیض سے خوف برص ابیض کا ہوتا ہے

فصل دوسری بیان عام تدبیر مسافروں کا

مسافر کے بھی ایسی باتیں ترک ہوجاتی ہیں جنکا خوگر اپنے اہل وعیال میں ہوتا ہے۔ اور سفر میں اسکو تعب اور ماندگی بھی بہت تنگ کرتی ہے پس واجب ہے کہ اوسکو ایسی چیز پر برانگیختہ کریں کہ اوسکی خوگری اپنی ذات کی تدبیر میں ایسی مصروف ہو کہ اوسے امراض کثیرہ عارض نہ ہوں پس تین باتیں زیادہ تر اہتمام مسافر کو اپنی غذا کا کرنا چاہیے اور ماندگی کی تدبیر بھی ضرور ہے۔ پس واجب ہے کہ اپنی غذا جید الجوہر اور مقدار معتدل میں مہیا کرے تاکہ بخوبی ہضم ہوجائے اور فضول کو نہیں باقی رہنے دیں۔ اور چاہیے کہ بوقت استلاء کے سوار نہ ہو تاکہ طعام اوسکا فاسد نہ ہوجائے۔ پانی کے پینے میں احتیاط کرے تاکہ پیٹ میں زیادہ بھرنے سے آواز نہ پیدا ہو اور پھیل نہ جائے اور تاخیر غذا میں یہانتک کرے کہ منزل پر پہونچ جائے مگر کبھی ایسا سبب داعی ہو جو آگے ہم بیان کرینگے۔ پھر اگر تناول غذا میں بیجا کمی ہو تھوڑی سی غذا تناول کرے بسبیل تلذذ کے مگر اتنی کم ہو کہ اوسکو کھانے سے پیاس نہ لگے رات کو منزل کرے باد کو۔ اور اپنی ماندگی اوتارنے کی ایسی تدبیر کرے جو ہم اعیا میں مذکور ہوچکی ہے۔ اگر خون سے بدن ممتلی ہو یا اور کسی خلط سے چاہیے کہ بعد تنقیہ کے سفر کرے۔ اگر تخمہ میں مبتلا ہو پہلے ایسی تدبیر کرے کہ بھوک پیدا ہوجائے بعد اوسکے سفر کرے مسافر پر واجب ہے کہ رفتہ رفتہ مسافت بڑھائے پس ریاضت عادت سے تھوڑی کرے۔ اور اگر احتیاج جاگنے کی راہ میں نظر ہو تھوڑی تھوڑی عادت جاگنے کی ڈالے۔ اگر تخمینًا یہ بات معلوم ہو کہ آیندہ سفر میں بھوک اور پیاس وغیرہ کی تکلیف ہوگی پہلے سے اسکا خوگر ہوجائے۔ جس غذا کا سفر میں کہانیکا اتفاق ہوگا پہلے سے اوسکو اختیار کرے مگر چاہیے کہ غذا ایسی تجویز کرے جو مقدار میں کم اور جزو بدن زیادہ ہو۔ ترکاریاں اور فواکہ اور جو ایسی چیزیں ہیں کہ اخلاط خام پیدا کرتی ہیں اونکو ترک کرے مگر بضرورت معالجہ کے ہو جیسے اگر اسکا خیال ہو کہ آیندہ ان کے کھانے کی ضرورت ہوگی۔ اگر بناء اضطرار مسافر کو اس بات کا آمادہ رہنا پڑتا ہو کہ بھوک پر صبر کرے تاانیکہ بھوک اوسکی کم ہوجائے اس امر پر میں ایسی طعام ہیں جو از قسم کلیجی بھنی ہوئی کی ہوں اور کبھی کلیجی کے کباب مع اور انڈوجات اور پگھلائی ہوئی چربی قوی اور روغن بادام اور چربیوں میں گائے کی چربی کہ اس مرکب چیز سے اگر ایک کباب کھائے زمانہ معتدبہ تک بھوک پر صبر کرسکتا ہے۔ بعض اہل تجربہ کہتے ہیں کہ اگر کوئی شخص ایک طل روغن بنفشہ آدھسیر تھوڑا سا موم پگھلا کر بشکل قرص ملی بنائے اور پی جائے دس دن تک بھوک نہ معلوم ہوگی۔ اسیطرح مسافر کو پیاس پر صابر ہونے کی آمادگی درکار ہے پس واجب ہے کہ اونکے ساتھ وہ دوائیں جو پیاس میں تسکین دینے والی ہیں اور انکا ذکر ہم کتاب ثالث کے باب عطش میں کرینگے موجود رہیں خصوصًا تخم خربزہ تین درم سرکہ کے ساتھ پی جائے۔ اور جن غذاؤں سے پیاس بھڑکتی ہے جیسے پہلی اور کبر اور نمکین اور مٹھی چیزیں اور کلام میں کمی اور چلنے میں نرمی کرے۔ اگر پانی سرکہ کے ہمراہ

پی لے تھوڑا پانی تسکین عطش مین کافی ہوگا جہان بہت پانی نسلے **فصل تیسری حرارت کی حفاظت کا بیان خصوصاً سفر** مین اور تدبیر اوس شخص کی جو گرمی مین سفر کرے جو لوگ گرمیون مین سفر کرتے ہین وہ بھی اگر اپنی مناسب تدبیر نکرین آخر مین یا ضعیف ہوجائینگی یا اونکی قوی مختل ہوجائینگی پھر اونمین طاقت حرکت کی باقی نرہے گی اور پیاس اونپر غالب ہوگی اور کبھی تمازت آفتاب کی دماغ کو مضرت پہونچاتی ہے پس واجب ہو کہ مسافرین اپنے سر چھپانے کی رھوپ سے زیادہ تدبیر کرین اور سینہ کو بھی دھوپ سے زیادہ چھپائین اور اوسپر لعاب اسپغول اور عصارہ تخم خرفہ ملا کرین ۔ کبھی مسافرین کو قبل چلنے کے کچھ کھانے کی ضرورت ہوتی ہے مثل جو کے ستو اور شربت فواکہ وغیرہ کے اسلیے کہ اگر وہ سوار ہوجائین اور پیٹ مین کچھ نہو تحلل اونکو زیادہ ضعیف کریگا بوجہ نہونے بدل التحلیل کے بدن مین اسواسطے اجود ہے کہ تھوڑا سا کھالین اون چیزون مین سے جنکا پہلے ذکر کیا اوسکے بعد اتنا ٹھہر جائین کہ غذا معدے سے اوتر جاے اور چلتے وقت پیٹ مین نہ ہلے ۔ اور واجب ہو کہ اپنے ہمراہ راہ مین روغن گل اور بنفشہ رکھین کہ اوسکو ساعت بساعت اپنے سر پر ملتے رہین ۔ اکثر جسکو آفت گرمی کی سفرون مین پہونچتی ہے اپنی حالت اصلی پر سر و پانی مین تیرنے سے عود کرتا ہے مگر مناسب یہ ہو کہ استعمال سباحت کا تھوڑا تھوڑا کرین اور مرفتہ رفتہ بڑہاتے جائین ۔ اگر لون مارنے کا خوف ہو چاہیے کہ اپنے تہمنون اور مونہہ کو عمامہ اور دہان بند سے باندہین اور مشقت پر صبر کرین اور پہلے سے پیاز روغن مین ڈالکر پئین خصوصاً اگر روغن مین پرورده کیا ہو پیاز کو کہالے اور وہی کوپی لے ۔ واجب ہو کہ پیاز قبل وہی مین ڈالنے کے قوی ہو اور اوسمین تقطیع زیادہ ہو ۔ اور چاہیے کہ روغن بادام اور روغن کدو کا استنشاق کرین ۔ روغن تخم کدو پینے کے بطور سرپرے کے لون کی وہ مضرت جسکی آیندہ واقع ہونے کی امید ہو دفع ہوتی ہے ۔ اگر کسی شخص کو لون کا صدمہ پہونچے اطراف بدن پر سرد پانی بکثرت ڈالے اور اوسی سے اپنے مونہہ کو دھوئے ۔ اور غذا مین سرد تر کاری اختیار کرے اور سر پر سرد روغن جیسے روغن گل اور روغن بید سادہ اور عصارہ سرد چیزون کی جیسے کلوخ وغیرہ اوسمین کپڑا تر کرکے سر پر رکھے اور بعد اوسکے نہاے اور جماع سے پرہیز کرے پھلی شور اوسکو فائدہ کرتی ہے جسوقت اذیت لون کی بطرف ہوجاے ۔ پانی مین ملی ہوئی شراب بھی نافع ہے سرد وہ سے بہتر کوئی اسکی غذا نہین ہے اگر تپ نہو ۔ اور اگر تپ از قسم حمیات یومی ہو دوغ ترش کا استعمال کرے ۔ لون مارنے کے بعد اگر پیاس کا غلبہ ہو فقط کلی کرنے پر اکتفا کرے اور سیراب ہوکر پانی نہ پیے ورنہ اوسی وقت مرجائیگا بلکہ کلی کرنے پر جرأت کرتا ہے اگر بدون پانی پیے ہوئے چارہ نہو جرعہ جرعہ پانی پیے ۔ جسوقت اذیت لون مین تسکین ہو اور پیاس کی شدت بھی کم ہوجائے اوسوقت پانی پیے اور پانی پینے سے پہلے روغن گل پی لے اور اوسکے بعد پانی پیے تو بہت بہتر ہے ۔ خلاصہ یہ ہے کہ جس شخص کو صدمہ آفتاب یا ہوا کا پہونچا ہو چاہیے کہ مکان سرد مین بیٹھے اور پانی سرد پانی ہو پہلے اور اگر پیاس ہو سرد پانی تھوڑا تھوڑا پیے ۔ اور غذا سریع الہضم اختیار کرے **فصل چوتھی تدبیر مسافر کی سردی پہونچنے کے بیان مین** مسافرونکو زیادہ سردی مین بھی خطرہ عظیم ہوتا ہے ۔ اگرچہ احتیاط چنے پہرنے مین کرے پھر احتیاطی مین کیا حال ہوگا بہت سے مسافر جو خوب اوڑہے اور لپیٹے ہوئے بدن کو ایسے کپڑون سے ہوتے ہین جو اونکو میسر ہین پھر اونکو شدت برد کی اور اوس مہ کی جو سبب برودت سے پیدا ہوا ہو لمبے غسل کرتی ہے ۔ اس طرح سے کہ تشنج اور کزاز اور سکتہ پیدا ہوتا ہے اور اس سے مرجاتا ہے جیسے کوئی افیون یا برسماج کھاکر مرجائے ۔ اگر کوئی اسمین تک نہ پہونچے اور بچ جاے اکثر اوس مرض مین مبتلا ہوگا جسے لومبوس کہتے ہین اسکی تدبیر معالجہ کی جو واجب ہے ہم اپنے مقام مین ذکر کرینگے ۔ پہلے سب سے زیادہ جانکو مناسب یہ ہے کہ انکے مسامات بند کیے جائین اور ناک اور مونہہ اسطرح پر بند کرین کہ ہوا بھی ہوا سرد داخل نہونے پائے اور اطراف کو بھی بند کرین جس ترکیب سے ہم آگے ذکر کرینگے ۔ جسوقت مسافر ہوا سرد مین وارد ہو مناسب

نہین ہے کہ جھٹ پٹ اپنے کو اوڑھنے والی چیزون مین چھپا لے بلکہ بتدریج تھوڑا تھوڑا اوڑھے اور تاپنے کا استعمال یعجلت جائز نہین ہے
اوسکے نزدیک سنجانا چاہیے اگر بدون تاپنے کے چارہ نہو اسمین بھی رفتہ رفتہ زیادتی کرنی چاہیے - نہایت مناسب وقت اسکے پہنیکا وہ ہے
جسوقت اسکا ارادہ سرد ہوا مین چلنے کا ہو - یہ تدبیرات اوس کی ہین کہ سردی کی وجہ سے مسافر کے بدن مین سستی اور سقوط قوت پیدا نہو
ہو لیکن جسوقت سردی جسم مین اثر کر چکے خصوصاً جس روغن مین تریاقیت ہو جیسے روغن
سوسن کرنا چاہیے - جسوقت مسافر سردی مین اوترے اور بہوکا ہو اور کوئی گرم چیز کھالے اونکی جہت سے ایسی حرارت پیدا ہوگی جیسے
حمی عجیبہ - مسافرون کے واسطے چند غذائین خاص ہین کہ بروقت برودت کے بکار آمد ہوتی ہین اور بآسانی مل سکتی ہین - یہ وہ غذائین ہین
جنمین لبسن اور جوزاور رائی اور ہینگ داخل ہو اور اگر اوسمین تھوڑا سا مصل یعنے کشک دوغ خشک شدہ داخل کرین لبسن کی
بو جاتی رہے گی - جوزاور مسکہ بھی اونکے واسطے بہتر ہے - خصوصاً اگر اسکے اوپر شراب خالص پئین - مسافر کو احتیاج اس بات کی ہے
کہ گرسنہ سردی مین سفر نکرے بلکہ غذا سے پر ہو کر تھوڑی دیر ٹہر کر تاکہ غذا پیٹ مین قرار پکڑلے اور طبخ معدہ کی گرمی غذا ہین آجائے
بعد اوسکے سوار ہو اور چلے - ہینگ بھی جس شخص کے بدنمین بوجہ سردی کے لبنکی پیدا ہو گرمی پیدا کرتی ہے خصوصاً اگر مسلم شراب مین
پڑے پوری مقدار شربت ایک درم ہینگ ایک طل شراب مین پڑی - مسافر کے واسطے چند چیزین ایسی ہین کہ اوسکے بدن کو تاثیر
برودت سے منع کرتی ہین - منجملہ اونکے روغن زیتون وغیرہ ہے لبسن بہت عمدہ چیز ہے واسطے اوس شخص کے جسکو برودت ہوا کی پہونچے

فصل پانچوین حفاظت اطراف کی برودت سے

واجب ہے کہ مسافر پہلے اطراف کی مالش کرے تا اینکہ گرم ہو جائین بعد اوسکے روغن گرم طلا کرے جنمین خوشبو ہو جیسے روغن سوسن اور روغن بکاین - اور سوسن کا لگانا اونکے واسطے بہت اچھا ہے
اگر موجود نہو روغن زیتون کافی ہے خصوصاً جسوقت اوسمین فلفل عقرقرحا فہیوان طیبت چند بید بستر شریک کرین - منجملہ ضماد ات کے
جو حافظ اطراف ہین یہ ہے کہ اوپر قنہ یعنے بہروزہ اور لبسن پکا ئین کہ اس سے برودت کی امان حاصل ہوتی ہے اور قطران سے بہتر کوئی چیز
نہین ہے - جائز نہین ہے کہ موزی اور دستانے اتنے تنگ ہون کہ اوسمین عضو حرکت نکر سکے اسلیے کہ حرکت عضو کی ایک سبب ہے
برودت کو دفع کرنیکی اسباب مین سے - جو عضو تنگ بند ہا ہوا ہو اوسمین برودت بشدت پہونچتی ہے - اگر کسی عضو کو کاغذ سے منڈھ کر بال
اور پشم جائین پوری حفاظت برد کی ہوگی - جسوقت ہاتھ پاؤن ٹھہر جائین کہ اون مین جس بوجہ برودت کی باقی نرہے اور سبکی پیدا ہو اور
کوئی تدبیر جدید حفاظت برودت کی کرنے سے یہ بات پیدا نہوئی ہو جاننا چاہیے کہ جس مین ابطلان عارض ہوا ہے اور برودت نے بجبر
اپنا عمل کر لیا ہے اب وسکی تدبیر جو ابھی معلوم نہوگی کرنی چاہیے لیکن جسوقت برودت کسی عضو مین ایسا عمل کرے کہ اوسکی حرارت غریزی
فنا ہو جائے اور جو چیز اوس عضو سے متحلل ہوتی ہے اوسمین منخفض ہو کر بستہ ہو جائے اور عفونت اوسمین آجائے بیشتر ایسے وقت حاجت اوسمین تبخیر
کے ہوتی ہے جو باب قروح مین ذکر کی جاتی ہے خصوصاً اکلہ خبیثہ کے - لیکن اگر بعد ضرر پہونچنے برودت کے اگر عفونت نہ پیدا ہوئی ہو بلکہ
آمادہ عفونت ہو رہا ہو پس تدبیر صائب یہ ہے کہ اوس طرف کو آب شلجم مین خاص کر کہمین یا اوس پانیمین جسمین انجبر جوش دیا ہو اور اب
کہنہ اور آب پیاز مین اور آب شبت اور آب بابونہ یہ سب بہتر ہے اور نرم روغن بطوخ جید ہے اور اب شبت اور آب نمام اور ضماد کنا شلجم
بھی جید اور نافع ہے - واجب ہے کہ آگ سے پرہیز کرے اور کوئی سے اور فی الحال مشی کرے - اور پاؤن اور طرف کو ہلائے اور دلوے
ریاضت اور مالش کرے اور روغن ملے اور طلا کرے اونکے بعد اونمین دواؤن سے نطول کرے جنکا ابھی ذکر ہوا - یہ سمجھ جانا

چاہیے کہ اطراف کو معلق سردی مین ٹہرانا کہ اونمین حرکت نہو اور نہ اونسے کچھ ریاضت لیجانے بڑا قوی سبب ہو اطراف مین سردی پہونچنے کا۔ بعض آدمی اطراف کو سرد پانیمین ڈبو دیتے ہین اس ترکیب سے ایک فائدہ ہوتا ہے گویا کہ اذیت اسکی جہت سے دفع ہوجاتی ہے جیسے کوئی سوکھا پھل سرد پانیمین ڈالا جاے اوسوقت اوس سے ایک سنسناہٹ پیدا ہوتی ہے اور جمد یا خشکی اوس سے نکلتی ہے اور اوسکی لکیرین یا قاشین پھول پھول کر درست ہوتی جاتی ہین پس نرم ہوکر اپنے پورے مقدار پر ہوجاتا ہے۔ اگر یہ پھل آگ کے قریب رکھا جاتا زیادہ فاسد ہوجاتا۔ دلیل اس بات کی اور بیان اسکا کہ یہ کیون ہوتا ہے طبیب اسکا محتاج نہین ہے بلکہ حکیم بھی اسکو دریافت کرسکتا ہے لیکن جسوقت طرف سردی پہونچا ہوا تیرہ ہونے لگے پھیلنے لگا تو فاسد ہے اور خون اوس سے نکال ڈالنا چاہیے لیکن جس عضو مین پہنچنے لگے جاتین گرم پانی کے اندر رہے تاکہ ان پہچانون کے موقع پر جم نجائے اور نکلنا موقوف نہو بلکہ بعد پہچنے لگانے کے اوسی طرح چھوڑ دینا چاہیے تا اینکہ خود بخود نکلنا خون کا موقوف ہوا وسکے بعد گل ارمنی اور سرکہ ملا کر اوس مقام پر لگا دینا چاہیے کہ اس سے اوس مقام مین فساد پیدا نہین ہوتا اور فطران ابتدا اور اخیر دونون وقت فائدہ کرتا ہے۔ اگر برگ سے بڑھ کر رنگ عضو کا سیاہی یا سبزی کی طرف پہونچ جاے اور عفونت پہونچ جاے پھر کسی چیز کا استعمال بدون گرادینے اوس مقدار کے جو بہت جلد متعفن ہوتا جاتا ہے جائز نہین ہے تاکہ مقدار صحیح جو قریب ہو اوسی متعفن نکرے اور عفونت دور نجاے بلکہ اسوقت وہی تدبیر کرنی چاہیے جو خراب زخم کے باب مین کہی گئی

فصل چھٹی حفاظت رنگ کرنیکا بیان سفر مین چہرے پر بالزوجت اور چپکنے والی چیز جیسے لعاب اسپغول یا لعاب خرفہ طلا کرنا چاہیے یا کتیرا یا بنمین گھول کر یا گوند سپیدی بیضہ مرغ یا نشاستہ خواہ مائدہ پانی مین بھیگا ہوا یا وہ قرص جسے اقریطن سے تجویز کیا ہے اور قرابادین مین مذکور ہوگا۔ لیکن اگر چہرے کی جلد بہت ہوا یا برودت یا تمازت آفتاب کو شق ہوجاے اوسکی تدبیر کتاب الزینت مین تلاش کرنی چاہیے

فصل ساتوین مختلف پانی کی مضرت سے حفاظت کا بیان نئے نئے مقامات کے پانی پینے سے اکثر مسافرین کو وہ امراض عارض ہوتے ہین جو بوجہ اختلاف غذاؤن کے نہین پیدا ہوتے پس واجب ہے کہ اسکی رعایت کرین اور پانیکی مضرت کا تدارک کرتے رہین۔ ایک تدبیر یہ ہے کہ اوسکو خوب صاف کرین اور پکائین سنگریزہ نسا اور اوسکو جوش دین جیسا پہلے بیان کیا اور اوسکا سبب بھی ہم بیان کرچکے۔ اور اس ذریعہ سے جیسا فصل سولہوین جملہ اول تعلیم دوم فن دوم مین بیان ہوا خالص پانی آمیزش سے الگ ہوجاتا ہے۔ لیکن یہ ترکیب بذریعہ تقطیر اور تصعید یا بنکے قرع انبیق وغیرہ مین کیجاتی ہین۔ کبھی اونی بتی بناکر دو برتن رکھتے ہین اور ایک مین پانی بھر دیتے ہین اور اوسمین بتی ڈالکر دوسرا برتن خالی برتن مین ڈالتے ہین پانی صاف ہوکر دوسرے برتن مین ٹپکتا ہے یہ ترکیب بہ نسبت پہلی ترکیب کے اچھی ہے خصوصاً اگر کمر پر پکایا جاے۔ اسی طرح اگر پانی تلخ یا برا پکایا جاے اور بروقت جوش آتنکے سیاہ مٹی اور نیشکر مثل نمدے وغیرہ کے اوسمین ڈالین بعد اوسکے پانی اوس سے بخوبی بہ طریقہ بتی کے ٹپکانے سے بہتر ہے۔ اسی طرح سے متعفنا پانی کا سیاہ مٹی الیٹی اگر جسمین کوئی کیفیت ردی نہو خصوصاً دھوپ کا اثر پہونچی ہوئی مٹی جو سوکھ گئی ہو بعد اوسکے پانیکو نتھار لینا اوسکے فساد کو دور کردیتا ہے۔ شراب کو ہمراہ پانی پینے سے بھی فساد اوسکا باطل ہوتا ہے مگر اس قسم کا فساد ہو جو نفوذ مین پانیکی کمی ہوسکتی ہو۔ البتہ اگر پانی کم ہو اور نہ ملتا ہو سرکہ ملا کر پینا چاہیے خصوصاً اگر مبہ مین اس سے زیادہ پانی پہنچنے کی خواہش مٹ جاتی ہے۔ شور پانی مین سرکہ اور زنجبین ملا کر پینا چاہیے اور اوسمین خرنوب اور حب الآس اور خرفہ یعنے جنگلی سیب بھی شریک کرنا چاہیے۔ جو پانی برا اور متعفن ہوجاے اوسمین ایسی چیز پینی چاہیے جو لین ہو اور اسپر شراب پینا بھی نافع ہے۔ تلخ پانی پر چکنی اور مٹی چیزین استعمال کرنا چاہیے اور جلاب اوسمین ملانا چاہیے۔ اوس سے پہلے قے بخوبی لینا چاہیے۔ بعضون نے کہا ہے کہ مثل اسکے اور جو چیز تلخ پانی کے ضرر کو دفع کرے استعمال کرنی چاہیے۔ اسی طرح چنے جبانا بھی مفید ہے۔ جو پانی کڑوا ہے وغیرہ مین سڑا ہوا اور اوسمین بو پیدا آگئی ہو گرم غذا

کھانی اور سکے ساتھ مناسب نہین ہے۔ قابض چیزین نرم دوا کہ یا قرکاری کا استعمال اوسکے ساتھ کرنا چاہیے جیسے سیب پختہ اور ریباس وغیرہ جو پانی غلیظ اور ملدر ہوگیا ہو اوسکے پینے کے بعد لسن کا استعمال ضرور ہے اور پھٹکری بھی ایسے پانی کو صاف کردیتی ہے۔ مخالف پانیونکا فساد پیاز سے برطرف ہوجاتا ہے اسلیے کہ پیاز اسکا تریاق ہے خصوصًا پیاز اور لسن شریک کرکے۔ اور ہر چیز جو تین کا ہو بھی مختلف پانی کی فساد کو دفع کردیتا ہے۔ ایک عمدہ تدبیر ایسے مسافر کی جسکو مختلف مقامات کے پانی پینے کی ضرورت پڑے یہ ہے کہ اپنے شہر یا گانون سے جب چلے تھوڑا سا پانی اپنے ساتھ لے لے اور جہان دوسرا پانی ملے اوسمین ملاتا ہوا اور پیتا ہوا سفر کرے تا اینکہ اپنی منزل مقصود کو پہونچ جائے پھر اسکو اختلاف پانی کی مضرت نہ پہونچیگی۔ اسی طرح اگر اپنے شہر سے تھوڑی سی مٹی لیکر جہان پانی ملے اوسمین ملا کر خوب سا ہلاے اور ٹھہرا ہوا پانی پیے۔ واجب ہے کہ پانی سامنے سے پیے تاکہ جونک وغیرہ نہ پی جاے۔ بوجہ ملاظت پانی کے معلوم نہو۔ اور سونپی گھانس جسکی تاثیر فاسد ہو اوسکی بھی تمیز ہوجاے ترش ربوب سفر مین ہمراہ رکھنا تاکہ ہر ایک مختلف قسم کے پانی مین ملا دین عمدہ تدبیر ہے

فصل آٹھوین دریا کے مسافرون کی تدبیر کا بیان

جہاز وغیرہ کی سواری مین مسافر کو کبھی دوران سر اور متلی اور قے عارض ہوتی ہے۔ اور یہ باتین اوائل سفر مین پیدا ہوتی ہین بعد اوسکے خود بخود طبیعت ٹھہر جاتی ہے اور تسکین پیدا ہوتی ہے۔ واجب ہے کہ اپنی متلی اور قے پر جبس کرنے مین زیادہ اصرار نکرے بلکہ اوسکو بحال خود چھوڑ دے۔ اگر قے مین افراط ہو اوسوقت البتہ بند کردینا چاہیے۔ مسافر کی طبیعت کو اس بات پر لاکہ وہ کہ نکہ اوسکو جہاز وغیرہ پر قے عارض نہو کچھ مقام خوف نہین ہے تدبیر اوسکی یہ ہے کہ سیب اور انار اور بہ وغیرہ استعمال کرے اور اگر شیرہ تخم کرفس یا خیسانده پیاز متلی کے سیلان کو منع کرتا ہے اور اگر متلی کی شدت ہو اوسمین تسکین پیدا کرتا ہے۔ فستقین کا بھی یہی خاصہ ہے۔ ترش چیزین جو فم معدہ کو قوت دین اور بخارات کی سرنگ کو بھی منع کرین اونکی غذا ہی مناسب ہے جیسے مسور ہمراہ سرکہ اور انگور ترش اور تھوڑا سا خوبخ اور حاشا کے شراب ریحانی یا سرد پانی مین روئی بھگو کر کھانا بھی فائدہ دیتا ہے۔ حاشا بھی تنہا مفید ہے۔ نتھنے کے اندر سفیدہ ملنا متلی اور قے کے روکنے کے واسطے بہت مفید ہے

فن چوتھا
بیان مین اقسام وجوہ معالجات کی بحسب امراض کلی کے

اور اسمین اکتیس فصلین ہین

فصل پہلی بیان علم معالجہ کا

علاج تین باتون سے تمام ہوتا ہے پہلی تدبیر اور غذا دوسری دوا اونکا استعمال کرنا تیسری اعمال دشکاری کی۔ تدبیر سے ہماری مراد یہ ہے کہ اسباب ستہ ضروریہ جسمین غذا بھی داخل ہے انمین تصرف کرنا تدبیر کے احکام بنظر کیفیت کی مثل احکام دوا کی ہین لیکن غذا کے احکام بنظر مقدار کے خاص ہین کہ وہ دوا مین نہین پائے جاتے اسلیے کہ غذا کبھی بالکل متروک کیجاتی چاہیے اور کبھی کم کرائی جاتی ہے کبھی مقدار معتدل پر دی جاتی ہے اور کبھی بڑہائی جاتی ہے۔ ترک غذا کا اوسی وقت ہوتا ہے جسوقت طبیعت کا قصد ہو کہ طبیعت بعض نضج اخلاط پر مشغول ہو اور کمی غذا کی اوسوقت ہوتی ہے کہ باوجود اس غرض کے مریض کی قوت کی بھی حفاظت رہے۔ پس جتنی مقدار غذا کی جاتی ہے بنظر بقاے قوت ہوتی ہے۔ اور کمی جتنی کیجاتی ہے اوسمین رعایت نضج مادہ کی ہوتی ہے یعنے اگر غذا کثیر دیجائے طبیعت اوسکو ہضم کرنے مین مصروف ہوکر نضج مادہ سے کوتاہی کرتی۔ پہران دونون مین جو زیادہ اہم ہوتا ہے اوسکی رعایت مقدم کیجاتی ہے۔ اگر قوت زیادہ ضعیف ہو تو اوسکی تدبیر مقدم ہوگی۔ اور اگر مرض زیادہ قوی ہو اوسکی تدبیر مقدم کیجائیگی۔ غذا مین تقلیل دو جہت سے ہوتی ہے مقدار مین بھی کم کیجاتی ہے اور کیفیت مین بھی تقلیل ہوتی ہے۔ ہم اپنی بحث مین دونو صورتونکو ملا کر ایک تیسری قسم پیدا کرتے ہین۔ فرق مقدار مین کمی اور کیفیت کی کمی کا یہ ہے کہ بعض غذا مقدار مین زیادہ ہوتی ہے اور کیفیت مین کم ہوتی ہے یعنے جزو بدن کم ہوتی ہے جیسے ترکاری اور دوا کہ جو شخص اونکے مقدار زیادہ استعمال کرے باوجود زیادتی کمیت کے کیفیت اونکی کے کم حاصل ہوگی۔ اور بعض غذا

البسی ہے کہ بمقدار مین کم ہوتی ہے اور جزو بدن زیادہ ہوتی ہے جیسے اٹرا اور مرغ۔ کے قصیے سے بہکو کبھی حاجت اسبات کی ہوتی ہے کہ غذا کی کیفیت مین کمی کرین اور بمقدار مین زیادتی یہ احتیاج اوس وقت ہے کہ اشتہا مریض پر غالب اور خام اخلاط کو نہین بہرے ہون پس واسطے تسکین اشتہا کے معدہ کو غذا سے بھر دیتے ہین۔ اور چونکہ اوس غذا مین تغذیہ کم ہوتا ہے بعد ہضم۔ کے بہت کم حصہ اس غذا سے رگون مین پہونچتا ہے جو اخلاط مین زیادتی پیدا کرے اسیوجہ سے اخلاط موجودہ کا نضج ہو کر نکلنا ہے اور مین کسیطرح کا ہرج نہین ہوتا ہے سوا اسکے اور بھی بہت سے اغراض ہین جسوقت اوسکی حاجت ہو کہ غذا کی کیفیت زیادہ ہو اور کمیت کم ہو مثلاً ہم چاہین کہ قوت مریض کی برہا ہو اور معدہ مین مقدار کثیر غذا کو ہضم کرنے کی طاقت نہو اوسوقت غذائے قلیل المقدار جو کثیر الکیفیت ہو کھلاتے ہین۔ اکثر تکلیف تقلیل غذا کی مریض کو ہم اوسوقت دیتے ہین خواہ بسبب تغذیہ موقوف کرنے ہین جسوقت علاج امراض حادہ کا کرتے ہین۔ اور امراض مزمنہ مین بھی کبھی تقلیل غذا کی کرتے ہین مگر بہ نسبت امراض حادہ کے بہت کم اسواسطے کہ توجہ ہمارا علاج مین امراض مزمنہ کی بطرف بقاے قوت کے زیادہ ہوتا ہے۔ اس سبب سے کہ اونکا بحران اور منتہا دیر ہوتا ہے۔ اگر قوت کی حفاظت نہ کیجاے تا وقت بحران نابت نہ رہے گی اور جس مادہ کا نضج مدت طولانی چاہتا ہو اوسکے نضج مین قوت وفا نہ کریگی سوا اسکے مادہ مین چونکہ بحران قریب ہوتا ہے اور ہمکو امید ہوتی ہے کہ قبل انتہاے امراض کی قوت زائل نہوگی اس سبب تقلیل غذا کی جائز رکھتے ہین۔ اگر زوال قوت کا امراض حادہ مین کبھی خوف ہو زیادہ اہتمام تقلیل غذا مین کرینگے۔ اور جس قدر مرض قریب زمانہ ابتدا کے ہو اور اعراض مین سکون ہو غذا بخوبی واسطے زیادہ کرنے قوت کو دیتے ہین۔ اور جس وقت مرض کا زمانہ تزید شروع ہوا اور اعراض مین زیادتی پیدا ہو غذا کی تقلیل کرتے ہین باعتماد تدبیر سابق کے۔ اور دنبال اسبات کو کہ قوت کو وقف مجاہدہ مرض کے دوطرف متوجہ ہونیکا بوجہ نہ پڑے۔ اور بروقت منتہا کے تلطیف تدبیر زیادہ کیجاتی ہے اور جسقدر مرض مین مدت زیادہ ہو اور بحران اوسکا قریب تر ہو تدبیر مین تلطیف زیادہ ہوگی مگر ایسے ابواب مخصوص پیدا ہون جو تلطیف تدبیر کی مانع ہون جیسا کہ امراض جزیہ مین لیا جائیگا۔ غذا کو بنظر جزو بدن ہونے کے دو فضیلتین اور ہین **اول** عسرت نفوذ دینے بہت جلد ہضم ہوجانا جیسے شراب **دوسری** بطو و نفوذ یعنی بدیر ہضم ہونا جیسی بھنی ہوئی چیزون مین قلیہ اور ایک ہی کیفیت غذا کی ہو کہ کسی غذا کی خون غلیظ پیدا ہوتا ہے اور چکنا ہوا جیسے سور کے گوشت سے خون پیدا ہوا گوشت بچگا وسے۔ اور کبھی کسی غذا سے خون رقیق پیدا ہوتا ہے اور بہت جلد اوسمین تحلل عارض ہوتا ہے جیسے وہ خون جو شراب اور انجیر سے پیدا ہو۔ ہمکو احتیاج سریع النفوذ غذا کی اوسوقت ہوتی ہے جسوقت تدارک سقوط قوت جاذبہ کا ہمکو منظور ہو اور اوسکا خبردار کرنا مطلوب ہو اور بدت اور قوت اشتہا دفع کرنے کہ غذاے بطی الہضم استعمال کیجاے۔ اور سریع الہضم غذا سے ہم اوسوقت پرہیز کرتے ہین اگر پہلے سریع الہضم غذا کھا چکا پس خوف اسکا ہو کہ دونوخلط ممیز ملکر وہ اضطراب ہضم پیدا کرین جسکا بیان فصل پندرہوین جلد پہلا تعلیم دوسری فن دوم مین ہو چکا ہے۔ اور غذاے غلیظ بطی النفوذ سے مریض کو ہم اوسوقت بچاتے ہین جب خوف سدہ پڑنے کا ہو۔ مگر ہم غذاے قوی جو بطی الہضم ہو اوس شخص کے واسطے اختیار کرتے ہین جسکا قوی کرنا اور اوسکو آمادہ بہ ریاضات کرنا مطلوب ہو۔ غذاے کمزور اوسکے واسطے تجویز کرتے ہین جسکے سام مین تکلیف بہت جلد ہو جاتا ہے **معالجہ دوائی** کے تین قاعدے ہین **اول** دوا کی کیفیت کا اختیار کرنا یعنے اوسکی حرارت اور برودت اور رطوبت اور یبوست کو اختیار کرنا **دوسرا قاعدہ** دوا کے مقدار کا اختیار کرنا اور اس قاعدے کی تقسیم بطرف وزن دوا اور اندازہ کیفیت دوا یعنے درجات اوسکے حرارت اور برودت کیطرف ہوتی ہے **تیسرا قاعدہ** ترتیب وقت دوا کا۔ اختیار کیفیت دوا کا قاعدہ علی الاطلاق اسی طرح سے دریافت ہوتا ہے جب قسم مرض پہچانی جاتی ہو جسوقت کیفیت مرض پہچانی جائے واجب ہے کہ دوا مخالف کیفیت مرض کی اختیار

کرین اسلیے کہ علاج مرض کا بالضد ہوتا ہے اور حفظ صحت بالمثل کیا جاتا ہے۔ اندازہ مقدار دوا کا دو طرح سے ہوتا ہے **اول** بطریق حدث صناعی بنظر طبیعت عضو کہ یعنے طبیب کو کرنے کرنے ایک مشق ایسی بہم پہونچتی ہے کہ طبیعت عضو جسقدر فعل دوا کو متحمل ہے فوراً بلا فکر پہچان لیتا ہے **دوم** اور بمقدار مرض سے بھی مقدار دوا کی کیجاتی ہے۔ اور جن چیزوں سے موافقت اور مناسبت دوا کی واسطے اعضا کے معلوم ہوتی ہے وہ جنس اور سن اور عادات اور بلد اور صناعت اور قوت اور سحنہ ہے۔ شناخت طبیعت عضو کی چار چیزوں کی شناخت پر موقوف ہے۔ مزاج عضو کا اور اوسکی خلقت اور اوسکی وضع بہ نسبت قرب اور بعد کے معدن غذا یعنے غدہ سے اور اوسکی قوت۔ مزاج عضو کا اصلی جسوقت پہچانا جاوے کہ اوسکا جو مزاج بوجہ مرض کے عارض ہوا ہے وہ بھی پہچانا جاوے حدث صناعی سے معلوم ہوسکتا ہے کہ اسکا مزاج عارضی مزاج طبعی سے کتنا بعید ہے بعد اوسکے جتنے مقدار کی دوا اوسکے مناسب ہے وہ بھی دریافت ہوسکتی ہے مثلاً کسی عضو کا مزاج اصلی حالت کا بارد ہو اور مزاج عارضی مرض کا گرم پیدا ہوا ہو اس مزاج کو مزاج اصلی سے نہایت بعد ہے پس اسکو حاجت زیادہ تبرید کی ہوگی۔ اور اگر دونوں مزاج اصلی اور عارضی حار ہوں اوسمین فقط تبرید حقیقت کی ضرورت ہوگی۔ خلقت عضو کی شناخت اوسکو ہم اوپر کہچکے ہین کہ خلقت کتنی معنون پر استعمال کیجاتی ہے اور کون کون سی چیز خلقت مین داخل ہے اسبات کو فصل پہلی تعلیم پانچوین فن اول مین دیکھنا چاہیے بعد اوسکے یہ جاننا چاہیے کہ بعض اعضا اپنی خلقت مین ایسی ہین کہ اونکے منافذ داخلی یا خارجی کسی شے کے جانے آنے کو بسہولت قبول کرلیتے ہین اوس عضو کا فضلہ دوای معتدل اور لطیف سے دفع ہوسکتا ہے اور جو عضو ایسے نہین ہین اونکی دفع فضول مین دوای قوی کی حاجت ہے اسی طرح سے بعض اعضا متخلخل ہین اور بعض متکاثف اور سخت ہین۔ متخلخل مین لطیف دوا کافی ہے اور کثیف عضو مین بے استعمال دوای قوی کی کچھ اثر نہین ہوتا۔ اکثر وہی اعضا محتاج دوای قوی کے ہین جنمین تجویف نہین ہے جانب اندرونی اور بیرونی مین اور نہ اوسکو واسطے فضای وسیع ہے دونون جانبون مین لیکن وہ عضو سخت اور کثیف ہے جیسے گردہ۔ اوسکے بعد وہ عضو جسکے دو جانبون مین تجویف ہے وہ کمزور ہے جیسے ریہ۔ وضع عضو سے اس سر چیز شناخت ہوتی ہے کہ چونکہ وضع جیسا اوپر معلوم ہوچکا دو باتونکا مقتضی ہے پہلے مقام خاص اوس عضو کا دوسری مشارکت اوسکی باعتبار قرب اور بعد کے دوسرے عضو سے۔ مشارکت کی جاننے سے جو فائدہ اختیاری معالج کو حاصل ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ اوس عضو کی غذا کا جذب کرنا اور فضلی دوسری مخرجکی طرف نکالنا یا کسی دوسرے عضو مشارک کیطرف سے غذا کو بطرف اس عضو کے لانا مثال اسکی یہ ہے۔ اگر مادہ کسی مرض کا محدب جگہ مین ہو طبیب اوسکے جذب کی تدبیر بذریعہ مدرات کے کریگا تاکہ اوسکا استفراغ بذریعہ بول کی ہوجاوے۔ اور اگر مادہ مقعر جگہ مین ہو اوسکا استفراغ بذریعہ اسہال کے کرنا چاہیے۔ پہلی صورت مین استفراغ مادہ کا بذریعہ بول کے اسواسطے مناسب ہے کہ محدب جگہ کو مشارکت اعضای بول سے ہے۔ دوسری صورت مین استفراغ مادہ کا بذریعہ اسہال کے اسلیے مناسب ہے کہ مقعر جگہ کو مشارکت امعاء سے ہے۔ مقام خاص عضو کے جاننے سے فائدہ تین طرحکا ہوتا ہے۔ اول بحیثیت قرب اور بعد کے مثلاً اگر کوئی عضو قریب منفذ دوا کے ہو مثل معدے کے اثر دوای معتدل کا بھی تھوڑے زمانے مین اوسکیطرف پہونچیگا اور اگر منفذ دوا سے دور ہو جیسے ریہ اوس عضو تک پہونچتے پہونچتے قوت دوای معتدل کی فاسد ہوجاویگی اسلیے ایسے عضو کی تدبیر مین دوای قوی کی استعمال کی حاجت ہے۔ دوم عضو قریب ہے اور اوس تک اثر دوا کا بآسانی پہونچتا ہے اوسوقت واجب ہے کہ قوت دوا کی قوت مقابل قوت مرض کے ہو۔ اور اگر اثر دوا کا عضو مین بدیر پہونچتا ہے اور وہ عضو ایسا کثیف ہے کہ جس وا مین قوت غالصہ قوی ہم پہونچی کا اثر اوس تک پہونچیگا۔ ایسی صورتمین دوا مین بہ نسبت قوت مرض کے اثر زیادہ درکار ہے جس طرح عرق النساء وغیرہ کے امراض

کی کیفیت ہے۔ دوسری وجہ عضو کی مقام خاص جاننے کی یہ ہے کہ مقام خاص کے جاننے سے یہ بھی فائدہ ہوتا ہے اور اسکی بھی شناخت ہوتی ہے کہ اس دوا مین کیا چیز شریک کیجائے تاکہ اثر دوا کا اوس عضو تک جلد پہونچے جیسے اعضاے بول کی دوا مین مدرات اور قلب کی دوا مین زعفران۔ تیسری وجہ یہ ہے کہ جس وقت عضو کا مقام خاص معلوم ہوتا ہے کہ اوس عضو تک دوا کس راہ سے پہونچیگی مثلاً اگر ہمکو معلوم ہو کہ فرحہ پہنچی کی آنتون مین ہی دوا بذریعہ مقعد کی پہونچیگی ۔ اور اگر یہ جانا جاے کہ فرحہ اوپر کی آنتون مین ہی مشروبات سے تدبیر کرین گے۔ کبھی مقام خاص اور شارکت عضو دونون سے ساتھ ہی فائدہ ہوتا ہے یہ اوسوقت ہی کہ ہم تدبیر کرین جسوقت کہ مادہ بالکل عضو خاص مین گر چکا ہو یا ہم تدبیر کرین اور مادہ ابھی گرتا ہوا سلیے کہ مادہ ابھی گر رہا ہے اوسکو مقام انصباب سے بعد رعایت کرنے چار شرطون کی ہم جذب کرینگے۔ پہلی رعایت مخالفت جہت کی کہ اگر دوا ابھی طرف گرتا ہوا مائین طرف جذب کرین گے یا اوپر کی طرف گرتا ہو نیچے کی طرف جذب کرینگے۔ دوسری رعایت عضو مشارک کی جیسے خون حیض بند کیا جاتا ہے پستان پر بچھنے لگانے سے بوجہ مشارکت پستان کو واسطے رحم کے جیسا باب تشریح مین گذرا۔ تیسری رعایت عادات کی جیسے امراض جگر مین داہنے ہاتھ کی باسلیق کہولی جاتی ہے یا امراض طحال مین بائین ہاتھ کی باسلیق۔ چوتھی رعایت مادہ کی دور گرانے کی تاکہ جس عضو کی طرف جذب کرینگے مادہ کو لیجاتین قریب اوس عضو کے نہ جس عضو نے مادہ کو جذب کیا ہے۔ لیکن اگر مادہ بالکل گر چکا ہے اوسوقت مقام خاص اور شارکت دونون کا فائدہ ساتھ ہی ہوتا ہے اس طرح سے کہ باہم اوس مادہ کو اوسی عضو خاص سے جذب کرلین یا اوسکو عضو قریب مشارک کی طرف نقل کرکے وہان سے نکالین جیسے فصد صافن کی امراض رحم مین یا فصد اوس رگ کی جو زیر زبان ہے ورم لوزتین مین۔ اگر معالج کا قصد ہو کہ جذب مادہ کا بطرف مخالف کرے پہلے دردمین عضو کی تسکین پیدا کرے اوسکے بعد دیکھے کہ بروقت جذب کرنے مادہ کی اس مادہ کا گذر کسی عضو رئیس تک ہی یا نہین۔ قوت عضو کی شناخت سے تین طرح کا فائدہ ہوتا ہی پہلی رعایت اس بات کی کہ عضو رئیس اور سید رہے اسلیے کہ ہم اعضاے رئیسہ پر قوی دواؤن کی استعمال کی جرارت نا امکان نہین کرتے۔ اس خوف سے کہ اگر اذیت دوا کی عضو رئیس تک پہونچی کی تمام بدن مین بسکا ضرر عام ہوگا اسیواسطے دماغ پر بسکی استفراغ مادہ کا دفعۃً امید نہین کرتے۔ اور نہ اونکی تبرید شدید کرتے ہین اگرچہ بر ضماد و یہ محلایہ کا کرتے ہین اوسمین کچھ دوا مین قابض خوشبو واسطے حفظ قوت کے ضرور شریک کرتے ہین۔ اسیطرح پر مشروبات بغرض غذا استعمال کرتے ہین اونمین بھی اسکی رعایت ملحوظ رہتی ہے۔ اس رعایت مین سب سے زیادہ مقدم قلب ہے اوسکے بعد دماغ۔ اوسکے بعد جگر۔ دوسرا فائدہ مراعات فعل مشارک عضو کا ہے اگرچہ وہ عضو رئیس نہو جیسے معدہ اور ریہ۔ اسیواسطے کسی تپ مین بروقت ضعف معدہ کی بہت سر و پانی نہین پلاتے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ استعمال ادویہ مرخیہ کا اعضاے رئیس مین اور جو اعضا کہ بعد اعضاے رئیس کے مثل اعضاے رئیس کے ہین زیادہ تر باعث کوتاہی حیات ہے۔ تیسرا فائدہ مراعات اس بات کی کہ وہ عضو ذی الحس ہے یا حس مین کند ہے۔ پس جو اعضا کہ ذی الحس ہین اونمین عصبانی ہین واجب ہے کہ اونمین استعمال ایسی دواؤنکا جو ردی الکیفیت اور لذاع اور موذی ہون مثل نبوعات (یعنے وہ گہانس جسکے کاٹنے سے دودھ نکلتا ہے) وغیرہ کے نکرین اور تا امکان ان اعضاؤن کو ایسی دواؤنسے بچاتین۔ جن دواؤن کے استعمال سے اجتناب چاہیے تین قسم کے ہین۔ محللات اور مبردات قوی جیسے افیون اور وہ دواتین جنمین کیفیات مخالف ہین مثل زنگار اور سفیداب قلعی یعنے اسفیداج اور نحاس محترق وغیرہ۔ یہ سب بیان تفصیل اعتبار دوا کا بسبب طبیعت عضو کے تھا۔ اب باعتبار مقدار مرض کے دیکھنا چاہیے جس مرض کی مقدار حرارت ارضی شدید ہو اوسمین حاجت حرارت بچانے کی نہایت مادہ دوا سے ہوتی ہے۔ اور جس مرض کی مقدار برودت ارضی شدید ہو اوسمین زیادہ تسخین کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر حرارت اور برودت مین خوف نہو کم قوت دوا پر اکتفا کرین گے۔ وقت مرض سے اسطرح شناخت ہوتی ہے پہچاننا چاہیے کہ مرض کا کونسا زمانہ ہے مثلاً اگر ورم کا زمانہ ابتدائی ہو فقط دواے راوع کا استعمال کرین گے اور اگر زمانہ منتہاے پختگی

فقط دوائی مسہل کا استعمال کرینگے۔ اور درمیان زمانہ ابتدا اور انتہا کے ہر دو اور مخلل دونون کو ملا کر استعمال کرینگے۔ اگر مرض حار ہو زمانہ انتہا مین تلطیف تدبیر باعتدال کرینگے۔ اور اگر ایسا مرض انتہا کو پہونچے تلطیف تدبیرون مبالغہ کرینگے۔ اور اگر مرض مزمن ہو ابتدا مین اتنی بھی تلطیف نکرینگے اور ہر وقت منتہا کے تدبیر معتدل کرینگے۔ علاوہ یہ ہے کہ اکثر امراض مزمنہ سواے حمیات کے فقط تدبیر تلطیف سے زائل ہوجاتے ہین ایضاً اگر مرض کا مادہ کثیر ہو اور ہیجان مادہ مین زیادہ ہو ابتدا مین بدون فقط تنقیح کے استفراغ کرین۔ اگر بمقدار مادہ کے معتدل ہو اور ہیجان بھی زیادہ نہو پہلے تنقیح کرین پھر بعد اسکے استفراغ کرینگے جن چیزون سے دیدہ اونکی مناسبت کے حالات مرض پر بخوبی کرتی ہین اونکی شناخت آسان ہے منجملہ اونکے ہوا ایسی چیز ہے کہ اوسکی رعایت مقدم ہے۔ اور یہ بھی دیکھنا چاہیے کہ وہ ہوا دو اقسام سے ہے یا مرض کی۔ یہ بھی ہم کہتے ہین کہ عین امراض مین اندیشہ زیادہ ہو اور تدبیر واجب مین تاخیر ہونے سے یا اوسکی کمی کرنے سے فوت قوت کا ہو ایسے امراض مین واجب ہے کہ قوی علاج سے ابتدا کیجائے۔ اور جو امراض ایسے نہون اونمین رفتہ رفتہ علاج قوی کا استعمال کرنا چاہیے اگر دوائی سبک کافی نہو۔ معالج پر واجب ہے کہ تدبیر صائب سے جدا نہو اگرچہ تاثیر صائب کی دیر مین پیدا ہوتی ہو لیکن ظہور تاثیر مین اگر تاخیر ہو لشرط یکہ تدبیر صائب ہو اوسے ترک نکرنا چاہیے۔ اور تدبیر غلط پر گو ضرر اوسکا ظاہر نہو قائم نہ رہنا چاہیے۔ اور بالجملہ علاج واحد پر دوا ہی دوا سے اکتفا نکرنی چاہیے بلکہ ایک ہی قسم کا علاج دوا مین بدل بدلکر کرنا چاہیے اسلیے کہ جس دوا کی طبیعت کو خوگری ہوجاتی ہے اوسکا اثر قبول نہین کرتی ہے۔ اور ہر ایک بدن بلکہ ہر ایک عضو بدن کو ایک وقت کسی دوا کے اثر قبول کرنے کی خصوصیت ایسی ہوتی ہے کہ اوسوقت دوسری دوا کا اثر ایسا پیدا نہین ہوتا۔ اگر مرض کے پہچاننے مین اشکال ہو طبیعت پر چھوڑ دینا چاہیے اور علاج مین عجلت نکرنی چاہیے۔ پس طبیعت یا مرض پر غالب آے گی یا مرض بخوبی ظاہر ہوگا۔ اگر کسی مرض کے ہمراہ درد یا درد کی کھٹک یا سبب درد کا جیسے خرہ وغیرہ فقط مجتمع ہو تسکین پیدا کرنے سے علاج شروع کرنا چاہیے۔ اگر احتیاج استعمال مخدرات کی ہو خشخاش سیاہ سے زیادہ مخدر دوا استعمال نکیجائے اسلیے کہ یہ دوا مالوف ہوا فیما بھی آتی ہے۔ اگر کسی عضو مین جس زیادہ ہوا وس کی علاج مین البسی غذا جس سے خون غلیظ پیدا ہو کھلانی چاہیے۔ اور اگر خوف زیادہ تبرید کا نہو غذاے بارد مثل کاہو وغیرہ کے جائز ہے۔ اور یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ معالجات جیدہ مین سے جو اکثر بے ضرر نافع ہو اونمین اعانت چاہنا اون چیزون سے جو قواے نفسانی اور حیات کو قوی کرین جیسے فرحت اور ملاقات اوس شخص کی جس سے مریض مانوس ہو اور بالتزام موجودگی اوس شخص کی جسکے موجود رہنے سے مریض مسرور رہو۔ اور اکثر بالتزام موجودگی اون لوگون کی جو محتشم اور سنگ ہون خواہ اوس شخص کی جس سے مریض کو حیا و انگیر ہو بھی نفع کرتی ہے۔ اور جن چیزون سے مریض کو ضرر پہونچتا ہے اوسکی مفرت کو باز رکھنی ہے۔ قریب اسکے یہ بھی معالجہ ہے کہ مریض کو ایک شہر سے دوسرے شہر مین لیجاتین اور ایک ہوا سے دوسری ہوا مین پہونچاتین اور ایک ہیات سے دوسری ہیات بدل دین۔ اور تکلف ایسی ہیات اور حرکات پیدا کرین جنسے ہیات کسی عضو کی درست ہوجائے اور وہ ہیات تکلف بنی ہوئی مزاج اصلی کے ہوجائے جیسے لڑکے کو جو احول یعنے بھنگا ہو تکلیف دیجاتی ہے کہ جلتی ہوئی چیز کو تیز نظر سے دیکھے یا جب لقوہ کو آئینہ چینی کے دیکھنے کی تکلیف دیجاتی ہے کہ آئینہ چینی کی طرف دیکھے۔ پس یہ دونون تدبیرین احول کی آنکھ اور صاحب لقوہ کو چہرے کو تکلف درست کردیتی ہین اسواسطے کہ احول اپنی آنکھ کو تکلف جلتی ہوئی چیز کے دیکھنے پر قائم کرتا ہے اور صاحب لقوہ اپنے چہرے کو بھی اسطرح درست کرتا ہے۔ پس اکثر دونون درست ہوجاتی ہین منجملہ اون قواعد کے جنکا حفظ ضرور ہے یہ بھی ضرور ہے کہ معالجات قوی کا استعمال فصول قوی مین تا امکان ترک کرنا چاہیے جیسے اسہال قوی اور قواے دنیا اور ربط لینے چاک کرنا اور قے کرانا گرمی اور جاڑون مین۔ منجملہ اون امور کے جنمین حاجت نظر و تفیق کی بروقت معالجہ کے ہوتی ہے یہ ہے کہ مرض واحد مین دو مستحق متضاد مجتمع ہون مثلاً مرض مستحق تبرید کا ہو اور سبب

مرض مستحق تسخین کا جیسے حمای سدے مین تپ مستحق تبریدی ہوتی ہے اور جو سدہ سبب مرض ہو وہ تسخین کو چاہتا ہے یا استحقاق برعکس اسکے ہو کہ مرض تسخین چاہے اور عرض تبرید چاہے جیسے مادہ قریح کا مستحق تسخین اور تقطیع کا ہونا ہے اور شدت درد کی تبرید اور تخدیر چاہتی ہے یا عکس اسکا ہو۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ ہر ایک امتلا اور سوء مزاج کا علاج بالضد بندبیر یہ استفراغ اور مقابلہ کیفیت کو واجب نہین ہے بلکہ اکثر تدبیر مہم امتلا اور سوء مزاج مین کافی ہوتی ہے جیسا اوپر مذکور ہوا **فصل دوسری معالجہ امراض سوء مزاج کے بیان مین**

جو سوء مزاج بلا مادہ ہو اوسمین ہم فقط تبدیل مزاج کی تدبیر کرتے ہین۔ اور اگر سوء مزاج مادی ہو تو استفراغ مادی کا کرتے ہین پس اکثر فقط استفراغ کافی ہوتا ہے۔ اور اگر فقط استفراغ مادہ بوجہ جاگرفتہ ہونے اور بغیر امزاج اصلی ہوجانے کے کافی نہو اوسوقت بعد استفراغ کے تبدیل مزاج کی بالضد کرتے ہین۔ بالجملہ معالجہ سوء مزاج کی تین طرح پر ہوتا ہے اسلیے کہ اگر سوء مزاج مستحکم ہو تو اوسکا علاج بالضد علی الاطلاق کیا جاتا ہے اور یہی علاج مطلق ہے۔ یا سوء مزاج پیدا ہوتا جاتا ہے اور ابھی مستحکم نہین ہوچکا ہے اوسکی اصلاح معالجہ سے مع تدبیر تقدم بالحفظ کے جو مانع حدوث سبب کی ہو کیجاتی ہے۔ یا سوء مزاج پیدا ہونے والا ہو اور ابھی کسیقدر حادث نہین ہوا ہے اسکی تدبیر فقط سبب سوء مزاج کو روکنے سے ہوتی ہے اسکا نام تقدم بالحفظ ہے مثال اول کی علاج عفونت حمای ربع کا تریاق سے اور برد یابس کا پلانا حمای غب مین۔ اور مثال علاج تقدم بالحفظ کی استفراغ حمای ربع مین حزن یعنے کٹکی سے اور غب مین تقمونیا سے۔ بسوقت ارادہ ہو کہ ابتدای نوبت کو روکین۔ اور مثال تقدم بالحفظ کی تنہا استفراغ اوس شخص کا جو مستعد حمای ربع کا ہو بوجہ غلبہ سودا کے اور مستعد حمای غب کا استفراغ بجہت غلبہ صفرا کے تقمونیا سے۔ اگر سبب مرض کا حرارت اور برودت مین شبہہ ہو اور ارادہ یہ ہو کہ تجربہ سے دریافت کرین چاہیے کہ قوے دوا سے تجربہ نکیا جاے ورنہ جو تاثیر دوای قوے سے کیفیت بالعرض پیدا ہوگی اصلی سبب کی پہچاننے مین دھوکہ دیگی۔ **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ تبرید اور تسخین دونون کی زیادتی کا ضرر یکسان ہے گر اندیشہ تبرید کی زیادتی مین زیادہ ہے اسلیے کہ حرارت طبیعت کی مناسب ہے۔ اور خطرہ ترطیب اور یبس یعنے خشکی پیدا کرنے مین برابر ہے لیکن مدت ترطیب پیدا ہونے کی زیادہ ہے۔ ہر ایک کی رطوبت اور یبوست سے حفاظت بذریعہ تقویت اپنے ہر ایک کی اور تبدیل اسباب ضد اوسکے سے ہوتی ہے۔ حرارت کی تقویت کے اسباب کہ ہم اوپر ذکر کرچکے ہین۔ اور جو چیزین حرارت غریزی کو بہ کثرت سیاسی قائم اور برپا کرتی ہین اونسے بھی تقویت حرارت کی ہوتی ہے جیسے ثقل بدنی اور استلقای کو دور کرنا اور سدون کی تفتیح کرنی اوسکے بعد حرارت کی حفاظت رطوبت معتدل سے ہوتی ہے۔ اور برودت کی تقویت اوسکے اسباب کی تقویت سے ہوتی ہے۔ اور حرارت کے اندر بدن کے بستہ ہونے سے اور یکجا ہونے اوس چیز کے جو بافراط تحلیل کرے۔ بالذات یہ فعل یبوست کا ہے اور بالعرض حرارت کا۔ جو شخص علاج افراط حرارت کا بذریعہ تفتیح سدون کے کرے اوسکو لایق ہے کہ تبرید مفرط سے احتراز کرے کہ اسکی جہت سے سدے مین تحجر اور سختی پیدا ہوتی ہے پس سوء مزاج حار بڑھ جائیگا بلکہ لایق ہے کہ علاج مین نرمی کرتا رہے پس پہلے ایسی چیز سے دوا کرے جو جلد پیدا کرتی ہے اگر جلا کرنے والی مفرد دوا کافی ہو جائے جیسے آش جو اور آب کاسنی پھر اس سے کیا بہتر ہے اور اگر نہ کافی ہو پس ایسی دوا جلا کرنیوالی جو حرارت اور برودت مین معتدل ہو اگر یہ کافی نہو ایسی دوا دینی چاہیے جسمین حرارت لطیف ہو اور اوسکا چندان خوف نہو۔ اگرچہ یہ دوا تفتیح کا نفع مع تبرید کے کرتی ہے لیکن اوسکا نفع بہ نسبت ضرر تسخین کے جو اس سے حاصل ہوتی ہے اور جسکا اطفا اور بجھ جانا بعد تفتیح کے آتا ان ہے بہت زیادہ ہے بہ نسبت ضرر تسخین کے۔ اکثر بافراط بجھانا حرارت کا بذریعہ ادویہ سلفیہ کے نضج اخلاط مادہ کو مانع ہوتا ہے۔ اگر ہم بعض اطبا اس رای کے ابطال مین نہایت مصروف ہوتے اطبا دونکے نزدیک افراط ادویہ سلفیہ کی موجب ہی سبب یہی ہے کہ ان لوگون کو یہ بات معلوم نہین ہے کہ قوی ہو اونسے حرارت کا

بجھانا قوت اصلی کو ساقط کر دیتا ہے خصوصاً وہ قوت جو بوجہ مرض کی ضعیف ہو جاتی ہے۔ اگرچہ اصلاح مادی کی بخوبی کرتا ہے لیکن بعد اصلاح کے امراض دوسرے پیدا کرتا ہے یعنے کبھی سوء مزاج بارد مفرد اور کبھی سوء مزاج مادی جسکا مادہ مخالف اون مواد کے ہو جنکی اصلاح ادویہ مطفیہ سے کی ہے۔ سر دمزاج کی تسخین بہت دشوار ہے بعد تسخین کے برودت کا اور بہت آسان ہے ابتدا مین۔ حاصل یہ ہے کہ تسخین بارد کی ابتدا مین آسان تر ہے بہ نسبت تبرید حار کے ابتدا مین اگرچہ دشوار ہے لیکن پھر بھی آسان ہے بہ نسبت تسخین بارد کے انتہا مین۔ اسلیے کہ برودت جسکا زمانہ حد سے گذر جائے اور انتہا کو پہونچ گویا موت طبیعت کی وہی ہے اور موت کو اپنے ساتھ کھینچ لاتی ہے

یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ تبرید سے کبھی خشکی حاصل ہوتی ہے اور کبھی ترطیب حاصل ہوتی ہے اور کبھی دونون مین سے کچھ نہین ہوتا۔ اگر تبرید سے خشکی پیدا ہو اوس برودت جاذبہ کو نبات اور بقا زیادہ ہوتی ہے۔ اور ترطیب سے جس برودت کا پیدا کرنا منظور ہو بہت جلد پیدا ہوتی ہے۔ کبھی ہوست کے پیدا کرنے پر تمام اسباب حرارت کے معین ہوتے ہین جسوقت حرارت مین افراط ہو اور ترطیب پر اسباب تمامی اسباب برودت کے بشرط افراط کرتے ہین لیکن کوئی سبب ترطیب مین قائم مقام آرام دہی اور ہمخیہ استحمام خفیف اور آبزن کی نہین ہے۔ اور اسکا بیان فصل دوسری تعلیم دوسری جملہ دوسرا فن دوسرے مین ہو چکا ہے۔ شراب پانی ملی ہوئی ترطیب مین زیادہ قوی ہے۔

یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ شیخ جسوقت محتاج تبرید اور ترطیب کا ہو اوسکے واسطے ایسی تدبیر جو باعتدال اوسکو اس کیفیت کیطرف پھیر لائے کافی نہین ہے بلکہ جو حد اعتدال سے بڑھ کر ہو تاکہ بوجہ اپنی برودت اور رطوبت کی اوس حرارت اور یبوست کو جو شیخ کے مزاج مین عارض ہوئی ہے دفع کرے۔ اسلیے کہ اگرچہ یہ مزاج عارضی ہے مگر بمنزلہ مزاج طبعی کے واسطے شیخ کے ہوگا۔ واجب ہے جانا اسباب کا اکثر اوقات ادویہ مسخنہ کے ہمراہ سر کے کی حاجت ہوتی ہے۔ جسوقت کسی عضو کی تسخین منظور ہو اور سرکے کی آمیزش اسواسطے ہوتی ہے تاکہ قوت دوا کی اندر عضو کے پہونچ جاے جیسے استعمال زعفران کی حاجت اودویہ مبردہ قلب کے ہمراہ ہوتی ہے تاکہ اثر تبرید کا قلب تک پہونچے۔ اور اکثر کوئی دوا قوی التاثیر تبدیل مزاج مین ہوتی ہے مگر اتنی دیر تک نہین ٹھہرتی ہے کہ اوسکا فعل تمام ہو جاے۔ پس حاجت ملانے ایسی دوا کی ہوتی ہے جو کثیف ہو اور اوسکو اتنی دیر تک ٹھہرائے اگرچہ یہ دوا کثیف اوس دوا لطیف کی ضد ہوتی ہے جیسے روغن بلسان مین آمیزش موم وغیرہ کی کرتے ہین تاکہ روغن بلسان اتنی دیر تک ٹھہرے کہ اوسکا فعل تمام ہو جائے

فصل تیسری اسبات کے بیان مین کہ استفراغ کس وقت اور کس طرح کرنا چاہیے

جو چیزین صواب حکم پر استفراغ مین دلالت کرتی ہین وہ دس ہین۔ ایک انتلاء اخلاط۔ ۲ قوت بدن۔ ۳ مزاج۔ ۴ وہ اعراض جو مناسب کسی خاص استفراغ کے ہون مثلاً جو طبیعت خواہش اسہال کی کرتی ہو اور اوسکو اسہال چاہیے سے عارض ہوا ہو وہی مناسب استفراغ اسہالی کے ہوگی اسلیے کہ اسہال جانا اسہال مین اندیشہ کی بات ہے۔ ۵ سنہ ۶ سن۔ ۷ فصل۔ ۸ کیفیت ہواے بلد۔ ۹ عادت۔ ۱۰ پیشہ اوس شخص کا جسکا اسہال منظور ہو یہ دسون چیزین اگر دلالت خلاف استفراغ پر کرین استفراغ جائز نہوگا۔ خلا لیعنے امتلا کا نہونا ضرور استفراغ کو منع کرتا ہے۔ اسی طرح سے ضعف کسی قوت کا خواہ ثلاثہ سے ہی مانع استفراغ کا ہے۔ لیکن ہم کبھی سیات کو پسند کرتے ہین کہ گو ضعف کسی قوت مین ہو جائے مگر زیادہ استفراغ کا ضرر پیدا نہو۔ اور یہ بات خواہ حس و حرکت کی ضعف مین ہم تجویز کرتے ہین۔ اور کبھی ہم ضرر استفراغ کو بہت ضعف قوت کی ناجائز سمجھتے ہین اور ایسا خیال کرتے ہین کہ ترک استفراغ سے تدارک ضعف قوت کا ہوگا۔ اور یہ بات بہ نسبت تمامی قوی کے ملحوظ رہتی ہے۔ جو مزاج گرم اور خشک ہو اوسمین باین نظر استفراغ منع کیا جاتا ہے۔ اور جو مزاج سرد اور تر ہے کہ اوسمین جرات

مفقود ہے یا حرارت ضعیف ہو اوسمین بھی بلحاظ ضعف قوت کے استفراغ ناجائز سمجھتے ہین ۔ اور گرم اور تر مزاج مین قوی شدید کے استفراغ کی اجازت رجحانی ہے سحنہ کا یہ حال ہے کہ باوجود افراط لاغر اور متحلل ہونا استفراغ کو بخوف تحلیل قوت کے منع کرتا ہے اسیواسطے طبیب پر واجب ہو کہ تدبیر ضعیفون و نحیف کی جسکی خوبی صفرے کی کثرت ہو ایسی آسانی سے کرے کہ اوسکو نوبت استفراغ کی نہونچے اور غذا اوسکی جید ہو جو خون عمدہ پیدا کرے اور مزاج اور غذا کا مائل برطوبت اور رطوبت ہو بشیتر ایسی تدبیر سے اصلاح اوسکے مزاج اور خلط کی ہوجاتی ہے ۔ اور کبھی یہی تدبیر اوسکو اتنا قوی کردیتی ہے کہ متحمل استفراغ کا ہوجاتا ہے ۔ اسی طرح واجب ہو کہ استفراغ قلیل الغذا کی جسکی عادت کم کھانے کی ہو اقدام نکیا جاوے جبتک اوس کے استفراغ سے گریز ہوسکے ۔ فربہی مفرط بھی مانع استفراغ ہے بنظر خوف غلبہ برودت کے اور اس خوف سے کہ رگون مین گوشت تنکی پیدا کرے ۔ اور بروقت خالی ہونے رگون کے گوشت بھی، گونکی اطاعت کرے گا نفس حرارت اندر بستہ ہوجائیگی اور فضول بطرف احشار کے بطور بچوڑنے کے کھچ جائینگی ۔ جو اعراض دی ہین جیسے مستعد ورم یعنی اسہال اور تشنج کا ہونا مانع استفراغ ہے ۔ جو سن ابھی تمام نشوونما کو نہ پہونچا ہو اور جو سن خذ ذبول سے گذر گیا ہو یہ بھی مانع استفراغ کا ہوتا ہے ۔ فصل نہایت گرم اور نہایت سرد مین بھی استفراغ کرنا نچاہیے ۔ بلد جنوبی جو بہت گرم ہے اوسمین بھی استفراغ ناجائز ہے اسلیے کہ اکثر مسہل کی دواتین گرم اور تر ہین ۔ اور دو قسم کی تیزی کا تحمل نہین ہوسکتا ۔ ایضاً چونکہ قویٰ ایسے مقامات مین ضعیف اور منہمک ہوتے ہین اور یہی حرارت خارجی مادہ کو بطرف خارج جذب کرتی ہے اور دوا کی حرارت مادہ کو بطرف اندر کے جذب کریگی پس دونون جذب مین تعارض واقع ہوگا اور دونون کا اثر باطل ہوجائیگا ۔ جو بلد شمالی اور بہت سرد ہے وہ بھی استفراغ کو منع کرتا ہے ۔ قلت عادت استفراغ کی بھی مانع استفراغ ہوتی ہے ۔ جس صناعت مین استفراغ زیادہ ہوتا رہے جیسے حمامی باجمال اوسکا بھی استفراغ ناجائز ہے ۔ مناسب جاننا اس بات کا ہے کہ غرض ہر استفراغ کی ایک بات پانچ باتونمین سے ضرور ہوتی ہے پہلے نکالنا اوس چیز کا جس کا استفراغ واجب ہو بعد اوسکے نکل جانے کی راحت ضرور پیدا ہوتی ہو مگر جسوقت اوعیہ مین کسیقدر وہ شی یا اوسکا اثر باقی رہجاوے یا بعد استفراغ کے غلبہ حرارت اور یبوسہ وغیرہ کا پیدا ہوجانا حرارت حمای یوم کی بڑہ جاوے یا کوئی اور مرض ایسا پیدا ہو جیسے خراش اعصار بوجہ اسہال کے خواہ قرحہ شانہ کا بوجہ ادرار کے کہ یہ استفراغ اگرچہ نافع ہوتا ہے مگر بالفعل اسکی منفعت محسوس نہین ہوتی ہے بلکہ تا زوال عارض جدید اوسکی منفعت سے زیادہ ہوتی ہے **دوسری** ہر استفراغ مین متوجہ ہونا مادہ کا کسی جہت خاص مین بھی لحاظ کرنا چاہیے جیسے اگر کسی مادہ سے متلی پیدا ہو اوسی بذریعہ قے دفع کرے ۔ اور جس مادہ سے ہیضہ اعصار مین پیدا ہو اوسی بذریعہ اسہال دفع کرنا چاہیے **تیسرے** مخرج اور طریقہ نکلنے اوس خلط کا جہت سہل سے دریافت کرنا چاہیے جیسے امراض جگر کے واسطے داہنی باسلیق ہے نہ داہنے ہاتھ کی سیرار ۔ اگر اس مرہن خطا ہوگی اندیشہ پیدا ہوگا ۔ یہ بھی واجب ہو کہ جس طرف مادہ نکالا جاوے وہ عضو خسیس اور کم تر بہ ہو بہ نسبت اوس عضو کے جسمین سے مادہ نکالا جاتا ہے تاکہ مادہ بطرف اشرف کی مائل نہو ۔ یہ بھی واجب ہو کہ مخرج مادہ کا طبعی ہو یا عضای قریب اعضای نبول واسطے مجذب جگر کے اور امعا اور اعضای غدد واسطے منفذ جگر کے ۔ بیشتر ایسا ہوتا ہے کہ جس عضو سے مادہ دفع کیا جاتا ہے کسی عضو کیطرف وہ عضو خود ایسا ہوتا ہے کہ اوسمین ایک قسم کا مرض ہوتا ہے اور خوف ہوتا ہو کہ اگر وہ اخلاط اس عضو کی طرف منتقل ہونگے مرض مین زیادتی ہوگی اوسوقت جس طرف مادہ کا انتقال اصوب ہوتا ہو اوسکے خلاف جہت مین مادہ لیجانا پڑتا ہے ۔ اسیطرح کبھی وہ عضو جسمین انتقال مادہ کا مناسب ہو اگرچہ اوسمین کوئی مرض نہین ہوتا لیکن اس مادہ کو آنے سے مرض جدید پیدا ہونیکا خوف ہوتا ہے جیسے کوئی مادہ آنکھ سے بطرف حلق کے لیجانے سے خوف پیدا ہوجاوے خناق کا پڑتا ہے ۔ ایسے وقت مین تدبیر مین نرمی چاہیے ۔ کبھی طبیعت خود بخود کسی مادہ کا استفراغ خلاف جہت عادت مین کردیتی ہے واسطے بچانے اوس عضو کے جسوقت کہ ضعیف ہو ۔ اکثر جو استفراغ طبیعت کا خلاف جہت عادت مین ہو

بعد استفراغ کے بھی اشکال باقی رہ جاتا ہے جیسے کوئی مادہ دماغی بطرف تعدد یا سدد یا ذہ نم کے گرے براہ دفع طبعی کے کہ اُسوقت یہ نہیں معلوم ہوتا ہو کہ تمام دماغ سو گرا ہی یا ایک ہی بطن سو دماغ کا گرا ہے چونکہ وقت استفراغ کا دیکھنا چاہیے جالینوس حکم قطعی کرتا ہے کہ امراض مزمنہ مین انتظار نضج کا کرنا چاہیے اور غیر مزمنہ مین کچھ ضرور نہین ہے۔ اور نضج کی شناخت اوپر کے مباحث مین خصوص بیان بول مین بخوبی ہو چکی ہے قبل استفراغ اور بعد نضج کے ملطفات پلانی چاہین جیسے آب زوفا اور حاشا اور برودہ وغیرہ۔ امراض حادہ مین بھی رای صائب یہی ہو کہ انتظار نضج کا کرین خصوصاً اگر مادہ ساکن ہو اور اگر متحرک ہو عجلت استفراغ مادہ مین بہتر ہے اسلیے کہ ضرر حرکت مادہ کا زیادہ ہے بہ نسبت اوس ضرر کے جو استفراغ سے قبل از نضج کے متلون ہو خصوصاً اگر اخلاط رقیق ہون خاص تر جبکہ تجویف عروق مین ہون اور اعضا تک داخل نہوئی ہون۔ اگر کوئی خلط ایک ہی عضو مین ٹھہری ہوئی ہو اوسکی تحریک بے نضج کے اور بدون اس بات کے کہ قوام معتدل اوسکو حاصل ہو جیسا اپنے مقام مین بیان ہو چکا جائز نہین ہے۔ اسیطرح اگر تا وقت نضج قوت باقی رہنے کی امید نہو استفراغ مادہ کا کرو تبھی بعد شناخت رقت اور خلط مادہ کے کہ اسمین ضرور ملحوظ رہتی ہے۔ اگر مادہ تخمہ کا خلیط ہو اوسکی تحریک بدون ترقیق کے جائز نہین ہے اس مادہ کے خلیط ہونے پر استدلال اسطرح پر کیا جاتا ہے کہ پہلے اور بھی تخمہ حاصل ہو چکا ہو اور شراسیف کے نیچے وجع محدد ہو اور احشا مین اورام پیدا ہوئے ہون بہت واجب ہے ایسے مقام پر جاجت کرنا حال نافذ کا نا کردہ نہ بنذہنون۔ اور بعد ان سب امور کے ملاحظہ کے قبل نضج کے بھی استعمال مسہل کا جائز ہے پانچوین مقدار مادہ کی جسقدر استفراغ کرنی چاہیے اسکی شناخت مقدار مادہ موجود سے ہو سکتی ہے اور قوت مریض سے بھی مقدار دریافت ہو سکتی ہے۔ اور بعد استفراغ کے جو اعراض پیدا ہونے والے ہین اونسے بھی اوس مقدار کی تعین ہو سکتی ہے اسلیے کہ اگر استفراغ نے اوس مادہ کے کوئی عارض جدید پیدا ہو مقدار نکالنے مادہ کے کم کرنی چاہیے۔ اور جتنا مادہ نکالنا مقصود ہے اوسمین سے اسقدر گھٹانا چاہیے کہ اوسکا باقی رہنا اس عرض کی حدوث کا مانع ہو جیسے تشنج استلائی مین یہی تدبیر کیجاتی ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ استفراغ مادہ کا اور اوسکا ہٹانا اپنے مقام سو دو طرح پر ہوتا ہے یا بجہت جذب کی طرف جانب مخالف بعید کے۔ دوسرا جذب بطرف جانب مخالف قریب کے۔ بہترین اوقات استفراغ بطور جذب کے یہ ہین کہ بدن مین امتلاء مفرط نہو اور نہ جس عضو کی طرف جذب مادہ منظور ہو اوسطرف توجہ مواد کا خود بخود ہو۔ اس حکم کے بیان کو واسطے تمثیل ایک آدمی ایسا فرض کرو جسکے سونہ کے اوپر کیہات یعنی فک علی ہو بہت سا خون بہتا ہوا اور ایک عورت ہو کہ اوسکے بواسیر کا خون جاری ہے ان دونون صورتون مین ہماری تدبیر دو حال سے خالی نہوگی۔ اگر استفراغ بامانہ قریب کرین پہلی صورت مین یعنی جسکی سونہ سے خون جاری ہو رعاف کی تدبیر مناسب ہوگی۔ اور دوسری صورت مین رحم کیطرف سے ادرار حیض کا مناسب ہوگا۔ اور اگر جذب بطرف بعید کرین پہلی صورت مین استفراغ نون کا رگون سو اور اون مقامات سو جو اسفل بدن مین ہین کرنا چاہیے۔ اور دوسری صورت مین اون رگون سے اور اون مقامات سو جو اعلا بدن مین ہین استفراغ کرنا چاہیے۔ اما لبعید مین واجب نہین ہے کہ وہ مقام دونون قطرین بعید ہو بلکہ قطر واحد کو البعد ہونا چاہیے۔ پس اگر مادہ اعالی بدن کو داہنی جانب مین ہو اوسکا جذب اسافل کے باتین طرف نکرنا چاہیے بلکہ یا داہنی اسافل کی اور یہ تدبیر واجب اور نہایت درست ہو۔ یا باتین طرف کو اوپر کے اعضا مین جذب کرنا چاہیے۔ اگر وہ عضو ایسا بعید ہو جیسے ایک شانہ سو دوسرا شانہ اور اوسکا حال نزدیکی مین مثل سر کے دونون جانبون کے نہو۔ اسلیے کہ مادہ اگر سر کے داہنی طرف ہو اوسکا الی بطرف اسافل کو کیا جاتا ہو نہ سر کے باتین طرف اگر ارادہ جذب مادہ کا جہت بعید مین ہو پہلے تسکین وجع کی بوضع ملوف سو کر لینی چاہیے تاکہ درد کی شدت جذب کی نکرے اسلیے کہ درد بھی مادہ کو اپنی طرف جذب کرتا ہے۔ اگر مادہ جذب جو نہین مائل فرمانی کرے اور جس مقام پر جذب کیے لیجا رہے

اوسکا جانا نہو سکے پس سختی جذب مین نکرنی چاہیے اسلیے کہ بشدت سختی جذب کی مادہ کو متحرک کرکے رقیق کردیتی ہے اور بانیمہ چونکہ جذب پیدا نہین ہوتا بہت جلد مقام وجع مین یکجا ہوجاتا ہے اکثر فقط تدبیر جذب کی کافی ہوتی ہے اور استفراغ کی حاجت نہین ہوتی اسلیے کہ جذب کیطرف توجہ مادہ کا بطرف موضع اوف کے رک جاتا ہے گو اخراج مادہ کا نہو پس فقط جذب ہی غرض مطلوب حاصل ہوتی ہے۔ ایسی مقام پر اقتصار اسی تدبیر پر کیا جاتا ہے کہ اعضای مقابل کو باستواری باندہین یا دباتین یا خالی بچھنی لگاتین یا ایسی دواتین جو اون اعضا کو سرخ کردین۔ خلاصہ یہ ہے کہ ایسی تدبیر کرین جس سے اعضای مقابل کو کسقدر الم پہونچے۔ جو مادہ رگو نہین ہے اوسکا استفراغ بہت آسانی سے ہوجاتا ہے اوسکے بعد وہ مادہ جو اعضا اور مفاصل مین ہو کہ اس مادہ کو اخراج مین کبھی دشواری بھی ہوتی ہے۔ اور ضرور اسکے استفراغ مین مادہ صالح جو قابل استفراغ کے نہین ہوتا ہے نکل جاتا ہے۔ جس شخص کی مادہ کا استفراغ کیا جاے چاہیے کہ بہت جلد اغذیہ کثیرہ اور خام تناول کرے تا کہ طبیعت اونکو قبل ہضم کے جذب کرے۔ اگر کسیطرح کا خاطر نہو چاہیے کہ تھوڑی تھوڑی غذا استعمال کرے تا کہ رفتہ رفتہ داخل بدن ہو کر ہضم جیّد ہوتا جائے۔ فصد ایک استفراغ خاص ہے واسطے ہر ایک خلط کے برابر لیتے اس سے استفراغ چارون خلط کا برابر ہوتا ہے ایک خلط خاص اگر مقدار مین زیادہ ہوجاے یا کیفیت اوسکی فاسد ہوجاے اوسکا استفراغ فصد سے نہین ہوتا۔ جو استفراغ بافراط ہو اکثر تپ پیدا کرتا ہے۔ جس شخص کی عادت اسہال کی ہو اور رکجاے اور اوس سے کوئی مرض پیدا ہو دوبارہ پیدا ہونا اس استفراغ کا اکثر اوسکو نجات دیتا ہے اوس مرض سے جو بہیت رکنے اسہال کے پیدا ہوا ہے جیسے کسی شخص کو کان کا میل یا فضلہ بینی رکنے سے صدر پیدا ہوا اور پھر دوبارہ یہ دونون فضول جاری ہون صدر زائل ہوجاتا ہے۔ **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ باقی رہنا کسیقدر مادہ کا بعد استفراغ کے اتنا ضرر پیدا نہین کرتا جسقدر بکثرت نکلجانا مادہ کا اور پہونچنا استفراغ کا اس درجہ تک کہ قوت مین ضعف پیدا ہو مضر ہے اسلیے کہ بقیہ مادہ کو طبیعت خود بخود تحلیل کرلیتی ہے جبتک وہ خلط جسکا استفراغ کرنا درکار ہے باقی رہے اور مریض متحمل استفراغ کا ہو اوسوقت تک خوف افراط استفراغ سے نکرنا چاہیے بلکہ اکثر حاجت اسقدر افراط استفراغ کی ہوتی ہے کہ نوبت غشی کی پہونچ جاے جیسے سوداوی خلط مین۔ جسکی قوت قوی نہو اور مادہ اخلاط ردی کا زیادہ ہو تھوڑا تھوڑا استفراغ کرکے تمام مادہ کا اخراج تبزی چاہیے۔ اور اگر مادہ بشدت لپٹا ہوا نہو یا خون سے زیادہ ملا ہوا ہو اوسکا استفراغ۔ فورا حدین ممکن ہے جیسے عرق النسا اور وجع مفاصل ضرسن اور سرطان اور خارش مزمن اور دمل جو مزمن ہون۔ **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ اسہال جذب مادہ کا اوپر سو کرتا ہے اور قے نیچے کیطرف سے دفع کرتا ہے پس اسکے ذریعہ سے جذب بجانب مخالف اور جذب بطرف موافق دونون پائے جاتے ہین۔ اور بعد ستقر ہوجانے اور ٹھہر جانے مواد کے موافق ہے پس اگر مواد بجانب تحت کے ہون اونکو بطرف خلاف کے جذب کرکے دفع کردیتا ہے۔ اور جس جگہ مواد ٹھہرے ہوئے ہین وہان سے بھی دور کرتا ہے۔ اور قے کا فعل جذب اور قلع مین بالعکس ہے یعنے جذب مواد کا نیچے سو کرکے اوپر سے دفع کرتی ہے۔ فصد کا حال بسبب اختلاف مقامات کے مختلف ہے اور اسکا جذب اور دفع بر لحاظ اون مقامات کے ہوتا ہے جس جگہ کا خون لیا جاے جیسا اوپر معلوم ہوچکا ہے۔ بہت کم حاجت استفراغ کی اوس شخص کو ہوتی ہے جسکی غذا جید ہو اور بہضم تام غذا کا ہوجاتا ہو اسیطرح کرم بلاد کے رہنے والے کمتر محتاج استفراغ کے ہوتے ہین **فصل چوتھی بیان مین مشتر نے قے اور اسہال کے اور اشارہ طرف کیفیت جذب مسہل اور قے کے پسندیدہ یہ بات ہے** کہ جو شخص ارادہ مسہل لینے یا قے کرنے کا کرے اپنے طعام کو متفرق اوقات مین تناول کرے اور جو مقدار غذا کی معمولی روزانہ ہے اوسکو ایک دن مین چند مرتبہ تناول کرے اور ایک قسم کے کھانے پر اکتفا نکرے بلکہ چند قسم کے کھانے پینے کی مختلف اختیار کرے اسلیے کہ معدے پر بروقت ایسی غذا بہم پہونچے

اشتیاق دفع کرینگا اول چیزون کی جو معدے مین ہون اوپر یا نیچے کی طرف سے ہوتا ہے۔ ایک ہی قسم کا طعام جسکے اوپر دوسرے قسم کا طعام داخل نکیا ہو اوسکے نکلجانے پر معدہ بخل اور خست کرتا ہو اور اوسکو لقوت گرفت کرتا ہے خصوصاً اگر ایسے طعام کی مقدار بھی کم ہو مگر جسکی طبیعت خود بخود نرم ہو اوسکو اس تدبیر کی کچھ حاجت نہین ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ حاجت طرف ۲ اور اسہال وغیرہ ضروری نہین ہے اور اوس شخص کو احتیاج ۲ اور اسہال کی نہین ہے جسکی تدبیر درست ہو اسلیے کہ درستی تدبیر کی خفیف استفراغ کی محتاج ہوتی ہے جو قے اور اسہال سے کم ہو۔ بیشتر ایسے شخص کو ریاضت اور دلک اور حمام کافی ہوتا ہے۔ پھر اگر اسکے بدن مین امتلا پیدا ہو ایسے شخص کے بدن مین امتلاء عمدہ اخلاط یعنے خون کا اکثر ہوتا ہے جب بھی اسکو حاجت فصد کی ہوگی نہ اسہال اور قے کے تاہم اگر ضرورت مقتضی ہو فصد اور استفراغ دونون کی ہو فصد پہلے کرینگے اور استفراغ ادویہ قوی سے مثل خربق وغیرہ کرینگے۔ یہ ایک صیت بقراط کی ہے منجملہ اون وصایا کے جو کتاب آبندیما مین مذکور ہین۔ اگر اخلاط بلغمی خون سے ملے ہون جب بھی یہی تدبیر مناسب ہے لیکن اگر اخلاط بارده مین زیادت ہو بیشتر بوجہ فصد کی غلظت یا زیادت مین زیادتی پیدا ہوتی ہے اوسوقت واجب ہے کہ ابتدا مسہل سے کرین۔ مختصر یہ ہے کہ اگر اخلاط چارون برابر ہون تقدیم فصد کی کرنی چاہیے اگرچہ فصد کے بھی غلبۂ اخلاط کا باقی رہے استفراغ باسہال کرنا چاہیے۔ اور اگر اخلاط برابر نہون پہلے استفراغ اوسی خلط کا کیا جاے جو زیادہ ہو تاکہ برابر ہو جاہین بعد اوسکے فصد کیجائے۔ جو شخص دواے مستفرغ کو فصد پر مقدم کرے حال آنکہ اوس مقام پر مناسب تقدیم فصد کے ہو چاہیے کہ چند روز فصد مین تاخیر کرین۔ اور جس شخص کے فصد کا زمانہ تھوڑا گذرا ہو اور پھر محتاج استفراغ کا ہو اگر کوئی دوا اسطی استفراغ کی استعمال کرے البتہ یہ دوا موافق ہوگی اور فصد کی ضرورت نہوگی۔ اور اگر جس مقام پر فصد واجب ہو اگر بدون فصد کے دواے مسہل پلائین تپ اور اضطراب پیدا ہوتا ہے پھر اگر بعد استعمال مسکنات کے بھی تسکین نہو یقین کرنی چاہیے کہ اس مقام پر تقدیم فصد کی لازم ہے۔ ہر استفراغ محتاج الیہ کی ضرورت منحصر افراط امتلا مین نہین ہے بلکہ زیادتی مرض کی بھی اور تہلا مستدعی بحسب کیفیت استفراغ کی ہی ہے نہ بحسب کمیت۔ اکثر درستی تدبیر کی فصد واجب ہے وقت معین مین مستغنی کر دیتی ہے۔ بیشتر کسی وجہ سے استفراغ کی ضرورت ہوتی ہے اور ایک مانع ایسا پیدا ہوتا ہے کہ استفراغ کر نہین سکتے اوسوقت چارہ کار منحصر اسمین ہوتا ہے کہ تکلیف صوم اور نوم کی دیجاے اور تدارک اوس سوء مزاج کا جو بوجہ امتلا کے پیدا ہوا ہے کیا جاے کبھی استفراغ بوجہ اخلاط کے کیا جاتا ہے جیسے کسی شخص کو دورہ نقرس یا صرع وغیرہ کا ہوتا ہے ایک وقت معلوم مین اوسکو حاجت استفراغ کی ہوتی ہے خصوصاً ربیع مین پس احتیاطاً قبل دورے کے استفراغ کرایا جاتا ہے اوسی قسم کا استفراغ جو اوسکو مرض سے خصوصیت رکھتا ہے فصد ہو یا اسہال۔ کبھی استعمال مجففات کا خارج سے بھی کیا جاتا ہے۔ اسیطرح جو دوائین رطوبت کو جذب کر لیتی ہین وہ بھی خارج سے مستعمل ہوتی ہین۔ جس طرح اصحاب استسقاء بائی کے بدن مین ضماد اور دھوا وغیرہ لگاتے ہین خواہ رگ مین مدفون کرتے ہین۔ کبھی طبیب کو حاجت استعمال ایسی دوا کی ہوتی ہے جو بجنس کیفیت مین اوس خلط کی ہو جسکا استفراغ کیا جاتا ہے جیسے استفراغ صفرا مسہوناسے اوسوقت واجب ہے کہ اوسمین ایسی دوا شریک کرین جو کیفیت مین اس دوا کی مخالف ہو اور قوت مسہلہ مین موافق جیسے ہلیلہ اور اوس دوسری دوا مین یہ بھی فائدہ ہو کہ تدارک اوس سوء مزاج کا کرے جسکے پیدا ہونیکا خوف پہلی دوا سے ہو۔ جنکے احشا مین ورم ہے اونکا اسہال ادرار دشوار ہوتا ہے اگر باضطرار حاجت ہو اوہ مسہلہ مثل لباب اور قرطم آب بسباج اور مغاث وغیرہ کو استعمال کرین بقراط کہتا ہے جو شخص لاغر ہو اور اوسکی طبیعت بآسانی قے کو قبول کرے مناسب اوسکے تنقیہ مین یہی ہے کہ استعمال قے کا کرایا جاے گرمی خواہ ربیع یا خریف مین سواے جاڑون کے۔ جس شخص کا سمنہ معتدل ہو اور کوئی داعی اوسکے استفراغ کو بوجھنے کے خواہش کرے

اوسکے تئے کرانے کے واسطے انتظار زمانہ ضعیف کا کرنا چاہیے اور بدن مقام حاجت کرا وسکو تئے سے بچانا چاہیے ۔ واجب ہے کہ قبل استفراغ ادویے کے اوس خلط کی تلطیف کرنی چاہیے جسکا استفراغ منظور ہے اور مجاری کی توسیع اور تفتیح بھی کرنی چاہیے کہ اس تدبیر سے بدن کی تعب پیدا ہونے سے امان ہوتی ہے ۔ **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ عادت ذالناطبیعت کا نرم چیز پر اور محبوب کرد نیا طبیعت کا اوسوقت تک جبکہ اسہال یا قے کرانا منظور ہے کہ بسہولت قبل استعمال دوائے قوی کے اجابت پیدا ہوا کرے نہایت مناسب تدبیر ہے اور فلاح اور رستگاری پیدا کرتی ہے ۔ اسہال اور قوا اوس شخص کو بہت دشوار ہے جسکا مزاج لاغر ہو اور اکثر ایسے شخص کو تعب پیدا ہوتا ہے خالی اندیشے سے نہین ہے ۔ قی لانے والی دوا کیہی خاصیت مسہل کی پیدا کرتی ہے اگر معدہ قوی ہو یا شدت گرسنگی مین پی جاوے خواہ پینے والا فوراً قی کرے یعنے اسہال معدہ مین مبتلا ہوا اوسکی طبیعت نرم ہو یا قی کا عادی نہو یا دوا ثقیل ہو کہ بہت جلد معدہ مین اوتر جاوے ۔ اسیطرح دوائے مسہل سے بھی قی پیدا ہوتی ہے اگر معدہ ضعیف ہو یا ثقل اسعار کا نہایت خشک ہو یا دوا کریہ الطعم یا بدبو یا پینے والے کو تخمہ عارض ہو ۔ جو دوائے مسہل اسہال پیدا کرے یا بانجملہ اخلاط کو دفع کرے ایسی دوا سے ترکیب اوس خلط کی ہوتی ہے جسکا اسہال کرتی ہے اور تمام بدن مین وہ خلط منتشر ہو جاتی ہے پس اور اخلاط بدن کو اسی خلط کی طرف مستحیل ہو جاتے ہین اسواسطے ہی اس خلط کی بدن مین کثرت ہو جاتی ہے ۔ بعض اخلاط قی کو زیادہ قبول کرتے ہین جیسے صفرا اور بعض قی کی طرف رجوع نہین ہوتی مثل سودا کے اور بعض اخلاط کا حال کبھی کچہ ہوتا ہے اور کبھی کچہ ۔ محموم کو واسطے اسہال بہ نسبت قی کے زیادہ مفید ہے ۔ اور جسکی خلط بطرف اسفل کے اوترتی ہو جیسے وہ لوگ جنہین زلق الامعاء عارض ہوا وانکا قی کرانا جائز ہے ۔ بدترین ادویہ مسہلہ وہ دوا ہے جو مرکب ایسے اجزا سے ہو جنمین اختلاف شدید زمانہ اسہال مین پیدا ہو یعنے کوئی دوا اثر اسہال کا جلد کرنے والی ہو اور کوئی دوا دیر مین اثر کرتی ہے اسکی جہت اضطراب اسہال مین عارض ہوتا ہے ۔ اور پہلے دوا کا اسہال قبل دوسری دوا کے پیدا ہونا ہے ۔ اور کبھی دوائے اول سے اسہال دوائے ثانی کا ہو جاتا ہے ۔ جو شخص استعمال دوائے مسہل اور مقی بلاضرورت کرے حال آنکہ بدن اوسکا مواد سے پاک ہو ضرور مبتلائے دوار اور مغص یعنے مروڑا اور کرب مین ہوگا ۔ اور اگر کسی چیز کا استفراغ ہوگا تو بہت قلیل ہی ہوگا ۔ حاصل یہ ہے کہ جسوقت دوائے مسہل وغیرہ سے اخراج فضول کا ہوتا ہے اوسوقت اضطراب پیدا نہین ہوتا ہے ۔ اور بعد پیدا ہونے استفراغ کے خلط صالح کا نکلنا متیقن ہو جاتا ہے ۔ جسوقت خلط کا استفراغ بذریعہ قی یا مسہل کے ہوتے ہوتے خلط بدل جائے اور دوسری خلط نکلنی شروع ہو بدن کے صاف ہو جانے پر اوس خلط سے جسکا استفراغ مقصود تہا یقین کرنا چاہیے ۔ اگر یہ تغیر بطرف خراطہ یعنے ایسے ہونے کے جو مثل ہوسی وغیرہ کے ہو یا بعد تغیر کے کوئی چیز سیاہ بدبو نکلے یہ تغیر بُرا ہے ۔ **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ بعد اسہال اور قے کے اگر پیاس کی شدت ہو دلیل استفراغ تام اور عمدگی تنقیہ پر ہوگی ۔ **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ دوائے مسہل جس چیز کا اسہال کرتی ہے بذریعہ قوت جاذبہ کے خاص اوسی خلط کو جذب کرتی ہے پس مثیر غلیظ کو جذب کرکے رقیق کو چہوڑ دیتی ہے جیسے مسہل خلط سودا کا اور بعض لوگ کہتے ہین کہ جس خلط کا دوائے مسہل جذب کرتی ہے اوسکو بدن مین پیدا بہی کر دیتی ہے اس قول کی کچہ اصل نہین ہے بلکہ محض باطل ہے ۔ اسیطرح یہ بہی قول بے اصل ہے کہ دوائے مسہل پہلے خلط رقیق کو جذب کرتی ہے **حالنیوس** باانہمہ مہارت علی الاطلاق اسکا قائل ہے کہ جس دوائے مسہل مین سمیت نہو اور اسہال پیدا کرے بلکہ ہضم ہو جاوے وہی خلط پیدا کرتی ہے جسکے جذب اور دفع کی اسمین خاصیت تہی اور یہ قول درست نہین ہے ۔ اس قول کا حال اوس مقام سے ظاہر ہوتا ہے جس جگہ جالنیوس تحقیق کرکے یہ تجویز کرتا ہے کہ درمیان دوائے جاذب اور خلط مجذوب کی ذاتی مشابہت ہے اسیواسطے جذب پیدا ہوتا ہے ۔ اور یہ مسئلہ خود غلط ہے اسلیے کہ اگر جذب بوجہ مشابہت جوہری کے ہوتا بالضرور لوہا مقناطیس کو جذب کرتا جبکہ بمقدار لوہے کے مقناطیس سے زیادہ ہوتی اسیطرح سونیکا بڑا ٹکڑا چھوٹے ٹکڑے کو کھینچ لیتا ۔ پورا بیان اس استدلال کا غیر طبیب پر واجب ہے یعنے حکیم طبعی پر ۔ **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ

جذب ہے یا بھیجنے دوا مسہل یا مقی کو اونہیں یا ہونے ہونا ہو جن سے ہو شے دفع ہو کر یہ اخلاط امعاء اور معدہ میں حاصل ہوتے ہیں۔ اور اوس مقام سے طبیعت بطرف اونکے دفع کرنے کی جہت خارج میں متحرک ہوتی ہے راور کبھی ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ بروقت پینے مسہل کے بطرف معدے کے یہ اخلاط چڑھتے ہیں۔ اگرچہ پہنچے ہیں طبیعت کا میلان بطرف قے کے ہوتا ہے ان اخلاط کا نہ چڑھنا بطرف معدے کے دو وجہ سے ہوتا ہے **اول یہ کہ** دوا مسہل بہت جلد بطرف امعاء کے نفوذ کر جاتی ہے **دوسرے یہ کہ** بروقت پینے دوا مسہل کے طبیعت کو عجلت دفع اخلاط میں اوردہ ماسار نیچے اور اسفل کیطرف مبذول ہو نہ اوپر کی طرف اسلیے کہ اسفل کیجانب واسطے نکالنے مواد کے اسہل اور اقرب ہو اور اس جہت سے کہ جسکے سبب سے پیدا ہوئے اخلاط کی ہوتی ہے وہ اوسے انہیں مقامات سے چڑھنے کو بطرف فوق کے منع کرتا ہے۔ اور اس مزاحمت سے تحریک طبیعت کی طرف دفع کرنیکے جانب قریب اور اقرب طرق سے ہوتی ہے۔ پھر اگر واسطے دوا کی قوت جاذبہ لازم فرض کیجاے ہر آئینہ قوت دافعہ لائق تر اس بات کو ہوگی کہ صحیح اور قوی میں فعل غالب کرے۔ علاوہ یہ ہے کہ دوا بھی جذب اخلاط کا ایک طریق معین سے کرتی ہے لیکن جاذبہ دوا مقی کا برخلاف دوا مسہل کے ہے کہ اگر وہ معدے میں ہو اوسی میں ٹھہر جاتی ہے اور امعاء سے اخلاط کو اپنی طرف جذب کرکے بجانب قے دفع کر دیتی ہے۔ اور اس دوا کی قوت پر اور جو مقابلہ قوت کا طبیعت ہے اوسپر غالب آتی ہے۔ **یہ بھی جاننا چاہیے** کہ اکثر جذب ہونا اخلاط کا بذریعہ دوا کے رگوں سے ہوتا ہے لیکن جو مادہ بہت قریب ہو وہ سوا رگوں کے اور مقامات سے بھی کھینچ جاتا ہے جیسے وہ اخلاط جو ریہ میں ہوتے ہیں کہ بہت قرب کے بطرف معدے اور امعاء کے کھنچ جاتے ہیں بے رگوں کی راہ سے نہ آئیں۔ **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ اکثر خشک دواؤں سے جو تشف رطوبت حاصل ہوتا ہے اسکے سبب سے استفراغ خلط بدنکا ہو جاتا ہے جیسے استسقی میں **فصل پانچویں بیان اسہال اور مسہل کے قواعد کا** ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ مسہل کو واسطے پہلے سے بدن آمادہ قبول مسہل کا کر لیا جاے اور توسیع مسامات اور تلئین طبیعت خصوصاً امراض باردہ میں بخوبی کر لینی چاہیے۔ خلاصہ یہ ہے کہ نرم ہو جانا طبیعت کا قبل اسہال کو قانون جید ہے اوس سے اکثر خوف والی چیزوں سے امان ہوتی ہے۔ مگر یہ تدبیرات واسطے اوس شخص کے مناسب نہیں ہیں جو آمادہ ذرب کا ہو ورنہ افراط اسہال میں پیدا ہوگی بلکہ ایسے شخص کے مسہل میں ایسی دوائیں ملانی چاہیں جنسے تے پیدا ہوتی ہے تاکہ بعجلت معدے سے اوتر جائیں۔ اور قبل اسکے کہ فعل دوا کا تمام ہو یہ دوا نافذ نہو جاے بلکہ دونوں دواؤں کی قوت حدیں معتدل ہو کہ مسہل اپنا فعل کرے اور مقی اپنا فعل اوسوقت کرے جسوقت حاجت اسہال کی کم اور قے کی زیادہ ہو۔ الشفع یعنے تو ملا مستعد ہوتا ہے اوسکو تحمل دوا ے قوی کا نہیں ہے۔ اکثر تو ملوں کو ذرب بجہت نوازل ہوتے ہیں۔ ایک خطرہ مسہل کے پینے میں یہ ہے کہ بروقت پینے مسہل کی کوئی خشک فضلہ امعاء میں موجود ہو بلکہ واجب ہے کہ پہلے اوسکا اخراج کرلیں گو بذریعہ حقنہ یا چکنے شوربے کے ہو۔ استعمال حمام چند روز قبل دوا مسہل کی معین جید ہے مگر یہ کہ کوئی مانع پیدا ہو۔ واجب ہے کہ درمیان حمام اور شرب دوا مسہل کے تھوڑا زمانہ فاصل ہو اور بعد شرب مسہل کے استعمال حمام کا جائز نہیں ہے کہ حمام کو جاذب مادہ کا بطرف خارج کے کرتا ہے۔ حبس اسہال کے واسطے البتہ جائز ہے۔ اور سعوط اسہال کے واسطے ناجائز ہے۔ چاروں میں اگر بیت اول میں حمام کو داخل ہوں بشرطیکہ اوسکی حرارت قادر جذب مادہ پر نہو بلکہ تلئین تخفیف بدن میں پیدا کر دے۔ اسعوط تمین البتہ جائز ہے اسلیے کہ ہوا مسہل پینے والے کیواسطے وہی مناسب ہے جسمیں تھوڑی سی حرارت ہو نہ اتنی حرارت کہ اوس سے پسینہ نکلے اور کرب پیدا ہو بلکہ معتدل ہو کہ اعتدال ہوا مائل بحرارت منجملہ معدات مسہل کی ہے یعنے طبیعت کو آمادہ اسہال پر کرتی ہے۔ ایلیش بنکی اور روغن کی بھی مانش از قسم معدات کی ہے۔ جس شخص کو عادت دوا پینے کی نہو یا کہ اوسنے کبھی دوا نہ پی ہو ایسے شخص کو مسہلات قوی پلانی طبیب کی احتیاط سے دور ہے۔ جن لوگوں کو تخمہ ہو یا اخلاط لزج اونکے بدن میں ہوں یا رقیق میں اونکے عدد ہو یا اونکو اضداد

التہاب خواہ سدہ ہون اونکو بھی دوائے مسہل پلانا بدون اصلاح ان فسادات کے ضرور نہین ہے۔ پہلے بذریعہ غذائے لئین کے ہیجان اور راحت کو یا ترک کرانے اوس چیز کے جو باعث التہاب اور حرکت ہین اصلاح کرلینی چاہیے۔ جو لوگ آب راکد یعنے آب بستہ پینے کے خوگر ہین اور مطحول انکا مسہل دوائے قوی سے ہوتا ہے۔ اگر دوائے مسہل قوی ہو مناسب یہ ہے کہ قبل عمل مسہل کے مسہل پینے والا سوجائے اور ضعیف دوا پیکر سونا مناسب نہین ہے اسلیے کہ طبیعت اس دوا کو ہضم کردیتی ہے۔ اور جسوقت عمل دوا کا شروع ہو سوجانا مناسب ہے کیسی دوا کیون نہو بعد دوا پینے کے ذرا کسی طرح کی تحریک نکرنی چاہیے اتنا ٹھہر جاے کہ طبیعت اوسپر متوجہ ہو پس دوا ہین عمل کرے اسلیے کہ طبیعت جبتک دوا ہین عمل نہین کرتی دوا بھی طبیعت ہین کچھ اثر نہین کرتی البتہ بعد پینے دوا کے ایسی چیزین سونگھنی چاہین جو متلی کو منع کرین جیسے پودینہ اور تلسی اور کرفس اور بہار اور گل خرمائی جسپر گلاب چھڑکا ہوا ہو اور تھوڑا سرکہ۔ پھر اگر بروقت پینے دوا کے اوسکی لونا گوار ہو تو قبض بند کرے۔ جس شخص کو دوائے مسہل پینے مین ناگواری بلیغ پیدا ہو چاہیے کہ پہلے تھوڑا طرخون چبائے تاکہ قوت مونہہ کی مخدر ہوجائے اور اگر قے کرنے کا خوف ہو اطراف کو مضبوط باندہے۔ اور پینے کے بعد کوئی چیز قابض کہائے۔ اطبا رحب مسہل کو شہد سے ملا دیتے ہین۔ اور کبھی اوسکے اوپر شہد قوام کیا ہوا یا سکنجبین قوام کی ہوئی لگا دیتے ہین تاکہ گولی مسہل اس سے چھپ جاوے۔ ایک حیلہ عمدہ یہ بھی ہے کہ گولی کے اوپر قیروطی لگا دی۔ نہایت عمدہ یہ تدبیر ہے کہ شربت مین پانی خواہ اور کوئی چیز بھر کر گولی اوتار جاے یا اور حیلہ ایسے کرے جس سے پوری دوا اوتر جاے۔ حاصل سب حیلونکا یہی ہے کہ اصل جرم دوا کا ظاہر نہو۔ دوائے مسہل اگر بطور جوشاندہ کے ہو نیمگرم پینی چاہیے۔ اور گولی ہو نیمگرم پانی کے ساتھ۔ اور پہلے مسہل پینے والے کا معدہ گرم کرلینا چاہیے بعد دوا پینے کے حب متلی مین تسکین ہوا ٹھے اور تھوڑی تھوڑی حرکت کرے کہ یہ حرکت معین ہوتی ہے اور ایک ایک گھونٹ گرم پانی وقتاً فوقتاً پیتا رہے مگر اتنا پانی نہ پیے جو خود دوائے مسہل کو نکالدے اور اوسکی قوت توڑ ڈالے۔ اتنا آب کثیر بروقت روکنے اسہال کی البتہ جائز ہے۔ تھوڑا تھوڑا گرم پانی پینا بوجہ تریاقیت کے مضرت دوا کو دفع کرتا ہے۔ جسکا مزاج گرم ہو اور ترکیب عضا مین اوسکے ضعف ہو اور معدہ بھی کمزور ہو اوسکو مناسب ہے کہ قبل پینے دوائے مسہل کے تھوڑا آبجو یا آب انار پی لے تاکہ فی الجملہ غذائے لطیف اور سبک معدہ مین پہونچ جاوے۔ اور جو شخص ایسا نہو اوسے نہار مونہہ مسہل پینا چاہیے۔ اکثر جس شخص کا مسہل گرمیون مین ہوا اوسے تب آجاتی ہے۔ مسہل کے پینے والے پر واجب ہے کہ جبتک دوا اپنا عمل سے فارغ نہو کھانا پینا ترک کردے۔ اور جبتک اجابت ہوا کرے سونے کو بھی ترک کرے ہان اگر ارادہ مسہل کے وقت کا ہو اوسوقت مضائقہ نہین ہے۔ پھر اگر اوسکا معدہ متحمل بھوک کا نہو مثلاً معدہ پر صفراویت غالب ہو کہ بہت جلد حالت گرسنگی مین انصباب صفرا کا ہوجاتا ہو یا چونکہ مدت سے یہ شخص پرہیز کر رہا ہو اور بھوک کی تکلیف اسی مدت سے ہو پہونچ رہی ہے ایسے شخص کو روٹی کسی شربت مین بھگو کر تھوڑی سی بعد پلانے دوا اور قبل شروع ہونے اسہال کے دیسکتے ہین۔ اس تدبیر سے بیشتر فعل دوا پر اعانت ہوسکتی ہے۔ اور شارب مسہل کو سرد پانی سے دھونا معدہ کا جائز نہین ہے۔ اطبا یہ بھی کہتے ہین کہ جو مسہل صبر کا شاندہ ہو اوسکے ساتھ جوشاندہ بھی مناسب ہے تراوسی گولی کے شریک کرنا چاہیے مثلاً گولی مسہل صفرا ہمراہ جوشاندہ شاہترہ کے اور مسہل سودا ہمراہ جوشاندہ افتیمون اور سبایج وغیرہ اور مسہل بلغم کے ہمراہ جوشاندہ فنطوریون پلانا چاہیے۔ اگر احتیاج استفراغ بدن خشک اور سخت گوشت کی دوائے قوی مثل خربق وغیرہ سے ہو پہلے اوس بدن کی ترطیب چکنی غذاؤن سے کرلینی چاہیے۔ حاصل یہ ہے کہ دوائے قوی مثل خربق وغیرہ کے خطرہ شدید سے خالی نہین ہے کہ جو بدن اخلاط سے پاک ہو اوسمین تشنج پیدا کرتی ہے۔ اور جس بدن مین اخلاط بھرے ہون اوسکی رطوبت مین تحریک پیدا کرتی ہے جس سے خناق پیدا ہوتا ہے اور احتشار کی طرف ایسی چیزین کھینچ لیجاتی ہین جسکا دفع دشوار ہوتا ہے۔ نیز عات زہردار

مثل ماوزیون اور شیرم وغیرہ کی مضرت اگر بافراط استعمالی دہی کا ہو برطرف ہوجاتی ہے اور اسہال بند کردیتا ہے۔ اکثر دوا کی بوسعدی مین مختلف طور کی ہوتی ہے اور جوکے ستو سے جو بو دوا کی باقی رہجاتی ہے بیٹ جاتی ہے۔ یہ سفوف بھی مناسب ہے بہ نسبت اور سفوفات کے۔ اگر مسہل کے بعد دیر تک اجابت نہو اور تخفیف ممکن ہو بغیر کسی طرح کی حرکت دینا دوا کو ضرور نہو بھی کرنا چاہیے اور اگر اجابت نہونے سے کسی طرف کا خوف ہو تدبیر صائب یہی ہے کہ ماء العسل یا شراب العسل ایک ایک گھونٹ پیے یا نطرون یا نمین گھول کر استعمال کرے یا کوئی فتیلہ بطور شیاف کر کسی یا قنفہ کرائے۔ کونا ہی دوا مسہل کی اپنے عمل مین یا بسبب تنگی مجاری کی اپنے خلقت مین خواہ تنگی مجاری کی کسی مزاج عارضی کی وجہ سے خواہ بوجہ قریب ہونے مجاری کی کسی مرض سے ہوتی ہے پس جنکو مرض فالج یا سکتہ عارض ہوا ونکے مجاری ادویہ اسقدر تنگ ہوجاتی ہین کہ دوا کا پہونچنا ہوا تک نہین ہوسکتا ہے اسی جہت سے اونکے اسہال مین دشواری ہوتی ہے۔ ایکدن دو مسہل پینا اندانقہ کی بات ہے اور صواب سے دور ہے۔ جو دوا مسہل خاص کسی خلط کی ہے اگر بدن مین وہ خلط نہین پاتی ہے مشوش ہوجاتی ہے اور بدشواری اسہال پیدا کرتی ہے۔ اسیطرح اگر اوس خلط کو اوسکے اضداد مین دوا ہوا پاتی ہے۔ پہلے ہر ایک دوا مسہل اوسی خلط کا اخراج کرتی ہے جس سے خاص ہے اوسکے بعد جو خلط اوسکی خلط خاص کی قلت اور کثرت اور رقت مین قریب ہو اور بتدریج اور خلط کا جو اوس قریب کو قریب ہوا اخراج کرتی رہتی ہے اسلیے خونکہ وہ بطور ذخیرہ کے جمع رہتا ہے اور طبیعت اوسکی نکلنے مین بخل کرتی ہے۔ ہر ایک دوا اسی جذب خلط بعید کا دشوار ہوتا ہے۔ جس شخص کو خوف کرب یا متلی کا بعد دوا پینے کے ہو تین دن خواہ دو دن پہلے تخم ترب یا نمین جوش دیکر یا مولی کھالے۔ جس شخص کا ارادہ مسہل لینے کا ہو نمک کی زیادتی کھانے مین نکرے اکثر دوائے مسہل سے کرب اور غشی اور متلی اور خفقان اور ہیچ شکم پیدا ہوتا ہے خصوصاً جسوقت اجابت نہوا اور پسینا زیادہ نکلے۔ اور اکثر دوائے مسہل کی ذکر ڈالنے کی ایسے وقت حاجت ہوتی ہے۔ اور بیشتر یہ دشواری فقط قابض چیزون کے کھانے سے دفع ہوجاتی ہے۔ آنجو بعد اسہال کے پینا اویت مسہل کو دفع کردیتا ہے اور جو سوا خواہ دوا گذرگاہ اور امعاء مین جسیدہ ہوئی ہین اونکو دھو ڈالتا ہے۔ جس شخص کا مزاج سرد ہو اور بہ نسبت مزاج پر غالب ہو بعد عمل مسہل کے چاہیے کہ تر و تیز گرم پانی مین جو بھگو کر تناول کرے اوسمین تھوڑا روغن زیتون بھی شریک کرین۔ اور جسکا مزاج گرم ہو اسکو ہمراہ سرد پانی اور روغن بنفشہ اور شکر طبرزد اور طلاب کو استعمال کرین۔ اور معتدل مزاج تخم کتان۔ جس شخص کو خوف خراش امعاء کا ہو گل ارمنی آب انار کو ساتھ تناول کرے لیکن یہ استعمال بعد اسہال اور قطع ہوجانے اجابت کو واجب ہے۔ جس شخص کو بعد مسہل پینے کے تپ عارض ہو مناسب دوا اوسکے حق مین آش جو ہے۔ سکنجبین کے استعمال سے سیج لینے خراش امعاء پیدا ہوتا ہے اسلیے دو تین دن سکنجبین کا استعمال نچاہیے تاکہ قوت امعاء کی بحال خود برقرار ہوجاوے۔ واجب ہے کہ بعد مسہل کے دوسرے دن حمام مین داخل کرین اگر بقیہ اخلاط کا بدن مین رہے اور حمام مین جانے سے طبیعت خوش ہو اور لذت پائے اس سے معلوم ہوگا کہ بقیہ اخلاط کا تنقیہ حمام نے کردیا پھر اوسے مسہل نہ دینا چاہیے۔ اور اگر حمام مین جانے سے لذت نہ پائے اور دلتنگ ہو حمام سے بیشکال لینا چاہیے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جسکے امعاء ضعیف ہون اکثر دوائے مسہل سے اسہال شدید اوسکو عارض ہوتا ہے کہ اوسکے بند کرنے مین نہایت دقت ہوتی ہے اور بہت سی علاج کے بعد اوسکے دست بند ہوتے ہین۔ اسی طرح مشایخ کا حال ہے کہ ادویہ مسہلہ کی دقتین اونکو پیش ہوتی ہین۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ نبیذ کا پینا بعد مسہل کو حیات اور اضطراب پیدا کرتا ہے۔ اور اکثر بعد اسہال اور فصد کے ایک درد جگر مین پیدا ہوتا ہے اور فقط آب گرم کے پینے سے دفع ہوجاتا ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ بروقت طلوع ثریا صبور کے اور بروقت برودت شدید اور بروقت برف ریزی کے

بیماروں پر دوائے مسہل کا استعمال جائز نہیں ہے۔ پس چاہیے کہ دوائے مسہل کو ربیع یا خریف میں استعمال کرے۔ اور چونکہ فصل ربیع کی صیف سے پہلے ہوتی ہے اور گویا کہ پیسنکا استقبال کرتی ہے اسواسطے فصل ربیع میں سوائے مہل لطیف کے کثیف اور قوی کا دینا جائز نہیں ہے ہاں فصل خریف میں ہر قسم مسہل قوی کا موقع ہے۔ طبیعت کو دوائے مسہل کا خوگر کرلینا تھوڑی سی حاجت تمیں کی اگر موسم مناسب نہیں ہے۔ اسلیے کہ یہی عادت پختہ ہوجاتی ہے اور اسکا خوگر اسی شغل میں مدت العمر رہتا ہے اور انجام اوسکا بہت بد ہوتا ہے۔ جس شخص کا مزاج یابس ہو دوائے قوی اوسکو ناتوان کردیتی ہے۔ دوائے ضعیف کو پینے کے بعد حرکت کم کرنی چاہیے تاکہ قوت دوا کی تحلیل نہ پائے۔ منجملہ ادویہ ضعیفہ کے جو مبارک ہے یعنے بے ضرر ہو بنفشہ اور شکر ہے۔ جس شخص کو حاجت مسہل کی جاڑوں میں ہو چاہیے کہ منتظر ہوائے جنوبی چلنے کا رہے۔ اور گرمیوں میں بقول بعض اطبا کے انتظار ہوائے شمالی کا کرنا چاہیے۔ مگر اس قول میں تفصیل ہے کہ اگر اسہال خلط رقیق صفراوی کا منظور ہو انتظار ہوائے شمالی کا کرے اور خلط غلیظ کے اسہال میں کچھ ضرورت نہیں ہے۔ مریض جسوقت محتاج بمسہل ضعیف کا ہو کر استعمال دوائے ضعیف کا کرے اور کچھ اثر ظاہر نہو پھر تحریک جائز نہیں ہے بلکہ بحال خود چھوڑ دینا چاہیے۔ اگر ہیجان خون کا اسہال سے ہوتا ہے کہ اسکی وجہ سے تپ پیدا ہوتی ہے اوسکے دور کرنیمیں تنہا قصد کافی ہوتی ہے

فصل چھٹی افراط مسہل کا بیان اور وقت اوسکے بند کرنے کا

منجملہ اون علامات کے جنسے وقت بند کرنے مسہل کا بالضرور پہچانا جاتا ہے یہ ہے کہ بعد اسہال کے پیاس ہو اسلیے کہ اگر برابر دست جاری رہیں اور پیاس نہ معلوم ہو روکنا چاہیے اور افراط اسہال سے خوف کرنا چاہیے ہاں پیاس کا پیدا ہونا فقط کثرت اسہال اور افراط اجابت سے نہیں ہوتا پس اسکی شناخت ضرور کرنی چاہیے کہ پیاس کبھی بسبب کیفیت معدی کے پیدا ہوتی ہے کہ معدہ اگر گرم یا خشک ہو یا دونوں کیفیتیں معدی میں ہوں بہت جلد پیاس پیدا ہوتی ہے۔ اور کبھی بسبب حال دوا کے بھی پیاس پیدا ہوتی ہے جسوقت دوا گرم اور لذاع ہو۔ اور کبھی بنظر نفس کیفیت مادہ کی بھی پیاس پیدا ہوتی ہے جسوقت مادہ گرم ہو مثل مادہ صفراوی کے ایسے اسباب کی نظر سے بعید نہیں ہے کہ پیاس جلد معلوم ہو اور ابھی تنقیہ تام نہوا ہو چنانچہ اگر اخذ اون اسباب کو پائی جائیں بعید نہیں ہے کہ پیاس بدیر معلوم ہو بہرحال جسوقت پیاس میں افراط ہو اور اجابت بھی زیادہ ہو چکی ہو روک دینا چاہیے خصوصاً اگر اسباب سرعت عطش موجود نہوں بلکہ بروقت موجود نہونے اسباب عطش کے اگر پیاس ظاہر ہوتا خیر جس میں کسیقدر جائز نہیں ہے کبھی مادہ نکل رہا ہو وہ بھی قلیل ہو۔ مسہل کی بند کرنے پر ہوتا ہے۔ مثلاً خلط صفراوی کے مسہل میں اگر نوبت بلغم کے نکلنے کی پہونچی جاننا چاہیے کہ اسہال میں افراط ہوئی چہ جائکہ مسہل صفراوی سے خلط سوداوی کے نکلنے تک نوبت پہونچے۔ پھر اگر ایسے مسہل سے خون کے نکلنے کی نوبت پہونچے اندیشہ عظیم پیدا ہوگا اور بعد دشواری پڑے گی۔ جس شخص کو مسہل میں مبتلا کرے مروڑا انجام کار میں پیدا ہوا اوسکی تدبیر کتاب سوم کے امراض امعا میں دیکھنی چاہیے۔

فصل ساتویں تدبیر اوس شخص کی جسکو افراط مسہل کی پیدا ہوا افراط اسہال یا بوجہ ضعف عروق کے عارض ہوتا ہے یا بجہت وسیع ہوجانے رگوں کے ہونہ کے۔ یا اس وجہ سے کہ دوائے مسہل رگوں کے سوراخ میں مادہ بلغمی لذع پیدا کرے۔ یا اس وجہ سے کہ بدن کو دوائے مسہل سے کوئی سوء مزاج بنا عارض ہو جو اوہ ایسی چیز جو قایم مقام سوء مزاج کی ہو بہرحال بروقت افراط اسہال کے اطراف کہ اوپر اور نیچے سے باندھنا چاہیے انہون کو بغل سے اور پاؤں کو بیچ ران سے شروع کرکے نیچے اوندھا ہوا چلا جائے اور تریاق یا تھوڑی سی فلونیا اوسکو پلانی چاہیے اور اگر ممکن ہو حمام یا آب گرم کے بخار سے پسینا اوسکے بدن کا نکالا جاوے اسطرح کہ تمام بدن کپڑوں کے نیچے چھپا ہوا اور سر کھلا ہو۔ پھر اگر باوجود زیادہ پسینا برآمد ہونے کے بھی اسہال منقطع نہو قابض دوائیں پلانی چاہئیں اور بدنکی مالش کیجاوے اور خوشبو لخنج جو آب ریاحین اور صندل اور کافور اور فغرہ وغیرہ سے بنائی جائیں سونگھانی چاہئیں۔ مالش اونہیں اعضا کی کرنی چاہیے جو اعضاے خارجی ہیں اور اونکو گرم کردینا بھی چاہیے گو بندبو

مجمد ہاری سے گرم کیے جائین اسطرح کہ مجمد نیچے اضلاع اور درمیان دونون شانون کے لگایا جائے پھر اگر احتیاج ہو تو اوسکے معدہ پر یا اوسکی اضلاع پر ضماد آرد جو اور قوابض تر فروٹ لگایا جائے یہ بھی جائز ہے۔ اور اوپان مین سے روغن بابونہ روغن بنفشہ بھی مفید ہے۔ یہ بھی واجب ہو کہ سر ہوا سے اوکو بچائین اسلیے کہ سرد ہوا بطریق عصر کے اسہال پیدا کرتی ہے۔ اور گرم ہوا سے بھی اجتناب کرنا چاہیے کہ اونکی قوت کو سست کر دیتی ہے۔ یہ بھی واجب ہو کہ اونکی تقویت خوشبودار چیزون سونگھا کر کرنی چاہیے اور ایک ایک گھونٹ قوابض اور کعک یعنی کلچہ شراب بچانی مین ملا کر کھلانا چاہیے۔ اگر یہ چیزین گرم کھلائی جائین بہتر ہے۔ اور اوس سے بہتر روغن آب انار مین خواہ اقسام سویق یعنے ستو سے یا پوست خشخاش بسی ہوئی استعمال کیجاے بہتر ہے یہ دوا ہے کہ بالون تین درم بہو کر دفع ترش مین جوش دین تا اینکہ بستہ ہو جاے بعد اوسکے استعمال کرین بس بہت مفید ہے۔ واجب ہو کہ انکی غذا قابض ہو اور برف مین سرد کیجاے جیسے آب انگور ترش وغیرہ منجملہ اون تدبیرون کے جو انکی جہل اسہال پہین ہون یہ ہو کہ گرم پانی پلا کر قے پر آمادہ کرین اور اطراف بدن سے بھی گرم پانیمین رکھین اور اونکو حرکت دین اگرچہ اونپر غشی طاری ہوئی ہو۔ شراب کا استعمال اون لوگون کو قطعاً جائز نہین ہے۔ یہ جتنی تدبیرین اوپر بیان کی گئین اگر ان مین سے کوئی تدبیر کارگر نہو آخر کار استعمال مخدرات کا اور اون معالجات قویہ کا جو باب منع اسہال مین کتاب سوم کے بیان ہوگا کرین۔ بہت لائق ہے کہ طبیب بنظر احتیاط فرص اور سفوف قابض قبل از وقت حاجت طیار کر رکھے اور احتیاطاً جتنے کہ اور جو آلات احتقان کے ہین اونمین بھی موجود رکھے تا کہ بروقت حاجت تلاش کی نہو۔

فصل آٹھوین تدبیر اوس شخص کی جسپر دوائے مسہل نے اثر نکیا ہو

جب دوائے مسہل اثر نہین کرتی ہے عضل اور تشنج اور سدر اور صداع پیدا کرتی ہے انگڑائی اور جمائی پیدا ہوتی ہے ایسی وقت واجب ہو کہ حقنہ کرین اور حمول مسہل کا استعمال کرین جنکا ذکر قرابادین مین ہوگا اور مصطگی مین کزمہ یعنے تین درم ربع درم نمکدم پانی مین ملا کر پئین کبھی قوابض کے پلانے سے ایسے وقت دوائے مسہل کا عمل ظاہر ہو جاتا ہے جیسے سبب اول یہ کہ یہ چیزین قسم صفرہ کو بچوڑ کر متلی مین تسکین دیتی ہین اور قوام دوا کا غلیظ کر کے اوپر کی طرف حرکت کو روک کر نیچے کی طرف متوجہ کرتی ہین اور طبیعت کو تقویت دیتی ہین۔ اگر حقنہ سے فائدہ نہو اور اعراض ردی پیدا ہون کہ تمام بدن کی رگین اور پٹھے کھینچے لگین اور رگین باہر نکل آئین اور دوا کو حرکت اوپر کیجانب ہو ضرور فصد کر دینی چاہیے۔ بلکہ اگر دوائے مسہل عمل نکرے اور اوسکے بعد اعراض بد پیدا نہون جب بھی فصد کرنا چاہیے گو دو تین دن بعد کیون نہو اسلیے کہ اگر فصد نہ کیجاے خوف حرکت اخلاط کا طرف بعض اعضاے رئیس کے ہوتا ہے

فصل نوین احوال ادویہ مسہلہ کے بیان مین

بعض ادویہ مسہلہ ایسی ہین کہ اونکا ضرر بہت زیادہ ہوتا ہے جیسے خربق سیاہ یا خربق سپید نہ بلکہ زرد ہو یا خاریقون اگر سفید اور خالص نہ ملے بلکہ مائل لسبا ہی ہو یا ماذریون کہ یہ دوائین نہایت بد ہین۔ اگر ان دواؤن سے کسی دوا کے پینے کا اتفاق ہو اور اوسکے بعد اعراض ردی پیدا ہون تدبیر صائب یہی ہے کہ تا امکان اس دوا کو بدن سے بقے یا مخدر کر دینے کے دفع کر دین۔ اور اوسکے بعد تریاق سے علاج کرین اگر ان دواؤن مین ایسی چیزین ہین جنکا شر اور فساد جوالدواح مین پیدا ہوا ہو بہت سرد پانی پینے سے دور ہو جاتا ہے نہایت سُنڈ ہے پانی مین بھیگنے سے تر بدزرد بادہ تربد جو منعفن ہو گیا ہو۔ اسیطرح جو چیز دوا کی تیزی کو بوجہ برانگیختہ کرنے اور تلیین کے اور بجہت اوس چکنائی کے جو اوسمین ہو اور مثل سپرشم کے جیکتی ہو تو ڈالے ان ادویہ کے شر اور فساد کو دفع کرتی ہے۔ بعض دوائین مسہل کی ایسی ہوتی ہین کہ اونکو مناسبت بعض امزجہ سے ہوتی ہے۔ اور بعض امزجہ سے اونکو مناسبت نہین ہوتی مثلاً سقمونیا ایسی ہے کہ اوسکا عمل اور اثر سرد ملک کے رہنے والون کے بدن مین نہین ہوتا اور اگر ہوتا ہے تو بہت ضعیف ہوتا ہے اور جتنک سقمونیا کی مقدار کثیر مستعمل نہو کچھ اثر نہین ہوتا ہے جیسی حادت بلاد ترک کے لوگون کی یہی ہے۔ لسبی احتیاج بعض ابدان مین اور بعض بلاد مین

اس بات کی ہوتی ہے کہ جرم دواؤن کا استعمال نکیے جائین بلکہ اونکے قوی اور جوہر کا استعمال کیا جاتا ہے جو بذریعہ ترکنے یا جوش دینے وغیرہ کے نکالا جاتا ہے ۔ واجب ہی کہ ادویہ مسہلہ کے ساتھ خوشبو دوائین بھی شریک کیجائین اسکا فائدہ یہ ہے کہ قوتین اعضا کی محفوظ رہتی ہین ۔ اگر خوشبو دوائین ایسی ہون کہ اونسے تقویت قلب کی پیدا ہو اس مقام پر اونکا شریک کرنا بہت اچھا ہے اس واسطے کہ جو دوائین مقوی قلب ہین اونسے تقویت اوس روح حیوانی کی حاصل ہوتی ہے جو تمام بدن کی ہر عضو مین موجود ہے ۔ ادویہ مسہلہ مین دو قسم کی دوائین ہوتی ہین **پہلی قسم** یہ ہے کہ جسکا خاص کی دوا ہو اوسکا اسہال بہت جلد کرے **دوسری قسم** یہ ہے کہ استفراغ مین اوسکے دیر ہو ۔ پہلی قسم کی دوا اپنے فعل سے فارغ ہوتی ہے ۔ اور دوسرے قسم کی دوا خلط مین بھی ایک قسم کی مزاحمت پیدا کرتی ہے اور دوسرے قسم کی فعل کو کسیقدر روکتی ہے اور اوسکی قوت کو توڑ ڈالتی ہے ۔ پھر جب پہلی قسم کی دوا کا عمل پورا ہو جاتا ہے اور دوسرے قسم کی دوا اپنا اثر شروع کرتی ہے اس کا اثر ضعیف ہوتا ہے اور اوسکی تحریک پوری نہین ہوتی ہے اسیواسطے واجب ہی کہ ایسی دوا ضعیف الفعل کے ہمراہ ایک ایسی دوا بھی شریک کرین جو اوسکے عمل مین جلدی کرے جیسے زنجبیل واسطے تربد کے کہ ایسی دوا کی شرکت سے دیر تک اس دوا کے عمل مین سستی نہین رہتی مگر یہ فائدہ اوسوقت حاصل ہوتا ہے کہ جب ان دونون دواؤن مین آمیزش اور اختلاط اچھی طرح ہو جاوے ۔ واجب ہے کہ ہر وقت تجویز کرنے ادویہ مسہلہ کے اون قواعد کو بھی تصور کرین جو ہمنے کتاب ثانی مین قوت ادویہ مسہلہ کے باب مین بیان کیے ہین ۔ جس مقام پر ہمنے قواعد کلی ادویہ مفردہ کی ذکر کیے ہین وہان اسکا بیان بخوبی ہو گیا ہے ۔ دواے مسہل کا اثر چند طرح سے پیدا ہوتا ہے ۔ کبھی بجہت تحلیل کے بالخاصہ اثر کرتی ہے جیسے تربد ۔ اور کبھی اسہال بوجہ غرض کے بالخاصہ پیدا کرتی ہے جیسے ہلیلہ کہ یہ مادہ کو بخوبی کر بذریعہ قبض اسہال پیدا کرتا ہے ۔ کبھی اثر دواے مسہل کا بجہت تلئین اور نرم کرنے طبیعت کے بالخاصہ پیدا ہوتا ہے جیسے شیرخشت ۔ اور کبھی بجہت ازلاق کے اثر کرتی ہے یعنے بوجہ لعاب کے مادہ پھسل جاتا ہے جیسے لعاب اسپغول اور آلوے بخارا ۔ اکثر قوی دوائین جنمین سمیت ہے وہ اسہال کو اسطرح پیدا کرتے ہین کہ طبیعت پر غالب آجاتی ہین اسیواسطے واجب ہی کہ ایسی دواؤنکی اصلاح اون چیزون سے کرنی چاہیے جنمین قوت فاذزہر کی موجود ہو ۔ کبھی تلخی اور تیزی اور قبض اور عفوصت یعنے کھٹا ہونا اور عفوصت یعنے کھٹا ہونا بہت کچھ اعانت فعل دواے مسہل کی کرتا ہے ۔ جسوقت کیفیتین فعل دواے مسہل کے قریب ہون اور اپنی خاصیت کے مناسب ہو اوسکی خاصیت بالذات مثلاً تلخی اور تیزی تحلیل پر معین ہے پس جو دوا بذریعہ تحلیل کے مسہل ہے مثل تربد کے اوسکے ساتھ تلخ اور تیز دوا معین ہو سکتی ہے اسہال اور عفوصت سے کہ عصر پیدا ہوتا ہے جو دواے مسہل بوجہ عصر کے ہے جیسے ہلیلہ اوسکے ہمراہ کھٹی چیزین شریک کرنے سے اعانت پیدا ہوتی ہے ۔ ترشی تقطیع مدے کے بوجہ ازلاق کے کرتی ہے ۔ پس مثل آلوے بخارا کے ہمراہ لعاب اسپغول کے معین اسہال ہوگی ۔ یہ بھی واجب ہی کہ دواے مزلق کے ہمراہ وہ دوا جو بالعوض مسہل ہو استعمال نکرین مثلاً اسپغول ہمراہ ہلیلہ کے مگر جسوقت ہی کہ جب قوتین دونون دواؤن کے برابر ہون بلکہ ایسے وقت مین اصلح یہ ہے کہ ایک کی قوت دوسرے کی قوت سے زیادہ ہو کہ اوسکا اثر پہلے ظاہر ہو جاے ۔ مثلاً ایک دواے ملین بازلاق اپنا فعل قبل فعل دواے عاصر کے کرلے بعد اوسکے جب دواے عاصر اپنا فعل شروع کرے جس چیز کی ادویہ سے پہلے تلئین کر دی ہے یہ اوسکو باسہال دفع کرے اسی قیاس پر اور قواعد ادویہ مسہلہ کے اور مقامات سے دریافت کرنی چاہئین **فصل دسوین بیانمین اون چیزون کے جنمین اور ابواب مین تلاش کرنا چاہیے** ہماری قرابادین مین اور ادویہ مسہلہ اور ملینہ کا بخوبی بیان ہوا ہے اوسمین سے ادویہ مذکورہ کو طلب کرنا چاہیے اور جس دواؤن کا لگانے سے خواہ اوسکی

ترکیب ہو اونکا استعمال مسہل اور تلین ہے وہ بھی اوسی مقام پر بند کورہین اور جو مسہلات ہر ہین کے موافق ہین اونکا بھی اوسی جگہ بیان ہوا ہے اور ادویہ مفردہ کے بیانہین اصلاح ہر ایک دوا مفرد کی اور اوسکے ضرر کا مدارک اور اوسکے بلانے کی کیفیت بیان ہوئی ہے گلیان دواکی رسکنہ مثل تخم کے ہو جاتین اونکا استعمال درست نہین اور گیلی یا رجوب بھی جو دبی ہون اور اسقدر گیلی ہون کہ تھوڑے سے پانی سے بہر صورت اونکی بدل جاوے وہ بھی کام کی نہین بلکہ جسوقت جوب خشکی پکڑ جاتین اور کراری ہونے لگین مگر ازگلیون کے نیچے رہانے سے دب سکین اوسوقت اونکا استعمال کرنا چاہیے

فصل گیارہوین قے کرانے کا بیان

طبیب کا قے کرانا اوس شخص کو زیادہ تر واجب ہے جسکی طبیعت اور خلقت ایسی ہو کہ اوس شخص کا سینہ تنگ اور رسانس کی درآمد برآمد کی کیفیت بڑی ہو۔ اور جو شخص بنظر آثار اور علامات کے آمادہ نفث الدم اور خون تھوکنے کا ہو خواہ اوسکی گردن باریک اور جوآمادہ اس بات کا ہو کہ اوسکے حلق مین ورم پیدا ہوتے ہون خواہ وہ شخص جسکا معدہ فضول سے پاک ہو خواہ نہایت فربہ اور موٹا آدمی کہ یہ لوگ بالطبع لائق اسہال کے ہین لاغر آدمی جونکہ صفراوی مزاج ہوتا ہے اوسکے حقنین قے کرانے بہت مفید ہے۔ بنظر عادت کے قے کرانی اوسکو نامناسب ہے جسکو قے بآسانی نہو سکے اور دشوار ہو اور نہ اونمین قے کرنے کی عادت ہو پس یہ لوگ اگر قوی دواؤن سے قے کرائی جاتین تو ڈری ماتہ مین اونکے رکین اعضا نفس کی پھٹ جاتین گی اور مرض سل مین گرفتار ہونگے۔ جس شخص کا حال مشتبہ ہو کہ اوسکو قے مناسب ہے یا نہین پہلے خفیف دواؤن سے تجربہ کرنا چاہیے اگر بآسانی قے ہو جائے زیادہ قے کرانے پر جسارت کرنی چاہیے قوی ادویہ سے مثل خربق وغیرہ کے۔ اگر یہ شخص ایسا ہو کہ قے کرانا اوسے گوارا نہو اور طبیب کو بنظر ضرورت قے کرانی واجب ہو پہلے اوسے آمادہ قے کرنے پر کرنا چاہیے اور خوگر کرانا چاہیے کہ اوسکی ناف نرم اور مارو غن اور شیر مین تجویز کرکے اور اوسکی ریاضت مین کمی بلکہ بر فتہ رفتہ موقوف کرادینی چاہیے بعد ازان استعمال فی چیزونکا کرنا چاہیے اسطرح پر کہ پہلے پکنی چیزین اور روغن ہمراہ مشروبات کے پلائی جائین اور غذائین خوشگوار جنکا کیموس جید ہو کہلائی جائین خصوصاً جسکو قے بدشواری ہوتی ہو اسلیے کہ یہ شخص مشتہیٰ باوجود پلانے ادویہ مقی کے قے نہین کرتا اور اوسکی طبیعت اخراج مواد کو بطرف قے کے نجل کرتی ہے اسیواسطے اچہی غذا کہلانی چاہیے کہ اگر قے نہو اور معدہ مین باقی رہے اوسوقت اچھی غذا کا باقی رہنا بہتر ہے بہ نسبت باقی رہنے غذاے ردی کے۔ جو شخص بعد ایسے طعام کے جو بغرض قے کرنے کے کہلایا گیا تہا قے کرے دوبارہ کہانا جب تک خوب بہوک نہ لگے اوسے کہانا مناسب نہین ہے اور پیاس ایسے شخص کی تشریب نیب سے فرو کرنی چاہیے۔ پانی بنگرم خواہ جلاب اور سکنجبین کا استعمال اچہا نہین ہے اسلیے کہ انکے دینے سے متلی پیدا ہوتی ہے۔ غذاے مناسب ایسے شخص کو بچہاے مرغ اسطرح پکانا چاہین کہ پہلے پانی مین جوشندہ بن بعد اوسکے اونکے پیٹ مین مصالحہ گرم نمبر کے اگ پر مثل کباب بہونین اور تین پیالہ شراب بعد غذا کے پلانے چاہین جس کو کثی نے ہوا اور پہلے کبھی عادت ایسی قے کی نہوا اور اوسکے نبض مین تہوڑی سی تپ بھی ہو چاہیے کہ غذا دو پہر کے تکیہ نہ کہانے اور قبل از غذا گلاب گرم کرکے پیئے اور جس شخص کو قے سوداوی ہو چاہیے اسفنج کا ملائم گرم کرکے دبوکر معدہ پر رکہے۔ بہتر یہ ہے کہ جو طعام بغرض قے کرانے کے کہلایا جاے کئی طرح پکا ہوا ہو اسلیے کہ ایک ہی قسم کے کہانے کو کبھی معدہ ایسا قبول کرلیتا ہے کہ پیر اوسکے اخراج مین نجل کرتا ہے اور اپنی طرف پھیر لیتا ہے۔ جب قے باقراط ہونے لگے اور رطوبت بلغمی نکلنے لگے غذا مین گوشت کبتک اور کبوتر کے بچونکا جو ذرا دیر مین ہضم ہوتا ہے مگر بدیر نکلتا ہے اور اطراف ان چیزون کے نہ کہلانی چاہین اسلیے کہ یہ ثقیل ہین دیر مین ہضم ہوتی ہین۔ اور ہواے حمام مین بھی داخل کرنا چاہیے۔ اور بروقت پلانے دوا کے آدمی کے ایسی حرکات کرین جسمین دوڑنے کی ضرورت ہو اور ریاضت کرین لعب

امر شدت کرین بعد اوسکے تو کرین اور نہ امور ٹھیک دوپہر تک کرنے چاہئین ۔ ایضا بروقت تو کرنیکو دونون آنکھین اوپر چڑہا کر بندہنی چاہیے اور پیٹ پر بھی ایک کپڑا بطور بنا پوٹے کے لپیٹا ضرور ہے مگر نرم ہو اور بندش مین اعتدال رہے ۔ تے پیدا کرنے والی چیزین جیسے جربزا اور مولی اور طرخ لینے چھوٹی بھلی اور فوتنیج کو بھی تر و تازہ اور پیاز اور گندنا اور آش جو مع ثفل کے شہد کے ساتھ اور میٹھا حریرہ بانلی کا اور شراب شیرین اور قریب اسکے بادام ہمراہ شہد کے اور جو چیز مشابہ بلکبند یعنے خام روٹی جو روغن مین پکا کر میٹھے قوام یا شکر وغیرہ مین بھگو دیجاوے جیسے حلیہ وغیرہ کے یا اور روٹی خمیری جو روغن سے پختہ کیجاوے ۔ اسی طرح خربزہ اور کھیرا اور روغنون کو بیج خواہ انکی بیخ مین پانی مین بھگو کر کوئی چیز بنی ملائی جاوے ۔ اور جس شوربے مین مولی پڑی ہو جو شخص شراب سکنجبین بغرض تے کرنے کے پیتا ہے کہ تھوڑی سی پیکر تے نہ کرے بلکہ بہت سی پی لے اور تے کرے ۔ قطاع ہمراہ شہد کے اگر بعد حمام کے تے نہ آوے تو آسان ہو جاوے گی اور بآسانی ہوگی اور سہل بھی ہو جس شخص کا ارادہ کسی دن تے کرنیکا ہو قریب اس روز کے چاہیئے کہ بجوبہ چیا کر کوئی چیز نہ کھائے اگر کوئی شخص دو تی اور مثل خربق کے استعمال کرنا چاہے کہ نہار مونہہ استعمال کرے اور اگر کوئی نع نہود و گھنٹے دن جب چڑہے اور بول و براز سے فارغ ہو کر تے کرے ۔ اگر پرہوا لکر تے کرے اور بآسانی ہو جائے بہتر ہے ورنہ پر کو کسیقدر حرکت دی اگر پھر بھی ۔ قبضہ حمام مین داخل کیا جاوے اور جس پرسے تے کرنا ہے مناسب ہو کہ اوسمین روغن خانہ سا لگا دیا جائے اگر تقطیع اور کرب پیدا ہو آب گرم اور روغن زیتون پلانا چاہیے کہ پانی بھی خواہ اسہال عارض ہوگا ۔ تے کرنے پر اعانت اس تدبیر سے بھی ہوتی ہے کہ معدہ اور اطراف گرم کیے جاوین کہ اس سے تشنگی پیدا ہوتی ہے ۔ اگر دوا مے تقی بہت جلد تاثیر کرے اور جھٹ پٹ تے پیدا ہو جاوے کرنے کو رکھین اور ٹھرائین اور خوشبو اور معطر چیزین سونگھائین اور اطراف کو دبائین اور ملین اور تھوڑا سرکہ ملائین اور تری سیب کھائین تھوڑی سی مصطگی ملا کر ۔ **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ حرکت کرنے سے تے زیادہ ہوتی ہے اور سکون سے کم ہوتی ہے اور گرمی کی فصل سب سے پہلے قابل اسکے ہے کہ تے کرنے کا اوسمین استعمال کیا جاوے ۔ اگر احتیاج ہو ایسے شخص کو تے کرانے کی جسکا معدہ بدن مناسب نہ کرانے نہین ہے پس فصل صیف مین البتہ اجازت ایسے شخص کو تے کرانے کی دیجاتی ہے ۔ سب سے زیادہ کمی فائدہ کی تے کرنے مین بنظر تقیہ اول کے تنہا معدہ کو ہے سوا اوسکے اور بنظر دوسرے تنقیہ کے سر کو اور تمام بدن کو ہے اور جذب اور قلع مادہ کا فائدہ اسافل بدن کو ہوتا ہے ۔ مفید تے لی فضاحت خبر مفید سے اسطور پر ہوتی ہے کہ بعد تے مفید کے خفت اور اشتہا جید اور سانس اچھی اور نبض جید ہوتی ہے اور یہی حال سب قوتون کا ہے اور اوس تے سے پہلے متلی ہوتی ہے اور اکثر اوسکے ہمراہ لذع شدید معدہ مین اور سوزش پیدا ہوتی ہے اگر دوا سہل قوی ہو بتقاضل خربق کے خواہ جو دوا خربق سے مرکب ہو شروع مین ایسی تے کے موند سے لعاب چھوٹتا ہے اور بعد لعاب کے تے مین بلغم نشیر بدفعات گرتا ہے اوسکے بعد ایک شے سیال اور روان بہت صاف برآمد ہوتی ہے اور لذع خواہ درد جسقدر رہوتی ہے بحال خود ثابت رہتی ہے اوس سے اور قسم کے بعد اعراض کے سوائے متلی اور کرب ذکی پیدا نہین ہوتی اور کبھی شکم بھی روان ہو جاتا ہے بعد اوسکے چوتھی ساعت مین سکون طبیعت پیدا ہوتا ہے اور مائل براحت ہو جاتی ہے ۔ بری تے کی علامت یہ ہے کہ اول طبیعت مجیب نہین ہوتی اور تے کا پیدا ہونا دشوار رہوتا ہے اور اگر بجبر پیدا بھی ہوئی کرب عظیم ظاہر ہوتا ہے اور ہاتھ پاؤن کھنچے جاتے ہین اور آنکھ اندر کو گھسی جاتی ہے چہرہ زیادہ مسخ ہو کر تم جاتا ہے اور آنکھ مین سرخی زیادہ پیدا ہوتی ہے پسینا بہت نکلتا ہے آواز بند ہو جاتی ہے اور جس کو بکیفیت عارض ہوا اور جلد تدارک نہ کیا جاوے فورا مر جاتا ہے ۔ تدارک اسکا بذریعہ حقنہ کے اور شہد اور نیمگرم پانی پلانے سے کرنا چاہیے اور جن اوہان مین تریاقیت ہے جیسے روغن سوسن وغیرہ اونکا استعمال کرنا چاہیے اور تے بمقدور کوشش کر کے تے کرنی چاہیے اگر تے ہو جاوے اختناق پیدا ہوگا ایضا حقنہ جو پہلے سے طیار رکھا ہوا سے استعمال کرنا چاہیے ۔ بہت مناسب استعمال تے کا اول امراض مین ہے ہذر من ہون جیسے صرع اور استسقا اور ضدام البتولیا نقرس عرق النسا ۔ تے مین اگرچہ منافع ہین تاہم اکثر امراض بوجہ تے کے پیدا ہوتے ہین جیسے طرش لینے بطلان سماعت

ے۔ بعد قے کے متصل فصد نکرنی چاہیے بلکہ تین دن کا وقفہ دے کر فصد کا استعمال مناسب ہے خصوصاً اگر قے معدہ مین خلط موجودہ ہو۔ اکثر دشواری قے مین بوجہ رقت خلط کے پیدا ہوتی ہے پس پتلا دست خلط کو غلیظ کرنا مناسب ہے سو بق حب الرمان کا استعمال کرے۔ یہ بھی جاننا ضروری ہے کہ استعمال تخمی بعد قے کے دلیل اس بات پر ہے کہ مادہ تخمہ کا بطرف اسفل کے دفع ہوا ہے۔ اور استعمال کے بعد قے کا عارض ہونا اس پر دلالت کرتا ہے کہ قے نے اعراض استعمال نہ کیے۔ افضل اوقات قے کرنے کے واسطے کرسیون مین ٹہلنا دوپہر سے اگر بوجہ ورود کے قے کیجاے۔ بدن کے واسطے نافع ہے اور آنکھ کے حق مین مضر ہے۔ حاملہ کو قے کرانی مناسب نہین ہے اسلیے کہ فضول حیض کے اس قے سے دفع ہونگے اور تعب سے قے کے اسقاط اب مین پڑے گی پس اسکی تسکین کرنی چاہیے اور قے نکرنی چاہیے اور سب لوگ سوا نے حاملہ کے جسکو قے عارض ہو جاہیے کہ مدت کی چیز بن جنسے قے بخوبی ہو جاے پلائی جاہیین **فصل بارہوین بیان مین اون چیزون کے جو قے کرنے والی کو چاہیین** قے کرنے والا جب قے کرنے سے فارغ ہوا سپنے مونہہ اور چہرہ کو سرکہ مین پانی ملا کر دھوئے تاکہ سر مین گرانی پیدا نہو اور آب سیب کہ سانہ تہ ہو مصطگی ملا کر پیے اور کھانے سے منع کیا جاے اور راحت اور آرام کا التزام کرے اوسکے بعد سیر مین روغن بنفشہ مین اور حمام مین داخل ہو اور جلد نہلا کر باہر نکالین سے اگر بوجہ کسی ضرورت کے کھانا واجب ہو کوئی لذیذ شے کھلا ئیے جسکا جوہر پاکیزہ ہو اور سریع الہضم ہو **فصل تیرہوین منافع قے کے بیان مین حکیم بقراط لکھتا ہے** مہینہ مین دو مرتبہ قے کرنے کا حکم کرتا ہے یعنے دو دن بے در پے قے کرنی چاہیے تاکہ دوسرے روز بانی ماندہ روز اول کا بوجہ کمی خواہ دشواری روز اول کے نکل جاے اور جو کچھ معدہ مین کہنہ گیا ہو وہ بھی نکل جاے بقراط کہتا ہے کہ یہ بدن کے حفظ صحت کا اوس شخص کے واسطے ہون جو بر تدبیر التزام کیا کرے۔ اور بکثرت قے کرنی بد ہے اور قے مذکورہ بالا سے استفراغ بلغم اور صفراوی اور سوداوی غلط کا بھی ہوتا ہے اور معدہ کا تنقیہ ہوتا ہے اسلیے کہ معدہ کے تنقیہ کے واسطے تنقیہ کرنے والی کوئی ایسی شے نہین جیسے امعا کیواسطے وہ صفراوی جو بطرف اونکے آتا ہے اور تنقیہ کرتا ہے۔ ایسی قے سے سر کی گرانی بھی دور ہو جاتی ہے اور بصارت مین جلا پیدا ہوتی ہے اور تخمہ دق ہو جاتا ہے۔ ایضاً قے اوس شخص کو بھی سفید ہے جسکے معدہ پر صفرا گرتا ہے اور طعام کو فاسد کر دیتا ہے اگر طعام سے پہلے قے کرے پہر اوسکی غذا بروقت صفائی معدہ کے ہضم ہو گی اور فاسد نہوگی اس قے سے معدہ کی نفرت چکنی غذا سے برطرف ہو جاتی ہے اور جو سقوط اشتہا ہیضہ مین ہو یا اشتہا تیز اور ترش اور کھٹی چیزونکی معدہ مین پیدا ہوہ بھی زائل ہو جاتی ہے اور بدن کا تہیل اور ہیضہ مین بھی دور ہوتا ہے اور جو قروح گردہ اور مثانہ مین ہون سے اونکو بھی نافع ہوتی ہے۔ جذام کے واسطے بہ قوی علاج ہے اور رنگ مین تبدیلی پیدا ہونے کا بھی علاج قوی ہے اور صرع جو بشرکت معدہ کے ہو اور برقان اور انتصاب نفس یعنے سیدہے کھڑے ہو کر سانس آنے اور دشواری ہوا سکے واسطے اور رعشہ اور فالج کے واسطے بھی ہوتے مفید ہے۔ قوبا کا بھی علاج کامل اس قے سے ہوتا ہے واجب ہے کہ ہر مہینے مین ایک مرتبہ خواہ دو مرتبہ بروقت استعمال معجون کے قے کرے مگر دورہ مقرر نکرے اور شمار ایام کا لحاظ نہ کرے۔ بہت سو افیون اوسکو قے ہوتی ہے جسکا مزاج صفراوی ہو اور بدن اوسکا لاغر ہو **فصل چودہوین مفرط قے کے ضرر کا بیان** قے باافراط کرنی معدہ کو مضر ہے کہ اوسمین ضعف پیدا کرتی ہے اور اوسکو بمنزلہ اسقاط کے واسطے منفوذ ہونے مواد کے کرتی ہے اور سینہ اور آنکھ کی بصارت کو اور دانتونکو اور سر کو بھی مضر ہے مگر دورہ سر جو بشرکت معدہ ہو اور جو صرع فقط سر کی وجہ سے ہو اور کسی عضو کی شرکت پیدا نہوئی ہو جو سر سے نیچے ہے اوسکو بھی مضرت اور اضرار زائد قے نہین بلکہ کوہی مضر ہے اور یہ اور چشم کو اور بعض رگین پھٹ جاتی ہین۔ بعض آدمیون کی عادت ہوتی ہے کہ خوب پیٹ بھر کے بہت جلد کھا لیتے ہین اور بعد ازان قے کر ڈالتے ہین اس طریقہ سے اکثر امراض ردی اور مزمن پیدا ہوتے ہین

ایسے شخص کو پرخوری سے منع کرنا چاہیے اور طعام اور شراب مین اعتدال کرد ینا چاہیے **فصل پندرہوین بیان مین تدارک اون احوال کے جو قے کرنے والون کو عارض ہوتے ہین** قے کرنے کی تدبیر پہلے بیان ہو چکی اور خدد اور روغن جو شراب کے نیچے پیدا ہون گرم پانی اور روغن بلسن کے سینکنے سے خواہ محمہ ناری کاتنے سے دفع ہوتے ہین — جولدع شدید بعد قے کے معدہ مین باقی رہجاے اوسکو تناول شوربای روغن دار سریع الہضم دفع کرد یتا ہی اور مقام درد پر مالش روغن بنفشہ کی جسمین روغن سنبل اور تھوڑا سا سوم شریک ہو بھی مفید ہے — ہچکی اگر ہیضہ عارض ہو جھینک پیدا کرنے سے دفع ہوتی ہے اور جرعہ جرعہ گرم پانی تھوڑا تھوڑا پلانا بھی نافع ہے قے کے دفع کرنے کی تدبیر جو ہوہین فصل مین خواہ جہان مضار قی کا بیان ہوا اور کراہ اور دیگر امراض نا بردہ اور سبات اور انقطاع صوت جو بعد قے کے عارض ہون اطراف کی بندش اور اونکا بیکبارگی متصل باندھنا نافع ہے اور معدہ کو روغن رتیون جسمین سداب کو جوش دیا ہو لوکر یا جوش دیا ہوا اوس سے سینکنا اور شہد ہمراہ آب گرم کے پلانا مفید ہے اور جسکو حیات عارض ہوا اوسکے لیے یہی لعوق مستعمل کیا جاتین اور اوسکے کان مین پکار کر باتین کرین **فصل سولہوین تدبیر افراط سے قے عارض ہونے** کی اوسکو سولانا چاہیے اور جس تدبیر سے غثیان پیدا ہو پیدا کرنی چاہیے اور اوسکے اطراف کی بندش ایسی کرنی چاہیے جسطرح افراط اسہال مین کیجاتی ہی اور معدہ کا علاج بذریعہ ضماد قابض اور مقوی کے کرنا چاہیے — پھر اگر قے مین افراط ہوا اور خون براہ ہو دودہ مین شراب چار فوطولی ہو تخمیا پاوآنار کسر کے زائد بوزن ہندوستان ہوئی شریک کرکے پلاتین کہ اذیت دوای قوی کی کم کردیتی ہی اور خون بند کردیتی ہے اور طبیعت نرم کردیتی ہے — اگر ارادہ ہو کہ اطراف صدر اور معدہ خون سے پاک ہو جاتین کہ خون اون مقامات مین لبثہ نہو جاے اوسوقت سکنجبین برہ سوسرد کرکے تھوڑی تھوڑی پلانی چاہیے اس پہلے امر کے فائدہ کی خیال سی اب برگ خرفہ ہمراہ گل ارمنی کے استعمال کیے جاتے ہین پس جس شخص کو قے باافراط عارض ہوا چاہیے کہ بہت جلد دوا پلائی جاے — جو ادویہ مغثی ہین اونکی قوت کو درجات کا بھی خیال رکھنا چاہیے اور اس کا بھی خیال ضرور ہے کہ ہر ایک دوا کیونکر پلانے کے لائق ہے اور خصوصاً خربق کے استعمال کے شروط افراد مین اور ادویہ مفردہ کے باہمین ملاحظہ کرنا چاہین **فصل سترہوین حقنہ کے بیان مین** حقنہ ایک علاج عمدہ ہے آنونکی فضول رفع کرنے کے واسطے اور تسکین درد گردہ اور مثانہ اور اونکے اورام کے بارہ مین بھی نافع ہے اور امراض قولنج کو بھی مفید ہے اور جذب فضول کا اعضاء رئیسہ جو معدہ سے اوپر ہین بھی کرتا ہے — مگر تیز حقنہ سے ضعف جگر پیدا ہوتا ہے اور تپ عارض ہوتی ہے اور مادہ کو بعد انقراع کے اعضاء وغیرہ مین باقی رہ جاے اوسکے نکالنے پر حقنہ سے اعانت ہوتی ہے جس آلہ سے حقنہ کیا جاتا ہے اور جس طرح کرنا چاہیے اوسکا ذکر قولنج کے باب مین کیا جائیگا — غالبًا افضل اوقات حقنہ لینے والے کی یہ ہین کہ مستلقی ہو اور پھر جیٹ لیٹ جاوے اور بطرف درد کے مائل ہو کر لیٹے اور اوسوقت ہوا سرد ہو لینے دونون وقت صبح اور شام کے اور ایسے وقت مین کرب اور اضطراب اور غشی کم ہوتی ہے — حمام کی خاصیت یہ ہے کہ اوس سے اخلاط مین ثوران اور تفرق پیدا ہوتا ہے اور حقنہ اخلاط لبثہ کو جذب کرتا ہے — اسیواسطے بہتر یہ ہے کہ قبل حقنہ کے حمام کرے جس شخص کے امعاء مین عفر یا یبوسی ہوا اور بسبب حمی خواہ اور کسی مرض کے حاجت حقنہ کے ہو اور خوف یہ ہو کہ شاید حقنہ سے اخراج مواد نہو بلکہ دوای حقنہ بھی رک جاوے اوسپر واجب ہی کہ اپنی مقعد اور ناف کو اور گرداگرد اسکے سینک کرے یا جرے وغیرہ کو کرم کرکے **فصل اٹھارہوین ملاک کے بیان مین** ملاک کی بھی معالجات کی اقسام مین ایسا ہے کہ خاص مقام پر اسکا اثر پہونچتا ہے اور کبھی کسی دوا مین دو قوتین ہوتی ہین لطیف اور کثیف اور حاجت بطرف قوت لطیف کے زیادہ ہوتی ہے بہ نسبت کثیف کے

اسلیے کہ اسمین تعدیل لطافت کی ہوتی ہے۔ اگر اوسوقت یہ دوا بطور ضماد کے مستعمل ہو لطیف قوت دوا کی نافذ ہوجاویگی اور کثیف قوت نافذ ہونے سے رک رہیگی پس جو قوت لطیف نافذ ہوئی ہے اوسکا منفع پیدا ہوگا اور اسکی مثال ایسی ہے جیسے دھنیا جو کے ستو کے ساتھ خاریزہ ضماد کیجاے ضماد اور طلا کا فائدہ ایسا ہوگا کہ ضماد مین کسیقدر چیپیدگی ہوتی ہے اور طلا رقیق ہوتا ہے اگر طلا پارچہ اور اونپر مٹھیونکے ساتھ استعمال کیا جاتا ہے اور اگر اعضاء رئیسہ مثل قلب و جگر کے تدبیر بنیوجہ طلا مدنظر ہو کپڑونکے ٹکڑے عود اور صندل مین بسے ہوئے کام طلای خوشبو کا کرتے ہین جب اونسے اعضاء مذکورہ گرم کیجاتین

فصل اونتیسوین نطولات کے بیان مین

نرمیڑے کو کہتے ہین یہی ایک قسم کا عمدہ علاج ہے اگر تحلیل مادہ کی سر وغیرہ دیگر اعضا سے مرکوز ہو خواہ کسی عضو کا مزاج بدلنا ضرور ہو جو اعضا محتاج نطول کو ہین گرم ہو خواہ سرد پہر اگر اوسمین قضول کا انصباب نہوتا ہو پہلے نطول گرم کا استعمال کرنا چاہیے بعد ازان آب سرد سے نرمیڑا دینا چاہیے تاکہ جو مادی نطول گرم سے پیدا ہوئی ہے بعد پہونچنے آب سرد کے عضو مذکور مضبوط ہوجاے اور اگر انصباب مواد کا اوس عضو مین ہوتا ہو پہلے سرد پانی سے نطول کرکے بعد ازان نطول گرم کا استعمال کرین

فصل بیسوین فصد کے بیان مین

ایک استفراغ عام ہے کہ اوس سے کثرت مادہ کی نکالی جاتی ہے اور کثرت سے مراد زیادتی اخلاط کی ہے جو برابر کو نہین زیادہ ہوا اور کسی رگ مین کم اور بیش نہو۔ فصد کا استفراغ دو شخصون کے واسطے درکار ہے۔ اول تو جو شخص آمادہ امراض کا ہو اور اوسکا خون بڑھ گیا ہو۔ دوسرے جو مریض ہو۔ یہ دونون شخص ایسے ہین کہ انکی فصد یا بوجہ کثرت خون کے کیجاے یا خون کی برائی کے لحاظ سے فصد تجویز ہو خواہ دونون ضرر مجتمع ہون۔ آمادہ امراض جیسے جو شخص مستعد عرق النسا اور نفرس سوی اور وجع مفاصل دموی کا ہو خواہ جس کو نفث الدم بوجہ شگافتہ ہونے اوس رگ کے عارض ہوتا ہو جو اوسکے پھیپھڑے مین باریک سی لگی ہوئی ہے جب اوسمین خون زیادہ پیدا ہوتا ہے پھٹ جاتی ہے۔ خواہ جو لوگ مستعد جرب اور سکتہ اور البخوایا کے ہون اور اونکے بدن مین خون کی کثرت ہو خواہ مستعد خوانیق اور اورام احشا کے اور بخار کے ہون۔ خواہ جو لوگ کہ اونکی بواسیر کا خون بند ہوگیا ہے اور عادت اوسکی جاری رہنے کی تھی خواہ جس عورات کا حیض بند ہوا ہو یہ دونون ہمیشہ انکے الوان وجوب فصد پر دلیل نہین ہوتے ہین اسلیے کہ انکے رنگ مین تیرگی اور سپیدی اور سبزی پیدا ہوتی ہے۔

ایضاً جو لوگ ایسے ہون کہ اونکے اعضاے باطنی مین ضعف ہو اور مزاج اونکے گرم ہون پس ان لوگون کو لائق یہی ہے کہ فصل ربیع مین فصد انکی کھولی جاے اگرچہ ان امراض مین مبتلا نہون۔ اور یہی جو لوگ ایسے ہون کہ اونمین صدمہ چوٹ کا مارنے خواہ گرپڑنے سے پہونچا ہو اور کبھی بنظر اس احتیاط کے انکی فصد لیجاتی ہے کہ ورم پیدا نہوا اور جسکے بدن مین ورم ایسا ہو کہ اوسکے شگافتہ ہونے کا خوف ہو قبل ورم پختہ ہونے کے کہ انکی فصد بلا حاجت بھی لیجاتی ہے اگرچہ خون مین کثرت نہو۔ یہ بھی واضح رہے کہ ان امراض کا جب تک خوف وقوع ہے اور پیدا نہون اونمین زمانہ جواز فصد کا وسیع ہے اور اگر یہ امراض پیدا ہوجاتین اوائل مین ان امراض کی فصد کو ترک کرنا لازم ہے اسلیے کہ اسوقت فصد سے فضول مین رقت پیدا ہوتی ہے اور رقیق ہوکر تمام بدن مین جاری ہوتے ہین اور خون صالح سے مل جاتے ہین اور بیشتر وہ خون جسکے نکالنے کی ضرورت ہے فصد سے اوائل مین ان امراض کے خارج نہین ہوتا اور چند مرتبہ فصد کی ضرورت ہوتی ہے کہ اوس سے ضعف قوت پیدا ہوتا ہے۔ پہر جسوقت قبح مادہ کا ظاہر ہوا اور زمانہ ابتداے مرض کا گذر جاے اور زمانہ انتہا کا بھی تمام ہوجاے اوسوقت اگر فصد واجب ہو اور کوئی مانع بھی نہو فصد کھولنی چاہیے۔ یہ بھی اسکا خیال رہے کہ بروز حرکت مرض کے فصد اور کوئی استفراغ نکرنا چاہیے اسلیے کہ وہ روز راحت و آرام کا ہے اور اوسدن سونا مفید ہوتا ہے اور اوسدن مرض کا غلبہ اور

ہوتا ہے۔ اگر مرض کے بحران چند ہوں نے والے ہوں اور ان بحرانات کا زمانہ طولانی ہو پس زیادہ خون کا نکالنا ہرگز جائز نہیں ہے۔ بلکہ اگر بدون فصد کے سکون مرض کا ممکن ہو یہی کرنا چاہیے اور اگر سکون مرض بدون فصد کے ناممکن ہو تھوڑا سا خون بذریعہ فصد کے نکالنا چاہیے اور بہت سا خون باقی رکھنا چاہیے کہ اگر ضرورت ہو چند مرتبہ فصد کھولی جاوے اور قوت بدنی واسطے مقابلہ بحران کے باقی رہے۔ جس شخص کی قصد از دراز سے کھلی ہو اور جاڑوں میں زیادتی خون کی بوجہ ہاتھ پاؤں ٹوٹنے کے شکایت کرے فصد کھولنا جایز ہے مگر بقدر خون اسقدر رہے جو بموجب فصل کو نافع ہو اور فصد خون کو بجانب مخالف جذب کرتی ہے بوجہ روکنے طبیعت کے۔ اگر بوجہ فصد کے ضعف قوت پیدا ہو بوجہ زیادہ نکل جانے خون کے اخلاط کثیرہ پیدا ہوتے ہیں اور غشی اول فصد میں واقع ہوتی ہے اسواسطے کہ دفعتہً غیر مقاوم چیز پیدا ہوتی ہے یعنے جاری ہونا خون کا۔ اگر تھوڑی ہو فصد لینے سے خون بند نہیں ہوتا اور اسطرح کہ اگر بعد فصد کھلنے کے تھوڑی خون بند ہو جاتا ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ خون فصد کا خود بخود بند نہیں ہوتا جب تک بند نہ کیا جاوے اور قولنج کے ہمراہ فصد نہیں ہوتی ہے۔ حاملہ اور حائض کی فصد بدون ضرورت شدید کے جائز نہیں مثلاً حیض قوی رد کنا مگر ہو اگر قوت وفا کرے۔ یہ بھی ضرور معلوم رہے کہ جس وقت علامات استلاء خون کے پیدا ہوں جو اوپر مذکور ہو چکے فصد واجب نہیں ہوتی بلکہ اکثر امتلا اخلاط خام کی ہوتی ہے اوسوقت فصد نہایت درجہ مضر ہوتی ہے اسلیے کہ اگر بلا تنقیح فصد لی جاوے خوف ہلاکت مریض کا ہوتا ہے۔ جسکے بدن میں خلط سوداوی غالب ہو مضایقہ نہیں کہ پہلے اوسکی فصد کھول کو بعد ازاں بذریعہ اسہال کے استفراغ کریں۔ بلکہ طبیب پر مراعات حال رنگ بدن کی واجب ہے اون شرائط سے جو آیندہ ہم مذکور کریں اور اعتبار نبض کا بھی کرنا چاہیے کہ نبض سے اطمینان کامل ہوتا ہے کہ فصد واجب ہے۔ جس شخص کے بدن میں خون صالح کم ہو اور اخلاط ردی کی بدن میں کثرت ہو اور اگر اوسکی فصد کھولیں خون صالح نکلجائیگا اور خلط ردی غالب ہو جائیگی۔ اور جس کا خون فاسد ہو اور کم بھی ہو اور کسی عضو کیطرف متوجہ ہو کہ اوسکا مائل ہونا ضرر عظیم اوس عضو میں پیدا کریگا اور بدون فصد کھولنے کے چارہ نہو واجب ہے کہ فصد کھولکر تھوڑا سا خون نکالیں اور بعد ازاں بذریعہ اغذائے خوشگوار کہلاتیں اور پھر دوبارہ فصد کھولیں چند روز کے بعد تاکہ تمام خون فاسد نکلجاوے اور اچھا خون باقی رہجاوے۔ اگر فاسد خون میں اخلاط صفراوی ہوں اونکے استفراغ کے واسطے پہلے اسہال لطیف خواہ قے کی تدبیر کرنی چاہیے خواہ اونکے تسکین کی فکر کیجاوے اور مریض کو سکون اور آرام دینے میں زیادہ کوشش کرنی چاہیے۔ اور اگر اخلاط غلیظ ہوں قدماء اطبا ایسے وقت مریض کو تکلیف استحمام کی دیتے تھے اور اپنے کارہائے ضروری میں چلنے پھرنے کو زیادہ حکم کرتے تھے اور بیشتر قبل فصد اول کے اور بھی فصد ثانی سے پہلے بعد فصد اول کے تسکین لطیف جیسے زوفا اور حاشا مطبوخ ہو پلاتے تھے۔ اگر باضطرار فصد کے حاجت ہو باوجود ضعف قوت کے بوجہ غلبہ حمی یا اور اخلاط کے جو وہی ہوں پس چاہیے کہ فصد چند مرتبہ کھولی جاوے جیسا پہلے بیان کیا ہے۔ بارک، زخم فصد کا بیشتر سے قوت کی حفاظت زیادہ کرتا ہے لیکن بیشتر ایسی فصد سے خون رقیق نکل جاتا ہے اور خون کثیف اور کدورت ناک نہیں نکلتا ہے۔ اور چوڑے مونہہ کی فصد سے غشی بہت جلد پیدا ہوتی ہے اور تنقیہ خوب ہو جاتا ہے اور اندمال اس زخم کا بدیر ہوتا ہے مگر ایسی فصد اوسکے حق میں بہتر ہے جو براہ احتیاط فصد کھلواتے اور فربہ لوگوں کو بھی ایسی ہی مناسب ہے بلکہ جاڑوں میں فصد واسع بہر حال بہتر ہے تاکہ خون بستہ ہو کر رک نہ جاوے اور تنگ مونہہ کی فصد کہ بیوقوفی میں اگر حاجت ہو بہتر ہے۔ بروقت فصد کھولنے کے مقصود یعنے جسکی فصد کھولی جاوے اگر لیٹا ہو تو بہتر ہے کہ یہ وضع حفظ قوت کیواسطے بہت مناسب ہے اور غشی بھی پیدا نہیں ہوتی حمیات میں اگر شدید ہوں تا امکان فصد سے اجتناب اولی ہے اگر التہاب شدید پیدا ہو اور کل حمیات جو غیر جاوہ ہیں اونکے ابتدا میں اور ایام دورات میں اور حمیات کے ہمراہ تشنج ہو باوصف حاجت کے بھی فصد کم کھولنی چاہیے اسلیے

کہ تشنج جسوقت پیدا ہوتا ہے یا بیداری پیدا ہوتی ہے خواہ نسبتہً زیادہ نکلتا ہے باقوت ساقط ہوتی ہے انہین اعراض کی مقابلہ کے واسطے کہنی قدر خون زائد رہنا چاہیے جو مقابلہ شدت کا ان اعراض کی کرے۔ اسی طرح جس محموم کی حمی عفونت نہو اور فصد کھولی جاوے واجب ہے کہ خون کم نکالین تاکہ واسطے تحلیل حمی کے خون کا سازوسامان باقی رہے۔ پھر اگر تپ بین النہاب کی شدت ہو اور از قسم حمی عفونت ہو دس قاعدہ لحاظ کرکے فصد کھولنی چاہیے۔ پہ فارورہ کو دیکھو اگر غلیظ مائل بسرخی ہو اور نبض بھی عظیم اور سحنہ بین انتفاخ ہو اور حمی ایسی تپ بین ہو جس سے بدن بین انخراط اور رطوبات کا فنا آگاہ اور لاغری بڑھتی جاتی ہے پس بروقت خلا معدہ کے طعام سے فصد کھولنی چاہیے اور اگر فارورہ ہنوز رقیق ہے خواہ ناری ہے اور سحنہ سوکھتا جاتا ہے ابتداے مرض سے پس ہرگز فصد کھولنی نچاہیے۔ اگر حمی بین فترات اور سکون پیدا ہون اوسے زمانہ بین فصد کا موقع ہے۔ لزوجہ کا حال بھی دیکھنا چاہیے اگر لزوجہ قوی ہو ہرگز فصد نکھولنی چاہیے۔ رنگ خون کا بھی دیکھنا چاہیے اگر قیح مائل بسپیدی ہو فوراً بند کر دینا چاہیے۔ مجملاً یہ بھی لحاظ رہے کہ فصد سے مریض پر غلبہ ہیجان اخلاط صفراوی کا نہو اور نہ اخلاط خام بارد غلبہ کرے۔ پھر اگر تپ بین فصد بنظر قواعد عام خواہ بحکم خاص کے واجب ہو استقول کیطرف التفات نکرنا چاہیے کہ بعد روز چہارم کے محموم کے فصد مناسب نہین ہے اسلیے کہ بعد وجوب فصد کے چالیس دنکی مدت بین بھی ہر وقت فصد جائز ہے یہ رای جالینوس کی ہے۔ لیکن روز چہارم سے شیتر فصد اولیٰ ہے بہ نسبت بعد اس زمانہ کے۔ اگر دلائل وجوب فصد کے صحیح ہون اور فصد بین تقصیر ہو جاے پھر جو وقت کیون نہو اوسے فصد کھولنا چاہیے بعد عایت دس چیزونکے۔ اکثر بعض حمیات بین گو حاجت ہو مگر فصد سے طبیعت کو مادہ کے دفع اور مقابلہ کی قوت پیدا ہوتی ہے اسواسطے کہ کچھ مقدار مادہ کی فصد کیوجہ سے کم ہو جاتی ہے۔ مگر یہ فصد بلا حاجت اوسیوقت جائز ہے کہ سحنہ اور قوت وغیرہ رخصت فصد کی دیتے ہون۔ حمی دموی بین استفراغ بذریعہ فصد کے ضرور ہوتا ہے مگر ابتدا بین خون بلا مزاحمت نکالنا جائز نہین ہے اور بروقت نضج کے فصد مفرط ضرور ہے اور اکثر حمی دموی بعد فصد کے فوراً زائل ہو جاتی ہے۔ جو مزاج بشدت بارد ہو اوسکے بدن کی فصد نکھولنی چاہیے اور جو بلاد بسمت سرد ہون اونمین بھی استعمال فصد کا نا جائز ہے۔ اور بروقت درد شدید کے اور بعد ایسے استحمام کے جو محلل ہو اور عقب جماع کے اور نا ایکان اور سن بین جو چودہ برس سے کم ہو اور صاحبین شیخوخت بین بقدر امکان ہان اگر اعتماد سحنہ پر ہو اور پر ہونا عضل کا اسطرح پر کہ سختی اور دھیلے پنون اور کشادگی رگونکی اور ابھار ہونا اور سرخی رنگ کی ظاہر ہو ایسے مشائخ اور کم سن لوگون کی فصد پر جراحت ہو سکتی ہے۔ کم سن لڑکے بتدریج اور تھوڑی تھوڑی فصد سے خوگر کیے جاتے ہین جنکے بدن زیادہ لاغر ہون خواہ زیادہ فربہ ہون خواہ بدنمین زیادہ تحلل اور ڈھیلا پن ہو خواہ بدن سپید اور ڈھیلے ہون خواہ زرد بدن کہ اوسمین خون بمطلق معلوم نہو اونکی فصد سے بھی احتراز کرنا واجب ہے جب تک ممکن ہو۔ اور جس ابدان کے امراض طولانی ہو چکے ہون اونکی فصد بھی نکلنی چاہیے مگر اتنکہ فساد خون اون ابدان کا مستدعی فصد کا ہو پھر مضایقہ نہین۔ مگر خون کو بنابل دیکھنا چاہیے اگر سیاہ اور گاڑھا ہو نکالنا چاہیے اور سپید اور رقیق ہو فوراً بند کر دینا واجب ہے کہ ایسے خون کے نکالنے مین خطرہ عظیم ہے۔ بروقت امتلاء طعام کے بھی فصد سے اجتناب کرنا چاہیے تاکہ مادہ نا پختہ بطرف رکون کے جذب نہو عوض اوس رطوبت کے جو فصد سے نکل گیا ہے۔ اور بروقت امتلاے معدہ اور امعا کو فضلہ محبوس خواہ اوس فضلہ سے جو قریب بہ محبوس ہو ایضاً فصد سے اجتناب کرنا چاہیے بلکہ اس فضلہ کو نکالنے مین کوشش پہلے فصد سے کرنی چاہیے معدہ اور قریب معدہ کے فصول کو بذریعہ قے کے اور نیچے کی امعا کو فعل جسطور سے نکل سکے کو بذریعہ حقنہ کے ہو نکالنا چاہیے۔ جس شخص کو تخمہ عارض ہو اوسکی فصد بھی نہ لینی چاہیے بلکہ اتنی مہلت دینی چاہیے کہ تخمہ منہضم ہو جاے

جس شخص کا فم معدہ ذکی الحس ہو خواہ ضعیف ہو خواہ باعتبار خلقت کے معدہ مین خلط صفراوی زیادہ پیدا ہوتی ہو ایسے اشخاص کی فصد پر بھی جرات نکرنی چاہیے خصوصاً نہار موہبت مضر ہے۔ جس کا فم معدہ ذکی الحس ہی اوسکی شناخت لاذع اور تیز چیزون کے کھلانے سے ہوتی ہے۔ اور ضعف فم معدہ کے ہیجان اشتہا اور اوجاع فم معدہ سے ہوتی ہے۔ اور جسکے معدہ مین قابلیت صفرا اور بکثرت تولد اس خلط کا ہو اوسکی شناخت یہ ہے کہ ہمیشہ متلی بنی رہتی ہے اور قے صفراوی زیادہ عارض ہوتی ہے ہر وقت اور اوسکا مونہہ ہمیشہ تلخ رہتا ہے۔ یہ لوگ اگر انکی فصد کھولی جاوے اور انکی فم معدہ کی کوئی تدبیر پہلی سے نہ ہوئی ہو فصد سے خطرہ عظیم پیدا ہوگا اور بتہیر بعض کی ہلاکت عارض ہوتی ہے۔ پس فم معدہ کے ذکی الحس کو اور اوسکو جسکا فم معدہ ضعیف ہو چند لقمے روٹی کے کھلا دینے چاہئین جو کسی قدر شیرینی اور خوشبو مین ڈبوئی گئی ہون۔ اور اگر ضعف بوجہ بر ودت مزاج کے ہو شربت شکر مین ڈبونا چاہیے جسمین خوشبودار گرم چیزین پڑی ہی ہون۔ خواہ پودینہ کا شربت اور معجون ممسک ہی شربت بنفشہ ممسک ملاکر بعد ازان فصد کھولی جاوے۔ اور جسکے معدہ مین صفرا پیدا ہوتا ہے پہلے اوسکو قے آب گرم سے ہمراہ سکنجبین کے کرا کے اوسکے بعد چند لقمہ کھلانے اور تھوڑی دیر آرام دے کے بعد ازان فصد کھولی جاوے اور بدل اسکے اوس خون جید کا جو فصد سے خارج ہوگا اوسکا تدارک کرین اگر قوی ہو کباب مع اوسکی نسل کے کھلانے کہ اگر وہ ہضم ہو جائیگا زیادہ تغذیہ کرے گا مگر مقدار مین کم دینا چاہیے کہ معدہ ضعیف ہی بعد ازان فصد کرنی چاہیے۔ کبھی تکسیر زیادہ چلنے کی وجہ سے کسی رگ سے فصد کرتے ہین خواہ رحم سے خون جاری ہونے کے روکنے کے واسطے خواہ خون مقعد اور سینہ کو خونکو روکنے کے واسطے خواہ اور جراحات کے خون بند کرنے کے واسطے تاکہ خون بطرف خلاف کے جذب ہو کر بند ہو جاوے اور یہ علاج قوی ہے اور نافع ہے ایسی فصد مین زخم کا تنگ یا وہونا واجب ہی اور چند مرتبہ کھولنا چاہیے نہ کہ ایک ہی روز مگر باضطرار اور ضرورت ایک ہی روز بھی ہو سکتا ہے بلکہ ایکدن کے بعد دوسرے روز۔ اور ہر مرتبہ خون کم لیا جاوے اگر ممکن ہو۔ حاصل یہ ہے شمار مین فصد دفعہ کا زیادہ ہونا بہتر ہے بہ نسبت اسکے کہ ایک ہی مرتبہ خون کی مقدار کثیر کا اخراج کرین۔ جو فصد بلا حاجت کھلتی ہے اوسی سے صفر کا ہیجان ہوتا ہے اور اوسکے بعد خشکی زبان وغیرہ کی ہوتی ہے اسکا تدارک آب شعیر اور شکر وغیرہ سے کرین۔ اور جو شخص دوبارہ فصد کھلوائے اور پہلی فصد سے اوسے کچھ مضرت فالج وغیرہ کی نہ پہنچی ہو چاہئے کہ دوبارہ کی فصد مین اوسکی رگ طول مین کھولی جاہی تاکہ سرکت عضل کی اوسکے التحام اور رک جانے سے باز رکھے اور فصد دوم کھولی جاوے اور اگر یا اندیشہ خوف یہ ہو کہ خون بند ہو جاوے گا بہت جلد مقام زخم پر ایک کپڑا روغن زیتون اور نمک سے بھگو کر رکھین اور اوپر اوسی مقام سے پٹی باندھین اور اگر نشتر سے ہر وقت فصد کے روغن لگا دین بسرعت التحام یعنے زخم کی بھر آنے کو منع کریگا اور درد بھی کم ہو جاوے گا اور مقام فصد کو ملین اور روغن زیتون وغیرہ اوس مقام پر لگائین اور الش بہ نرمی ہو خواہ پہلے زیتون سے ملین اوسکے بعد کپڑے سے ملین۔ سو رہنا درمیان فصد اول اور فصد دوم کے ہیئت مقام فصد کو ملتحم کر دیتا ہے۔ وہ قواعد بھی یاد کرنی چاہئین جو استفراغ کی نسبت فصل ستائیس مین بیان ہوئے ہین کہ فصد کے واسطے بھی انتظار اوس روز کا کرین جسمین ہوائے جنوبی چلے جیسا اوپر استفراغ کے واسطے اسکے مرقوم ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ فصد اون لوگون کی جنکے مزاج مین سوسہ ہے اور فصد مجانین کی اور جو لوگ محتاج فصد کے رات کو اور زمانہ نوم مین ہون ضیق یعنے تنگ ہونی چاہیے تاکہ زوت الدم پیدا نہو اسی طرح جو شخص محتاج دوسری مرتبہ فصد کا نہو۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ دوبارہ فصد کھولنا تاخیر زمانہ کی زیادہ چاہتا ہے درمیان فصد اول اور دوم کے بوجہ ضعف منفصد کے

اگر مقصود ضعیف نہو نہایت کم یہ ہے کہ ایک ساعت کا وقفہ دونون فصد مین کیا جاوے — ارسال دم سے مراد یہ ہے کہ دن بھر خون فصد کا بند نکیا جاوے — فصد مورب بعونہ تعالی مناسب وسکی ہے جو ایکدن دوسری فصد کھلوانیکا فصد کرے — اور عرض مین فصد اوسکو مناسب ہے جو دوسری فصد بعد ایک ساعت کے کھلوائے — اور طولانی فصد اوسکی کھولنی چاہیے جو دو فصد سے زیادہ تین خواہ چار مرتبہ کھلوانے کا فصد کرے اور جسکا یہ ارادہ نہو کہ چند دنون تک ہر روز فصد کھلوائے — جسقدر فصد کے بعد روز زیادہ ہو دیر مین زخم پورتا ہے — دوسری فصد مین خون زیادہ نکالنے سے غشی پیدا ہوتی ہے مگر اینکہ دوبارہ فصد لینے والا کچھ کہاے — پہلی یا دوسری فصد کے ہمیشہ سوہنے سے فضول کا اخراج ہمراہ خون کے نہین ہوتا اسلیے کہ نوم کی وجہ سے اخلاط اندر بدن کے سما جاتے ہین — منجملہ فوائد دو مرتبہ فصد کھولنے کے بڑا فائدہ یہ ہے کہ قوت مفصود کی محفوظ رہتی ہے اور استفراغ بھی پورا ہو جاتا ہے جسقدر استفراغ واجب ہے — دوہری فصد بہتر یہی ہے کہ وہ خواہ تین دن کی تاخیر کرکے کھولی جاوے — بعد فصد کے بہت جلد سو رہنے سے اکثر اعضا مین اکسار اور ٹوٹنا پیدا ہوتا ہے — قبل فصد کے استحمام سے اکثر بشوارس خون برامد ہوتا ہے اسلیے کہ جلد مین غلاظت پیدا ہوتی ہے اور جلد کی نرمی اور آمادہ ہونا اوسکا واسطے لغزش اور پھیلنے کے مانع برامد خون کا ہوتا ہے ہان اگر مفصود کا خون بہت غلیظ ہو اوسوقت استحمام سے یہ مضرت زاید پیدا نہین ہوتی — فصد کھلوانے والے کو مناسب ہے کہ فصد کے بعد سیر ہوکر کھانا خواہ پینا تک کرے بلکہ بتدریج غذا کو بڑہاوے اور پہلی غذا ہی لطیف کا استعمال کرے اور اسیطرح بعد فصد کے ریاضت پوری ہی ترک کرے بلکہ لیٹنے اور استراحت کیطرف میلان خاطر رکھے — اور استحمام معلل بعد فصد کے نکرے — جس شخص کی ہاتھ مین بعد فصد کے ورم پیدا ہو چاہیے کہ بقدر تحمل دوسرے ہاتھ کی فصد کھلوائے خواہ مقام ورم پر ہم اسفیداج رکھے اور گرد اوسکے مبردات قویہ کو طلا کرے — جس شخص کی بدن مین اخلاط کا غلبہ ہو اور فصد کھلوانے بوجہ فصد کے خون اور جنس اخلاط مین پیدا ہوگا اور تمام بدن مین یہ اخلاط جاری اور روان ہو جاوینگے پہر اونکی اصلاح محتاج فصد متواتر کی ہوگی — خون سودا وی کی محتاج فصد متواتر کا ہی فی الحال تو خفت پیدا ہو جاتی ہے اور زمانہ شیخوخت مین چند امراض پیدا ہونے مین از انجملہ سکتہ ہے — اکثر دفعہ فصد کے حمیات کا ہیجان پیدا ہوتا ہے اور یہ حمیات اکثر تحلیل عفونت کرتے ہین — جو صحیح آدمی فصد کھلوائے اوسپر واجب ہے استعمال اوس چیز کا جو باب شراب مین مذکور ہو چکی ہین — یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ فصد کی رگین اور وہ ہی ہین اور شریانین بھی مگر شریانین کم کھولی جاتی ہین — اور بوجہ اوس خطرہ کے جو شریان کے کھولنے سے پیدا ہوتا ہے اوسکے چیرنے سے احتراز کرتے ہین اور وہ خطرہ یہ ہے کہ خون جاری ہو جاتا ہے کم سے کم ضرر یہ ہے کہ ابو سیما یعنے سیلان خون پیدا ہوتا ہے اور یہ بات اوسوقت ہوتی ہے جب نشتر باریک اور تنگ لگایا جاوے — بااینہمہ اگر شریان کا خون بعد نکلنے بمقدار ضرورت کے بند ہو جاوے نفع عظیم پیدا ہوتا ہے اون امراض مین جنکی جہت سے فصد کھولی گئی ہو اور اکثر شریان کی فصد اوسوقت نافع ہوتی ہے کہ جب کوئی شریان قریب اوس عضو کے ہو جسمین کوئی مرض ردی پیدا ہوا ہو اور اوس مرض کا سبب خون لطیف اور تیز ہو اسوقت جب ایسی شریان قریب کی فصد کھولی جاتی ہے بہت نافع ہوتی ہے بشرطیکہ اوسکے کھولنے مین خطرہ اور اندیشہ نہو — جو رگین ساکن ہاتھ مین کھولی جاتی ہین شمار مین چھ ہین مثلاً یعنے سرار اور اکحل یعنے ہفت اندام باسلیق اور حبل الذراع اور اسلیم اور ابطی جو شعبہ باسلیق کا ہے اور سرار وسب سے زیادہ افضل ہے یعنے اوسکے کھولنے مین خوف شریان پر پہونچنے کا نہین ہے — پہلی تینون رگین اکحل باسلیق ابطی بالبض کے اوپر کھولی جاوین یعنے جو مقام پہونچے اور بازو کے بیچ مین جہکتا ہے اور جہان ہاتھ مین خم پیدا ہوتا ہے اوس سے تہوڑا اوپر ہی ہو کھولنی چاہیے یعنے نیچے ماندہ کہ جب رگ اوپر برامد ہو کھولی جاوے اور البض کے نیچے خواہ اوپر کھولنی بچا چاہیے تاکہ خون بخوبی برامد ہو جس طرح دھار جھولی ہی جاری رہے اور اس مقام کے نشتر لگانے مین ہڈی پر آفت پہونچنے کا خوف نہین ہے

اور نہ شریان کو آفت پہونچتی ہے۔ اور اسی طرح قیفال کی اگر فصد طول مین کھولی جاوے تو مین زخم ہوتا ہے اسلیے کہ یہ رگ جو سے تعلق رکھتی ہے اور جو رگ منفصلی ٹھوڑے سے تعلق ہوا وسکی فصد طول مین اچھی ہے۔ عرق النسا اور اسلیم کی دنبرا اور رگون کی فصد مین رای صائب یہی ہے کہ طول مین کھولی جاوے۔ اور معہذا مناسب ہے کہ قیفال کی فصد اوس حصلہ کی سر سے نشتر دور پڑے جو موضع نرم مین اوپر بابض کر واقع ہے اور وسیع زخم لگایا جاوے اور دو ہر انشتر لگانا چاہیے کہ زرم پیدا ہوگا۔ اکثر فصاد کو اگر بمقام قیفال مین خطا ہوتی ہے ایک ہی نشتر لگانے سے برائی پیدا نہین ہوتی گو کہ گہرا لگایا ہو بلکہ اذیت کا پیدا ہونا فقط کر زخم لگانے سے ہوتا ہے۔ پورجانا زخم قیفال کا دو برین اوسیوقت ہوتا ہے کہ فصد طول مین ہو اور گہری فصد کھولنی اوسوقت چاہیے کہ دوبارہ پھر کھولنے کی ضرورت ہو۔ اگر قیفال نکلزا دے اور لمبا شوار ہو اوسکا کوئی شعبہ جو کہ نی کی جانب وحشی یعنے بیرونی جانب مین بطرف انگوٹھے کی سمیہ مین تلاش کرکے کھولدیا جاوے۔ ہفت اندام کے نیچے ایک پٹھا ہے اوسمین نشتر لگنے کا خوف ہے اور کبھی ہمچین دو پٹھون کے ہوتی ہے لہذا واجب ہے کہ یہ رگ ہوتا کھولی جاوے اور ٹکا کہ فصد کھولنی چاہیے لینے اوچلتا ہوا نشتر لگانا چاہیے جو گہرا نہو۔ اور کبھی ہفت اندام کے اوپر ایک باریک پٹھہ ایسا دراز ہوتا ہے جیسے تر پس اسکی شناخت کرکے فصد کھولنی چاہیے اور احتیاط کامل رہے ایسا نہو کہ نشتر اوسی پٹھہ تک پہونچے ورنہ خدر مرس پیدا ہوگا۔ جسکی رگ موٹی اور نمودار ہوتی ہے اوسکے ہاتھ مین یہ شعبہ پٹھے کا بہت ظاہر ہوتا ہے۔ اگر خطا سے اس پٹھہ مین نشتر لگ جاوے بہت اذیت ہوگی اگر غلطی سے پڑجاوے پر فصد کے پورنے کی تدبیر کرنی چاہیے اور اوسپر ایسی چیز رکھنی چاہیے کہ پور جانے سے منع کرے اور علاج وہی کرنا چاہیے جو عصب کی جراحات کا علاج ہے اور اوسکا بیان کتاب چہارم مین کیا گیا ہے۔ بہت بڑی احتیاط رہے کہ اس زخم کے قریب کوئی شی بترسدا کہ نیوالی نہ پہونچے جیسے آب برگ کمو اور صندل وغیرہ بلکہ اسکے گرد اور تمام بدن مین روغن گرم کی مالش کرنی چاہیے۔ حسن الذراع کا بھی سورب کھولنا مناسب ہے مگر اسکیہ دونون طرف سے کٹی ہوئی ہو اسوقت بناچاری طول مین کھولنی چاہیے۔ باسلیق مین خوف یہ ہے کہ اوسکے نیچے شریان ہے اوسکی حفاظت ضرور ہے اسلیے کہ اگر شریان تک نشتر پہونچیگا خون بند نہوگا خواہ بند بند شوار ہوگا۔ بعضے آدمی کی باسلیق کے گرد و نسریان ہوتی ہین جب ایک شریان دکھائی دے فصاد گمان کرتا ہے کہ اب نشتر شریان تک پہونچنے سے رہائی حاصل ہوی اور اس اطمینان سے دوسرے شریان پر نشتر بیدھڑک مارتا ہے لہذا اسکو پہلے سے پہچان لینا واجب ہے۔ جب پٹی باندھتے ہین اکثر اوقات وہ مقام پھول جاتا ہے لیکن یہ پھولنا کبھی بوجہ برامد ہونے شریان کے ہوتا ہے اور کبھی باسلیق پھولتی ہے اور کوئی کیون نہین پھولے چاہیے کہ پٹی کھولکر لین اور نرم نرم مالش کرین بعد ازان پھر پٹی باندھین اگر پھر پھولے دوبارہ ہی ترکیب کرین پھر بھی اطمینان نہو کہ پھر باسلیق کو چھوڑ کر اوسکا شعبہ جسکا نام البطی ہے کھولین اور وہ شعبہ پہونچی کی جانب انسی یعنے اندرونی پر ہے نیچے ہٹ کر باسلیق سے اسلیے کہ پھول جانیمین اکثر غلطی واقع ہوتی ہے باسلیق تریانے مشتبہ ہوجاتی ہے اکثر بوجہ باندھنے اور پھولنے کے حرکت شریان کی ٹھہر جاتی ہے جب وسکو اوٹھاتے ہین اور شبہوق پیدا کرتے ہین گمان ہوتا ہے کہ کوئی وریدہے اسی وجہ سے فصاد کھولدیتا ہے۔ جسوقت کسی رگ کی بندش کیجاوے اور بعد بندش کے مثل دانہ مسور کے خواہ مثل چنے کے گولی گول کچھ برامد ہو وہی ترکیب کرنی ضرور ہے جو باسلیق کے اشتباہ مین مذکور ہو چکی۔ باسلیق کی فصد جسقدر نیچے اوتار کر کھولین خطا سے اسلم ہوگی نشتر کا مسلک خلاف جہت اوس شریان مین ہونا چاہیے جو اس رگ کی قریب ہے۔ خطا باسلیق کی فصد مین فقط بوجہ شریان کے نہین ہے بلکہ اوسکے نیچے ایک عضلہ بھی ہے اور ایک پٹھہ ہے ان دونون کی سبب سے بھی خطا واقع ہوتی ہے اور اسکی جزا و باب نشریح مین ہم دی چکے ہین۔ باسلیق مین خطا ہونے کی اور نشتر شریان تک پہونچنے کی

شناخت یہ ہے کہ خون قیق اشقر اور جلتا ہوا نکلے اور مس مین نرمی پیدا ہو پس بہت جلدی کر کے موندہ مین زخم کے بشم ارنب یعنی خرگوش بر دبنا چاہیے پس مین تھوڑے سے دوای کندر اور ذم الاخوین اور صبر اور مرکی اور تھوڑی سی پیشکری سرخ ملی ہوا در سرد بابی اور آنکھ کا نا چاہیے اور مقام فصد سے اوپر ایسا باندھنا چاہیے پٹی وغیرہ سے کہ خون بند ہو جائے اگر بند ہو جائے تین روز تک ہرگز نہ کھولین اور بعد تین روز کے بھی تا امکان احتیاط کرنی ضرور ہے اور گرد زخم کے ادویہ قابضہ کا ضماد کرنا چاہیے۔ اکثر لوگ اس شریان کو کاٹ ڈالتے ہین تاکہ سمٹ کر اور اینٹھ کر گوشت اس پر جم جاے کہ اس جہت سے خون بند ہو۔ اور اکثر لوگ بوجہ جاری ہونے خون کے مر جاتے ہین۔ اور اکثر کی موت اس وجہ سے ہو جاتی ہے کہ تحمل اوس سخت بندش کا جو بغرض بند ہونے خون کے کیجاتی ہے نہین کر سکتے وہ بندش ایسی سخت ہوتی ہے کہ عضو کی موت اوس سے پیدا ہوتی ہے۔ **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ خون کبھی اور وہ سے بھی بعد فصد کے جاری رہتا ہے۔ اور **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ قیفال سے اکثر اوقات خون کا استفراغ ہوتا ہے جو زقبہ اور گردن سے اوپر ہے اور بہت کم گردے کے نیچے کا خون برامد ہوتا ہے۔ اور اطراف جگر اور شراسیف سے بڑہ کر سرارہ کا استفراغ بکار امد نہین ہوتا اور شراسیف کا تقیہ اس فصد سے نہین ہوتا اور نہ اسافل بند کا تقیہ ایسا جو تقیہ مین شمار ہو سکے۔ صفت اندام کا حکم متوسط ہے درمیان سرارہ اور باسلیق کے اور اس کے فصد سے استفراغ اطراف تمور بدن یعنے از سینہ تا اسفل ہوتا ہے۔ حبل الذراع مشابہ قیفال کے ہے۔ اسلیم کا ذکر اسواسطے کیا جاتا ہے کہ واسنے ہاتھ کی یہ رگ کہولنی درد جگر کو مفید ہے اور باعین ہاتھ کی اوجاع طحال کو مفید ہے۔ اور اسپر پٹی نہین باندہی جاتی جب تک خون خود بخود بند نہو جاے۔ اور جسکے بدن کی یہ فصد کہولی جاے اوسکا بدن آب گرم مین رکھنا چاہیے تاکہ خون بند نہو اور بسہولیت نکلے اگر خون بضعف نکلتا ہو جیسے اکثر مفصود کا یہی حال ہوتا ہے۔ افضل فصد اسلیم کی یہی ہے کہ طول مین ہے۔ البطی کا حکم اور باسلیق کا ایک ہی ہے۔ جو شریان واسنے ہاتھ کی کہولی جاتی ہے وہی ہے جو ابہامی کے پشت درمیان سبابہ اور ابہام کی واقع ہے اوسکا فائدہ واسطے درد جگر اور حجاب کے جو مزمن ہو عجیب ہے **جالینوس** نے خواب مین دیکھا کہ کوئی شخص اوسے اس رگ کی فصد کا حکم دیتا ہے اور اوسوقت جالینوس درد جگر مین گرفتار اتنا خواب سے چونک کر یہ فصد کہولی اور فوراً درد زائل ہو گیا۔ کبھی ایک اے رشریان جو بسبت اس رگ کی مائل بطرف بطن کف کے ہے اسی فائدہ کے واسطے کہولی جاتی ہے۔ جو شخص ہاتھ کے کسی رگ کی فصد کہلواے اور خون نہ برامد ہو پس براہ غلط اوسکے بھیجدہ کہولے اور اوسپر سخت پٹی باندہنے اور مکرر نشتر لگانے مین احتراز کرے بلکہ دو دن خواہ ایک ہی روز یون ہی رہنے دے۔ پھر اگر ضرورت دوبارہ نشتر لگانے کی ہو مقام نشتر اول سے اوپر دوبارہ نشتر لگاے اور اوس سے نیچے ہرگز نشتر لگانا جائز نہین ہے۔ زور سے باندہنا ورم پیدا کرتا ہے پٹی کو سرد کرنا اور اوسکو گلاب خواہ آب سرد سے تر کرنا بہتر ہے۔ جب تک پٹی بندہی ہوئی ہو قبل فصد کے نہ ہٹاے اور بعد فصد کے بھی اوسکا سرکانا جائز نہین ہے۔ لاغر اندام کو پٹی بہت لس کر باندہنے کی ضرورت ہے اسلیے کہ اونکی رگین خالی ہوتی ہین اور جب خون نکلتا ہے بدون سخت بندش کے اوسکا بند ہونا نہین ہو سکتا اور سخت بندش سے عضو مشدودہ کی گویا موت پیدا ہوتی ہے اور اوس عضو مین فساد عارض ہوتا ہے اور فربہ اندام کی رگین جب تک کس کر باندہی نہ جاہین بخوبی ظاہر نہین ہوتی اسلیے ڈہیلی باندہنی مناسب نہین۔ کبھی بعض فصاد جو خوب واقف اور ماہر ہین ایک لطف کی یہ بات کرتے ہین کہ درد مخفی ہو جاتا ہے اس طرح کہ ہاتھ کو بنچا کر کے پٹی مصنبہ باندہتے ہین اور تھوڑی دیر بعد ذرا ڈہیلی کر دیتے ہین شاید درد نیچے تک اور نہ متفرق ہونے کی جہت سے پوشیدہ ہو جاتا ہے

اور بعض فصاد نرم دستہ خواہ نشتر کا باریک سے کہ اوس مقام پر تیل لگا کر لیتے ہین اور یہ ترکیب جیسی ہم اوپر بیان کر چکے درد مین تخفیف پیدا کرتی ہے زخم کے بند ہو جانے کو دیر تک روکتی ہے۔ جو رگین اوپر مذکور ہو چکی ہین اگر باتہ مین ظاہر نہون اور اونکے شعبہ ظاہر ہون لازم ہے کہ شعبہ کے مقام پر باتہ کو دبائین اور ملتوی رہین اور دیکہین اگر بعد ترک باش اور دباو کے خون اون شعبونکی طرف کرتا ہے اور اونکو پھولا دیتا ہے اونہین شعبون کی فصد کھولنی چاہیے ورنہ ہرگز اون شعبونکو نشتر سے چھیڑین۔ اگر باتہ کا دہونا بعد فصد کے منظور ہو پہلے جلد کو کھینچین تاکہ زخم چھپ جاے اور بعد دہونے ڈالنے کے پھر بصورت اول پھیر لائین اور پٹی کو درست کر کے باندہین یا پہلا کر دین یا روغن کتان سے بھا ہا روئی کا تر کر کے پٹی کے نیچے رکہین اور بہتر یہ ہے کہ پٹی گول ہو جیسے دورا لٹا ہوا۔ اگر زخم کو مونہہ پھیلا ہوا ہو چاہیے کہ اوسکو بہ نرمی دور کرین اور کاٹنا مناسب نہین ہے اور ایسے لوگون کے دوسری فصد اور جگہ سے کھولی جاے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ خون کے بند کرنے اور بند رہنے کی اوقات معین ہین اگرچہ مختلف ہین بعض لوگ ایسے ہوتے ہین کہ اونکے بدن سے اگر پانچ رطل یعنے بوزن دو سیر نیمری کسرے زائد خواہ چھ رطل یعنے دہائی کسیر خون عین حالت تندرستی مین نکالا جاوے نہین اسکا تحمل ہو سکتا ہے اور بعض لوگ کہ بدن سے ایک رطل کا نکلنا دشوار ہوتا ہے اور نہ اونہین اسکا تحمل ہوتا ہے مگر اس مقدار کے بارہ مین تین باتونکا لحاظ رکہنا چاہیے اول بقوت خون کا نکالنا اور کمزوری سے نکلنا دوسرے خون کا رنگ اور بیشتر پہلے غلیظ نہین نکلتا ہے بلکہ رقیق اور سپید نکلتا ہے اسوجہ سے غلطی واقع ہوتی ہے اگر اس مقام پر علامات استلاء خون کی موجود ہون اور شاید حال سے فصد واجب ہو پس فصد کرنے مین سستی کرنی نہ چاہیے۔ کبھی بوجہ رنگ خون کی بھی غلطی واقع ہوتی ہے صاحب درم کے بدن مین اسلیے کہ ورم خون کو اپنی طرف جذب کرتا ہے اسوجہ سے خون مین پہلے رنگ کم ہو جاتا ہے پر جب درم کے قریب کا خون آتا ہے سیاہ اور غلیظ ہوتا ہے تیسرے قبض کی رعایت بھی بروقت نکالنے خون کے بطرف فصد کے ضرور کرنی چاہیے اگر دیر سے نکلنا خون کا سوجب خوف مقصود کا ہو خواہ رنگ خون کا بدل جاے یا نبض صغیر ہو جاے خصوصاً وہ صغیر جو مائل بہ ضعف ہو تو خون کو بند کر دینا چاہیے یا اگر جاے خواہ انگڑائی یا ہچکی خواہ متلی پیدا ہو اور اسکے پیدا ہوتے ہی جھٹ پٹ رنگ متغیر ہو جاے بلکہ تیزی سے نکلنا خون کا بھی بدل جاے اوسوقت اعتماد نبض پر کر کے بشرط صغر اور ضعف کے رہ کرنا چاہیے۔ جن لوگو کو فصد سے بہت جلد غشی پیدا ہوتی ہے وہی لوگ ہین جو حار مزاج اور نحیف اور لاغر خواہ جنکے بدن پہلے اور متحلل ہوتے ہین۔ اور جنکی دبر ہین غشی لاحق ہوتی ہے اونکے بدن معتدل اور گوشت اونکے سخت ہوتے ہین۔ اطبا کہتے ہین کہ فصاد کے ہمراہ مناسب ہے کہ بہت سی ہون نوک دار بھی ہون اور بے نوک کے بھی رہین اور نوک دار بہتر ہوتے ہین تحرک رگونکے واسطے جیسے دواج وغیرہ۔ ایضاً فصاد کے ہمراہ ریشم کا لچھا خواہ پیچک ہونی چاہیے اور الہ قے کرانے کا چوبی خواہ پیکا بھی اوسکے ہمراہ ضرور رہنا چاہیے اور خرگوش کی بال مادر دواء مصیر اور کندر اور نافہ مشک اور دواء المسک اور قرص مشک کا پاس فصاد کے رہنا ضرور ہے شاید کسی مفصود کو غش آجاے اور یہ بڑا امر ہے جسکا خوف فصد کہولتے وقت ہوتا ہے۔ اور اکثر اوقات ان چیزونکا پاس موجود ہونا باعث رستگاری مفصود کی موت سے ہوتا ہے اسطرح سے کہ بروقت غش کے فوراً لچھا ریشمی اوسکی حلق سے اوتار دی اور الہ قے سے قے کرائے اور خوشبو نافہ کو سونگہاے اور دواء المسک تہوڑی سی پلائے خواہ قرص مشک کہلاے کہ فوراً قوت مقصود کی بر انگیختہ ہو جاتی ہے۔ اگر خون بند ہو جاے پس موی خرگوش اور دواء کندر سے پر کر دینا چاہیے۔ اکثر غشی تا وقتیکہ خون جاری رہے پیدا نہین ہوتی بلکہ بعد بند ہونے

خون کی پیدا ہوتی ہے لیکن اگر بافراط نکلے اور بسوقت استفراغ برآمد خون میں بھی خوف عروض غشی کا ہوتا ہے۔ لیکن حمی مطبقہ میں فصد کیوجہ اگر مضر قریب بعشی ہونیکے کہ مضایقہ نہیں بسطح ابتدای سکنہ اور خوانیق اور ایسے امراض جو عظیم اور مہلک ہوں خواہ ایسے امراض حدوث شدید اور محل ارواح ہوں لیکن ایسی فصد وسیع وقت مناسب ہوتی ہے کہ قوت بدنی مریض کی قوی ہو۔ اس مقام پر عجیب اتفاق ہوا کہ ہم ہاتھوں کی رگوں کا بیان بہت بسط سے کر رہے ہیں اور بات میں بات نکلتی چلی آتی ہے اور پاؤں کی رگوں کا حال چھوٹا جاتا ہے اور سوای پاؤں کے اور مقامات کی رگیں جنکی فصد کھولی جاتی ہے وہ بھی رہی جاتی ہیں لہذا مناسب ہے کہ اسی سلسلہ میں اون رگوں کا بیان بھی مسلسل کریں۔ پاؤں میں ایک رگ عرق النسا نام رکھتی ہے اور اوسکی فصد بجانب وحشی کعب کے نیچے خواہ اوپر کھولی جاتی ہے اور اس مقام سے اوپر درک سے کعب تک پٹی باندھی جاتی ہے اور ایک بڑا کپڑا خواہ عصابہ لپیٹا جاتا ہے۔ مناسب یہ ہے کہ اس فصد کی کھولنے سے پیشتر استحمام کرے اور صواب یہ ہے کہ طول میں یہ رگ کھولی جائے اور اچھی شدید ہو اور اگر نہ لے اسکا شعبہ درمیان خنصر اور بنصر پاؤں کی انگلیوں سے کھولا جاوے اس فصد کا فائدہ عرق النسا کے مرض میں بڑا ہے اسی طرح نقرس اور دوالی میں اور دار الفیل جسے پیل پا کہتے ہیں اور دوبارہ کھولنا عرق النسا کا دشوار ہے۔ ایک رگ پاؤں میں اور ہے جسے صافن کہتے ہیں اور یہ رگ بطرف انسی کعب کی ہے اور بہ نسبت عرق النسا کے یہ رگ زیادہ ظاہر ہے اور اسکی فصد واسطے امراض اون اعضا کے مفید ہے جو زیر حکم واقع ہیں اور اطراف عالیہ کے مواد کا امالہ بطرف اعضای سافلہ کے یہی اس فصد سے پیدا ہوتا ہے اسی جہت سے اور اصحیض کا بخوبی ہوتا ہے اور بواسیر کے مونہہ بھی کھلجاتے ہیں۔ قیاس عقلی اسکا مقتضی ہے کہ عرق النسا اور صافن کا فائدہ ایک سا ہو جیسا ان تشریح پر مخفی نہیں لیکن تجربہ سے ایسا معلوم ہوا ہے کہ مرض عرق النسا میں فصد عرق النسا کا فائدہ بہت زیادہ ہے شاید یہ بات بوجہ محاذات کی پیدا ہوتی ہے۔ فصد صافن کی افضل حالت یہ ہے کہ بطور توجیب کھولی جاوے بجانب عرض کے۔ منجملہ پاؤں کی رگوں کے مابض بھی ہے اور یہ رگ اندرون رانوں میں واقع ہے اسکا فائدہ اور صافن کا ایک ہی ہے۔ لیکن صافن سے یہ زیادہ قوی ہے واسطے اوراحیض کے اور اوجاع مقعدہ اور بواسیر کے۔ منجملہ ان رگوں کے ایک رگ ہے جو پس عرقوب یعنی پٹھے پاشنہ واقع ہے شاید یہ رگ شعبہ صافن کا ہے اسکا حال بھی وہی ہے جو صافن کا فصد میں ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ اونکی رگیں ایسی نہیں کہ اونکی فصد سے فائدہ ایسے امراض میں ہوتا ہے جنکے سواء بطرف سر کے مائل ہوں خواہ وہ امراض سوداوی ہوں مگر فصد پاؤں کی رگوں کی ضعف زیادہ پیدا کرتی ہے بہ نسبت ہاتھ کی رگوں کے۔ جو رگیں اطراف میں سر کے کھولی جاتی ہیں سوای وداج کے اور رگوں کی فصد مورب کھولنی افضل ہے۔ یہ رگیں بھی کچھ از قسم اوعیہ ہیں اور کچھ از قسم شرائین کی ہیں۔ اور وہ جیسے کہ عرق جبہہ یعنے پیشانی کی جو دونوں ابرو کے بیچمیں کھڑی ہے یہ فصد گرانی سر کو فائدہ دیتی ہے خصوصاً اگر موخر میں سر کی گرانی پیدا ہوا اور آنکھوں کی گرانی کو مفید ہے اور جو درد سر میں اور لازم ہو۔ اور جو رگ سر کے بیچمیں ہے شقیقہ کی اور قروح سر کے واسطے کھولی جاتی ہے۔ دونو رگیں جو کنپٹیوں پر لپٹی ہوئی ہیں اور دونوں جواتین میں ہیں اور اکثر ظاہر نہیں ہوتی ہیں بدون خوب دبانے کے۔ اگر اتفاق ہے کہ فشتر گہرا نہ لگایا جاوے یا نہ اکثر ناصور پڑ جاتا ہے اور ان رگوں سے خون بہت کم نکلتا ہے اور انکی فصد سے درد سر اور شقیقہ اور آشوب چشم جو مزمن ہو اور دمعہ یعنے ڈبکا اور جھلی جو آنکھ پر پڑتی ہے اور پلکوں کی کھجلی اور پلکوں کے بثور اور شبکوری کا فائدہ ہوتا ہے۔

تین اور رگیں چھوٹی چھوٹی ہیں جو اوسی مقام کی ہیں جہاں پر کان کی لوبا دونوں سے ملتی ہے ایک دونوں سے بہت ظاہر ہے اوسکی فصد ابتدائے نزول الماء میں مفید ہے اور جب کہ معدہ سے بخارات بطرف سر کے اوٹھیں اور سر میں قابلیت زیادہ ہو اسطرح کا مادی زخمونکو خواہ پس گردن کے قروح اور پشت سر کے قروح کو مفید ہے بعض لوگ جو مدعی اسبات کے ہیں کہ اگر پس گوش کی دونو رگیں فصد میں کٹ جائیں

تنگی انسان مقصود کی منقطع ہوجاتی ہے جیسے وہ فقرا جو تارک دنیا ہوتے ہین اس فعل کو کسی غرض سے کرتے ہین جالینوس اس حکم کا منکر ہے۔ انہین اور وہ سے وداجین بھی ہین اور وہ دو رگین ہین جو سانہ ہی ابتدای جذام مین کھولی جاتی ہین اور ضیق نفس شدید اور ضیق نفس اور ربو اور بستگی آواز جو ذات الریہ مین پیدا ہوا اور بحر یعنے دمہ اور بہق جو خون گرم سے پیدا ہوا اور امراض طحال اور جبین مین بھی انکی فصد کھولی جاتی ہے۔ انکی فصد مین نشتر نوکدار درکار ہے چنانچہ اوپر بھی بیان ہوچکا اور بندش کی کیفیت یہ ہے بسطرح ہونی چاہیے تاکہ بہ بجانب مخالف اوس رگ کی جھک جاے جسکی فصد کھولی جاتی ہو اس بندش سے رگ اوبھر کر بخوبی نمودار ہوجاتی ہے اور بعد ازان دیکھین کہ یہ کسطرف زیادہ پھٹتی ہے اوسکے مخالف جہت مین رگ کو چھیڑنا چاہیے۔ اور جھکانا رگ کا اس رگ کی فصد کے واسطے عرض مین چاہیئے نہ طول مین جیسے فصد عرق النسا اور صافن مین کیا جاتا ہے معہذا فصد اس رگ کی طول مین ہونی چاہیے۔ انہین گون سے وہ رگ ہو جو ابنہ یعنے کنارہ بینی پر واقع ہے اسکی فصد کا مقام وہی ہے جہان نسنے دونون کناری پھٹکر الگ ہوئی ہین یعنے وہ مقام جو دونون کی سی دبایا جاے اوسوقت ناک کی دو حصہ معلوم ہوتے ہین اسی جگہ نشتر لگایا جاتا ہے اور خون اس سے بہت آہستہ نکلتا ہے۔ اس رگ کی فصد کلف یعنی جہائین اور کدورت لون اور بواسیر اور ناک کی تجلی کو مفید ہے لیکن کبھی اس فصد سے سرخی رنگ کی ایسی قسم پیدا ہوتی ہے جو شبیہ بمعفہ یعنے رشتہ کی ہوتی ہے اور تمام چہرہ پر یہ سرخی پھیل کر نمودار ہوجاتی ہے پس اس فصد سے اوسکا ضرر زیادہ ہوتا ہے۔ جو رگین پنجہ سر بینی کے قریب گزرتی ہین اونکی فصد سدر اور دوار کو نافع ہے جو بوجہ خون لطیف کے پیدا ہوا ہو اور جو یرقانی اوجاع مرین ہون منجملہ انہین کے گونکی چہار رگ ہین اور چار رگین ہر ایک ہونٹھہ پر ایک ورج واقع ہے اونکی فصد قروح دہن اور قلاع اور بسور ہر کو در اور ورم خواہ بسور ہونکی استرخا اور قروح خون بواسیر الشفہ اور ہونٹھہ کے پھٹ جانے کو مفید ہے۔ ایک رگ زیر زبان کی نیچے ہے باطنی ذقن پر خوانیق اور ام لوزتین کو اوسکی فصد مفید ہے۔ ایک رگ زیر زبان اور خود زبان پر بھی ہے اوسکی فصد سے ثقل زبان (جو بوجہ خون کے پیدا ہوا ہو) دفع ہوتا ہے مگر اسکی فصد طول مین کھولنی چاہیے اگر عرض مین کھولین خون بدشواری بند ہوگا ایک رگ نزدیک پنجہ کے پہنے نیچے کے ہونٹھہ کے نیچے جو بال اوگتے ہین اوسکی فصد ہونٹھہ کے اندر جہان دبانے سے رگ پیدا ہو گندہ دہنی کے علاج مین کھولی جاتی ہے ایک رگ ہنسلی کے قریب ہے فم معدہ کے معالجات مین کھولی جاتی ہے جو شریانین مین ہین اونمین سے ایک شریان کنپٹی کی ہے کبھی اسکی فصد کھولی جاتی ہے اور کاٹ ڈالی جاتی ہے اور کبھی نرمی نکال ڈالی جاتی ہے اور کبھی داغ دیجاتی ہے اور یہ سب باتین واسطے بند کرنے تیز نزلہ کے جو لطیف ہو اور آنکھو پر گرتا ہو اور واسطے ابتدای انتشاع کے کیجاتی ہین۔ اور دو شریان دونون کانون کی بھی ہین اونکی فصد اقسام رمد اور ابتدای نزول الماء اور جہالی اور شکوری اور درد سر ہین کو واسطے مفید ہے لیکن یہ فصد خالی از خطرہ نہین اور دو بین انکا زخم پورتا ہی جالینوس نے ذکر کیا ہے کہ ایک زخمی کے حلق مین ایک شریان کا پایا گیا اور اوس سے اوس قدر صالح روان ہوا اوسکا تدارک جالینوس نے دوا رکندر سے اور صبر اور دم الاخوین اور مر سے کیا اور خون بھی بند ہوگیا اور جو دو طرف درک ہین اوسکی مدت سے تہا وہ بھی دور ہوگیا۔ منجملہ اون رگون کے جو بدن انسان مین کھولی جاتی ہین دو رگین پیٹ پر ہین ایک تو مقام جگر پر موضوع ہے اور دوسرے طحال پر دا بنی رگ استہ تا مین اور بائین امراض طحال مین کھولی جاتی ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ فصد کے واسطے دو وقت ہین ایک وقت اختیاری اور دوسرا وقت اضطراری اختیاری وقت دو پہر دن کا ہے بعد تمام ہونے ہضم غذا اور بعد دفع فضول بول اور براز کے۔ اور وقت اضطراری وہ ہے کہ جسوقت ناخبر

کی کرنے سے کوئی آفت پیدا ہو اور گنجائش تاخیر کی نہو۔ اوسوقت کسی مانع کی طرف التفات نہین کیا جاتا ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ نشتر کُند سے مضرت زیادہ پیدا ہوتی ہے اسلیے کہ اوس سے مقطا پیدا ہوتی ہے اور رگ تک نہین پہونچتا ہے اور ورم پیدا ہوتا ہے اگر نشتر درست ہو اوسے اندر چبھونا جائز نہین ہے بلکہ باسانی رگ تک سر نشتر کا پہونچانا چاہیے اور یہی کوشش کرنی چاہیے کہ رگ خوب اوبھر آئے اور نشتر گر پڑے اور نشتر چبھونے سے کبھی یہ خرابی پیدا ہوتی ہے کہ اوسکی نوک ٹوٹ کر اندر رہجاتی ہے اور دسلیتی ہوئی رگ مین رہتی ہے اور رگ سے نہین نکلتی ہے اگر اوسکے نکالنے مین زیادہ کوشش کیجاے خواہ زخم زیادہ بڑہایا جاے مضرر زیادہ بڑہ جاتا ہے۔ اسی طرح قبل چبھونے رگ کی کیفیت جیسپید گی نشتر کی جلد پر لگا کر دریافت کرنی چاہیے۔ اور جب ایک طرف ضرب نشتر کی پوری نہ پڑی خواہ رگ خون نہ دی اور دوبارہ لگانا منظور ہو از سر نو امتحان نشتر کی تیزی اور کُندی کا کر لینا چاہیے ایسی کوشش کرنی چاہیے کہ رگین خوب نمودار ہو جائین اور خون سے بھر جائین اور پھول جائین کہ پھیلنا اور ہٹ جانا رگون کا کم ہو جاے گا اگر باوجود اتنا بیچ کر رگین بخوبی نہ پھولین اور اونمین خون کی پری ہو جاے اوجہان پر نشتر لگانا چاہیے اوس مقام مین بخوبی ظہور نہوئی تو ملنا کہ پہ دباکر اوسکی تلاش کر لی چاہیے اور ملتی جہان رگ ٹکانچ ہے اوتیرتے ہوئے پہر چبھنا چاہیے تاکہ دبانا صدمہ رگ کو خبردار کرے اور نظر آنے اوسکا فرق دو انگلی یعنے سبابہ اور نرانگشت سے دبا کر اوس مقام کو جہان پر امتداد رگ کا معلوم ہو اس طرح پر کرنا چاہیے کہ پہلے دونون انگلی سے بند کرے اور پہر ایک انگلی سے بند کرے اور دوسرے سے خون کو روان کرے تاکہ بھرے ہوئے کا مذبر وقت روانی خونی سے اور بند بروقت خالی ہونے کے خون سے محسوس ہو۔ نشتر کا سرا اتنا بڑا ہونا چاہیے کہ رگون مین در آئے اور زیادہ بڑا نہو کہ دوسری طرف پار ہو جاے اور پنچے اس رگ کے جو تر بان خواہ پٹھہ ہو اوس تک پہونچے۔ زیادہ اوبھرنا رگ کا اوسی مقام مین ظہور ہوتا ہے جسکی رگین باریک ہون لیکن جسوقت نشتر فصاد یا تہ مین بارادہ فصد کے لے چاہیے کہ انگوٹھے اور بیچ کی انگلی سے گرفت کرے اور سبابہ واسطے چبھونے اور تس کرنے کے بیچمین چھوڑ دے اور نشتر کے آوسے پہل سے گرفت کرے اس سے کم بطرف دہانہ رگ کی جائز نہین ہے ورنہ قرار نشتر کو اچھی طرح نہوگا اور اگر رگ کسی ایک طرف ہٹتی ہو اوسکی جہت مقابل مین بندش کر دی اور اگر دونون جہت ہٹتی ہو نشتر کرتی ہو طول مین اوس رگ کو کھولدی۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ بندش اور دبانا بقدر احوال جلد کے سختی اور نرمی اور کثرت لحم اور زیادتی گوشت کی کم و بیش ہونی چاہیے اور پٹی قریب مقام نشتر لگانے کے باندھنی چاہیے اگر قریب باندھنے سے سب چھپ جاے اوسپر نشان سیاہی وغیرہ سے لگا کر پٹی سرکا کر باندھنا چاہیے اور نشان لگانے کا فائدہ یہ ہے کہ معاذات اور سامنا جاتا رہے اور بالبہم گہرا زخم نہ لگانا چاہیے۔ اگر رگ اونچی نہو اور اوبھر نہ سکے لاغر اندام مین تسگاف جلد کر کے رگ پیدا کرنا جائز ہے اور پہر گدی کپڑے کی لگا کر پٹی باندہین۔ منفصل اور کہنی کے پاس پٹی باندہین خواہ بندش کرنے سے امتلاء رگون کی بخوبی خون سے نہین ہوتی ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جس شخص کے بوجہ امتلاء بدنی کے بینا بکثرت نکلتا ہو وہ محتاج فصد کا ہے اور اکثر جس محموم کو درد سر ہو اور اوسکے لیے فصد کی تجویز ہو خود بخود اسہال طبعی عارض ہوتا ہے پس فصد سے استغنا ہو جاتی ہے۔ جسوقت فصد کرنے کا ارادہ ہو جلد کو بانہ کی اپنی انگلی سے خوب کھینچکر ملین تاکہ سوراخ زخم کا جہب جاے بعد ازان دہو ہین اور پٹی کھیر اور جلد کو چھوڑ دین کہ اپنی وضع سابق پر آجاے **فصل اکیسوین حجامت کا بیان** حجامت پچھنے لگانے کو کہتے ہین اور پچھنے کا فائدہ جلد کے قریب کے مادہ مین تنقیہ کرنے سے زیادہ ہے بہ نسبت فصد کے اور حجامت سے خون رقیق بہ نسبت غلیظ کے زیادہ برامد ہوتا ہے

اور منفعت اوسکی فربہ اور شاداب بدن مین کہ اون خون مین غلاظت زیادہ ہو اور بوجہ فرط غلظ کے بخوبی نکل نہ سکے بہت کم ہے اسلیے کہ جماعت خونکو بخوبی اخراج نہین کرتی بلکہ جو خون نہایت رقیق ہو وہی بہ تکلف نکلتا ہے اور بعض عضو ایسے بھی ہوتے ہین کہ بوجہ جماعت کے اونمین ضعف پیدا ہوتا ہے ۔ اور جماعت کا حکم طبیب اول مین نہین دیسکتا ہے اسلیے کہ ابتداے ماہ مین اخلاط مین حرکت پیدا نہین ہوتی اور آخر مہینو مین بھی بوجہ نقصان ہو جانے کے اخلاط مین جماعت جائز نہین ہے ۔ بلکہ درمیان ہر مہینے کے جماعت کا وقت ہے کہ اوسوقت اخلاط مین ہیجان ہوتا ہے اور زیادتی بھی اخلاط مین بوجہ زیادتی نور ماہ کے اسوقت ہوتی اور مغز سر وغیرہ مین زیادہ ہو جاتا ہے اور پانی ایسی نہروین جن مین جذر اور مد ہوتا ہے ۔ افضل اوقات جماعت دن کی دوسری خواہ تیسری ساعت ہے اور بعد حمام کے جماعت سے پرہیز کرنا چاہیے ۔ ہان جس شخص کا خون غلیظ ہو اسکو استحمام واجب ہے اور پھر ایک ساعت گرم ہو کر جماعت کرے ۔ اکثر آدمی اگلے بدن مین جماعت نا پسند کرتے ہین اور خوف کرتے ہین کہ اوس سے حس اور ذہن کو ضرر پہونچتا ہے ۔ جماعت فقرہ پر یعنے گدا پس گردن پر قائم مقام فصد اکحل کے ہے اور گرانی ابرو کو مفید ہے اور پلکون کو سبک کردیتی ہے اور آنکھ کی کھجلی بھی دور کرتی ہے اور گندہ دہنی کو بھی فائدہ ہوتا ہے ۔ اور جماعت بیچ مین دونون شانونکے قائم مقام فصد باسلیق کے اور رجع منکب یعنے مونڈھے کو مفید ہے اور حلق کو مفید ہے اور ایک واحد عین یعنے لپشت کی دونون رگون پر جنکو ورید کہتے ہین جماعت کرانی قائم مقام فصد قیفال یعنے سرار وکی ہے اور سر کے رعشہ کو مفید ہے اور جو اعضا سر مین ہین جیسے چہرہ اور دانت چھوٹے اور بڑے اور کان اور آنکھ اور حلق اور ناک کو مفید ہے ۔ مگر فقرہ پر جماعت سے نسیان بالتحقیق پیدا ہوتا ہے جیسا جناب رسالت مآب صلوات اللہ علیہ وآلہ نے ارشاد فرمایا ہے اسلیے کہ موخر دماغ مقام حافظہ کا ہے اور اوس مقام مین بوجہ جماعت کے ضعف پیدا ہوتا ہے اور درمیان دونون شانون کے جماعت سے فم معدہ اور اخدعین کی جماعت سے اکثر سر مین رعشہ پیدا ہوتا ہے لہذا واجب ہے کہ فقرہ کی جماعت تھوڑا بچھو اونر سے کرنی چاہیے اور کاہل کی جماعت تھوڑی اوپر چڑھ کر مگر اینکہ اوس سے اسید معالجہ نزف الدم اور کھانسی کی ہو اوس وقت دونون شانون کی جماعت مین اوپر چڑھنا مضر ہے بلکہ نیچے اوترکر کرنی چاہیے ۔ یہ جماعت کاہل اور اخدعین کی نافع ہے امراض مین سینہ کی جو دموی ہون ۔ اور ربو دموی کو مفید ہے مگر معدہ کو ضعیف کرتی ہے اور خفقان پیدا ہوتا ہے ساق پر جماعت قریب فصد کے ہے اور خون کو اخراج کرتی ہے اور حیض کا ادرار کرتی ہے اور جو شخص سپید رنگ ہو اور اوسکا بدن منحلل اور خون اوسکا رقیق ہو اوسکے واسطے جماعت ساقین کی بہت مناسب ہے بہ نسبت فصد صافن کے جماعت پیشانی سر کی اور سر کی بموجب وعون بعض اطبا کے اختلاط عقل اور دوار کو نافع ہے اور یہ بھی کہتے ہین کہ شیب یعنے پیری دیر تک پیدا نہین ہوتی ۔ گر تمکو اس قول مین اعتراض ہے اسلیے کہ یہ حکم کلی نہین ہے بعض ابدان مین یہ فائدہ ظاہر ہوتا ہے اور بعض مین نہین ہوتا ہے یعنے ابدان مین اس جماعت کی وجہ شیب بہت جلد پیدا ہوتا ہے ۔ یہ جماعت امراض چشم کو بھی نافع ہے اور یہ منفعت بہت زیادہ ہے کہ جزر عین اور ستوا اور دموع کو فائدہ تامہ ہوتا ہے مگر ذہن کو مضر ہے اور حماقت اور نسیان اور رداوت جگر مین پیدا ہوتی ہے اور امراض مزمن اور قدیم کے بھی پیدا ہوتے ہین اور جنکی آنکھ مین پانی اوترآیا ہوا نکو ضرر پہونچتا ہے ہان اگر وقت اور حال مریض دونو ایسی ہون کہ اوسوقت استعمال واجب ہے تو یہ ضرر پیدا نہین ہوتا ۔ زیر ذقن کی جماعت سے دانت اور چہرہ اور حلقوم کو فائدہ ہوتا ہے اور سر اور دونون فک یعنے جبڑونکو مفید ہے جماعت قطن یعنے میان دوران کے انکے دنبل اور خارش اور ثور کو نافع ہے اور نقرس اور بواسیر اور داء الفیل اور بلاح مثانہ اور رحم اور لپشت کی خارش کو فائدہ ہوتا ہے ۔ اگر یہ جماعت آگ کے ذریعہ سے پچھنے لگا کر خواہ بدون پہنچنے کے موجب بھی فائدہ دیگی اور پہنچے لگا کر زیادہ قوی ہے سواے مادہ ریحی کے واسطے اور ریحی مادہ مین خالی سینگی تو ورانا قوی ہے کہ تحلیل اور استیصال ریاح اس مقام سے بلکہ ہر مقام سے

ہو جاتا ہے ۔ دونون ران پر حجامت آگے کیطرف ورم خصیتین کو نافع ہے اور خراجات ران اور ساقین کو بھی مفید ہے اور رانون کے نیچے اور ساقون کے اوپر پیچھے کی طرف سواور ام اور خراجات جو الیتین مین پیدا ہوتی ہین خواہ اسفل رکبہ پر فربان رکبہ کو جو بوجہ اغلاط حارہ کے پیدا ہوا ہو فائدہ مند ہے اور خراجات ردی اور قروح کہنہ جو ساق مین اور پانو مین ہون انکو مفید ہے کعبتین پر حجامت احتباس حیض اور عرق النسا اور نفرس کو فائدہ دیتی ہے ۔ حجامت بلا شرط کبھی واسطے جذب مادہ کو اوس طرف سے جدہ متحرک کیجاتی ہے جیسے پستان پر مجمہ واسطے بند کرنے خون حیض کے رکھتے ہین ۔ کبھی مجمد سے غرض یہ ہوتی ہے کہ جو ورم اندر وار ہے باہر کو اوبھرائے تاکہ دوا کا اثر اوس ورم تک پہونچے ۔ اور کبھی غرض یہ ہوتی ہے کہ عضو رئیس کا ورم بطرف عضو خسیس کے منتقل ہو جاے جو رئیس کے قریب مین ہے ۔ اور کبھی یہ مطلب ہوتا ہے کہ عضو مین مین گرمی پیدا ہوا ور خون اوسکی طرف کھچکر پہونچے اور جو ریاح عضو مین بھرے ہوئی ہین اونکی تحلیل ہو جاے ۔ کبھی یہ مراد ہوتی ہے کہ جو عضو اپنے موضع طبعی سے اوتر گیا ہو خواہ الگ ہو گیا ہو اپنے مقام اصلی کیطرف پلٹ آوے جس طرح مرض قولنج مین کیا جاتا ہے ۔ کبھی نسکین درد کے واسطے وضع محاجم کرتے ہین جیسے درد قولنج لازم مین ناف پر وضع محاجم کرنا خواہ ریاح شکم مین خواہ رحمی اوجاع مین جو بروقت حرکت خون حیض کے پیدا ہوتے ہین ناف پر وضع محاجم سے نسکین ہوتی ہو ۔ خواہ ورک پر سینگی توڑنے سے عرق النسا کو فائدہ ہوتا ہے یا اگر خوف اوتر جانے اور خلع کا ہو ورک پر وضع محجمہ سے روک ہو جاتی ہے ۔ مابین دونو ورک کی حجامت دونو ورک اور دونو رانون کو اور بواسیر اور صاحب قیلہ اور تہین نفرس کا مرض ہو مفید ہے ۔ مقعد پر حجامت تمام بدن سے جذب کرتی ہے اور سر سے بھی جذب کرتی ہے اور امعا کے امراض کو نافع ہے اور فساد حیض کو نافع ہے اور بدن مین بوجہ اسکے سبکی پیدا ہوتی ہے ۔ حجامت باشرط کے تین فائدہ ہین ۔ پہلا فائدہ یہ ہے کہ خاص عضو محجوم سے استفراغ مادہ کا ہو جاتا ہے دوسرا فائدہ یہ ہے کہ جوہر روح کا باقی رہتا ہے اور یہ بنسبت اوس خلط کی جو حجامت سے مستفرغ ہوتی ہے استفراغ جوہر روح کا نہین ہوتا تیسرا فائدہ یہ ہے کہ اعضار ئیسہ سے استفراغ نہین ہوتا ہو ۔ واجب ہو کہ پچھنے گہرے لگائے جاہین تاکہ اندر سے مادہ نکل آئے اور اکثر موضع چسپان ہونے مجمہ کا سوج جاتا ہے پھر اوسکا چھوٹنا دشوار ہوتا ہے چاہیے کہ چھڑون سے خواہ اسفنج یعنے ابر مردہ سے نیگرم پانی مین بھگو کر چھوڑاہین اور گرد پچھنے کے پہلے گرم پانی سے سینکین ۔ اور یہ صورت اکثر پیدا ہوتی ہے جب گرد پستان کے واسطے بند کرنے رحاف یا خون حیض کے پچھنے لگائے جاتے ہین ۔ اسواسطے خاص پستان پر نہین لگاتے ہین ۔ اگر پچھنے لگانے کے مقام مین روغن کی مالش کرنی چاہیے کہ بعد اوسکے فوراً حجامت کیجاے اور تاخیر اور مدافعت جائز نہین ہے اور پہلے باریک اور نرم لگاہین جو بہت جلد اور آسانی سے چھوٹ جاہی بعد ازان رفتہ رفتہ گہرے لگانے چاہیے ۔ جس کی حجامت کرتے ہین اوسکی غذا بعد ایک گھنٹہ کے کرانی چاہیے ۔ لڑکے کی حجامت دو برس کے سن مین جائز ہے اور ساٹھ برس کی بعد ہرگز حجامت کرنی جائز نہین ہے اوپر کے اعضا کی حجامت سے اسفل بدن مین انصباب مواد کے امان حاصل ہوتی ہے اور صفراوی مزاج بعد حجامت کے اندانہ انار اور آب انار آب کاسنی ہمراہ شکر کے اور کاہو ہمراہ سرکہ کے متناول کرین

فصل بائیسوین

علق کے بیان مین

علق جونک کو کہتے ہین حکمار ہند کا یہ قول ہے کہ بعض جونک کی طبیعت مین سمیت ہوتی ہے پس چاہیے کہ جو بڑے سر کی جونک ہو اور رنگ بدن کا سرمہ گون ہو خواہ اوسکا رنگ سبز ہوا ور جسکے بدن مین بال ہون اور جو کہ شبیہ ماہی کے ہو اور جسکے بدن پر لاجوردی لکیرین ہون خواہ شبیہ الوان بوقلمون کے ہو کہ جمیع ان اقسام مین سمیت ہے بہرحال اوسکے اجتناب کرنا چاہیے اور اگر احیاناً ایسی جونک لگائی جاہی ورم اور عشی اور سرف الدم اور تپ اور سمت رطا اور قروح ردی پیدا کرتی ہے ایسی جونک کہ سیاہ مٹی اور ردی پانی سے پکڑی گئی ہو اوسے بھی استعمال کرنا جائز نہین ہے ۔ بلکہ ایسے پانی کی جونک جسمین کائی پیدا ہوا ور جسمین مینڈک ہون اختیار کرنی

چاہیے تو یہ لوگ ایسے پانی کی جونک کو سمین میڈک پیدا ہوئے ہین بری تجویز کرتے ہین اونکے قول پر اعتماد کرنا درست نہین ہے
[illegible] جونک کا رنگ سیاہی مائل ہو اور اوسپر سبزی غالب ہو اور اوسپر دو لکیرین ہر تنگ سرتاسر طبقی کے ہون اور سنگون اور پتلی اوسکے
[illegible] ہو اور جونک خوار ہو اور وہ جونک جو کہ متساوی چوڑی تنگ کے ہو متواتر جو جسم مین مشابہ دم موش کے ہو اور پتلی جونک جسکا سر چوڑا
ہے دور کرنے مین بہتر ہے اور سبزی مائل ہو خصوصاً اگر آب جاری سے پکڑی جاوے اختیار کرنی چاہیے ۔ جونک خون کو بہ نسبت بچھنے کے زیادہ
جذب کرتی ہے [illegible] ایک دن لگائی جاوے آفتاب وغیرہ سے پکڑنی چاہیے اور مونہہ کے پہل اولٹی لگا کر تے کرائین تاکہ اندرونی
[illegible] ممکن ہو [illegible] ساخون بچہ گوسفند کا سامنے کرین کہ اوس سے غذا پانے قبل رہا کرنے کے ۔ اوسکے
بعد پکڑ کر اوسکی سر و جست اور میل وغیرہ اچھی طرح پاک کرین جس مقام سے جونک بدن مین چپٹے اوس جگہ کو بورہ ارمنی سے دھوئین اور
مالش سے [illegible] کے جسوقت [illegible] تھوڑی دیر تک [illegible] ڈالکر نکال لین اور پھر جھاڑ کر رکھ لین ۔ جونک کو
[illegible] [illegible] [illegible] [

کا ویسے غیر قابلیت اسوقت زیادہ کیجاتی ہیں جبکہ خشکریشہ کا جلا کر پٹرا منظور ہو۔ آٹھویں قسم کا جس کو بذریعہ جذب کے کیا جاتا ہے کبھی ایسی بندش ہوتا ہے کہ مجری مادہ کا بستہ ہوجاتا ہے اور بحرکت قلبی ایسی وضع مذکور پر پہونچ کر ٹوٹ جاتے ہیں جیسے پہونچ کے اوپر کی بندش بروقت خط کرنے کے بعد کے بلیق کے نشتر لگانے میں رشتہ ان تک نشتر پہونچ جاتا ہے اور بعض قسم کی بندش ایسی ہوتی ہے کہ زخم کے دونوں ہونٹ مادہ کے نکلنے کے بعد ملجاتے ہیں اگر کوئی مقام جو حبس میں رہے بھر کچی باندھیں۔ یہ بھی ہم کہتے ہیں جو زخم لگنے سے رگوں کے مونہہ کھلے ہوں اور وجہ سے علاج کیا جائیگا اور مونہہ بند ہوجائے اور اگر بوجہ جلجانے کے ہو ادویہ قابضہ مغزہ سے علاج کیا جاتا ہے جیسے گل ارمنی۔ اور اگر بوجہ شریان کے ہو اس کا علاج کریں جو رگ پیدا کرے اور زخم اچھا کردے **فصل چوبیسویں** بیان علاج کا ہے جو زخم سے آلہ یا ہتھیار کے یا انحلاط غلیظ سے پڑے ہیں یا اون انحلاط سے جنمیں از وجہت ہو یا اون انحلاط سے جو [illegible] کے سدے آلہ یا ہتھیار کی کوئی سبب نہو فقط فساد واسہال سے اونکی بہ کثرت رفع ہوجاتی ہے۔ اور اگر مادہ غلیظ ہو ایسی محللات جنسے جلا پیدا ہو اونکی بھی حاجت ہوتی ہے اور اگر اخلاط مذکور از وجہت ہو خصوصاً بروقت رقیق ہونے کے مقطعات کی استعمال کی بھی حاجت ہوتی ہے۔ صفرا اور بلغم کا فرق ہم اوپر بیان کرچکے ہیں۔ مجمل فرق اوسکا یہ ہے جیسے گوند ہی ہوئی ہو اور پگھلایا ہوا مرتبہ۔ مادہ غلیظ محتاج تخلیل کا ہوتا ہے کہ اوسمیں رقت پیدا ہو پس اوسکا دفع آسان ہوجاتا ہے اور مادہ لزج محتاج تقطیع کا ہوتا ہے تاکہ درمیان اوس مادہ کے جسمیں وہ لپٹا ہوا ہو دوا نفوذ کرے اور آلے پس اوس مادہ کو اوس مقام سے جدا کردے اور اوسکے اجزا چھوٹے چھوٹے کردے اسواسطے کہ مادہ لزج سخت لپٹ جانے اور ایک جزو دوسرے جزو کی متصل ہونے سے سدہ پیدا کرتا ہے۔ واجب ہے کہ غلیظ کی تخلیل میں دو چیزوں متضاد سے خوف کیا جاوے اول تخلیل ایسے عضو ضعیف کی جس سے تحلل مادہ زیادہ ہو جسمیں اوسکا پھر جانا دون اوسکے کہ قابلیت حاجت تخلیل حاصل ہو اس جہت سے سدہ نہیں زیادتی ہوتی ہے **دوسری** تخلیل شدید قوی ایسے مادہ لطیف بطور بخار اوسکے متبخر ہوا اور کثیف منفجر ہوجاوے۔ پس جسوقت حاجت تخلیل قوی کی ہو فوراً لطیف [illegible] اوس مادہ کے جسمیں غلاظت نہو باندک حرارت معتدل اعانت کرنی چاہیے کہ یہ تدبیر سے ڈالنے والی شئے کے کلیتہً تخلیل کردے۔ بہت دشوار سدے وہی ہیں جو رگوں میں پڑیں اور رگوں میں سخت تر وہی ہیں جو شریانوں میں پڑیں سدہ اور خراجوں میں سخت وہی ہیں جو اعضاء رئیسہ میں پڑیں۔ جسوقت ادویہ مفتحہ میں قبض اور تلطیف مجتمع ہو بہت اچھی بات ہے اسلیے کہ قبض کے نور یہ سختی دوائے ملطف کے عضو سے بطرف ہوجاتی ہے **فصل پچیسویں** معالجہ اورام کے بیان میں ورم گرم بھی ہوتا ہے اور سرد بھی۔ اور سدہ ورم ڈھیلا بھی ہوتا ہے اور سخت بھی۔ اور سب اقسام کا شمار اور بیان تفصیلی فصل پانچویں تعلیم پہلی فن دوسرے میں ہوچکا ہے اور اونکے اسباب کا بیان بھی فصل اٹھارہویں تعلیم تیسری فن دوسرے میں مذکور ہوا ہے۔ اس مقام پر بھی اشارۃً اتنا مذکور ہوتا ہے کہ اسباب اورام کے چند طرح کے ہوتے ہیں۔ کچھ اسباب مادیہ ہیں یعنے وہ چیزیں بدن پر خارج سے وارد ہوکر بلاواسطہ موثر ہوں۔ اور بعض اسباب سابقہ ہوتے ہیں جیسے امتلاء بدن کا۔ اور یا دیگر امثال جیسے چوٹ لگنا خواہ خشونت کے کاٹنے سے ورم پیدا ہونا۔ جو ورم اسباب مادیہ سے پیدا ہو یا بروقت استیلاء بدن کے اخلاط سے حادث ہو یا بروقت اعتدال اخلاط پیدا ہو۔ جو ورم اسباب سابقہ سے یا دوسرے مادہ سے جو بدن میں بہہ آیا ہو اوسکی بھی دو قسمیں ہیں یا اعضاء میں ہیں یا اعضاء رئیسہ کے ہیں اور اعضاء رئیسہ کے واسطے بمنزلہ مقام اتخار کے واقع ہیں یا ایسے اعضاء ہیں [illegible] اگر وہ ایسے اعضاء

جو قریب اعضاے رئیسہ کے ہین اون اعضا کے اورام مین ابتداً محللات کا استعمال جائز نہین ہے بلکہ واجب ہی کہ اصلاح عضو رافع کی کیجاے اگر عضو متورم کے واسطے کوئی عضو دافع ہو یعنے یہ مادہ اوس طرف ہٹ سکے ورنہ تمام بدن کی اصلاح کیجاے اگر اوسکے واسطے کوئی عضو مفرد نہو۔ اسی ابتدا مین کوئی شے راوح کا یا دواے جاذب جو برخلاف جذب کرے یا دواے قابض کا استعمال جائز نہین ہے۔ اکثر مخالف اس عضو کی مادہ کو ایسی طرف جذب کرتے ہین جس عضو کی وضع جانب مخالف عضو متورم کے ہو مگر یہ جذب بذریعہ ریاضت یا کسی وزنی چیز اوٹھانے سے ہوتا ہے بشیز اگر کسی ہاتھ مین ورم ہو اور دوسرے ہاتھ سے بھاری چیز اوٹھا کر تھوڑی دیر تک لیے رہین اس تدبیر سے اوس ہاتھ کا ورم رفع ہوجاتا ہی۔ قابضات کا یہ حال ہے کہ اورام گرم مین قابضات راوعہ جنکا مزاج خالص بارد ہو استعمال کیے جاتے ہین۔ اور اورام سرد مین ایسے قابضات جنمین آمیزش اجزاے حارہ کی ہو استعمال کیے جاتے ہین جیسے اذخر اور اظفار الطیب۔ اور بمقدار ان دونون قسمون کی اورام مین زیادتی ہو قابضات کو وزن مین کمی اور محللات کی آمیزش زیادہ ہونی چاہیے تاکہ زمانہ انتہا کا بدیخی اوسوقت قابض اور محلل مساوی استعمال کرنا چاہیے۔ اور زمانہ انحطاط مین اور بروقت شروع ہونے انحطاط کے محلل اور مرخی دواپر اقتصار کرنا چاہیے۔ بلغمی ورم جو سرد اور ڈھیلا ہوتا ہے اوسمیں واجب ہے کہ دواے محلل ایسی ہو جو رطوبت کو کینچے اور خشکی زیادہ پیدا کرے بہ نسبت اوس دواے ناشف کے جو ورم گرم مین مستعمل ہوتی ہے بہ معالجہ اورام مادی کا تھا۔ اور جو ورم سبب خارجی سے پیدا ہو بشرطیکہ بدن مین استلاے اخلاط نہو اوسکا معالجہ واجب ہی کہ ابتدا مین دواے مرخی اور محلل ہی کیا جاے۔ اور اگر استلاے اخلاط بھی ہو پس مثل اوس علاج کے جو ورم مادی مین بیان ہوا کرنا چاہیے۔ اگر عضو متورم کسی عضو رئیس کا مقام مخدار مادہ ہو جیسے مواضع غددی گردن سے گرد دونون کانون کے واسطے دماغ کے یا لعکس واسطے قلب کی یا کش ران واسطے جگر کے کہ یہ مقامات فرود سواے اعضاے رئیسہ کے ہین انکے اورام کے معالجہ مین راوعات کا استعمال جائز نہین ہے اور عدم جواز کو یہ اس نظر سے نہین ہے کہ اون اعضا کے ورم کا علاج دواے راوع سے ہو نہین سکتا اسلیے کہ علاج انکے ورم کا حقیقت مین یہی ہے لیکن ہمکو احتیاط اسبات کی ہے کہ اگر راوعات سے انکا علاج کیا جاے اور زیادہ کوشش جذب مادہ مین بطرف ان اعضا کی کیجاے اور شدت ضرر عضو متورم سے معالج بے پروا ہو جاے اسمین کسیقدر مخالفت مصلحت عضو رئیس کی لازم آتی ہے۔ اور ہمکو خوف اس بات کا ہوتا ہے کہ اگر روح اس مادہ کا کرین یہ مادہ پلٹ کر بطرف عضو رئیس کے چلا جاے اور ایسی خرابی نہ پڑے جسکا تدارک ہماری طاقت سے باہر ہو لہذا اس عضو خسیس کے ضرر سے ہم گریز بنظر منفعت عضو رئیس کے کرتے ہین اور تا امکان ہماری کوشش یہی رہتی ہی کہ جذب اس مادہ کا طرف عضو خسیس کے کرکے اوسمین ورم زیادہ پیدا کرین گو بذریعہ حجامت کی ہو یا وجود ذائن جاذب گرم ہین اونکے ضماد کے ذریعہ سے ہو۔ اگر ایسے اورام کیجاہو جائین خصوصاً اون مقامات مین جنمین خشونت نرمی سے خالی ہون یا مواد جذب کرنیوالا ہون اپنی طرف تو کبھی خود بخود شگافتہ ہوجاتے ہین اور کبھی چاک کرنے سے اور کبھی بمحض بذریعہ نضج دینے کے اور کبھی احتیاج بنضج دینی اور چاک کرنیکے ساتھ ہی ہوتی ہے۔ نضج ایسی دواؤن سے تمام ہوتا ہے جسمین قوت تحلیل اور رسدے ڈالنے کے اور تواوم کے جسپیدہ کرنیکی ہو کہ اوسکی جہت سے حار غریزی قوام مین محصور اور بند ہوجاے۔ جو شخص ایسے منضجات سے قصد انضاج کا کرے اوسپر واجب ہی کہ کیفیت حار غریزی کی تامل دیکھے۔ اگر حرارت غریزی کو ضعیف پاے اور عضو کو مائل بطرف فساد کے دیکھے سدہ ڈالنے والی اور چسپندہ دواؤنکا ترک کرے اور منضجات کا استعمال کرکے پیچھے لگائے اوسکے بعد وہ دوا جنمین تحلیل اور تجفیف ہو استعمال کرے جیسا کتاب ثالث مین بیان ہوگا۔ اکثر ورم اندر کیطرف زیادہ ہوتا ہے اوسکے مادہ کے جذب مین بطرف جلد کے حاجت پڑتی ہے گو فقط مجمہ ناری سے کیون نہو۔ اور اورام سخت جب زمانہ ابتدا سے گذر جائین قانون اونکے علاج مین یہ ہے کہ جن دواؤنکی تجفیف اور تحلیل کم ہو اور ورم مین نرمی پیدا کرین اونمین

اختیار کرین تاکہ مادہ کثیف اون اورام کا بجہت شدت تحلیل ہے کے متحجر نہو جاے بلکہ تمام مادہ مستعد تحلیل کا رہے اوسکے بعد اوسکی تحلیل کرنیمین اہتمام شدید کرنا چاہیے۔ پھر اگر تحلیل کی تدبیرین اس بات کا خوف ہو کہ جتنا مادہ قابل تحلیل کے ہے اوسکی تحلیل نہو جائیگی اور باقیماندہ متحجر ہو جائیگا دوبارہ اوسکی تلئین کرنی چاہیے اور ہمیشہ یہی تدبیر کرتے رہین کہ سارا مادہ اسی تلئین اور تحلیل سے فنا ہو جاے۔ جو اورام بطوس نفخ کی پیدا ہوتے ہین اونکا علاج ایسے سخنات سے کرین جسکا جوہر لطیف تحلیل ریح کی ہی کردے اور مسامات مین توسیع پیدا کرے اسواسطے کہ سبب اورام نفخیہ کا غلبہ ہونا ریح اور انسداد مسامات کا ہوتا ہے۔ یہ بھی واجب ہے کہ توجہ خاطر بطرف قطع کیے اوس مادہ کے جس سے تولد بخار دمی کا ہوتا ہے کرین۔ بعض اورام قرحی بھی ہوتے ہین جیسے نملہ پس اونکی تدبیر مثل قلمونی کرنا واجب ہے لیکن ترطیب اونکی مناسب نہین ہے اگرچہ ورم مقتضی ترطیب کا ہے بلکہ ایسے اورام کی تجفیف مناسب ہے اسوجہ سے کہ ہمراہ قرحہ کا خوف اس مقام پر بسبب تعفن ورم کے خوف سے بڑھا ہوا ہے اور قرحہ یا واقع ہو چکا ہے یا اوسکے واقع ہونیکی امید ہے بہرحال اوسکا علاج تجفیف ہے اور ترطیب سے زیادہ کوئی چیز قرحہ کو مضر نہین ہے۔ اورام باطنی کا مادہ بذریعہ فصد اور اسہال کے کم کرنا واجب ہے اور جسے یہ ورم عارض ہو حمام اور شراب اور حرکات بدنی اور نفسانی جو باعث ہون مثل غضب وغیرہ کے اونسے اجتناب کرے بعد کم کرنے مادہ کے ابتدا سے استعمال ایسی دواے رادع کا کرے جسمین زیادہ قوت نہو اور تحلل شدید کی ضرورت نہ پڑے خصوصاً اگر یہ ورم معدی اور جگر مین ہو اور جب وقت تحلیل کا آ پہونچے پس واجب ہے کہ دواے محلل شرکت سے دواے قابض خوشبو کے خالی نہو چنانچہ اوپر اسکی طرف اشارہ کر چکے ہین۔ جگر اور معدہ ایسی دوا کا زیادہ محتاج ہے بہ نسبت رہ کے۔ اور جو بلحاظ طبیعت کے مستعمل ہون اونمین ایسی دوائین درکار ہین جو باوجود انضاج کے اورام سوداوی مناسب ہون جیسے عنب الثعلب اور الماس خصوصاً عنب الثعلب کو ایک خاصیت زائد ہے بہ نسبت اورام حارہ باطنی کے۔ ایسی مریض کو سواے غذاے لطیف کے اور کچھ مناسب نہین ہے اور وہ بھی بقدر نوبت دینی چاہیے اگر اون اورام کیواسطے نوبت ہو اور غیر وقت ابتداے نوبت کی مگر یہ کہ ضعف شدید کا خوف ہو۔ جو شخص باوجود ورم اندرونی کی بوجہ بنانے غذا کے سقوط قوت کے قریب ہو جاے وہ نوبت کی راہ پر کھڑا ہے اسلیے کہ قوت بغذا کے حاصل نہین ہوتی اور غذا سے زیادہ چیز ورم اندر دینیکو مضر نہین ہے۔ اگر اورام باطنی کے تحلیل ہو جائے اس سے بہتر کوئی چیز نہین ہے اور اگر ضمادہ ہو جائز واجب ہے کہ ایسی دوائین پلائین جو اونکو دھوڈالین جو باے العسل اور شکر اور بعد اوسکے وہ چیز جو نضج بآسانی دے اور تجفیف بھی پیدا کرے اوسکے بعد فقط محققات کا استعمال کرنا چاہیے اسکا بیان کتاب ثالث کے امراض جلدی مین ایسا مفصل اور شرح کیا جائیگا جیسا چاہیے کبھی اورام باطنی اور اون اورام مین جو بیچ بطن کے ہین اس بات کی غلطی ہوتی ہے کہ وہ بشبہ ورم نہین ہوتے بلکہ وہ فتق ہوتا ہے یعنے تفرق اتصال جلدی اور پردیکا اور بشبہ اسکے چاک کرنے مین اندیشہ ہوتا ہے۔ اور کبھی ورم باطنی ہوتا ہے اور پردے مین نہین ہوتا بلکہ نفس معاء مین ہوتا ہے اسکے چاک کرنیمین بھی خطرہ ہے **فصل چھتیسوین بطریق چاک کرنے کے بیان مین** جو شخص چاک کرنیکا عمل کرنے چاہے کہ جسطرح شکمن اس عضو مین پڑتی ہو اور بر اُستر یسے چاک کرے لیکن عضو اگر مثل پیشانی کے ہو اوسمین اگر چاک بطرف شکمن کے ہوگا عضلہ پیشانی کٹ جائیگا اور ابرو ساقط ہو جائیگی۔ اور جن اعضا مین چاک اُستر کا مخالف لیف عضل کے ہو اوسمین بھی یہی قباحت واقع ہوگی بطاط یعنے چاک کنندہ کو علم تشریح مین بخوبی مہارت درکار ہے تاکہ اعصاب اور اوردہ اور شرائین کو بخوبی پہچانے اور رگ پٹھوں کو بخوبی بچا کر چاک کرے۔ اور واجب ہے کہ اوسکے پاس جسمین کہ خون والی خون کی دوائین اور درد کی تسکین دینوالی مرہم موجود ہو مین اور ایسے آلات اور اسباب جو ان دونون فایدون مین کام دین جیسے دواے جالینوس جو بحث فصد مین بیان ہوئے یا خرگوش کے بال خواہ مگا

جاتا یا ٹنڈے کی نیشتری اور مقطع آلات داغ دینے کے ہیں وہ سب خون کو روک دیتے ہیں ۔ اگر راہ خطا یا ضرورت خون نکالا گیا ہو اسی طرح اوسکے پاس اوزیہ مرہمیہ بھی موجود رہنی چاہئیں ۔ اگر کسی پھوڑے کو چاک کیا ہو اور اوسکی آلایش سب نکلجاے بعد اسکے پانی خواہ روغن نہ لگانا چاہیے اور نہ ایسا مرہم جسمین چربی یا روغن زیت غالب ہو جیسے باسلیقون بلکہ مرہم فلقطار کا استعمال کرنا چاہیے اور اوسکے اوپر خراب قابض ہین اسفنج بھگو کر رکھنا چاہیے **فصل ستائیسوین فساد عضو اور اوسکے کاٹنے کا بیان** جسوقت فاسد ہوجاے کسی مزاج ردی کی وجہ سے ناری ہو یا غیر ناری اور فصد اور حجامت اور غذا وغیرہ اوسکی اصلاح نہین کرتے ہین لکھی ہوئی ہے ضرور ہے کہ گوشت فاسد اوسکا کاٹ نکال ڈالا جاے بہتر یہ ہے کہ بدون لوہے کے استعمال کے نکال ڈالا جاے اسلیے کہ لوہا اکثر کنارے پر عضو اور جسندہ کو کسی کسی حالت مین چوس لیتا ہے اگر استقدر کاٹنا کافی نہو اور فساد عضو کا کاٹنے کے بعد بھی خوف رہے تو کاٹے ہوے کو پھر کاٹے اور بعد کاٹنے کے کھولتے ہوے روغن زیت مین داغ دیکر تیل دینا چاہیے تا اوسکے قریب کا عضو اوسکے فساد سے محفوظ رہے اور خون کا نکلنا بند ہوجاے اور اوسکے مقام پر گوشت پیدا ہو جو نہایت مناسب ہے پر اگر ہو جو نہایت سخت ہو جسمین گوشت نہو جو حالت زائدہ کاٹنے کا نہو اور نکلی ہے دانہ ہی کے ذریعہ سے یا دانہ ہی کے استعمال شدید گوشت کو ہی سے ہو اور دباؤ سے دور رسیدہ ہو تا ہو اور اوسکے مدد ملنے سے ہو اور جہان کا گوشت ڈھیلا اور ہی سے پیوستہ متصل ہے وہ قابل کاٹنے کے ہے ۔ کبھی اوس ہڈی کے کہ اوسمین سوراخ کر دیتے ہین جہان پر کاٹ ڈالنا منظور ہے یا اوس ہڈی کا گوشت کھنچکر گیا ہے ۔ اور کبھی اوسکے ٹکڑے کہ رہ گئے ہین جب اس ترکیب کا ارادہ ہو کاٹنے اور سوراخ کرنے والے آلہ مین اور درمیان گوشت کے کوئی چیز (قسم ڈوانچ) حائل کر دیتے ہین تاکہ دور پیدا نہو ۔ اگر کوئی ہڈی جسکا کاٹنا منظور ہے کسی عضو کا ہو کہ بعد کاٹنے کے بہبودی نہو اور نہ اوسکی درستی کی امید ہو اور اوسکے فساد سے مصاب کے عضو کے فاسد ہونیکا خوف ہو ایسی ہڈی سے ہم کو بھی چاک کر کے پھر اوسکی بندش کرتے ہین جو خلاف جہت فاسد ہین پہنچا ہو اور جہان سے کہ ہڈی سے تعلق رکھتا ہے درمیان عضو فاسد اور اوسکے جسکا کاٹنا منظور ہوتا ہے ایک شے حائل مقرر کرنا ضرور ہے تاکہ اوس سے اثر طبیعی اوس جگہ پر بات ممکن ہو ۔ اگر عضو فاسد استخوان کے اقسام سے ہو جیسے استخوان ران کے اور پہلو کے بہت قریب ہو اور اور وہ اوسکے نزدیک بہت ہون اور اوسکا فساد زیادہ خرابی پیدا کرتا ہو پس طبیب کو لازم ہے کہ یہ مناسب ہے **فصل اٹھائیسوین معالجات قرنا قصال کے بیان مین** اور قسام زخم کے معالجات اور ہڈی نہلانے کا طریقہ اور ہڈی کے ٹوٹے ہوے ٹکڑے خواہ ہڈی سے جدا ہو گئے ہون خواہ ملے ہوے کے علاج سب تفرق اتصال سے پھر اعضا کے علاج پر درست کرنے کے ماندہ ہے اور بایں ہمہ ان کے لئے سب کا ذکر بتفصیل کیا جاتا ہے ۔ اور بعد اس تدبیر کے مریض کو سکون اور آرام دینا چاہیے ۔ اور مستعمل ایسی غذا کا چاہیے جو مغزی ہو لیکن زود ہضم پیدا کرنے والی جس سے یہ ہو کہ غضروفی مادہ پیدا ہو کہ اوسکے ٹوٹے ہوے ٹکڑے کو جوڑ دیتا ہے ۔ اور بایں ہمہ جسمین یہ ہو جانکی کہ جیسے کفتیر مغز پختہ وہ گوشت جس سے تانبے کے تیر وغیرہ چھوڑے جاتے ہین اور موم مایائی کا استعمال بالاتفاق کرنا چاہیے کہ جوڑنا استخوان تکسہ کا اور خصوصاً ایسے لوگون کی ہڈی جو سن ہون اور بدن تمہ سے تجاوز کر گیا ہو ۔ اور ایسے حالات سے ہے اور ابتدا کی ہڈی درست نہین ہوتی ۔ کتاب سوم مین جبر استخوان کا بیان مفصل کیا جائیگا بیان اسقدر پر اکتفا کیا گیا ۔ جو تفرق اتصال نہ اعضا مین واقع ہوا اوسکے علاج مین بتفاصیل کی رعایت مدنظر ہونی ہے الا سبب تفرق اتصال کا مرتفع ہوا اور رفع ہوا ہو ۔ پہلے استعمال اوس شے کا جو قطع سبب کرے

خواہ مادہ کو بھادی اور اگر مادہ متحرک ہو تو اسکو قطع کرے ۔ دوسرے گوشت پیدا کرنے کی تدبیر بذریعہ غذا اور دوائی مناسب کی تیسرے عفونت کا روکنے کی تدبیر جہاں تک ممکن ہو اور جب ان تینوں میں سے ایک تدبیر ہو چکی ہو دوا مرا قیامندہ کی تدبیر میں اہتمام شدید کرنا چاہیے ۔ سیال مادہ کا روکنا اور قطع کرنے کی تدبیر اوپر کے ابحاث میں بخوبی مذکور ہو چکی ۔ اور گوشت پیدا کرنا خواہ ملائم کی تدبیر یہ ہے کہ دونوں سرے یکجا کریں بشرطیکہ اونکا اجتماع ہو سکے اور تجفیف کی تدبیر کریں اور مفرحات لیعنے جن چیزوں کا استعمال کریں اور یہ بھی ضروری بات ہے کہ غرض اصلے علاج میں قرحہ کی یبوسی پیدا کرنی ہے پس جو قرحہ آلائش سے پاک اور صاف ہو اوسکا علاج فقط تجفیف سے کرنا چاہیے اور جو قرحہ تازہ نہو اور متعفن ہو پہلے گرم دواؤں جو اکال ہوں جیسے سرخ پھٹکری خواہ زرد پھٹکری اور ہڑتال اور چونا وغیرہ اور اگر یہ دوائیں کارگر نہوں پس جلا دینا چاہیے خود داکہ زنگار اور ہوم اور روغن سے مرکب ہو بوجہ زنگار کے زخم کو پاک اور صاف کرتی ہے اور افراط الماع اور خراش زنگار خواہ مادہ کو بوجہ روغن اور ہوم کے روکتی ہے اسواسطے دوا اس کام کیواسطے بہت اچھی اور معتدل ہے ۔ بعض حکما کہتے ہیں کہ ایکید قرحہ کی دو قسمیں ہیں یا مفرد ہوتا ہے یا مرکب مفرد قرحہ اگر جو پکا ہوا اور بیچ سے ستھرا گیا ہو اوسکے سر و نکو یکجا کر کے پٹی باندھ دینا چاہیے کہ اوسکے اندر کوئی شے از قسم روغن خواہ گرد غبار نہ پڑ جاوے ۔ ورنہ اوسکا پورا دشوار ہوگا اسیطرح مفرد قرحہ جو بنا ہوا اور اصل میں پختہ ہو کوئی جزو کم نہو گیا ہو اور اوسکے سرے ملائے ہوئے ہیں البیمن مل بھی سکتے ہوں اوسکا بھی علاج مثل جو پہلے قرحہ مذکور کے ہو سکتا ہے اور اگر پٹی قرحہ کا شگاف مل نہ سکے اوسمیں ریم وغیرہ بھرا ہو یا خالی ہو اور اصل عضو سے بعضہ کم ہو گیا ہے اوسکا علاج فقط خشک کرنے سے کرنا چاہیے اگر فقط کھال اوڑ گئی ہو اوسکی خشکی بھی کچھ بڑی پڑ جاوے اور کھرن بندھ جاوے خواہ بالذات یہ خاصیت دوا میں ہو جیسے اودیہ قابضہ مجففہ خواہ بالعرض یہ تاثیر پیدا کرے جیسے اودیہ حادہ اور تیزابی دوائیں بشرطیکہ تھوڑی تھوڑی لگائی جاویں جیسے زاج اور قطران کہ یہ اجزا تجفیف اور خشک کرنے پیدا کرنے میں بہت زیادہ بعین ہیں اور اگر زیادہ مقدار انکو استعمال کیجاوے تو قرحہ کو بڑھا دیتے ہیں اور سڑا دیتے ہیں ۔ اگر قرحہ کے مقام کا گوشت جاتا رہا ہو جیسے کہ زخم کا یہی حال ہوتا ہے ایسے زخم کے علاج میں عجلت اس تدبیر کی نہ کرنی چاہیے جس سے پپڑی پیدا ہو بلکہ گوشت جدید پیدا کرنے کی تدبیر کرنی واجب ہے اور گوشت پیدا کرنے والی وہی دوا ہے جسکی خشکی درجہ اول سے زیادہ پڑھی ہوا اور پختہ شروع ہوا اور یہی ہیں جنکی رعایت البیمن زخم کے علاج میں ضرور ہے اول تو اعتبار حال مزاج اصلی عضو کا اور پھر مزاج قرحہ کا کرنا لازم ہے کہ اگر مزاج میں عضو کے رطوبت زیادہ ہو اور قرحہ زیادہ مرطوب نہو فقط خشکی پیدا کرنی تھوڑی سی کافی ہے جو پہلے درجہ میں ہو اس سے کہ مرض کو طبیعت عضو سے زیادہ بعید اور مخالفت نہیں ہے اور اگر مزاج میں عضو کے یبوست ہو اور قرحہ کے مزاج میں رطوبت شدید ہو اوسوقت ایسی دوا جسکی تجفیف دوسرے خواہ تیسرے درجہ کی ہو مستعمل ہونی چاہیے تاکہ قرحہ کا مزاج بطرف مزاج عضو کے آجاوے اور اگر عضو کا مزاج بھی معتدل ہو اور قرحہ کا بھی رطوبت اور یبوست میں معتدل ہو اختیار دوائے معتدل کا اپنے مقام میں کرنا چاہیے ۔ ایضاً تمام بدن کی مزاج کا حال بھی بروقت علاج قرحہ کے ملحوظ رہے اسلیے کہ اگر بدن میں خشکی زیادہ ہو خواہ رطوبت بدن کی زیادہ ہو اور قرحہ کی رطوبت معتدل ہو اوسوقت معتدل مجفف کا استعمال کرنا چاہیے ۔ اسیطرح اگر بدن میں رطوبت فزاوہ ہو تجفیف کی ضرورت ہوگی یا بدن میں خشکی زیادہ ہو علاج میں تجفیف قلیل درکار ہے اور زیادہ کی ضرورت نہیں ۔ اسی طرح قوت ادویہ مجففہ کا بھی خیال ضرور ہے اس سبب کہ جو دوائیں خشکی پیدا کرتی ہیں اور گوشت پیدا کرتی ہیں اگرچہ اونسے ویسی خشکی جو اوپر میں ہے مطلوب نہو مجفف اور سفدنہ زیادہ استعمال نکرے

جتنی اوسکی قوت ہو۔ تاہم ریزش مادہ کو بطرف اوس عضو کے مانع ہوتی ہین جس پہ آماد گی گوشت پیدا ہونے کی متوقع ہو جیسے وہ مخففات جو بغرض انبات لحم استعمال نہون بلکہ واسطے پیدا کرنے خشک بشہ کے استعمال کیجاتین کہ اونمین جلا اور ریم کا صاف کرنا زیادہ مقصود ہوتا ہے بہ نسبت اون اجزا کے جنکے استعمال سے فقط پپڑی پڑنا خواہ گوشت پیدا ہونا اور مندمل ہونا مقصود ہو۔ جو دوائین خشکی بدون لذع کے پیدا کرین اونسے گوشت بھی پیدا ہوتا ہے اور وہ منبت لحم کے اقسام مین داخل ہین ۔ اور جو قرحہ ایسی جگہ ہو جہان گوشت نہین ہے اور اسی طرح جو قرحہ ستہ پر یعنے گول ہو اوسکا اندمال جبتک نہین ہوتا۔ اندرون چشم کے قروح کی دوائین محفوظ بتقابض کے ہمراہ ایسی چیزین بھی ملانی چاہئین جنمین قوت نفوذ بڑہانے کی خاصیت ہو مثل شہد کے اور وہ دوائین بھی ضرور شریک کرنی چاہئین جو اوس مقام اندرونی سے خصوصیت رکھتی ہون جیسے مدرات کی شرکت علاج قروح آلات بول مین اور جب ارادہ اندمال کا ہو اوویہ قابضہ کے ساتھ دوای لزج اور چسپندہ بھی شریک کیجائی چاہیے جیسے گل مختوم ۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ قرحہ کے اچھی ہونے کی بہت سی موانع ہوتے ہین بدترین موانع مزاج اوس عضو کا ہے جسمین قرحہ پڑا ہے پس عضو کی اصلاح کیطرف توجہ ضرور ہے اور خرابی اوس خون کی بھی مانع صحت قرحہ کی ہوتی ہے جو بطرف قرحہ کے آتا ہو بس بذریعہ استفراغ اور تلطیف اور ریاضت غذا کی خون کو روکنا چاہیے بشرطیکہ ریاضت وغیرہ ممکن ہو ۔ اور اوس ہڈی کا فساد جو قرحہ کے نیچے واقع ہو اور صدید خواہ ریم بطرف قرحہ کے اوسی ہڈی سے آیا کرتا ہے یہ بھی صحت قرحہ کا مانع ہے اور اسکی مغفرت اور کچھ نہین ہے سوای اسکے کہ اس ہڈی کی اصلاح کیجاوے اور ہڈی کو چھیل ڈالین اگر اوسکا چھیلنا منتہی فساد عضو پر ہو خواہ اوس ہڈی کو نکال ڈالین یا کاٹ ڈالین اکثر احتیاج قرحہ کی معالجہ مین ایسے مراہم کی ہوتی ہے جو ہڈی کی کرچین اور ریزہ خواہ پوست اور جلد کے ٹکڑے جو قرحہ مین ہون اونکو جذب کرین اور نکال دین ورنہ درستی قرحہ اور صحت کو یہ چیزین مانع ہونگی ۔ غذا دینے کی ضرورت بوجہ بقاء قوت کے ہے اور تقلیل غذا کی بنظر قطع مادہ مدہ کے ہوتی ہے اور ان دونون مقتضی مین خلاف ہوا اسلیے کہ زمانہ دراز تک مرض کا رہنا مستدعی تقویت کا ہے اور یہ باستعمال غذا کے حاصل ہوگی اور مادہ بوجہ غذای قوی کے زیادہ پیدا ہوگا اسواسطے ترک غذا کا واجب ہو لہذا طبیب کو لازم ہے کہ اس تناقض اور اختلاف خواہش مین بخوبی غور اور فکر کرتا رہے اور دیکھے کہ اگر قرحہ کا زمانہ ابتدا خواہ تزید کا ہو اوسوقت مریض کو حمام مین داخل نہونے دے اور آب گرم اوسکے بدن تک نہ پہونچنے پاوے ورنہ ایسی شی بطرف قرحہ کے جذب ہوگی جس سے ورم مین زیادتی ہوتی ہے ۔ پھر جب قرحہ مین سکون پیدا ہو اور ریم پڑ جاوے اوسوقت حمام وغیرہ کی اجازت مل سکتی ہے جو قرحہ بہت جلد اچھا ہو ہو کر پھر پلٹ جاوے اوسمین خوف ناصور پڑنے کا ہے ۔ یہ بھی واجب ہے کہ ہر وقت مدہ کا رنگ اور زخم کے مونہہ کو دیکھتا رہے جب کثرت سے مدہ برامد ہو اور غذا کم کثرت نہوئی ہو وہی زمانہ نضج کا ہے ۔ اب ہم نضج کا علاج بیان کرتے ہین اور چونکہ نضج وہ تفرق اتصال ہے جو طول مین عضلہ کے واقع ہو اور اندر کو غائر ہو اور اجزا زیادہ ہون اور اسی وجہ سے یہ بات ظاہر ہے کہ اسکے علاج مین وہ ادویہ درکار ہین جنکی قوت زیادہ منضجہ ہو اون دواؤن کو جو مکمل ہوئی قروح جلدی وغیرہ مین درکار ہوتی ہین اور پھر چونکہ خون کی ریزش ایسے قرحہ مین زیادہ ہوتی ہے اسلیے دوای مجلل کی بھی حاجت ضرور ہے اور یہ بھی واجب ہے کہ اسکی دوای مجلل مین زیادہ تجفیف بھی نہو ورنہ جز لطیف کی تحلیل کرکے جز کثیف کو متحجر کرین پھر جب مجلل کے استعمال سے فراغ حاصل ہو دوای لحم لینے گوشت پیدا کرنے والی دوا جو ملطف ہو استعمال کرنی چاہیے تاکہ زمانہ اتصال اور زخم کے بھرنے تک چرک وغیرہ اوسمین نہ بجائے کہ تہوری سبب سے متعفن ہو جاوے خواہ چرک کی وجہ سے جو گہرا ہو یا پپڑی پڑی ہو اوگہرا نہ جاوے کہ پھر از سر نو تفرق اتصال پیدا ہو جاوے گا ۔ اگر نضج زیادہ اندر کیطرف گیا ہو مقام ماؤف مین پہنچو لگاتین گے تاکہ دوا زیادہ تہ خراش ہو جاوے

اگر فسخ اور رض یعنے تفرق اتصال وسط عضلہ کا جو پاشان ہو خفیف ہو اور بہت گہرا نہو اوسکے علاج مین تنہا فصد کافی ہوتی ہے
اور اگر ہمراہ فسخ کے شدخ بھی ہو یعنے پٹھہ کا تفرق اتصال جو طول مین ہو اور اجزا زیادہ ہون پہلے شدخ کا علاج کرنا چاہیئے تاکہ فسخ کا معالجہ
ممکن ہو پھر پٹھہ کا تفرق اتصال یعنے شدخ اگر زیادہ ہو مجففات سے اوسکا علاج کرین اسکے اور اگر کم ہو جیسے کانٹے کا چبھنا اوسی طبیعت پر
چھوڑ دینا چاہیے مگر یہ کہ اوسکا نشان باقی رہنے کا خوف اور متلف ہونے خوف تلف ہو خواہ درد زیادہ پیدا ہو خواہ پٹھہ تک پہونچ جانیکی
وجہ سے ورم خواہ ضربان پیدا ہونے کا خوف ہو اوسوقت علاج خفیف کا مضایقہ نہین ۔ تدبیر وقتی یعنے اوکھڑے اور ہٹے
ہوئے عضو خواہ ہڈی کے بٹھلانے کی تدبیر اوسمین فقط بندش خفیف درکار ہے جس سے درد پیدا نہو اور اوسپر بٹھانے والی دوائین
رکھنی چاہین سقطہ اور ضربہ کے علاج مین فصد جانب مخالف کی اور تلطیف غذا کی درکار ہوتی ہے اور تا زمان صحت خورش تخم
وغیرہ کی ترک کرنی چاہیے اور طلا اور مشروبات جو کتاب سوم مین تحریر کیے جاینگے استعمال کیے جاوین ۔ پٹھون اور ہڈیون مین
جو اور طرحکا تفرق اتصال ہوتا ہے اوسکا بیان ہم آیندہ کرینگے اور خدا زیادہ تر عالم ہے **فصل اونتیسوین کی کی بیان مین**
کی یعنی داغ نہادن کی ہے اور داغ دینے سے بہت بڑا نفع یہہ ہوتا ہے کہ فساد کا انتشار برطرف ہوجاتا ہے اور جس عضو کا مزاج بارد
ہوگیا ہو اوسکی تقویت بھی اس سے حاصل ہوتی ہے اور جو مادہ فاسد عضو مین ٹھہرا ہوا ہو اوسکی تحلیل ہوجاتی ہے اور خون کسی طرحکا
جاری ہو داغ دینے سے بند ہوجاتا ہے ۔ داغ دینے کے واسطے سب دھاتون سے بہتر اور افضل سونا ہے ۔ اور جس مقام پر
داغ لگایا جاے اگر ظاہر اور نمودار ہو اوسے دیکھکر اور موقع اور محل دریافت کرکے داغ لگانے کا استعمال کرینگے اور اگر وہ مقام ظاہر نہو
بلکہ غائر اور پوشیدہ ہو جیسے ناک اور مونہہ خواہ مقعد وغیرہ ایسے مقام کو حاجت ایک قالب کی ہوتی ہے کہ اوسپر لپک اور گیرو سرکہ مین بھگوکر
طلا کرکے پھر ایک کپڑا اوسپر لپیٹ کر اوسے گلاب خواہ اور قسم کے عصارات سے سرد کرتے ہین اور یہ قالب اوس مقام پر بچا کر اسطرح جیسا
کرتے ہین کہ موضع مائوف جہان کی گا استعمال منظور ہے اس سانچہ کے مونہہ مین سما جاے بعد اسکے داغ کرنیوالی شے اوسکے سوراخ کیطرف
سے اوس جگہہ پہونچائی جاین ایسی احتیاط سے فائدہ یہ مرکوز ہوتا ہے کہ سواے مقام مائوف کے اور جگہہ اذیت داغ دینے کی نہ پہونچے اور خصوصاً جسوقت
آلہ داغ لگانیوالا سانچے کے دور و لمبے باریک تر ہو اوسوقت سانچے کی دوڑ دنگو گرانا چاہیے ۔ کاوی یعنے داغ لگانیوالا اسکا خیال ضرور رکھے
کہ داغ کی اذیت پٹھے تک نہ پہونچ پاے اور نہ رباطات اور اوتار کو کچھ گزند اسکا پہونچے اور اگر داغ واسطے روکنے خون کے ہوچاہیے کہ قوی تر داغ لگاوے
تاکہ خشکا بشہ کیواسطے عمق اور بخش پیدا ہو کہ بسرعت گر نہ پڑے کہ اگر یہ خشکا بشہ گر پڑیگا آفت عظیم برپا ہوگی بہ نسبت اوس آفت کے جو پہلے نزف الدم
کی وجہ سے تھی ۔ اگر کسی گوشت فاسد کی جہت سے داغ لگایا جاے اور صحیح جگہہ دریافت کرنا منظور ہو تو اوسکی شناخت یہی ہے کہ جہان خشکی
کا اثر ہو اور درد معلوم ہو اوس مقام کا گوشت فاسد نہین ہے اور بشیر یہ ہے کہ گوشت فاسد کے نیچے کی ہڈی بھی داغ لگائی جاتی ہے یعنے جسپر
گوشت ٹھہرا ہوا ہے تاکہ جمیع فساد از سر جاتا رہے ۔ اگر یہ ہڈی مثل سر کی ہڈی کے ہو زیادہ گہری آگ کی نہ پہونچانی چاہیے تاکہ داغ مین جوش پیدا نہو
نہ جاب وغیرہ مین تشنج واقع ہو اور پورا داغ ایسے مقام پر کہ اوسمین اندیشہ کی بات نہین ہے **فصل تیسوین ورد مین تسکین پیدا کرنیکا**
بیان جن اسباب سے درد کی پیدایش ہوتی ہے اوسکا انحصار دو قسم پر نہین ہے یا مزاج مین دفعۃً تغیر پیدا ہوتا تفرق اتصال عارض ہو پھر یہ بھی بیان
ہو چکا ہے کہ تفصیل ان اخیر اسباب کی بھی ہے کہ ایک کیموس گرم خواہ سرد خواہ یا بلغمی مادہ پیدا ہو خواہ کوئی ہوا کوئی ریح یا ورم پیدا ہو اور
تسکین مورد کی تدبیر مخالف سے انہین اسباب کی ہوتی ہے اور مخالف اسباب کا بھی جو طریقہ ہے وہ بھی بخوبی اوپر بیان ہو چکا ۔ اور

یہ بھی معلوم ہو چکا کہ سوء مزاج یا درم خواہ ریح کا معالجہ کیونکر کرنا چاہیے اور جو وجع شدید ہوا کثر قاتل ہوتا ہے اور کبھی پہلے یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ بدن سرد ہو جاتا ہے اور ایک نوع کا اضمحلال سی پیدا ہوتی ہے کہ اوسکی وجہ سے نبض صغیر ہو جاتی ہے۔ دلیل اسکی یہ ہے کہ برودت کا استقرار غلبہ بدن پر ہوتا ہے اوسکے سبب سے حرارت غریزی اور اصلی کو برپا کرنے سے استغنا ہو جاتی ہے بعد ایسی حالت کے مریض کی موت واقع ہوتی ہے۔ تمام اشیا جو کہ درد مین تسکین پیدا کرنیوالی ہین یا مزاج کو بدل دیتی ہین یا مادہ کو تحلیل کرین خواہ مخدر ہون اور تخدیر یعنی سن کر دینے سے زائل ہو جاتا ہے اسلیے کہ عضو کی حس باطل ہو جاتی ہے اور حس کا بطلان مخدر سے دو جہت سے پیدا ہوتا ہے۔ بوجہ افراط تبرید کے خواہ ایک قسم کی خواہ تمام قوت عضو یا دو دف کر دوای مخدر مین ہوتی ہے اوسکی وجہ سے بطلان حس پیدا ہوتا ہے۔ ادویہ مرخیہ اور ڈھیلا کرنیوالی دواتین بھی کچھ ایسی ہین کہ تحلیل باسانی پیدا کرتی ہین جیسے تخم شبت یعنی سوا اور تخم کتان اکلیل الملک بابونہ تخم کرفس بادام تلخ اور جو دو اول درجہ مین گرم ہو خصوصا اگر اوسمین چسپیدگی بھی ہو جیسے صمغ آلوا اور نشاستہ اور سپیدہ زعفران لاذن خطمی حماما گریب تشلجم اور انکا جوشاندہ اور چربی اور زوفا ہو رطب اور روغن جو ادویہ مذکور سے طیار کیے جاوین اور ادویہ مسہلہ اور مستفرغہ کیسی ہی کیون نہون اسی قسم مین داخل ہین لیکن مرخیات کا استعمال بعد استفراغ کے کرنا لازم ہے اگر ضرورت استفراغ کی ہو نا کہ جوادہ بطرف عضو کے گرتا ہے اوسکا انصباب منقطع ہو جاے ایضا ادویہ مرخیہ مین وہ بھی چیزین داخل ہین جو ادام مین نضج پیدا کرین اور درم کو توڑدین مخدرات مین قوی تر افیون ہے اور بنگ اور اوسکی کلی اور اسکے جڑ کے چھلکے اور خشخاش اور بھنگ اور شوکران اور سیاہ کو جو مخدر ہے اور تخم کاہو اور برف اور آب سرد بھی اسمین داخل ہے اکثر ایک قسم کی غلطی اوجاع کی شناخت مین یہ پڑتی ہے کہ سبب درد کا کوئی امر خارجی ہوتا ہے جیسے حرارت آگ خواہ آفتاب کی خواہ برسی طور پر نکیہ لگانا خواہ بری طرح سے لپٹنا خواہ بیٹھنا خواہ بیہوشی اور مستی کی وقت گر پڑنا کہ واقع مین سبب درد کا انمین سے کوئی امر ہوتا ہے اور طبیب براہ غلط یا بوجہ بے علمی کے سبب مادی اندرون جسم کے طلب کرتا ہے اور انسوجہ سے غلطی پیدا ہوتی ہے اسواسطے واجب ہے کہ پہلے وقوع سے ایسے اسباب کی استفسار کر لیا جاے بعد ازان سبب اصلی کی شناخت پر استدلال بقواعد مقررہ معلومہ کرنا چاہیے۔ اور یہ بھی پہچان لینا چاہیے کہ اسوقت امتلا یا اخلاط ہے یا نہین اور درد سے پہلے اسباب امتلای معلوم کی پیدا ہوئی تھی یا نہین اور کبھی سبب درد کا خارج سے بدن پر وارد ہوتا ہے اور بعد ازان بمنزلہ سبب اصلی کے جاگزین ہو جاتا ہے جسطرح کوئی شخص ٹھنڈا پانی پیے اور درد شدید پیدا ہو اطراف معدہ اور جگر مین۔ اور اکثر ازالہ درد مین امر عظیم کے از قسم استفراغ وغیرہ کی حاجت ہوتی ہے پس اکثر ایسے درد مین استحمام اور نوم کافی ہے بلکہ سور ہنا نہایت درجہ مفید ہے اور جیسے کوئی شخص کوئی گرم چیز کھانے اور اوسکی جہت سے درد سر پیدا ہوا اور درد شدید ہو ایسی صداع کی تدبیر فقط آب سرد سے ہوتی ہے کبھی جس سے امید زوال وجع کی ہو دیر مین اوسکا اثر ظاہر ہوتا ہے اور مریض بھی اس مانند تک متحمل صعوبت درد کا ہو سکتا ہے جیسے استفراغ اوس مادہ کا جس سے درد قولنج پیدا ہوا ہے اور وہ مادہ لیف امعا مین محتبس ہو رہا ہے اور کبھی دوا تو سریع التاثیر ہوتی ہے مگر اوسمین ضرر عظیم بھی موجود ہوتا ہے جیسے مخدرات کا استعمال وجع قولنج مین۔ ایسی وقت بنظر بطور اور سرعت اثر کے معالج کو اختیار دو امین تجربہ پیدا ہوتا ہے کہ کون سی دوا کو استعمال کرے پس چاہیے کہ حد رس قوی کے ذریعہ سے دریافت کرے دو امت مین سے کونسی بطوانی ہے ثبات قوت یا زمانہ بقاے یعنی ملاحظہ بقاے وجع قوت ساقط نہو گی اور دور کا بھی لحاظ کرے کہ زیادہ مضرت بقاے درد مین ہے یا دوای مخدر سریع الاثر سے جو مضرت پیدا ہو گی وہ زیادہ ہے اور پھر جو اصوب ان دونو مین ہے اوسکی تقدیم کرنی چاہیے۔ اسلیے کہ اکثر بقاے درد کا ضرر یہ ہوتا ہے کہ نوبت ہلاک پہنچ جاتی ہے اور دوای مخدر سے ہلاکت نہین پیدا ہوتی گو اوسطحی مضرت ضرور ہوتی ہے۔ پھر مخدر کی مضرت کی تلافی بھی ممکن ہے کہ دوا

اسی تدبیر صائب علاجی کیجاے کہ یہ ضرر بھی مرتفع ہو اور مرض تو لنج بھی مندمل ہو جاے۔ باینہمہ ترکیب مخدر اور اوسکی کیفیت تخدیر کا لحاظ کرنا ضرور ہے تاکہ اسہل مخدرات کا استعمال کیا جاے اور جو تریاق اوعل مخدر کی مضرت کا ہے اوسکے ہمراہ مرکب کرکے مستعمل ہو لیکن اگر درد مین بہت ہی شدت ہو اور سوقت بدون استعمال مخدر قوی کوئی چارہ نہین ہوتا۔ بیشتر بعض اعضا ایسے ہوتے ہین کہ اونکے مخدر کرنے سے کوئی ضرر عظیم بھی پیدا نہین ہوتا جیسے دانت کہ اگر اونپر دوا ے مخدر رکھی جاے کچھ ایسا ضرر نہین ہے۔ اکثر شراب مخدر کا استعمال بجاے اور قسم کے مخدر کے واسطے درد چشم کے بہتر ہوتا ہے بہ نسبت اسکے کہ کوئی دوا ے مخدر بطور سرمہ کے آنکھ مین لگاتین کہ شراب مخدر کے پینے کا ضرر دیگر اعضا کا مذریعہ سے دفع ہو سکتا ہے۔ ہان مگر تو لنج مین اسکا ضرر زیادہ ہوتا ہے اسلیے کہ مادہ وجع کی برودت زیادہ ہوتی ہے اور جمود اور سنگی اوس مادہ مین بوجہ استعمال مخدر کے زیادہ ہوتی ہے۔ اور یہ مخدرہ کبھی درد مین تسکین بوجہ پیدا کرنے تبخیر کے کر دیتی ہین اسلیے کہ نوم بھی ایک سبب ہے منجملہ اسباب کے جو ہر درد کے مسکن ہین خصوصاً اگر بھوک کی تبخیر وجع مادی مین پیدا ہو۔ جو مخدرات مرکب ایسی ہون کہ دستور دہین کمی پیدا ہو بذریعہ آمیزش اون اجزا کے جو مثل تریاق کے واسطے مخدرات کے ہین ایسے مخدرات کا استعمال تو سلیم ہے بہ نسبت ایسی مخدرات کے جنکے اجزاے کاسرہ تریاقیہ سے نہون اور وہ اسلم مخدرات جیسے فلونیا اور قرص منشلت وغیرہ لیکن ان ادویہ مرکبہ مین تخدیر کم ہوتی ہے ہان تازہ طیار کیجاتین تخدیر قوی پیدا کرتین کی اور کہنہ اور مدت کی بنی ہوئی شاید کسیقدر تخدیر پیدا نہین کرتی اور متوسط درمیان نئی اور پرانی کے اونکی قوت تخدیر بھی درمیانی ہوتی ہے۔ بعض اقسام کے درد ایسے ہوتے ہین کہ باوجود شدت وجع کے علاج اونکا آسان ہوتا ہے جیسے ریحی درد کہ بیشتر گرم پانی کا گرانا مقام درد مین کافی ہوتا ہے اور فوراً درد مین تسکین پیدا کرتا ہے لیکن اس تدبیر مین خطرہ بھی ہے کہ اکثر سبب درد کا ورم ہوتا ہے اور طبیب ریحی گمان کرکے آب گرم کا لطوفل کرتا ہے اوسوقت ضرر عظیم پیدا ہوتا ہے۔ پھر ریحی درد کو بھی کبھی لطوفل آب گرم مضر ہوتا ہے جب اتنی گرمی نہو کہ ریح کی تحلیل کر سکے بلکہ اوسکا جرم پھیلا دے کر درد مین اور شدت ہو جاتی ہے۔ تکمید یعنے سینکنا بھی ریحی درد کا علاج کامل ہے بشرطیکہ ایسی چیز سے سینکین جو خشکی پیدا کرے جیسے باجرہ مگر جو مقام تکمید کا متحمل نہین جیسے آنکھ اوسے کپڑے سے سینکنا چاہیے۔ بعض قسم کی سینک نرم کیے ہوئے روغن سے بھی ہوتی ہے۔ منجملہ قوی کمادات کے یہ ہے کہ آرد کرسنہ یعنے مٹر کا آٹا سرکہ مین پکا کر خشک کرین اور اوس سے پوٹلی بنا کر سینکین۔ اور اس سے ضعیف یہ ہے کہ بھوسی سرکہ مین پکا کر بدستور سابق استعمال کرین۔ نمک کی سینک سے بخار مین لذع پیدا ہوتی ہے۔ اور باجرہ نمک سے بہتر ہے اور اثر مین ضعیف ہے۔ کبھی پانی سے بھی اسطرح تکمید کرتے ہین کہ شانہ مین آب گرم بھر کے اوس چھوکنے کو مقام درد پر رکھتے ہین اور یہ طریقہ سلیم اور نرم ہے۔ مگر اسکا بھی ضرر وہی ہے جو لطوفل آب گرم کا اوپر بیان ہوا جسوقت تشنج وجع ریحی اور درد کی نہ کیجاے۔ منجملہ ماری سے بھی فائدہ تکمید کا حاصل ہوتا ہے اور وجع ریحی کی تسکین مین اسکا اثر قوی ہے اور دو مرتبہ کے استعمال سے درد بالکل زائل ہو جاتا ہے مگر اسکا ضرر بھی وہی ہے جو لطوفل کا ضرر ہے بشرطیکہ ورم دموی ہو۔ منجملہ مسکنات وجع کے مالش نرم و تر کرنی کہ اوس سے ارخا پیدا ہوتا ہے۔ اسطرح مشہور چربی کی اقسام اور جو روغن کہ اوپر بجا بجا مذکور ہو چکے ہین اور معنی خوش آواز گانا خصوصاً گانا جس سے نیند پیدا ہوتی ہے اور مفرحات سے مشغلہ کرنا بھی ممکن قوی درد کا ہے **فصل الکتید** ۲۰ **مشتمل** **خاتمہ کے ہے** اس فصل مین یہ بات بیان ہوتی ہے کہ بروقت اجتماع امراض کے کہ جسمین تین خاصیت مین کوئی خاصیت موجود اوس سے شروع علاج کا کرتے ہین سے ہے کہ بروقت اجتماع امراض کے کہ جسمین تین خاصیت مین کوئی خاصیت موجود اوس سے شروع علاج کا کرتے ہین سے ہے

وہ مرض علاج مین مقدم کیا جاتا ہے جسکے زوال کے بدون کوئی دوسرا مرض اچھا نہو سکے جیسے اگر ورم اور قرحہ مجتمع ہون اسصورت مین ہم پہلے علاج ورم کا کرتے ہین تا اینکہ وہ سوء مزاج جو ہمراہ ورم کے ہی برطرف ہوجاے۔ وجہ تقدیم علاج ورم کی یہی ہے کہ تا وقتیکہ ورم باقی ہی قرحہ اچھا نہین ہو سکتا۔ دوسری یہ بات ہی کہ پہلی علاج اوسی مرض کا ہم کرتے ہین جو دوسری کیواسطے بمنزلہ سبب کے ہو جیسے اگر حمی سدی پیدا ہو پہلے علاج سدہ کا کرین اور بعد تنقیح سدہ کے علاج تپ کا کرین گے۔ اور تنقیح مین سدہ کی اگر حاجت دواے گرم کی ٹپے تپ کی خوفسے اوسے ترک نکرینگے۔ اسیطرح مرض سل مین گو کہ تپ لازم ہوتی ہی اگر ہم منفیات کا استعمال کرینگے اور تپ کا لحاظ نہین کرتے۔ اسلیے کہ یہ بات محال ہی کہ سبب تپ کا شلاً حمی سدی مین سدہ اور سل مین قرحہ باقی رہی اور تپ زائل ہوجاے اور ان دونون تپ کا سبب بذریعہ تخنیف کے علاج پذیر ہوتا ہی اور تخنیف سے ظاہر ہے کہ تپ کو ضرر ہے۔ تیسرے یہ بات ہی کہ تقدیم علاج مین اوس مرض کو ہونی چاہیے کہ جسکی اذیت زیادہ ہو جیسے اگر سونا خس یعنی حمی دموی اور فالج مجتمع ہون ہم پہلے علاج سوناخس کا بذریعہ تطفیہ حرارت خون اور فصد کرینگے اور مبردات جنسی اطفاء حرارت خون کا ہوتا ہی بخوف فالج بارد کو ترک نکرینگے۔ اگر کوئی مرض اور عرض مجتمع ہو ابتداے علاج مرض سے کرینگے ہان اگر عرض کی اذیت غالب ہو ایسے وقت پہلے عرض کی تدبیر کرینگے اور مرض کیطرف کچھ التفات نکرینگے۔ جیسے درد قولنج مین مخدرات کا استعمال واسطے تسکین درد کی جو عرض ہی کرتے ہین اگرچہ تخدیر مرض قولنج کو مضر ہی جیسا فصل سابق مین بیان ہوچکا۔ اسیطرح کبھی ہم فصد واجب مین بخیال ضعف معدہ کے تاخیر کرتے ہین خواہ بنظر اسہال مقدم یا مثلی کے۔ جو فی الحال موجود ہو تاخیر فصد ہین کردیتے ہین اور بیشتر مطلق تاخیر نہین کرتے بلکہ فصد فوراً کردیتے ہین مگر اسقدر تنقیہ جس سے قطع سبب ہو جاے نہین کرتے جیسے مرض تشنج مین تمام خلط کا اخراج نہین کرتے بلکہ تھوڑا سا بقیہ چھوڑ دیتے ہین تاکہ حرکت تشنجی سے اوسکی تحلیل ہوجاے ورنہ یہ حرکت اصلی رطوبت کی تحلیل کردیگی۔ الی آخر البیان پر گو کہ مختصر ہے فن کلیات علم طب مین ختم کرکے اس مقدار کو کافی سمجھتے ہین اور اوسکے بعد ادویہ مفردہ کا بیان دوسری کتاب مین شروع کرتے ہین انشاء اللہ تعالیٰ

تم الکتاب بعون اللہ تعالیٰ والصلوٰۃ علیٰ رسولہ محمد وآلہ اجمعین والحمد للہ رب العالمین

خاتمۃ الطبع نتایج فکار ارجمند مولوی سید **محمد علی** صاحب خلف الصدق حضرت مترجم جناب مولوی حکیم **میر غلام حسنین** صاحب کلیات حمد اوسی حکیم مطلق اور خداے برحق کی درگاہ کے قابل ہین جسنے تمام عالم و عالمیان کا قانون وجود فقط ایک لفظ کن کہنے سے درست فرمایا اور اوسکی اشارے مین ہر ایک کے لیے علامات ہست و بود اپنے اسباب قدرت سے آشکارا فرمایا کھلا عاجز بندے اور بے زبان مخلوق سے اوسکی قدرت نمائی اور عالم آرائی کی مدح بجز بے دانی ہرایہ تبارک اللہ احسن الخالقین ملاوت کرسکے اور کیا ہو سکے۔ بعد حمد کے طیب لایے پاکیزہ پاکیزہ سلام اور درود کے کلمے اور اعلیٰ سے اعلیٰ نثار و نعت کے فقرے اون بارگاہون عرش جاہون مین نذر کرنی باعث حفظ صحت ایمان ہین من نفرس قدسیہ فی اپنی صائب تدبیرون اور سچے معالجون سے ہم سب کو ضلالت اور ہلاکت کے محرق تپون اور حاد بخارون سے بچایا صلوات اللہ وسلامہ علی نبینا محمد المصطفےٰ وآلہ المجتبیٰ ہر ایک صاحب فہم و کیاست کے نزدیک بایں مسلم ہے کہ کسی ممدوح کا مرتبہ بہت بلند ہو اور یہ جسکی تعریف لکھنی منظور ہو آدمی ہو یا اور کوئی شے موجودات عالم سے تو مداح کو کوئی چارہ نظر نہین آتا اور اوسکے اوصاف فائقہ کے تحریر مین کچھ بھی نہین کہہ سکتا بجز اس کے کہ میرے ممدوح کا رتبہ عالی ہر کس و ناکس جانتا اور یہ اوسکا مقام رفیع ایک عالم پہچانتا ہی مثلاً شیخ الرئیس **ابو علی بن عبداللہ** ۲۰ سینا صاحب تصانیف اعظم اور دستان ارسطو و روان جالینوس کا سا حکیم و یگانہ عالم اوکی کتاب قانون الطب فی الواقع فن طبابت کے علم اور مضبوط قانون ہے کہ آجتک اسکے بھی دفعہ اور اوسے اوفق قاعدہ کوئی کونسل اطباء اور پارلیمنٹ حکماء نسوخ نکرسکے پس ایسی کتاب کے مصنف کی جسقدر تعریف کیجائیگی کم ہوگی لہذا اوس سے گریز ہی کرنا اور کلمات عجز و اعتراف زبان پر لانا خوب ہی یہ تو سب کچھ ہی لیکن اوس کتاب کا عربی ہونا

سی اور عربی بھی لیسی و قیق جسکا لکھنی والا جناب شیخ سا محقق فرزانہ و مدقق یگانہ آفاق ہی اسوجہ سی کتاب مذکور کا فیض و فائدہ اب تک اونہین لوگونین محدود رہا جو کملا ردہر و کیتا ہی سمر ہوتے چلے آئی آدنی اور متوسط درجہ کا طبیب بہرہ یابی سی محروم ہی رہی اگرچہ علامہ محمد اکبر ارزانی نی فن طب کی بہت کچھ ارزانی فرمائی اور فارسی زبان مین کثرت سی تالیف و تصنیف کی پھر بھی بہت سی اجناس کی گرانی باقی رہی علی الخصوص ہلوگ اردو زبان والونکو لیے تو حساب سی سبھی قسمونکا نرخ چڑھا ہوا ہی۔ اسمقام پر ایک قیاس یہ بھی جملہ عرض کرنا مناسب معلوم ہوتا ہی کہ ظاہر ہمیشہ ایسا ہی کچھ قاعدہ رہا کہ جب ایک مشکل اور خاص فہم زبان سی کسی علم کا ترجمہ دوسری زبان عام فہم مین ہوا تو وہ خاص لوگ علم مذکور کے جاننے والے اپنی پایہ کمال کی عام اور آسان ہوجانی سی ہمیشہ آشفتہ خاطر ہوا رہے ہین۔ مثلاً جب یونانی سی عربی مین علوم عقلیہ نقل ہوئے تو یونانی والون نی خلل مچایا دوسری مرتبہ حکیم محمد اکبر عربی والون نے خلل کیا علی ہذا القیاس اگر اب تیسری نقل و ترجمہ پر طنز و خشمناک نی ہوتو کچھ عجب نہین ہے۔ ہمارے گمان مین شاید بعض لوگونکا یہ خیال صحیح ہو کہ ہر ایک علم جیسا کچھ اپنی حما، واور رعذ مروزبان مین سمجھا جاتا ہی غیر زبان مین اسقدر جسکا فائدہ بھی حاصل ہو کہ شخص طالب اوسکا اہل زبان ہوجاوی اور اتنی استعداد پیدا ہوجاوی کہ اوسمین اور زبان والونمین بہت ہی کم فرق ہوسکے لیکن ہر ایک کو اتنی مقدار کا کمال پیدا ہونا سبھی جانتے ہین کہ نہایت دشوار ہی ہے لینے کی کیا ضرورت ہی۔ بالآخر اگر سچ پوچھی تو آج کم استعداد والی طبیبون کو (جو جویای تحقیق ہین) پراونکو زمانہ تحصیل طب عربی کی مہلت نہین دیتا و نیز قانون پڑھنے والی طالب علمون کو جنھین بروقت مطالعہ شرح وغیرہ دیکھنی کی حاجت ہوتی ہی ہم ایک مژدہ جانفزا اور نویدہ مسرت افزا سنائی جاتی ہی کہ قانون الطب سی مسیحائے نفس نے قریب سی برسکے بعد عربی پوشاک اور نا کہ اردو کا گران بہا خلعت زیب تن فرمایا تفصیل اس خبر مجمل کی یہ ہی کہ جناب منشی صاحب عالیجاہ رفیع بارگاہ والاحشم عالی ہمم علم دوست ہنر قدر کمال پرور بلند اختر جناب منشی نولکشور صاحب مالک مطبع اودہ اخبار دام اجلالہ و زادا حتشامہ نے محض اپنی دریادلی و عالی ہمتی اولوالعزمی بحسن گذاری اشاعت علوم کی خیال سی عالیجناب معلی القاب جامع عقلیہ و نقلیہ حاوی فنون جلیلہ شرعیہ اکمل الکملا رعمدہ العلمار ملاذ الفضلا حضرت الدی العلامہ جناب مولوی حکیم سید غلام حسین صاحب ادام اللہ ایامہ کو حق ترجمہ و تالیف عطا فرما کر قانون شیخ الرئیس کا اردو ہوجانا چاہا چنانچہ جناب مولانا دام ظلہ العالی نی منجملہ پانچون مجلدات کے شنبہ و سنہ ۱۲۹۴ھ مین جلد اول کلیات و جلد چہارم حمیات بالتمام ترجمہ فرماکر اور جلد سوم یعنی معالجات اوس زمانہ مین ناقص رہ گئی بعد جواب لیون اور جلد تر پوری ہوجانیکی ترجمہ کی عمدگی اور خوبی لکھنی کیا ضرور غیان راجہ بیان ناظرین خود ہی معرف اور ثنا خوان ہونگے حق یہ ہی کہ جو شیشہ تبدیل لباس کی اوپر لکھی گئی خالی اوہ پوری اور سچی ہی جناب مترجم کا بیان ایسا بی تکلف اور صاف و پاکیزہ ہی کہ کہین سی بھی ترجمہ کی شباہت معلوم نہین ہوتی گویا بالاستقلال اردو زبان مین نئی کتاب تصنیف ہوئی ہزار ہزار شکر خداوند عالم کا کہ منجملہ اون مجلدات سہ گانہ کی بالفعل ماہ اپریل سنہ ۱۸۷۸ء مطابق ربیع الثانی سنہ ۱۲۹۵ھ مین حصہ کلیات فی اون تک پرون اور تازہ ملبوس کی اوپر زیور طبع سی بھی اپنے آپ کو آراستہ و زین کرلیا اور آب ہمہ تن مصالح و معانقہ مشتاقان کی لیے آمادہ اور مہیا و موجود ہوگیا فلہ الحمد علی ذلک حمداً کثیراً۔ چونکہ ایک مدت کی صحت طبع جناب مترجم دام ظلہ کی متعلق رہی تھی اور وہ وقت بہ قت اس جلد کی جناب ممدوح لکھنو مین تشریف رکھتے تھے لہذا جناب منشی صاحب موصوف الصدر دام اقبالہ نی مجکو حدیث التصحیح شیء مغفر فرمایا اونکی ارشاد اور حکم کی تعمیل پر دوناچار کرنی ہی پڑی لیکن مجھ اپنی کم مایگی اور بے استعدادی سی یقین ہی کہ اغلاط کثرت سی رہی ہونگی حضرات ناظرین والاتمکین سے امید رکھتا ہون کہ اونکو زیر دامن عفو پوشیدہ فرماوین والعذر عند کرام الناس مقبول۔ راقم آثم فوزہ بمقدا محمد علے گنج گا

حررہ فی الیوم الحادی عشر من الصفر سنہ ۱۲۹۵ھ من ہجرۃ رسول المختار

بسم اللہ